وما آتٰکم الرسول فخذوہ وما نھٰکم عنہ فانتھوا
الحمد للہ کہ از تالیف لطیف یگانہ زمان جناب مولوی وحید الزمان صاحب خلف مولوی مسیح الزمان صاحب مرحوم
کشف المغطا
عن
کتاب الموطا
باہتمام شیخ محی الدین تاجر کتب صانہ اللہ تعالیٰ عن شرور الدنیا وآفات یوم الدین
مطبع
مطبوع گردید

فہرست مطالب کتاب مستطاب کشف المغطا عن کتاب الموطا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رَبَّنَا آمَنَّا بِمَا أَنزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُولَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ بعد حمد وصلوٰة کے فقیر حقیر سراپا تقصیر
وحید الزمان عفا عنہ المنان خدمت مین برادران دین اور متبعان شریعت متین کی عرض کرتا ہے کہ سنہ ۱۲۹۴
ہجری مین جب ہندوستان بدعات سے بھر گیا اور کتاب وسنت سے لوگون نے منہ موڑ لیا تو مین مع اپنے اہل وعیال
کے شہر حیدر آباد دکن سے بارادہ ہجرت حرمین شریفین نکلا جس وقت شہر پونا مین وارد ہوا تو جناب اخی معظمی مولوی
بدیع الزمان صاحب کا ایک خط شہر دار الاقبال بھوپال سے آیا خلاصہ مضمون اُسکا یہ تھا کہ جناب نواب فیضمآب
قامع بدعت محیی سنت نواب والا جاہ امیر الملک **سید محمد صدیق حسن خان بہادر** دام اقبالہ
ہمارے تمہارے قصد ہجرت سے مطلع ہو کر بہت خوش ہوئے اور خدمت ترجمہ صحاح ستہ کی مفوض فرمائی اور واسطے
گذراوقات کے پچاس پچاس روپیہ ماہوار حرمین شریفین مین مقرر فرمائے اس خبر فرحت اثر کے سنتے ہی نہایت
شادمانی ہوئی اور شکر اپنے منعم حقیقی کا ادا کیا اور وعدہ الٰہی وَمَن يُهَاجِرْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَجِدْ فِي الْأَرْضِ
مُرَاغَمًا كَثِيرًا وَسَعَةً کی کمال تصدیق حاصل ہوئی الحمد للہ کہ مع الخیر مع تمام اہل وعیال کے مکہ معظمہ مین پہنچکر
سکونت اختیار کی چونکہ بھائی صاحب موصوف نے سنن ترمذی کا ترجمہ شروع کر دیا اس لحاظ سے فقیر نے موطا شریف
کا ترجمہ شروع کیا کیونکہ یہ دونو کتابین علم حدیث مین مختصر اور آسان ہین انشاء اللہ تعالیٰ سال حال یعنی سنہ ۱۲۹۵
مین ان دونو کتابون کا ترجمہ باختتام کو پہنچ جاوے گا۔ جناب نواب صاحب ممدوح کو خدا سلامت رکھے اور اُن کو
مقاصد مین کامیاب کرے اُنکی ذات والا صفات اس زمانہ آخر مین نہایت غنیمت ہے احیاء سنت اور اماتت بدعت
مین نہایت سعی فرماتے ہین صدہا تصانیف جلیلہ اُنکی ہر ہر فن مین خصوصاً حدیث اور تفسیر مین بلاد یمن اور حجاز
اور مصر اور نجد اور مغرب اور بلاد ہند وغیرہ مین معروف ومتداول ہین اور روز بروز رسائل جدیدہ اور کتب مفیدہ

تالیف ہوکر مطبوع ہوتے جاتے ہین حقیقت یہ ہے کہ اللہ جل شانہ نے نواب صاحب ممدوح کو دو نو جہان کی دولت عطا فرمائی ہے دنیا مین تو ظاہر ہے اور آخرت مین انشاء اللہ تعالی بڑے بڑے درجات جنکا بیان احاطہ تقریر اور تحریر سے خارج ہے حاصل ہونگی۔ نواب صاحب ممدوح نے یہی ارشاد فرمایا تھا کہ ترجمہ صحاح ستہ اس طرح سے ہو کہ اسانید ذکر روات بالکل حذف کر دی جاوین کیونکہ عوام کو اس سے کچھ فائدہ متصور نہین ہے اور خواص کو ممکن ہے کہ اگر ضرورت کسی سند کے دیکھنے کی واقع ہو تو اصل کتاب مین ملاحظہ کر لیوین اور لفظ حدیث پورا ذکر کر کے ترجمہ عام فہم اسکا کیا جاوے بعد اسکے کچھ فوائد ضروری جن سے حدیث کی مطلب کا حل ہو جاوے بڑھا دیے جاوین لیکن حتے المقدور اسکا خیال رکھنا چاہیے کہ عبارت طویل نہ ہو ورنہ کتاب ایک دفتر عظیم ہو جاویگی اور مذاہب مجتہدین اور اختلاف علماء وغیرہ بہی چھوڑ دیے جاوین الا ماشاء اللہ صرف مضمون حدیث بیان کر دیا جاوے الحمد للہ کہ فقیر نے حسب الارشاد ترجمہ اس کتاب کا شروع کیا پہلے عبارت حدیث کی بحذف اسناد لکھتا ہون پھر اسکا ترجمہ اہل لسان کے موافق عام فہم بیان کرتا ہون پھر اگر کچھ ضرورت حل مطلب کی واقع ہوتی ہے تو **ف** لکھکر حل مطلب اس حدیث کا کر دیتا ہون اگر کسی مقام پر خود صاحب کتاب نے حل مطلب کیا ہے یا کچھ مضمون مفید بڑھایا ہے تو وہان صرف اسکا ترجمہ لکھدیتا ہون اب مین خود شکر اپنے پروردگار جل جلالہ اور عز شانہ کا بیان کرتا ہون جس نے مجھ ایسے رو سیاہ گناہگار کو توفیق ہجرت بخشی اور بعد ہجرت کے ایسا کام تفویض فرمایا کہ سعادت دارین اس سے حاصل ہوئی اور اپنے ایسے مکرم اور معزز بندہ کو یعنے نواب صاحب ممدوح کو میرے حال پر مہربان فرمایا حقیقت مین یہ انعامات اللہ سبحانہ کے مجھ پر ایسے ہوئے ہین کہ اگر سالہا سال تک اسکا شکر ادا کرون تو ایک شمہ ادا نہووے الحمد للہ رب العالمین اب کچھ تھوڑا سا حال اس کتاب کے مؤلف کا تیمناً اور تبرکاً اور اپنی سند لکھکر اصل مقصود مین شروع کرتا ہون

ذکر مؤلف موطا

اس کتاب کے جمع کرنے والے اور بنانیوالے امام مالک بن انس بن مالک بن ابی عامر اصبحی ہین اور ابو عامر اصبحی دادا انکے صحابی جلیل القدر ہین سوا جنگ بدر کے اور سب غزوات مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ تھے سنہ ۹۳ ہجری مین امام مالک کی ولادت ہوئی اور بعضون نے کہا ہے کہ سنہ ۹۰ مین نو سو شیخ سے استفادہ حدیث فرمایا اور فتوی نہ دیا یہانتک کہ ستر امامون نے گواہی دی اس امر کی کہ وہ لائق ہین افتا کے اور اپنے ہاتھ سے ایک لاکھ حدیث لکھی اور سترہ برس کے سن مین درس حدیث شروع کیا اور جب حدیث پڑھانے بیٹھتے غسل کرتے اور خوشبو لگاتے اور نئے کپڑے پہنتے اور بڑے خشوع اور خضوع اور وقار سے بیٹھتے سفیان بن عیینہ نے کہا کہ رحم کرے اللہ جل جلالہ مالک پر جنہیں جانچتے تہے راویون کو اور نہین روایت کرتے تھے مگر ثقہ سے اور عبد الرحمن بن مہدی نے کہا کہ امام مالک پر کسیکو مقدم نہین کرتا ہون مین صحت حدیث مین اور مالک امام ہین حدیث اور سنت

ہین اور کافی ہے امام مالک کی فضیلت کیواسطے یہ امر کہ امام شافعیؒ اُنکے شاگرد ہین اور امام احمد اُنکے شاگرد کے
شاگرد ہین اور امام محمد جو شاگرد ہین امام اعظم کے وہ بھی شاگرد ہین امام مالک کے امام شافعی نے کہا جب ذکر آوے
عالمون کا تو مالک مثل ستارہ کے ہین اور کسیکا احسان میرے اوپر علم خدا مین مالک سے زیادہ نہین ہے اور کہا سفیان
بن عیینہ نے کہ مراد اس حدیث سے کہ قریب ہے لوگ سفر کرینگے واسطے طلب علم کے پھر نہ پاوینگے زیادہ جاننے والا کسی
کو مدینہ کے عالم سے امام مالک ہین اور اوزاعی جب امام مالک کا ذکر کرتے تو کہتے وہ عالم ہین علماء کے اور عالم ہین
اہل مدینہ کے اور مفتی ہین حرمین شریفین کے اور ابن عیینہ کو جب امام مالک کی وفات کی خبر پہونچی تو کہا کہ
نہ چھوڑا اُنھون نے مثل اپنا زمین پر اور کہا کہ مالک حجت ہین اپنے زمانے کی اور مالک چراغ ہین اس امت کے
جب امام مالک نے اس کتاب کو مرتب کیا اُسوقت لوگون پاس کوئی کتاب نہتھی سوا کتاب اللہ کے اور موطا اسکا
نام اسلیے ہوا کہ امام مالک نے اس کتاب کو ستر فقیہون پر پیش کیا سب نے اسکے ساتھ موافقت کی امام شافعی
نے فرمایا کہ آسمان کے نیچے بعد کتاب اللہ کے کوئی کتاب امام مالک کے موطا سے زیادہ صحیح نہین ہے اور ابن عربی
نے کہا کہ موطا اصل اول ہے اور صحیح بخاری اصل ثانی اور ہزار آدمیون نے اس کتاب کو امام مالک سے روایت
کیا اب یہ جو نسخہ رائج ہے یحییٰ بن یحییٰ مصمودی کی روایت سے ہے جس سال امام مالک کی وفات ہوئی اُسی سال یحییٰ
بن یحییٰ نے موطا کو امام مالک سے حاصل کیا سب احادیث اور آثار موطا کے ایک ہزار سات سو بیس [۱۷۲۰] ہین اُنمین سے
چھ سو [۶۰۰] مع تین مسند اور دو سو بائیس [۲۲۲] مرسل اور چھ سو تیرہ [۶۱۳] موقوف اور دو سو پچاسی [۲۸۵] تابعین کے اقوال ہین وفات
امام مالک کی اتوار کے روز دسوین ربیع الاول ۱۷۹ھ ایکسو اناسی مین ہوئی عمر شریف اُنکی چھیاسی [۸۶] برس کی تھی اور
بعضون کے نزدیک نوے برس کی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَعَنْ اَتْبَاعِهٖ وَغَفَرَ لَنَا وَلَهٗ بِفَضْلِهٖ وَكَرَمِهٖ اٰمِیْن

سند کتاب

اگرچہ اس کتاب کی سند مجھے طرق متعددہ سے حاصل ہوئی ہے لیکن بیان پر بوجہ ضیق مقام کے صرف ایک سند پر جو بہت اعلیٰ ہے
اقتصار کرتا ہون اجازت دی مجھے موطا امام مالک کی بروایت یحییٰ بن یحییٰ مصمودی کے میرے شیخ عالم علامہ موحد متبع
سنت شیخ احمد بن عیسے بن ابراہیم شرقی حنبلی نے انکو اجازت دی شیخ المشائخ رئیس الموحدین قامع الملحدین شیخ
عبدالرحمن بن حسن نے انکو اجازت دی شیخ عبدالرحمن جبرتی نے انکو اجازت دی شیخ مرتضےٰ حسینی نے اُنکو
اجازت دی شیخ عمر بن احمد بن عقیل اور شیخ احمد جوہری نے اور دونو کو اجازت دی عبداللہ بن سالم بصری نے
اور وہ روایت کرتے ہین ابو عبداللہ محمد بن علاء الدین بابلی سے اور وہ شیخ سالم سنہوری سے اور وہ نجم غیطی
سے اور وہ شیخ الاسلام زکریا انصاری سے اور وہ امام حافظ مشہور شیخ الاسلام حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی
سے اس سند مین مجھ سے شیخ ابن حجر عسقلانی تک دس واسطے ہین پھر شیخ ابن حجر عسقلانی نے روایت کیا اسکو

شیخ عمر بن الحسن مراغی سے اُنہوں نے احمد بن ابراہیم الفارقی سے اُنہوں نے ابراہیم بن یحیے المکناسی سے اُنہوں نے محمد بن محمد بن سعید بن زرقون سے اُنہوں نے احمد بن محمد بن عبد اللہ بن غلبون سے اُنہوں نے عثمان بن احمد قیجاطی سے اُنہوں نے ابی عیسے یحیی بن عبد اللہ سے اُنہوں نے اپنے باپ کے چچا عبید اللہ بن یحیے سے اُنہوں نے اپنے باپ یحیی بن یحیے بن کثیر بن وسلاس مصمودی سے اُنہوں نے امام امام فخر الاسلام ابو عبد اللہ مالک بن انس بن مالک بن ابی عامر اصبحی سے جو مؤلف ہیں اس کتاب کے اور امام ہیں دار الہجرۃ یعنے مدینہ طیبہ کے ۔ ابن حجر سے امام مالک تک نو واسطے ہیں اور مترجم کتاب سے امام مالک تک کل بیس واسطے ہیں اللہ جل جلالہ اور عم نوالہ راضی ہو ان سب شیخ اور بزرگواروں سے اور ہمارا بھی حشر انکے ساتھ کرے اور انکی طفیل سے ہم کو بخشے آمین یا رب العالمین فقط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بَابُ وُقُوتِ الصَّلوٰةِ نماز کے وقتوں کا بیان

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ اَخَّرَ الصَّلٰوةَ يَوْمًا فَدَخَلَ عَلَيْهِ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ فَاَخْبَرَهُ اَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ اَخَّرَ الصَّلٰوةَ يَوْمًا وَهُوَ بِالْكُوفَةِ فَدَخَلَ عَلَيْهِ اَبُو مَسْعُودٍ الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا مُغِيرَةُ اَلَيْسَ قَدْ عَلِمْتَ اَنَّ جِبْرَئِيلَ نَزَلَ فَصَلّٰى فَصَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ بِهٰذَا اُمِرْتُ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ اِعْلَمْ مَا تُحَدِّثُ بِهِ يَا عُرْوَةُ اَوَ اِنَّ جِبْرَئِيلَ هُوَ الَّذِي اَقَامَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقْتَ الصَّلٰوةِ قَالَ عُرْوَةُ كَذٰلِكَ كَانَ بَشِيرُ بْنُ اَبِي مَسْعُودٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيهِ قَالَ عُرْوَةُ وَلَقَدْ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِي حُجْرَتِهَا قَبْلَ اَنْ تَظْهَرَ

ترجمہ روایت ہے محمد بن مسلم بن شہاب زہری سے کہ عمر بن عبد العزیز خلیفہ وقت نے ایک روز دیر کی عصر کی نماز میں تو گئے انکے پاس عروہ بن الزبیر اور خبر دی انکو کہ مغیرہ بن شعبہ نے ایک روز دیر کی تھی عصر کی نماز میں جب وہ حاکم تھے کوفہ کے پس گئے اُنکے پاس ابو مسعود عقبہ بن عمرو انصاری اور کہا کہ کیا ہے یہ دیر نماز میں اے مغیرہ کیا تمکو نہیں معلوم کہ جبرئیل اترے آسمان سے اور نماز پڑہی اُنہوں نے ظہر کی تو نماز پڑہی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ ہی انکے پھر نماز پڑہی جبرئیل نے عصر کی تو نماز پڑہی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ ہی اُنکے پھر نماز پڑہی جبرئیل نے مغرب کی تو نماز پڑہی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ ہی اُنکے پھر نماز پڑہی جبرئیل علیہ السلام نے عشا کی تو نماز پڑہی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ ہی اُنکے پھر نماز پڑہی جبرئیل علیہ السلام نے فجر کی تو نماز پڑہی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ ہی اُنکے پھر کہا جبرئیل نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایسا ہی تمکو حکم ہوا ہے تب کہا عمر بن عبد العزیز نے عروہ سے

کہ سمجھو تم جو روایت کرتے ہو کیا جبرئیل نے قائم کیے نماز کے وقت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے عروہ نے کہا
کہ ابو مسعود عقبہ بن عمرو انصاری کے بیٹے بشیر ایسا ہی روایت کرتے تھے اپنے باپ سے اور مجھ سے روایت کیا حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھتے تھے عصر کی اور دھوپ حجرہ کے اندر ہوتی تھی
دیواروں پر چڑھنے کے پہلے **ف** پہلے عروہ بن الزبیر نے حدیث جبرئیل کی بیان کی جس سے یہ امر ثابت ہوتا ہے کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو وقت نماز کا جبرئیل نے بتایا تھا اُس سے تاخیر نہ کی اُس میں عمر بن عبد العزیز کو
احتیاطاً کچھ شبہ ہوا عروہ نے دوسری حدیث صاف صاف حضرت عائشہ کی بیان کی جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کا نماز عصر جلد پڑھنا نکلتا ہے کیونکہ حجرہ میں دھوپ اسی وقت تک رہیگی کہ آفتاب بلند رہے ورنہ جب آفتاب بہت
جھکے گا تو دھوپ دیوار و نیز حجرہ پر جاویگی **عن** عطاء بن یسار انہ قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فسألہ عن وقت صلوۃ الصبح فسکت عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اذا کان من الغد صلی الصبح
حین طلع الفجر ثم صلی الصبح من الغد بعد ان اسفر ثم قال این السائل عن وقت الصلوۃ قال ھا
انا ذا یا رسول اللہ قال ما بین ھذین وقت **ترجمہ** روایت ہے عطا بن یسار سے کہ ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پاس اور پوچھا آپ سے نماز صبح کا وقت تو چپ ہو رہے آپ جب دوسرا روز ہوا نماز پڑھی آپنے اندھیرے منہ
صبح صادق نکلتے ہی پھر تیسرے روز نماز پڑھی فجر کی روشنی میں اور فرمایا کہ کہاں ہے وہ شخص جس نے نماز فجر کا وقت
دریافت کیا تھا وہ شخص بول اٹھا میں ہوں یا رسول اللہ فرمایا آپنے نماز فجر کا وقت ان دونوں کے بیچ میں ہے **ف** یعنی
آپنے ایکبار اول وقت نماز پڑھی اور دوسری بار آخر وقت تاکہ تجھکو ابتدا اور انتہا وقت نماز کی معلوم ہو جاوے شروع سے
اخیر تک نماز کا وقت ہے **عن** عائشۃ انہا قالت ان کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیصلی
الصبح فینصرف النساء متلفعات بمروطہن ما یعرفن من الغلس **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے فجر کی نماز پھر عورتیں نماز سے فارغ ہو کر پلٹتی تھیں چادریں لپیٹی ہوئیں
اور پہچانی نجاتیں نہیں اندھیرے سے **ف** اس حدیث سے فجر کی نماز کے اندھیرے میں پڑھنے کا استحباب ثابت ہوتا
ہے اور یہی مذہب ہے شافعی و احمد و اسحاق کا **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من ادرک
رکعۃ من الصبح قبل ان تطلع الشمس فقد ادرک الصبح ومن ادرک رکعۃ من العصر قبل ان تغرب
الشمس فقد ادرک العصر **ترجمہ** ابو ہریرہ عبد الرحمن بن صخر سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے جس شخص نے پالی ایک رکعت نماز صبح کی آفتاب نکلنے سے پہلے تو پا چکا وہ صبح کو اور جس شخص نے پالی ایک رکعت نماز
عصر کی آفتاب ڈوبنے سے پہلے تو پا چکا وہ نماز عصر کو **ف** یعنے صبح کی نماز اور عصر کی نماز دونوں ادا سمجھی جاوینگی
نہ قضا **عن** نافع مولی عبد اللہ بن عمر ان عمر بن الخطاب کتب الی عمالہ ان اھم امرکم عندی

الصلوة فمن حفظها وحافظ عليها حفظ دينه ومن ضيعها فهو لما سواها اضيع ثم كتب
ان صلوا الظهر اذا كان الفيء ذراعا الى ان يكون ظل احدكم مثله والعصر والشمس
مرتفعة بيضاء نقية قدر ما يسير الراكب فرسخين او ثلثة قبل غروب الشمس والمغرب
اذا غربت الشمس والعشاء اذا غاب الشفق الى ثلث الليل فمن نام فلا نامت عينه فمن نام فلا
نامت عينه فمن نام فلا نامت عينه والصبح والنجوم بادية مشتبكة **ترجمہ** نافع عبداللہ بن عمرؓ
کے مولی (غلام آزاد) سے روایت ہے حضرت عمر بن الخطابؓ نے اپنے عاملوں کو لکھا کہ تمہاری سب خدمتوں میں نماز بہت ضروری اور
اہم ہے میرے نزدیک جس نے نماز کے مسائل اور احکام یاد کیے اور وقت پر پڑھی تو اُس نے اپنا دین محفوظ رکھا اور جس نے نماز کو تلف
کیا تو اور خدمتیں زیادہ تلف کریگا پھر لکھا کہ نماز پڑھو ظہر کی جب آفتاب ڈھل جاوے اور سایہ آدمی کے ایک ہاتھ برابر ہو یہاں تک
کہ سایہ آدمی کا اُسکے برابر ہو جاوے اور نماز پڑھو عصر کی جب تک کہ آفتاب بلند اور سفید صاف ہو ایسا کہ بعد نماز عصر کے
اونٹ کی سواری پر چھ میل یا نو میل قبل غروب کے آدمی پہونچ سکے اور نماز پڑھو مغرب کی جب سورج ڈوب جاوے اور
عشا کی نماز پڑھو جب شفق غائب ہو جاوے تہائی رات تک جو شخص سو جاوے عشا کی نماز سے پہلے تو خدا کرے نہ لگے
آنکھ اُسکی نہ لگے آنکھ اُسکی نہ لگے آنکھ اُسکی اور نماز پڑھو صبح کی اور تارے صاف گنتے ہوئے ہوں **ف**
یعنے اندھیرے میں نماز فجر کی پڑھو کہ تارے غائب نہ ہونے پاویں اور شفق سرخی کو کہتے ہیں جو بعد آفتاب ڈوبنے کے
محسوس ہوتی ہے اور نماز مغرب کی سورج ڈوبتے ہی پڑھنا چاہیے دیر نہ کرنا چاہیے امام احمد نے ابی عبداللہ صنابحی
سے روایت کیا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ امت میری بہتری سے رہیگی جب تک مغرب کی تاخیر نہ کریگی یہود کے
مشابہت کیواسطے اور فجر کی تاخیر نہ کرے گی نصاری کی مشابہت کے واسطے (زرقانی) **عن** مالك بن ابي عامر
الاصبحي ان عمر بن الخطاب كتب الى ابي موسى الاشعري ان صل الظهر اذا زاغت الشمس والعصر
والشمس بيضاء نقية قبل ان تدخلها صفرة والمغرب اذا غربت الشمس واخر العشاء ما لم تنم وصل
الصبح والنجوم بادية مشتبكة واقرأ فيها بسورتين طويلتين من المفصل **ترجمہ** مالک بن ابی
عامر اصبحی سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطابؓ نے ابو موسی اشعری کو لکھا کہ نماز پڑھ ظہر کی جب سورج ڈھل جاوے اور نماز پڑھ عصر کی
اور آفتاب سفید صاف ہو زرد نہ ہونے پاوے اور نماز پڑھ مغرب کی جب سورج ڈوبے اور دیر کر عشا کی نماز میں جہاں تک تو جاگ سکے اور
نماز پڑھ صبح کی اور تارے صاف گنتے ہوئے ہوں اور پڑھ فجر کی نماز میں دو سورتیں لنبی مفصل سے **ف** مفصل کلام اللہ کی ساتویں
منزل سورۂ حجرات سے اخیر تک ہے (زرقانی) **عن** عروة بن الزبير ان عمر بن الخطاب كتب الى ابي موسى الاشعري
ان صل العصر والشمس بيضاء نقية قدر ما يسير الراكب ثلاثة فراسخ وان صل العشاء ما بينك
وبين ثلث الليل فان اخرت فالى شطر الليل ولا تكن من الغافلين **ترجمہ** عروہ بن زبیر سے روایت

کہ حضرت عمر بن الخطاب نے ابو موسی اشعری کو لکھا کہ نماز پڑھ عصر کی اور آفتاب سفید صاف ہو تا دن باقی ہو کہ اونٹ کا سوار بعد نماز عصر کے نو میل جا سکے اور پڑھ عشا کی نماز تہائی رات تک آخر درجہ آدہی رات تک اور غافل مت ہو نماز سے **ف** فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص محافظت کریگا پانچوں نمازوں پر نہ لکھا جاویگا غافلوں میں اس حدیث کو حاکم نے ابو ہریرہؓ سے روایت کیا اور صحیح کہا (زرقانی) **عن** عبد اللّٰہ بن رافع مولی ام سلمۃ زوج النبی صلے اللّٰہ علیہ وسلم انہ سال ابا ہریرۃ عن وقت الصلوٰۃ فقال ابو ہریرۃ انا اخبرک صل الظہر اذا کان ظلک مثلک والعصر اذا کان مثلیک والمغرب اذا غربت الشمس والعشاء ما بینک وبین ثلث اللیل وصل الصبح بغبش یعنی الغلس **ترجمہ** عبد اللہ بن رافع جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بی ام سلمہ کے مولی ہیں انہوں نے پوچھا ابو ہریرہ سے نماز کا وقت کہا ابو ہریرہ نے میں بتاؤں تجھکو نماز پڑھ ظہر کی جب سایہ تیرا تیرے برابر ہو جاوے اور عصر کی جب سایہ تیرا تجھ سے دونا ہووے اور مغرب کی جب آفتاب ڈوبجاوے اور عشا کی تہائی رات کی اور مراد صبح کی اندہیرے منہ **عن** اسحاق بن عبد اللّٰہ بن ابی طلحۃ عن انس بن مالک انہ قال کنا نصلی العصر ثم یخرج الانسان الی بنی عمرو بن عوف فیجدہم یصلون العصر **ترجمہ** انس بن مالک کہتے ہیں کہ ہم نماز عصر کی پڑہتے تہے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ میں پہر ہم میں سے کوئی جاتا بنی عمرو بن عوف کے محلہ میں تو پاتا انکو عصر کی نماز میں **ف** بنی عمرو بن عوف کا محلہ مدینہ سے دو میل کے فاصلہ پر تہا (زرقانی) یا قریب تین میل کے مسجد نبوی سے (مصفے) اور وہ لوگ کھیتی باڑی والے تہے اپنے ضروری کاموں سے فراغت پاکر نماز عصر کی پڑہا کرتے اوسط وقت میں تو آنحضرت کی نماز بہت جلدی ہوتی **عن** انس بن مالک انہ قال کنا نصلی العصر ثم یذہب الذاہب الی قباء فیاتیہم والشمس مرتفعۃ **ترجمہ** انس بن مالک کہتے ہیں کہ ہم نماز عصر کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑہتے تہے پہر ہم میں سے کوئی جانیوالا قبا کو جاتا تہا پہر وہاں کے لوگوں کو ملتا تہا اور آفتاب بلند رہتا تہا **ف** قبا مدینہ سے تین میل کے فاصلہ پر ہے (زرقانی ومحلی) **عن** القاسم بن محمد انہ قال ما ادرکت الناس الا وہم یصلون الظہر بعشی **ترجمہ** قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق کہتے ہیں کہ میں نے تو صحابہ رضی اللہ عنہم کو ظہر ٹہنڈے وقت پڑہتے دیکھا **ف** عشی سے مراد یہی ہے کہ ٹہنڈے وقت ظہر پڑہتے تہے شاہ ولی اللہ صاحب نے مصفے میں لکھا ہے کہ عشی اہل مدینہ کے عرف میں ایک مثل کے قریب کو کہتے ہیں **وقت الجمعۃ** جمعہ کے وقت کا بیان **عن** مالک بن ابی عامر الاصبحی انہ قال کنت اری طنفسۃ لعقیل بن ابی طالب یوم الجمعۃ تطرح الی جدار المسجد الغربی فاذا غشی الطنفسۃ کلہا ظل الجدار خرج عمر بن الخطاب فصلی الجمعۃ قال ثم نرجع بعد صلوٰۃ الجمعۃ فنقیل قائلۃ الضحاء **ترجمہ** مالک بن ابی عامر اصبحی سے روایت ہے کہا انہوں نے

مین دیکھتا تھا ایک بوریا عقیل بن ابیطالب رض کا ڈالا جاتا تھا جمعہ کے دن مسجد نبوی کے پچھم کیطرف کی دیوار کے تلے
توجب سارے بوریا پر دیوار کا سایہ آجاتا عمر بن الخطاب نکلتے اور نماز پڑہتے جمعہ کی مالک نے کہا کہ ہم بعد نماز کے اگر
چاشت کے عوض سورہا کرتے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نماز جمعہ
بہت جلد پڑہا کرتے ہو جسسے لوگ جمعہ کے دوپہر کے اول نہ سوتے بلکہ غسل وغیرہ مین مشغول رہتے بعد
نماز کے اوس کا معاوضہ کرتے (زرقانی) **عن** ابن ابی سلیط ان عثمان بن عفان صلی الجمعۃ بالمدینۃ
وصلی العصر بملل **ترجمہ** عبداللہ بن اسید بن عمرو بن قیس سے روایت ہے کہ عثمان رض نے نماز پڑہی جمعہ کی
مدینہ مین اور عصر کی ملل مین **ف** کہا امام مالک نے سبب اس کا یہ تہا کہ جمعہ کی نماز بہت جلدی پڑہی
بمجرد زوال کے اور جلدی چلے **ملل** ایک مقام ہے مدینہ سے سترہ میل کے فاصلہ پر یا اٹھارہ میل
کے یا بائیس میل کے (زرقانی) **من ادرک رکعۃ من الصلوۃ** بیان اس شخص
کا جس نے ایک رکعت پائی **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من ادرک رکعۃ
من الصلوۃ فقد ادرک الصلوۃ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے جس نے ایک رکعت نماز مین سے پالی تو اوس نے وہ نماز پالی **ف** اس حدیث کے مطلب مین کئی قول ہین
ایک یہ کہ جس نے ایک رکعت کی مقدار وقت نماز کا پایا تو نماز اسکی ادا ہوگئی قضا نہ ہوگی جیسے نماز فجر اور عصر مین
یہ مضمون اوپر تصریح سے گذرا دوسرے یہ کہ جس نے جماعت کی ایک رکعت پائی تو گویا اوس نے جماعت پالی یعنے
اسکو ثواب جماعت کا ملیگا تیسرے یہ کہ جس نے رکوع پالیا تو گویا اس نے وہ رکعت پالی اگر رکوع نہ ملا تو وہ رکعت گئی
اب اگر سجدہ ملے بہی تو وہ حساب مین نہین ہے چوتھی یہ کہ جس نے ایک رکعت کی مقدار وقت پایا معذورین مین سے
تو اسکو وہ نماز لازم ہوگی پانچوین یہ کہ نماز سے جمعہ مراد ہے جس نے جمعہ کی ایک رکعت بہی پالی تو اوس نے جمعہ
پایا اب وہ ایک رکعت اور پڑہ لیوے اور جو ایک رکعت بہی نہ ملے تو چار رکعتین پڑہے واللہ اعلم **عن** نافع
ان عبد اللہ بن عمر کان یقول اذا فاتتک الرکعۃ فقد فاتتک السجدۃ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر فرماتے ہین جب
قضا ہوجاوے رکوع تیرا تو قضا ہوگیا سجدہ تیرا **ف** یعنے اگر رکوع نہ ملا امام کے ساتھ تو وہ رکعت گئی
اب اگر سجدہ اسکا ملے بہی تو بہی حساب مین نہین **عن** مالک انہ بلغہ ان عبد اللہ بن عمر وزید بن ثابت کانا
یقولان من ادرک الرکعۃ فقد ادرک السجدۃ **ترجمہ** امام مالک کہتے ہین کہ مجھے پہونچا عبداللہ بن عمر اور زید بن
ثابت رض سے کہ وہ دونون فرماتے تھے جس نے رکوع پایا تو اوس نے سجدہ پالیا **ف** یعنے رکعت پالی **عن**
مالک انہ بلغہ ان اباہریرۃ کان یقول من ادرک الرکعۃ فقد ادرک السجدۃ ومن فاتہ قراءۃ ام القرآن فقد
فاتہ خیر کثیر **ترجمہ** امام مالک کہتے ہین کہ مجھے پہنچا ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے فرماتے تھے کہ جس شخص نے

رکوع پالیا تو اوس نے سجدہ پایا یعنے وہ رکعت پائی اور جس کو سورۂ فاتحہ پڑہنا نہ ملا تو اوس کی بہت خیر جاتی رہی **ف** یعنے سورۂ فاتحہ پڑہنے کا ثواب گیا اور آمین کہنے کا بظاہر یہ اثر مخالف ہی اوس کے جس کو بخاری نے رسالہ قرارت خلف الامام میں روایت کیا ہے اِنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اِذَا اَدْرَكْتَ الْقَوْمَ رُكُوْعًا لَمْ يُعْتَدَّ بِتِلْكَ الرَّكْعَةِ یعنے جب پاوے تو قوم کو رکوع میں تو مت حساب میں لا اوس رکعت کو) اور یہی قول ہے ایک جماعت کا بلکہ بخاری نے قرارت خلف الامام میں کہا ہے کہ جو وجوب قراءہ خلف الامام کا قائل ہی اوسکا یہی مذہب ہے اور اختیار کیا ہے اسکو ابن خزیمہ اور ضبعی وغیرہ محدثین شافعیہ نے اور متاخرین میں سے شیخ تقی الدین سبکی نے اسکی تقویت کی ہے ہکذا فی فتح الباری واختارہ الشوکانی فے النیل وغیرہ

دُلُوْكُ الشَّمْسِ وَغَسَقُ اللَّيْلِ **ف** اللہ جل جلالہ نے فرمایا اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ اللَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ الآیۃ اس باب میں تفسیر ہے دلوک الشمس کی اور غسق اللیل کی **عَنْ** نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ دُلُوْكُ الشَّمْسِ مَيْلُهَا **ترجمہ** روایت ہے نافع سے کہ عبد اللہ بن عمر رض کہتے تھے دلوک الشمس سے آفتاب کا ڈہلنا مراد ہے **عَنْ** دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مُخْبِرٌ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَقُوْلُ دُلُوْكُ الشَّمْسِ اِذَا فَاءَ الْفَيْءُ وَغَسَقُ اللَّيْلِ اجْتِمَاعُ اللَّيْلِ وَظُلْمَتُهُ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس کہتے تھے دلوک الشمس جب ہوتا ہے کہ سایہ پلٹے پچہم سے پورب کو اور غسق اللیل رات کا گزرنا اور اندہیرا اسکا

جَامِعُ الْوُقُوْتِ وقتون کا بیان **ف** اس باب میں مختلف حدیثیں مذکور ہیں جن سے نماز وقتون کا حال اور حکم دریافت ہوتا ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِيْ تَفُوْتُهُ صَلٰوةُ الْعَصْرِ كَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلَهُ وَمَالَهُ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کی قضا ہو جاوے عصر کی نماز تو گویا لٹ گیا گہر بار اوسکا **ف** عصر کی نماز کی بہت تاکید آئی ہے اکثر مفسرین کے نزدیک صلوۃ وسطے سے عصر ہی کی نماز مراد ہے اور قضا ہو جانے سے یہ مراد ہی کہ آفتاب زرد ہو جاوے ابو داؤد کی روایت میں یہ تفسیر بصریح موجود ہے اور نافع نے یہ تفسیر کی ہے کہ آفتاب ڈوب جاوے لٹ جانے سے یہ غرض ہے کہ اوس کے اعمال صالحہ حبط ہو جاوینگے یا اوس کو اتنا غم و صدمہ لاحق ہونا چاہیے جتنا اس شخص کو لاحق ہوتا ہے جسکا گہر بار لٹ جاوے ہکذا فی الزرقانی والمصفی واللہ اعلم **عَنْ** يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ فَلَقِيَ رَجُلًا لَمْ يَشْهَدِ الْعَصْرَ فَقَالَ مَا حَبَسَكَ عَنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ فَذَكَرَ لَهُ الرَّجُلُ عُذْرًا فَقَالَ لَهُ عُمَرُ طَفَّفْتَ **ترجمہ** یحیی بن سعید سے روایت ہی کہ حضرت عمر بن الخطاب عصر کی نماز پڑہکر لوٹے ایک شخص سے ملاقات ہوئی جو عصر کی جماعت میں نہ تہا پوچہا آپ نے کس وجہ سے تم رک گئے جماعت میں انہے سے اس نے کچہ عذر بیان کیا تب فرمایا آپ نے طَفَّفْتَ **کہا** امام مالک نے طففت تطفیف سے ہی عرب لوگ کہا کرتے ہیں لکل شيء وفاء وتطفيف **ف** وفا کے معنے پورا دینا اور تطفیف کے معنے کم کرنا اور گہٹانا تو طففت کے یہ معنے ہوئے کہ کم کیا تو نے ثواب اپنا۔

یاناقص کیا اپنے اعمال کو (زرقانی ومصفی) **عن** یحیی بن سعید انه کان یقول ان المصلی لیصلی الصلوة وما فاته
وقتها ولما فاته من وقتها اعظم وافضل من اهله وماله **ترجمہ** یحیی بن سعید کہتے تھے کہ نمازی کبھی نماز پڑھتا ہے اور
وقت جاتا نہیں رہتا لیکن جسقدر وقت گذر گیا وہ اچھا اور بہتر تھا اوسکے گھربار سے **ف** ابن عبد البر نے کہا کہ یہ قول
یحیی کا حکم میں حدیث مرفوع کے ہے اسواسطے کہ اپنی رائے سے ایسا مضمون کہہ نہیں سکتے چنانچہ دارقطنی نے سنن میں
ابوہریرہ سے بسند ضعیف روایت کیا کہ تم میں سے کوئی نماز پڑھتا ہے وقت پر لیکن جو اول وقت گذر گیا وہ بہتر تھا اوسکے
گھربار سے اور خود ابن عبد البر نے مرفوعًا ابن عمر سے روایت کیا کہ آدمی پالیتا ہے نماز کو لیکن جسقدر وقت گذر گیا وہ بہتر تھا اوسکے
گھربار سے اور اخراج کیا اس حدیث کا سعید بن منصور نے ابن عمر سے موقوفًا اور طلق بن حبیب سے مرسلًا مرفوعًا (زرقانی)
کہا امام مالک نے اگر کوئی شخص سفر میں ہو اور نماز کا وقت آجاوے پر وہ شخص بھول بھٹک کر نماز میں دیر کرے یہانتک
کہ اپنے گھر میں آجاوے اور وقت باقی ہو تو وہ نماز کو پورا پڑھے مثل مقیم کے قصر نکرے اور جو وقت گزر گیا ہو تو قصر
سے پڑھے کیونکہ اب تو وہ نماز کو قضا پڑھے گا اور قضا ویسی ہی پڑھی جاوے گی جیسے واجب ہوئی تھی **کہا** امام مالک
نے ہمنے اپنے شہر والوں کو اور اپنے شہر کے عالموں کو اسی حکم پر پایا **کہا** امام مالک نے شفق سرخی کو کہتے ہیں جو مغرب
کی جانب ہوتی ہے تو جب سرخی جاتی رہی نماز عشا کا وقت آجاویگا اور مغرب کا گذر جاوے گا **عن** نافع ان
عبد الله بن عمر اغمي عليه فذهب عقله فلم يقض الصلوة **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبد اسد بن عمر بیہوش ہو گئے
اونکی عقل جاتی رہی پھر اونہوں نے نماز کی قضا نہ پڑھی **کہا** امام مالک نے ہماری دانست میں وقت نماز کا جاتا رہا ہوگا کیونکہ
جو شخص ہوش میں آجاوے اور وقت باقی ہو تو وہ نماز پڑھ لے

النوم عن الصلوة نماز سے سو جانیکا بیان

عن سعید بن المسیب ان رسول الله صلی الله علیه وسلم حین قفل من خیبر اسری حتی اذا کان من آخر
اللیل عرس وقال لبلال اکلأ لنا الصبح ونام رسول الله صلی الله علیه وسلم واصحابه وکلأ بلال ما قدر له
ثم استند الی راحلته وهو مقابل الفجر فغلبته عیناه فلم یستیقظ رسول الله صلی الله علیه وسلم ولا
بلال ولا احد من الرکب حتی ضربتهم الشمس ففزع رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ما هذا یا بلال فقال
بلال یا رسول الله اخذ بنفسی الذی اخذ بنفسک فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اقتادوا فبعثوا رواحلهم
واقتادوا شیئا ثم امر رسول الله صلی الله علیه وسلم بلالا فاقام الصلوة فصلی بهم رسول الله صلی
الله علیه وسلم الصبح ثم قال حین قضی الصلوة من نسی الصلوة فلیصلها اذا ذکرها
فان الله عز وجل یقول اقم الصلوة لذکری **ترجمہ** سعید بن المسیب رضی اسد تعالی عنہ سے
روایت ہے کہ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم جب لوٹے جنگ خیبر سے رات کو چلے جب اخیر رات ہوئی تو آپ اترے
اور بلال سے فرمایا کہ صبح کی نماز کا تم خیال رکھو اور آپ سو رہے اور اصحاب بھی سو رہے اور جب تک

خدا کو منظور تہا بلال جاگتے رہیں پہر بلال نے تکیہ لگایا اپنے اونٹ پر اور منہ اپنا صبح کیطرف کیے رہے اور لگ گئی
آنکہہ بلال کی تو نہ جاگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور نہ بلال اور نہ کوئی شتر سوار یہان تک کہ پڑنے لگی
اون پر تیزی دہوپ کی۔ تب چونکے اوٹہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کیا ہے یہ اے بلال کہا بلال
نے زور کیا مجہہ پر اوس چیز نے جس نے آپ پر زور کیا یعنے نیند نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوچ کرو
تو لادے لوگون نے کجاوے اپنے تہوڑی دور چلے تہے کہ حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال کو تکبیر کہنے
کا تو تکبیر کہی بلال نے نماز کی پہر نماز پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی بعد اوس کے فرمایا جب نماز پڑہ
چکے جو شخص بہول جاوے نماز کو تو چاہیے کہ پڑہ لے اوسکو جب یاد آوے کیونکہ اللہ تعالے فرماتا ہے قائم کر نماز کو
جسوقت یاد کرے مجہکو **ف** ہر چند آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکہین سوتی تہین اور دل نہ سوتا تہا
مگر یہ پروردگار کا فضل ہے کہ ایک وقت دل کو بہی غافل کردیا تاکہ امت کو یہ مسئلہ معلوم ہوجاوے بعد نماز
کے آپنے کلیہ ارشاد فرمایا کہ جو شخص بہول جاوے نماز کو جب یاد آوے پڑہ لے خواہ نیند کے سبب سے بہول جاوے
یا جاگتے مین بہول جاوے اور بعض کہتے ہین کہ نیند کا مسئلہ تو خود آپ کی فعل سے صحابہ کو معلوم ہوگیا او
جاگکر بہول جانے کا اتفاق نہوا تہا اس لیے آپنے زبانی اوسکو بتادیا اور ایک حدیث مین سونے اور بہول
جانے دونون کا ذکر آیا ہے جیسا کہ آگے آتی ہے **عن** زید بن اسلم انه قال عرس رسول الله صلى
الله عليه وسلم ليلة بطريق مكة ووكل بلالا ان يوقظهم للصلوة فرقد بلال ورقدوا حتى
استيقظوا وقد طلعت عليهم الشمس فاستيقظ القوم وقد فزعوا فامرهم رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان يركبوا حتى يخرجوا من ذلك الوادي وقال ان هذا واد به شيطان فركبوا حتى خرجوا من
ذلك الوادي ثم امرهم رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ينزلوا وان يتوضؤا وامر بلالا ان
ينادي بالصلوة او يقيم فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم بالناس ثم انصرف اليهم وقد راى
من فزعهم فقال يا ايها الناس ان الله قبض ارواحنا ولو شاء لردها الينا في حين غير هذا فاذا
رقد احدكم عن الصلوة او نسيها ثم فزع اليها فليصلها كما كان يصليها في وقتها ثم التفت رسول الله
صلى الله عليه وسلم الى ابي بكر فقال ان الشيطان اتى بلالا وهو قائم يصلي فاضجعه فلم يزل يهديه
كما يهدى الصبي حتى نام ثم دعا رسول الله صلى الله عليه وسلم بلالا فاخبر بلال رسول الله صلى الله عليه وسلم
مثل الذي اخبر رسول الله صلى الله عليه وسلم ابا بكر فقال ابو بكر اشهد انك رسول الله **ترجمہ** زید بن اسلم سے روایت
ہے کہ رات کو اتری راہ مین مکہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مقرر کیا بلال کو اس کام پر کہ جگادوین انکو واسطے نماز کے تو سوگئے
بلال اور سوگئے لوگ پہر جاگے اور سورج نکل آیا تہا اور گہبرائے لوگ اسبب قضا ہوجانے نماز کے تو حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے سوار ہونیکا تاکہ نکل جاوین اوس وادی سے اور فرمایا کہ اس وادی مین شیطان ہے پس سوار ہوے اور نکل گئے اوس وادی سے
تب حکم کیا انکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوترنیکا اور وضو کرنے کا اور حکم کیا بلال کو اذان کا یا تکبیر کا پھر نماز پڑھی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب لوگون کے ساتھہ پھر متوجہ ہوے آپ لوگون کیطرف اور دیکھا انکی گھبراہٹ کو تو فرمایا آپنے اے
لوگو بیشک روک رکھا اللہ تعالی نے ہماری جانون کو اور اگر چاہتا تو وہ پھیر دیتا ہماری جانون کو سوا اسوقت کے اور کسیوقت تو جب
سو جاوے کوئی تم مین سے نماز سے یا بھول جاوے اوسکو پھر گھبرا کے اوٹھے نماز کے لیے تو چاہیے کہ پڑھ لیوے اوسکو جیسے پڑھتا اسکو وقت
پر پھر متوجہ ہوے آپ ابوبکر رضی اللہ عنہ کیطرف اور فرمایا آپنے شیطان آیا بلال پاس اور وہ کھڑے ہوے نماز پڑھتے تھے تو
لٹا دیا انکو پھر لگا تھپکنے انکو جیسے تھپکتے ہین بچے کو یہانتک کہ سو رہے وہ پھر بلایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال کو
پس بیان کیا بلال نے حال اپنا اوسی طرح جیسے فرمایا تھا آپنے حال انکا ابوبکر رض سے تو کہا ابوبکر رضہ نے مین گواہی دیتا ہون
اس امر کی کہ آپ اللہ کے رسول ہین **ف** اگرچہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پہلے سے بھی یقین تھا اس بات کا کہ آپ
اللہ تعالی کے رسول ہین مگر یہ معجزہ دیکھکر اور بھی زیادہ یقین مین قوت ہوئی اسواسطے پھر گواہی دی رسالت کی

النھی عن الصلوة بالھاجرة ٹھیک دوپہر کے وقت نماز کی ممانعت کا بیان

عن عطاء بن یسار ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان شدة الحر من فیح جھنم فاذا اشتد الحر فابردوا عن الصلوة
وقال اشتکت النار الی ربھا فقالت یا رب اکل بعضی بعضا فاذن لھا بنفسین فی کل عام نفس فی الشتاء ونفس
فی الصیف **ترجمہ** عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تیزی گرمی کی جہنم کے جوش
سے ہے تو جب تیز ہو گرمی تاخیر کرو نماز مین ٹھنڈ تک اور فرمایا آپنے شکوہ کیا آگ نے اپنے پروردگار سے اور کہا کہ
اے پروردگار مین اپنے کو آپ کھانے لگی تو اذن دیا اوسکو پروردگار نے دو سانس کا ہر سال اندر کو سانس لینے کا جاڑے
مین اور باہر کو سانس نکالنے کا گرمی مین **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب گرمی کی شدت ہو تو ظہر کی
نماز دیر کرکے پڑھنا چاہیے اور یہی مذہب ہے ابن المبارک و احمد و اسحق کا

عن ابی ھریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اشتد الحر فابردوا عن الصلوة فان شدة الحر من فیح جھنم وذکر ان النار اشتکت الی ربھا فاذن
لھا فی کل عام بنفسین نفس فی الشتاء ونفس فی الصیف **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے جب تیز ہو گرمی تو تاخیر کرو نماز کی ٹھنڈک تک اسلیے کہ تیزی گرمی کی جہنم کے جوش سے ہے اور فرمایا آپنے کہ آگ نے
گلہ کیا پروردگار سے تو اذن دیا پروردگار نے اوسکو دو سانسون کا ایک سانس جاڑے مین اور ایک سانس گرمی مین

عن ابی ھریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اشتد الحر فابردوا عن الصلوة فان شدة الحر من
فیح جھنم **ترجمہ** ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تیز ہو گرمی تو تاخیر کرو نماز کی ٹھنڈک
تک کیونکہ تیزی گرمی کی جہنم کے جوش سے ہے **ف** بعض لوگون نے فابردوا عن الصلوة کے یہ معنی کیے ہین کہ اول وقت

ٹہہو نماز کو مگر یہ معنی سیاق حدیث کے خلاف ہی اور بخاری مسلم نے ابوذر سے بہی روایت کیا کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر مین تہے تو موذن نے ارادہ کیا اذان کا فرمایا آپ نے ٹہنڈا کر یہانتک کہ دیکہا ہم نے سایہ ٹیلون کا اس حدیث سے بہی معلوم ہوتا ہے کہ ابردوا عن الصلوة کے صحیح معنی وہی ہین جو ہمنے بیان کیے یعنے تاخیر کرو نماز کی ٹہنڈک تک زرقانی **اَلنَّهْيُ عَنْ دُخُولِ الْمَسْجِدِ بِرِيحِ الثُّومِ وَتَغْطِيَةِ الْفَمِ فِي الصَّلٰوةِ** مسجد مین لہسن کہا کر جانے کی ممانعت کا بیان ۞ اور نماز مین منہ ڈہانپنے کی ممانعت کا بیان **عَنْ** سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَبْ مَسَاجِدَنَا يُؤْذِينَا بِرِيحِ الثُّومِ **ترجمہ** سعید بن المسیب سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے کہایا اس درخت مین سے یعنی لہسن مین سے تو نزدیک نہ ہو ہماری مسجد والون کے تاکہ ہمکو تکلیف دیوے اُسکی بو سے **ف** کچے لہسن یا کچے پیاز کہا کر مسجد مین جانا مکروہ ہے جب تک منہ مین بو رہے **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمُجَبَّرِ أَنَّهُ كَانَ يَرَى سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ إِذَا رَأَى الْإِنْسَانَ يُغَطِّي فَاهُ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ جَبَذَ الثَّوْبَ جَبْذًا شَدِيدًا حَتّٰى يَنْزِعَهُ عَنْ فِيهِ **ترجمہ** عبد الرحمن بن مجبر سے روایت ہے کہ سالم بن عبد اللہ بن عمر رض جب کسیکو دیکہتے تہے کہ منہ اپنا ڈہانپے ہے نماز مین کہینچ لیتے تہے کپڑا زور سے یہانتک کہ کہل جاتا منہ اُسکا **اَلْعَمَلُ فِي الْوُضُوءِ** وضو کی ترکیب کا بیان **عَنْ** عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ وَهُوَ جَدُّ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُرِيَنِي كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ نَعَمْ فَدَعَا بِوَضُوءٍ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدِهِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتّٰى رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ **ترجمہ** عمرو بن یحیی المازنی اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہ اونہون نے کہا کہ عبد اللہ بن زید سے جو دادا ہین عمرو بن یحیی کے اور صحابہ مین سے ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کیا تم مجہکو دکہا سکتے ہو کس طرح وضو کرتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہا اونہون نے ہان تو منگایا انہون نے پانی وضو کا پہر ڈالا اوسکو اپنے ہاتہہ اور دہویا دونون ہاتہون کو دو دو بار پہر کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا تین بار پہر منہ دہویا تین بار پہر دونو ہاتہہ دہوے کہنیون تک دو دو بار پہر مسح کیا سر کا دونون ہاتہون سے آگے سے لیگئے اور پیچہے سے لائے یعنی دونون ہاتہون سے مسح شروع کیا پیشانی سے گدی تک پہر گدی سے پیشانی تک لائے پہر دونون پیر دہوئے **ف** عبد اللہ بن زید عمرو بن یحیے کے نہ دادا ہین نہ نانا یہ وہم موطا کی رواۃ سے واقع ہوا ہے صحیح یہ ہے کہ ایک شخص نے پوچہا عبد اللہ سے اور وہ شخص عمارہ بن ابی حسن تہا جو دادا ہے عمرو بن یحیی کا زرقانی **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَوَضَّأَ اَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ فِي اَنْفِهِ مَاءً ثُمَّ لِيَنْثِرْ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وضو کرے کوئی تم میں سے تو پانی ڈالکر چھنکے اور جو ڈھیلے لیوے واسطے استنجا کے
تو طاق لیوے **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْثِرْ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ
ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص وضو کرے تو ناک چھنکے اور جو ڈھیلے لیوے تو طاق
لیوے **کہا یحییٰ** نے سنا میں نے مالک سے کہتے تھے اگر کوئی شخص ایک ہی چلو لیکر کلی بھی کرے اور ناک میں پانی بھی ڈالے
تو کچھ حرج نہیں ہے **عن** مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِي بَكْرٍ دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ فَدَعَا بِوَضُوْءٍ فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ اَسْبِغِ الْوُضُوْءَ فَاِنِّي سَمِعْتُ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَيْلٌ لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ **ترجمہ** امام مالک روایت کرتے ہیں کہ مجھکو پہونچا کہ عبد الرحمن
بن ابی بکر صدیق گئے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا پاس جسدن مرے سعد بن ابی وقاص تو منگایا عبد الرحمن نے پانی وضو کا پس کہا
عائشہ نے پورا کرو وضو کو کیونکہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے خرابی ہے ایڑیوں کو آگ سے **ف**
یعنے خرابی ہے اون لوگوں کے لیے جنکی ایڑیاں وضو میں سوکھی رہجاتی ہیں یا خود ایڑیوں کی خرابی ہے جہنم کی آگ
اون کو جلاوے گی اسی طرح تمام اعضای وضو کا حکم ہے کوئی عضو سوکھا نہ رہ جاوے احتیاط رکھے **عن**
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَتَوَضَّأُ بِالْمَاءِ وُضُوْءًا لِمَا تَحْتَ اِزَارِهِ **ترجمہ** عبد الرحمن
بن عثمان سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب کہتے تھے کہ پانی سے دہووے اپنے ستر کو **ف** پاخانہ کے بعد ڈھیلوں سے
پاک کرکے پھر پانی لینا ادب ہے اور موجب فضیلت ہے ابن خزیمہ اور بزار نے عویم بن ساعدہ سے روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم تشریف لائے مسجد قبا میں تو کہا وہان کے لوگون سے کہ اللہ نے تمہاری تعریف کی ہے طہارت کے باب میں تو کیسی ہے
طہارت تمہاری کہا انہون نے یا رسول اللہ ہم نہیں جانتے مگر ہمارے ہمسایہ میں چند یہودی رہتے تھے وہ پاخانہ کرکے پانی
سے استنجا کرتے تھے تو ہمنے بھی ایسا ہی کیا اور بزار کی عبارت یہ ہے کہ ہم بعد ڈھیلوں کے پانی سے پاک کرتے ہیں تو فرمایا
آپنے ہان یہی مراد ہے خداوند کریم کی لازم پکڑو تم اسکو اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم استنجا
پانی سے کرتے تھے **کہا یحییٰ** نے پوچھے گئے امام مالک اوس شخص سے جسنے وضو کیا تو بھول کر قبل کلی کرنیکے منہ دہو لیا یا پہلے
ہاتھ دہو لیے اور منہ نہ دہویا کہا امام مالک نے جس شخص نے منہ دہو لیا کلی کرنیکے پیشتر وہ تو کلی کرلیوے اور دوبارہ منہ نہ دہووے
لیکن جسنے ہاتھ دہو لیے منہ دہونے سے پیشتر تو اسکو چاہیے کہ منہ دہو کر ہاتھون کو دوبارہ دہووے تاکہ دہونا ہاتھ کا بعد دہونے منہ
کے ہوجاوے جبتک وضو کرنیوالا اپنی جگہہ میں ہے یا قریب اوس کے **ف** تو اگر وضو کرنیوالا وضو کرکے اوٹھہ گیا اور اعضا
اسکے سوکھہ گئے تو صرف منہ کو دہو لیوے (زرقانی) **کہا یحییٰ** نے پوچھے گئے امام مالک اوس شخص سے جو وضو میں کلی کرنا یا ناک میں
پانی ڈالنا بھول گیا اور نماز پڑھ لی کہا مالک نے ہوگئی نماز اوسکی دوبارہ پھر نماز پڑھنا لازم نہیں لیکن آیندہ کی نماز کیواسطے کلی کرے

باب کہ مین پانی ڈال لیوے **وُضُوءُ النَّائِمِ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ** جو کوئی سو کر نماز کو اوٹھے اوسکے وضو
کا بیان **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اسْتَیْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهٖ فَلْیَغْسِلْ یَدَهٗ
قَبْلَ اَنْ یُّدْخِلَهَا فِیْ وَضُوْئِهٖ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَا یَدْرِیْ اَیْنَ بَاتَتْ یَدُهٗ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے جب کہ اوٹھے کوئی تم مین سے تو پہلے اپنے ہاتھ دہو کر پانی مین ہاتھ ڈالے اس لیے کہ معلوم نہین کہان رہی ہتیلی اوسکی
ف یعنی پاک جگہہ یا ناپاک جگہہ بعض لوگون کے نزدیک یہ حکم استحبابی ہے اور بعضون کے نزدیک وجوبی جب رات کو سو کر
اوٹھے اور استحبابی جب دن کو سو کر اوٹھے (زرقانی) **عَنْ** زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ اِذَا نَامَ اَحَدُكُمْ مُضْطَجِعًا
فَلْیَتَوَضَّأْ **ترجمہ** زید بن اسلم سے روایت ہے کہ کہا عمر بن خطاب نے جو شخص تم مین سے سو جاوے لیٹ کر تو وضو کرے **عَنْ**
زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّ تَفْسِیْرَ هٰذِهِ الْاٰیَةِ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَیْدِیَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا
بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَیْنِ اَنَّ ذٰلِكَ اِذَا قُمْتُمْ مِنَ الْمَضَاجِعِ یَعْنِی النَّوْمَ **ترجمہ** زید بن اسلم نے کہا کہ یہ جو فرمایا اللہ جل جلالہ
نے جب اوٹھو تم نماز کے لیے تو دہوؤ منہ اپنا اور ہاتھ اپنے کہنیون تک اور مسح کرو سرون پر اور دہوؤ پاؤن اپنے ٹخنون تک اس سے یہ غرض
ہے کہ جب اوٹھو نماز کے لیے سو کر **ف** ورنہ جب کوئی نماز کو اوٹھے تو اوسکو وضو کرنا لازم ہوگا کہا امام مالک نے ہمارے نزدیک نکسیر
پھوٹنے یا خون نکلنے یا پیپ بہنے سے وضو لازم نہین آتا بلکہ وضو نہ کرے مگر اس حدث سے جو دبر یا ذکر سے نکلے یا سو جاوے
عَنْ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ یَنَامُ جَالِسًا ثُمَّ یُصَلِّیْ وَلَا یَتَوَضَّأُ **ترجمہ** ابن عمر رضی سے روایت ہے کہ وہ بیٹھے بیٹھے سو جاتے تھے پھر نماز
پڑہتے تھے اور وضو نہین کرتے تھے **الطَّهُوْرُ لِلْوُضُوْءِ** وضو کے پانیکا بیان **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ جَاءَ
رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِیْلَ مِنَ الْمَاءِ فَاِنْ تَوَضَّأْنَا بِهٖ
عَطِشْنَا اَفَنَتَوَضَّأُ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الطَّهُوْرُ مَاؤُهُ الْحِلُّ مَیْتَتُهٗ **ترجمہ** ابوہریرہ
سے روایت ہے کہ ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تو کہا اوسنے یا رسول اللہ ہم سوار ہوتے ہین سمندر مین اور اپنے
ساتھہ پانی تہوڑا رکھتے ہین اگر اوسی سے وضو کرین تو پیاسے رہین کیا سمندر کے پانی سے ہم وضو کرین فرمایا
آپنے پاک ہے پانی اوسکا حلال ہے مردہ اوسکا **ف** اگرچہ سائل نے صرف سمندر کے پانیکا حال پوچھا تھا
مگر آپ نے سمندر کے کہانے کا بہی حال بیان کر دیا کیونکہ جیسے وہان پانی کی کمی ہوتی ہے کبہی کہانے کی بہی
کمی ہوتی ہے حلال ہے مردہ اوسکا یعنے جتنے جانور سمندر مین رہتے ہین جن کی زندگی بغیر پانی کے نہین ہو سکتی
وہ سب حلال ہین اگرچہ مچہلی کی صورت پر نہ ہون بلکہ کتے یا سور کی صورت پر ہون (زرقانی) امام ابوحنیفہ
کے نزدیک اس حدیث مین مردہ سے صرف مچہلی مراد ہے نہ اور جانور سمندر کے مگر اس تخصیص پر کوئی دلیل صریح
چاہیے اور یہ حدیث مطلق ہے زرقانی لکہتے ہین کہ یہ حدیث ایک بڑی اصل ہے اصول اسلام سے تمام امت نے
اسکو قبول کیا ہے اور فقہا نے اسکو ساتھہ تمسک کیا ہے ہر زمانہ مین ہر ملک مین اور روایت کیا اس حدیث کو بڑی

بڑے اماموں نے نقل کیا مالک سے شافعی اور احمد اور اصحاب سنن اربعہ اور دارقطنی اور بیہقی اور حاکم وغیرہم نے طرق متعددہ سے
اور صحیح کہا اسکو ابن خزیمہ اور ابن حبان اور ابن مندہ نے اور ترمذی نے حسن صحیح کہا اور کہا کہ پوچھا میں نے بخاری سے تو انہوں
نے بھی صحیح کہا انتہی زرقانی **عن** كبشة بنت كعب بن مالك ان ابا قتادة دخل عليها فسكبت له وضوءً
فجاءت هرة لتشرب منه فاصغى لها ابو قتادة الاناء حتى شربت قالت كبشة فرآني انظر اليه فقال
أتعجبين يا ابنة اخي قالت فقلت نعم فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال انها ليست بنجس
انما هي من الطوافين عليكم او الطوافات **ترجمہ** کبشہ بنت کعب سے روایت ہے کہ ابو قتادہ انصاری رضی اللہ
عنہ گئے اوسکے پاس تو رکھا کبشہ نے ایک برتن میں پانی انکے وضو کے لیے پس آئی ایک بلی اوس میں سے پینے کو تو جھکا دیا برتن کو
ابو قتادہ نے یہاں تک کہ پی لیا بلی نے پانی کہا کبشہ نے دیکھ لیا ابو قتادہ نے کہ میں انکی طرف تعجب سے دیکھتی ہوں تو پوچھا ابو قتادہ نے
کیا تعجب کرتی ہو تم اے بھتیجی میری کہا میں نے ہاں تو کہا ابو قتادہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلی ناپاک نہیں ہے وہ تو
رات دن پھرنے والیوں میں سے ہے **تیسیر** کہا یحیی نے کہا امام مالک نے کچھ حرج نہیں بلی کے جھوٹے میں مگر جب اسکے منہ پر پلیدی
معلوم ہو **عن** يحيى بن عبد الرحمن بن حاطب ان عمر بن الخطاب خرج في ركب فيهم عمرو بن العاص حتى وردوا
حوضا فقال عمرو بن العاص لصاحب الحوض يا صاحب الحوض هل ترد حوضك السباع فقال له عمر بن الخطاب
يا صاحب الحوض لا تخبرنا فانا نرد على السباع وترد علينا **ترجمہ** یحیی بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب
نکلے چند سواروں میں انمیں عمرو بن العاص بھی تھے راہ میں ایک حوض ملا تو عمرو بن العاص نے حوض والے سے پوچھا کہ تیری
حوض پر درندے جانور پانی پینے کو آتے ہیں تو کہا عمر بن الخطاب نے اے حوض والے مت بتا ہمکو اسلیے کہ درندے کبھی ہمسے آگے آتے ہیں
اور کبھی ہم درندوں سے آگے آتے ہیں **ف** یعنی یہ جنگل کا حوض ہے یہاں اتنے دن بھی کارخانہ جاری ہے کہ آدمی انکا پانی
پیتے ہیں پھر درندے پھر آدمی پھر درندے اسلیے بضرورت یہ پاک ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درندوں کے لیے ہے جو وہ پی
گئے اپنے پیٹ میں اور ہمارے لیے ہے جو باقی ہے پینے کے لیے اور طہارت کرنے کے لیے روایت کیا اسکو عبد الرزاق نے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے پانی پاک ہے اسکو کوئی چیز نجس نہیں کرتی روایت کیا اسکو طیالسی اور شافعی اور احمد وغیرہم نے زرقانی **عن**
نافع ان عبد الله بن عمر كان يقول ان كان الرجال والنساء ليتوضؤن في زمان رسول الله صلى الله عليه و
سلم جميعا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر کہتے تھے کہ مرد اور عورتیں وضو کرتی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اکٹھا
ف ایک برتن سے جیسا کہ روایت کیا ابن ماجہ اور ابن خزیمہ نے اور ابو داود نے کہ ڈالتے تھے ہم ہاتھ اپنے برتن میں کہا زرقانی
نے ظاہر حدیث یہ ہے کہ عورت مرد ملکر ایک ہی وقت میں وضو کرتے تھے قبل اوترنے آیۃ حجاب کے اور بعد اوترنے حجاب کے یہ حدیث خاص
ہوگی ازواج اور محارم کے ساتھ اور صحیح ابن خزیمہ میں مروی ہے ابن عمر سے کہ انہوں نے دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے
اصحاب کو اور عورتوں کو سب ملکر ایک ہی برتن سے وضو کرتے تھے اور اس حدیث سے یہ بات نکلتی ہے کہ عورت کے وضو کر

باب کہ مین پانی ڈال لیوی **وُضُوْءُ النَّائِمِ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ** جو کوئی سوکر نماز کو اوٹھی اوس کی وضو
کا بیان **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اسْتَیْقَظَ اَحَدُکُمْ مِنْ نَوْمِهٖ فَلْیَغْسِلْ یَدَهٗ
قَبْلَ اَنْ یُّدْخِلَهَا فِیْ وَضُوْئِهٖ فَاِنَّ اَحَدَکُمْ لَا یَدْرِیْ اَیْنَ بَاتَتْ یَدُهٗ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے جب کہ اوٹھے کوئی تم مین سے تو پہلے اپنے ہاتھ دہو کر پانی مین ہاتھ ڈالے اسلیے کہ معلوم نہین کہان رہی ہتیلی اوسکی
ف یعنی پاک جگہہ یا ناپاک جگہہ بعض لوگون کے نزدیک یہ حکم استحبابا ہی اور بعضون کے نزدیک وجوبا جب رات کو سوکر
اوٹھی اور استحبابا جب دن کو سوکر اوٹھی (زرقانی) **عَنْ** زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ اِذَا نَامَ اَحَدُکُمْ مُضْطَجِعًا
فَلْیَتَوَضَّاْ **ترجمہ** زید بن اسلم سے روایت ہے کہ کہا عمر بن خطاب نے جو شخص تم مین سے سو جاوے لیٹ کر تو وضو کرے **عَنْ**
زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّ تَفْسِیْرَ هٰذِهِ الْاٰیَةِ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَکُمْ وَاَیْدِیَکُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا
بِرُءُوْسِکُمْ وَاَرْجُلَکُمْ اِلَى الْکَعْبَیْنِ اَنَّ ذٰلِکَ اِذَا قُمْتُمْ مِنَ الْمَضَاجِعِ یَعْنِی النَّوْمَ **ترجمہ** زید بن اسلم نے کہا کہ یہ جو فرمایا اللہ جل جلالہ
نے جب اوٹھو تم نماز کے لیے تو دہو و منہ اپنا اور ہاتھ اپنے کہنیون تک اور مسح کرو سرون پر اور دہو پاؤن اپنے ٹخنون تک اس سے یہ غرض
ہے کہ جب اوٹھو نماز کے لیے سوکر **ف** ورنہ جب کوئی نماز کو اوٹھی تو اوسکو وضو کرنا لازم ہوگا کہا امام مالک نے ہمارے نزدیک نکسیر
پہوٹنے یا خون نکلنے یا پیپ بہنے سے وضو لازم نہین آتا بلکہ وضو نہ کرے مگر اس حدث سے جو دبر یا ذکر سے نکلی یا سو جاوے
عَنْ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ کَانَ یَنَامُ جَالِسًا ثُمَّ یُصَلِّیْ وَلَا یَتَوَضَّاُ **ترجمہ** ابن عمر رضی سے روایت ہی کہ وہ بیٹھے بیٹھے سو جاتے تھے پہر نماز
پڑہتے تھے اور وضو نہین کرتے تہے **اَلطَّهُوْرُ لِلْوُضُوْءِ** وضو کے پانیکا بیان **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ جَاءَ
رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَرْکَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِیْلَ مِنَ الْمَاءِ فَاِنْ تَوَضَّاْنَا بِهٖ
عَطِشْنَا اَفَنَتَوَضَّاُ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الطَّهُوْرُ مَاؤُهٗ الْحِلُّ مَیْتَتُهٗ **ترجمہ** ابو ہریرہ
سے روایت ہے کہ ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تو کہا اسنے یا رسول اللہ ہم سوار ہوتے ہین سمندر مین اور اپنے
ساتھ پانی تہوڑا رکھتے ہین اگر اسی سے وضو کرین تو پیاسے رہین کیا سمندر کے پانی سے ہم وضو کرین فرمایا
آپنے پاک ہے پانی اسکا حلال ہی مردہ اسکا **ف** اگرچہ سائل نے صرف سمندر کے پانیکا حال پوچہا تہا
مگر آپ نے سمندر کے کہانے کا بہی حال بیان کر دیا کیونکہ جیسے وہان پانی کی کمی ہوتی ہے کبہی کہانے کی بہی
کمی ہوتی ہے حلال ہی مردہ اسکا یعنے جتنے جانور سمندر مین رہتے ہین جن کی زندگی بغیر پانی کے نہین ہو سکتی
وہ سب حلال ہین اگرچہ مچہلی کی صورت پر نہ ہون بلکہ کتے یا سور کی صورت پر ہون (زرقانی) امام ابو حنیفہ
کے نزدیک اس حدیث مین مردہ سے صرف مچہلی مراد ہے نہ اور جانور سمندر کے مگر اس تخصیص پر کوئی دلیل صریح
چاہیے اور یہ حدیث مطلق ہے زرقانی کہتے ہین کہ یہ حدیث ایک بڑی اصل ہے اصول اسلام سے تمام امت نے
اسکو قبول کیا ہے اور فقہا نے اسکو ساتھہ تمسک کیا ہی ہر زمانہ مین ہر ملک مین اور روایت کیا اس حدیث کو بڑی

پڑھنے والے سوائے بخاری کے اور مالک اور شافعی اور احمد اور اصحاب سنن اربعہ اور دارقطنی اور بیہقی اور حاکم وغیرہم نے طرق متعددہ سے
اور صحیح کہا اسکو ابن خزیمہ اور ابن حبان اور ابن مندہ نے اور ترمذی نے حسن صحیح کہا اور کہا کہ پوچھا میں نے بخاری سے تو انہوں
نے بھی صحیح کہا انتہی زرقانی عَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَسَكَبَتْ لَهُ وَضُوءًا
فَجَاءَتْ هِرَّةٌ لِتَشْرَبَ مِنْهُ فَأَصْغَى لَهَا أَبُو قَتَادَةَ الْإِنَاءَ حَتَّى شَرِبَتْ قَالَتْ كَبْشَةُ فَرَآنِي أَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ
أَتَعْجَبِينَ يَا ابْنَةَ أَخِي قَالَتْ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ
إِنَّمَا هِيَ مِنَ الطَّوَّافِينَ عَلَيْكُمْ أَوِ الطَّوَّافَاتِ **ترجمہ** کبشہ بنت کعب سے روایت ہے کہ ابو قتادہ انصاری رضی اللہ
عنہ گئے اوسکے پاس تو رکھا کبشہ نے ایک برتن میں پانی انکے وضو کے لیے پس آئی بلی اوس میں سے پینے کو تو جھکا دیا برتن کو
ابو قتادہ نے یہاں تک کہ پی لیا بلی نے پانی کہا کبشہ نے دیکھ لیا ابو قتادہ نے کہ میں انکی طرف تعجب سے دیکھتی ہوں تو پوچھا ابو قتادہ نے
کیا تعجب کرتی ہو تم اے بھتیجی میری کہا میں نے ہاں تو کہا ابو قتادہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلی ناپاک نہیں ہے وہ تو
رات دن پھرنے والیوں میں سے ہے **تیسیر** کہا یحیی نے کہا امام مالک نے کچھ حرج نہیں بلی کے جوٹھے میں مگر جب اوسکے منہ پر پلیدی
معلوم ہو **عَنْ** يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ فِي رَكْبٍ فِيهِمْ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ حَتَّى وَرَدُوا
حَوْضًا فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ لِصَاحِبِ الْحَوْضِ يَا صَاحِبَ الْحَوْضِ هَلْ تَرِدُ حَوْضَكَ السِّبَاعُ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
يَا صَاحِبَ الْحَوْضِ لَا تُخْبِرْنَا فَإِنَّا نَرِدُ عَلَى السِّبَاعِ وَتَرِدُ عَلَيْنَا **ترجمہ** یحیی بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب
نکلے چند سواروں میں انمیں عمرو بن العاص بھی تھے راہ میں ایک حوض ملا تو عمرو بن العاص نے حوض والے سے پوچھا کہ تیری
حوض پر درندے جانور پانی پینے کو آتے ہیں تو کہا عمر بن الخطاب نے اے حوض والے مت بتا ہمکو کس لیے کہ درندے کبھی ہمارے آگے آتے
اور کبھی ہم درندوں کے آگے آتے ہیں **ف** یعنی یہ جنگل کا حوض ہے یہاں اتنی ہی کارخانہ جاری ہے کہ آدمی انکا پانی
پیتے ہیں پھر درندے پھر آدمی پھر درندے اسلیے ضرورت پاک ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درندوں کیلیے ہے جو وہ لے
گئے اونکے پیٹ میں اور ہمارے لیے ہے جو باقی ہے پینے کے لیے اور طہارت کرنے کے لیے روایت کیا اسکو عبد الرزاق نے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے پانی پاک ہے اسکو کوئی چیز نجس نہیں کرتی روایت کیا اسکو طیالسی اور شافعی اور احمد وغیرہم نے زرقانی **عَنْ**
نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ إِنْ كَانَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ لَيَتَوَضَّئُونَ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ جَمِيعًا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر کہتے تھے کہ مرد اور عورتیں وضو کرتی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اکٹھے
ایک برتن سے جیسا کہ روایت کیا ابن ماجہ نے اور زیادہ کیا ابو داود نے کہ ڈالتے تھے ہم ہاتھ اپنے برتن میں **ف** کہا زرقانی
نے ظاہر حدیث یہ ہے کہ عورت مرد ملکر ایک ہی وقت میں وضو کرتے تھے قبل اوترنے آیہ حجاب کے اور بعد اوترنے حجاب کے یہ حدیث خاص
ہوگی جوروؤں اور محارم کے ساتھ اور صحیح ابن خزیمہ میں مروی ہے ابن عمر سے کہ انہوں نے دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور
اصحاب کو اور جوروؤں کو سب ملکر ایک ہی برتن سے وضو کرتے تھے اور اس حدیث سے یہ بات نکلتی ہے کہ عورت کے وضو

جو مال کو پہونچے ضرورت ہے اور یہی مذہب ہے سب کا مَا لَا يَجِبُ فِيهِ الْوُضُوءُ جن چیزون
سے وضو لازم نہین آتا انکا بیان عَنْ اُمِّ وَلَدٍ لِاِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّهَا سَأَلَتْ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّي امْرَاَةٌ اُطِيلُ ذَيْلِي وَاَمْشِي فِي الْمَكَانِ الْقَذِرِ فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطَهِّرُهُ مَا بَعْدَهُ ترجمہ ابراہیم بن عبد الرحمن کی ام ولد نے پوچھا ام المومنین ام سلمہ سے کہ میرا دامن
نیچا اور لمبا رہتا ہے اور ناپاک جگہہ مین چلنے کا اتفاق ہوتا ہے کہا ام سلمہ نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
پاک کرتا ہے اسکو جو بعد اوسکے ہے **ف** یعنے اگر کسی کے دامن مین اوس کی نجاست لگ جاوے اور پہر وہ اس پاک زمین
سے بہی لگے اور خشک ہو جاوے تو ملنے سے یا جہاڑ دینے سے پاک ہو جاوے گا بسبب ضرورت اور رفع حرج کے (مصفی)
عَنْ مَالِكٍ اَنَّهُ رَاَى رَبِيعَةَ بْنَ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقْلِسُ مِرَارًا وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَلَا يَنْصَرِفُ وَلَا يَتَوَضَّاُ حَتّٰى يُصَلِّيَ
ترجمہ امام مالک کہتے ہین کہ مینے ربیعہ بن ابی عبد الرحمن کو دیکہا کئی مرتبہ انہون نے قی کی پانی اور وہ مسجد مین تہے پہر وضو نکیا
اور نماز پڑہ لی کہا یحیی نے پوچہے گئے مالک اوس شخص سے جسنے اوگلا کہانیکو کیا اوسپر وضو ہے کہا اوسپر وضو نہین ہے
بلکہ کلی کر ڈالے اور منہ دہولیوے عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ حَنَّطَ ابْنًا لِسَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ وَحَمَلَهُ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ
فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر نے خوشبو لگائی سعید بن زید کے بچے کو جو میت تہا اور اوٹہایا
اسکو پہر مسجد مین آئے اور نماز پڑہی اور وضو نکیا **ف** اس اثر سے معلوم ہوا کہ مردہ کی اوٹہانے یا خوشبو لگانے سے
وضو نہین جاتا اور بعض نسخون مین موطا کی بجائے حنط کی حنک ہے جسکے معنے لکہتے ہین کہ کہجور چبا کر بچے کے منہ مین دی
اور امام محمد نے حنط روایت کیا ہے اور یہی ٹہیک ہے جیسا روایت کیا بخاری نے (محلی) کہا زرقانی نے کہ غرض امام مالک کے
اس اثر کے لانے سے یہ ہے کہ وہ جو حدیث مروی ہے مرفوعا جو شخص میت کو غسل دیوے وضو کرے اور جو میت کو اوٹہاوے وہ
وضو کرے اوسپر عمل نہین کیا علما نے اور شاید وہ امر استحبابا ہو یا مراد اوس سے یہ ہے کہ جو جنازہ اوٹہاوے اوسکو
باوضو رہنا چاہیے تاکہ نماز جنازہ فوت نہو جاوے اور اس حدیث کو ابو داود نے روایت کیا ہے اور راوی اس کے سب ثقہ ہین
مگر عمرو بن عمیر مجہول ہے اور ابو داود نے اس حدیث کو منسوخ کہا ہے لیکن اسکے ناسخ کو بیان نہین کیا اور حاکم نے حکایت
کی کہ اس باب مین کوئی حدیث ثابت نہین (زرقانی) اور شاہ ولی اللہ صاحب نے مصفی اور مسوی مین لکہا ہے کہ جمہور
علما اسیپر ہین کہ میت کے اوٹہانیسے وضو لازم نہین آتا کہا یحیی نے سوال ہوا مالک سے کہ قے مین وضو ہے یا نہین کہا
وضو نہین ہے مگر کلی کرلے اور منہ دہو ڈالے تَرْكُ الْوُضُوءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ جو کہانا آگ
سے پکا ہو اوس کو کہا کر وضو نہ کرنے کے بیان مین عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ اَكَلَ كَتِفَ شَاةٍ ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ کہایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے دست کا گوشت بکری کا پہر نماز پڑہی اور وضو نکیا عَنْ سُوَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ اَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى

اللہ علیہ وسلم عام خیبر حتی اذا کانوا بالصہباء وھی من ادنی خیبر نزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی العصر
ثم دعا بالازواد فلم یؤت الا بالسویق فامر بہ فثری فاکل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واکلنا ثم قام الی
المغرب فمضمض ومضمضنا ثم صلی ولم یتوضأ ترجمہ سوید بن النعمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نکلے ساتھ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جس سال جنگ خیبر ہوئی یہانتک کہ جب پہونچے صہبا میں جو ایک موضع ہے نیچے کی جانب
خیبر سے مدینہ کیطرف اوتر کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مانگا آپ نے توشہ تو نہ آیا مگر ستو پس حکم کیا آپنے اوس کے گہولنے
کا سو گہولا گیا پھر کہایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہم لوگون نے پھر کہڑے ہوے آپ نماز مغرب کے لیے کلی کرکے
اور ہمنے بہی کلیان کرین پھر نماز پڑہی آپنے اور وضو نہ کیا عن ربیعۃ بن عبد اللہ بن الہدیر انہ
تعشی مع عمر بن الخطاب ثم صلی ولم یتوضأ ترجمہ ربیعہ بن عبد اللہ نے شام کا کہانا کہایا حضرت عمر کے
ساتھ پھر حضرت عمر نے نماز پڑہی اور وضو نہ کیا عن ابان بن عثمان ان عثمان بن عفان اکل خبزا و
لحما ثم مضمض وغسل یدیہ ومسح بہما وجہہ ثم صلی ولم یتوضأ ترجمہ ابان بن عثمان سے روایت ہے کہ
عثمان بن عفان رض نے روٹی اور گوشت کہا کر کلی کی اور ہاتہ دہو کر منہ پر پہنچا پھر نماز پڑہی اور وضو نہ کیا عن
مالک انہ بلغہ ان علی بن ابی طالب وعبد اللہ بن عباس کانا لا یتوضآن مما مست النار ترجمہ
امام مالک کو پہنچا حضرت علی اور عبد اللہ بن عباس سے کہ وہ دونو وضو نکرتے تہے اوس کہانے سے جو آگ سے پکا ہو عن
یحیی بن سعید انہ سال عبد اللہ بن عامر بن ربیعۃ عن الرجل یتوضأ للصلوۃ ثم یصیب طعاما قد مستہ
النار ایتوضأ قال رایت ابی یفعل ذلک ولا یتوضأ ترجمہ یحیی بن سعید نے پوچہا عبد اللہ بن عامر سے کہ ایک شخص
وضو کرے نماز کے لیے پھر کہاوے وہ کہانا جو پکا ہو آگ سے کیا وضو کرے دوبارہ کہا عبد اللہ نے کہ دیکہا مینے اپنے
باپ عامر بن ربیعہ بن کعب بن مالک کو جو صحابی مشہور ہین کہ وہ آگ کا پکا ہوا کہانا کہاتے تہے پھر وضو نہین کرتے
تہے عن ابی نعیم وہب بن کیسان انہ سمع جابر بن عبد اللہ الانصاری یقول رایت ابا بکر الصدیق اکل
لحما ثم صلی ولم یتوضأ ترجمہ ابو نعیم وہب بن کیسان نے سنا جابر بن عبد اللہ سے کہ اونہون نے دیکہا ابا بکر صدیق
کو گوشت کہایا پھر نماز پڑہی اور وضو نہ کیا عن محمد بن المنکدر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعی لطعام فقرب
الیہ خبز ولحم فاکل منہ ثم توضأ ثم صلی ثم اتی بفضل ذلک الطعام فاکل منہ ثم صلی ولم یتوضأ ترجمہ محمد بن
المنکدر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت ہوئی کہانیکی تو سامنے کیا گیا روٹی اور گوشت پس
کہایا آپنے اوس سے اور وضو کر کر نماز پڑہی پھر اوس کہانیکا بچا ہوا آیا اوسکو کہا کر نماز پڑہی اور وضو نہ کیا عن عبد الرحمن بن
زید الانصاری ان انس بن مالک قدم من العراق فدخل علیہ ابو طلحۃ وابی بن کعب فقرب لہما طعاما قد
مستہ النار فاکلوا منہ فقام انس فتوضأ فقال ابو طلحۃ وابی بن کعب ما ہذا یا انس اعراقیۃ فقال

أنس ليتني لم أفعل وقام أبو طلحة وأبي بن كعب فصليا ولم يتوضآ ترجمہ عبد الرحمن بن یزید انصاری سے روایت ہے
کہ انس بن مالک جب عراق سے لوٹ گئے آئی ملاقات کو ابو طلحہ اور ابی بن کعب تو سامنے کیا انس نے ان دونوں
کے کھانا جو پکا ہوا تھا آگ سے پھر کھایا سب نے تو اٹھے انس اور وضو کیا پس کہا ابو طلحہ اور ابی بن کعب نے کیا یہ کھانا کھا کر وضو
کرنا کیا تم نے عراق سے سیکھا ہے پس کہا انس نے کاش میں یہ نہ کرتا اور کھڑے ہوئے ابو طلحہ اور ابی بن کعب تو نماز پڑھی دونوں
نے اور وضو نہ کیا

جامع الوضوء

اس باب میں مختلف مسائل طہارت کے مذکور ہیں

اس باب میں مختلف مسائل طہارت کے مذکور ہیں

عن عروۃ بن الزبیر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم سئل عن الاستطابة فقال أولا يجد أحدكم ثلاثة أحجار ترجمہ عروہ
بن زبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے استنجا سے تو فرمایا آپ نے کیا نہیں پاتا کوئی تم میں سے
تین پتھروں کو **ف** یعنی تین پتھر پاک کرنے کے لیے کافی ہیں اور دوسرے یہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے استنجا کیا
ہے

عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه خرج إلى المقبرة فقال السلام عليكم دار قوم مؤمنين
وإنا إن شاء الله بكم لاحقون وددت أني قد رأيت إخواننا قالوا يا رسول الله ألسنا بإخوانك
قال بل أنتم أصحابي وإخواننا الذين لم يأتوا بعد وأنا فرطهم على الحوض فقالوا يا رسول الله
كيف تعرف من يأتي بعدك من أمتك قال أرأيت لو كان لرجل خيل غر محجلة في خيل دهم بهم ألا
يعرف خيله قالوا بلى يا رسول الله قال فإنهم يأتون يوم القيامة غرا محجلين من الوضوء وأنا فرطهم على
الحوض فلا يذادن رجل عن حوضي كما يذاد البعير الضال أناديهم ألا هلم ألا هلم ألا هلم فيقال إنهم
قد بدلوا بعدك فأقول فسحقا فسحقا فسحقا ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گئے مقبرہ کو سو کہا سلام
تمہارے اوپر اے قوم مومنوں کی اور ہم اگر خدا چاہے تو تم سے ملنے والے ہیں تمنا کی میں نے کہ میں دیکھوں اپنے بھائیوں کو تو کہا صحابہ نے یا رسول اللہ
کیا نہیں ہیں ہم بھائی آپ کے فرمایا بلکہ تم بھائیوں سے بڑھ کر اصحاب ہو میرے اور بھائی میرے وہ لوگ ہیں جو ابھی نہیں آئے
دنیا میں اور میں قیامت کے روز انکا پیش خیمہ ہوں گا حوض کوثر پر تب کہا صحابہ نے یا رسول اللہ آپ کیونکر پہچانیں گے
ان لوگوں کو قیامت کے روز جو دنیا میں بعد آپ کے پیدا ہوں گے امت میں آپ کی فرمایا آپ نے تم مجھ کو بتلاؤ اگر کسی شخص کے سفید
منہ اور سفید پاؤں کے گھوڑے خالص مشکی گھوڑوں میں ملا دیں کیا وہ اپنے گھوڑے نہ پہچانے گا کہا صحابہ نے پہچانے گا
پس فرمایا آپ نے کہ قیامت کے روز وہ بھائی میرے آویں گے چمکتے ہوں گے منہ اور پاؤں ان کے وضو سے اور میں آگے ان کا پیش خیمہ ہوں گا
حوض کوثر پر تو ایسا نہ ہو کہ کوئی شخص نکالا جاوے میرے حوض سے جیسے نکالا جاتا ہے وہ اونٹ جو اپنے مالک سے چھوٹ گیا ہو تو
پکاروں گا میں ان کو ادھر آؤ ادھر آؤ ادھر آؤ کہا جاوے گا مجھ سے کہ ان لوگوں نے بدل دیا تیری سنت کو بعد تیرے تب میں کہوں گا
دور ہو دور ہو دور ہو **ف** معاذ اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو چھوڑ کر دوسرا طریقہ اختیار کرنیکا وبال ایسا سخت
ہے کہ آپ جو موصوف بصفت کثرت رحمت اور شفقت کے فرماویں گے دور ہو دور ہو ابن عبد البر نے کہا جو شخص دین میں ایسی بات نکالیگا

جب یہ اعضا کی نہیں تو وضو کی خبر ہو نکالا مالک نے اس حدیث کو بیان کرنے سے یہ غرض ہے کہ اعضائے وضو کو مقدار فرض
سے زیادہ دہونا مستحب ہے زرقانی وسیفے **عن** حمران مولی عثمان بن عفان ان عثمان بن عفان جلس علی
المقاعد فجاء المؤذن فآذنه بصلوة العصر فدعا بماء فتوضأ ثم قال والله لاحدثنكم حديثا لولا انه في كتاب
الله ما حدثتكموه ثم قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من امرئ يتوضأ فيحسن وضوءه
ثم يصلي الصلوة الا غفر له ما بينه وبين الصلوة الاخرى حتى يصليها **ترجمہ** کہا حمران نے جو غلام آزاد ہیں
عثمان بن عفان کے کہ عثمان بن عفان بیٹھے تھے چبوترہ پہ اتنے میں موذن آیا اور نماز عصر کی خبر دی حضرت عثمان نے پانی منگوایا
اور وضو کیا پھر کہا کہ قسم خدا کی میں تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں اگر وہ حدیث اللہ کی کتاب میں نہ ہوتی تو میں بیان نہ کرتا
سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کوئی آدمی نہیں ہے کہ وضو کرے اچھی طرح پھر نماز پڑھے مگر جتنے گناہ اسکی اس نماز
سے لیکر دوسری نماز تک ہونگے سب معاف کر دیے جاوینگے یہانتک کہ دوسری نماز پڑھے کہا یحیی نے کہا امام مالک نے کہ مراد حضرت
عثمان کی شاید یہ آیت ہے اقم الصلوة طرفي النهار وزلفا من الليل ان الحسنات يذهبن السيئات ذلك ذكرى للذاكرين
ف یعنے قائم کر نماز کو دونوں طرف دن کے اور کتنی ساعتیں رات کی تحقیق نیکیاں لیجاتی ہیں برائیوں کو یہ نصیحت ہے
واسطے ذکر کرنیوالوں کی نیکیاں دور کرتی ہیں برائیوں کو جس طرح جو نیکیاں کرے اسکی برائیاں معاف ہوں تو جب نیکیاں اچھے
اور سچے خوبیاں ہیں چھوٹے اور جس ملک میں نیکیوں کا رواج ہو وہاں ہدایت آوے اور گمراہی مٹے لیکن تینوں جگہ وزن غالب
چاہیے جتنا سیل اوتنا صابون (موضح القرآن) **عن** عبد الله الصنابحي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال اذا توضأ العبد المؤمن فتمضمض خرجت الخطايا من فيه فاذا استنثر خرجت الخطايا من انفه فاذا غسل وجهه
خرجت الخطايا من وجهه حتى تخرج من تحت اشفار عينيه فاذا غسل يديه خرجت الخطايا من يديه حتى تخرج من
تحت اظفار يديه فاذا مسح برأسه خرجت الخطايا من رأسه حتى تخرج من اذنيه فاذا غسل رجليه خرجت
الخطايا من رجليه حتى تخرج من تحت اظفار رجليه قال ثم كان مشيه الى المسجد وصلوته نافلة له **ترجمہ** روایت
ہے عبداللہ صنابحی سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس وقت وضو شروع کرتا ہے بندہ مومن پھر کلی کرتا ہے نکلجاتے ہیں
گناہ اس کے منہ سے پھر جس وقت ناک سنکتا ہے نکلجاتے ہیں گناہ اوسکی ناک سے پھر جس وقت منہ دہوتا ہے نکلجاتے ہیں گناہ اوسکے منہ سے
یہانتک کہ نکلجاتے ہیں پلکوں کی اوگنی کی جگہ کے نیچے سے یعنے پپوٹوں سے پھر جس وقت ہاتھ دہوتا ہے نکلجاتے ہیں گناہ اسکے
دونوں ہاتھوں سے یہانتک کہ نکل جاتے ہیں دونوں ہاتھ کے ناخونوں سے پھر جس وقت مسح کرتا ہے سر کا نکل جاتے ہیں گناہ اسکے
سر سے یہانتک کہ نکل جاتے ہیں اس کے دونوں کانوں سے پھر جس وقت پاؤں دہوتا ہے نکل جاتے ہیں گناہ اس کے دونوں
پاؤں سے یہانتک کہ نکل جاتے ہیں اسکے دونوں پاؤں کے ناخونوں سے پھر چلنا اسکا مسجد کیطرف اور نماز الگ
ہے یعنی اوسکا ثواب جدا ملتا ہے **ف** گناہوں سے صغائر مراد ہیں نہ کبائر تو جس شخص کے سب گناہ صغائر ہیں

اوسکی بالکل معاف ہوجاتے ہین یا جسکے صغائر اور کبائر دونون ہین تو صغائر معاف ہوجاتے ہین اور جسکے کل گناہ کبائر ہین تو اون مین تخفیف ہوجاتی ہے بقدر صغائر اور جسکے پاس صغائر نہین نہ کبائر اوسکی نیکیون مین ترقی ہوتی ہو ایسا ہی بیان کیا علما نے اسحدیث کی شرح مین مگر ظاہر حدیث مطلق ہے شامل ہے صغائر اور کبائر کو رضی اللہ تعالیٰ عنہ **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا توضأ العبد المسلم او المؤمن فغسل وجہہ خرج من وجہہ کل خطیئۃ نظر الیہا بعینیہ مع الماء او مع آخر قطر الماء فاذا غسل یدیہ خرج من یدیہ کل خطیئۃ بطشتہا یداہ مع الماء او مع آخر قطر الماء فاذا غسل رجلیہ خرجت کل خطیئۃ مشتہا رجلاہ مع الماء او مع آخر قطر الماء حتی یخرج نقیا من الذنوب **ترجمہ** روایت ہے ابوہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت وضو شروع کرتا ہی بندہ مسلمان یا مومن پھر دہوتا ہے منہ اپنا نکل جاتا ہے اوسکے منہ سے جو گناہ کہ دیکہا تہا اسکو اپنی آنکھون سے ساتھ پانی کے یا ساتھ اخیر قطرہ کے پانی سے پھر جب ہاتھ دہوتا ہے نکل جاتا ہے اوسکے ہاتھون سے جو گناہ کہ پکڑا تہا اوسکو اوسکے ہاتھون نے ساتھ پانی کے یا ساتھ اخیر قطرہ پانی کے پھر جب دہوتا ہے پاؤن اپنے نکل جاتا ہے جو گناہ کہ چلے تہے اوسکے لیے پاؤن اوسکے ساتھ پانی کے یا ساتھ آخر قطرہ پانی کے یہانتک کہ نکل آتا ہے پاک و صاف گناہون سے **ف** اسحدیث مین راوی کو دو مقام پر شک ہے ایک یہ کہ شروع حدیث مین حضرت نے بندہ مسلمان فرمایا یا بندہ مومن دوسرے یہ کہ ساتھ پانی کے فرمایا یا ساتھ اخیر قطرہ پانی کے اور بعضون نے کہا ہے کہ یہ شک نہین راوی کو بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسطور فرمایا ہے تاکہ معلوم ہو کہ مسلمان اور مومن کے ایک معنی ہین یا یہ مقصود ہوتا ہے نکلنا گناہ کا پانی بہنے کے شروع سے اور تمام ہوتا ہے نکلنا اسکا اخیر قطرہ پانی کے ساتھ رضی اللہ تعالیٰ **عن** انس بن مالک انہ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحانت صلوۃ العصر فالتمس الناس الوضوء فلم یجدوہ فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوضوء فی اناء فوضع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ذلک الاناء یدہ فامر الناس ان یتوضؤا منہ قال انس فرأیت الماء ینبع من تحت اصابعہ فتوضأ الناس حتی توضؤا من عند آخرہم **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے کہ دیکہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب قریب آگیا تہا عصر کا وقت پس ڈھونڈا لوگون نے پانی وضو کے لیے مگر نہ پایا اور ایک برتن مین پانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا آپ نے ہاتھ اوس برتن مین رکھدیا اور لوگون کو حکم دیا وضو کرنیکا انس کہتے ہین کہ مین دیکہتا تہا پانی کا فوارہ نکلتا تہا آپکی انگلیون کے نیچے سے پھر وضو کر لیا لوگون نے یہانتک کہ جو سب کے اخیر مین تہا اوس نے بہی وضو کر لیا **ف** وہ برتن ایک پیالہ تہا جو آدہا یا تہائی پانی سے بہرا تہا اور وضو کرنے والے قریب اسی سو آدمیون کے تہے یہ معجزہ ہمارے پیغمبر صاحب کا حضرت موسیٰ علی نبینا و علیہ السلام کے معجزہ سے بہی زیادہ عجیب ہے کیونکہ حضرت موسیٰ کے معجزہ سے پتہر سے پانی نکل آتا تہا اور یہ انگلیون سے نکلتا تہا سبحان اللہ ہزار جان قربان ایسے پروردگار کا ہونا چاہیے جس نے اپنے بندون کو سمجہانے کے لیے اسطرح کے معجزات پیغمبر کو عطا فرمائے رزقنا اللہ زیادۃ **عن** نعیم بن عبد اللہ المجمر انہ سمع ابا ہریرۃ یقول

فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا إِلَى الصَّلَاةِ فَإِنَّهُ فِي صَلَاةٍ مَا دَامَ يَعْمِدُ إِلَى الصَّلَاةِ فَإِنَّهُ يُكْتَبُ لَهُ بِإِحْدَى خُطْوَتَيْهِ حَسَنَةٌ وَيُمْحَى عَنْهُ بِالْأُخْرَى سَيِّئَةٌ فَإِذَا سَمِعَ أَحَدُكُمُ الْإِقَامَةَ فَلَا يَسْعَ فَإِنَّ أَعْظَمَكُمْ أَجْرًا أَبْعَدُكُمْ دَارًا قَالُوا لِمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ مِنْ أَجْلِ كَثْرَةِ الْخُطَى ترجمہ نعیم بن عبد اللہ نے سنا ابوہریرہ سے کہتے تھے جس نے وضو کیا اچھی طرح پھر نکلا نماز کی نیت سے تو وہ گویا نماز میں ہے جب تک نماز کا قصد رکھتا ہے ہر ایک قدم پر ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور دوسرے قدم پر ایک برائی مٹائی جاتی ہے تو جب کوئی تم میں سے تکبیر نماز کی سنے تو نہ دوڑے کیونکہ زیادہ ثواب اسی کو ہے جسکا مکان زیادہ دور ہے کہا انہوں نے کیوں اے ابوہریرہ کہا اس وجہ سے کہ اسکے قدم زیادہ ہوں گے عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يُسْأَلُ عَنِ الْوُضُوءِ مِنَ الْغَائِطِ بِالْمَاءِ فَقَالَ سَعِيدٌ إِنَّمَا ذَلِكَ وُضُوءُ النِّسَاءِ ترجمہ سعید بن المسیب سوال کیے گئے بعد پاخانہ کے پانی لینے سے تو کہا کہ یہ طہارت عورتوں کی ہے ف یعنی مردوں کو استنجا کرنا ڈھیلوں سے کفایت کرتا ہے اور پانی سے آبدست لینا عورتوں کا کام ہے اور قاضی ابوالولید نے کہا کہ اسکے دو معنی ہوسکتے ہیں ایک یہ کہ عادت عورتوں کی یہ ہے کہ پانی سے آبدست کرتی ہیں اور مردوں کی یہ کہ ڈھیلوں سے پاک کرتے ہیں دوسرے یہ کہ مردوں کو آبدست پانی سے کرنا معیوب ہے لیکن امام مالک اور اکثر اہل علم کا مذہب نہیں ہے نووی نے کہا جس پر اجماع کیا اہل فتویٰ اور جمہور علما نے وہ یہ ہے کہ ڈھیلوں سے پاک کرکے پانی سے آبدست کرنا افضل ہے اور جو ایک پر اکتفا کرے تو بھی جائز ہے لیکن پانی پر اکتفا کرنا بہتر ہے زرقانی عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پی جاوے کتا تمہارے کسی برتن میں تو دھووے اسکو سات بار عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَقِيمُوا وَلَنْ تُحْصُوا وَاعْمَلُوا وَخَيْرُ أَعْمَالِكُمُ الصَّلَاةُ وَلَا يُحَافِظُ عَلَى الْوُضُوءِ إِلَّا مُؤْمِنٌ ترجمہ مالک کو پہنچا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدھی راہ پر رہو اور نہ شمار کرسکو گے تم اسکے ثواب کا یا نہ طاقت رکھو گے تم استقامت کی اور سب کاموں میں تمہارے بہتر نماز ہے اور محافظت کریگا وضو پر مگر مومن ف ابن ماجہ اور بیہقی نے اس حدیث کو مسندا ابن عمرو سے روایت کیا ہے اور اس میں یہ ہے کہ جانو تم افضل تمہارے کاموں میں نماز ہے اور روایت کیا اس حدیث کو احمد اور ابن ماجہ اور ابن حبان اور حاکم نے ثوبان سے زرقانی)

مَا جَاءَ فِي الْمَسْحِ بِالرَّأْسِ وَالْأُذُنَيْنِ

سر اور کانوں کے مسح کا بیان

عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَأْخُذُ الْمَاءَ بِأُصْبُعَيْهِ لِأُذُنَيْهِ ترجمہ عبد اللہ بن عمر اپنے کانوں کے مسح کے واسطے دو انگلیوں سے پانی لیتے تھے ف بیہقی اور حاکم نے بسند صحیح روایت کیا عبد اللہ بن زید سے کہا کہ دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے تھے اور لیتے تھے واسطے دونوں کانوں کے نیا پانی سوا اس پانی کے جو بچا تھا سر کے لیے اور حدیث مشہور کہ دونوں کان سر میں ہیں اگر صحیح ہو تو اس بات پر دلالت کریگی کہ سر کا مسح کافی ہے کانوں کے مسح سے اور یہ خلاف ہے اجماع کی مصفی عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيَّ سُئِلَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ فَقَالَ لَا حَتَّى يُمْسَحَ الشَّعْرُ بِالْمَاءِ

ترجمہ مالک کو پہنچا کہ جابر بن عبد اللہ انصاری سے پوچھے گئے عمامہ پر مسح کرنے سے کہا نہیں جب تک مسح کرو بالونکا پانی سے

عن عروۃ بن الزبیر انہ کان ینزع العمامۃ ویمسح راسہ بالماء ترجمہ عروہ بن الزبیر عمامہ سر سے اتار کر سر پر مسح کرتے تھے عن نافع انہ رای صفیۃ بنت ابی عبید امرأۃ عبد اللہ بن عمر تنزع خمارھا وتمسح علی راسھا بالماء ونافع یومئذ صغیر ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ انہوں نے دیکھا صفیہ کو جو بیوی تھیں عبد اللہ بن عمر کی اوتارتی تھیں سر کپڑا جیسے سر ڈھانپتے ہیں اور مسح کرتی تھیں اپنے سر پر پانی سے اور نافع اسوقت میں نابالغ تھے **ف** ورنہ صفیہ کا سر کیسے دیکھتے ابن عبد البر نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مسح کرنا عمامہ پر ثابت ہے عمرو بن امیہ اور بلال اور مغیرہ اور انس کی روایت سے اور بخاری نے عمرو کی حدیث کو روایت کیا ہے اور جائز کہا ہے مسح عمامہ پر احمد اور اوزاعی اور داؤد وغیرہم نے (زرقانی) اور صحابہ میں سے بہت لوگ اسطرف گئے ہیں انہیں میں سے ہیں ابو بکر و عمر و انس اور ابو امامہ و وکیع بن الجراح کا بھی یہی مذہب ہے اور قاضی شوکانی نے اسکو اختیار کیا ہے مصفے میں ہے کہ حدیث مسلم سے ثابت ہے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسح کیا پیشانی پر سفر میں اور تمام کیا اوسکو عمامہ پر تو جب عمامہ کھولنا دشوار ہو مسح کا تمام کر لینا عمامہ پر مستحب ہے کہا یحییٰ نے پوچھے گئے امام مالک مسح سے اوپر عمامہ کے یا سربند کے تو کہا کہ مرد کو عمامہ پر اور عورت کو سربند پر مسح درست نہیں ہے بلکہ مسح کرنا سر پر لازم ہے **ف** یہی قول ہے شافعی اور ابو حنیفہ کا کہا یحییٰ نے اور پوچھے گئے مالک اس شخص سے جس نے وضو کیا اور سر کا مسح بھول گیا یہاں تک کہ اعضائے وضو خشک ہو گئے تو جواب دیا کہ مسح کرے اپنے سر پر اور جو نماز پڑھ لی ہو اوسکا اعادہ کرے

ما جاء فی المسح علی الخفین

موزوں پر مسح کرنے کا بیان

موزوں پر مسح کرنیکا بیان عن المغیرۃ بن شعبۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذھب لحاجتہ فی غزوۃ تبوک قال المغیرۃ فذھبت معہ بماء فجاء فسکبت علیہ الماء فغسل وجھہ ثم ذھب یخرج یدیہ من کمی جبتہ فلم یستطع من ضیق کمی الجبۃ فاخرجھما من تحت الجبۃ فغسل یدیہ ومسح براسہ ومسح علی الخفین فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعبد الرحمن بن عوف یؤمھم وقد صلی لھم رکعۃ فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرکعۃ التی بقیت علیھم ففزع الناس فلما قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوتہ قال احسنتم ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گئے حاجت ضروری کو جنگ تبوک میں میں بھی ساتھ گیا تو جب آپ فارغ ہو کر آئے میں نے پانی ڈالا تو دھویا آپ نے منہ اپنا پھر نکالنے لگے ہاتھ اپنے آستینوں سے مگر وہ اسقدر تنگ تھیں کہ ہاتھ نہ نکل سکے آخر نکالا آپ نے ہاتھوں کو جبہ کے نیچے سے اور ہاتھ دھوئے اور مسح کیا سر پر اور موزوں پر پھر آئے آپ تو عبد الرحمن بن عوف امامت کر رہے تھے اور ایک رکعت ہو چکی تھی اپنی پڑھ رہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکعت جو باقی تھی عبد الرحمن بن عوف کے پیچھے اور لوگ گھبرا گئے جب آپ نماز پڑھ چکے تو فرمایا کہ اچھا کیا تم نے **ف** یعنے گھبرا درست اچھا کیا تم نماز کو کھڑے ہو گئے بعد اسکے حضرت نے فرمایا کسی نبی کی وفات نہیں ہوئی مگر اوس نے اپنے امت میں سے ایک مرد صالح

کے پیچھے نماز پڑھی اور اس سے سعد ہو گیا قول اُن لوگوں کا جو کہتے ہیں کہ نماز حضرت کی کسی کے پیچھے درست نہیں ہے **عن** نافعٍ وعبدِ اللهِ بنِ دینارٍ اَنَّ عبدَ اللهِ بنَ عُمَرَ قَدِمَ الکُوفَةَ علٰی سَعدِ بنِ اَبی وَقّاصٍ وهُوَ اَمیرُها فرَاٰهُ عبدُ اللهِ بنُ عُمَرَ یَمسَحُ علَی الخُفَّینِ فاَنکَرَ ذٰلِكَ علیهِ فقالَ لهُ سَعدٌ سَلْ اَباكَ اِذا قَدِمتَ علیهِ فقَدِمَ عبدُ اللهِ فنَسِیَ اَن یَسأَلَ عُمَرَ عن ذٰلِكَ حتّٰی قَدِمَ سَعدٌ فقالَ اَسَاَلتَ اَباكَ فقالَ لا فسَاَلَهُ عبدُ اللهِ فقالَ عُمَرُ اِذا اَدخَلتَ رِجلَیكَ فی الخُفَّینِ وهُما طاهِرَتانِ فامسَحْ علیهِما قالَ عبدُ اللهِ واِن جاءَ اَحَدُنا مِنَ الغائطِ فقالَ عُمَرُ نَعَم واِن جاءَ اَحَدُکُم مِنَ الغائطِ **ترجمہ** نافع اور عبد اللہ بن دینار سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر آئے کوفہ میں سعد بن ابی وقاص کے اور وہ حاکم تھے کوفہ کے تو دیکھا اُنکو عبد اللہ نے کہ مسح کرتے ہیں موزوں پر پس انکار کیا اس فعل کا عبد اللہ نے کہا سعد نے تم اپنے باپ سے پوچھنا جب جانا تو جب آئے عبد اللہ بھول گئے پوچھنا اپنے باپ سے یہاں تک کہ سعد آئے اور اُنہوں نے ذکر کیا کہ تم نے اپنے باپ سے پوچھا تھا عبد اللہ نے کہا نہیں پھر پوچھا عبد اللہ نے تو فرمایا حضرت عمرؓ نے جب ڈالے تو پاؤں اپنے موزوں کے اندر اور پاؤں پاک ہوں تو مسح کر موزوں پر کہا عبد اللہ نے اگرچہ ہم پاخانہ سے ہو کر آویں کہا ہاں اگرچہ کوئی تم میں پاخانہ سے ہو کر آوے **ف** پھر اس مسح کی کچھ مدت مقرر نہیں امام مالک کے نزدیک جب تک چاہے اُن پر مسح کیا کرے اور احادیث متعددہ سے یہ امر ثابت ہے کہ مدت مسح کی مقیم کے لیے ایک دن رات ہے اور مسافر کے لیے تین دن تین رات **عن** نافعٍ اَنَّ عبدَ اللهِ بنَ عُمَرَ بالَ فی السُّوقِ ثُمَّ تَوَضَّاَ فغَسَلَ وَجهَهُ ویَدَیهِ ومَسَحَ رَاْسَهُ ثُمَّ دُعِیَ لِجَنازَةٍ لِیُصَلِّیَ علیها حینَ دَخَلَ المَسجِدَ فمَسَحَ علٰی خُفَّیهِ ثُمَّ صَلّٰی علیها **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر نے پیشاب کیا بازار میں پھر وضو کیا اور دھویا مُنہ اور ہاتھوں کو اپنے اور مسح کیا سر پر پھر بلائے گئے جنازہ کی نماز کے لیے جب جا چکے مسجد میں تو مسح کیا موزوں پر پھر نماز پڑھی جنازہ پر **ف** ابن عمر نے موزوں کے مسح میں دیر کی بھول سے یا بازار میں بعضی بیماری کے بیٹھ نسکے تو مسجد میں آنکر مسح کیا اور مسجد بازار سے قریب ہے زرقانی **عن** سعیدِ بنِ عبدِ الرَّحمٰنِ بنِ نُقَیشٍ الاَشعَرِیِّ اَنَّهُ قالَ رَاَیتُ اَنَسَ بنَ مالِكٍ اَتٰی قُباءَ فبالَ ثُمَّ اُتِیَ بِوَضوءٍ فتَوَضَّاَ فغَسَلَ وَجهَهُ ویَدَیهِ اِلَی المِرفَقَینِ ومَسَحَ بِرَاْسِهٖ ومَسَحَ علَی الخُفَّینِ ثُمَّ جاءَ المَسجِدَ فصَلّٰی **ترجمہ** سعید بن عبد الرحمن نے دیکھا انس بن مالک کو آئے وہ قبا کو تو پیشاب کیا پھر لایا گیا پانی وضو کا تو وضو کیا دھویا مُنہ کو اور دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک اور مسح کیا سر پر اور مسح کیا موزوں پر پھر مسجد میں آنکر نماز پڑھی کہا یحییٰ نے کہ سوال ہوا امام مالک سے اُس شخص کا جس نے وضو کیا نماز کے لیے پھر پہنا دونوں موزوں کو پھر پیشاب کیا پھر اُتارا اُنہیں موزوں کو پھر پہن لیے کیا وضو پھر کرے تو جواب دیا امام مالک نے کہ موزے اُتار کر وضو کرے اور پاؤں دھووے اور موزوں پر وہی شخص مسح کرے جس نے موزوں کو پہنا تھا اور پاؤں اُسکے پاک تھے وضو کی پاکی سے لیکن جس نے موزوں کو اس حال میں پہنا کہ وہ پاؤں اُسکے وضو کی پاکی سے پاک نہ تھے تو وہ مسح نہ کرے موزوں پر **ف** مطلب یہ ہے کہ موزے پہنتے وقت باوضو ہو کہا یحییٰ نے سوال ہوا امام مالک سے اُس شخص کا جس نے وضو کیا اور موزے پہنے ہوا تھا لیکن مسح موزوں کا بھول گیا یہاں تک کہ وضو اُسکا سوکھ گیا اور اُسنے نماز پڑھ لی

تو جواب دیا کہ وہ شخص موزون پر مسح کرے اور نماز کا اعادہ کرے مگر وضو کا اعادہ ضرور نہیں ہے کہا یحییٰ نے اور سوال ہوا امام مالک سے اس شخص کا جس نے پاؤں دھو کر موزے پہن لیے پھر وضو شروع کیا تو جواب دیا کہ موزے اتار کر وضو کرے اور پاؤں دھووے **ف** اس سبب کہ موزے پہنتے وقت با وضو نہ تھا بلکہ صرف پاؤں دھو لیے تھے اور پاؤں دھو لینے سے پورا وضو نہیں ہوتا +

اَلْعَمَلُ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ موزون پر مسح کی ترکیب کا بیان **عَنْ** هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ اَنَّهُ رَاٰى اَبَاهُ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ قَالَ وَكَانَ لَا يَزِيْدُ اِذَا مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ عَلٰى اَنْ يَمْسَحَ ظُهُوْرَهُمَا وَلَا يَمْسَحُ بُطُوْنَهُمَا **ترجمہ** ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے باپ کو دیکھا جب مسح کرتے موزون پر تو مسح کرتے موزون کی پشت پر نہ اندر کی جانب **ف** یعنی جو زمین سے ملا ہوا اور تلوے کے نیچے ابو داؤد نے حضرت علی سے روایت کیا کہ اگر دین کا مدار عقل پر ہوتا تو موزے کی اندر کی جانب کا مسح اولیٰ ہوتا اوسکی پشت پر مسح کرنے سے اور میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ مسح کرتے تھے موزون کی پشت پر محلی کہا مالک نے پوچھا میں نے ابن شہاب سے پھر کس طرح مسح ہوتا ہے موزون پر تو ابن شہاب نے ایک ہاتھ موزے کے نیچے رکھا اور ایک ہاتھ اوپر پھر دونوں کو کھینچ لیا مالک کہتے ہیں کہ ابن شہاب کا قول مجھے بہت پسند ہے **ف** یعنی تمام موزے پر مسح کرنا چاہیے اور حنفیہ کے نزدیک ترکیب مسح کی یہ ہے کہ داہنے ہاتھ کی انگلیوں کو داہنے موزے پر اور بائیں ہاتھ کی انگلیاں بائیں موزے پر آگے سے رکھکر پنڈلی تک کھینچ لیوے اور انگلیوں کو کھلا رکھے زرقانی محلی

مَا جَاءَ فِي الرُّعَافِ نکسیر پھوٹنے کا بیان **عَنْ** نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا رَعَفَ انْصَرَفَ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ رَجَعَ فَبَنٰى وَلَمْ يَتَكَلَّمْ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر جب نکسیر پھوٹتی انکی نماز میں پھر جاتے اور وضو کر کے لوٹ جاتے بنا کرتے اور بات نہ کرتے **ف** یعنی جتنی نماز باقی رہی تھی اسقدر پڑھ لیتے اعادہ نہ کرتے اور جو بات کر لی بغیر عذر کے تو نماز باطل ہو جاوے گی اب سر سے پڑھنا چاہیے زرقانی **عَنْ** مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَرْعُفُ فَيَخْرُجُ فَيَغْسِلُ الدَّمَ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَبْنِيْ عَلٰى مَا قَدْ صَلّٰى **ترجمہ** امام مالک کو پہنچا کہ عبد اللہ بن عباس کے نکسیر پھوٹتی تو باہر جا کر خون دھو لیتے پھر لوٹ کر بنا کر لیتے جسقدر پڑھ چکے تھے **ف** اسواسطے کہ وضو ٹوٹا نہیں اور کوئی کام منافی نماز کے نکیا اور نکسیر سے وضو نہیں جاتا زرقانی **عَنْ** يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ اللَّيْثِيِّ اَنَّهُ رَاٰى سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ رَعَفَ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَاَتٰى حُجْرَةَ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُتِيَ بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ رَجَعَ فَبَنٰى عَلٰى مَا قَدْ صَلّٰى **ترجمہ** یزید بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ سعید بن المسیب کے نکسیر پھوٹی نماز میں تو آئے حجرہ میں ام سلمہ کے جو بی بی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پھر لایا گیا پانی وضو کا تو وضو کیا پھر لوٹ گئے اور بنا کر لی نماز اپنی سابق پر **ف** وضو کر لینا اولیٰ ہے کہ خروج خون سے بدلیل اس روایت کے جو آگے آتی ہے **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ الْاَسْلَمِيِّ اَنَّهُ قَالَ رَاَيْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَرْعُفُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الدَّمُ حَتّٰى تَخْتَضِبَ اَصَابِعُهُ مِنَ الدَّمِ الَّذِيْ يَخْرُجُ مِنْ اَنْفِهِ ثُمَّ يُصَلِّيْ وَلَا يَتَوَضَّاُ **ترجمہ** عبد الرحمن نے سعید بن المسیب کو دیکھا کہ انکی نکسیر پھوٹتی اور خون نکلتا یہاں تک کہ انگلیاں انکی رنگین ہو جاتیں اس خون سے پھر نماز پڑھتے اور وضو نہ کرتے **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمُجَبَّرِ اَنَّهُ رَاٰى سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَخْرُجُ مِنْ اَنْفِهِ الدَّمُ حَتّٰى تَخْتَضِبَ اَصَابِعُهُ ثُمَّ يَفْتِلُهُ ثُمَّ يُصَلِّيْ وَلَا يَتَوَضَّاُ **ترجمہ**

موزون پر مسح کی ترکیب کا بیان

نکسیر پھوٹنے کا بیان

عبدالرحمن سے روایت ہے کہ انہوں نے دیکھا سالم بن عبداللہ کو خون نکلتا تھا انکی ناک سے یہاں تک کہ بھر جاتی تھیں انگلیاں انکی
بہر لہو سے پھر اسکو ملکر نماز پڑھتا اور وضو نکرتے تھے **العمل فیمن غلبہ الدم من جرح او رعاف**
جس شخص کا خون زخم یا نکسیر سے بند نہ ہو اسکا بیان **عن** المسور بن مخرمة انه دخل على عمر بن الخطاب من
الليلة التي طعن فيها فايقظ عمر لصلوة الصبح فقال عمر نعم ولا حظ في الاسلام لمن ترك الصلوة فصلى عمر وجرحه
يثعب دما ترجمہ مسور بن مخرمہ سے روایت ہے کہ وہ گئے حضرت عمر پاس اس رات کو جسمیں وہ زخمی ہوئے تھے تو جگانے گئے حضرت عمر نماز صبح
کیواسطے پس فرمایا کہ ہاں اچھا نہیں حصہ اس شخص کا اسلام میں جو ترک کرے نماز کو تو نماز پڑھی حضرت عمر رضی نے اور زخم سے انکے خون بہتا
تھا **ف** سیوطی نے کہا کہ اس اثر سے تمسک کیا ہے اون لوگون نے جو کافر کہتے ہیں اس شخص کو جو نماز ترک کرے سستی سے اور یہی
مذہب ہے ایک جماعت کا صحابہ سے اور یہی قول ہے احمد و اسحق کا زرقانی **عن** يحيى بن سعيد ان سعيد بن المسيب
قال ما ترون فيمن غلبه الدم من رعاف فلم ينقطع عنه قال يحيى بن سعيد ثم قال سعيد بن المسيب ارى ان
يومي ايماء ترجمہ یحیی بن سعید سے روایت ہے کہ سعید بن المسیب نے کہا کہ جس شخص کا خون نکسیر پھوٹنے سے جاری ہے اور خون
بند نہو تو اسکے حق میں تم کیا کہتے ہو کہا یحیی بن سعید نے پھر کہا سعید بن المسیب نے کہ میرے نزدیک نماز اشارہ سے پڑھ لیوے
ف یعنی رکوع اور سجدہ نکرے اس خوف سے کہ کپڑے اسکے بھر جاوینگے یا مقام سجدہ گندہ ہو جاوے امام محمد نے موطا میں کہا کہ
جب کسی شخص کی نکسیر کا خون بہت بہتا ہو تو اگر رکوع سجدہ نکرنے سے نہ بہے تو اشارہ سے پڑھ لیوے اور جو ہر حال میں بہتا ہووے
تو سجدہ کرے اور رکوع کرے (محلی) کہا مالک نے کہ قول سعید بن المسیب کا بہت پسند ہے مجھکو منجملہ اون اقوال کے جو سنے
میں نے اسباب میں **الوضوء من المذي** مذی سے وضو ٹوٹ جانیکا بیان **ف** مذی وہ رطوبت ہے جو مساس
کے وقت قبل جماع کے ظاہر ہوتی ہے اور اسکے نکلنے کے بعد شہوت کم نہیں ہوتی اور منی وہ پانی ہے کود کر نکلنے والا جسکے
نکلنے سے شہوت کم ہو جاتی ہے اور ودی وہ پانی ہے جو بعد پیشاب کے نکلتا ہے **عن** المقداد بن الاسود ان علي بن
ابي طالب امره ان يسأل له رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الرجل اذا دنا من اهله فخرج منه المذي ماذا عليه
قال علي فان عندي ابنة رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا استحيي ان اسأله قال المقداد فسألت رسول الله صلى
الله عليه وسلم عن ذلك فقال اذا وجد ذلك احدكم فلينضح فرجه بالماء وليتوضأ وضوءه للصلوة ترجمہ مقداد
بن الاسود کو حکم کیا حضرت علی نے کہ پوچھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جبکوئی نزدیک ہو اپنی عورت سے اور نکل آوے مذی تو کیا لازم ہوتا ہے
اس شخص پر کہا علی نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی میرے نکاح میں ہیں اس سبب سے مجھے پوچھنے میں شرم آتی ہے تو پوچھا مقداد
نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم میں سے کسیکو اتفاق ہو تو دھو ڈالے ذکر کو پانی سے اور وضو کرے جیسے کہ وضو ہوتا
ہے نماز کیلیے **عن** اسلم العدوي ان عمر بن الخطاب قال اني لاجده يتحدر مني مثل الخريزة فاذا وجد ذلك
احدكم فليغسل ذكره وليتوضأ وضوءه للصلوة يعني المذي ترجمہ اسلم عدوی سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی

جواب دیا کہ وہ شخص موزوں پر مسح کرے اور نماز کا اعادہ کرے مگر وضو کا اعادہ ضرور نہیں ہے کہا یحییٰ نے اور سوال ہوا امام مالک
سے اس شخص کا جس نے پاؤں دہو کر موزے پہن لیے پھر وضو شروع کیا تو جواب دیا کہ موزے اتار کر وضو کرے اور پاؤں دہووے **ف**
اس سبب سے کہ موزہ پہنتے وقت با وضو نہ تھا بلکہ صرف پاؤں دہو لیے تھے اور پاؤں دہو لینے سے پورا وضو نہیں ہوتا +

العمل فی المسح علی الخفین موزوں پر مسح کی ترکیب کا بیان **عن** هشام بن عروة انه رای اباه
یمسح علی الخفین قال وکان لا یزید اذا مسح علی الخفین علی ان یمسح ظهورهما ولا یمسح بطونهما **ترجمہ** ہشام بن عروہ سے روایت
ہے کہ انہوں نے اپنے باپ کو دیکھا جب مسح کرتے موزوں پر تو مسح کرتے موزوں کی پشت پر نہ اندر کی جانب **ف** یعنی جو زمین سے
ملا ہوا تلوے کے نیچے ابو داؤد نے حضرت علی سے روایت کیا کہ اگر دین کا مدار عقل پر ہوتا تو موزوں کی اندر کی جانب کا مسح اولیٰ ہوتا
اوس کی پشت پر مسح کرنے سے اور میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ مسح کرتے تھے موزوں کی پشت پر محلی کہا مالک نے پوچھا میں نے
ابن شہاب سے پھر کس طرح مسح ہوتا ہے موزوں پر تو ابن شہاب نے ایک ہاتھ موزے کے نیچے رکھا اور ایک ہاتھ اوپر پھر دونوں کو کھینچ لیا مالک
کہتے ہیں کہ ابن شہاب کا قول مجھے بہت پسند ہے **ف** یعنی تمام موزے پر مسح کرنا چاہیے اور حنفیہ کے نزدیک مسح کی یہ ہے کہ
داہنے ہاتھ کی انگلیوں کو داہنے موزے پر اور بائیں ہاتھ کی انگلیاں بائیں موزے پر آگے سے رکھ کر پنڈلی تک کھینچ لیوے اور انگلیوں کو
کھلا رکھے زرقانی محلی

ما جاء فی الرعاف نکسیر پھوٹنے کا بیان **عن** نافع ان عبد الله بن عمر کان اذا
رعف انصرف فتوضأ ثم رجع فبنی ولم یتكلم **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر جب نکسیر پھوٹتی ان کی نماز میں
پھر جاتے اور وضو کر کے لوٹ جاتے بنا کرتے اور بات نہ کرتے **ف** یعنی جتنی نماز باقی رہی تھی اسقدر پڑھ لیتے اعادہ نہ کرتے
اور جو بات کر لی بغیر عذر کے تو نماز باطل ہو جاوے گی اب سرے سے پڑھنا چاہیے زرقانی **عن** مالك انه بلغه ان عبد الله بن
عباس کان یرعف فیخرج فیغسل الدم ثم یرجع فیبنی علی ما قد صلی **ترجمہ** امام مالک کو پہنچا کہ عبد اللہ بن عباس کے نکسیر پھوٹتی
تو باہر جا کر خون دہو ڈالتے پھر لوٹ کر بنا کر لیتے جسقدر پڑہ چکے تھے **ف** اس واسطے کہ وضو ٹوٹتا نہیں اور کوئی کام منافی نماز کے نکیا اور نکسیر
پھوٹنے سے وضو نہیں جاتا زرقانی **عن** یزید بن عبد الله بن قسیط اللیثی انه رای سعید بن المسیب رعف وهو
یصلی فاتی حجرة ام سلمة زوج النبی صلی الله علیه وسلم فاتی بوضوء فتوضأ ثم رجع فبنی علی ما قد صلی **ترجمہ**
یزید بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ سعید بن المسیب کے نکسیر پھوٹی نماز میں تو آئے حجرہ میں ام سلمہ کے جو بی بی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
پھر لایا گیا پانی وضو کا تو وضو کیا پھر لوٹ گئے اور بنا کر لی نماز اپنی سابق پر **ف** وضو کرنے سے مراد یہ ہے کہ خون دہو ڈالتے اور دلیل اسکی
روایت گذری آگے آتی ہے **عن** عبد الرحمن بن حرملة الاسلمی انه قال رایت سعید بن المسیب یرعف فیخرج منه
الدم حتی تختضب اصابعه من الدم الذی یخرج من انفه ثم یصلی ولا یتوضأ **ترجمہ** عبد الرحمن سے کہ سعید بن المسیب کو دیکھا
کہ انکی نکسیر پھوٹتی اور خون نکلتا یہاں تک کہ انگلیاں انکی رنگین ہو جاتیں اس خون سے پھر نماز پڑہتے اور وضو نکرتے **عن** عبد الرحمن
ابن المجبر انه رای سالم بن عبد الله یخرج من انفه الدم حتی تختضب اصابعه ثم یفتله ثم یصلی ولا یتوضأ **ترجمہ**

موزوں پر مسح کرنے کی ترکیب کا بیان

نکسیر پھوٹنے کا بیان

عبدالرحمن سے روایت ہے کہ انہون نے دیکہا سالم بن عبداللہ کو نکسیر پھوٹی خون نکلتا تہا انکی ناک سے یہانتک کہ رنگین ہو جاتی تہین انگلیان انکی
پہر ملتے انکو پہر نماز پڑہتے اور وضو نکرتے تہے **العمل فیمن غلبہ الدم من جرح او رعاف**
جس شخص کا خون زخم یا نکسیر پہوٹنے سے برابر بہتا رہے اسکا بیان **عن** المسور بن مخرمۃ انہ دخل علی عمر بن الخطاب من
اللیلۃ التی طعن فیہا فایقظ عمر لصلوۃ الصبح فقال عمر نعم ولا حظ فی الاسلام لمن ترک الصلوۃ فصلی عمر وجرحہ
یثعب دما ترجمہ مسور بن مخرمہ سے روایت ہے کہ وہ گئے حضرت عمر پاس اس رات کو جس مین وہ زخمی ہوئے تہے تو جگا گئے حضرت عمر کو نماز صبح
کیواسطے پس فرمایا کہ ہان اچہا نہین حصہ اس شخص کا اسلام مین جو ترک کرے نماز کو تو نماز پڑہی حضرت عمر نے اور زخم سے انکا خون بہتا
تہا **ف** سیوطی نے کہا کہ اس اثر سے تمسک کیا ہے ان لوگون نے جو کافر کہتے ہین اس شخص کو جو نماز ترک کرے سستی سے اور یہی
مذہب ہے ایک جماعت کا صحابہ سے اور یہی قول ہے احمد و اسحق کا زرقانی **عن** یحیی بن سعید ان سعید بن المسیب
قال ما ترون فیمن غلبہ الدم من رعاف فلم ینقطع عنہ قال یحیی بن سعید ثم قال سعید بن المسیب اری ان
یومی برأسہ ایماء ترجمہ یحیی بن سعید سے روایت ہے کہ سعید بن المسیب نے کہا کہ جس شخص کا خون نکسیر پہوٹنے سے جاری ہے اور خون
بند ہو تو اسکے حق مین تم کیا کہتے ہو کہا یحیی بن سعید نے پہر کہا سعید بن المسیب نے کہ میرے نزدیک نماز اشارہ سے پڑہ لیوے ۔
ف یعنی رکوع اور سجدہ نکرے اس خوف سے کہ کپڑے اسکے بہر جاوین یا مقام سجدہ گندہ ہو جاوے امام محمد نے موطا مین کہا کہ
جب کسی شخص کی نکسیر کا خون بہت بہتا ہو تو اگر رکوع سجدہ نکرنے سے نہ بہے تو اشارہ ہی سے پڑہ لیوے اور جو ہر حال مین بہتا ہووے
تو سجدہ کرے اور رکوع کرے (محلی) کہا مالک نے کہ قول سعید بن المسیب کا بہت پسند ہے مجہکو منجملہ اون اقوال کے جو سنی
مین اسباب مین **الوضوء من المذی** مذی سے وضو ٹوٹ جانیکا بیان **ف** مذی وہ رطوبت ہے جو مساس
کے وقت قبل جماع کے ظاہر ہوتی ہے اور اسکے نکلنے کے بعد شہوت کم نہین ہوتی اور منی وہ پانی ہے کود کر نکلنے والا جسکے
نکلنے سے شہوت کم ہو جاتی ہے اور ودی وہ پانی ہے جو بعد پیشاب کے نکلتا ہے **عن** المقداد بن الاسود ان علی بن
ابی طالب امرہ ان یسال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الرجل اذا دنا من اہلہ فخرج منہ المذی ماذا علیہ
قال علی فان عندی ابنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا استحیی ان اسالہ قال المقداد فسالت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم عن ذلک فقال اذا وجد ذلک احدکم فلینضح فرجہ بالماء ولیتوضا وضوءہ للصلوۃ ترجمہ مقداد
بن الاسود کو حکم کیا حضرت علی نے کہ پوچہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جبکوئی نزدیک ہووے اپنی عورت سے اور نکل آوے مذی تو کیا لازم ہوتا ہے
اس شخص پر کہا علی نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی میرے نکاح مین ہین اس سبب سے مجہے پوچہتے شرم آتی ہے تو پوچہا مقداد
نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم مین سے کسیکو ایسا اتفاق ہو تو دہو ڈالے ذکر کو پانی سے اور وضو کرے جیسے وضو ہوتا
ہے نماز کیلیے **عن** اسلم مولی عمر بن الخطاب ان عمر بن الخطاب قال انی لاجدہ یتحدر منی مثل الخریزۃ فاذا وجد ذلک
احدکم فلیغسل ذکرہ ولیتوضا وضوءہ للصلوۃ یعنی المذی ترجمہ اسلم عدوی سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے

نے کہا مذی اسطرح نکلتی ہے جیسے موتی مٹر کا دانہ تو جب ایسا اتفاق ہو تم میں کسیکو تو دھو ڈالے اسکو یعنے ذکر کو اور وضو کرے جیسے وضو
کرتا ہے نماز کے لیے عن جندب مولى عبد الله بن عياش المخزومي أنه قال سألت عبد الله بن عمر عن المذي فقال
إذا وجدته فاغسل فرجك وتوضأ وضوءك للصلاة ترجمہ جندب سے روایت ہے کہ پوچھا میں نے عبد اللہ بن عمر سے مذی کا
حکم تو کہا انہوں نے جب دیکھے تو مذی نکلی تو دھو ڈال ذکر کو اپنے اور وضو کر جیسے وضو کرتا ہے نماز کے لیے **الرخصة
في ترك الوضوء من الودي** ودی کے نکلنے سے وضو معاف ہونیکا بیان عن يحيى بن سعيد عن سعيد
ابن المسيب أنه سمعه ورجل يسأله فقال إني لأجد البلل وأنا أصلي أفأنصرف فقال له سعيد لو سال على فخذي ما
انصرفت حتى أقضي صلاتي ترجمہ یحیی بن سعید کہتے ہیں کہ سعید بن المسیب سے پوچھا ایک شخص نے اور میں سنتا تھا کہ مجھے تری معلوم
ہوتی ہے نماز میں کیا توڑ دوں میں نماز کو تو کہا سعید نے کہ اگر بہہ آوے میری ران تک تو نہ توڑوں میں نماز کو یہانتک کہ تمام کروں نماز
ف سے مقصود یہ ہے کہ اکثر علماء وضو معاف ہونیکے قائل نہیں ہیں کیونکہ پیشاب کا اگر ایک قطرہ نکلے تو وضو سب کے نزدیک ٹوٹ
جاویگا اور ودی بھی ایک قطرہ ہے پیشاب کا اور یہ جو بھی تاویل کی ہے اس اثر کی اور جواب اسکا آگے آتا ہے اسطرح پر کہ مراد یہ ہے کہ شک سے وضو
نہیں ٹوٹتا تو اگر مصلی کو وسوسہ ہو کہ ذکر سے کچھ تری نکلی ہے تو اسطرف التفات نکرے اور اپنی نماز کو پورا کرے اور سعید بن
المسیب کا یہ قول بطور مبالغہ کے ہے شک کے رفع کرنیکے لیے تھے اور زرقانی نے کہا کہ سعید بن المسیب کا مذہب یہی ہے کہ نماز
میں تری نکلنے سے وضو نہیں جاتا اگرچہ بہت ادب ہے اور مالک نے اسکو حمل کیا ہے مذی بہنے کے عارضہ پر یہی کہا باجی نے اور ابو عمر
نے کہا کہ مذی اگر اس کثرت سے بہتی ہو کہ بند نہ ہو اور کپڑا مصلی کا بھر جاوے تو وہ مانع نماز نہیں ہے اگرچہ قبل نماز کے اسکو دھو لینا چاہیے
اور امام مالک کا مذہب یہی ہے کہ منی یا مذی یا پیشاب اگر برابر نکلا کرے تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا اور ابو حنیفہ اور شافعی نے اسمیں
خلاف کیا ہے انکے نزدیک ایسے شخص کو ہر نماز کے لیے وضو کرنا چاہیے تھا اختصارا امام محمد نے اپنی موطا میں لکھا ہے کہ ہمارا
بھی مذہب یہی ہے اگر کسی آدمی کو وسوسہ ہوا اور شیطان اسکو دلمیں شک ڈالا کرے تو وہ اپنی نماز کو نہ توڑے اور یہی قول
ابو حنیفہ کا تھا عن الصلت بن زييد أنه قال سألت سليمان بن يسار عن البلل أجده فقال انضح ما تحت
ثوبك واله عنه ترجمہ صلت بن زبید سے روایت ہے کہ انہوں نے پوچھا سلیمان بن یسار سے کہ تری پاتا ہوں میں کہا پانی
چھڑک اپنے تہبند یا ازار پر اور غافل ہوجا اس سے یعنی اسکا خیال مت کر اور بھلا دے اسکو **الوضوء من مس
الفرج** شرمگاہ کے چھونے سے وضو لازم ہونیکا بیان عن عبد الله بن أبي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم أنه سمع
عروة بن الزبير يقول دخلت على مروان بن الحكم فتذاكرنا ما يكون منه الوضوء فقال مروان ومن مس الذكر
الوضوء فقال عروة ما علمت ذلك فقال مروان بن الحكم أخبرتني بسرة بنت صفوان أنها سمعت رسول الله صلى
الله عليه وسلم يقول إذا مس أحدكم ذكره فليتوضأ ترجمہ عبد اللہ بن ابی بکر سے روایت ہے کہ انہوں نے سنا عروہ بن الزبیر
سے کہتے تھے گیا میں مروان بن الحکم پاس اور ذکر کیا ہمنے ان چیزوں کا جن سے وضو لازم آتا ہے تو کہا مروان نے کہ ذکر کے چھونے سے بھی

ودی کے نکلنے سے وضو معاف ہونیکا بیان

شرمگاہ کے چھونے سے وضو لازم ہونیکا بیان

وضو لازم آتا ہی عروہ نے کہا اسکو نہیں جانتا مروان نے کہا مجھکو خبر دی بسرہ بنت صفوان نے اوس نے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
فرماتے تہے جب چہوے کوئی تم میں سے اپنے ذکر کو تو وضو کرے **ف** چہونے سے یہ غرض ہی کہ ہتیلی سے بغیر کسی حائل کے
ذکر کو چہوے یہ امر وضو ٹوٹ جانیکا باعث ہی کیونکہ ترمذی کی روایت مین ہی نماز نہ پڑہے جب تک کہ وضو نکرے شوکانی
نے کہا کہ اس حدیث کو شافعی اور احمد اور اصحاب سنن اور ابن خزیمہ اور ابن الجارود اور حاکم نے روایت کیا ہی اور احمد
اور یحیی بن معین اور ترمذی اور حاکم اور دارقطنی اور بیہقی اور حازمی نے تصریح کردی ہی اس بات کی کہ یہ حدیث صحیح ہے
بخاری کی شرط پر اور اسکی تائید مین سترہ صحابیون نے روایت کیا ہے اور سیوطی نے اس حدیث کو متواتر کہا ہی انتہے باختصار
مصفے مین ہی کہ شاید یہ وضو احتیاطی ہو اسی وجہ سے بعض صحابہ نے اوسکو لازم کیا اور بعضون نے لازم نکیا کیونکہ وضو
قدمی کی ضرورت اور کثرت وقوع ظاہر ہے ایسی بات بعید ہی کہ اجلاے صحابہ ایسے امور مین اختلاف کرین جو امر احتیاطی
اور عام ہو اسمین صحابہ کا اختلاف شائع تہا بلکہ اکثر صحابہ حضرت کیطرف مائل ہوتے تہے انتہے **عن** مصعب بن
سعد بن ابی وقاص انہ قال کنت امسک المصحف علی سعد بن ابی وقاص فاحتککت فقال سعد لعلک مسست
ذکرک قال قلت نعم قال قم فتوضأ فقمت فتوضأت ثم رجعت **ترجمہ** مصعب بن سعد بن ابی وقاص سے روایت
ہے کہ مین کلام اللہ لیے رہتا تہا اور سعد بن ابی وقاص ؓ بیٹہے تہے ایک روز مینے کہجایا تو سعد نے کہا کہ شاید تو نے
اپنے ذکر کو چہوا مینے کہا ہان تو سعد نے کہا اوٹہہ وضو کر سو مین کہڑا ہوا اور وضو کیا پہر آیا **عن** نافع ان عبد اللہ
ابن عمر کان یقول اذا مس احدکم ذکرہ فقد وجب علیہ الوضوء **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر کہتے تہے
جب چہوے تم مین کوئی ذکر اپنا تو واجب ہوا اوسپر وضو **ف** اس اثر کو بزار نے مرفوعًا روایت کیا ہے (زرقانی)
عن عروۃ بن الزبیر انہ کان یقول من مس ذکرہ فقد وجب علیہ الوضوء **ترجمہ** عروہ بن الزبیر کہتے
تہے جو شخص چہوے ذکر کو اپنے تو واجب ہوا اوسپر وضو **ف** اس اثر کو بزار نے عائشہ سے مرفوعًا روایت کیا
ہے زرقانی **عن** سالم بن عبد اللہ انہ قال رأیت ابی عبد اللہ بن عمر یغتسل ثم یتوضأ فقلت لہ یا
ابت اما یجزئک الغسل من الوضوء قال بلی ولکن احیانا امس ذکری فاتوضأ **ترجمہ** سالم بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ
مینے دیکہا اپنے باپ عبد اللہ بن عمر کو غسل کر کے پہر وضو کرتے ہین تو پوچہا مینے اے باپ میرے کیا غسل کافی نہین ہے
وضو سے کہا ہان کافی ہی لیکن کبہی ایسا ہوتا ہے کہ بعد غسل کے چہو لیتا ہون مین ذکر اپنا تو وضو کرتا ہون **عن**
سالم بن عبد اللہ انہ قال کنت مع عبد اللہ بن عمر فی سفر فرأیتہ بعد ان طلعت الشمس توضأ ثم صلی قال
فقلت لہ ان ہذہ لصلوۃ ما کنت تصلیہا قال انی بعد ان توضأت لصلوۃ الصبح مسست فرجی ثم
نسیت ان اتوضأ فتوضأت وعدت لصلوتی **ترجمہ** سالم بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ مین سفر مین ساتہہ تہا عبد اللہ بن
عمر کی تو دیکہا مینے جب آفتاب نکلا وضو کیا اونہون نے اور نماز پڑہی پہر کہا کہ آج آپنے ایسی نماز پڑہی جسکو آپ نہ

سے کہا مذی اسطرح نکلتی ہے جیسے بلور کا دانہ تو جب ایسا اتفاق ہو تم میں کسیکو تو دہو ڈالے اپنے ذکر کو اور وضو کرے جیسے وضو
کرتا ہے نماز کے لیے **عن** جُندُبٍ مولى عبد الله بن عياش المخزومي انه قال سألت عبد الله بن عمر عن المذي فقال
اذا وجدته فاغسل فرجك وتوضأ وضوءك للصلوة **ترجمہ** جندب سے روایت ہے کہ پوچھا میں نے عبد اللہ بن عمر سے مذی کا
حکم تو کہا انہوں نے جب دیکھے تو مذی نکلی تو دہو ڈال ذکر کو اپنے اور وضو کر جیسے وضو کرتا ہے نماز کے لیے **الرخصة**

في ترك الوضوء من الودي

ودی کے نکلنے سے وضو معاف ہونیکا بیان **عن** يحيى بن سعيد عن سعيد
ابن المسيب انه سمعه ورجل يسأله فقال اني لاجد البلل وانا اصلي أفأنصرف فقال سعيد لو سال على فخذي ما
انصرفت حتى اقضي صلوتي **ترجمہ** یحیی بن سعید کہتے ہیں کہ سعید بن المسیب سے پوچھا ایک شخص نے اور میں سنتا تھا کہ مجھکو تری معلوم
ہوتی ہے نماز میں کیا توڑ دوں میں نماز کو تو کہا سعید نے کہ اگر بہ آوے میری ران تک تو نہ توڑوں میں نماز کو یہانتک کہ تمام کروں نماز
ف معنے یہ ہیں کہ اکثر علما وضو معاف ہونیکے قائل نہیں ہیں کیونکہ پیشاب کا اگر ایک قطرہ نکلے تو وضو سب کے نزدیک ٹوٹ
جاویگا اور ودی بھی ایک قطرہ ہے پیشاب کا اور بعضوں نے تاویل کی ہے اس اثر کی اور جو اثر آگے آتا ہے اسطرح پر کہ مراد یہ ہے کہ شک سے وضو
نہیں ٹوٹتا تو اگر مصلی کو وسوسہ ہووے کہ ذکر سے کچھ تری نکلی ہے تو اسطرف التفات نکرے اور اپنی نماز کو پورا کرے اور سعید بن
المسیب کا یہ قول بطور مبالغہ کے ہے شک کے رفع کرنیکے لیے لائے ہیں اور زرقانی نے کہا کہ سعید بن المسیب کا مذہب یہی ہے کہ نماز
میں تری نکلنے سے وضو نہیں جاتا اگرچہ بہکر اوے بہے اور مالک نے اوسکو حمل کیا ہے مذی بہنے کے عارضہ پر یہی کہا باجی نے اور ابو عمر
نے کہا کہ مذی اگر اس کثرت سے بہتی ہو کہ بدن اور کپڑا مصلی کا بہر جاوے تو وہ مانع نماز نہیں ہے اگرچہ قبل نماز کے اسکو دہو لینا چاہیے
اور امام مالک کا مذہب یہی ہے کہ منی یا مذی یا پیشاب اگر برابر نکلا کرے تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا اور ابو حنیفہ اور شافعی نے اس
میں خلاف کیا ہے انکے نزدیک ایسے شخصکو ہر نماز کے لیے وضو کرنا چاہیے انتہی باختصار امام محمد نے اپنی موطا میں لکھا ہے کہ ہمارا
بھی مذہب یہی ہے کہ اگر کسی آدمی کو وسواس ہو اور شیطان اسکو دلمیں شک ڈالا کرے تو وہ اپنی نماز کو نہ توڑے اور یہی قول
ابو حنیفہ کا ہے انتہی **عن** الصلت بن زبيد انه قال سألت سليمان بن يسار عن البلل اجده فقال انضح ما تحت
ثوبك بالماء واله عنه **ترجمہ** صلت بن زبید سے روایت ہے کہ انہوں نے پوچھا سلیمان بن یسار سے کہ تری پاتا ہوں میں کہا پانی
چھڑک لے اپنی تہبند یا ازار پر اور غافل ہو جا اس سے یعنی اسکا خیال مت کر اور بہلا دے اسکو

الوضوء من مس الفرج

شرمگاہ کے چھونے سے وضو لازم ہونیکا بیان **عن** عبد الله بن ابي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم انه سمع
عروة بن الزبير يقول دخلت على مروان بن الحكم فتذاكرنا ما يكون منه الوضوء فقال مروان ومن مس الذكر
الوضوء فقال عروة ما علمت ذلك فقال مروان بن الحكم اخبرتني بسرة بنت صفوان انها سمعت رسول الله صلى
الله عليه وسلم يقول اذا مس احدكم ذكره فليتوضأ **ترجمہ** عبد اللہ بن ابی بکر سے روایت ہے کہ انہوں نے سنا عروہ بن الزبیر
سے کہ میں گیا مروان بن الحکم پاس پھر ذکر کیا ہمنے ان چیزوں کا جنسے وضو لازم آتا ہے تو کہا مروان نے کہ ذکر کے چھونے سے بھی

ودی کے نکلنے سے وضو معاف ہونیکا بیان

شرمگاہ کے چھونے سے وضو لازم ہونے کا بیان

وضو لازم آتا ہے عروہ نے کہا اسکو نہیں جانتا مروان نے کہا مجھ کو خبر دی بسرہ بنت صفوان نے اوس نے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
فرماتے تھے جب چھوئے کوئی تم میں سے اپنے ذکر کو تو وضو کرے **ف** چھونے سے یہ غرض ہے کہ ہتیلی سے بغیر کسی حائل کے
ذکر کو چھوئے یہ امر وضو ٹوٹ جانیکا باعث ہے کیونکہ ترمذی کی روایت میں ہے نماز نہ پڑھے جب تک کہ وضو نکرے سندی نے
کہا کہ اس حدیث کو شافعی اور احمد اور اصحاب سنن اور ابن خزیمہ اور ابن الجارود اور حاکم نے روایت کیا ہے اور احمد
اور یحیی بن معین اور ترمذی اور حاکم اور دارقطنی اور بیہقی اور حازمی نے تصریح کر دی ہے اس بات کی کہ یہ حدیث صحیح ہے
بخاری کی شرط پر اور اسکی تائید میں سترہ صحابیوں نے روایت کیا ہے اور سیوطی نے اس حدیث کو متواتر کہا ہے انتہی خلاصہ
مصفی میں ہے کہ شاید یہ وضو احتیاطی ہو اسی وجہ سے بعض صحابہ نے اوسکو لازم کیا اور بعضوں نے لازم نکیا کیونکہ وضو
فرض کی ضرورت اور کثرت وقوع ظاہر ہے پس یہ بات بعید ہے کہ اجلائے صحابہ ایسے امور میں اختلاف کریں جو امر اعتیادی
اور نور رہا ہو اسمیں صحابہ کا اختلاف شائع تہا بلکہ اکثر صحابہ حضرت کیطرف مائل ہوتے تھے انتہی **عن** مصعب بن
سعد بن ابی وقاص انه قال كنت امسك المصحف على سعد بن ابي وقاص فاحتككت فقال سعد لعلك مسست
ذكرك قال قلت نعم قال قم فتوضأ فقمت فتوضأت ثم رجعت **ترجمہ** مصعب بن سعد بن ابی وقاص سے روایت
ہے کہ میں کلام اللہ لیے رہتا تہا اور سعد بن ابی وقاص پڑہتے تہے ایک روز میں نے کہجایا تو سعد نے کہا کہ شاید تو نے
اپنے ذکر کو چہوا میں نے کہا ہاں تو سعد نے کہا اوٹہہ وضو کر سو میں کہڑا ہوا اور وضو کیا پہر آیا **عن** نافع ان عبد الله
بن عمر كان يقول اذا مس احدكم ذكره فقد وجب عليه الوضوء **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر کہتے تہے
جب چھوئے تم میں کوئی ذکر اپنا تو واجب ہوا اوس پر وضو **ف** اس اثر کو بزار نے مرفوعا روایت کیا ہے (زرقانی)
عن عروة بن الزبير انه كان يقول من مس ذكره فقد وجب عليه الوضوء **ترجمہ** عروہ بن الزبیر کہتے
تہے جو شخص چھوئے ذکر کو اپنے تو واجب ہوا اوس پر وضو **ف** اس اثر کو بزار نے عائشہ سے مرفوعا روایت کیا ہے
(زرقانی) **عن** سالم بن عبد الله انه قال رأيت ابي عبد الله بن عمر يغتسل ثم يتوضأ فقلت له يا
ابت اما يجزئك الغسل من الوضوء قال بلى ولكن احيانا امس ذكري فاتوضأ **ترجمہ** سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ
میں نے دیکھا اپنے باپ عبداللہ بن عمر کو غسل کرکے پہر وضو کرتے ہیں تو پوچھا میں نے اے باپ میرے کیا غسل کافی نہیں ہے
وضو سے کہا ہاں کافی ہے لیکن کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بعد غسل کے چہو لیتا ہوں میں ذکر اپنا تو وضو کرتا ہوں **عن**
سالم بن عبد الله انه قال كنت مع عبد الله بن عمر في سفر فرأيته بعد ان طلعت الشمس توضأ ثم صلى قال
فقلت له ان هذه لصلاة ما كنت تصليها قال اني بعد ان توضأت لصلاة الصبح مسست فرجي ثم
نسيت ان اتوضأ فتوضأت وعدت لصلاتي **ترجمہ** سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ میں سفر میں ساتھ تہا عبداللہ بن
عمر کے تو دیکھا میں نے جب آفتاب نکلا وضو کیا اونہوں نے اور نماز پڑہی میں نے کہا کہ آج آپ نے ایسی نماز پڑہی جسکو آپ نہ

ترجمہ کہا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ آج میں نے وضو کر لیا انہوں نے کہا کیا تھا پہر وضو کر نا کہو گیا اور دین کی نماز
اور عورت کو پہلے ہی اب وضو کیا اور نماز کو دوبارہ پڑہا **ف** زرقانی نے کہا کہ حدیث وضو لازم آنیکی ذکر جنہوں نے متواتر
بعض صحابہ کرام نے روایت کیا اُنکا ذکر ہوا اور ابن ماجہ نے اسکو جابر اور ام حبیبہ سے اور حاکم نے سعد اور ابوہریرہ اور ام سلمہ
سے اور احمد نے زید بن خالد جہنی اور ابن عمر سے اور بزار نے ابن عمر اور عائشہ صدیقہ سے اور بیہقی نے ابن عباس اور
اروی بنت انیس سے اور ابن منده نے ابی اور انس اور قبیصہ اور معاویہ اور نعمان بن بشیر سے روایت کیا لیکن ان سب
حدیثوں میں صحیح بسرہ کی روایت ہے جیسا کہا بخاری نے انتہی **اَلْوُضُوْءُ مِنْ قُبْلَةِ الرَّجُلِ**
امْرَأَتَهُ بوسہ لینے سے اپنی عورت کو وضو ٹوٹ جانیکا بیان **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ كَانَ يَقُوْلُ قُبْلَةُ الرَّجُلِ امْرَأَتَہٗ وَ
جَسُّهَا بِيَدِهٖ مِنَ الْمُلَامَسَةِ فَمَنْ قَبَّلَ امْرَأَتَہٗ اَوْ جَسَّهَا بِيَدِهٖ فَعَلَيْهِ الْوُضُوْءُ ترجمہ عبد اللہ بن عمر کہتے تھے کہ بوسہ لینا مرد کا اپنی
عورت کو اور چہونا اُسکا ہاتھ سے ملامست میں داخل ہے **ف** یعنی اس میں جو اللہ نے کہا سورہ مائدہ میں اَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ **ف**
تو جو شخص بوسہ لیوے اپنی عورت کا یا چہوئے اُسکو اپنے ہاتھ سے **ف** بغیر کسی حائل کے یہ شہوت نزدیک مالک کے **ت**
تو اُسپر وضو ہے **عَنْ** مَالِكٍ اَنَّہٗ بَلَغَہٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ كَانَ يَقُوْلُ مِنْ قُبْلَةِ الرَّجُلِ امْرَأَتَہُ الْوُضُوْءُ ترجمہ
مالک کو پہنچا عبد اللہ بن مسعود کہتے تھے بوسہ لینے سے مرد کے اپنی عورت کو وضو لازم آتا ہے **عَنْ** ابْنِ شِهَابٍ اَنَّہٗ كَانَ
يَقُوْلُ مِنْ قُبْلَةِ الرَّجُلِ امْرَأَتَہُ الْوُضُوْءُ ترجمہ ابن شہاب زہری کہتے تھے بوسہ لینے سے مرد کے اپنی عورت کو وضو لازم آتا
بَابُ الْعَمَلِ فِيْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ غسل جنابت کی ترکیب کا بیان **عَنْ** عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَاَ بِغَسْلِ يَدَيْهِ ثُمَّ تَوَضَّاَ كَمَا يَتَوَضَّاُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ يُدْخِلُ
اَصَابِعَهٗ فِي الْمَاءِ فَيُخَلِّلُ بِهَا اُصُوْلَ شَعْرِهٖ ثُمَّ يَصُبُّ عَلٰى رَاْسِهٖ ثَلٰثَ غَرَفَاتٍ بِيَدَيْهِ ثُمَّ يُفِيْضُ الْمَاءَ عَلٰى جِلْدِهٖ كُلِّهٖ
ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل کرتے جنابت سے تو پہلے دونوں ہاتھ
دھوتے پہر وضو کرتے جیسے وضو ہوتا ہے نماز کے لیے پہر انگلیاں اپنی پانی میں ڈالکر بالوں کی جڑوں کا انگلیوں سے خلال کرتے
پہر اپنے سر پر تین چلو دونوں ہاتھ سے بہر کر ڈالتے پہر اپنے سارے بدن پر پانی بہاتے **عَنْ** عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنْ اِنَاءٍ هُوَ الْفَرَقُ مِنَ الْجَنَابَةِ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم غسل کرتے تھے اس برتن سے جس میں تین صاع پانی آتا تھا جنابت سے **ف** مدینہ کی صاع کی حساب سے کہ
رطل کی ہوا اور ہندوستان کے وزن کے موافق آٹھ سیر پانی ہوتا ہے شاہ ولی اللہ صاحب نے مصفے میں لکھا ہے کہ یہ
اندازہ طلب تعیین کے نہیں ہے کہ اس سے کم و بیش نہ ہو بلکہ آدمی باعتبار قلت اور کثرت جثہ کے متفاوت ہیں تو کبھی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تین صاع پانی سے غسل کرتے تھے اور کبھی کم سے یہاں تک کہ صحیحین میں مروی ہے کہ آپ
غسل کرتے تھے ایک صاع یا پانچ مد تک اور وضو مد سے کرتے تھے صاع اہل مدینہ کے نزدیک پانچ رطل اور تہائی

رطل کا ہوتا ہے اور ایک صاع کے چار مد ہوتے ہیں اور مد اہل مدینہ کے حساب سے ایک رطل اور تہائی رطل کا ہوگا **عن نافع**
اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ کَانَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَۃِ بَدَأَ فَاَفْرَغَ عَلٰی یَدِہِ الْیُمْنٰی فَغَسَلَہَا ثُمَّ غَسَلَ فَرْجَہٗ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْہَہٗ وَنَضَحَ فِیْ عَیْنَیْہِ ثُمَّ غَسَلَ یَدَہُ الْیُمْنٰی ثُمَّ غَسَلَ یَدَہُ الْیُسْرٰی ثُمَّ غَسَلَ رَأْسَہٗ ثُمَّ اغْتَسَلَ وَاَفَاضَ عَلَیْہِ الْمَاءَ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر جب غسل کرتے جنابت کا تو پہلے پانی ڈالتے داہنے ہاتھ پر اور اس کو دھوتے پھر اپنی شرمگاہ دھوتے پھر کلی کرتے اور ناک میں پانی ڈالتے پھر منہ دھوتے اور آنکھوں کے اندر پانی مارتے پھر داہنا ہاتھ دھوتے پھر بایاں ہاتھ دھوتے پھر سر دھوتے پھر سارے بدن پر پانی ڈال کر غسل کرتے **ف** آنکھوں کے اندر پانی پہنچانا اکثر علما کے نزدیک ضرور نہیں صرف عبد اللہ بن عمر کا مذہب ہے (مصفی) **عن مالک** اَنَّہٗ بَلَغَہٗ اَنَّ عَائِشَۃَ اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ سُئِلَتْ عَنْ غُسْلِ الْمَرْأَۃِ مِنَ الْجَنَابَۃِ فَقَالَتْ لِتَحْفِنْ عَلٰی رَأْسِہَا ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ وَلْتَضْغَثْ رَأْسَہَا بِیَدَیْہَا **ترجمہ** امام مالک کو پہنچا کہ عائشہ ام المومنین سے پوچھا کس طرح غسل کرے عورت جنابت سے کہا کہ ڈالے اپنے سر پر تین چلو دونوں ہاتھ سے بھر بھر کر اور ملے اپنے سر کو دونوں ہاتھ سے **ف** تاکہ پانی اندر بالوں کی جڑ تک پہنچ جاوے اور چوٹی کھولنا ضرور نہیں ہے (زرقانی) اور یاد رکھو کہ بعض روایتوں میں وضو کے ساتھ آیا ہے اور بعض روایتوں میں غسل کے بعد اور ہر ایک کی ایک وجہ ہے (مصفی) وجہ یہی ہے کہ اگر جائے غسل کی پاک صاف ہو اور پانی وہاں نہ ٹھہرتا ہو تو وضو کے ساتھ پاؤں کو بھی دھو لیوے ورنہ بعد غسل کے دھووے

وَاجِبُ الْغُسْلِ اِذَا الْتَقَی الْخِتَانَانِ

دخول سے غسل واجب ہونے کا بیان اگرچہ انزال نہ ہو **عن** سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَعَائِشَۃَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانُوْا یَقُوْلُوْنَ اِذَا مَسَّ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ **ترجمہ** سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب اور حضرت عثمان بن عفان اور حضرت عائشہ کا قول یہی تھا کہ جب مس کرے ختنہ ختنہ سے یعنی سر ذکر عورت کی قبل میں غائب ہو جاوے تو واجب ہوا غسل **عن** اَبِیْ سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّہٗ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَۃَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَا یُوْجِبُ الْغُسْلَ فَقَالَتْ ہَلْ تَدْرِیْ مَا مَثَلُکَ یَا اَبَا سَلَمَۃَ مِثْلُ الْفَرُّوْجِ یَسْمَعُ الدِّیَکَۃَ تَصْرُخُ فَیَصْرُخُ مَعَہَا اِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ **ترجمہ** ابی سلمہ بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ میں نے پوچھا حضرت عائشہ سے کس چیز سے غسل واجب ہوتا ہے تو کہا حضرت عائشہ نے کہ تو جانتا ہے اپنی صفت کہ اے ابو سلمہ صفت تیری مثل چوزہ مرغ کے ہے جب مرغ کو بانگ کرتے سنتا ہے تو آپ بھی بانگ کرنے لگتا ہے جب تجاوز کرے ختنہ ختنے سے تو واجب ہوا غسل **ف** ابن عبد البر نے کہا حضرت عائشہ نے غصہ کیا ابو سلمہ پر اس لیے کہ وہ مسئلہ میں مقلد تھے اور شخص کے جسکو اسکا علم تھا کیونکہ عائشہ اس قسم کے مسائل کو خوب جانتی تھیں بسبب قرب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بہ نسبت اور صحابہ کے اور ابو سلمہ فقط دخول سے غسل نہیں کرتے تھے بدلیل حدیث ابو سعید کے جو ابتدائے اسلام میں حضرت نے ارشاد فرمائی تھی اِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ یعنی غسل جب واجب ہوتا ہے کہ پانی نکلے

حضرت نے کہا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ آج میں نے وضو کر کے اپنے ذکر کو چھو لیا تھا پھر وضو کرنا بھول گیا اور میں نے نماز
پڑھ لی پھر میں نے اب وضو کیا اور نماز کو دوبارہ پڑھا **ف** زرقانی نے کہا کہ حدیث وضو لازم آنیکی ذکر چھونیسے بہت سے
صحابہ سے مالک نے روایت کیا جنکا ذکر ہوا اور ابن ماجہ نے اسکو جابر اور ام حبیبہ سے اور حاکم نے سعد اور ابوہریرہ اور ام سلمہ
سے اور احمد نے زید بن خالد جہنی اور ابن عمرو سے اور بزار نے ابن عمر اور عائشہ صدیقہ سے اور بیہقی نے ابن عباس اور
اروی بنت انیس سے اور ابن منده نے ابی اور انس اور قبیصہ اور معاویہ اور نعمان بن بشیر سے روایت کیا لیکن ان سب
حدیثوں میں زیادہ صحیح بسرہ کی روایت ہے جیسا کہ کہا بخاری نے انتہی **اَلْوُضُوْءُ مِنْ قُبْلَةِ الرَّجُلِ**
امْرَأَتَهُ یعنی بوسہ لینے عورت کے وضو ٹوٹ جانیکا بیان **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ قُبْلَةُ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ وَ
جَسُّهَا بِيَدِهِ مِنَ الْمُلَامَسَةِ فَمَنْ قَبَّلَ امْرَأَتَهُ اَوْ جَسَّهَا بِيَدِهِ فَعَلَيْهِ الْوُضُوْءُ ترجمہ عبداللہ بن عمر کہتے تھے کہ بوسہ لینا مرد کا اپنی
عورت کو اور چھونا اسکا ہاتھ سے ملامست میں داخل ہے **ف** یعنی اس میں جو اللہ جل جلالہ نے فرمایا ہے اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَاءَ
تو جو شخص بوسہ لیوے اپنی عورت کا یا چھووے اسکو اپنے ہاتھ سے **ف** بغیر کسی حائل کے یہ شہوت نزدیک مالک کے **ت**
تو اس پر وضو ہے **عَنْ** مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ كَانَ يَقُوْلُ مِنْ قُبْلَةِ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ الْوُضُوْءُ ترجمہ
مالک کو پہنچا عبداللہ بن مسعود سے کہتے تھے بوسہ سے مرد کے اپنی عورت کو وضو لازم آتا ہے **عَنْ** ابْنِ شِهَابٍ اَنَّهُ كَانَ
يَقُوْلُ مِنْ قُبْلَةِ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ الْوُضُوْءُ ترجمہ ابن شہاب زہری کہتے تھے بوسہ سے مرد کے اپنی عورت کو وضو لازم آتا

بَابُ الْعَمَلِ فِيْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ غسل جنابت کی ترکیب کا بیان **عَنْ** عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَاَ بِغَسْلِ يَدَيْهِ ثُمَّ تَوَضَّاَ كَمَا يَتَوَضَّاُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ يُدْخِلُ
اَصَابِعَهُ فِي الْمَاءِ فَيُخَلِّلُ بِهَا اُصُوْلَ شَعْرِهِ ثُمَّ يَصُبُّ عَلٰى رَاْسِهِ ثَلٰثَ غَرَفَاتٍ بِيَدَيْهِ ثُمَّ يُفِيْضُ الْمَاءَ عَلٰى جِلْدِهِ كُلِّهِ
ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل کرتے جنابت سے تو پہلے دونوں ہاتھ
دھوتے پھر وضو کرتے جیسے وضو ہوتا ہے نماز کے لیے پھر انگلیاں اپنی پانی میں ڈالکر بالوں کی جڑوں کا انگلیوں سے خلال کرتے
پھر اپنے سر پر تین چلو دونوں ہاتھ سے بھر کر ڈالتے پھر اپنے سارے بدن پر پانی بہاتے **عَنْ** عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنْ اِنَاءٍ هُوَ الْفَرَقُ مِنَ الْجَنَابَةِ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم غسل کرتے تھے ایسے برتن سے جس میں تین صاع پانی آتا تھا جنابت سے **ف** مدینہ کی صاع کی حساب سے کہ
رطل کی ہوتا ہے ہندوستان کے وزن کے موافق آٹھ سیر پانی ہوتا ہے شاہ ولی اللہ صاحب نے مصفّے میں لکھا ہے کہ یہ
اندازہ طہارت کے لیے نہیں ہے کہ اس سے کم و بیش نہ ہو بلکہ آدمی باعتبار قلت اور کثرت جثہ کے متفاوت ہیں کبھی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تین صاع پانی سے غسل کرتے تھے اور کبھی کم سے یہاں تک کہ صحیحین میں مروی ہے کہ آپ
غسل کرتے تھے ایک صاع یا نصف یا پانچ مُد تک اور وضو مد سے کرتے تھے صاع اہل مدینہ کے نزدیک پانچ رطل اور تہائی

رطل کا ہوتا ہے اور ایک صاع کے چار مد ہوتے ہیں تو مد اہل مدینہ کے حساب سے ایک رطل اور تہائی رطل کا ہوگا **عن نافع**
اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ کَانَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَۃِ بَدَأَ فَاَفْرَغَ عَلٰی یَدِہِ الْیُمْنٰی فَغَسَلَہَا ثُمَّ غَسَلَ فَرْجَہٗ ثُمَّ مَضْمَضَ
وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْہَہٗ وَنَضَحَ فِیْ عَیْنَیْہِ ثُمَّ غَسَلَ یَدَہُ الْیُمْنٰی ثُمَّ غَسَلَ یَدَہُ الْیُسْرٰی ثُمَّ غَسَلَ رَأْسَہٗ ثُمَّ اغْتَسَلَ
وَاَفَاضَ عَلَیْہِ الْمَاءَ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر جب غسل جنابت کا کرتے تو پہلے اپنے داہنے ہاتھ پر پانی ڈال کر دھوتے
پھر اپنی شرمگاہ دھوتے پھر کلی کرتے اور ناک میں پانی ڈالتے پھر منہ دھوتے اور آنکھوں کے اندر پانی مارتے پھر داہنا ہاتھ
دھوتے پھر بایاں ہاتھ دھوتے پھر سر دھوتے پھر سارے بدن پر پانی ڈال کر غسل کرتے **ف** آنکھوں کے اندر پانی
پہنچانا اکثر علما کے نزدیک ضرور نہیں صرف عبد اللہ بن عمر کا مذہب ہے (مصفی) **عن مالک** اَنَّہٗ بَلَغَہٗ اَنَّ عَائِشَۃَ
اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ سُئِلَتْ عَنْ غُسْلِ الْمَرْأَۃِ مِنَ الْجَنَابَۃِ فَقَالَتْ لِتَحْفِنْ عَلٰی رَأْسِہَا ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ وَلْتَضْغَثْ رَأْسَہَا
بِیَدَیْہَا **ترجمہ** امام مالک کو پہنچا کہ عائشہ ام المؤمنین سے پوچھا کیسے غسل کرے عورت جنابت سے کہا کہ ڈالے
اپنے سر پر تین چلو دونوں ہاتھ سے بھر بھر کر اور ملے اپنے سر کو دونوں ہاتھ سے **ف** تاکہ پانی اندر بالوں کی جڑ کے
کھال تک پہنچ جاوے اور چوٹی کھولنا ضرور نہیں ہے (زرقانی) اور پاؤں کا دھونا بعض روایتوں میں وضو کے
ساتھ آیا ہے اور بعض روایتوں میں غسل کے بعد اور ہر ایک کی ایک وجہ ہے (مصفی) وجہ یہی ہے کہ اگر جائے
غسل کی پاک صاف ہو اور پانی وہاں نہ ٹھہرتا ہو تو وضو کے ساتھ پاؤں کو بھی دھولیوے ورنہ بعد غسل کے دھووے

وَاجِبُ الْغُسْلِ اِذَا الْتَقَی الْخِتَانَانِ

دخول سے غسل واجب ہونے کا بیان اگرچہ انزال نہ ہو **عن**
سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَعَائِشَۃَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانُوْا یَقُوْلُوْنَ اِذَا مَسَّ
الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ **ترجمہ** سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب اور حضرت عثمان بن عفان
اور حضرت عائشہ کا قول یہی تھا کہ جب مس کرے ختنہ ختنہ کو یعنی سر ذکر عورت کی قبل میں غائب ہو جاوے تو واجب ہوا غسل **عن**
اَبِیْ سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّہٗ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَۃَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَا یُوْجِبُ الْغُسْلَ
فَقَالَتْ ہَلْ تَدْرِیْ مَا مَثَلُکَ یَا اَبَا سَلَمَۃَ مَثَلُ الْفَرُّوْجِ یَسْمَعُ الدِّیَکَۃَ تَصْرُخُ فَیَصْرُخُ مَعَہَا اِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ
فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ **ترجمہ** ابی سلمہ بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ میں نے پوچھا حضرت عائشہ سے کس چیز سے غسل واجب ہوتا ہے تو کہا
حضرت عائشہ نے کہ تو جانتا ہے اپنی صفت کہ اے ابو سلمہ صفت تیری مثل چوزہ مرغ کے ہے جب مرغوں کو بانگ کرتے سنتا ہے تو آپ بھی
بانگ کرنے لگتا ہے جب تجاوز کرے ختنہ ختنے سے تو واجب ہوا غسل **ف** ابن عبد البر نے کہا حضرت عائشہ نے غصہ کیا
ابو سلمہ پر اس لیے کہ وہ مسئلہ میں مقلد تھے اور اس شخص کے جس کو اس کا علم نہ تھا کیونکہ عائشہ اس قسم کے مسائل کو خوب جانتی تھیں
بسبب قرب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بہ نسبت اور صحابہ کے اور ابو سلمہ فقط دخول سے غسل نہیں کرتے تھے بدلیل حدیث
ابو سعید کے جو ابتدائے اسلام میں حضرت نے ارشاد فرمائی تھی اَلْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ یعنے غسل جب واجب ہوتا ہے کہ پانی نکلے

رجل کا ہوتا ہے اور ایک صاع کے چار مد ہوتے ہیں تو مد اہل مدینہ کے حساب سے ایک رطل اور تہائی رطل کا ہوگا عن نافع
ان عبد اللہ بن عمر کان اذا اغتسل من الجنابۃ بدأ فافرغ علی یدہ الیمنی فغسلہا ثم غسل فرجہ ثم مضمض
واستنثر ثم غسل وجہہ ونضح فی عینیہ ثم غسل یدہ الیمنی ثم غسل یدہ الیسری ثم غسل راسہ ثم اغتسل
وافاض علیہ الماء **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر جب غسل جنابت کرتے تو پہلے اپنے داہنے ہاتھ پر پانی ڈالکر دھوتے
پھر اپنی شرمگاہ دھوتے پھر کلی کرتے اور ناک میں پانی ڈالتے پھر منہ دھوتے اور آنکھوں کے اندر پانی مارتے پھر داہنا ہاتھ
دھوتے پھر بایاں ہاتھ دھوتے پھر سر دھوتے پھر سارے بدن پر پانی ڈالکر غسل کرتے **ف** آنکھوں کے اندر پانی
پہنچانا اکثر علما کے نزدیک ضرور نہیں صرف عبد اللہ بن عمر کا مذہب ہے (مصفی) عن مالک انہ بلغہ ان عائشۃ
ام المؤمنین سئلت عن غسل المرأۃ من الجنابۃ فقالت لتحفن علی راسہا ثلاث حفنات ولتضغث راسہا
بیدیہا **ترجمہ** امام مالک کو پہنچا کہ عائشہ ام المؤمنین سے پوچھا کس طرح غسل کرے عورت جنابت سے کہا کہ ڈالے
اپنے سر پر تین چلو دونوں ہاتھ سے بھر بھر کر اور مل لے اپنے سر کو دونوں ہاتھ سے **ف** تاکہ پانی اندر بالوں کی جڑ کے
کھال تک پہنچ جاوے اور چوٹی کھولنا ضرور نہیں ہے (زرقانی) اور پاؤں کا دھونا بعض روایتوں میں وضو کے
ساتھ آیا ہے اور بعض روایتوں میں غسل کے بعد اور ہر ایک کی ایک وجہ ہے (مصفی) وجہ یہی ہے کہ اگر جائے
غسل کی پاک صاف ہو اور پانی وہاں نہ ٹھہرتا ہو تو وضو کے ساتھ پاؤں کو بھی دھولیوے ورنہ بعد غسل کے دھووے

واجب الغسل اذا التقی الختانان

دخول سے غسل واجب ہونے کا بیان اگرچہ انزال نہ ہو عن
سعید بن المسیب ان عمر بن الخطاب وعثمان بن عفان وعائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانوا یقولون اذا مس
الختان الختان فقد وجب الغسل **ترجمہ** سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب اور حضرت عثمان بن عفان
اور حضرت عائشہ کا قول یہی تھا کہ جب مس کرے ختنہ ختنہ سے یعنی سر ذکر عورت کی قبل میں غائب ہوجاوے تو واجب ہوا غسل عن
ابی سلمۃ بن عبد الرحمن بن عوف انہ قال سألت عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما یوجب الغسل
فقالت هل تدری ما مثلک یا ابا سلمۃ مثل الفروج یسمع الدیکۃ تصرخ فیصرخ معہا اذا جاوز الختان الختان
فقد وجب الغسل **ترجمہ** ابی سلمہ بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ میں نے پوچھا حضرت عائشہ سے کس چیز سے غسل واجب ہوتا ہے تو کہا
حضرت عائشہ نے کہ تو جانتا ہے اپنی صفت کہ اے ابو سلمہ صفت تیری مثل چوزہ مرغ کے ہے جب مرغوں کو بانگ کرتے سنتا ہے تو آپ بھی
بانگ کرنے لگتا ہے جب تجاوز کرے ختنہ ختنے سے تو واجب ہوا غسل **ف** ابن عبد البر نے کہا حضرت عائشہ نے غصہ کیا
ابو سلمہ پر اس لیے کہ وہ مسئلہ میں مقلد تھے اور اس شخص کے جسکو اسکا علم نہ تھا کیونکہ عائشہ اس قسم کے مسائل کو خوب جانتی تھیں
بسبب قرب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بنسبت اور صحابہ کے اور ابو سلمہ فقط دخول سے غسل نہیں کرتے تھے بدلیل حدیث
ابو سعید کے جو ابتدائے اسلام میں حضرت نے ارشاد فرمائی تھی انما الماء من الماء یعنی غسل جب واجب ہوتا ہے کہ پانی نکلے

کہ مجھے احتلام ہوا اور خبر نہ ہوئی بعد نماز پڑھ لی اور غسل نہیں کیا پھر کہا زبید نے پس غسل کیا حضرت عمر نے اور دھو ڈالا جو نشان کپڑے
میں تھے جو نہ دیکھائی دیا اور پانی چھڑک دیا اور اذان کہی یا اقامت کہی پھر نماز پڑھی جب آفتاب بلند ہوگیا اطمینان سے **ف**
جرف ایک موضع ہے مدینہ سے تین میل کے فاصلہ پر **عن** سليمان بن يسار ان عمر بن الخطاب غدا الى ارضه بالجرف فرأى في
ثوبه احتلاما فقال لقد ابتليت بالاحتلام منذ وليت امر الناس فاغتسل وغسل ما رأى في ثوبه من الاحتلام
ثم صلى بعد ان طلعت الشمس **ترجمہ** سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب صبح کو گئے اپنی زمین کو جو جرف
میں تھی پس دیکھا اپنے کپڑے میں نشان احتلام کا پس کہا میں مبتلا ہوگیا احتلام میں جب سے خلیفہ ہوا پھر غسل کیا اور دھو ڈالا جو نشان
پایا اپنے کپڑے میں احتلام کا پھر نماز پڑھی جب آفتاب نکل آیا **ف** یہ جو کہا کہ جب سے خلیفہ ہوا مبتلا ہوگیا احتلام
میں اسکی وجہ یہ ہے کہ خلافت کے کاموں کے سبب سے فرصت نہیں ملتی کہ صحبت کریں عورتوں سے **عن** سليمان بن يسار ان
عمر بن الخطاب صلى بالناس الصبح ثم غدا الى ارضه بالجرف فوجد في ثوبه احتلاما فقال انا لما اصبنا الودك لانت
العروق فاغتسل وغسل الاحتلام من ثوبه وعاد لصلاته **ترجمہ** سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ نے نماز صبح کی پڑھائی لوگوں کو پھر گئے اپنی زمین کی طرف جو جرف میں تھی پس دیکھا اپنے کپڑے میں نشان احتلام کا
تو کہا کہ جب سے ہم کھانے لگے چربی نرم ہوگئیں رگیں پھر غسل کیا اور دھویا احتلام کے نشان کو اپنے کپڑے سے اور لوٹایا نماز کو **ف**
اور جن لوگوں نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی تھی انکو اعادہ نماز کا حکم نہ دیا کیونکہ جو شخص جنب یا محدث کے پیچھے نماز پڑھ لیوے اور اسکو
خبر نہ ہو کہ امام محدث یا جنب ہے نہ امام کو یاد ہو کہ میں محدث یا جنب تھا تو مقتدی کی نماز درست ہوجاویگی اور امام پر جب اسکو
یاد آوے اعادہ لازم ہوگا یہ مذہب امام مالک کا ہے اور شافعی کے نزدیک اگر امام کو معلوم بھی ہو کہ میں محدث ہوں یا جنب اور
مقتدیوں کو خبر نہ ہو تو مقتدیوں کی نماز ہوجاویگی اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک مقتدیوں کی صحیح ہے نہ امام کی دونوں صورتوں میں اگر جب
معلوم ہو تو اعادہ ضرور ہے **عن** يحيى بن عبد الرحمن بن حاطب انه اعتمر مع عمر بن الخطاب في ركب فيهم عمرو بن العاص وان
عمر بن الخطاب عرس ببعض الطريق قريبا من بعض المياه فاحتلم عمر وقد كاد ان يصبح فلم يجد مع الركب ماء
فركب حتى جاء الماء فجعل يغسل ما رأى من ذلك الاحتلام حتى اسفر فقال له عمرو بن العاص اصبحت
ومعنا ثياب فدع ثوبك يغسل فقال عمر بن الخطاب واعجبا لك يا ابن العاص لئن كنت تجد ثيابا افكل
الناس يجد ثيابا والله لو فعلتها لكانت سنة بل اغسل ما رأيت وانضح ما لم ار **ترجمہ** یحییٰ بن عبد الرحمن
بن حاطب سے روایت ہے کہ انہوں نے عمرہ کیا ساتھ عمر بن الخطاب کے کئی شتر سواروں میں اور ان میں عمرو بن العاص بھی تھے
اور عمر بن الخطاب آنکھ اترے نزدیک قریب پانی کے تو احتلام ہوا حضرت عمر کو اور صبح قریب تھی اور قافلہ میں پانی نہ تھا تو سوار
ہوئے حضرت عمر یہاں تک کہ آئے پانی پاس اور دھونے لگے کپڑے اپنے یہاں تک کہ روشنی ہوگئی تو عمرو بن العاص نے کہا حضرت عمر
سے صبح ہوگئی ہمارے پاس کپڑے ہیں آپ اپنا کپڑا چھوڑ دیجیے دھو ڈالا جاویگا اور ہمارے کپڑوں میں سے ایک کپڑا پہن لیجیے تو کہا عمر بن الخطاب

سنت عجب ہے اے عمرو بن العاص کیا تمہارے پاس کپڑے ہیں تم سمجھتے ہو کہ سب آدمیوں پاس کپڑے ہونگے قسم خدا کی اگر میں ایسا کرون تو
یا سنت ہوجاوے ولیکن دہوڈالتا ہوں میں جہان نجاست معلوم ہوتی ہے اور پانی چھڑک دیتا ہون جہان نہین معلوم ہوتی کہا
یحیی نے کہا مالک نے کہ ایک شخص نے اپنے کپڑے مین نشان احتلام کا پایا اور اسکو خبر نہین کہ کب احتلام ہوا اور نہ خواب میں جو
دیکھا یاد ہے تو وہ غسل کرے اخیر خواب سے اگر اوس نے بعد اس خواب کے نماز پڑہی ہے تو اوسکا اعادہ کرے اسلیے کہ کبہی آدمیکو
احتلام ہوتا ہے اور کچھ نہین دیکھتا اور کبہی دیکھتا ہے مگر احتلام نہین ہوتا جب تری دیکھے غسل اوسکو لازم ہوگا وجہ اسکی
یہی کہ عمر بن الخطاب نے جو نماز پڑہی تہی اخیر نیند کے بعد اوسکا اعادہ کیا اور اوس سے پہلے کی نماز ونکا اعادہ نہ کیا **غُسْلُ**
الْمَرْأَةِ اِذَا رَأَتْ فِی الْمَنَامِ مِثْلَ مَا یَرَی الرَّجُلُ عورتکو اگر احتلام ہو مثل مرد کے تو اوس پر
غسل واجب ہے **عَنْ** عُرْوَۃَ بْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّ اُمَّ سُلَیْمٍ قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمَرْأَۃُ تَرٰی فِی الْمَنَامِ مِثْلَ
مَا یَرَی الرَّجُلُ اَتَغْتَسِلُ فَقَالَ لَہَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَلْتَغْتَسِلْ فَقَالَتْ لَہَا عَائِشَۃُ اُفٍّ لَکِ وَہَلْ
تَرٰی ذٰلِکَ الْمَرْأَۃُ فَقَالَ لَہَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَرِبَتْ یَمِیْنُکِ وَمِنْ اَیْنَ یَکُوْنُ الشَّبَہُ **ترجمہ** عروہ بن الزبیر
سے روایت ہے کہ ام سلیم نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عورت اگر دیکھے خواب مین جیسا کہ مرد دیکھتا ہے کیا غسل کرے فرمایا آپنے
ہان غسل کرے تو کہا عائشہ نے ام سلیم کو توبہ تجکو کیا عورت بہی دیکھتی ہے خواب مین یعنی اوسکو بہی احتلام ہوتا ہے تو فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاک آلودہ ہووے اپنا ہاتہہ تیرا اور کہان سے ہوتی ہے مشابہت **ف** یعنی کبہی بچہ مشابہ
ہوتا ہے صورت مین باپ کے اور کبہی مان کی تو اس سے معلوم ہوا کہ عورت مین بہی منی موجود ہے پہر جب منی عورت مین موجود
ہے تو اوسکو احتلام ہونا کچھ بعید نہین ہے (مصفی) یہ جو حضرت نے فرمایا کہ خاک آلودہ ہووے ہاتہہ تیرا یہ واسطے تعجب یا
تنبیہ کے کہا کچھ بددعا نہین ہے **عَنْ** اُمِّ سَلَمَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہَا قَالَتْ جَاءَتْ اُمُّ سُلَیْمٍ امْرَأَۃُ
اَبِیْ طَلْحَۃَ الْاَنْصَارِیِّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَسْتَحْیِیْ مِنَ الْحَقِّ ہَلْ عَلَی
الْمَرْأَۃِ مِنْ غُسْلٍ اِذَا ہِیَ احْتَلَمَتْ قَالَ نَعَمْ اِذَا رَأَتِ الْمَاءَ **ترجمہ** ام سلمہ سے روایت ہے کہ ام سلیم آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پاس تو کہا یا رسول اللہ اللہ نہین شرماتا ہے سچ سے کیا عورت پر بہی غسل ہے جب اوسکو احتلام ہو فرمایا آپ نے ہان جب دیکھے پانیکو
جَامِعُ غُسْلِ الْجَنَابَۃِ اس باب مین مختلف مسائل غسل جنابت کے مذکور ہیں **عَنْ** نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ
کَانَ یَقُوْلُ لَا بَأْسَ بِاَنْ یُّغْتَسَلَ بِفَضْلِ الْمَرْأَۃِ مَا لَمْ تَکُنْ حَائِضًا اَوْ جُنُبًا **ترجمہ** عبداللہ بن عمر کہتے تہے کچھ مضائقہ
نہین کہ مرد غسل کرے اوس پانی سے جو عورت کی طہارت سے بچا ہو جبکہ وہ عورت حیض اور جنابت سے نہ ہو **ف** ورنہ مکروہ ہے
اور جمہور صحابہ اور تابعین علم کراہت کیطرف گئے ہیں اور یہی مذہب تمام فقہا کا ہے سواے احمد بن حنبل کے (زرقانی) **عَنْ**
نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ کَانَ یَعْرَقُ فِی الثَّوْبِ وَہُوَ جُنُبٌ ثُمَّ یُصَلِّیْ فِیْہِ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر کو پسینا آتا کپڑے مین اور
وہ جنب ہوتے تہے پہر اوسی کپڑے سے نماز پڑہتے تہے **عَنْ** نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ کَانَ یَغْسِلُ جَوَارِیَہٗ رِجْلَیْہِ وَیُعْطِیْنَہُ الْخُمْرَۃَ

و عن حیض ترجمہ ابن عمر کی لونڈیاں انکے پاؤں دھوتی تھیں اور انکو جانماز اٹھا کر دیتی تھیں حالت حیض میں کہا یحیی
نے پوچھے گئے امام مالک اوس شخص سے جسکے پاس بیبیاں اور لونڈیاں ہیں کیا سب سے وطی کرے غسل سے پیشتر جواب دیا کہ
اگر جماع کرے اپنی لونڈی سے قبل غسل کے تو کچھ حرج نہیں ہے اور آزاد بیبیوں میں ایک کی باری میں دوسری سے جماع
کرنا مکروہ ہے ہان یہ بات کہ ایک لونڈی سے جماع کرے بعد غسل سے پیشتر دوسری لونڈی سے جماع کرے ہمیں کچھ بات
نہیں ہے کہا یحیی نے اور پوچھے گئے امام مالک کہ جنب نے اوس رکھا پانی غسل کو پھر ہو بلکہ ہمیں انگلی ڈالدی پانی کے
یا گرمی دیکھنے کو تو جواب دیا مالک نے کہ اگر اوسکی انگلی میں نجاست نہ لگی ہو تو پانی نجس نہ ہوگا

التیمم تیمم کا بیان

عن عائشۃ ام المؤمنین انہا قالت خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض اسفارہ حتی اذا
کنا بالبیداء او بذات الجیش انقطع عقد لی فاقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی التماسہ واقام
الناس معہ ولیسوا علی ماء ولیس معہم ماء فاتی الناس الی ابی بکر الصدیق فقالوا الا تری ما صنعت
عائشۃ اقامت برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبالناس ولیسوا علی ماء ولیس معہم ماء قالت فجاء ابو بکر
ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واضع راسہ علی فخذی قد نام فقال حبست رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم والناس ولیسوا علی ماء ولیس معہم ماء قالت عائشۃ فعاتبنی ابو بکر وجعل یطعن بیدہ فی خاصرتی
فلا یمنعنی من التحرک الا مکان راس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی فخذی فنام رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم حتی اصبح علی غیر ماء فانزل اللہ تعالی آیۃ التیمم فقال اسید بن الحضیر ما ہی باول برکتکم یا آل ابی بکر قالت
فبعثنا البعیر الذی کنت علیہ فوجدنا العقد تحتہ ترجمہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ ہم نکلے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے کسی سفر میں تو جب پہنچے ہم بیدا یا ذات الجیش کو گلوبند میرا ٹوٹ کر گر پڑا تو ٹھیر گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکے ڈھونڈنے
کے لیے اور لوگ بھی ٹھیر گئے ساتھ آپکے اور وہاں پانی نہ تھا اور نہ ساتھ لوگونکے پانی تھا تب لوگ آئے ابو بکر صدیقؓ پاس اور کہا کہ کیا
تمنے دیکھا کیا عائشہؓ نے ٹھیرا دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور لوگونکو اور نہ یہاں پانی ہے نہ ہمارے ساتھ پانی ہے تو ابو بکر آئے میرے
پاس اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر میری ران پر رکھے ہوئے سوتے تھے تو کہا ابو بکر نے روک دیا تونے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم اور لوگونکو اور نہ یہاں پانی ملتا ہے نہ اونکے پاس پانی ہے کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے غصہ ہوئے مجھپر اور ابو بکر اور
ہنسے ہاتھ سے میری کوکھ میں مارنے لگے تو میں ہلجاتی مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر میری ران پر تھا اسوجہ سے ہل سکتی تھی پھر
سوتے رہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہانتک کہ صبح ہوئی اور پانی نہ تھا تو اتاری اللہ جل جلالہ نے آیت تیمم کی تب کہا اسید بن
الحضیر نے کہ اے ابو بکر کے گھر والو یہ کچھ تمہاری پہلی برکت نہیں ہے یعنی تم سے ہمیشہ ایسی ہی برکتیں اور سہولتیں مسلمانونکو حاصل
ہوئی ہیں کہا عائشہؓ نے جب ہم چلنے لگے تو وہ گلوبند اوس اونٹ کے نیچے سے نکلا جسپر ہم سوار تھے **ف** بیدا یا اور ذات
الجیش دونوں مقام کے نام ہیں اللہ جل جلالہ کی اس آیت نے اور گلوبند کھو دینے میں بھی حکمت تھی تاکہ مسلمانونکو تیمم کا مسئلہ

معلوم ہو جاوے اور واجب ہے کہ وقت پر کام ادا کرے کہا یحییٰ نے پوچھے گئے امام مالک اوس شخص سے جس نے تیمم کیا ایک نماز کے لیے پھر دوسری نماز کا وقت آیا کیا پھر تیمم کرے یا وہی تیمم کافی ہے تو جواب دیا کہ تیمم کرے ہر نماز کے لیے کیونکہ اوس پر واجب ہے پانی ڈھونڈھنا ہر نماز کے وقت تو جب پانی ڈھونڈھے اور نہ ملے تیمم کرے کہا یحییٰ نے اور پوچھے گئے امام مالک اوس شخص سے جس نے تیمم کیا کیا وہ امامت کرے اون لوگوں کی جنہوں نے وضو کیا ہے تو کہا امام مالک نے کہ اگر اور کوئی امامت کرے تو بہتر ہے اور جو وہی امامت کرے تو بھی کچھ قباحت نہیں ہے کہا یحییٰ نے کہا مالک نے کہ ایک شخص نے تیمم کیا جب پانی نہ پایا تو وہ کھڑا ہوا نماز کو اور تکبیر تحریمہ کہہ لی یا ایک آدمی اوس کے سامنے نکلا جسکے پاس پانی تھا تو نماز کو نہ توڑے بلکہ تیمم سے تمام کر لیوے بعد نماز کے اگر پانی ملے تو بہتر ہے کہ وضو کر لیوے کہا یحییٰ نے کہا مالک نے جو شخص کھڑا ہوا نماز کو اور پانی پاوے نہ ملا سو اوس نے تیمم کر لیا تو اطاعت کی اوس نے اللہ جل جلالہ کی اب جس شخص نے پانی پایا وہ کچھ طہارت میں یا نماز کی فضیلت میں اوس سے زیادہ نہیں ہے کیونکہ دونوں نے اللہ جل جلالہ کے فرمودہ کے موافق عمل کیا اور اوسکا فرمودہ یہی ہے کہ جو شخص پانی پاوے قبل نماز کے شروع کرنے کے وہ وضو کر لیوے اور جو نہ پاوے وہ تیمم کر لیوے کہا یحییٰ نے کہا مالک نے کہ جو شخص جنب ہو وہ تیمم کر لیوے اور جس قدر معمول اوسکا قرآن پڑھنے کا ہے پڑھے اور نفل نماز ادا کرے جب تک پانی نہ پاوے اور اسی مقام میں جہاں کہ اوسکو نماز تیمم سے پڑھنا درست ہے

العمل في التيمم تیمم کی ترکیب کا بیان

عن نافع انه اقبل هو و عبد الله بن عمر من الجرف حتى اذا كانا بالمربد نزل عبد الله فتيمم صعيدا طيبا فمسح وجهه و يديه الى المرفقين ثم صلى ترجمہ نافع کہتے ہیں کہ میں اور عبداللہ بن عمر جرف سے آئے تو جب پہنچے مربد کو اوترے عبداللہ اور متوجہ ہوئے پاک زمین کی طرف تو تیمم کیا اپنے منہ کا اور ہاتھوں کا کہنیوں تک پھر نماز پڑھی **ف** اس اثر سے معلوم ہوتا ہے کہ تیمم کے صحیح ہونے کے لیے سفر شرط نہیں ہے بلکہ حضر میں بھی اگر پانی نہ ملے تو تیمم کرے یا پانی دور ہو خصوصاً اگرچہ ایک میل سے کم ہو اور یہی مذہب ہے امام مالک کا کیونکہ جرف اور مربد مدینہ سے بہت قریب ہیں جرف بعض مدینہ سے تین میل پر ہے اور مربد تو ایک ہی میل پر ہے اسی طرح جو شخص مقیم ہو اور تندرست ہو لیکن نماز کے قضا ہو جانے کا خوف ہو اوسکو بھی تیمم درست ہے زرقانی مع زیادة واختصار

عن نافع ان عبد الله بن عمر كان يتيمم الى المرفقين ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر تیمم کرتے تھے دونوں کہنیوں تک کہا یحییٰ نے پوچھے گئے امام مالک تیمم کی ترکیب سے اور کہاں تک کرنا چاہیے تو کہا کہ ایکدفعہ ہاتھ مار کر منہ پر مسح کرے اور دوسری دفعہ ہاتھ مار کر ہاتھوں کا مسح کرے کہنیوں تک **ف** صحیحین میں عمار سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کافی تھا تجھکو یہ پھر مارا حضرت نے دونوں ہتھیلیوں کو اپنی خاک پر اور پھونک ماری اون میں اور مسح کیا منہ پر اور دونوں ہاتھوں کا ہتھیلیوں تک اسی حدیث کیطرف امام احمد اور اصحاب حدیث گئے اور یہی قول قدیم ہے شافعی کا اور دو دفعہ ہاتھ مارنے کی بابت میں جتنی حدیثیں آئی ہیں اکثر ان میں سے ضعیف ہیں

تيمم الجنب جنب کو تیمم کرنیکا بیان

عن عبد الرحمن بن حرملة ان رجلا سال سعيد بن المسيب عن الرجل الجنب يتيمم ثم يدرك الماء فقال سعيد اذا ادرك الماء فعليه الغسل لما يستقبل ترجمہ عبدالرحمن بن حرملہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے پوچھا سعید بن المسیب سے کہ جنب

تیمم کیا پھر پایا پانی کو تو کہا سعید نے کہ جب پاوے پانی تو اوس پر غسل واجب ہوگا اتنا کہکر ف یعنی جو نماز تیمم سے
پڑھ چکا اوسکا اعادہ ضرور نہیں اگرچہ وقت باقی ہو کہا یحیی نے کہا مالک نے جس شخص کو احتلام ہو سفر مین اور نہ ہو اسکے
پاس پانی مگر بقدر وضو کے تو اگر اسکو پیاس کا خوف نہو تو اوس پانی سے اپنی شرمگاہ اور جو نجاست لگ گئی ہو دہو ڈالے
پھر تیمم کرے خاک پاک پر جیسا کہ حکم کیا ہے اسکو اللہ جل جلالہ نے کہا یحیی نے سوال ہوا مالک سے کہ ایک جنب کو تیمم کی ضرورت
ہوئی تو نہ پائی اوس نے مٹی مگر کہاری مٹی نمک کی کیا تیمم کرے اس سے اور کیا مکروہ ہے نماز اوسمین تو جوابدیا مالک نے کہاری
نمکین مٹی سے تیمم کرنے مین اور اس سے نماز پڑہنے مین کچھ مضائقہ نہین کیونکہ اللہ تعالی نے فرمایا فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا
پس جو قصد کرو زمین پاک کا تو جو چیز زمین کہلاوے اوس سے تیمم کیا جاوے اگرچہ کہاری نمکین ہو یا اور کچھ مَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ
مِنِ امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ حائضہ عورت سے مرد کو جو کام کرنا درست ہے اوسکا بیان عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ
أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يَحِلُّ لِي مِنِ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِتَشُدَّ عَلَيْهَا إِزَارَهَا ثُمَّ شَأْنَكَ بِأَعْلَاهَا ترجمہ زید بن اسلم سے روایت ہے کہ ایک شخص نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ کیا درست ہے مجھکو اپنی عورت سے جب وہ حائض ہو تو فرمایا آپنے باندہ اوسپر تہبند اوسکی پھر تجھے اختیار ہے تہبند کے اوپر ف
اس سے معلوم ہوا کہ ناف کے نیچے سے گھٹنوں تک عورت حائضہ سے لذت نہ اوٹہانا چاہیے یہی مذہب ہے جمہور علما کا عَنْ رَبِيعَةَ
ابْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ مُضْطَجِعَةً مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَإِنَّهَا قَدْ وَثَبَتْ وَثْبَةً شَدِيدَةً فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكِ لَعَلَّكِ نَفِسْتِ يَعْنِي
الْحَيْضَةَ فَقَالَتْ نَعَمْ قَالَ شُدِّي عَلَى نَفْسِكِ إِزَارَكِ ثُمَّ عُودِي إِلَى مَضْجَعِكِ ترجمہ ربیعہ بن ابی عبد الرحمن سے روایت ہے
کہ حضرت عائشہ لیٹی تہین ساتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک کپڑے مین آپنے کود کر الگ ہوئین تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے شاید حیض آیا تجہکو کہا ہان تو فرمایا آپنے باندہ لے تہبند اپنی پھر آکر وہین لیٹ جا عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ عُمَرَ أَرْسَلَ إِلَى عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُهَا هَلْ يُبَاشِرُ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَتْ
لِتَشُدَّ إِزَارَهَا عَلَى أَسْفَلِهَا ثُمَّ يُبَاشِرُهَا إِنْ شَاءَ ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر نے بھیجا کسی آدمی کو
حضرت عائشہ کے پاس یہ پوچھنے کو کہ مرد مباشرت کرے اپنی عورت سے حالت حیض مین تو کہا حضرت عائشہ نے چاہیے کہ باندہ لے تہبند نیچے
کے جسم پر پھر اگر چاہے مباشرت کرے اوس سے عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ سُئِلَا عَنِ
الْحَائِضِ هَلْ يُصِيبُهَا زَوْجُهَا إِذَا رَأَتِ الطُّهْرَ قَبْلَ أَنْ تَغْتَسِلَ فَقَالَا لَا حَتَّى تَغْتَسِلَ ترجمہ امام مالک کو پہنچا کہ
سالم بن عبد اللہ بن عمر اور سلیمان بن یسار پوچھے گئے حائضہ عورت جب پاک ہو جاوے تو جماع کرے خاوند اوسکا قبل غسل کے کہا اون
دونون نے نہین جب تک غسل نکرے ف برابر ہے حیض اوسکا اکثر مدت پر ختم ہوا ہو یا اقل مدت مین یہی مذہب ہے مالک اور
شافعی اور احمد اور زفر اور جمہور فقہا کا اور نقل کیا اسحق بن راہویہ نے اجماع تابعین کا اسپر اور ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ

حائضہ عورت سے مرد کو کیا کام کرنا درست ہے اسکا بیان

نے کہا کہ اگر دس دن کی مدت میں حیض ختم ہوا تو قبل غسل کے بھی وطی جائز ہے اور جو دس دن سے کم میں ختم ہوا تو جب تک غسل نہ کرے
یا اوسپر وقت بقدر غسل اور اللہ اکبر تحریمہ کے نگذر جاوے وطی درست نہیں ہے ابن عبد البر نے کہا کہ یہ صرف تحکم ہے کوئی وجہ اسکی
معلوم نہیں ہوتی (زرقانی) **طُهْرُ الْحَائِضِ** حائضہ کب پاک ہوتی ہے حیض سے اسکا بیان **عَنْ** أُمِّ عَلْقَمَةَ مَوْلَاةِ
عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ النِّسَاءُ يَبْعَثْنَ إِلَى عَائِشَةَ بِالدِّرَجَةِ فِيهَا الْكُرْسُفُ فِيهِ الصُّفْرَةُ مِنْ دَمِ الْحَيْضَةِ يَسْأَلْنَهَا
عَنِ الصَّلَاةِ فَتَقُولُ لَهُنَّ لَا تَعْجَلْنَ حَتَّى تَرَيْنَ الْقَصَّةَ الْبَيْضَاءَ تُرِيدُ بِذَلِكَ الطُّهْرَ مِنَ الْحَيْضَةِ ترجمہ مرجانہ
سے جو ماں ہیں علقمہ کی اور مولاۃ ہیں حضرت عائشہ کی روایت ہے کہ عورتیں ڈبیوں میں روئی رکھکر حضرت عائشہ کو دکھانیکو
بھیجتی تھیں اس روئی میں زردی ہوتی تھی حیض کے خون کی پوچھتی تھیں کہ نماز پڑھیں یا نہ پڑھیں تو کہتی تھیں حضرت
عائشہ مت جلدی کرو تم نماز میں یہانتک کہ دیکھو سفید قصہ مراد یہ تھی کہ پاک ہو جاؤ حیض سے **ف** قصہ وہ پانی
ہے سفید جو وقت بند ہونے حیض کے رحم سے نکلتا ہے اور بعضوں نے کہا کہ قصہ سے مراد وہ کپڑا ہے جو عورتیں فرج میں
رکھتی ہیں جب بالکل سفید نکلے تو معلوم ہوا کہ اب خون بند ہو گیا مصفّٰے میں ہے کہ قصہ ایک چیز ہے مثل سفید دھاگے کی
جو نکلتا ہے بعد خون بند ہونیکے اور یہی ہے اکثر اہل علم میں مالک نے کہا کہ پوچھا میں نے عورتوں سے قصہ کو تو پہچانتی
تہیں وسلو **عَنْ** ابْنَةِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ بَلَغَهَا أَنَّ نِسَاءً كُنَّ يَدْعُونَ بِالْمَصَابِيحِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ يَنْظُرْنَ
إِلَى الطُّهْرِ فَكَانَتْ تَعِيبُ ذَلِكَ عَلَيْهِنَّ وَتَقُولُ مَا كَانَ النِّسَاءُ يَصْنَعْنَ هَذَا ترجمہ ام کلثوم سے جو بیٹی ہیں
زید بن ثابت کی روایت ہے کہ اون کو خبر پہنچی اس بات کی کہ عورتیں منگاتی ہیں چراغ بیچ رات کو اور دیکھتی ہیں کہ حیض
سے پاک ہوئیں یا نہیں تو ام کلثوم عیب جانتی تہیں اس بات کو اور کہتی تہیں کہ صحابہ کی عورتیں ایسا نہیں کرتی تہیں **ف**
یعنی بیفائدہ تکلیف اٹھانا ہے نہ اسوقت نماز کا وقت ہے نہ کچھ پھر کیا ضرور ہے کہ تفحص کرے حافظ نے کہا کہ اس قول
پر اعتراض یہ ہے کہ اسوقت عشا کا وقت ہوتا ہے بعضوں نے کہا عیب کی وجہ یہ ہے کہ رات کو زردی سفیدی میں ملتبس ہوگی
تو وہ نماز پڑھلیں گی قبل طہر کے (زرقانی) شاہ ولی اللہ صاحب نے کہا کہ عیب اس وجہ سے ہے کہ بیچ بیچ رات میں دیکھنا
کیا ضرور ہے جب رات اتنی باقی رہے کہ غسل و نماز کو مکتفی ہو اوسوقت دیکھ لیں کہا یحیی نے پوچھے گئے امام مالک
حائضہ سے جب پاک ہو جاوے لیکن پانی نہ پاوے تو تیمم کرے کہا ہاں تیمم کرے کیونکہ مثال اسکی جنب کی سی ہے جنب کو پانی
نملے تو وہ بھی تیمم کر لیوے **جَامِعُ الْحَيْضَةِ** اس باب میں مختلف مسائل حیض کے مذکور ہیں **عَنْ** مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ
أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فِي الْمَرْأَةِ الْحَامِلِ تَرَى الدَّمَ إِنَّهَا تَدَعُ الصَّلَاةَ ترجمہ امام مالک
کو پہونچا حضرت عائشہ سے کہ کہا انہوں نے عورت حاملہ اگر دیکھے خون کو تو چھوڑ دیوے نماز کو **ف** کیونکہ حاملہ کو بھی کبھی
حیض آتا ہے یہی مذہب ہے ابن المسیب ابن شہاب اور امام مالک کا اور ابو حنیفہ اور احمد اور سفیان ثوری کا مذہب ہے کہ وہ حیض
نہیں ہے **عَنْ** مَالِكٍ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ شِهَابٍ عَنِ الْمَرْأَةِ الْحَامِلِ تَرَى الدَّمَ قَالَ تَكُفُّ عَنِ الصَّلَاةِ ترجمہ امام مالک نے پوچھا ابن شہاب

حائضہ کب پاک ہوتی ہے حیض سے اسکا بیان

سے کہ عورت حاملہ اگر دیکھے خون کو تو کہا ابن شہاب نے باز رہے نماز سے کہا یحییٰ نے کہا مالک نے کہ ہمارا مذہب یہی ہے عن عائشة زوج
النبی صلی الله علیه وسلم انها قالت كنت ارجل راس رسول الله صلی الله علیه وسلم وانا حائض ترجمہ حضرت عائشہ
نے کہا میں کنگھی کرتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر میں اور میں حائضہ ہوتی تھی عن اسماء بنت ابی بکر الصدیق
انها قالت سألت امرأة رسول الله صلی الله علیه وسلم فقالت أرأيت احدنا اذا اصاب ثوبها الدم من الحيضة كيف
تصنع فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اصاب ثوب احدكن الدم من الحيضة فلتقرصه ثم لتنضحه
بالماء ثم لتصل فيه ترجمہ اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے کہ ایک عورت نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اگر ہمارے
کپڑے کو خون حیض کا لگ جاوے تو کیا کریں فرمایا آپ نے جب لگ جاوے کسی ایک کے کپڑے میں تم میں سے خون حیض کا تو مل ڈالے اسکو پھر
دھو ڈالے پانی سے پھر نماز پڑھے اس کپڑے سے

ما جاء فی المستحاضة

مستحاضہ کا بیان مستحاضہ اس عورت کو کہتے ہیں
جسکا خون بعد ایام حیض کے بھی آیا کرے عن عائشة زوج النبی صلی الله علیه وسلم انها قالت قالت فاطمة بنت
ابی حبیش یا رسول الله انی لا اطهر افادع الصلوة فقال لها رسول الله صلی الله علیه وسلم انما ذلک عرق ولیست
بالحيضة فاذا اقبلت الحيضة فاتركي الصلوة فاذا ذهب قدرها فاغسلي عنك الدم وصلي ترجمہ عائشہ صدیقہ
سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت ابی حبیش نے کہا یا رسول اللہ میں پاک نہیں ہوتی ہوں تو کیا چھوڑ دوں نماز کو فرمایا آپ نے یہ خون کسی
رگ کا ہے اور حیض نہیں ہے تو جب حیض آوے ف یعنے وہ دن آویں جن دنوں میں قبل اس بیماری کے حیض
آیا تھا ت تو چھوڑ دے نماز کو پھر جب وہ مدت گزر جاوے تو خون دھو کر نماز پڑھ لے ف یعنے بعد غسل کے جیسا بخاری
کی روایت میں صرح ہے اب ہر نماز کے لیے وضو کرنا اسکو مستحب ہے کیونکہ اس خون نکلنے سے وضو اسکا نہ ٹوٹیگا نزدیک
امام مالک کے اور بعض ائمہ کے نزدیک ہر نماز کے لیے وضو کرنا ضرور ہے عن ام سلمة زوج النبی صلی الله علیه وسلم
ان امرأة كانت تهراق الدماء في عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم فاستفتت لها ام سلمة رسول الله صلی الله علیه
وسلم فقال لتنظر الى عدد الليالي والايام التي كانت تحيضهن من الشهر قبل ان يصيبها الذي اصابها فلتترك
الصلوة قدر ذلك من الشهر فاذا خلفت ذلك فلتغتسل ثم لتستثفر بثوب ثم لتصل ترجمہ ایک عورت کا خون
بہا کرتا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں تو فتوی پوچھا اسکے واسطے ام سلمہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپ نے
کہ شمار کرلے ان دنوں اور راتوں کا جن میں حیض آتا تھا قبل اس بیماری کے تو چھوڑ دے نماز کو اسقدر مدت میں ہر مہینے
سے پس جب گذر جاوے وہ مدت تو غسل کرے اور ایک کپڑا باندھ لیوے فرج پر پھر نماز پڑھے عن زينب بنت ابي سلمة
انها رأت زينب بنت جحش التي كانت تحت عبد الرحمن بن عوف وكانت تستحاض فكانت تغتسل وتصلي ترجمہ
زینب بنت ابی سلمہ نے دیکھا زینب بنت جحش کو جو نکاح میں تھیں عبدالرحمن بن عوف کے انکو استحاضہ تھا اور وہ غسل کرکے
نماز پڑھتی تھیں ف یہ غلطی ہے موطا کے راوی کی زینب بنت جحش سے عبدالرحمن بن عوف نے کبھی نکاح

استحاضہ کا بیان

نہین کیا بلکہ اون سے زید بن حارثہ نے نکاح کیا تہا پہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا اور عبد الرحمن کے نکاح مین ام حبیبہ بنت جحش تہین جو بہن ہین زینب بنت جحش کی اور دوسری حدیثون مین مذکور ہے کہ استحاضہ حمنہ بنت جحش کو ہو گیا تہا ابن عبد البر نے کہا کہ یہ عجیب بات ہے کہ جحش کی تینون بیٹیان استحاضہ مین مبتلا تہین اور بعضون نے کہا کہ سوا حمنہ کے کسیکو استحاضہ نہ تہا واللہ اعلم (زرقانی) **عَنْ** سُمَیٍّ مَولَی اَبِی بَکْرٍ اَنَّ الْقَعْقَاعَ بْنَ حَکِیْمٍ وَزَیْدَ بْنَ اَسْلَمَ اَرْسَلَاہُ اِلٰی سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ یَسْاَلُہٗ کَیْفَ تَغْتَسِلُ الْمُسْتَحَاضَۃُ فَقَالَ تَغْتَسِلُ مِنْ طُہْرٍ اِلٰی طُہْرٍ وَّتَتَوَضَّاُ لِکُلِّ صَلٰوۃٍ فَاِنْ غَلَبَہَا الدَّمُ اسْتَثْفَرَتْ **ترجمہ** قعقاع بن حکیم اور زید بن اسلم نے سُمی کو بہیجا سعید بن المسیب پاس یہ پوچہنے کو کہ کیونکر غسل کرے مستحاضہ کہا سعید نے غسل کرے ایک طہر سے دوسرے طہر تک اور وضو کرے ہر نماز کے لیے تو اگر خون بہت آوے ایک کپڑا باندہ لیوے اپنی فرج پر **ف** ایک طہر سے دوسرے طہر تک اس سے یہ غرض ہے کہ جب مدت مقرر حیض کی گذر جاوے تو غسل کرے اب جب پہر حیض کے دن آکر گذر جاوینگے تو پہر غسل کرے گی **عَنْ** عُرْوَۃَ بْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّہٗ قَالَ لَیْسَ عَلَی الْمُسْتَحَاضَۃِ اِلَّا اَنْ تَغْتَسِلَ غُسْلًا وَّاحِدًا ثُمَّ تَتَوَضَّاُ بَعْدَ ذٰلِکَ لِکُلِّ صَلٰوۃٍ **ترجمہ** عروہ بن الزبیر سے روایت ہے کہا انہون نے مستحاضہ پر ایک ہی غسل ہے پہر وضو کیا کرے ہر نماز کے لیے **کہا یحیی** نے کہا مالک نے ہمارے نزدیک حکم یہ ہے کہ مستحاضہ جب نماز پڑہنے لگے تو خاوند کو جماع بہی درست ہے اسیطرح نفسا کو جب مدت مقرر کی انتہا تک خون آلیوے اور بعد اوسکے بہی خون دیکہے تو خاوند اوس سے جماع کر سکتا ہے اور یہ خون بہی بمنزلہ استحاضہ کے ہے **ف** نفسا وہ عورت ہے جو جننے کے بعد خون دیکہتی ہے **کہا یحیی** نے کہا مالک نے ہمارے نزدیک حکم مستحاضہ کا عروہ کی حدیث کے موافق ہے جسکو روایت کیا عروہ نے عائشہ سے انہون نے آنحضرت صلعم سے جو ابتدائے باب مین گذری اور جتنی روایتین ہین اس باب مین اوس سے مجہکو وہ روایت بہت زیادہ پسند ہے

مَاجَاءَ فِیْ بَوْلِ الصَّبِیِّ بچے کے پیشاب کا بیان

عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّہَا قَالَتْ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِصَبِیٍّ فَبَالَ عَلٰی ثَوْبِہٖ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ فَاَتْبَعَہٗ اِیَّاہُ **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک لڑکا لائے سو اس نے پیشاب کر دیا آپکے کپڑے پر پس منگایا آپنے پانی تو ڈالدیا اوس پر **عَنْ** اُمِّ قَیْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ اَنَّہَا اَتَتْ بِابْنٍ لَّہَا صَغِیْرٍ لَّمْ یَاْکُلِ الطَّعَامَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَجْلَسَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجْرِہٖ فَبَالَ عَلٰی ثَوْبِہٖ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ فَنَضَحَہٗ وَلَمْ یَغْسِلْہُ **ترجمہ** ام قیس سے روایت ہے کہ وہ اپنے چہوٹے بچے کو جس نے کہانا نہ کہایا تہا لے آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تو بٹہا لیا آپنے اوس بچےکو گود مین اپنی تو موت دیا اوسنے آپکے کپڑے پر پس منگایا آپنے پانی اور ڈالدیا اوس پر اور نہ دہویا کپڑے کو **ف** یعنی نچوڑ کر نہ دہویا فقط پانی اوس پر بہا دیا زرقانی نے کہا کہ یہان پر تین مذہب ہین ایک یہ کہ لڑکے کے پیشاب پر صرف پانی چہڑکنا کافی ہے نہ لڑکی کی دوسری یہ کہ دونو کے پیشاب پر پانی چہڑکنا کافی ہے اور تیسری یہ دونو کے پیشاب کو دہونا چاہیے یہ اختلاف جبتک ہے کہ لڑکا لڑکی کہانا نہ کہاتے ہون جب کہانے لگین تو بالاتفاق دہونا چاہیے

مَاجَاءَ فِی الْبَوْلِ قَائِمًا وَّغَیْرِہٖ کہڑے ہو کر پیشاب کرنے وغیرہ کا بیان

بچے کے پیشاب کا بیان

کہڑے ہو کر پیشاب کرنے وغیرہ کا بیان

سو کہ عورت حاملہ اگر دیکھے خون کو تو کہا ابن شہاب نے باز رہے نماز سے کہا یحییٰ نے کہا مالک نے کہ ہمارا مذہب یہی ہے عن عائشۃ زوج
النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا قالت کنت ارجل راس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا حائض ترجمہ حضرت عائشہ
نے کہا میں کنگھی کرتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر میں اور میں حائضہ ہوتی تھی عن اسماء بنت ابی بکر الصدیق
انہا قالت سالت امرأۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت ارأیت احدنا اذا اصاب ثوبہا الدم من الحیضۃ کیف
تصنع فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اصاب ثوب احدکن الدم من الحیضۃ فلتقرصہ ثم لتنضحہ
بالماء ثم لتصل فیہ ترجمہ اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے کہ ایک عورت نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اگر ہمارے
کپڑے کو خون حیض کا لگ جاوے تو کیا کریں فرمایا آپ نے جب پہنچ جاوے کسی ایک کے کپڑے میں تم میں سے خون حیض کا تو مل ڈالے اسکو پھر
دھو ڈالے پانی سے پھر نماز پڑھے اُس کپڑے سے

ما جاء فی المستحاضۃ

مستحاضہ کا بیان مستحاضہ اس عورت کو کہتے ہیں
جسکا خون بعد ایام حیض کے بھی آیا کرے عن عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا قالت قالت فاطمۃ بنت
ابی حبیش یا رسول اللہ انی لا اطہر افادع الصلوۃ فقال لہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما ذلک عرق ولیست
بالحیضۃ فاذا اقبلت الحیضۃ فاترکی الصلوۃ فاذا ذہب قدرہا فاغسلی عنک الدم وصلی ترجمہ عائشہ صدیقہ
سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت ابی حبیش نے کہا یا رسول اللہ میں پاک نہیں ہوتی ہوں تو کیا چھوڑ دوں نماز کو فرمایا آپ نے یہ خون کسی
رگ کا ہے اور حیض نہیں ہے تو جب حیض آوے ف یعنے وہ دن آویں جن دنوں میں قبل اس بیماری کے حیض
آیا تھا ت تو چھوڑ دے نماز کو پھر جب وہ مدت گزر جاوے تو خون دھو کر نماز پڑھ لے ف یعنے بعد غسل کے جیسا بخاری
کی روایت میں مصرح ہے اب ہر نماز کے لیے وضو کرنا اسکو مستحب ہے کیونکہ اس خون نکلنے سے وضو اسکا نہ ٹوٹیگا نزدیک
امام مالک کے اور بعض ائمہ کے نزدیک ہر نماز کے لیے وضو کرنا ضرور ہے عن ام سلمۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ان امرأۃ کانت تہراق الدماء فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستفتت لہا ام سلمۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فقال لتنظر الی عدد اللیالی والایام التی کانت تحیضہن من الشہر قبل ان یصیبہا الذی اصابہا فلتترک
الصلوۃ قدر ذلک من الشہر فاذا خلفت ذلک فلتغتسل ثم لتستثفر بثوب ثم لتصل ترجمہ ایک عورت کا خون
بہا کرتا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں تو فتویٰ پوچھا اسکے لیے ام سلمہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپ نے
کہ شمار کرلے ان دنوں اور راتوں کا جن میں حیض آتا تھا قبل اس بیماری کے تو چھوڑ دے نماز کو اسقدر مدت میں ہر مہینے
سے پس جب گذر جاوے وہ مدت تو غسل کرے اور ایک کپڑا باندھ لیوے فرج پر پھر نماز پڑھے عن زینب بنت ابی سلمۃ
انہا رأت زینب بنت جحش التی کانت تحت عبد الرحمن بن عوف وکانت تستحاض فکانت تغتسل وتصلی ترجمہ
زینب بنت ابی سلمہ نے دیکھا زینب بنت جحش کو جو نکاح میں تھیں عبد الرحمن بن عوف کے انکو استحاضہ تھا اور وہ غسل کر کے
نماز پڑھتی تھیں ف یہ غلطی ہے مؤطا کے راوی کی زینب بنت جحش سے عبد الرحمن بن عوف نے کبھی نکاح

نہین کیا بلکہ اون سے زید بن حارثہ نے نکاح کیا تہا پہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا اور عبد الرحمن کے نکاح مین ام حبیبہ بنت جحش تہین جو بہن ہین زینب بنت جحش کی اور دوسری حدیثون مین مذکور ہے کہ استحاضہ حمنہ بنت جحش کو ہو گیا تہا ابن عبد البر نے کہا کہ یہ عجیب بات ہے کہ جحش کی تینون بیٹیان استحاضہ مین مبتلا تہین اور بعضون نے کہا کہ سوا حمنہ کے کسیکو استحاضہ تہا واللہ اعلم ازرقانی عَنْ سُمَیٍّ مَوْلَی اَبِیْ بَکْرٍ اَنَّ الْقَعْقَاعَ بْنَ حَکِیْمٍ وَزَیْدَ بْنَ اَسْلَمَ اَرْسَلَاہُ اِلٰی سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ یَسْاَلُہٗ کَیْفَ تَغْتَسِلُ الْمُسْتَحَاضَۃُ فَقَالَ تَغْتَسِلُ مِنْ طُہْرٍ اِلٰی طُہْرٍ وَتَتَوَضَّأُ لِکُلِّ صَلٰوۃٍ فَاِنْ غَلَبَہَا الدَّمُ اسْتَثْفَرَتْ **ترجمہ** قعقاع بن حکیم اور زید بن اسلم نے سمی کو بہیجا سعید بن المسیب پاس کہ پوچہین اونسے کیونکر غسل کرے مستحاضہ کہا سعید نے غسل کرے ایک طہر سے دوسرے طہر تک اور وضو کرے ہر نماز کے لیے تو اگر خون بہت آوے ایک کپڑا باندہ لیوے اپنی فرج پر **ف** ایک طہر سے دوسرے طہر تک اس سے یہ غرض ہے کہ جب مدت مقرر حیض کی گذر جاوے تو غسل کرے اب جب پہر حیض کے دن آکر گذر جاوینگے تو غسل کرے گی عَنْ عُرْوَۃَ بْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّہٗ قَالَ لَیْسَ عَلَی الْمُسْتَحَاضَۃِ اِلَّا اَنْ تَغْتَسِلَ غُسْلًا وَّاحِدًا ثُمَّ تَتَوَضَّأُ بَعْدَ ذٰلِکَ لِکُلِّ صَلٰوۃٍ **ترجمہ** عروہ بن الزبیر سے روایت ہے کہا انہون نے مستحاضہ پر ایک ہی غسل ہے پہر وضو کیا کرے ہر نماز کے لیے **کہا** یحیی نے کہا مالک نے ہمارے نزدیک حکم یہ ہے کہ مستحاضہ جب نماز پڑہنے لگے تو خاوند کو جماع بہی درست ہے اسیطرح نفسا کو جب مدت مقرر کی انتہا تک خون آلیوے اور بعد اوسکے بہی خون دیکہے تو خاوند اوس سے جماع کرسکتا ہے اور یہ خون بہی بمنزلہ استحاضہ کے ہے **ف** نفساء وہ عورت ہے جو جننے کے بعد خون دیکہتی ہے **کہا** یحیی نے کہا مالک نے ہمارے نزدیک حکم مستحاضہ کا عروہ کی حدیث کے موافق ہے جسکو روایت کیا عروہ نے عائشہ سے انہون نے آنحضرت صلعم سے جو ابتدائے باب مین گذری اور حنفیہ رو ہی مین ہے اس باب مین اسیسے جسکو وہ روایت ہے زیادہ پسند ہے

مَا جَاءَ فِیْ بَوْلِ الصَّبِیِّ بچے کے پیشاب کا بیان

عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّہَا قَالَتْ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِصَبِیٍّ فَبَالَ عَلٰی ثَوْبِہٖ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ فَاَتْبَعَہٗ اِیَّاہُ **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک لڑکا لائے سو اس نے پیشاب کر دیا آپکے کپڑے پر پس منگایا آپنے پانی تو ڈالدیا اوسپر عَنْ اُمِّ قَیْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ اَنَّہَا اَتَتْ بِابْنٍ لَّہَا صَغِیْرٍ لَمْ یَاْکُلِ الطَّعَامَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَجْلَسَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حِجْرِہٖ فَبَالَ عَلٰی ثَوْبِہٖ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ فَنَضَحَہٗ وَلَمْ یَغْسِلْہُ **ترجمہ** ام قیس سے روایت ہے کہ وہ اپنے چہوٹے بچے کو جسنے کہانا نہ کہایا تہا لے آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تو بٹہا لیا آپنے اوس بچے کو گود مین اپنی تو موت دیا اوسنے آپکے کپڑے پر پس منگایا آپنے پانی اور ڈالدیا اوسپر اور نہ دہویا کپڑے کو **ف** یعنی نچوڑ کر نہ دہویا فقط پانی اوسپر بہا دیا زرقانی نے کہا کہ یہان پر تین مذہب ہین ایک یہ کہ لڑکے کے پیشاب پر صرف پانی چہڑکنا کافی ہے نہ لڑکی کی دوسری یہ کہ دونو کے پیشاب پر پانی چہڑکنا کافی ہے اور تیسری یہ دونو کے پیشاب کو دہونا چاہیے یہ اختلاف جبتک ہے کہ لڑکا لڑکی کہانا نہ کہاتے ہون ورنہ وہ پیشاب دونو کا بالاتفاق دہونا چاہیے

مَا جَاءَ فِی الْبَوْلِ قَائِمًا وَغَیْرِہٖ کہڑے ہو کر پیشاب کرنے وغیرہ کا

بچے کے پیشاب کا بیان

بچے کے پیشاب پر پانی چہڑکنے کا بیان

بیان عن یحییٰ بن سعید انہ قال دخل اعرابی المسجد فکشف عن فرجہ لیبول فصاح الناس بہ حتی علا الصوت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اترکوہ فترکوہ فبال ثم امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بذنوب من ماء فصب علی ذلک المکان ترجمہ یحییٰ بن سعید انصاری سے روایت ہے کہ ایک اعرابی مسجد میں آیا اور ستر اپنا کھولا موتنے کے لیے تو غل مچایا لوگوں نے اور بہت پکارا ہوا تب فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دو اسکو پس چھوڑ دیا لوگوں نے جب پیشاب کر چکا تو حکم کیا آپ نے ایک ڈول پانی کا ڈالا دیا گیا اُس جگہہ پر **ف** مسلم کی روایت میں ہے کہ جب وہ پیشاب کر چکا تو آپ نے اُسکو بلا کر سمجھایا کہ مسجدین پیشاب پاخانہ کے لیے نہیں بنائی گئیں بلکہ اللہ جل جلالہ کے ذکر اور نماز اور قرآن شریف پڑھنے کے لیے اس حدیث سے کمال خلق اور رحم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معلوم ہوا بعض علمانے کہا ہے کہ اسمین بڑی بڑی حکمتین تہین اگر اُسی وقت اُس گنوار کو نکالدیتے یا مارتے تو وہ بددل ہوجاتا اور بات نہ سمجھتا یا موتتا چلا جاتا تو تمام مسجد آلودہ ہوجاتی اگر بند کرتا تو بیمار ہوجاتا واللہ اعلم عن عبد اللہ بن دینار انہ قال رأیت عبد اللہ بن عمر یبول قائما ترجمہ عبد اللہ بن دینار سے روایت ہے کہ مینے دیکھا عبد اللہ بن عمر کو کھڑے کھڑے پیشاب کرتے ہوئے **ف** بعض احادیث مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی کھڑے ہوکر پیشاب کرنا منقول ہے مگر حاکم اور بیہقی نے ابوہریرہ سے روایت کیا کہ آپنے کھڑے ہوکر سو اسطے کیا کہ آپکے گھٹنون مین درد تھا لیکن یہ روایت ضعیف ہے اور بعض علمانے کہا کہ حدیث کھڑے ہوکر پیشاب کرنیکی منسوخ ہے حدیث عائشہ سے کہ آنحضرت نے پیشاب کھڑے ہوکر نہین کیا جب سے قرآن اترا روایت کیا اسکو ابوعوانہ اور حاکم نے زرقانی نے کہا کہ صحیح یہ بات ہے کہ کھڑے ہوکر پیشاب کرنیکی حدیث منسوخ نہیں ہے کیونکہ عمر اور عبد اللہ بن عمر اور علی اور زید بن ثابت سے کھڑے ہوکر پیشاب کرنا منقول ہے اور ممانعت میں اسکی کوئی حدیث آنحضرت سے ثابت نہین ہوئی لکہتے ہے کہا یحییٰ نے سوال ہوا مالک سے کہ بعد پیشاب یا پاخانہ کے پانی سے استنجا کرنے مین کوئی حدیث آئی ہے تو جواب دیا کہ مجھے پہونچا ہے بعض سلف سے کہ وہ استنجا کرتے تھے پانی سے بعد پاخانہ کے اور مین اچھا جانتا ہون استنجا پانی سے بعد پیشاب کے **ف** اگر چہ صرف ڈھیلا لینا بھی کفایت کرتا ہے زرقانی | ما جاء فی السواک مسواک کرنیکا بیان عن عبید بن السباق ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی جمعۃ من الجمع یا معشر المسلمین ان ھذا یوم جعلہ اللہ عیدا فاغتسلوا ومن کان عندہ طیب فلا یضرہ ان یمس منہ وعلیکم بالسواک ترجمہ عبید بن السباق سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی جمعہ کو فرمایا کہ یہ وہ دن ہے جسکو اللہ تعالیٰ نے عید کا دن کیا ہے تو غسل کرو اور جسکے پاس خوشبو ہو تو آجکے دن خوشبو لگانا نقصان نہین ہے اور لازم کر لو تم مسواک کو عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لولا ان اشق علی امتی لامرتہم بالسواک ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مشکل نہ ہوتا میری امت پر تو واجب کر دیتا مین مسواک اور نیز عن ابی ہریرۃ انہ قال لولا ان یشق علی امتہ لامرہم بالسواک مع کل وضوء ترجمہ ابوہریرہ نے کہا اگر شاق نہ ہوتا حضرت کی امت پر تو آپ حکم کرتے انکو مسواک کرنیکا ہر وضو کے ساتھ **ف** ابن عبد البر نے کہا کہ اس حدیث کو معن بن عیسیٰ اور ایوب بن صالح اور عبد الرحمن بن مہدی

مسواک کا بیان

بغیر بسم نے امام مالک سے مرفوعًا روایت کیا ہی اس لفظ سے لولا ان اشق علی امتی لامرتہم بالسواک مع کل وضوء اور اسیطرح روایت کیا اسکو شافعی نے مسند مین اور بیہقی نے اور طبرانی نے معجم اوسط مین باسناد حسن حضرت علی سے مرفوعًا اور روایت کیا حاکم اور بیہقی نے ابو ہریرہ سے مرفوعًا لولا ان اشق علی امتی لفرضت علیہم السواک مع الوضوء کہا حاکم نے صحیح علی شرطہما ولم یخرجاہ ولکن لفظہ اور بخاری کی روایت مین ہی کل صلوٰۃ ہے اور اسیطرح مسلم کی روایت مین اور اختلاف کیا علما نے مسواک کے حکم مین تو اکثر اہل علم عدم وجوب کے طرف گئے ہین اور اسحاق بن راہویہ اور داود ظاہری سے وجوب منقول ہے یہانتک کہ اسحق بن راہویہ نے کہا کہ اگر قصدًا مسواک ترک کریگا تو نماز اوسکی باطل ہوجاویگی (زرقانی)

ماجاء فی الندآء للصلوٰۃ

اذان کے بیان مین **عن** یحیی بن سعید انہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد اراد ان یتخذ خشبتین یضرب بہما لیجتمع الناس للصلوٰۃ فاری عبد اللہ بن زید الانصاری ثم من بنی الحارث بن الخزرج خشبتین فی النوم فقال ان ہاتین لنحو مما یرید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقیل الا تؤذنون للصلوٰۃ فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین استیقظ فذکر لہ ذلک فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالاذان **ترجمہ** یحیی بن سعید انصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قصد کیا دو لکڑیان لینیکا اسلیے کہ جب انکو مارین تو آواز سے پہچانین لوگ اور جمع ہون لوگ نماز کیلیے پس خواب مین دیکھا عبد اللہ بن زید نے دو لکڑیان اور کہا کہ یہ لکڑیان تو ایسی ہین جیسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے ہین پھر کہا گیا اونسے خواب مین کہ تم اذان کیون نہین دیتے نماز کے لیے تو جب جاگے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور بیان کیا اونسے خواب پس حکم دیا آپ نے اذان کا **عن** ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا سمعتم النداء فقولوا مثل ما یقول المؤذن **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سنو تم اذان کو تو کہو جیسا کہ کہتا جاتا ہے موذن **ف** یعنے جو کلمہ موذن کہے سننے والا بھی وہی کہے مسلم نے عمر سے اور بخاری نے معاویہ سے روایت کی کہ جب موذن حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح کہے تو سننے والا لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہے ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جواب اذان کا دینا واجب ہے اور یہی مذہب ہے بعض سلف کا اور یہی قول ہے حنفیہ اور ظاہریہ اور ابن وہب کا اور جمہور کے نزدیک واجب نہین ہے شمس الائمہ نے کہا کہ جواب دینا صرف زبان سے نہین کافی ہے بلکہ اذان ہوتے ہی مسجد کو چلنا چاہیے تو جس نے زبان سے جواب دے دیا اور پاون سے نہ چلا اس نے جواب بھی نہ دیا (زرقانی و محلی) اور جب تکبیر ہو تو اسکا بھی جواب اسیطرح سے دے اور قد قامت الصلوٰۃ کے وقت اقامہا اللہ وادامہا کہے جیسا حدیث شریف مین وارد ہے **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لو یعلم الناس ما فی النداء والصف الاول ثم لم یجدوا الا ان یستہموا علیہ لاستہموا ولو یعلمون ما فی التہجیر لاستبقوا الیہ ولو یعلمون ما فی العتمۃ والصبح لاتوہما ولو حبوا **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر معلوم ہوتا لوگون کو جو کچھ اذان دینے مین اور صف اول مین ثواب ہے پھر نہ پا سکتے ان کو بغیر قرعہ کے البتہ قرعہ ڈالتے اور اگر معلوم ہوتا لوگون کو جو کچھ نماز کے اول وقت پڑھنے مین ثواب ہے البتہ جلدی کرتے اسکی طرف اور اگر معلوم ہوتا جو کچھ ثواب ہے عشا اور صبح کی

اذان کے بیان مین

بیان عن یحییٰ بن سعید انہ قال دخل اعرابی المسجد فکشف عن فرجہ لیبول فصاح الناس بہ حتی علا الصوت
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اترکوہ فترکوہ فبال ثم امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بذنوب من ماء فصب
علی ذلک المکان ترجمہ یحییٰ بن سعید انصاری سے روایت ہے کہ ایک اعرابی مسجد میں آیا اور ستر اپنا کھولا موتنے کے لیے تو غل مچایا
لوگوں نے اور بڑا پکارا ہوا تب فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دو اسکو پس چھوڑ دیا لوگوں نے جب پیشاب کر چکا تو حکم کیا آپ نے ایک
ڈول پانی کا ڈالا گیا اُس جگہہ پر **ف** سلم کی سعادت یہی ہے کہ جب وہ پیشاب کر چکا تو آپ نے اُسکو بلا کر سمجھایا کہ مسجدیں
پیشاب پائخانہ کے لیے نہیں بنائی گئی ہیں بلکہ اللہ جل جلالہ کے ذکر اور نماز اور قرآن شریف پڑھنے کے لیے اس حدیث سے کمال
خلق اور رحم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معلوم ہوا بعض علما نے کہا ہے کہ اس میں بڑی بڑی حکمتیں تھیں اگر اُسی وقت اُس گنوار
کو لوگ اُٹھا دیتے یا مارتے تو وہ بددل ہو جاتا اور بات نہ سمجھتا یا موتتا چلا جاتا تمام مسجد آلودہ ہو جاتی اگر بند کرتا تو بیمار ہو جاتا واللہ
اعلم عن عبد اللہ بن دینار انہ قال رأیت عبد اللہ بن عمر یبول قائما ترجمہ عبد اللہ بن دینار سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا عبد اللہ
بن عمر کو کھڑے کھڑے پیشاب کرتے ہوئے **ف** بعض احادیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی کھڑے ہو کر پیشاب کرنا منقول
ہے مگر حاکم اور بیہقی نے ابو ہریرہ سے روایت کیا کہ آپ نے کھڑے ہو کر اس طرح کیا کہ آپ کے گھٹنوں میں درد تھا لیکن یہ روایت ضعیف
ہے اور بعض علما نے کہا کہ حدیث کھڑے ہو کر پیشاب کرنیکی منسوخ ہے حدیث عائشہ سے کہ آنحضرت نے پیشاب کھڑے ہو کر نہیں
کیا جب سے قرآن اترا روایت کیا اسکو ابو عوانہ اور حاکم نے زرقانی نے کہا کہ صحیح یہ بات ہے کہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنیکی حدیث
منسوخ نہیں ہے کیونکہ عمر اور عبد اللہ بن عمر اور علی اور زید بن ثابت سے کھڑے ہو کر پیشاب کرنا منقول ہے اور ممانعت میں اسکی کوئی حدیث
آنحضرت سے ثابت نہیں ہوئی لیث نے کہا یحییٰ نے سوال ہوا مالک سے کہ بعد پیشاب یا پائخانہ کے پانی سے استنجا کرنے میں کوئی حدیث
آئی ہے تو جواب دیا کہ مجھے پہونچا ہے بعض سلف سے کہ وہ استنجا کرتے تھے پانی سے بعد پائخانہ کے اور میں چاہتا ہوں استنجا پانی سے
بعد پیشاب کے **ف** اگرچہ صرف ڈھیلا لینا بھی کفایت کرتا ہے (زرقانی) **ما جاء فی السواک** مسواک کرنیکا
بیان عن عبید بن السباق ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی جمعۃ من الجمع یا معشر المسلمین ان ھذا
یوم جعلہ اللہ عیدا فاغتسلوا ومن کان عندہ طیب فلا یضرہ ان یمس منہ وعلیکم بالسواک ترجمہ عبید بن سباق
سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی جمعہ کو فرمایا کہ یہ وہ دن ہے جسکو اللہ تعالے نے عید کا دن کیا ہے تو غسل کرو اور جسکے
پاس خوشبو ہو تو آجکے دن خوشبو لگانا نقصان نہیں ہے اور لازم کر لو تم مسواک کو عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال لولا ان اشق علی امتی لامرتھم بالسواک ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اگر مشکل نہ ہوتا میری امت پر تو واجب کر دیتا میں مسواک اور نیز عن ابی ھریرۃ انہ قال لولا ان اشق
علی امتہ لامرھم بالسواک مع کل وضوء ترجمہ ابو ہریرہ نے کہا اگر شاق نہ ہوتا حضرت کی امت پر تو آپ حکم کرتے انکو مسواک
کرنیکا ہر وضو کے ساتھ **ف** ابن عبد البر نے کہا کہ اس حدیث کو معن بن عیسی اور ایوب بن صالح اور عبد الرحمن بن مہدی

تمہیدہم نے امام مالک سے مرفوعاً روایت کیا ہے اس لفظ سے لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاکِ مَعَ کُلِّ وُضُوْءٍ اور اسیطرح روایت
کیا اسکو شافعی نے مسند مین اور بیہقی نے اور طبرانی نے معجم اوسط مین باسناد حسن حضرت علی سے مرفوعاً اور روایت کیا حاکم
اور بیہقی نے ابوہریرہ سے مرفوعاً لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَفَرَضْتُ عَلَیْهِمُ السِّوَاکَ مَعَ الْوُضُوْءِ کہا حاکم نے صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِهِمَا وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ
وَلَیْسَ لَهٗ عِلَّةٌ اور بخاری کی روایت مین مَعَ کُلِّ صَلٰوةٍ ہے اور اسیطرح مسلم کی روایت مین اور اختلاف کیا علمار نے مسواک کے
حکم مین تو اکثر اہل علم عدم وجوب کیطرف گئے ہین اور اسحاق بن راہویہ اور داود ظاہری سے وجوب منقول ہے یہانتک کہ اسحٰق
بن راہویہ نے کہا کہ اگر قصداً مسواک ترک کریگا تو نماز اوسکی باطل ہوجاویگی (زرقانی) **مَا جَاءَ فِی النِّدَاءِ لِلصَّلٰوةِ**
اذان کے بیان مین **عَنْ** یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ اَنَّهٗ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَرَادَ اَنْ یَّتَّخِذَ خَشَبَتَیْنِ یُضْرَبُ بِهِمَا
لِیَجْتَمِعَ النَّاسُ لِلصَّلٰوةِ فَاُرِیَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَیْدٍ الْاَنْصَارِیُّ ثُمَّ مِنْ بَنِی الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ خَشَبَتَیْنِ فِی النَّوْمِ فَقَالَ اِنَّ هَاتَیْنِ
لَنَحْوٌ مِمَّا یُرِیْدُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقِیْلَ اَلَا تُؤَذِّنُوْنَ لِلصَّلٰوةِ فَاَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ اسْتَیْقَظَ
فَذَکَرَ لَهٗ ذٰلِکَ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْاَذَانِ **ترجمہ** یحیی بن سعید انصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے قصد کیا دو لکڑیان لینے کا اسلیے کہ جب انکو ماریں تو آواز سے پہونچے لوگونکو اور جمع ہون لوگ نماز کیلیے پس خواب مین دیکھین
عبداللہ بن زید نے دو لکڑیان اور کہا کہ یہ لکڑیان تو ایسی ہین جیسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے ہین پھر کہا گیا اونسے خواب مین
کہ تم اذان کیون نہین دیتے نماز کے لیے تو جب جاگے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور بیان کیا اونسے خواب پس حکم دیا آپ نے
اذان کا **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا یَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ
ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سنو تم اذان کو تو کہو جیسا کہ کہتا جاتا ہے موذن **ف**
یعنے جو کلمہ موذن کہے سننے والا بھی وہی کہے مسلم نے عمر سے اور بخاری نے معاویہ سے روایت کی کہ جب موذن حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ
وَحَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہے تو سننے والا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہے ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جواب اذان کا دینا واجب ہے اور یہی
مذہب ہے بعض سلف کا اور یہی قول ہے حنفیہ اور ظاہریہ اور ابن وہب کا اور جمہور کے نزدیک واجب نہین ہے شمس الائمہ نے کہا کہ جواب
دینا صرف زبان سے نہین کافی ہے بلکہ اذان ہوتے ہی مسجد کو چلنا چاہیے تو جسنے زبان سے جواب دے دیا اور پاؤن سے نہ چلا اسنے
جواب ہی نہ دیا (زرقانی و محلی) اور جب تکبیر ہو تو اسکا بھی جواب اسیطرح سے دے اور قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ کیوقت اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا کہے
جیسا حدیث مین وارد ہے ابوداود سے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ یَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِی النِّدَاءِ وَالصَّفِّ
الْاَوَّلِ ثُمَّ لَمْ یَجِدُوْا اِلَّا اَنْ یَّسْتَهِمُوْا وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِی التَّهْجِیْرِ لَاسْتَبَقُوْا اِلَیْهِ وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِی الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ
لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر معلوم ہوتا لوگونکو جو کچھ اذان دینے
مین اور صف اول مین ثواب ہے پھر نہ پاسکتے ان کو بغیر قرعہ کے البتہ قرعہ ڈالتے اور اگر معلوم ہوتا لوگون کو جو کچھ نماز
کے اول وقت پڑھنے مین ثواب ہے البتہ جلدی کرتے اسکی طرف اور اگر معلوم ہوتا جو کچھ ثواب ہے عشا اور صبح کی

اذان کے بیان مین

فضیلت صف اول

نماز جماعت سے پڑھنے کا البتہ آتی جماعت میں گھٹنوں کے بل گھسٹتے ہوئے **ف** سب نمازوں کو اول وقت اور جماعت

سے پڑھنا ضرور ہے عشا اور فجر کو آپ نے خاص کیا کیونکہ یہ نیند کا وقت ہوتا ہے اکثر آدمی کو غفلت ہو جاتی ہے ایک حدیث میں

آیا ہے کہ عشا کی نماز جماعت سے پڑھنا آدھی رات کی عبادت سے بہتر ہے اور صبح کی نماز جماعت سے پڑھنا ساری رات کی عبادت

سے بہتر ہے ابن عمر کہتے تھے کہ جب ہم کسی آدمی کو عشا اور نماز فجر میں نہ پاتے تھے تو اسکی طرف گمان بد کرتے تھے یعنی اس امر کا

کہ وہ شخص سچا مسلمان نہیں ہے منافق ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ

فَلَا تَاْتُوْهَا وَاَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَاْتُوْهَا وَعَلَیْکُمُ السَّکِیْنَةُ فَمَا اَدْرَکْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَکُمْ فَاَتِمُّوْا فَاِنَّ اَحَدَکُمْ فِیْ صَلٰوةٍ مَا کَانَ

یَعْمِدُ اِلَی الصَّلٰوةِ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تکبیر ہو نماز کی تو نہ دوڑتے ہوئے آؤ تم بلکہ آؤ اطمینان

اور سہولت سے تو جتنی نماز تمکو ملے پڑھ لو اور جو نہ ملی اسکو پورا کر لو کیونکہ جب کوئی تم میں سے قصد کرتا ہے نماز کا تو وہ نماز ہی میں

ہوتا ہے **ف** یعنی نماز کو جانا گویا نماز پڑھنا ہے تو جیسے نماز پڑھنے میں اطمینان اور سہولت چاہیے ویسا ہی نماز کی طرف

چلنے میں چاہیے اس حدیث سے استدلال کیا گیا ہے اس بات پر کہ جو کوئی امام کو رکوع میں پاوے تو وہ رکعت حساب کی جاوے گی اور یہی

قول ہے ابو ہریرہ اور ایک جماعت کا اور ابن خزیمہ وغیرہ نے اسکو اختیار کیا ہے اور تقی سبکی نے اسکی تقویت کی ہے اور یہی

مذہب ہے شوکانی کا اور اسکی تحقیق نیل الاوطار میں کما ینبغی کی ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ صَعْصَعَةَ الْاَنْصَارِیِّ

اَنَّ اَبَا سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ لَهٗ اِنِّیْ اَرَاکَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِیَةَ فَاِذَا کُنْتَ فِیْ غَنَمِکَ اَوْ بَادِیَتِکَ فَاَذَّنْتَ بِالصَّلٰوةِ فَارْفَعْ صَوْتَکَ

بِالنِّدَاءِ فَاِنَّهٗ لَا یَسْمَعُ مَدٰی صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَلَا اِنْسٌ وَلَا شَیْءٌ اِلَّا شَهِدَ لَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ قَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ

اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** عبد اللہ بن عبد الرحمن انصاری سے ابو سعید خدری نے کہا کہ تو بکریوں کو اور جنگل کو دوست رکھتا ہے تو جب

جنگل میں ہو اپنی بکریوں میں اذان دے نماز کی بلند آواز سے کیونکہ نہیں پہنچتی آواز اذان مؤذن کی جن کو اور نہ آدمی کو اور نہ کسی شے

کو مگر وہ گواہ ہوتا ہے اسکا قیامت کے روز کہا ابو سعید نے سنا میں نے اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ اَدْبَرَ الشَّیْطَانُ لَهٗ ضُرَاطٌ حَتّٰی لَا یَسْمَعَ النِّدَاءَ فَاِذَا قُضِیَ النِّدَاءُ اَقْبَلَ

حَتّٰی اِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ اَدْبَرَ حَتّٰی اِذَا قُضِیَ التَّثْوِیْبُ اَقْبَلَ حَتّٰی یَخْطِرَ بَیْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهٖ یَقُوْلُ اذْکُرْ کَذَا وَاذْکُرْ کَذَا لِمَا لَمْ یَکُنْ یَذْکُرُ حَتّٰی

یَظَلَّ الرَّجُلُ اِنْ یَدْرِیْ کَمْ صَلّٰی **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ جب اذان ہوتی ہے نماز کے لیے شیطان پیٹھ موڑ کر پادتا ہوا بھاگتا

ہے تاکہ نہ سنے اذان کو پھر جب اذان ہو چکتی ہے چلا آتا ہے پھر جب تکبیر ہوتی ہے بھاگ جاتا ہے پیٹھ موڑ کر پھر جب تکبیر ہو چکتی ہے چلا آتا

ہے یہاں تک کہ وسوسہ ڈالتا ہے نمازی کے دل میں اور کہتا ہے اس سے خیال کر فلاں چیز کا خیال کر فلاں چیز کا جسکا خیال نماز کے اول

نہیں تھا یہاں تک کہ رہ جاتا ہے نمازی اور نہیں خبر ہوتی اسکو کتنی رکعتیں پڑھیں عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِیِّ اَنَّهٗ قَالَ

سَاعَتَانِ تُفْتَحُ لَهُمَا اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَقَلَّ دَاعٍ تُرَدُّ عَلَیْهِ دَعْوَتُهٗ حَضْرَةَ النِّدَاءِ لِلصَّلٰوةِ وَالصَّفِّ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ

ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہے کہا انہوں نے دو وقت کھلتے ہیں دروازہ آسمان کے اور کم ہوتا ہے ایسا دعا کرنے والا کہ نہ قبول ہو

دعا اسکی ایک جسوقت اذان ہو نماز کی دوسری جسوقت صف باندہی جاوے جہاد کے لیے **ف** طبرانی اور حاکم اور دیلمی نے
اسحدیث کو مرفوعاً روایت کیا ہے اور ابو نعیم نے حلیہ میں روایت کیا حضرت عائشہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین ساعتیں
ایسی ہین کہ نہین دعا کرتا انمین کوئی مسلمان مگر قبول کرتا ہے خدا وند تعالی دعا اسکی جبتک نہ مانگے گناہ یا قطع رحم کی ایک جسوقت موذن
اذان دیتا ہی نماز کی یہانتک کہ فارغ ہو دوسرے جسوقت مسلمانوں اور کافروں کی صفین جہاد مین ملجاتی ہین یہانتک کہ اللہ فیصلہ کرے
انکا اور جسوقت پانی اترتا ہی آسمان سے یہانتک کہ تہم جاوے **کہا یحیی نے** سوال ہوا امام مالک سے کیا جائز ہی جمعہ کی اذان قبل وقت
کے کہا نہین جبتک کہ آفتاب ڈہل نجاوے **ف** یہی مذہب جمہور کا ہے اور امام احمد کے نزدیک نماز جمعہ کی قبل زوال کے درست
ہے (زرقانی) **کہا یحیی نے** سوال ہوا امام مالک سے دو مسئلون سے پہلا مسئلہ یہ کہ اذان اور اقامت دو دو بار کہی جاوے **ف** یعنی
کلمات اذان اور اقامت کے مثلاً اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح سب دو دو
بار کہی جاوین یا ایک ایک بار **ص** دوسرا مسئلہ یہ کہ لوگ کب کہڑے ہون نماز کے لیے جب تکبیر کہی جاوے تو کہا امام مالک نے کہ
اذان اور اقامت مین مجہکو کوئی حدیث نہین پہونچی مگر مین نے اپنے شہر کے لوگون کو جسطرح پایا وہی جانتا ہون **ف**
یعنی اذان کے کلمات دو دو بار کہے جاوین ہی کہ بخاری نے انس سے روایت کیا کہ بلال کو حکم ہوا دو دو بار کہنے کا اذان مین اور ایک ایک بار
کہنے کا اقامت مین اور ابو داود طیالسی اور ابو داود سجستانی اور نسائی اور ابن خزیمہ نے روایت کیا عبد اللہ بن عمر سے کہ فرمایا
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان مین دو دو بار کہی جاوے مگر اخیر کا لا الہ الا اللہ اس سے مستثنی ہی کیونکہ وہ سب کے نزدیک ایکبار کہنا چاہیے
(زرقانی) **ص** اور اقامت ایک ایکبار کہی جاوے **ف** اسطرح پر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ
حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح قد قامت الصلوۃ اللہ اکبر لا الہ الا اللہ اور بعضون کے نزدیک قد قامت الصلوۃ کو دو مرتبہ کہین کیونکہ
بخاری کی روایت مین قد قامت الصلوۃ کا استثنا مذکور ہی زرقانی نے کہا کہ یہ استثنا حدیث مین داخل نہین ہی بلکہ ایوب کا قول ہے
ص اور یہی طریقہ ہی ہمارے شہر کے لوگون مین اور لیکن اٹہنا لوگون کا وقت تکبیر کے تو مین نے اوسکی کوئی حد نہین سنی جو مقرر کیجاوے
مگر مین سمجہتا ہون اوسکو لوگون کی طاقت اور قوت کے لحاظ سے کہتا ہون **ف** یعنی جو شخص طاقتور ہی وہ تکبیر شروع ہوتے ہی
اوٹہہ کہڑا ہووے اور جو شخص کمزور ہو وہ جب تکبیر ختم ہو اوٹہے اور اکثر علما کا مذہب ہی کہ اگر امام مقتدیون کے ساتھ مسجد
مین ہو تو مقتدی لوگ نہ اٹہین جبتک تکبیر سے فراغت نہو اور جو مسجد مین نہو تو جبتک امام نہ آلیوے تبتک نہ اٹہین ابن المنذر
نے انس سے روایت کیا کہ وہ اٹہتے تہے جب موذن قد قامت الصلوۃ کہتا تہا اور سعید بن منصور نے اسکو علاوہ کے اصحاب سے روایت
کیا اور سعید بن المسیب سے مروی ہی کہ جب موذن اللہ اکبر کہے تو مقتدیون پر کہڑا ہونا واجب ہو جاتا ہے اور جب حی علی الصلوۃ کہے صفین
برابر کیجاوین اور جب لا الہ الا اللہ کہے امام تکبیر کہے اور ابو حنیفہ کا قول ہے کہ جب حی علی الصلوۃ ہو تو اٹہین اور جب قد قامت
الصلوۃ ہو تو امام تکبیر تحریمہ کہتا ہے کہ صحیح اکثر کے نزدیک یہی ہی کہ تکبیر شروع ہوتے ہی اٹہین کیونکہ عبد الرزاق نے ابن شہاب
سے روایت کیا کہ تہے صحابہ جب موذن اللہ اکبر کہتا تو اوٹہہ کہڑے ہوتے اور جبتک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے

صفین برابر ہو جاتین اور بخاری نے ابو ہریرہ سے روایت کیا کہ تکبیر ہوئی پس برابر کین لوگون نے صفین پہر نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور
مسلم کی روایت مین ہے کہ تکبیر ہوئی پس کہڑے ہوئے ہم اور برابر کیا ہم نے صفون کو قبل اس بات کے کہ نکلین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم۔
ف امام مالک باوجود اس بات کے کہ محدثین کے نزدیک بڑے واقف اور کامل ہین علم حدیث مین اور امام ہین اہل مدینہ کے مگر اون کو اس
مضمون مین کوئی حدیث نہین پہنچی تہی اس سے صاف معلوم ہوا کہ ہر مجتہد کو تمام حدیثین پہنچنا ضرور نہین ہے اور نہ یہ بات عقل مین
آتی ہے کہ ائمہ اربعہ مین سے کسی امام کو بہی ساری حدیثین پہونچی ہون علی الخصوص امام اعظم رحمہ اللہ اور امام مالک کو کیونکہ ان دونو کا زمانہ
بہت اول تہا اور اسوقت تک حدیث کی کتابین جمع نہین ہوئی تہین جابجا صحابہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ملکون ملکون
پہیل کر انتقال کر چکے تہے ایک ایک حدیث سننے کے واسطے لوگ صدہا کوس سفر کرتے تہے برخلاف اس زمانہ کے کہ تمام کتابین
حدیث کی مدون ہو گئین اب حدیثون کا ملنا آسان ہو گیا اسیوجہ سے امام اعظم اور امام مالک وغیرہ کی بہت سے مسائل ایسے ہین جن
مین انہون نے قیاس پر عمل کیا اور حدیث نہ پائی اب اگر قیاس اُن کا مطابق حدیث صحیح کے نکلے تو قبول کیا جاوے ورنہ حدیث
صحیح کا اتباع ضرور ہے پابندی اونکے قیاس کی لازم نہین ہے اس فایدہ کو یاد رکہنا چاہیے **کہا** یحییٰ نے سوال ہوا امام
مالک سے کہ اگر چند مقیم لوگ ارادہ کرین کہ جماعت سے ادا کرین فرض نماز کو تو صرف تکبیر کہہ لینا کافی ہے یا اذان بہی دینا ضرور ہے
تو جواب دیا امام مالک نے کہ تکبیر کہہ لینا کافی ہے اور اذان واجب ہے اون مسجدون مین جہان جماعت سے نماز ہوا کرتی ہے **کہا** یحییٰ
نے سوال ہوا امام مالک سے کہ بعد اذان کے موذن سلام کرے امیر کو اور بلاوے اُسکو نماز کے لیے اور کون وہ شخص ہے جسپر اول سلام کیا
موذن نے تو جواب دیا امام مالک نے کہ مجہے یہ خبر نہین پہونچی کہ اول زمانہ مین موذن سلام کرتا ہو امیر کو **ف** یعنی زمانہ نبی
صلے اللہ علیہ وسلم اور خلفای راشدین مین یہ دستور نہ تہا بلکہ موذن اذان کہدیتا تہا پہر اگر امام کسی کام مین ہوتا تو موذن اُسکو
آنکر خبر کر دیتا کہ لوگ جمع ہین اب جو یہ تکلفات نکلی ہین کہ موذن امیر اور حاکم کے دروازے پر آنکر کہتا ہے السلام علیک ایہا الامیر و
رحمۃ اللہ وبرکاتہ الصلوۃ یرحمک اللہ یہ سب تکبر اور غرور کی باتین ہین اور نماز عاجزی اور غرور توڑنے کے لیے ہے کیونکہ موذن
جب اذان کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ جل شانہ کیطرف سے حی علے الصلوۃ کہکر نماز کو بلاتا ہے پہر امیر اور فقیر سب غلام ہین پروردگار جل
شانہ کے فوراً بندگی کرنیکو جانا چاہیے ابو محذورہ نے بعد اذان کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جب بلایا تو حضرت عمر خفا ہوئے کیونکہ یہ
کام نیا نکالا گیا دین مین اسکی اصل زمانہ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم مین نہ تہی ابن عبد البر نے کہا کہ اول اس کام کا رواج معاویہ نے
نے کیا یا اور موذن کو حکم دیا کہ بعد اذان کے انکو اس طرح پر آنکر خبر دیا کرے السلام علیک یا امیر المومنین الصلوۃ یرحمک اللہ اور بعضون
نے کہا کہ سب سے پہلے اس فعل کو مغیرہ بن شعبہ نے رواج دیا لیکن پہلا قول صحیح ہے ابن ابی شیبہ نے مجاہد سے روایت کیا کہ جب
مدینہ مین آئے تو ابو محذورہ اذان کہکر اون کے بلانیکو آئے اور کہا الصلوۃ یا امیر المومنین حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح تو حضرت عمر
نے کہا خرابی ہو تیری کیا تو دیوانہ ہے کیا اذان کا بلانا کافی نہ تہا اور ہم نہ آتے پہر کاہیکو بلانیکو آیا الحاصل تحقیق اس باب
مین یہی ہے کہ یہ فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین نہ تہا نہ خلفای راشدین کے زمانہ مین بلکہ انکے بعد امرا اور حکام نے اسکو

ہر مجتہد کو تمام حدیثین پہونچنا ضرور نہین ہے اور نہ یہ بات عقل مین آتی ہے

رواج دیا پس اولی یہی ہے کہ ترک کیا جاوے اور اختیار کیا جاوے طریقہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاے راشدین کا کیونکہ اوس مین
بہتری ہے دنیا اور دین کی اور واقدی نے جو نقل کیا ہے کہ بلال رضی اللہ عنہ بعد اذان کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر آ کر کہتے
تھے السلام علیک یا رسول اللہ پھر ابوبکر کے زمانہ مین کہتے تھے السلام علیک یا خلیفۃ رسول اللہ الصلوٰۃ یا خلیفہ رسول اللہ
قابل اعتماد کے نہین ہے کیونکہ واقدی متروک ہے محدثین کے نزدیک علی الخصوص جبکہ نقل اوسکی مخالف ہو روایات معتبرہ کے
(زرقانی باختصار) کہا یحیی نے سوال ہوا امام مالک سے کہ ایک موذن نے اذان دی پھر انتظار کیا لوگون کا لیکن کوئی نہ آیا تو اوس نے
اکیلے تکبیر کہکر نماز پڑھ لی جب وہ نماز پڑھ چکا تو لوگ آئے اب موذن پھر اون لوگون کے ساتھ نماز پڑھے یا نہ پڑھے تو جواب دیا امام مالک نے کہ جو
اور جو لوگ آئے ہین وہ اکیلے اکیلے نماز پڑھ لیوین **ف** یہ جب ہے کہ وہی موذن امام بھی ہو مسجد کا تو اگر امام نہو لوگونکو
درست ہے کہ جماعت سے پڑھ لیوین اور موذن بھی اگر چاہے پھر انکے ساتھ پڑھ لیوے یہ مذہب امام مالک کا ہے کہ جس مسجد مین امام
مقرر ہو وہان دو جماعتین ایک نماز کی نہ کیجاوین اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا اور امام ابو حنیفہ اور شافعی اور جمہور علما کا
مذہب اسکے خلاف ہے وہ یہ کہتے ہین کہ دو یا تین بار جماعت کا ہونا مسجد مین کچھ قباحت نہین رکھتا اور نہ اللہ نے اس سے منع کیا اور
رسول نے اور دلیل جو اسکی یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جماعت سے نماز پڑھ چکے تھے پھر ایک شخص آیا اور اوس نے اکیلے نماز پڑھنے کا
ارادہ کیا تب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا کوئی شخص تم مین سے تصدق کرتا ہے اس پر تو نماز پڑھے ساتھ اسکے سو ایک شخص کھڑا
ہوا اور وہ نماز پڑھ چکا تھا ساتھ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پھر نماز پڑھی اوس نے ساتھ اس شخص کے (زرقانی) کہا یحیی
نے سوال ہوا امام مالک سے کہ ایک موذن نے اذان دی پھر نفل پڑھنے لگا اب لوگون نے یہ ارادہ کیا کہ جماعت کھڑی کرین دوسری
شخص کی تکبیر سے تو جواب دیا امام مالک نے کہ اس مین کچھ قباحت نہین ہے خواہ موذن تکبیر کہے یا اور کوئی شخص کہے دونو برابر ہین
ف اور یہی قول ابو حنیفہ کا ہے اور لیث اور ثوری اور شافعی اور اکثر اہل حدیث کا مذہب یہ ہے کہ جو شخص اذان دیوے
وہی تکبیر کہے اور دلائل ہر ایک کے موجود ہین کتب احادیث مین کہا یحیی نے کہا مالک نے کہ صبح کی اذان تو قدیم سے قبل وقت کے
ہوتی چلی آتی ہے لیکن اور نمازون کی اذان بعد وقت کے چاہیے **ف** جمہور علما اور ائمہ ثلثہ کا مذہب یہ ہے کہ فجر کی اذان
صبح صادق سے اول درست ہے بدلیل حدیث ابن عمر کے جو آگے آتی ہے اور ابو حنیفہ کا مذہب یہ ہے کہ فجر کی اذان بھی قبل وقت کے
نہ دی جاوے کہا امام مالک نے اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ الْمُؤَذِّنَ جَاءَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يُؤْذِنُهُ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ فَوَجَدَهُ نَائِمًا فَقَالَ الصَّلٰوةُ خَيْرٌ
مِنَ النَّوْمِ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَاَمَرَهُ عُمَرُ اَنْ يَّجْعَلَهَا فِيْ نِدَاءِ الصُّبْحِ **ترجمہ** امام مالک کو پہنچا کہ حضرت عمر پاس موذن آیا نماز صبح
کی خبر کرنے کو تو سوتا ہوا پایا حضرت عمر کو پس کہا اوس نے اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ یعنی نماز بہتر ہے سونے سے اے امیر مومنون کے تو حکم
کیا حضرت عمر نے موذن کو کہ کہا کرے اس کلمہ کو صبح کی اذان مین **ف** اس اثر کو دارقطنی نے ابن عمر سے سندا روایت
کیا ہے کہ عمر نے موذن سے کہا جب پہنچے تو حی علی الفلاح پر فجر کے اذان مین تو کہہ بعد اوسکے الصلوۃ خیر من النوم دو بار یعنی جو
حضرت عمر نے موذن سے کہا کہ اس کلمہ کو صبح کی اذان مین کہا کر اس سے یہ غرض ہے کہ اذان کے باہر اس کلمہ کے کہنے کا موقع نہین ہے

صفین برابر ہو جاتین اور بخاری نے ابو ہریرہ سے روایت کیا کہ تکبیر ہوئی پس برابر کین لوگون نے صفین پہر نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور
مسلم کی روایت مین ہے کہ تکبیر ہوئی پس کہڑے ہوئے ہم اور برابر کیا ہم نے صفون کو قبل اس بات کے کہ نکلین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم"
ف امام مالک باوجود اس بات کے کہ محدثین کے نزدیک بڑے واقف اور کامل ہین علم حدیث مین اور امام ہین اہل مدینہ کے مگر اون کو اس
مضمون مین کوئی حدیث نہین پہنچی تہی اس سے صاف معلوم ہوا کہ ہر مجتہد کو تمام حدیثین پہنچنا ضرور نہین ہے اور نہ یہ بات عقل مین
آتی ہے کہ ائمہ اربعہ مین سے کسی امام کو بہی ساری حدیثین پہونچی ہون علی الخصوص امام اعظم اور امام مالک کو کیونکہ ان دونو کا زمانہ
بہت اول تہا اور اسوقت تک حدیث کی کتابین جمع نہین ہوئی تہین جابجا صحابہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ملکون ملکون
پہیل کر انتقال کر چکے تہے ایک ایک حدیث سننے کے واسطے لوگ صدہا کوس سفر کرتے تہے برخلاف اس زمانہ کے کہ تمام کتابین
حدیث کی مدون ہو گئین اب حدیثون کا ملنا آسان ہو گیا اسیوجہ سے امام اعظم اور امام مالک وغیرہ کی بہت سے مسائل ایسے ہین جن
مین انہون نے قیاس پر عمل کیا اور حدیث نہ پائی اب اگر قیاس اُن کا مطابق حدیث صحیح کے نکلے تو قبول کیا جاوے ورنہ حدیث
صحیح کا اتباع ضرور ہے پابندی اون کے قیاس کی لازم نہین ہے اس فائدہ کو یاد رکہنا چاہیے کہا یحیی نے سوال ہوا امام
مالک سے کہ اگر چند مقیم لوگ ارادہ کرین کہ جماعت سے ادا کرین فرض نماز کو تو صرف تکبیر کہہ لینا کافی ہے یا اذان بہی دینا ضرور ہے
تو جواب دیا امام مالک نے کہ تکبیر کہہ لینا کافی ہے اور اذان واجب ہے اون مسجدون مین جہان جماعت سے نماز ہوا کرتی ہے کہا یحیی
نے سوال ہوا امام مالک سے کہ بعد اذان کے موذن سلام کرے امیر کو اور بلاوے اسکو نماز کے لیے اور کون وہ شخص ہے جسپر اول سلام کیا
موذن نے تو جواب دیا امام مالک نے کہ مجہے یہ خبر نہین پہونچی کہ اول زمانہ مین موذن سلام کرتا ہوا امیر کو ف یعنی زمانہ نبی
صلے اللہ علیہ وسلم اور خلفای راشدین مین یہ دستور نہ تہا بلکہ موذن اذان کہدیتا تہا پہر اگر امام کسیکام مین ہوتا تو موذن اسکو
آنکر خبر کر دیتا کہ لوگ جمع ہین اب جو یہ تکلفات نکلی ہین کہ موذن امیر اور حاکم کے دروازہ پر آنکر کہتا ہے السلام علیک ایہا الامیر و
رحمۃ اللہ وبرکاتہ الصلوۃ یرحمک اللہ یہ سب تکبر اور غرور کی باتین ہین اور نماز عاجزی اور غرور توڑنے کے لیے ہے کیونکہ موذن
جب اذان کہتا ہے تو اللہ تعالے جل شانہ کیطرف سے حی علے الصلوۃ کہکر نماز کو بلاتا ہے پہر امیر اور فقیر سب غلام ہین پروردگار جل
شانہ کے فرض بندگی کرنیکو جانا چاہیے ابو محذورہ نے بعد اذان کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جب بلایا تو حضرت عمر خفا ہوئے کیونکہ یہ
کام نیا نکالا گیا دین مین اسکی اصل زمانہ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم مین نہ تہی ابن عبد البر نے کہا کہ اول اس کام کا رواج معاویہ
نے پہیلایا اور موذن کو حکم دیا کہ بعد اذان کے انکو اس طرح پر آنکر خبر دیا کرے السلام علی امیر المومنین الصلوۃ یرحمک اللہ اور بعضون
نے کہا کہ سب سے پہلے اس فعل کو مغیرہ بن شعبہ نے رواج دیا لیکن پہلا قول صحیح ہے ابن ابی شیبہ نے مجاہد سے روایت کیا کہ جب عمر
مکہ مین آئے تو ابو محذورہ اذان کہکر اون کے بلانیکو آئے اور کہا الصلوۃ یا امیر المومنین حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح تو حضرت عمر
نے کہا خرابی ہو تیری کیا تو دیوانہ ہے کیا اذان کا بلانا کافی نہ تہا اور ہم نہ آتے پہر کاہیکو بلانیکو آیا الحاصل تحقیق اس باب
مین یہی ہے کہ یہ فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین نہ تہا نہ خلفای راشدین کے زمانہ مین بلکہ انکے بعد امرا اور حکام نے اسکو

ہر مجتہد کو تمام حدیثین پہونچنا ضرور نہین ہے اور نہ یہ بات عقل مین آتی ہے

سو اج دیا پس اولی یہی ہے کہ ترک کیا جاوے اور اختیار کیا جاوے طریقہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفای راشدین کا کیونکہ اوس مین
بہتری ہی دنیا اور دین کی اور واقدی نے جو نقل کیا ہے کہ بلالؓ بعد اذان کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر آ کر کہتے
تہے السلام علیک یا رسول اللہ پہر ابوبکر کے زمانہ مین کہتے تہے السلام علیک یا خلیفۃ رسول اللہ الصلوٰۃ یا خلیفہ رسول اللہ
قابل اعتماد کے نہین ہے کیونکہ واقدی متروک ہے محدثین کے نزدیک علی الخصوص جبکہ نقل اوسکی مخالف ہو روایات معتبرہ کے
(زرقانی باختصار) کہا یحییٰ نے سوال ہوا امام مالک سے کہ ایک موذن نے اذان دی پہر انتظار کیا لوگون کا لیکن کوی نہ آیا تب اوس نے
اکیلے تکبیر کہکر نماز پڑہ لی جب وہ نماز پڑہ چکا تو لوگ آئے اب موذن پہر اون لوگون کے ساتہ نماز پڑہے یا نہ پڑہے تو جواب دیا امام مالک نے کہ موذن
اور جو لوگ آئے ہین وہ اکیلے اکیلے نماز پڑہ لیوین **ف** یہ جب ہے کہ وہی موذن امام بہی ہو مسجد کا تو اگر امام نہو لوگونکو
درست ہے کہ جماعت سے پڑہ لیوین اور موذن بہی اگر چاہے پہر انکے ساتہ پڑہ لیوے یہ مذہب امام مالک کا ہے کہ جس مسجد مین امام
مقرر ہو وہان دو جماعتین ایک نماز کی نہ کیجاوین اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا اور امام ابوحنیفہ اور شافعی اور جمہور علما کا
مذہب اسکے خلاف ہے وہ یہ کہتے ہین کہ دو یا تین بار جماعت کا ہونا مسجد مین کچہ قباحت نہین رکہتا اور نہ اللہ نے اس سے منع کیا نہ اسکے
رسول نے اور دلیل جواز کی یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جماعت سے نماز پڑہ چکے تہے پہر ایک شخص آیا اور اس نے اکیلے نماز پڑہنے کا
ارادہ کیا تب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا کوی شخص تم مین سے تصدق کرتا ہے پہر تو نماز پڑہے ساتہ اسکے سو ایک شخص کہڑا
ہوا اور وہ نماز پڑہ چکا تہا ساتہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پہر نماز پڑہی اوس نے ساتہ اس شخص کے (زرقانی) کہا یحییٰ
نے سوال ہوا امام مالک سے کہ ایک موذن نے اذان دی پہر نفل پڑہنے لگا اب لوگون نے یہ ارادہ کیا کہ جماعت کہڑی کرین دوسری
شخص کے تکبیر سے تو جواب دیا امام مالک نے کہ اس مین کچہ قباحت نہین ہے خواہ موذن تکبیر کہے یا اور کوی شخص کہے دونو برابر ہین
ف اور یہی قول ابوحنیفہ کا ہے اور لیث اور ثوری اور شافعی اور اکثر اہل حدیث کا مذہب یہ ہے کہ جو شخص اذان دیوے
وہی تکبیر کہے اور دلائل ہر ایک کے موجود ہین کتب احادیث مین کہا یحییٰ نے کہا مالک نے کہ صبح کی اذان تو قدیم سے قبل وقت کے
ہوتی چلی آتی ہے لیکن اور نمازون کی اذان بعد وقت کے چاہیے **ف** جمہور علما اور ائمہ ثلثہ کا مذہب یہی ہے کہ فجر کی اذان
صبح صادق سے اول درست ہے بدلیل حدیث ابن عمر کے جو ابہی گذری ہے اور ابوحنیفہ کا مذہب یہ ہے کہ فجر کی اذان بہی قبل وقت کے
نہ دی جاوے کہا امام مالک نے انہ بلغہ ان المؤذن جاء عمر بن الخطاب یؤذنہ لصلوۃ الصبح فوجدہ نائما فقال الصلوۃ خیر
من النوم یا امیر المؤمنین فامرہ عمر ان یجعلہا فی نداء الصبح ترجمہ امام مالک کو پہنچا کہ حضرت عمر پاس موذن آیا نماز صبح
کی خبر کرنیکو تو سوتا ہوا پایا حضرت عمر کو پس کہا اس نے الصلوۃ خیر من النوم یعنے نماز بہتر ہے سونے سے اے امیر مومنون کے تو حکم
کیا حضرت عمر نے موذن کو کہ کہا کرے اس کلمہ کو صبح کی اذان مین **ف** اس اثر کو دارقطنی نے ابن عمر سے مسندًا روایت
کیا ہے کہ عمر نے موذن سے کہا جب پہنچے تو حی علی الفلاح پر فجر کے اذان مین تو کہہ بعد اوسکے الصلوۃ خیر من النوم دو بار اور جو
حضرت عمر نے موذن سے کہا کہ اس کلمہ کو صبح کی اذان مین کہا کر اس سے یہ غرض ہے کہ اذان کے باہر اس کلمہ کے کہنے کا موقع نہین ہے

صفین برابر ہوجاتین اور بخاری نے ابو ہریرہ سے روایت کیا کہ تکبیر ہوئی پس برابر کین لوگون نے صفین پہر نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور
مسلم کی روایت مین ہے کہ تکبیر ہوئی پس کہڑے ہوئے ہم اور برابر کیا ہم نے صفون کو قبل اس بات کے کہ نکلین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
ف امام مالک باوجود اس بات کے کہ محدثین کے نزدیک بڑے واقف اور کامل ہین علم حدیث مین اور امام ہین اہل مدینہ کے مگر اون کو اس
مضمون مین کوئی حدیث نہین پہنچی تہی اس سے صاف معلوم ہوا کہ ہر مجتہد کو تمام حدیثین پہنچنا ضرور نہین ہے اور نہ یہ بات عقل مین
آتی ہے کہ ائمہ اربعہ مین سے کسی امام کو بہی ساری حدیثین پہونچی ہون علی الخصوص امام اعظم اور امام مالک کو کیونکہ ان دونو کا زمانہ
بہت اول تہا اور اسوقت تک حدیث کی کتابین جمع نہین ہوئی تہین جابجا صحابہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ملکون ملکون
پہیل کر انتقال کر چکے تہے ایک ایک حدیث سننے کے واسطے لوگ صدہا کوس سفر کرتے تہے برخلاف اس زمانہ کے کہ تمام کتابین
حدیث کی مدون ہوگئین اب حدیثون کا ملنا آسان ہوگیا اسیوجہ سے امام اعظم اور امام مالک وغیرہ کی بہت سے مسائل ایسے ہین جن
مین انہون نے قیاس پر عمل کیا اور حدیث نہ پائی اب اگر قیاس اُن کا مطابق حدیث صحیح کے نکلے تو قبول کیا جاوے ورنہ حدیث
صحیح کا اتباع ضرور ہے پابندی اونکے قیاس کی لازم نہین ہے اس فائدہ کو یاد رکہنا چاہیے **کہا** یحییٰ نے سوال ہوا امام
مالک سے کہ اگر چند مقیم لوگ ارادہ کرین کہ جماعت سے ادا کرین فرض نماز کو تو صرف تکبیر کہہ لینا کافی ہے یا اذان بہی دینا ضرور ہے
تو جواب دیا امام مالک نے کہ تکبیر کہہ لینا کافی ہے اور اذان واجب ہے اون مسجدون مین جہان جماعت سے نماز ہوا کرتی ہے **کہا** یحییٰ
نے سوال ہوا امام مالک سے کہ بعد اذان کے موذن سلام کرے امیر کو اور بلاوے اُسکو نماز کے لیے اور کون وہ شخص ہے جسپر اول سلام کیا
موذن نے تو جواب دیا امام مالک نے کہ مجہے یہ خبر نہین پہونچی کہ اول زمانہ مین موذن سلام کرتا ہو امیر کو **ف** یعنی زمانہ نبی
صلے اللہ علیہ وسلم اور خلفای راشدین مین یہ دستور نہ تہا بلکہ موذن اذان کہدیتا تہا پہر اگر امام کسی کام مین ہوتا تو موذن اُسکو
آنکر خبر کردیتا کہ جمع ہین اب جو یہ تکلفات نکلی ہین کہ موذن امیر و حاکم کے دروازے پر آنکر کہتا ہے السلام علیک ایہا الامیر و
رحمۃ اللہ وبرکاتہ الصلوۃ یرحمک اللہ یہ سب تکبر اور غرور کی باتین ہین اور نماز عاجزی اور غرور توڑنے کے لیے ہے کیونکہ موذن
جب اذان کہتا ہے تو اللہ تعالی جل شانہ کیطرف سے حی علے الصلوۃ کہکر نماز کو بلاتا ہے پہر امیر و فقیر سب غلام ہین پروردگار جل
شانہ کے فورًا بندگی کر لیکو جانا چاہیے ابو محذورہ نے بعد اذان کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جب بلایا تو حضرت عمر خفا ہوئے کیونکہ یہ
کام نیا نکالا گیا دین مین اسکی اصل زمانہ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم مین نہ تہی ابن عبد البر نے کہا کہ اول اس کام کا رواج معاویہ نے
نے پہیلایا اور موذن کو حکم دیا کہ بعد اذان کے انکو اس طرح پر آنکر خبر دیا کرے السلام علی امیر المومنین الصلوۃ یرحمک اللہ اور بعضون
نے کہا کہ سب سے پہلے اس فعل کو مغیرہ بن شعبہ نے رواج دیا لیکن پہلا قول صحیح ہے ابن ابی شیبہ نے مجاہد سے روایت کیا کہ جب
مکہ مین آئے تو ابو محذورہ اذان کہکر اون کے بلانیکو آئے اور کہا الصلوۃ یا امیر المومنین حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح تو حضرت عمر
نے کہا خرابی ہو تیری کیا تو دیوانہ ہے کیا اذان کا بلانا کافی نہ تہا اور ہم نہ آتے پہر کاہیکو بلانیکو آیا الحاصل تحقیق اس باب
مین یہی ہے کہ یہ فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین نہ تہا نہ خلفای راشدین کے زمانہ مین بلکہ انکے بعد امرا اور حکام نے اسکو

ہر مجتہد کو تمام حدیثین پہونچنی ضرور نہین ہے اور نہ یہ بات عقل مین آتی ہے

رواج دیا پس اولی یہی ہے کہ ترک کیا جاوے اور اختیار کیا جاوے طریقہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفای راشدین کا کیونکہ اوس مین
بہتری ہی دنیا اور دین کی اور واقدی نے جو نقل کیا ہے کہ بلال رض بعد اذان کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر آنکر کہتے
تہے السلام علیک یا رسول اللہ پہر ابوبکر کے زمانہ مین کہتے تہے السلام علیک یا خلیفۃ رسول اللہ الصلوۃ یا خلیفہ رسول اللہ
قابل اعتماد کے نہین ہے کیونکہ واقدی متروک ہے محدثین کے نزدیک علے الخصوص جبکہ نقل اوسکی مخالف ہو روایات معتبرہ کے
(زرقانی باختصار) کہا یحییٰ نے سوال ہوا امام مالک سے کہ ایک موذن نے اذان دی پہر انتظار کیا لوگونکا لیکن کوئی نہ آیا تو اوس نے
اکیلے تکبیر کہکر نماز پڑہ لی جب وہ نماز پڑہ چکا تو لوگ آئے اب موذن پہر اون لوگون کے ساتہہ نماز پڑہے یا نہ پڑہے تو جواب دیا امام مالک نے کہ موذن
اور جو لوگ آئے ہین وہ اکیلے اکیلے نماز پڑہ لیوین **ف** یہ جب ہے کہ وہی موذن امام بہی ہو مسجد کا تو اگر امام نہ ہو لوگونکو
درست ہے کہ جماعت سے پڑہ لیوین اور موذن بہی اگر چاہے پہر انکے ساتہہ پڑہ لیوے یہ مذہب امام مالک کا ہے کہ جس مسجد مین امام
مقرر ہو وہان دو جماعتین ایک نماز کی نہ کیجاوین اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا اور امام ابو حنیفہ اور شافعی اور جمہور علما کا
مذہب اسکے خلاف ہے وہ یہ کہتے ہین کہ دو یا تین بار جماعت کا ہونا مسجد مین کچہ قباحت نہین رکہتا اور نہ اللہ اور اسکے رسول نے اس سے منع کیا اور
دلیل جواز کی یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جماعت سے نماز پڑہ چکے تہے پہر ایک شخص آیا اور اوس نے اکیلے نماز پڑہنے کا
ارادہ کیا تب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا کوئی شخص تم مین سے تصدق کرتا ہے پہر تو نماز پڑہے ساتہہ اسکے سو ایک شخص کہڑا
ہوا اور وہ نماز پڑہ چکا تہا ساتہہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پہر نماز پڑہی اوس نے ساتہہ اوس شخص کے (زرقانی) کہا یحییٰ
نے سوال ہوا امام مالک سے کہ ایک موذن نے اذان دی پہر نفل پڑہنے لگا اب لوگون نے یہ ارادہ کیا کہ جماعت کہڑی کرین دوسری
شخص کی تکبیر سے تو جواب دیا امام مالک نے کہ اس مین کچہ قباحت نہین ہے خواہ موذن تکبیر کہے یا اور کوئی شخص کہے دونو برابر ہین
ف اور یہی قول ابو حنیفہ کا ہے اور لیث اور ثوری اور شافعی اور اکثر اہل حدیث کا مذہب یہ ہے کہ جو شخص اذان دیوے
وہی تکبیر کہے اور دلائل ہر ایک کے موجود ہین کتب احادیث مین کہا یحییٰ نے کہا مالک نے کہ صبح کی اذان تو قدیم سے قبل وقت کے
ہوتی چلی آتی ہے لیکن اور نمازون کی اذان بعد وقت کے چاہیے **ف** جمہور علما اور ائمہ ثلٰثہ کا مذہب یہ ہے کہ فجر کی اذان
صبح صادق سے اول درست ہے بدلیل حدیث ابن عمر کے جو آگے آتی ہے اور ابو حنیفہ کا مذہب یہ ہے کہ فجر کی اذان بہی قبل وقت کے
نہ دی جاوے کہا امام مالک نے أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ الْمُؤَذِّنَ جَاءَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يُؤْذِنُهُ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ فَوَجَدَهُ نَائِمًا فَقَالَ الصَّلَاةُ خَيْرٌ
مِنَ النَّوْمِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَأَمَرَهُ عُمَرُ أَنْ يَجْعَلَهَا فِي نِدَاءِ الصُّبْحِ ترجمہ امام مالک کو پہنچا کہ حضرت عمر پاس موذن آیا نماز صبح
کی خبر کرنیکو تو سوتا ہوا پایا حضرت عمر کو پس کہا اوس نے اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ یعنے نماز بہتر ہے سونے سے اے امیر مومنون کے تو حکم
کیا حضرت عمر نے موذن کو کہ کہا کرے اس کلمہ کو صبح کی اذان مین **ف** اس اثر کو دارقطنی نے ابن عمر سے سنداً روایت
کیا ہے کہ عمر نے موذن سے کہا جب پہنچے تو حی علی الفلاح پر فجر کے اذان مین تو کہہ بعد اوسکے الصلوۃ خیر من النوم دو بار یہ جو
حضرت عمر نے موذن سے کہا کہ اس کلمہ کو صبح کی اذان مین کہا کر اس سے یہ غرض ہے کہ اذان کے باہر اس کلمہ کے کہنے کا موقع نہین ہے

صفین برابر ہوجاتیں اور بخاری نے ابوہریرہ سے روایت کیا کہ تکبیر ہوئی پس برابر کین لوگون نے صفین پہر نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور
مسلم کی روایت مین ہے کہ تکبیر ہوئی پس کہڑے ہوئے ہم اور برابر کیا ہم نے صفون کو قبل اس بات کے کہ نکلین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
ہ امام مالک باوجود اس بات کے کہ محدثین کے نزدیک بڑے واقف اور کامل ہین علم حدیث مین اور امام ہین اہل مدینہ کے مگر اون کو اس
مضمون مین کوئی حدیث نہین پہنچی تہی اس سے صاف معلوم ہوا کہ ہر مجتہد کو تمام حدیثین پہنچنا ضرور نہین ہے اور نہ یہ بات عقل مین
آتی ہے کہ ائمہ اربعہ مین سے کسی امام کو بہی ساری حدیثین پہونچی ہون علی الخصوص امام اعظم اور امام مالک کو کیونکہ ان دونو کا زمانہ
بہت اول تہا اور اس وقت تک حدیث کی کتابین جمع نہین ہوئی تہین جابجا صحابہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ملکون ملکون
پہیل کر انتقال کر چکے تہے ایک ایک حدیث سننے کے واسطے لوگ صدہا کوس سفر کرتے تہے برخلاف اس زمانہ کے کہ تمام کتابین
حدیث کی مدون ہوگئین اب حدیثون کا ملنا آسان ہوگیا اسی وجہ سے امام اعظم اور امام مالک وغیرہ کی بہت سی مسائل ایسی ہین جن
مین انہون نے قیاس پر عمل کیا اور حدیث نہ پائی اب اگر قیاس اُن کا مطابق حدیث صحیح کے نکلے تو قبول کیا جاوے ورنہ حدیث
صحیح کا اتباع ضرور ہے پابندی اون کے قیاس کی لازم نہین ہے اس فائدہ کو یاد رکہنا چاہیے **کہا** یحیی نے سوال ہوا امام
مالک سے کہ اگر چند مقیم لوگ ارادہ کرین کہ جماعت سے ادا کرین فرض نماز کو تو صرف تکبیر کہہ لینا کافی ہے یا اذان بہی دینا ضرور ہے
تو جواب دیا امام مالک نے کہ تکبیر کہہ لینا کافی ہے اور اذان واجب ہے اون مسجدون مین جہان جماعت سے نماز ہوا کرتی ہے **کہا** یحیی
نے سوال ہوا امام مالک سے کہ بعد اذان کے موذن سلام کرے امیر کو اور بلاوے اُسکو نماز کے لیے اور کون وہ شخص ہے جسپر اول سلام کیا
موذن نے تو جواب دیا امام مالک نے کہ مجہے یہ خبر نہین پہونچی کہ اول زمانہ مین موذن سلام کرتا ہو امیر کو **ف** یعنی زمانہ نبی
صلے اللہ علیہ وسلم اور خلفای راشدین مین یہ دستور نہ تہا بلکہ موذن اذان کہہ دیتا تہا پہر اگر امام کسی کام مین ہوتا تو موذن اُسکو
آنکر خبر کر دیتا کہ جمع ہین اب جو یہ تکلفات نکلی ہین کہ موذن امیر اور حاکم کے دروازہ پر آنکر کہتا ہے السلام علیک ایہا الامیر و
رحمۃ اللہ وبرکاتہ الصلوۃ یرحمک اللہ یہ سب تکبر اور غرور کی باتین ہین اور نماز عاجزی اور غرور توڑنے کے لیے ہی کیونکہ موذن
جب اذان کہتا ہے تو اللہ تعالی جل شانہ کیطرف سے حی علی الصلوۃ کہکر نماز کو بلاتا ہے پہر امیر اور فقیر سب غلام ہین پروردگار جل
شانہ کے فورًا بندگی کر لیکو جانا چاہیے ابو محذورہ نے بعد اذان کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جب بلایا تو حضرت عمر خفا ہوئے کیونکہ یہ
کام نیا نکالا گیا دین مین اسکی اصل زمانہ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم مین نہ تہی ابن عبد البر نے کہا کہ اول اس کام کا رواج معاویہ
نے پہیلایا اور موذن کو حکم دیا کہ بعد اذان کے اُنکو اس طرح پر آنکر خبر دیا کرے السلام علی امیر المومنین الصلوۃ یرحمک اللہ اور بعضون
نے کہا کہ سب سے پہلے اس فعل کو مغیرہ بن شعبہ نے رواج دیا لیکن پہلا قول صحیح ہے ابن ابی شیبہ نے مجاہد سے روایت کیا کہ جب عمر
مدینہ مین آئے تو ابو محذورہ اذان کہکر اون کے بلانیکو آئے اور کہا الصلوۃ یا امیر المومنین حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح تو حضرت عمر
نے کہا خرابی ہو تیری کیا تو دیوانہ ہے کیا اذان کا بلانا کافی نہ تہا اور ہم نہ آتے پہر کاہیکو بلانیکو آیا الحاصل تحقیق اس باب
مین یہی ہے کہ یہ فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین نہ تہا نہ خلفای راشدین کے زمانہ مین بلکہ انکے بعد امرا اور حکام نے اسکو

[illegible]

رواج دیا پس اولی یہی ہے کہ ترک کیا جاوے اور اختیار کیا جاوے طریقہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفای راشدین کا کیونکہ اوس مین
بہتری ہے دنیا اور دین کی اور واقدی نے جو نقل کیا ہے کہ بلال رض بعد اذان کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر آکر کہتے
تہے السلام علیک یا رسول اللہ پہر ابوبکر کے زمانہ مین کہتے تہے السلام علیک یا خلیفۃ رسول اللہ الصلوۃ یا خلیفۃ رسول اللہ
قابل اعتماد کے نہین ہے کیونکہ واقدی متروک ہے محدثین کے نزدیک علی الخصوص جبکہ نقل اوسکی مخالف ہو روایات معتبرہ کے
(زرقانی باختصار) کہا یحیی نے سوال ہوا امام مالک سے کہ ایک موذن نے اذان دی پہر انتظار کیا لوگونکا لیکن کوئی نہ آیا آخر اوس نے
اکیلے تکبیر کہکر نماز پڑہ لی جب وہ نماز پڑہ چکا تو لوگ آئے اب موذن پہر اون لوگون کے ساتہہ نماز پڑہے یا نہ پڑہے تو جواب دیا امام مالک نے کہ موذن
اور جو لوگ آئے ہین وہ اکیلے اکیلے نماز پڑہ لیوین **ف** یہ جب ہے کہ وہی موذن امام بہی ہو مسجد کا اور اگر امام نہو لوگونکو
درست ہے کہ جماعت سے پڑہ لیوین اور موذن بہی اگر چاہے پہر انکے ساتہہ پڑہ لیوے یہ مذہب امام مالک کا ہے کہ جس مسجد مین امام
مقرر ہو وہان دو جماعتین ایک نماز کی نہ کیجاوین اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا اور امام ابوحنیفہ اور شافعی اور جمہور علما کا
مذہب اسکے خلاف ہے وہ یہ کہتے ہین کہ دو یا تین بار جماعت کا ہونا مسجد مین کچہ قباحت نہین رکہتا اور نہ اللہ نے اس سے منع کیا اور نہ اوسکے
رسول نے اور دلیل جواز کی یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جماعت سے نماز پڑہ چکے تہے پہر ایک شخص آیا اور اس نے اکیلے نماز پڑہنے کا
ارادہ کیا تب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا کوئی شخص تم مین سے تصدق کرتا ہے پہر تو نماز پڑہے ساتہہ اسکے سو ایک شخص کہڑا
ہوا اور وہ نماز پڑہ چکا تہا ساتہہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پہر نماز پڑہی اوس نے ساتہہ اس شخص کے (زرقانی) کہا یحیی
نے سوال ہوا امام مالک سے کہ ایک موذن نے اذان دی پہر نفل پڑہنے لگا اب لوگون نے یہ ارادہ کیا کہ جماعت کہڑی کرین دوسری
شخص کی تکبیر سے تو جواب دیا امام مالک نے کہ اس مین کچہ قباحت نہین ہے خواہ موذن تکبیر کہے یا اور کوئی شخص کہے دونو برابر ہین
ف . اور یہی قول ابوحنیفہ کا ہے اور لیث اور ثوری اور شافعی اور اکثر اہل حدیث کا مذہب یہ ہے کہ جو شخص اذان دیوے
وہی تکبیر کہے اور دلائل ہر ایک کے موجود ہین کتب احادیث مین کہا یحیی نے کہا مالک نے کہ صبح کی اذان تو قدیم سے قبل وقت کے
ہوتی چلی آتی ہے لیکن اور نمازون کی اذان بعد وقت کے چاہیے **ف** جمہور علما اور ائمہ ثلثہ کا مذہب یہ ہے کہ فجر کی اذان
صبح صادق سے اول درست ہے بدلیل حدیث ابن عمر کے جو آگے آتی ہے اور ابوحنیفہ کا مذہب یہ ہے کہ فجر کی اذان بہی قبل وقت کے
نہ دی جاوے کہا امام مالک نے اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ الْمُؤَذِّنَ جَاءَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يُؤْذِنُهٗ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ فَوَجَدَهٗ نَائِمًا فَقَالَ الصَّلٰوةُ خَيْرٌ
مِنَ النَّوْمِ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَاَمَرَهٗ عُمَرُ اَنْ يَّجْعَلَهَا فِيْ نِدَاءِ الصُّبْحِ ترجمہ امام مالک کو پہنچا کہ حضرت عمر پاس موذن آیا نماز صبح
کی خبر کرنیکو تو سوتا ہوا پایا حضرت عمر کو پس کہا اس نے اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ یعنے نماز بہتر ہے سونے سے اے امیر مومنون کے تو حکم
کیا حضرت عمر نے موذن کو کہ کہا کرے اس کلمہ کو صبح کی اذان مین **ف** اس اثر کو دارقطنی نے ابن عمر سے سنداً روایت
کیا ہے کہ عمر نے موذن سے کہا جب پہنچے تو حی علی الفلاح پر فجر کے اذان مین تو کہہ بعد اوسکے الصلوۃ خیر من النوم دو بار یہ جو
حضرت عمر نے موذن سے کہا کہ اس کلمہ کو صبح کی اذان مین کہا کر اس سے یہ غرض ہے کہ اذان کے باہر اس کلمہ کے کہنے کا موقع نہین ہے

اور مکروہ رکہا حضرت عمر نے بعد اذان کے پہر اعلام کرنیکو جیسے کہ امرا اور حکام نے نکالا ہے چنانچہ ابہی اسکا ذکر گذر ا اور نہ یہ کلمہ نکالا
ہوا حضرت عمر کا نہین ہے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین بہی نماز فجر مین یہ کلمہ کہا جاتا تہا چنانچہ ابن ماجہ نے روایت کیا بلال
گئے آگہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر کرنیکے واسطے نماز صبح کے تو لوگون نے کہا کہ آپ سوتے ہین تو بلال نے کہا کہ اَلصَّلٰوۃُ
خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ بعد اسکے یہ کلمہ مقرر کیا گیا اذان فجر مین اور ایسا ہی حکم باقی رہا اور ابو محذورہ سے روایت ہے کہ مین لڑکا تہا تو مین نے
اذان دی فجر کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حنین کے روز تو جب پہنچا مین حی علی الفلاح پر فرمایا آپنے ملا دے اس مین
الصلوۃ خیر من النوم **عن** مَالِكِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ الْأَصْبَحِيِّ أَنَّهُ قَالَ مَا أَعْرِفُ شَيْئًا مِمَّا أَدْرَكْتُ عَلَيْهِ النَّاسَ إِلَّا النِّدَاءَ بِالصَّلٰوۃِ
ترجمہ مالک بن ابی عامر اصبحی جد امام مالک کے کہتے ہین کہ مین نہین دیکہتا کسی چیز کو کہ باقی ہو اس طور پر جیسے پایا مین نے
صحابہ رضی اللہ عنہم کو مگر اذان کو **ف** یعنی سوا اذان کے اور تمام عبادات مین لوگون نے تغیر اور تبدل کر لیا ہے اور وہ
طریقہ چہوڑ دیا ہے جسپر نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام تہے سبحان اللہ جب تابعین کے زمانہ مین اسقدر دین مین انقلاب
ہوا تہا کہ سوا اذان کے سب عبادتین لوگون نے بدلڈالین تہین تو اس زمانہ پر آشوب اور فتنون کا کیا کہنا اب بہی جو شخص طالب
حق ہو اور خدا و رسول خدا کی اطاعت کا شائق اور شریعت کا عاشق ہے اسکو کچہ مشکل نہین زمانہ کے فسادات اور علما کی
اختلافات سے قطع نظر کرکے کتاب اللہ اور اصح الکتب بعد کتاب اللہ صحیح بخاری کو اپنا دستور العمل بنا دے تب جیسے طور
سے ایمان اور یقین کی حلاوت پائے وَذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ افسوس ہے کہ اس زمانہ مین اذان
بہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر نہی بعض لوگون نے اذان کے کلمات مین کمی بیشی کی جیسے اول و آخر مین اذان کے نئی
نئی دعائین تراش لین جیسے ترجیم الکسینے تذکیر نکالی جیسے انگلیون کا چومنا انگہوٹے آنکہون سے لگانا حضور جانکر اذان کے جواب
کو جو سنت تہا چہوڑ دیا جیسے راگ کی طرح اذان مین گانا شروع کیا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ زرقانی نے کہا کہ
اس اثر سے حجت پکڑی ہے ان لوگون نے جو کہتے ہین اہل مدینہ کا قول و فعل کچہ شرعا حجت نہین ہے بلکہ حجت وہی ہے جو باسانید صحیحہ
خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور انکے خلفای راشدین سے منقول ہے مترجم کہتا ہے کہ بہت سے اکابر علما نے تصریح کردی اس بات کی کہ مدینہ
منورہ یا مکہ معظمہ کے لوگون کا قول و فعل کچہ سند نہین ہے کیونکہ دونون مقامون مین بدعات کا رواج بہت ہو گیا ہے بلکہ سند
کتاب اللہ یا سنت رسول اللہ ہے اللہ جل شانہ اپنے فضل و کرم سے کتاب اللہ اور حدیث نبوی پر عمل کرنیکی توفیق دیوے اور گمراہی سے
بچاوے **عن** نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ سَمِعَ الْإِقَامَةَ وَهُوَ بِالْبَقِيْعِ فَأَسْرَعَ الْمَشْيَ إِلَى الْمَسْجِدِ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے
کہ عبد اللہ بن عمر نے تکبیر سُنی اور وہ بقیع پر تہے تو جلدی جلدی چلے مسجد کو **ف** زرقانی نے کہا کہ مراد جلدی چلنے سے
یہ ہے کہ معمولی چال سے ذرا تیز چلے نہ یہ کہ دوڑے کیونکہ حدیث مرفوع اوپر گذری کہ مت آؤ نماز کو دوڑتے ہوئے ابن عبد البر نے کہا کہ جب
سے جب نماز کو چلے تو آہستہ چلے اطمینان سے خواہ نماز کے ملنے کی امید ہو یا نہ ہو کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم یہی ہے
اور وہی حجت ہے جو ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے اور محمد بن زید نے عبد اللہ بن عمر سے نقل کیا کہ جب وہ

[illegible]

نماز کو جاتے تو اتنا آہستہ جاتے کہ اگر چیونٹی اونکے ساتھ چلے تو پیچھے رہجاوے واللہ اعلم **النداء فی السفر وعلی غیر**
وضوء سفر مین اور بیوضو اذان کہنے کا بیان **عن** نافع ان عبد اللہ بن عمر اذن بالصلوٰة فی لیلة ذات برد وریح فقال الا
صلوا فی الرحال ثم قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یامر المؤذن اذا کانت لیلة باردة ذات مطر یقول الا صلوا
فی الرحال **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر نے اذان دی نماز کی رات کو جس مین سردی اور ہوا بہت تہی پہر کہا کہ نماز پڑہلو اپنے
اپنے ڈیرون مین پہر کہا ابن عمر نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم کرتے تہے موذن کو جب رات ٹہنڈی ہوتی تہی یا پانی برستا تہا
یہ کہ پکار دے نماز پڑہلو اپنے اپنے ڈیرون مین **ف** صحیح ابو عوانہ مین ہے کہ رات ٹہنڈی ہوتی تہی یا پانی برستا تہا یا ہوا
چلتی تہی معلوم ہوا کہ ان تینون امرون مین سے اگر ایک امر بہی ہو تو جماعت مین حاضر ہونا معاف ہے **عن** نافع ان عبد اللہ بن عمر
کان لا یزید علی الاقامة فی السفر الا فی الصبح فانہ کان ینادی فیہا و یقیم وکان یقول انما الاذان للامام الذی یجتمع
الناس الیہ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر سفر مین صرف تکبیر کہتے تہے مگر نماز فجر مین اذان بہی کہتے تہے اور عبد اللہ بن
عمر یہ بہی کہا کرتے تہے کہ اذان اوس امام کے لیے ہے جسکے پاس لوگ جمع ہون **ف** یہی مذہب ہے مالک کا اور ائمہ ثلثہ اسکے
خلاف ہین **عن** ہشام بن عروة ان اباہ قال لہ اذا کنت فی سفر فان شئت ان تؤذن وتقیم فعلت وان شئت فاقم
ولا تؤذن **ترجمہ** ہشام بن عروہ سے اونکے باپ نے کہا کہ جب تو سفر مین ہو تو تجہے اختیار ہے چاہے اذان اور اقامت دونو کہہ
چاہے فقط اقامت کہہ اور اذان نہ کہہ یحیی نے کہا مینے سنا مالک سے وہ کہتے تہے سوار ہو کر اذان دینے مین کچہ قباحت
نہین ہے **عن** سعید بن المسیب انہ کان یقول من صلی بارض فلاة صلی عن یمینہ ملک وعن شمالہ ملک فان اذن
واقام الصلوٰة صلی وراءہ من الملٰئکة امثال الجبال **ترجمہ** سعید بن مسیب نے کہا جو شخص نماز پڑہتا ہے میدان مین
تو اسکے داہنی طرف ایک فرشتہ اور بائین طرف ایک فرشتہ نماز پڑہتا ہے مگر جب اذان دیکر تکبیر کہہکر نماز پڑہے تو اوسکے پیچہے بہت فرشتے نماز پڑہتے
ہین مثل پہاڑون کے **ف** اس مضمون کو نسائی نے سلمان فارسی سے مرفوعًا روایت کیا ہے اور سعید بن منصور
اور ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے موقوفًا روایت کیا ہے بعض شافعیہ نے اس اثر سے استدلال کیا ہے کہ اگر کسی شخص
نے اکیلے نماز جنگل مین پڑہی پہر قسم کہائی اس بات کی کہ مین نے جماعت سے نماز پڑہی تو وہ اپنی قسم مین سچا ہوگا اس
لیے کہ فرشتون کی جماعت سے اوسنے نماز پڑہی **قدر السحور من النداء** اذان کا سحر کے وقت ہونا **عن**
عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان بلالا ینادی بلیل فکلوا واشربوا حتی ینادی ابن ام مکتوم
ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال رات رہے سے اذان دیتے ہین تو تم کہایا پیا کرو جبتک
اذان دیوے عبد اللہ بیٹا ام مکتوم کا **عن** سالم بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان بلالا ینادی بلیل فکلوا
واشربوا حتی ینادی ابن ام مکتوم قال وکان ابن ام مکتوم رجلا اعمی لا ینادی حتی یقال لہ اصبحت اصبحت **ترجمہ** سالم
بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال اذان دیتا ہے رات سے تو تم کہایا پیا کرو جبتک اذان نہ

فا — سفر مین اور بیوضو اذان کا بیان

فا — اذان کا سحر کے وقت ہونا

اور مکروہ کہا حضرت عمر نے بعد اذان کے پہر اعلام کرنیکو جیسیکہ امرا اور حکام نے نکالا ہے چنانچہ یہی اسکا ذکر گذرا اور نہ یہ کلمہ نکالا ہوا حضرت عمر کا نہیں ہے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ہی نماز فجر میں یہ کلمہ کہا جاتا تہا چنانچہ ابن ماجہ نے روایت کیا بلال سے کہ وہ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر کرنیکے لیے واسطے نماز صبح کے تو لوگون نے کہا کہ آپ سوتے ہین تو بلال نے کہا کہ اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ بعد اوسکے یہ کلمہ مقرر کیا گیا اذان فجر مین اور ایسا ہی حکم باقی رہا اور ابو محذورہ سے روایت ہے کہ مین لڑکا تہا تو مین نے اذان دی فجر کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حنین کے روز تو جب پہنچا مین حی علی الفلاح پر فرمایا آپنے ملادے اس مین الصلوۃ خیر من النوم **عن** مَالِكِ بْنِ اَبِي عَامِرِ الْاَصْبَحِيِّ اَنَّهٗ قَالَ مَا اَعْرِفُ شَيْئًا مِمَّا اَدْرَكْتُ عَلَيْهِ النَّاسَ اِلَّا النِّدَاءَ بِالصَّلٰوةِ **ترجمہ** مالک بن ابی عامر اصبحی جدادا مین امام مالک کے کہتے ہین کہ مین نہین دیکہتا کسی چیز کو کہ باقی ہو اسطور پر جیسے پایا مین نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو مگر اذان کو **ف** یعنی سوا اذان کے اور تمام عبادات مین لوگون نے تغیر اور تبدل کر لیا ہے اور وہ طریقہ چہوڑ دیا ہے جسپر نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام تہے سبحان اللہ جب تابعین کے زمانہ مین اسقدر دین مین انقلاب ہوا تہا کہ سوا اذان کے سب عبادتین لوگون نے بدل ڈالین تہین تو اس زمانہ پر آشوب اور فتنون کا کیا کہنا اب بہی جو شخص طالب حق ہو اور رضا اور رسول خدا کی اطاعت کا شائق اور شریعت کا عاشق ہے اسکو کچہ مشکل نہین زمانہ کے فسادات اور علما کی اختلافات سے قطع نظر کر کے کتاب اللہ اور اصح الکتب بعد کتاب اللہ صحیح بخاری کو اپنا دستور العمل بنا دے تب اسے طور سے ایمان اور یقین کی حلاوت پاوے ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ افسوس ہے کہ اس امت اخیرہ مین اذان بہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر نہ رہی بعض لوگون نے اذان کے کلمات مین کمی و بیشی کی یعنے اول و آخر مین اذان کے نئی نئی دعائین تراش لین یعنے تسمیہ یعنے تذکیر نکالی یعنے انگلیون کا چومنا آنکہون سے لگانا ضرور جانکر اذان کے جو جواب کو جو سنت تہا چہوڑ دیا یعنے راگ کی طرح اذان مین گانا شروع کیا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ زرقانی نے کہا کہ اس اثر سے حجت پکڑی ان لوگون نے جو کہتے ہین اہل مدینہ کا قول و فعل کچہ شرعا حجت نہین ہے بلکہ حجت وہی ہے جو باسانید صحیحہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور انکی خلفای راشدین سے منقول ہے مترجم کہتا ہے کہ بہت سے اکابر علما نے تصریح کر دی اس بات کی کہ مدینہ منورہ یا مکہ معظمہ کے لوگون کا قول و فعل کچہ سند نہین ہے کیونکہ دونو مقامون مین بدعات کا رواج بہت ہو گیا ہے بلکہ سند کتاب اللہ یا سنت رسول اللہ ہے اللہ جل شانہ اپنے فضل و کرم سے کتاب اللہ اور حدیث نبوی پر عمل کرنیکی توفیق دیوے اور گمراہی سے بچاوے **عن** نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ سَمِعَ الْاِقَامَةَ وَهُوَ بِالْبَقِيْعِ فَاَسْرَعَ الْمَشْيَ اِلَى الْمَسْجِدِ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر نے تکبیر سنی اور وہ بقیع مین تہے تو جلدی جلدی چلے مسجد کو **ف** زرقانی نے کہا کہ مراد جلدی چلنے سے یہ ہے کہ معمولی چال سے ذرا تیز چلے نہ یہ کہ دوڑے کیونکہ حدیث مرفوع اوپر گذری کہ مت آؤ نماز کو دوڑتے ہوئے ابن عبد البر نے کہا کہ جب جب نماز کو چلے تو آہستہ چلے اطمینان سے خواہ نماز کے ملنے کی امید ہو یا نہ ہو کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم یہی ہے اور وہی حجت ہے جو ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے اور محمد بن زید نے عبد اللہ بن عمر سے نقل کیا کہ جب وہ

اور یہی [illegible] اذان [illegible] بدعت

فا سفر میں اور بے وضو اذان کہنے کا بیان

نماز کو جاتے تو اتنا آہستہ جاتے کہ اگر چیونٹی اونکے ساتھ چلے تو پیچھے نہ رہجاوے واللہ اعلم **النداء فی السفر وعلی غیر**
وضوء سفر میں اور بے وضو اذان کہنے کا بیان **عن** نافع ان عبد اللہ بن عمر اذن بالصلوٰۃ فی لیلۃ ذات برد وریح فقال الا
صلوا فی الرحال ثم قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یامر المؤذن اذا کانت لیلۃ باردۃ ذات مطر یقول الا صلوا
فی الرحال **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر نے اذان دی نماز کی رات کو جس مین سردی اور ہوا بہت تھی پھر کہا کہ نماز پڑھلو اپنے
اپنے ڈیرون مین پھر کہا ابن عمر نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم کرتے تھے موذن کو جب رات ٹھنڈی ہوتی تھی یا پانی برستا تھا
یہ کہ پکار دے نماز پڑھلو اپنے اپنے ڈیرون مین **ف** صحیح ابو عوانہ مین ہے کہ رات ٹھنڈی ہوتی تھی یا پانی برستا تھا یا ہوا
چلتی تھی معلوم ہوا کہ ان تینون امرون مین سے اگر ایک امر بھی ہو تو جماعت مین حاضر ہونا معاف ہے **عن** نافع ان عبد اللہ بن عمر
کان لا یزید علی الاقامۃ فی السفر الا فی الصبح فانہ کان ینادی فیہا ویقیم وکان یقول انما الاذان للامام الذی یجتمع
الناس الیہ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر سفر مین صرف تکبیر کہتے تھے مگر نماز فجر مین اذان بھی کہتے تھے اور عبد اللہ بن
عمر یہی کہا کرتے تھے کہ اذان اوس امام کے لیے ہے جسکے پاس لوگ جمع ہون **ف** یہی مذہب ہے مالک کا اور ائمہ ثلثہ اس کے
خلاف ہین **عن** ہشام بن عروۃ ان اباہ قال لہ اذا کنت فی سفر فان شئت ان تؤذن وتقیم فعلت وان شئت فاقم
ولا تؤذن **ترجمہ** ہشام بن عروہ سے اونکے باپ نے کہا کہ جب تو سفر مین ہو تو تجھے اختیار ہے چاہے اذان اور اقامت دونو کہہ
چاہے فقط اقامت کہہ اور اذان نہ کہہ کہا یحییٰ نے مینے سنا مالک سے وہ کہتے تھے سوار ہو کر اذان دینے مین کچھ قباحت
نہین ہے **عن** سعید بن المسیب انہ کان یقول من صلی بارض فلاۃ صلی عن یمینہ ملک وعن شمالہ ملک فان اذن
واقام الصلوٰۃ صلی وراءہ من الملائکۃ امثال الجبال **ترجمہ** سعید بن مسیب نے کہا جو شخص نماز پڑھتا ہے میدان مین
تو اسکے داہنی طرف ایک فرشتہ اور بائین طرف ایک فرشتہ نماز پڑھتا ہے مگر جب اذان دیکر تکبیر کہکر نماز پڑھے تو اوس کے پیچھے بہت فرشتے نماز پڑھتے
ہین مثل پہاڑون کے **ف** اس مضمون کو نسائی نے سلمان فارسی سے مرفوعاً روایت کیا ہے اور سعید بن منصور
اور ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے موقوفاً روایت کیا ہے بعض شافعیہ نے اس اثر سے استدلال کیا ہے کہ اگر کسی شخص
نے اکیلے نماز جنگل مین پڑھی پھر قسم کھائی اس بات کی کہ مین نے جماعت سے نماز پڑھی تو وہ اپنی قسم مین سچا ہوگا اس
لیے کہ فرشتون کی جماعت سے اوس نے نماز پڑھی **قدر السحور من النداء** اذان کا سحر کے وقت ہونا **عن**

فا اذان کا صبح سے پہلے ہونا

عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان بلالا ینادی بلیل فکلوا واشربوا حتی ینادی ابن ام مکتوم
ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال رات رہے سے اذان دیتے ہین تو تم کھایا پیا کرو جبتک
اذان دیوے عبد اللہ بیٹا ام مکتوم کا **عن** سالم بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان بلالا ینادی بلیل فکلوا
واشربوا حتی ینادی ابن ام مکتوم قال وکان ابن ام مکتوم رجلا اعمی لا ینادی حتی یقال لہ اصبحت اصبحت **ترجمہ** سالم
بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال اذان دیتا ہے رات سے تو تم کھایا پیا کرو جبتک اذان نہ

دیوی بیٹا ام مکتوم کا کہا ابن شہاب نے یا سالم نے یا عبداللہ بن عمر نے کہ تہا بیٹا ام مکتوم کا اندہا اذان نہ دیتا تہا جب تک لوگ اوس سے کہتے تہے صبح ہوگئی صبح ہوگئی ف اس حدیث سے اندہے کی اذان کا درست ہونا اور دو اذانوں کا درست ہونا معلوم ہوا لیکن ایک کی بعد ایک ہو ساتھ ہی دو اذانوں کا ہونا بعضوں نے مکروہ رکہا ہے

افتتاح الصلوٰۃ نماز کے شروع کرنیکا بیان

عن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا افتتح الصلوٰة رفع يديه حذو منكبيه واذا رفع رأسه من الركوع رفعهما كذلك ايضا وقال سمع الله لمن حمده ربنا ولك الحمد وكان لا يفعل ذلك في السجود ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب شروع کرتے تہے نماز کو اٹہاتے تہے دونوں ہاتھ برابر دونوں مونڈہوں کے اور جب سر اٹہاتے تہے رکوع سے تب بہی دونوں ہاتھوں کو اسیطرح اوٹہاتے اور کہتے سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد اور سجدوں کے بیچ مین ہاتھ نہ اٹہاتے نہ سجدہ کو جانیوقت ف ابن وہب اور ابن قاسم اور ابن مہدی اور محمد بن الحسن اور عبداللہ بن یوسف اور ابن نافع وغیرہم نے اپنے اپنے موطا مین امام مالک سے روایت کیا واذا رکع واذا رفع رأسه من الركوع رفعهما كذلك ايضا یعنے جب رکوع کرتے اور رکوع سے سر اوٹہاتے تب بہی دونوں ہاتھوں کو اسیطرح اٹہاتے اور یحیے بن یحیی کی روایت مین اذا رکع کا لفظ چھوٹ گیا ہے ابن عبد البر نے کہا کہ روایت اور لوگوں کی ٹہیک ہے اور ابن شہاب سے اور لوگ بہی سوا مالک کے اسی طرح روایت کرتے مین اختلاف کیا علما نے ہاتھ اٹہانے مین وقت رکوع کے اور وقت سر اٹہانے کے رکوع سے تو جمہور علما مثل شافعی اور اوزاعی اور احمد اور اسحاق اور طبری اور جماعت اہلحدیث کے نزدیک دونوں وقت ہاتھ اٹہانا چاہیے اور یہی صحیح روایت ہے مالک سے اور ابو حنیفہ نے اسکے خلاف کہا ہے امام بخاری نے کتاب رفع الیدین مین عبداللہ بن عمر سے روایت کیا ہے کہ وہ جب کسی کو دیکہتے ہاتھ نہین اٹہاتا وقت رکوع کے اور وقت سر اٹہانے کے رکوع سے مارتے اوسکو کنکروں سے اور بخاری نے روایت کیا عبداللہ بن عمر سے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوٹہتے دو رکعت پڑہ کے کہڑے ہوتے اور تکبیر کہتے اور دونوں ہاتھ اٹہاتے اور ابو داؤد نے حضرت علی اور ابو حمید ساعدی سے ایسا ہی روایت کیا اور صحیح کہا اسکو ابن خزیمہ اور ابن حبان نے تو چار مقاموں پر ہاتھوں کا اٹہانا نماز مین ثابت ہوا ایک شروع نماز کیوقت دوسرے جب رکوع کو جہکتے تیسرے جب رکوع سے کہڑا ہوتے چوتہے جب پہلا تشہد پڑہکر کہڑا ہوتے امام بخاری نے کتاب رفع الیدین مین کہا کہ رفع الیدین کو سترہ صحابیوں نے روایت کیا اور حاکم اور ابن مندہ نے عشرہ مبشرہ کو رفع کے رواۃ مین ذکر کیا اور بعض محدثین نے تلاش کیا رفع کی روایتوں کو تو پچاس صحابہ کی روایتیں پایا اور سوا ابن مسعود اور اصحاب ابن مسعود کے کسی سے بہ سند صحیح ترک اسکا ثابت نہین واللہ اعلم (زرقانی) عن علي بن حسين بن علي بن ابي طالب انه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يكبر في الصلوٰة كلما خفض ورفع فلم تزل تلك صلوته حتى لقي الله ترجمہ امام زین العابدین سے جنکا اسم مبارک علی ہے اور وہ بیٹے ہین حضرت امام حسین بن علی بن ابیطالب کے روایت ہے کہ تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتے نماز مین جب جہکتے اور جب اوٹہتے اور ہمیشہ رہی اسیطرح سے نماز آپکی یہانتک کہ ملے اللہ جل جلالہ سے ف سوا ایک جگہہ کے جب

ہر خفض ورفع مین ہاتھونکا اٹھانا ثابت نہین ہوتا

سر اٹھاتے رکوع سے تو فرماتے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ جیسا اوپر گذرا (زرقانی) عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الصَّلٰوةِ **ترجمہ** سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اٹھاتے تھے ہاتھوں کو نماز میں **ف** شعبہ کی روایت میں ہے کہ اوٹھاتے تھے دونوں ہاتھوں کو جب تکبیر کہتے تھے شروع نماز میں اور جب اٹھاتے تھے رکوع سے (زرقانی) **عَنْ** أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُصَلِّي لَهُمْ فَيُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ فَإِذَا انْصَرَفَ قَالَ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَشْبَهُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** ابو سلمہ سے روایت ہے کہ ابو ہریرہ امام ہوتے تھے اونکے تو تکبیر کہتے تھے جب جھکتے اور جب اوٹھتے اور پھر جب فارغ ہوتے تو کہا قسم خدا کی میں زیادہ مشابہ ہوں تم سب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم کی نماز سے **عَنْ** سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُكَبِّرُ فِي الصَّلٰوةِ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ **ترجمہ** سالم بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر تکبیر کہتے نماز میں جب جھکتے اور اٹھتے **عَنْ** نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَهُمَا دُوْنَ ذٰلِكَ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر جب شروع کرتے نماز کو اٹھاتے دونوں ہاتھ برابر دونوں مونڈھوں کے اور جب سر اٹھاتے رکوع سے اٹھاتے دونوں ہاتھ ذرا کم اس سے **ف** یعنے مونڈھوں سے کچھ ذرا نیچے رہتے یہ حدیث کو ایوب نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے مرفوعاً روایت کیا ہے اور دُوْنَ ذٰلِكَ کا لفظ سوا مالک کے اور کسی نے روایت نہیں کیا ملکا ابن جریج نے نافع سے پوچھا کہ کیا پہلی بار میں ابن عمر زیادہ بلند کرتے تھے ہاتھ بہ نسبت بعد کے کہا نہیں (زرقانی) **عَنْ** أَبِي نُعَيْمٍ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ كَانَ يُعَلِّمُهُمُ التَّكْبِيْرَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ فَكَانَ يَأْمُرُنَا أَنْ نُكَبِّرَ كُلَّمَا خَفَضْنَا وَرَفَعْنَا **ترجمہ** وہب بن کیسان سے روایت ہے کہ جابر بن عبد اللہ انصاری سکھاتے تھے انکو تکبیر نماز میں تو حکم کرتے تھے کہ تکبیر کہیں ہم جب جھکیں ہم اور اٹھیں ہم **عَنْ** ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ إِذَا أَدْرَكَ الرَّجُلُ الرَّكْعَةَ فَكَبَّرَ تَكْبِيْرَةً وَاحِدَةً أَجْزَأَتْ عَنْهُ تِلْكَ التَّكْبِيْرَةُ **ترجمہ** ابن شہاب کہتے تھے جب پایا کسی شخص نے رکوع اور ایک تکبیر کہہ لی تو یہ تکبیر کافی ہو جاوے گی تکبیر تحریمہ سے **ف** : اگرچہ نیت نکرے تکبیر تحریمہ کی یہ مذہب ابن شہاب کا ہے اور یحیی نے کہا کہ مالک نے کہا ہمارے نزدیک جب کافی ہوگی کہ اس تکبیر سے تکبیر تحریمہ کی نیت کرے (زرقانی) کہا یحیی نے پوچھے گئے مالک اوس شخص سے جو امام کے ساتھ شریک ہوا نماز میں اور بھول گیا تکبیر تحریمہ اور تکبیر رکوع کو یہاں تک کہ ایک رکعت پڑھ لی پھر یاد کیا کہ اوس نے تکبیر تحریمہ نہیں کہی تھی نہ رکوع کیوقت تکبیر کہی تھی بلکہ دوسری رکعت میں تکبیر کہی تو جواب دیا امام مالک نے کہ پھر سے پڑھنا نماز کا بہتر ہے اور جو امام کے ساتھ تکبیر تحریمہ کہنا بھول گیا لیکن رکوع کیوقت تکبیر کہہ لی تو یہ تکبیر کافی ہو جاوے گی تکبیر تحریمہ سے جبکہ نیت کی ہو اوس نے اس تکبیر سے تکبیر تحریمہ کی کہا یحیی نے کہا مالک نے جو شخص نماز پڑھنے گیا اور بھول جاوے تکبیر تحریمہ تو پھر سرے سے پڑھے نماز کو کہا یحیی نے کہا مالک نے کہ امام اگر بھول جاوے تکبیر تحریمہ اور فارغ ہو جاوے نماز سے تو پھر پڑھے اور جن لوگوں نے اوس کے پیچھے نماز پڑھی ہے وہ بھی نماز لوٹا دیں اگرچہ اون لوگوں نے تکبیر تحریمہ کہی ہو **ف** تکبیر تحریمہ جمہور علماء اور ائمہ اربعہ کے نزدیک رکن ہے نماز کا لیکن رکوع کی تکبیر اوس سے کافی ہو جاتی ہے

دیوے بیٹا ام مکتوم کا کہا ابن شہاب نے یا سالم نے یا عبد اللہ بن عمر نے کہ تہا بیٹا ام مکتوم کا اندھا اذان نہ دیتا تہا جب تک لوگ اوس سے
کہتے تہے صبح ہو گئی صبح ہو گئی ف اس حدیث سے اندھے کی اذان کا درست ہونا اور دو اذانوں کا درست ہونا معلوم ہوا لیکن ایک کی
بعد ایک ہو ساتھ ہی دو اذانوں کا ہونا بعضوں نے مکروہ کہا ہے **اِفْتِتَاحُ الصَّلٰوۃِ** نماز کے شروع کرنیکا بیان

عن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ
وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَهُمَا كَذٰلِكَ اَيْضًا وَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَكَانَ
لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السُّجُوْدِ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب شروع کرتے تہے نماز کو اٹہاتے
تہے دونوں ہاتھ برابر دونوں مونڈہوں کے اور جب سر اٹہاتے تہے رکوع سے تب بہی دونوں ہاتھوں کو اسیطرح اوٹہاتے اور
کہتے سمع اللّٰہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد اور سجدوں کے بیچ میں ہاتھ نہ اٹہاتے نہ سجدہ کو جانیوقت **ف** ابن وہب اور
ابن قاسم اور ابن مہدی اور محمد بن الحسن اور عبد اللہ بن یوسف اور ابن نافع وغیرہم نے اپنے اپنے موطا میں امام مالک
سے روایت کیا وَاِذَا رَكَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَهُمَا كَذٰلِكَ اَيْضًا یعنے جب رکوع کرتے اور رکوع سے سر اوٹہاتے
تب بہی دونوں ہاتھوں کو اسیطرح اٹہاتے اور یحییٰ بن یحییٰ کی روایت میں اِذَا رَكَعَ کا لفظ چھوٹ گیا ہے ابن عبد البر نے کہا کہ
روایت اور لوگوں کی ٹہیک ہے اور ابن شہاب سے اور لوگ بہی سوا مالک کے اسی طرح روایت کرتے ہیں اختلاف کیا علما نے
ہاتھ اٹہانے میں وقت رکوع کے اور وقت سر اٹہانے کے رکوع سے تو جمہور علما مثل شافعی اور اوزاعی اور احمد اور اسحاق اور طبری اور
جماعت اہل حدیث کے نزدیک دونوں وقت ہاتھ اٹہانا چاہیے اور یہی صحیح روایت ہے مالک سے اور ابو حنیفہ نے اسکے خلاف کہا ہے امام بخاری
نے کتاب رفع الیدین میں عبد اللہ بن عمر سے روایت کیا ہے کہ وہ جب کسی کو دیکہتے ہاتھ نہیں اٹہاتا وقت رکوع کے اور وقت سر
اٹہانے کے رکوع سے مارتے اوسکو کنکروں سے اور بخاری نے روایت کیا عبد اللہ بن عمر سے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوٹہتے
دو رکعت پڑہ کے کہڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور دونوں ہاتہ اٹہاتے اور ابو داؤد نے حضرت علی اور ابو حمید ساعدی سے ایسا ہی روایت کیا
اور صحیح کہا اسکو ابن خزیمہ اور ابن حبان نے تو چار مقام پر ہاتھوں کا اٹہانا نماز میں ثابت ہوا ایک شروع نماز کیوقت دوسرے جب
رکوع کو جہکے تیسرے جب رکوع سے کہڑا ہو چوتہے جب پہلا تشہد پڑہ کر کہڑا ہو امام بخاری نے کتاب رفع الیدین میں کہا کہ رفع الیدین کو
سترہ صحابیوں نے روایت کیا اور حاکم اور ابن مندہ نے عشرہ مبشرہ کو رفع کے رواۃ میں ذکر کیا اور بعض محدثین نے تلاش کیا
رفع کی روایتوں کو تو پچاس صحابہ کی روایتیں پایا اور سوا ابن مسعود اور اصحاب ابن مسعود کے کسی سے بسند صحیح ترک اسکا ثابت
نہیں واللّٰہ اعلم (زرقانی) **عن** عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّهٗ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ
فِي الصَّلٰوةِ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ فَلَمْ تَزَلْ تِلْكَ صَلٰوتُهٗ حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ ترجمہ امام زین العابدین جنکا اسم مبارک علی ہے اور
وہ بیٹے ہیں حضرت امام حسین بن علی بن ابی طالب کے روایت ہے کہ تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتے نماز میں جب جہکتے اور جب
اوٹہتے اور ہمیشہ رہی اسیطرح سے نماز آپکی یہانتک کہ ملگئے اللہ جل جلالہ سے **ف** سوا ایک جگہ کے جب

چار مقام پر ہاتھوں کا اٹھانا نماز میں ثابت ہونا

سر اٹھاتے رکوع سے تو فرماتے سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد تحقیق کیا اور یہ گذرا (زرقانی) عن سلیمان بن یسار ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کان یرفع یدیہ فی الصلوٰۃ ترجمہ سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھاتے تھے ہاتھ اپنے
کو نماز میں **ف** شعبہ کی روایت میں ہے اور اٹھاتے تھے دونوں ہاتھوں کو جب تکبیر کہتے تھے شروع نماز میں اور جب اٹھاتے تھے
سر رکوع سے (زرقانی) **عن** ابی سلمۃ بن عبد الرحمن بن عوف ان ابا ہریرۃ کان یصلی لہم فیکبر کلما خفض ورفع فاذا انصرف
قال واللہ انی لاشبہکم بصلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** ابو سلمہ سے روایت ہے کہ ابوہریرہ امام ہوتے تھے اونکے تو
تکبیر کہتے تھے جب جھکتے اور جب اوٹھتے اور پھر جب فارغ ہوتے تو کہا قسم خدا کی میں زیادہ مشابہ ہوں تم سب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی نماز سے **عن** سالم بن عبد اللہ ان عبد اللہ بن عمر کان یکبر فی الصلوٰۃ کلما خفض ورفع **ترجمہ** سالم بن عبد اللہ
سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر تکبیر کہتے نماز میں جب جھکتے اور اٹھتے **عن** نافع ان عبد اللہ بن عمر کان اذا افتتح الصلوٰۃ
رفع یدیہ حذو منکبیہ واذا رفع رأسہ من الرکوع رفعہما دون ذلک **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر جب شروع
کرتے نماز کو اٹھاتے دونوں ہاتھ برابر دونوں مونڈھوں کے اور جب سر اٹھاتے رکوع سے اٹھاتے دونوں ہاتھ ذرا کم اس سے **ف**
یعنے مونڈھوں سے کچھ ذرا نیچے رکھتے اس حدیث کو ایوب نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے مرفوعاً روایت کیا ہے اور دون ذلک کا لفظ سوا مالک
کے اور کسی نے روایت نہیں کیا بلکہ ابن جریج نے نافع سے پوچھا کہ کیا پہلی بار میں ابن عمر زیادہ بلند کرتے تھے ہاتھ بہ نسبت بعد
کے کہا نہیں (زرقانی) **عن** ابی نعیم وہب بن کیسان عن جابر بن عبد اللہ انہ کان یعلمہم التکبیر فی الصلوٰۃ
قال فکان یأمرنا ان نکبر کلما خفضنا ورفعنا **ترجمہ** وہب بن کیسان سے روایت ہے کہ جابر بن عبد اللہ انصاری سکھاتے
تھے انکو تکبیر نماز میں تو حکم کرتے تھے کہ تکبیر کہیں ہم جب جھکیں ہم اور اٹھیں ہم **عن** ابن شہاب انہ کان یقول اذا ادرک
الرجل الرکعۃ فکبر تکبیرۃ واحدۃ اجزأت عنہ تلک التکبیرۃ **ترجمہ** ابن شہاب کہتے تھے جب پایا کسی شخص نے
رکوع اور ایک تکبیر کہہ لی تو یہ تکبیر کافی ہو جاوے گی تکبیر تحریمہ سے **ف**: اگرچہ نیت نہ کرے تکبیر تحریمہ کی یہ مذہب ابن شہاب کا ہے
اور یحییٰ نے کہا کہ مالک نے کہا ہمارے نزدیک جب کافی ہوگی کہ اس تکبیر سے تکبیر تحریمہ کی نیت کرے (زرقانی) کہا یحییٰ نے پوچھے
گئے مالک اس شخص سے جو امام کے ساتھ شریک ہوا نماز میں اور بھول گیا تکبیر تحریمہ اور تکبیر رکوع کو یہاں تک کہ ایک رکعت پڑھ لی
پھر یاد کیا کہ اوس نے تکبیر تحریمہ نہیں کہی تھی نہ رکوع کی وقت تکبیر کہی تھی بلکہ دوسری رکعت میں تکبیر کہی تو جواب دیا امام مالک
نے کہ پھر سرے سے پڑھنا نماز کا بہتر ہے اور جو امام کے ساتھ تکبیر تحریمہ کہنا بھول گیا لیکن رکوع کی وقت تکبیر کہہ لی تو یہ تکبیر کافی
ہو جاوے گی تکبیر تحریمہ سے جب کہ نیت کی ہو اوس نے اس تکبیر کو تکبیر تحریمہ کی کہا یحییٰ نے کہا مالک نے جو شخص نماز پڑھنے لگا اور بھول
جاوے تکبیر تحریمہ تو پھر سرے سے پڑھے نماز کو کہا یحییٰ نے کہا مالک نے کہ امام اگر بھول جاوے تکبیر تحریمہ اور فارغ ہو جاوے نماز سے
تو پھر پڑھے اور جن لوگوں نے اوس کے پیچھے نماز پڑھی ہے وہ بھی نماز لوٹا دیں اگرچہ اون لوگوں نے تکبیر تحریمہ کہی ہو **ف**
تکبیر تحریمہ جمہور علماء اور ائمہ اربعہ کے نزدیک رکن ہے نماز کا لیکن رکوع کی تکبیر اوس سے کافی ہو جاتی ہے

اور پیچھے امام کے ساتھ اگر تحریمہ باندھے بعض علماء کے نزدیک اور بعض کے نزدیک جب کافی ہوتی ہے کہ نیت کرے تکبیر تحریمہ کی (از زرقانی)

القِرَاءَةُ فِي الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ مغرب اور عشا کی نماز میں قرات کا بیان **عَنْ** جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ بِالطُّورِ فِي الْمَغْرِبِ **ترجمہ** جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ سنا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا سورہ طور کو مغرب کی نماز میں **عَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ بِنْتَ الْحَارِثِ سَمِعَتْهُ وَهُوَ يَقْرَأُ وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا فَقَالَتْ لَهُ يَا بُنَيَّ لَقَدْ ذَكَّرْتَنِي بِقِرَاءَتِكَ هٰذِهِ السُّورَةَ أَنَّهَا لَآخِرُ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ بِهَا فِي الْمَغْرِبِ **ترجمہ** ام فضل نے عبداللہ بن عباس کو سورہ والمرسلات عرفا پڑھتے سنا تو کہا اے بیٹے میرے یاد دلا دیا تو نے یہ سورہ پڑھ کے اخیر جو سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی سورہ کو پڑھا تھا آپ نے مغرب میں **عَنْ** أَبِي عَبْدِ اللهِ الصُّنَابِحِيِّ أَنَّهُ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ فَصَلَّيْتُ وَرَاءَهُ الْمَغْرِبَ فَقَرَأَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَسُورَةٍ سُورَةٍ مِنْ قِصَارِ الْمُفَصَّلِ ثُمَّ قَامَ فِي الثَّالِثَةِ فَدَنَوْتُ مِنْهُ حَتَّى إِنَّ ثِيَابِي لَتَكَادُ أَنْ تَمَسَّ ثِيَابَهُ فَسَمِعْتُهُ قَرَأَ بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَبِهٰذِهِ الْآيَةِ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ **ترجمہ** ابو عبداللہ صنابحی سے روایت ہے کہ میں آیا مدینہ میں جب ابوبکرؓ خلیفہ تھے تو پڑھی میں نے پیچھے اون کے مغرب کی نماز تو پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور ایک ایک سورہ مفصل کی چھوٹی سورتوں میں سے پڑھی پھر جب تیسری رکعت کیواسطے کھڑے ہوئے تو میں نزدیک ہو گیا اون کے یہاں تک کہ کپڑے میرے قریب تھے کہ چھو جاویں کپڑوں سے تو سنا میں نے پڑھی انہوں نے سورہ فاتحہ اور اس آیت کو ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ہدیتنا وہب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوہاب **ف** مفصل کی سورتیں کس سورۃ سے شروع ہیں اس میں بڑا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں سورہ والصافات سے بعض کہتے ہیں سورہ جاثیہ سے بعض کہتے ہیں سورہ فتح سے بعض کہتے ہیں سورہ حجرات سے بعض کہتے ہیں سورہ قاف سے بعض کہتے ہیں سورہ صف سے بعض کہتے ہیں تبارک ——— سے بعض کہتے ہیں سورہ اعلیٰ سے بعض کہتے ہیں سورہ والضحیٰ سے اور مالکیہ اور شافعیہ اور حنفیہ کے نزدیک ارجح یہی ہے کہ سورہ حجرات سے شروع ہے اس اثر سے معلوم ہوا کہ پچھلی رکعتوں میں بھی بعد سورہ فاتحہ کے قرات قرآن درست ہے لیکن اکثر علماء کے نزدیک اخیر کی رکعتوں میں سورہ فاتحہ پر قناعت کرنا چاہیے کیونکہ روایت کیا بخاری مسلم نے ابو قتادہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں فاتحہ اور سورہ پڑھی اور پچھلی دو رکعتوں میں فاتحہ پڑھی اور بعضوں نے کہا کہ اس آیت کو حضرت ابوبکر نے بطور قنوت کے پڑھا اور ایک جماعت علماء نے جائز رکھا قنوت کو ہر نماز میں (زرقانی ومحلی)

عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا صَلَّى وَحْدَهُ يَقْرَأُ فِي الْأَرْبَعِ جَمِيعًا فِي كُلِّ رَكْعَةٍ بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَسُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ وَكَانَ أَحْيَانًا يَقْرَأُ بِالسُّورَتَيْنِ وَالثَّلَاثِ فِي الرَّكْعَةِ الْوَاحِدَةِ مِنْ صَلٰوةِ الْفَرِيضَةِ وَيَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الْمَغْرِبِ كَذٰلِكَ بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَسُورَةٍ سُورَةٍ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر جب اکیلے نماز پڑھتے تھے تو چاروں

رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور ایک ایک سورۃ پڑھتے تھے اور کبھی دو دو تین تین سورتیں ایک رکعت میں پڑھتے تھے فرض کی نماز میں
اور مغرب کی نماز میں دو رکعتوں میں فاتحہ اور سورت پڑھتے تھے عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّهٗ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ فَقَرَأَ فِيْهَا بِالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے کہ میں نے نماز پڑھی ساتھ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشا کی تو پڑھی آپ نے اوس میں والتین والزیتون **ف** پہلی رکعت میں اور دوسری رکعت
میں اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ اور صحیحین میں ہے کہ آپ نے عشا کی نماز میں اذا السماء انشقت پڑھی اور معاذ کو آپ نے فرمایا تم
عشا کے لیے کیوں نہیں پڑھتا تو سورۂ بروج اور انشقاق کی مانند (زرقانی) مع زیادۃ **اَلْعَمَلُ فِي الْقِرَاءَةِ** ترجمہ
کلام اللہ پڑھنے کا طریقہ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَعَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ
وَعَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ فِي الرُّكُوْعِ ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے کہ منع کیا حضرت نے ریشمی کپڑا اور سونے کی انگوٹھی پہننے
سے اور قرآن کو رکوع میں پڑھنے سے **ف** ابو مصعب اور قعنبی اور معن کی روایت میں والمعصفر زیادہ ہے یعنی منع
کیا کسم کا رنگا ہوا کپڑا پہننے سے یہ ممانعت مردوں کے لیے ہے عورتوں کے لیے (زرقانی) عَنْ فَرْوَةَ بْنِ عَمْرٍو الْبَيَاضِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَى النَّاسِ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ وَقَدْ عَلَتْ اَصْوَاتُهُمْ بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ اِنَّ الْمُصَلِّيَ يُنَاجِيْ رَبَّهٗ فَلْيَنْظُرْ بِمَا
يُنَاجِيْهِ بِهٖ وَلَا يَجْهَرْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ بِالْقُرْاٰنِ ترجمہ فروہ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے لوگوں پاس اور
وہ نماز پڑھ رہے تھے آوازیں انکی بلند تھیں کلام اللہ پڑھنے سے تو فرمایا آپ نے نمازی کانا پھوسی کرتا ہے اپنے پروردگار سے تو چاہیے کہ
سمجھ کر کانا پھوسی کرے اور نہ پکارے ایک تم میں کا دوسرے پر قرآن پڑھنے میں **ف** کانا پھوسی سے یہ مراد ہے کہ اپنے پروردگار
کے سامنے کھڑے ہو کر بحضور قلب اور خشوع اور خضوع کی اوس سے عرض معروض کرتا ہے اور بعضے کانا پھوسی کر کے یہ غرض
ہے کہ اچھے طور سے کلام اللہ پڑھے اعراب و مخارج صحیح ادا کرے (زرقانی) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قُمْتُ وَرَاءَ اَبِيْ بَكْرٍ
وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَكُلُّهُمْ كَانَ لَا يَقْرَاُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِذَا افْتَتَحُوا الصَّلٰوةَ ترجمہ انس بن مالک نے کہا کہ نماز کو کھڑا ہوا
میں پیچھے ابو بکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے جب نماز شروع کرتے تو کوئی ان میں سے بسم اللہ الرحمن الرحیم نہ پڑھتا **ف**
یعنے پکار کر نہ پڑھتا یہی مذہب ہے اکثر علماء کا اور یہی ارجح ہے باعتبار قوت دلیل کے مگر آہستہ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم
ساتھ سورۂ فاتحہ اور ہر سورۃ کے پڑھنا ضرور ہے اکثر علما کے نزدیک جلال الدین سیوطی نے کہا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کے پڑھنے
اور نہ پڑھنے اور آہستہ سے پڑھنے اور پکار کے پڑھنے سب بابوں میں احادیث بہت وارد ہیں اور دونوں امر ثابت ہیں اور
صحیح ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عَنْ مَالِكِ بْنِ اَبِيْ عَامِرٍ الْاَصْبَحِيِّ اَنَّهٗ قَالَ كُنَّا نَسْمَعُ قِرَاءَةَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عِنْدَ
دَارِ اَبِيْ جَهْمٍ بِالْبَلَاطِ ترجمہ مالک بن ابی عامر اصبحی سے روایت ہے کہ ہم سنتے تھے قراءۃ عمر بن خطاب کی اور وہ ہوتے تھے نزدیک
دار ابی جہم کے اور ہم تھے بلاط میں **ف** بلاط ایک مقام ہے مدینہ میں درمیان بازار اور مسجد کے ابن عبد البر نے کہا کہ
حضرت عمر کی آواز بلند ہوتی تھی اسلیے بلاط کو لوگ قراءت سنتے تھے اس سے معلوم ہوا کہ امام کو نماز میں جب پکار کر کلام اللہ پڑھنا

درست ہے اور کراہت اُس شخص کے لیے ہے جو تنہا پڑھے اور اشہب نے امام مالک سے روایت کیا کہ نفل نماز پڑھنیوالا اگر اپنے گھر میں پکار کر
کلام اللہ پڑھے تو کچھ حرج نہیں بلکہ باعث ہو نشاط اور قوت کا زرقانی عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا فَاتَهُ
شَيْءٌ مِنَ الصَّلٰوةِ مَعَ الْاِمَامِ فِيمَا جَهَرَ فِيهِ الْاِمَامُ بِالْقِرَاءَةِ اَنَّهُ اِذَا سَلَّمَ الْاِمَامُ قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَقَرَاَ لِنَفْسِهِ
فِيمَا يَقْضِي وَجَهَرَ ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر جب فوت ہو جاتی کچھ نماز ان کی ساتھ امام کے جس میں امام نے پکار کر
قراءت کی تھی تو جب سلام پھیرتا امام اٹھتے عبداللہ بن عمر اور پڑھتے جو رہ گئی تھی نماز پکار کر عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ اَنَّهُ قَالَ كُنْتُ اُصَلِّي
اِلٰى جَانِبِ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ فَيَغْمِزُنِي فَاَفْتَحُ عَلَيْهِ وَنَحْنُ نُصَلِّي ترجمہ یزید بن رومان سے روایت ہے کہ میں نماز پڑھتا تھا نافع کے
ایک جانب تو اشارہ کر دیتے تھے مجھکو میں بتا دیتا تھا میں انکو جہاں وہ بھول جاتے تھے اور ہم نماز میں ہوتے تھے **ف** اس
اثر سے معلوم ہوا کہ سوا اپنے امام کے اور کو بھی بتا دینا درست ہے اور اہل کوفہ نے اپنے امام کو بھی بتانا مکروہ رکھا ہے اور مالک
اور شافعی کے نزدیک درست ہے کیونکہ اللہ اور رسول نے منع نہیں کیا اس سے اور ایک آیت میں متردد ہوئے تھے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم تو جب فارغ ہوئے نماز سے فرمایا شاید ابی بن کعب تھے مطلب یہ تھا کہ اگر وہ ہوتے تو بتا دیتے زرقانی اَلْقِرَاءَةُ
فِي الصُّبْحِ صبح کی نماز میں قراءت کا بیان عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ صَلَّى الصُّبْحَ فَقَرَاَ فِيهَا سُورَةَ
الْبَقَرَةِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ كِلْتَيْهِمَا ترجمہ عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ ابو بکر صدیق نے نماز پڑھائی صبح کی تو پڑھی اس میں سورہ بقر
دو رکعتوں میں **ف** پھر جب سلام پھیرا تو لوگوں نے کہا آفتاب قریب تھا کہ نکل آوے فرمایا ابو بکر نے کہ اگر نکلتا تو ہم کو
غافل نہ پاتا اس اثر سے معلوم ہوا کہ صبح کی نماز میں قراءت طول کرنا اولی ہے اور وہ جو حدیث آئی ہے اَسْفِرُوا بِالْفَجْرِ فَاِنَّهُ اَعْظَمُ
لِلْاَجْرِ روشن کرو فجر کو کیونکہ اس میں اجر زیادہ ہے اس سے بھی غرض یہ ہے کہ نماز میں اتنی قراءت کرو کہ فجر روشن ہو جاوے جیسا ابو بکر
نے کیا کہ نماز تاریکی میں شروع کی اور لمبی سورت پڑھکر فجر کو روشن کر دیا زرقانی عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ
عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ يَقُولُ صَلَّيْنَا وَرَاءَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ الصُّبْحَ فَقَرَاَ فِيهَا بِسُورَةِ يُوسُفَ وَسُورَةِ الْحَجِّ
قِرَاءَةً بَطِيئَةً فَقُلْتُ وَاللّٰهِ اِذًا لَقَدْ كَانَ يَقُومُ حِينَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ فَقَالَ اَجَلْ ترجمہ عروہ بن زبیر نے سنا عبداللہ
بن عامر بن ربیعہ سے کہتے تھے نماز پڑھی ہمنے پیچھے عمر بن خطاب کے صبح کی تو پڑھی انہوں نے سورہ یوسف اور سورہ حج ٹھہر ٹھہر کر عروہ
نے کہا کہ قسم خدا کی پس اُس وقت کھڑے ہوتے ہونگے نماز کو جب نکلتی ہے صبح صادق کہا عبداللہ نے ہاں **ف** یعنی جب
سویرے صبح صادق نکلتی ہی کھڑے ہوتے ہوں گے تب تو اتنی بڑی بڑی سورتیں پڑھتے تھے اور پھر جلدی جلدی نہیں ٹھہر ٹھہر
کر پڑھتے تھے عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّ الْفُرَافِصَةَ بْنَ عُمَيْرٍ الْحَنَفِيَّ قَالَ مَا اَخَذْتُ سُورَةَ يُوسُفَ اِلَّا مِنْ قِرَاءَةِ عُثْمَانَ
بْنِ عَفَّانَ اِيَّاهَا فِي الصُّبْحِ مِنْ كَثْرَةِ مَا كَانَ يُرَدِّدُهَا ترجمہ قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ فرافصہ بن عمیر حنفی نے کہا کہ میں نے
سورہ یوسف یاد کرلی حضرت عثمان کے پڑھنے سے آپ صبح کی نماز میں اسکو بہت پڑھا کرتے تھے **ف** ابن عبدالبر نے
کہا کہ حضرت ابو بکر اور عمر اور عثمان نے مقتدیوں کا حال پہچانا تھا اور انکی قوت اور حرص کو دیکھکر اتنی بڑی بڑی سورتیں پڑھتے تھے

پڑھتے تھے اور مالک نے مستحب کہا ہے طول قرارت کو صبح کی نماز میں خصوصاً جاڑے کے دنون مین لیکن آجکل کے زمانہ مین تخفیف لازم ہے جماعت مین البتہ اگر اکیلے پڑھے تو جتنی چاہے لنبی سورت پڑھے کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ کو دھمکایا لنبی سورت کے پڑھنے پر اور کہا تھا کیا تو فساد پیدا کرتا ہے کیون نہین پڑھتا اقرا باسم ربک و الشمس وضحٰہا عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ فِي السَّفَرِ بِالْعَشْرِ السُّوَرِ الْاُوَلِ مِنَ الْمُفَصَّلِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ وَسُوْرَةٍ ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر سفر مین مفصل کے پہلے دس سورتون مین سے ہر ایک رکعت مین سورہ فاتحہ اور ایک سورت پڑھا کرتے تھے **ف** بخاری مین ہے کہ آپ نے صبح کی نماز مین سورہ طور پڑھی اور ایک روایت مین ہے کہ ساٹھ آیتون سے لیکر سو آیتون تک ایک رکعت یا دونون رکعتون مین پڑھتے تھے اور مسلم مین ہے کہ صبح مین آپ نے سورہ قاف پڑھی اور ایک روایت مین ہے کہ والصافات پڑھی اور حاکم نے روایت کیا کہ سورہ واقعہ پڑھی اور ایک روایت مین ہے کہ چھوٹی چھوٹی دو سورتین پڑھین اور یہ اختلاف بوجہ اختلاف احوال اور مواقع کے ہے واللہ اعلم (زرقانی)

مَا جَاءَ فِي اُمِّ الْقُرْاٰنِ سورہ فاتحہ کی فضیلت کا بیان

عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ مَوْلٰى عَامِرِ بْنِ كُرَيْزٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَادٰى اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ لَحِقَهٗ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ عَلٰى يَدِهٖ وَهُوَ يُرِيْدُ اَنْ يَّخْرُجَ مِنْ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ لَّا تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتّٰى تَعْلَمَ سُوْرَةً مَا اُنْزِلَ فِي التَّوْرٰىةِ وَلَا فِي الْاِنْجِيْلِ وَلَا فِي الْقُرْاٰنِ مِثْلُهَا قَالَ اُبَيٌّ فَجَعَلْتُ اُبْطِئُ فِي الْمَشْيِ رَجَاءَ ذٰلِكَ ثُمَّ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ السُّوْرَةَ الَّتِيْ وَعَدْتَّنِيْ قَالَ كَيْفَ تَقْرَاُ اِذَا افْتَتَحْتَ الصَّلٰوةَ قَالَ فَقَرَاْتُ عَلَيْهِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ حَتّٰى اَتَيْتُ عَلٰى اٰخِرِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ هٰذِهِ السُّوْرَةُ وَهِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ اُعْطِيْتُ ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پکارا ابی بن کعب کو اور وہ نماز پڑھ رہے تھے تو جب نماز سے فارغ ہوئے مل گئے آپ سے پس رکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اپنا ابی کے ہاتھ پر اور وہ نکلنا چاہتے تھے مسجد کے دروازہ سے تو فرمایا آپ نے مین چاہتا ہون کہ نہ نکلے تو مسجد کے دروازے سے یہانتک کہ سیکھ لے ایک سورت ایسی کہ نہین اتری توریت اور انجیل اور قرآن مین مثل اس کی کہا ابی نے پس ٹھہر ٹھہر کر چلنے لگا مین اسی امید مین پھر کہا مین نے ای رسول اللہ وہ سورت جسکا آپنے وعدہ کیا تھا سکھلایئے مجھکو فرمایا آپنے کیونکر پڑھتا ہے تو جب شروع کرتا ہے نماز کو کہا ابی نے تو مین پڑھنے لگا الحمد للہ رب العلمین یہانتک کہ ختم کیا مین نے سورہ کو پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی سورت ہے اور یہ سورت سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے جو مین دیا گیا **ف** سبع مثانی سورہ فاتحہ کا نام ہے اسلیے کہ اس مین سات آیتین ہین پہلی آیت بسم اللہ الرحمن الرحیم ہے اور مثانی اوسکو اسلیے کہتے ہین کہ یہ سورت دو بار اتری ایکبار مکہ مین اور ایک بار مدینہ مین یا اس لیے کہ ہر رکعت مین پڑھی جاتی ہے تو نماز مین مکرر ہوتی ہے یا اسلیے کہ اسمین ثنا اور تعریف ہے پروردگار کی یا اسلیے کہ مستثنی ہوئی یہ سورت خاص اس امت کے لیے یا اسلیے کہ اسکے ساتھ ایک سورت ملائی جاتی ہے اور قرآن عظیم بھی اسکا نام ہے کیونکہ یہ سورت اجمالاً تمام قرآن کے مضامین کو شامل ہے اوصاف الٰہی اور ثنا ئے پروردگار اور اعتراف عبودیت بندہ کیجانب سے اور توحید اور

سورہ فاتحہ کی فضیلت کا بیان

دعا سب اس مین موجود ہو فرمودہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تفسیر ہے اوس آیت کی وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ

عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ مَنْ صَلّٰى رَكْعَةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَلَمْ يُصَلِّ إِلَّا وَرَاءَ الْإِمَامِ **ترجمہ** ابی نعیم وہب بن کیسان سے روایت ہے کہ انہوں نے سنا جابر بن عبداللہ انصاری سے کہتے تھے جس شخص نے ایک رکعت پڑہی اور اوس مین سورہ فاتحہ نہ پڑہی تو گویا اوسنے نماز نہ پڑہی مگر جب کہ امام کے پیچھے ہو **ف** اہلحدیث کا مذہب یہ ہے کہ سورہ فاتحہ پڑہنا نماز مین فرض ہے خواہ اکیلے نماز پڑہے یا امام کے پیچہے نماز جہری ہو یا سری ہر حال مین پڑہنا اسکا ضروری ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور مالک کا مذہب یہ ہے کہ نماز جہری مین امام کے پیچہے نہ پڑہے اور سری مین پڑہ لیے اور ابو حنیفہ کا قول یہ ہے کہ امام کے پیچہے نہ پڑہے خواہ نماز جہری ہو یا سری صابونی نے اپنے عقائد مین منجملہ شعار اہلحدیث لکہا ہے وَيَرَوْنَ قِرَاءَةَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ خَلْفَ الْإِمَامِ اور وجوب کرتے ہین پڑہنا فاتحہ کا امام کے پیچہے مگر یہ قول جابر بن عبداللہ کا موید ہے ابو حنیفہ کے مذہب کو

الْقِرَاءَةُ خَلْفَ الْإِمَامِ فِيمَا لَا يَجْهَرُ فِيهِ بِالْقِرَاءَةِ سورہ فاتحہ امام کے پیچہے امام جہر سے نماز مین نہ پڑہے کا بیان

سورہ فاتحہ کا امام کے پیچہے جہری نماز مین پڑہنے کا بیان

عَنْ أَبِي السَّائِبِ مَوْلَى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ هِيَ خِدَاجٌ هِيَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ قَالَ قُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ إِنِّي أَحْيَانًا أَكُونُ وَرَاءَ الْإِمَامِ قَالَ فَغَمَزَ ذِرَاعِي ثُمَّ قَالَ اقْرَأْ بِهَا فِي نَفْسِكَ يَا فَارِسِيُّ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَسَمْتُ الصَّلٰوةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ فَنِصْفُهَا لِي وَنِصْفُهَا لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوا يَقُولُ الْعَبْدُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ يَقُولُ اللّٰهُ حَمِدَنِي عَبْدِي يَقُولُ الْعَبْدُ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ يَقُولُ اللّٰهُ أَثْنٰى عَلَيَّ عَبْدِي يَقُولُ الْعَبْدُ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ يَقُولُ اللّٰهُ مَجَّدَنِي عَبْدِي يَقُولُ الْعَبْدُ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ فَهٰذِهِ الْآيَةُ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ يَقُولُ الْعَبْدُ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَهٰؤُلَاءِ لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس شخص نے پڑہی نماز اور نہ پڑہی اُس مین سورہ فاتحہ تو نماز اوسکی ناقص ہے ناقص ہے ناقص ہے ہرگز تمام نہین ہے ابو السائب نے کہا اے ابو ہریرہ کبہی مین امام کے پیچہے ہوتا ہون تو دبا دیا ابو ہریرہ نے میرا بازو اور کہا پڑہ لے اپنے دل مین اے فارس کے رہنے والے کیونکہ مین نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تہے فرمایا اللہ تعالے نے بٹ گئی نماز میرے اور میرے بندے کے بیچ مین آدہون آدہ آدہی میری اور آدہی اُسکی اور جو بندہ میرا مانگے اوسکو دونگا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہو بندہ کہتا ہے سب تعریف اللہ کو ہے جو صاحب ہے ساری جہان کا پروردگار کہتا ہے میری تعریف کی میرے بندے نے بندہ کہتا ہے بڑی رحمت کرنیوالا مہربان پروردگار کہتا ہے خوبی بیان کی میری میرے بندے نے بندہ کہتا ہے مالک بدلے کے دن کا پروردگار کہتا ہے بڑائی کی میری میرے بندے نے بندہ کہتا ہے خاص تجہہ کو پوجتے ہین ہم اور تجہی سے مدد چاہتے ہین ہم تو یہ آیت میرے اور میرے بندے کے بیچ مین ہے یعنے پروردگار کی عظمت ہے اور بندہ کیطرف سے اقرار ہے بندگی کا بندہ کہتا ہے دکہا ہمکو سیدہی راہ اون لوگون کی راہ جن پر تونے اپنا کرم کیا نہ دشمنون کا اور

اور گمراہوں کی تو یہ تین بندہ کے لیے ہیں اور یہ بندہ جو مانگے سو دونگا **ف** اس حدیث سے نماز کی نہایت عظمت اور بزرگی ثابت ہوئی کیونکہ نماز ایسی عبادت ٹھیری جس میں پروردگار سے باتیں ہوتیں ہیں پس بندہ کو اس سے زیادہ اور کیا شرف اور فخر ہوگا کہ اسکا مالک بلکہ مالک سارے جہان کا اوس سے باتیں کرے اور اُسکی مرادیں برلانیکا وعدہ فرماوے اس حدیث سے یہ بہی معلوم ہوا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم سورۂ فاتحہ کی جزو نہیں ہے اس صورت میں أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ پر چھٹی آیت ختم ہوگی اور غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ساتویں آیت ہوگی اور یہ بہی معلوم ہوا کہ جس نماز میں سورۂ فاتحہ نہ پڑہی جاوے وہ نماز ناقص ناتمام ہے ظاہر حدیث مطلق ہے اور شامل ہے منفرد اور مقتدی دونوں کو اس لیے ابو ہریرہ نے ابو السائب کے سوال کا یہ جواب دیا کہ جب تو امام کے پیچھے ہو چپکے چپکے دل میں پڑہ لیا کر اب اختلاف ہے اسمیں کہ امام کے ساتھ پڑہتا جاوے یا امام جو بیچ میں سکتے کرتا ہے اوس میں پڑہتا جاوے یا امام جب وَلَا الضَّالِّينَ پر سکتہ کرے اسوقت پڑہ لیوے اس حدیث سے یہ بات معلوم نہیں ہوتی کہ مقتدی جہری نماز میں امام کے پیچھے فاتحہ نہ پڑہے اور سری میں پڑہے بلکہ یہ حدیث عام ہے دونو صورتوں میں پڑہنا چاہیے پس امام مالک نے جو سری نماز میں پڑہنے کے لیے اس حدیث کو خاص کیا اوسکی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی اور ناقص اور تمام کہنے سے یہ کوئی نہ سمجہے کہ نماز ہو جاتی ہے لیکن ناقص رہتی ہے کیونکہ ناقص کا تمام کرنا ضرور ہے اور ناقص اُسی شے کو کہتے ہیں جس کا کوئی جز فوت ہو جاوے **عَنْ** عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ فِيمَا لَا يَجْهَرُ فِيهِ الْإِمَامُ بِالْقِرَاءَةِ ترجمہ عروہ بن الزبیر سورۂ فاتحہ پڑہتے تہے امام کے پیچھے سری نماز میں **عَنْ** يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ كَانَ يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ فِيمَا لَا يَجْهَرُ فِيهِ الْإِمَامُ بِالْقِرَاءَةِ ترجمہ قاسم بن محمد امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑہتے تہے سری نماز میں **عَنْ** يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ أَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ كَانَ يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ فِيمَا لَا يَجْهَرُ فِيهِ الْإِمَامُ بِالْقِرَاءَةِ ترجمہ نافع سورۂ فاتحہ امام کے پیچھے پڑہتے تہے سری نماز میں کہا یحیی نے کہ مالک نے کہا کہ مجہے بہت پسند ہے ان روایتوں میں جو بیچ اس باب کے ہیں

تَرْكُ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ فِيمَا جَهَرَ فِيهِ سورۂ فاتحہ جہری نماز میں امام کے پیچھے نہ پڑہنے کا بیان **عَنْ** نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا سُئِلَ هَلْ يَقْرَأُ أَحَدٌ خَلْفَ الْإِمَامِ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ خَلْفَ الْإِمَامِ فَحَسْبُهُ قِرَاءَةُ الْإِمَامِ وَإِذَا صَلَّى وَحْدَهُ فَلْيَقْرَأْ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ لَا يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر سے جب کوئی پوچہتا کہ سورۂ فاتحہ پڑہی جاوے امام کے پیچھے تو جواب دیتے کہ جب کوئی تم میں سے نماز پڑہے امام کے پیچھے تو کافی ہے اسکو قرارت امام کی اور جو اکیلے پڑہے تو پڑہ لیوے کہا نافع نے اور تہے عبد اللہ بن عمر نہیں پڑہتے تہے پیچھے امام کے **ف** یہ اثر ظاہر مؤید ہے ابو حنیفہ کے مذہب کو یعنے جب امام کے پیچھے ہو سری نماز میں یا جہری نماز میں تو سورۂ فاتحہ نہ پڑہے لیکن امام مالک نے اسکو نماز جہری سے خاص کیا ہے کہا یحیی نے سنا میں نے امام مالک سے کہتے تہے ہمارے نزدیک حکم ہے کہ نماز جہری میں امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ نہ پڑہے اور سری میں پڑہے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةٍ جَهَرَ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ هَلْ قَرَأَ مَعِي مِنْكُمْ

دعا سب اس مین موجود ہے پس سورہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تفسیر ہے اوس آیت کی وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ

عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ مَنْ صَلَّى رَكْعَةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَلَمْ يُصَلِّ إِلَّا وَرَاءَ الْإِمَامِ **ترجمہ** ابی نعیم وہب بن کیسان سے روایت ہے کہ انہون نے سنا جابر بن عبداللہ انصاری سے کہتے تھے جس شخص نے ایک رکعت پڑہی اور اوس مین سورہ فاتحہ نہ پڑہی تو گویا اوس نے نماز نہ پڑہی مگر جب کہ امام کے پیچھے ہو **ف** اہلحدیث کا مذہب یہ ہے کہ سورہ فاتحہ پڑہنا نماز مین فرض ہے خواہ اکیلے نماز پڑہے یا امام کے پیچھے نماز جہری ہو یا سری ہر حال مین پڑہنا اوسکا ضرور ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور مالک کا مذہب یہ ہے کہ نماز جہری مین امام کے پیچھے نہ پڑہے اور سری مین پڑہ لے اور ابو حنیفہ کا قول یہ ہے کہ امام کے پیچھے نہ پڑہے خواہ نماز جہری ہو یا سری صابونی نے اپنے عقائد مین منجملہ شعار اہلحدیث لکہا ہے وَيُوجِبُونَ قِرَاءَةَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ خَلْفَ الْإِمَامِ اور واجب کہتے تھے پڑہنا فاتحہ کا امام کے پیچھے مگر یہ قول جابر بن عبداللہ کا موید ہے ابو حنیفہ کے مذہب کو

الْقِرَاءَةُ خَلْفَ الْإِمَامِ فِيمَا لَا يَجْهَرُ فِيهِ بِالْقِرَاءَةِ سورہ فاتحہ امام کے پیچھے امام کے سری نماز مین پڑہنے کا بیان

عَنْ أَبِي السَّائِبِ مَوْلَى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ هِيَ خِدَاجٌ هِيَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ قَالَ قُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ إِنِّي أَحْيَانًا أَكُونُ وَرَاءَ الْإِمَامِ قَالَ فَغَمَزَ ذِرَاعِي ثُمَّ قَالَ اقْرَأْ بِهَا فِي نَفْسِكَ يَا فَارِسِيُّ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللهُ تَعَالَى قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ فَنِصْفُهَا لِي وَنِصْفُهَا لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوا يَقُولُ الْعَبْدُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ يَقُولُ اللهُ حَمِدَنِي عَبْدِي يَقُولُ الْعَبْدُ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ يَقُولُ اللهُ أَثْنَى عَلَيَّ عَبْدِي يَقُولُ الْعَبْدُ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ يَقُولُ اللهُ مَجَّدَنِي عَبْدِي يَقُولُ الْعَبْدُ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ فَهَذِهِ الْآيَةُ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ يَقُولُ الْعَبْدُ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَهَؤُلَاءِ لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس شخص نے پڑہی نماز اور نہ پڑہی اوس مین سورہ فاتحہ تو نماز اوسکی ناقص ہے ناقص ہے ناقص ہے ہرگز تمام نہین ہے ابو السائب نے کہا اے ابو ہریرہ کبھی مین امام کے پیچھے ہوتا ہون تو دبا دیا ابو ہریرہ نے میرا بازو اور کہا پڑہ لے اپنے دل مین اے فارس کے رہنے والے کیونکہ مین نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے فرمایا اللہ تعالی نے بانٹ لی نماز میرے اور میرے بندے کے بیچ مین آدہون آدہ آدہی میری اور آدہی اوسکی اور جو بندہ میرا مانگے اوسکو دونگا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہو بندہ کہتا ہے سب تعریف اللہ کو ہے جو صاحب ہے سارے جہان کا پروردگار کہتا ہے میری تعریف کی میرے بندے نے بندہ کہتا ہے بڑی رحمت کرنیوالا مہربان پروردگار کہتا ہے خوبی بیان کی میری میرے بندے نے بندہ کہتا ہے مالک بدلے کے دن کا پروردگار کہتا ہے بڑائی کی میری میرے بندے نے بندہ کہتا ہے خاص تجہہ کو پوجتے ہین ہم اور تجہی سے مدد چاہتے ہین ہم تو یہ آیت میرے اور میرے بندے کے بیچ مین ہے یعنے پروردگار کی عظمت ہے اور بندہ کیطرف سے اقرار ہے بندگی کا بندہ کہتا ہے دکہا ہمکو سیدہی راہ اون لوگون کی راہ جن پر تو نے اپنا کرم کیا نہ دشمنون کا اور

سورہ فاتحہ امام کے پیچھے سری نمازون مین پڑہنے کا بیان

اور گمراہون کی تو یہ تینون بندہ کے لیے ہین اور یہ بندہ جو مانگے سو دونگا **ف** اس حدیث سے نماز کی نہایت عظمت اور بزرگی ثابت ہوی کیونکہ نماز سے عبادت ٹھیری جس مین پروردگار سے باتین ہوتی ہین پس بندہ کو اس سے زیادہ اور کیا شرف اور فخر ہوگا کہ اُسکا مالک بلکہ مالک سارے جہان کا اوس سے باتین کرے اور اُسکی مرادین بر لانیکا وعدہ فرماوے حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم سورۂ فاتحہ کی جزو نہین ہے اس صورت مین نعمت علیھم پر چھٹی آیت ختم ہوگی اور غیر المغضوب علیھم ولا الضالین ساتوین آیت ہوگی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جس نماز مین سورۂ فاتحہ نہ پڑھی جاوے وہ نماز ناقص ہے تمام ہو تو ظاہر حدیث مطلق ہے اور شامل ہے منفرد اور مقتدی دونون کو اس لیے ابوہریرہ نے ابوالسائب کے سوال کا یہ جواب دیا کہ جب تو امام کے پیچھے ہو چپکے چپکے دلمین پڑھ لیا کر اب اختلاف ہے اسمین کہ امام کے ساتھ پڑھتا جاوے یا امام جو بیچ مین سکتے کرتا ہے اوس مین پڑھتا جاوے یا امام جب ولا الضالین پر سکتہ کرے سو وقت پڑھ لیوے اس حدیث سے یہ بات معلوم نہین ہوتی کہ مقتدی جہری نماز مین امام کے پیچھے فاتحہ نہ پڑھے اور سری مین پڑھے بلکہ یہ حدیث عام ہے دونو صورتون مین پڑھنا چاہیے پس امام مالک نے جو سری نماز مین پڑھنے کے لیے اس حدیث کو خاص کیا اوسکی کوئی وجہ معلوم نہین ہوتی اور ناقص اور تمام کہنے سے یہ کوئی نہ سمجھے کہ نماز ہو جاتی ہے لیکن ناقص رہتی ہے کیونکہ ناقص کا تمام کرنا ضرور ہے اور ناقص اُسی شے کو کہتے ہین جس کا کوئی جز فوت ہو جاوے **عن** عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ خَلْفَ الْاِمَامِ فِيمَا لَا يَجْهَرُ فِيهِ الْاِمَامُ بِالْقِرَاءَةِ ترجمہ عروہ بن الزبیر سورۂ فاتحہ پڑھتے تھے امام کے پیچھے سری نماز مین **عن** يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ كَانَ يَقْرَأُ خَلْفَ الْاِمَامِ فِيمَا لَا يَجْهَرُ فِيهِ الْاِمَامُ بِالْقِرَاءَةِ ترجمہ قاسم بن محمد امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھتے تھے سری نماز مین **عن** يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ اَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ كَانَ يَقْرَأُ خَلْفَ الْاِمَامِ فِيمَا لَا يَجْهَرُ فِيهِ الْاِمَامُ بِالْقِرَاءَةِ ترجمہ نافع سورۂ فاتحہ امام کے پیچھے پڑھتے تھے سری نماز مین کہا یحییٰ نے کہ مالک نے کہا کہ مجھے یہ بہت پسند ہے اور دونون مین سے بہتر ہے

اس باب مین ہے **تَرْكُ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ فِيمَا جَهَرَ فِيهِ** سورۂ فاتحہ جہری نماز مین امام کے پیچھے نہ پڑھنے کا بیان **عن** نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا سُئِلَ هَلْ يَقْرَأُ اَحَدٌ خَلْفَ الْاِمَامِ قَالَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ خَلْفَ الْاِمَامِ فَحَسْبُهُ قِرَاءَةُ الْاِمَامِ وَاِذَا صَلّٰى وَحْدَهُ فَلْيَقْرَأْ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لَا يَقْرَأُ خَلْفَ الْاِمَامِ ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر سے جب کوئی پوچھتا کہ سورۂ فاتحہ پڑھی جاوے امام کے پیچھے تو جواب دیتے کہ جب کوئی تم مین سے نماز پڑھے امام کے پیچھے تو کافی ہے اُسکو قرات امام کی اور جو اکیلے پڑھے تو پڑھ لیوے کہا نافع نے اور نہ تھے عبداللہ بن عمر پڑھتے تھے پیچھے امام کے **ف** یہ اثر ظاہر موید ہے ابوحنیفہ کے مذہب کو یعنے جب امام کے پیچھے ہو سری نماز مین یا جہری نماز مین تو سورۂ فاتحہ نہ پڑھے لیکن امام مالک نے اسکو نماز جہری سے خاص کیا ہے کہا یحییٰ نے سنا مین نے امام مالک سے کہتے تھے ہمارے نزدیک حکم ہے کہ نماز جہری مین امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ نہ پڑھے اور سری مین پڑھے **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوةٍ جَهَرَ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ هَلْ قَرَأَ مَعِي مِنْكُمْ

أحد منكم آنفا فقال رجل نعم أنا يا رسول الله قال فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إني أقول مالي أنازع القرآن فانتهى الناس عن القراءة مع رسول الله صلعم فيما جهر فيه رسول الله صلعم بالقراءة حين سمعوا ذلك من رسول الله صلعم **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے ایک نماز جہری سے پھر فرمایا کیا تم میں سے کسی نے میرے ساتھ کلام اللہ پڑھا تھا ایک شخص بولا کہ ہاں میں نے یا رسول اللہ فرمایا آپ نے جب ہی میں کہتا تھا اپنے دل میں کیا ہوا ہے مجھکو چھینا جاتا ہے مجھ سے کلام اللہ کہا ابن شہاب یا ابو ہریرہ نے تب لوگوں نے موقوف کیا قرارت کو حضرت کے پیچھے نماز جہری میں جب سے یہ حدیث سنی آپ سے **ف** اس حدیث سے صرف یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ ایسی آواز سے نہ پڑھے جسکے باعث سے امام کے پڑھنے میں خلل ہو اور ممانعت پڑھنے کی ثابت نہیں ہوتی کیونکہ اگر آپ کو ممانعت منظور ہوتی تو صاف فرما دیتے کہ امام کے پیچھے پڑھا ہی مت کرو نہ آہستہ نہ زور سے اور ابن شہاب یا ابو ہریرہ کا کلام کہ لوگوں نے پڑھنا چھوڑ دیا حضرت کے پیچھے نماز جہری میں یہ ایک حکایت ہے اسکا مطلب یہی ہوسکتا ہے کہ پکار کر پڑھنا چھوڑ دیا یا سورۂ فاتحہ سے زیادہ جو کچھ کلام اللہ پڑھتے تھے اسکا پڑھنا چھوڑ دیا یا حضرت کے ساتھ پڑھنا چھوڑ دیا بلکہ جب آپ سکتہ کرتے تو پڑھ لیتے واللہ سبحانہ اعلم بالصواب ومنہ الکمال

ما جاء في التأمين خلف الإمام

امام کے پیچھے آمین کہنے کا بیان۔ آمین کے معنے یہ ہیں کہ ہمکو اس سے رکہہ ہے پروردگار یا قبول کر ہماری دعا کو عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال إذا أمن الإمام فأمنوا فإنه من وافق تأمينه تأمين الملائكة غفر له ما تقدم من ذنبه قال ابن شهاب كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول آمين **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب امام کہے آمین تو تم بھی آمین کہو کیونکہ جس کی آمین موافق ہو جاوے گی ملائکہ کی آمین سے بخشدیے جاویں گے اگلے گناہ اسکے کہا ابن شہاب نے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آمین کہتے تھے ٭

ف یہ حدیث مرسل ہے دارقطنی نے غرائب اور علل میں اسکو موصولاً ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن المسیب سے انہوں نے ابی ہریرہ سے روایت کیا اور کہا کہ حفص منفرد ہوا ساتھ اس روایت کے اور وہ ضعیف ہے اور ابن السراج نے روایت کیا ابن شہاب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ولا الضالین کہتے تو آمین پکار کر کہتے اور ابن حبان کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب فارغ ہوتے سورۂ فاتحہ سے بلند آواز سے آمین کہتے اور حمیدی نے روایت کیا ابو ہریرہ سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب کہتے ولا الضالین بلند آواز سے فرماتے آمین یہانتک کہ صف اول کے لوگ سنتے جو نزدیک تھے آپ سے اور وہ جو بعض لوگوں نے کہا ہے کہ جہر آمین کا ابتدائے اسلام میں تھا پھر منسوخ ہوا تو رد کرتا ہے اسکو وہ جو روایت کیا ترمذی اور ابو داود اور ابن حبان نے وائل بن حجر سے کہ نماز پڑھی میں نے پیچھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے تو پکار کر آمین کہی آپ نے اور وائل بن حجر اخیر میں اسلام لائے ہیں علاوہ اسکے یہ جو حدیث امام مالک نے ابو ہریرہ سے روایت کی کہ جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آمین پکار کر کہنا چاہیے

امام کے پیچھے آمین کہنے کا بیان

امام کا آمین کہنا مقتدیونکو معلوم کیونکر ہوگا زرقانی ومحلی عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قال الامام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین فقولوا آمین فانہ من وافق قولہ قول الملٰئکۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو کیونکہ جس کا آمین کہنا برابر ہو جاویگا ملائکہ کے کہنے کے بخشدیے جاوینگے اگلے گناہ اوسکے عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قال احدکم آمین قالت الملائکۃ فی السماء آمین فوافقت احدٰہما الاخرٰی غفر لہ ما تقدم من ذنبہ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم میں سے کوئی آمین کہتا ہے فرشتے بھی آسمان میں آمین کہتے ہیں پس اگر برابر ہو جاوے ایک آمین دوسری آمین سے تو بخشدیے جاتے ہیں اگلے گناہ اوسکے عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قال الامام سمع اللہ لمن حمدہ فقولوا اللہم ربنا لک الحمد فانہ من وافق قولہ قول الملٰئکۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللہم ربنا لک الحمد کہو **ف** بعض روایات میں ربنا ولک الحمد ہے بعض میں ربنا لک الحمد بعض میں اللہم ربنا ولک الحمد بھی ہے بعض میں اللہم ربنا لک الحمد حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ ہے ف کیونکہ جسکا کہنا ملائکہ کے کہنے کے برابر ہو جاوے گا اوسکے اگلے گناہ بخشدیے جاوینگے **العمل فی الجلوس فی الصلٰوۃ** نماز میں بیٹھنے کا حال عن علی بن عبد الرحمٰن المعاوی انہ قال رآنی عبد اللہ بن عمر وانا اعبث بالحصباء فی الصلٰوۃ فلما انصرفت نہانی وقال اصنع کما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصنع فقلت وکیف کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصنع قال کان اذا جلس فی الصلٰوۃ وضع کفہ الیمنٰی علی فخذہ الیمنٰی وقبض اصابعہ کلہا واشار باصبعہ التی تلی الابہام ووضع کفہ الیسرٰی علی فخذہ الیسرٰی وقال ہکذا کان یفعل ترجمہ علی بن عبد الرحمٰن کہتے ہیں کہ دیکھا مجھکو عبد اللہ بن عمر نے نماز میں کنکریوں سے کھیلتا ہوا تو جب فارغ ہوا میں نماز سے منع کیا مجھکو اور کہا کہ کیا کر جیسے کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے کہا کیسے کرتے تھے کہا جب بیٹھتے تھے آپ نماز میں تو دہنی ہتیلی کو دہنی ران پر رکھتے اور سب انگلیوں کو بند کر لیتے اور کلمہ کی انگلی سے اشارہ کرتے اور بائیں ہتیلی کو بائیں ران پر رکھتے اور کہا کہ اس طرح کرتے تھے آپ **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جسوقت تشہد کے لیے بیٹھے اوسوقت کلمہ کی انگلی سے اشارہ کرے مسلم کی روایت میں ہے کہ فرمایا آپنے یہ دفع کرنیوالی ہے شیطان کو نہ بہولیگا کوئی تم میں سے جب تک اشارہ کرے گا اپنی انگلی سے اور بعض روایات میں حرکت دینا بھی انگلی کا منقول ہے لیکن ایمہ اربعہ سے جو اوٹھانا انگلی کا وقت اشہد ان لا الہ الا اللہ کے انکی کتابوں میں مذکور ہے اوسکی اصل کسی حدیث سے میں نے نہیں پائی باوجودیکہ مینے تلاش کیا اسکی دلیل کو کتب حنفیہ اور شافعیہ اور مالکیہ اور حنابلہ میں مگر نہ پایا کوئی شاہد اسکے لیے اور حدیث سے جو اشارہ ثابت ہے وہ یہی ہے کہ ابتدائی قعدہ سے انگشت شہادت سے اشارہ کرتا رہے عن عبد اللہ بن دینار انہ سمع عبد اللہ بن عمر وصلی الی جنبہ رجل فلما جلس الرجل فی اربع تربع وثنی رجلیہ فلما انصرف عبد اللہ عاب ذلک علیہ فقال الرجل فانک تفعل ذلک فقال عبد اللہ بن عمر انی اشتکی ترجمہ عبد اللہ بن دینار سے روایت ہے

نماز میں بیٹھنے کا بیان

کہ عبداللہ بن عمر کے پہلو مین نماز پڑہی ایک شخص نے تو جب بیٹہا بعد چار رکعت کے چار زانو بیٹہا اور لپیٹ لئے دونون پاؤن اپنے تو جب
فارغ ہوئے عبداللہ بن عمر نماز سے عیب کہا اس بات کو تو اس شخص نے جواب دیا کہ آپ ایسا کرتے ہین کہا مین تو بیمار ہون **ف**
اختلاف کیا ہے علما نے کس طرح نماز مین بیٹہے شافعی نے کہا کہ پہلے قعدہ مین سیدہا پاؤن کہڑا کرے اور بائین پر بیٹہے اور دوسرے
قعدہ مین تورک کرے یعنی بائین پاؤن کو ران کے نیچے سے نکال کر لٹا دیوے اور داہنے پاؤنکو کہڑا رکہے اور بائین ران سرین
سمیت زمین سے لگی رہے اور امام مالک نے کہا کہ دونون قعدون مین تورک کرے اور امام ابو حنیفہ نے کہا کہ دونو قعدون مین سیدہا
پاؤن کہڑا رکہے اور بائین پاؤن پر بیٹہے اور سب صورتین جائز ہین اور خدا کا دین واسع ہے لیکن یہ اختلاف اسمین ہے کہ مستحب کونسی
شکل ہے اور مصنف **عن** المغيرة بن حكيم انه راى عبد الله بن عمر يرجع في السجدتين في الصلوة على صدور قدميه فلما
انصرف ذكر ذلك له فقال انها ليست سنة الصلوة وانما افعل هذا من اجل اني اشتكي ترجمہ مغیرہ بن حکیم سے روایت
ہے کہ انہون نے دیکہا عبداللہ بن عمر کو کہ بیٹہے تہے درمیان دو سجدون کے دونو پاؤن کی انگلیون پر اور سر سجدہ مین چلے جاتے تہے
تو جب فارغ ہوئے نماز سے ذکر ہوا اسکا پس کہا عبداللہ نے کہ اسطرح بیٹہنا نماز مین سنت نہین ہے لیکن مین بیماری کیوجہ سے اسطرح بیٹہتا ہون
عن عبد الله بن عبد الله بن عمر انه اخبره انه كان يرى عبد الله بن عمر يتربع في الصلوة اذا جلس قال ففعلته
وانا يومئذ حديث السن فنهاني عبد الله بن عمر وقال انما سنة الصلوة ان تنصب رجلك اليمنى وتثني رجلك اليسرى فقلت
له فانك تفعل ذلك فقال ان رجلي لا تحملاني ترجمہ عبداللہ بن عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ انہون نے دیکہا عبداللہ بن
عمر کو چار زانو بیٹہتے ہوئے نماز مین تو وہ بہی چار زانو بیٹہے اور کم سن تہے وہ اون دنون مین پس منع کیا انکو عبداللہ نے اور کہا کہ سنت
نماز مین یہ ہے کہ داہنے پاؤنکو کہڑا کرے اور بائین پاؤنکو لٹا دے کہا عبیداللہ نے کہ مینے اون سے کہا تم تو چار زانو بیٹہتے ہو جواب دیا
عبداللہ نے کہ میرے پاؤن میرا بوجہ اٹہا نہین سکتے **عن** يحيى بن سعيد ان القاسم بن محمد اراهم الجلوس في
التشهد فنصب رجله اليمنى وثنى رجله اليسرى وجلس على وركه الايسر ولم يجلس على قدمه ثم قال اراني هذا
عبد الله بن عبد الله بن عمر وحدثني ان اباه كان يفعل ذلك ترجمہ یحیی بن سعید سے روایت ہے کہ قاسم بن محمد نے سکہایا
لوگونکو بیٹہنا تشہد مین تو کہڑا کیا داہنے پاؤنکو اور جہکا یا بائین پاؤنکو اور بیٹہے بائین سرین پر اور نہ بیٹہے بائین پاؤن پر
پہر کہا قاسم نے کہ بتایا مجہ کو اسطرح بیٹہنا عبداللہ نے اور کہا کہ میرے باپ عبداللہ بن عمر اسیطرح کرتے تہے **التشہد**
فی الصلوۃ تشہد کا بیان **عن** عبد الرحمن بن عبد القاري انه سمع عمر بن الخطاب وهو على المنبر يعلم الناس
التشهد يقول قولوا التحيات لله الزاكيات لله الطيبات الصلوات لله السلام عليك ايها النبي ورحمة الله
وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله
ترجمہ عبدالرحمن بن عبد القاری نے سنا عمر بن الخطاب سے اور وہ منبر پر تہے سکہاتے تہے لوگون کو تشہد کہتے تہے کہو
التحیات للہ الزاکیات للہ الطیبات الصلوات للہ الخ **عن** نافع ان عبد الله بن عمر كان يتشهد فيقول بسم

اللّٰهِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الصَّلَوٰتُ لِلّٰهِ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ
شَهِدْتُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ شَهِدْتُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ يَقُوْلُ هٰذَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ وَيَدْعُوْ اِذَا قَضٰى تَشَهُّدَهُ
بِمَا بَدَا لَهُ فَاِذَا جَلَسَ فِيْ اٰخِرِ صَلٰوتِهِ تَشَهَّدَ كَذٰلِكَ اَيْضًا اِلَّا اَنَّهُ يُقَدِّمُ التَّشَهُّدَ ثُمَّ يَدْعُوْ بِمَا بَدَا لَهُ فَاِذَا قَضٰى تَشَهُّدَهُ
وَاَرَادَ اَنْ يُّسَلِّمَ قَالَ السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ عَنْ
يَمِيْنِهٖ ثُمَّ يَرُدُّ عَلَى الْاِمَامِ فَاِنْ سَلَّمَ عَلَيْهِ اَحَدٌ عَنْ يَّسَارِهٖ رَدَّ عَلَيْهِ ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر تشہد پڑھتے تھے اس
طرح بسم اللہ التحیات للہ الخ کہتے تھے پہلی دو رکعتوں کے بعد اور دعا مانگتے تھے بعد تشہد کے جو جی چاہتا تھا پھر جب اخیر قعدہ کرتے
تو اسی طرح تشہد پڑھتے مگر پہلے تشہد پڑھتے تھے پھر دعا مانگتے جو چاہتے اور بعد تشہد کے جب سلام پھیرنے لگتے تو کہتے السلام علی النبی
ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین السلام علیکم داہنی طرف کہتے پھر امام کے سلام کا جواب دیتے پھر اگر کوئی
بائیں طرف والا انکو سلام کرتا تو اسکو بھی جواب دیتے **ف** اس اثر سے کتنی باتیں معلوم ہوئیں ایک یہ کہ پہلے قعدہ میں بھی
تشہد کے بعد دعا مانگنا درست ہے دوسرے یہ کہ کوئی دعا خاص نہیں جو دل چاہے پڑھ دے گا دعا مانگے تیسرے یہ کہ تین سلام کرے ایک سلام داہنی
طرف والونکو دوسرے امام کو تیسرے بائیں طرف والونکو اور جو بائیں طرف کوئی نہ ہو تو دو ہی سلام کرے واللہ اعلم **عَنْ** عَائِشَةَ
زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا كَانَتْ تَقُوْلُ اِذَا تَشَهَّدَتْ التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوٰتُ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ اَشْهَدُ اَنْ
لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ
عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ ترجمہ حضرت بی بی عائشہ صدیقہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ کہتیں
تشہد میں التحیات الطیبات الصلوات الزاکیات الخ **عَنْ** عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا كَانَتْ تَقُوْلُ اِذَا تَشَهَّدَتْ
التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوٰتُ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ السَّلَامُ عَلَيْكَ
اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ ترجمہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی
اللہ عنہا تشہد میں کہتی تھیں التحیات الطیبات الخ **ف** امام مالک نے تشہد حضرت عمر کا جو اوپر گذرا اختیار کیا ہے اور شافعی
نے تشہد عبداللہ بن عباس کا جو مسلم نے اور اصحاب سنن نے روایت کیا اس لفظ سے اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوٰتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ
اختیار کیا ہے اور اہلحدیث اور امام احمد اور امام اعظم اور اکثر علماء نے تشہد ابن مسعود کا اختیار کیا ہے جسکو روایت کیا ائمہ ستہ نے
اس لفظ سے اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ
اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ حافظ نے کہا کہ اہلحدیث نے اتفاق کیا اس امر پر کہ کوئی تشہد عبداللہ بن مسعود
کے تشہد سے زیادہ صحیح نہیں ہے اور راویوں نے اختلاف نہیں کیا اسکے الفاظ میں اور اتفاق کیا اوس پر ائمہ ستہ نے لفظاً و معنیً۔
ف عبداللہ بن عمر کی تشہد میں سلام علی النبی وارد ہے اور بخاری نے روایت کیا ابن مسعود سے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کو عبد اللہ بن عمر کے پہلو مین نماز پڑہی ایک شخص نے تو جب بیٹھا بعد چار رکعت کے چار زانو بیٹھا اور لپیٹ لئے دونون پاؤن اپنے تو جب
فارغ ہوئے عبد اللہ بن عمر نماز سے عیب کہا اس بات کو تو اس شخص نے جواب دیا کہ آپ ایسا کرتے ہین کہا مین تو بیمار ہون ف
اختلاف کیا ہی علما نے کس طرح نماز مین بیٹھے شافعی نے کہا کہ پہلے قعدہ مین سیدہا پاؤن کھڑا کرے اور بائین پر بیٹھے اور دوسرے
قعدہ مین تورک کرے یعنی بائین پاؤن کو ران کے نیچے سے نکالکر لٹا دیوی اور سیدہے پاؤنکو کھڑا رکہے اور بائین سرین
سمیت زمین سے لگی رہے اور امام مالک نے کہا کہ دونون قعدون مین تورک کری اور امام ابو حنیفہ نے کہا کہ دونو قعدون مین سیدہا
پاؤن کھڑا رکہے اور بائین پاؤن پر بیٹھے اور سب صورتین جائز ہین اور خدا کا دین واسع ہی لیکن یہ اختلاف اسمین ہی کہ مستحب کونسی
شکل ہے ر مصنف عن المغيرة بن حكيم انه رأى عبد الله بن عمر يرجع في السجدتين في الصلوة على صدور قدميه فلما
انصرف ذكر ذلك له فقال انها ليست سنة الصلوة وانما افعل هذا من اجل اني اشتكي ترجمہ مغیرہ بن حکیم سے روایت
ہے کہ انہون نے دیکھا عبد اللہ بن عمر کو کہ بیٹھے تہے درمیان دو سجدون کے دونو پاؤن کی انگلیون پر اور پہر سجدہ مین چلے جاتے تہے
تو جب فارغ ہوئے نماز سے ذکر ہوا اسکا پس کہا عبد اللہ نے کہ اسطرح بیٹھنا نماز مین سنت نہین ہے لیکن مین بیماری کیوجہ سے اسطرح بیٹھتا ہون
عن عبد الله بن عبد الله بن عمر انه اخبره انه كان يرى عبد الله بن عمر يتربع في الصلوة اذا جلس قال ففعلته
وانا يومئذ حديث السن فنهاني عبد الله بن عمر وقال انما سنة الصلوة ان تنصب رجلك اليمنى وتثني رجلك اليسرى فقلت
له انك تفعل ذلك فقال ان رجلي لا تحملاني ترجمہ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ انہون نے دیکھا عبد اللہ بن
عمر کو چار زانو بیٹھتے ہوئے نماز مین تو وہ بہی چار زانو بیٹھے اور کم سن تہے وہ اون دنون مین پس منع کیا اونکو عبد اللہ نے اور کہا کہ سنت
نماز مین یہ ہے کہ دہنے پاؤنکو کھڑا کرے اور بائین پاؤنکو لٹا دے کہا عبید اللہ نے کہ مین نے اون سے کہا تم تو چار زانو بیٹھتے ہو جواب دیا
عبد اللہ نے کہ میرے پاؤن میرا بوجہ اٹھا نہین سکتے عن يحيى بن سعيد ان القاسم بن محمد اراهم الجلوس في
التشهد فنصب رجله اليمنى وثنى رجله اليسرى وجلس على وركه الايسر ولم يجلس على قدميه ثم قال اراني هذا
عبد الله بن عبد الله بن عمر وحدثني ان اباه كان يفعل ذلك ترجمہ یحیی بن سعید سے روایت ہے کہ قاسم بن محمد نے سکہایا
لوگونکو بیٹھنا تشہد مین تو کھڑا کیا دہنے پاؤنکو اور جہکایا بائین پاؤنکو اور بیٹھے بائین سرین پر اور نہ بیٹھے بائین پاؤن پر
پہر کہا قاسم نے کہ بتایا مجہ کو اسطرح بیٹھنا عبد اللہ نے اور کہا کہ میرے باپ عبد اللہ بن عمر اسیطرح کرتے تہے

التشهد في الصلوة تشہد کا بیان

عن عبد الرحمن بن عبد القاري انه سمع عمر بن الخطاب وهو على المنبر يعلم الناس
التشهد يقول قولوا التحيات لله الزاكيات لله الطيبات الصلوات لله السلام عليك ايها النبي ورحمة الله
وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله
ترجمہ عبد الرحمن بن عبد القاری نے سنا عمر بن الخطاب سے اور وہ منبر پر تہے سکہاتے تہے لوگون کو تشہد کہتے تہے کہو
التحيات لله الزاكيات لله الطيبات الصلوات لله عن نافع ان عبد الله بن عمر كان يتشهد فيقول بسم

الله التحيات لله الصلوات لله الزاكيات لله السلام على النبي ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين
تشهدت ان لا اله الا الله شهدت ان محمدا رسول الله يقول هذا في الركعتين الاوليين ويدعو اذا قضى تشهده
بما بدا له فاذا جلس في آخر صلوته تشهد كذلك ايضا الا انه يقدم التشهد ثم يدعو بما بدا له فاذا قضى تشهده
واراد ان يسلم قال السلام على النبي ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين السلام عليكم عن
يمينه ثم يرد على الامام فان سلم عليه احد عن يساره رد عليه **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر تشہد پڑھتے تھے اس
طرح بسم اللہ التحیات للہ الخ کہتے تھے پہلی دو رکعتوں کے بعد اور دعا مانگتے تھے بعد تشہد کے جو کچھ چاہتا تھا پھر جب اخیر قعدہ کرتے
تو اسیطرح تشہد پڑھتے مگر پہلے تشہد پڑھتے پھر دعا مانگتے جو چاہتے اور بعد تشہد کے جب سلام پھیرنے لگتے تو کہتے السلام علی النبی و
رحمة اللہ و برکاتہ السلام علینا و علی عباد اللہ الصالحین السلام علیکم داہنی طرف کہتے پھر امام کے سلام کا جواب دیتے پھر اگر کوئی
بائیں طرف والا انکو سلام کرتا تو اسکو بھی جواب دیتے **ف** اس اثر سے کتنی باتیں معلوم ہوئیں ایک یہ کہ پہلے قعدہ میں بھی بعد
تشہد کے دعا مانگنا درست ہے دوسرے یہ کہ کوئی دعا خاص نہیں جو دل چاہے پروردگار سے مانگے تیسرے یہ کہ تین سلام کرے ایک سلام داہنے
طرف والوں کو دوسرا امام کو تیسرے بائیں طرف والوں کو اور جو بائیں طرف کوئی نہ ہو تو دو ہی سلام کرے واللہ اعلم **عن** عائشة
زوج النبي صلى الله عليه وسلم انها كانت تقول اذا تشهدت التحيات الطيبات الصلوات الزاكيات لله اشهد ان
لا اله الا الله وحده لا شريك له وان محمدا عبد الله ورسوله السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته السلام
علينا وعلى عباد الله الصالحين السلام عليكم **ترجمہ** حضرت بی بی عائشہ صدیقہ ام المومنین سے روایت ہے کہ وہ کہتیں
تشہد میں التحیات الطیبات الصلوات الزاکیات الخ **عن** عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم كانت تقول اذا تشهدت
التحيات الطيبات الصلوات الزاكيات لله اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبد الله ورسوله السلام عليك
ايها النبي ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين السلام عليكم **ترجمہ** ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی
اللہ عنہا تشہد میں کہتی تھیں التحیات الطیبات الخ **ف** امام مالک نے تشہد حضرت عمر کا جو اوپر گذرا اختیار کیا ہے اور شافعی
نے تشہد عبداللہ بن عباس کا جو مسلم نے اور اصحاب سنن نے روایت کیا اس لفظ سے التحيات المباركات الصلوات الطيبات لله
السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا رسول الله
اختیار کیا ہے اور اہلحدیث اور امام احمد اور امام اعظم اور اکثر علما نے تشہد ابن مسعود کا اختیار کیا ہے جسکو روایت کیا ائمہ ستہ نے
اس لفظ سے التحيات لله والصلوات والطيبات السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين اشهد
ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله حافظ نے کہا کہ اہلحدیث نے اتفاق کیا اس امر پر کہ کوئی تشہد عبداللہ بن مسعود
کے تشہد سے زیادہ صحیح نہیں ہے اور راویوں نے اختلاف نہیں کیا اسکے الفاظ میں اور اتفاق کیا اوسپر ائمہ ستہ نے لفظا و معنی۔
ف عبداللہ بن عمر کے تشہد میں السلام علی النبی وارد ہے اور بخاری نے روایت کیا ابن مسعود سے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

زندہ تھے تو ہم یون کہتے تھے نماز مین السلام علیک ایہا النبی پھر جب آپکی وفات ہو گئی تو ہم کہنے لگے السلام علی النبی اور روایت کیا اس کو ابو عوانہ اور سراج اور جوزقی اور ابو نعیم صبہانی اور بیہقی نے طرق متعددہ سے اور سب مین یہ ہے کہ جب آپ کی وفات ہوئی تو ہم السلام علی النبی کہنے لگے اور ایسا ہی روایت کیا اسکو ابو بکر بن ابی شیبہ نے ابو نعیم سے زرقانی نے کہا کہ یہ روایت ابن مسعود سے بلا شک صحیح ہے اور اسکا ایک متابع قوی پایا ہے ابن عبد الرزاق نے روایت کیا اخبرنا ابن جریج اخبرنی عطاء ان الصحابۃ کانوا یقولون والنبی صلی اللہ علیہ وسلم حی السلام علیک ایہا النبی فلما مات قالوا السلام علی النبی یعنی کہا عطا نے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کہتے تھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ تھے السلام علیک ایہا النبی پھر جب آپ کی وفات ہوئی تو کہنے لگے السلام علی النبی اور یہ اسناد صحیح ہے اور سعید بن منصور نے روایت کیا کہ عبد اللہ بن عباس نے بحث کی ابن مسعود سے کہ ہم السلام علیک ایہا النبی جب کہتے تھے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ تھے تو ابن مسعود نے جواب دیا کہ ہمکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح سکھایا اور ہم ایسا ہی جانتے ہیں لیکن یہ روایت ضعیف ہے کیونکہ ابو عبیدہ نے ابن مسعود سے نہیں سنا اور اسناد بھی ضعیف ہے بلکہ صحیح روایت ابن مسعود سے وہی ہے جو بخاری نے بواسطہ ابو معمر کے روایت کیا اور اخراج کیا اسکا بہت ائمہ حدیث نے طرق متعددہ اور اسانید صحیحہ سے پھر جب ثابت ہو گیا یہ امر عبد اللہ بن مسعود اور عبد اللہ بن عباس اور صحابہ کرام سے کہ وہ بعد آپ کی وفات کے السلام علی النبی کہتے تھے تو جب ہے احتیاج اسکا ہم پر ان آثار سے یہ امر صاف معلوم ہو گیا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کا اعتقاد یہی تھا کہ بعد وفات کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سلام کو نہیں سنتے ہیں پھر پکارنا جائز ہو گا تو جب سلام پڑھنا انکے سامنے مختلف فیہ ہوا پھر مطلق ندا کا کیا حال ہو گا وہ کیونکر درست ہو گی۔ اہل سنت کا اعتقاد یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر شریف مین زندہ مین لیکن یہ زندگی دنیا کی سی زندگی نہین ہے بلکہ ایک قسم کی حیات برزخی ہے جسکا ادراک ہم لوگون کو نہیں ہو سکتا اور جو شخص یہ سمجھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر جگہہ اور ہر مقام مین پکارنے والے کی سن لیتے ہین اور انکی حاجت روائی کرتے ہین تو وہ مشرک ہے کیونکہ یہ صفت اللہ جل جلالہ کی ہے کہ ہر جگہہ اور ہر مکان سے سنتا ہے اور ہر ایک کی حاجت اور مراد برلاتا ہے سوا اللہ جل جلالہ کے کسی ولی یا نبی مین یہ قدرت نہیں ہے **عن** مالک انہ سال ابن شہاب و نافعا مولی ابن عمر عن رجل دخل مع الامام فی الصلوۃ وقد سبقہ الامام برکعۃ ایتشہد معہ فی الرکعتین والاربع وان کان ذلک لہ وترا فقالا نعم لیتشہد معہ قال مالک وھو الامر عندنا ترجمہ امام مالک نے ابن شہاب زہری اور نافع مولی ابن عمر سے پوچھا کہ ایک شخص امام کے ساتھہ آنکر شریک ہوا جب ایک رکعت ہو چکی تھی اب وہ امام کے ساتھہ تشہد پڑھے قعدہ اولے اور قعدہ اخیر مین یا نہ پڑھے کیونکہ اوسکی تو ایک رکعت ہوئی قعدہ اولے مین اور تین رکعتین ہوئین قعدہ اخیر مین تو جواب دیا دونون نے کہ ہان تشہد پڑھے امام کے ساتھہ امام مالک نے کہا کہ ہمارے نزدیک یہی حکم ہے **ما فعل من رفع راسہ قبل الامام** جو شخص اٹھا لیوے امام سے پیشتر رکوع یا سجدہ مین اسکا بیان **عن** ابی ھریرۃ انہ قال الذی یرفع راسہ ویخفضہ قبل الامام فانما ناصیتہ بید شیطان ترجمہ ابو ہریرہ نے کہا کہ جو شخص سر اٹھاتا ہے

مسبوق امام کے ساتھ تشہد پڑھے اسکا بیان

یا جہکا تا ہے امام کے پیشتر تو اس کا ماتہا شیطان کے ہاتہہ میں ہے **ف** یعنی خدا اور رسول خدا کی پابندی نہین کرتا تو وہ گویا شیطان کے ہاتہہ مین ہے خدا کا حکم تو یہ ہے کہ امام کے ساتھ اوٹہاؤ اور جہکاؤ اور سا امام کی متابعت کرو اور وہ اس کا لحاظ نہین کرتا اس حدیث کو درا اور رزین نے مرفوعا روایت کیا ہے اور ائمہ ستہ نے ابو ہریرہ سے مرفوعا روایت کیا کہ جو شخص اپنا سر اوٹہاتا ہے امام کے پیشتر وہ اللہ تعالے سے نہین ڈرتا کہ سر اوسکا مثل گدہے کے سر کے ہوجاوے یا اوسکی صورت گدہے کی ہوجاوے اور ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ متابعت امام کی واجب ہے کہا مالک نے جو شخص بہولکر امام سے اول سر اوٹہاوے رکوع مین یا سجدہ مین تو سنت یہی ہے کہ پہر رکوع یا سجدہ مین چلا جاوے اور امام کے سر اوٹہانیکا انتظار نہ کرے اور جس شخص نے قصداً ایسا کیا تو اوسنے خطا کی کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام اسلیے امام ہوا ہے کہ اوسکی پیروی اور تابعداری کیجاوے تو نہ اختلاف کرو اسپر یعنی آگے پیچہے اوسکے ارکان ادا نکرو اور ابو ہریرہ نے کہا کہ جو شخص سر اپنا اوٹہاتا ہے یا جہکاتا ہے قبل امام کے تو ماتہا اوسکا شیطان کے ہاتہہ مین ہے **ف** ظاہر یہ اور امام احمد کے نزدیک اگر قصداً کوئی امام کی مخالفت کریگا تو اوسکی نماز نہوگی (زرقانی)

مَا يَفْعَلُ مَنْ سَلَّمَ مِنْ رَكْعَتَيْنِ سَاهِيًا

جس شخص نے دو رکعتین پڑہکر بہولے سے سلام پہیر دیا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنِ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ أَقُصِرَتِ الصَّلَوٰةُ أَمْ نَسِيتَ يَا رَسُولَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ أُخْرَيَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پہیر دیا دو رکعتین پڑہکر تو کہا ذوالیدین نے کیا نماز گہٹ گئی یا آپ بہول گئے اے رسول اللہ کے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور لوگون سے کیا سچ کہتا ہے ذوالیدین کہا لوگون نے ہان سچ کہتا ہے پس کہڑے ہوے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور پڑہین دو رکعتین پچہلی پہر سلام پہیر کر تکبیر کہی اور سجدہ کیا مثل سجدون کے یا کچہ بڑا پہر سر اوٹہایا اور تکبیر کہی اور سجدہ کیا مثل سجدون کے یا کچہ بڑا پہر سر اوٹہایا **ف** ذوالیدین ایک صحابی ہین نام انکا خرباق بن عمرو سلمی ہے اونکے ہاتہہ لنبے لنبے تہے یا وہ دونون ہاتہہ سے کام کیا کرتے تہے یا وہ بہت سخی تہے اسلیے انکو ذوالیدین کہتے تہے۔ اس حدیث سے بہت سے مسائل معلوم ہوئے ایک یہ کہ کلام کرنا بہولے سے نماز مین نماز کو فاسد نہین کرتا دوسرے یہ کہ ایک شخص کی شہادت قابل اعتماد کے نہین ہے جب تک دوسرا اوسکا شریک نہو تیسرے یہ کہ سجدہ سہو بعد سلام کے کرنا چاہیے چوتہے یہ کہ انبیا سے بہی سہو اور خطا ہوتی ہے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَوٰةَ الْعَصْرِ فَسَلَّمَ فِي رَكْعَتَيْنِ فَقَامَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ أَقُصِرَتِ الصَّلَوٰةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمْ نَسِيتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ فَقَالَ قَدْ كَانَ بَعْضُ ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالُوا نَعَمْ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَمَّ مَا بَقِيَ مِنَ الصَّلَوٰةِ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ التَّسْلِيمِ وَهُوَ جَالِسٌ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نماز پڑہی رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی تو سلام پھیر دیا دو رکعتیں پڑھ کر پس کھڑا ہوا ذوالیدین اور کہا کیا نماز کم ہوگئی یا بھول گئے آپ اے رسول
اللہ کے فرمایا آپ نے کوئی بات نہیں ہوئی ذوالیدین نے کہا کچھ تو ہوا ہے اے رسول اللہ کے پس متوجہ ہوئے آپ لوگوں پر اور کہا کیا
ذوالیدین سچ کہتا ہے لوگوں نے کہا ہاں پس اٹھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام کیا جس قدر نماز باقی تھی پھر دو سجدے کیے
بعد سلام کے اور آپ بیٹھے تھے **عن** ابی بکر بن سلیمان بن ابی حثمة قال بلغنی ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ركع
ركعتين من احدى صلوتي النهار الظهر او العصر فسلم من اثنتين فقال له ذو الشمالين رجل من بني زهرة بن كلاب
اقصرت الصلوة يا رسول الله ام نسيت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما قصرت الصلوة وما نسيت فقال له ذو
الشمالين قد كان بعض ذلك يا رسول الله فاقبل رسول الله صلى الله عليه وسلم على الناس فقال اصدق ذو اليدين
فقالوا نعم فاتم رسول الله صلى الله عليه وسلم ما بقي من الصلوة ثم سلم **ترجمہ** ابی بکر بن سلیمان سے روایت ہے کہ پہنچا
مجھ کو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں پڑھ کر ظہر یا عصر کی پھر سلام پھیر دیا تو کہا ذوالشمالین نے اور وہ ایک شخص تھا بنی
زہرہ بن کلاب سے کہ نماز کم ہوگئی یا رسول اللہ یا آپ بھول گئے آپ نے فرمایا نہ نماز کم ہوئی نہ میں بھولا ذوالشمالین نے کہا کچھ تو ہوا یا رسول
اللہ پس متوجہ ہوئے آپ لوگوں پر اور کہا کیا ذوالیدین سچ کہتا ہے لوگوں نے کہا ہاں تو تمام کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باقی
نماز کو پھر سلام پھیرا **ف** ذوالشمالین کا نام عمیر بن عبد عمرو تھا اور وہ شہید ہوگئے بدر کے دن اور ابوہریرہ پانچ برس بعد جنگ بدر
کے مسلمان ہوئے اس نظر سے محدثین نے کہا کہ یہ وہم ہے ابن شہاب کا حقیقت میں ذوالیدین تھے جنکو ابن شہاب نے بھولے سے ذوالشمالین کہا
جیسا اور روایات میں ہے اور ان روایات میں بھی بعد کو ذوالیدین کا لفظ موجود ہے اس میں سجدہ سہو کا بھی ذکر نہیں کیا **عن**
سعيد بن المسيب وعن ابي سلمة بن عبد الرحمن مثل ذلك **ترجمہ** سعید بن مسیب اور ابی سلمہ بن عبدالرحمن سے بھی یہ حدیث اسی طرح
مروی ہے کہا یحییٰ نے کہا مالک نے نماز میں بھولنا دو طرح کا ہوتا ہے ایک یہ کہ بھولے سے نماز میں کچھ نقصان ہو جاوے تو سجدہ سہو قبل سلام
کے کرے دوسرے یہ کہ بھولے سے نماز میں کچھ زیادہ کر دے تو سجدہ سہو بعد سلام کے کرے **ف** اور شافعی کے نزدیک ہمیشہ سجدہ
سہو قبل سلام کے کرے اور ابوحنیفہ کے نزدیک ہمیشہ بعد سلام کے کرے ابن عبدالبر نے کہا کہ مالک کا قول قوی ہے کیونکہ اس سے جمع
ہو جاتا ہے حدیثوں میں اور امام احمد نے کہا کہ جن جن سہووں میں حدیث آئی ہے وہاں جیسا حضرت نے کیا ہے اس طرح
کرے کہیں قبل سلام کے کہیں بعد سلام کے اور ما سوا انکے قبل سلام کے کرے نووی نے کہا کہ یہ اختلاف افضل میں ہے لیکن
جائز سب کے نزدیک ہے جاویگا خواہ بعد سلام کے کریگا یا قبل سلام کے اور داؤد ظاہری نے کہا کہ سجدہ سہو نکرے
مگر ان پانچ مقاموں میں جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا ہے **اتمام المصلي ما ذكر اذا شك في صلوته**
جب مصلی کو شک ہو جاوے تو اپنی اور یہ نماز تمام کریگا بیان **عن** عطاء بن يسار ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا شك
احدكم في صلوته فلم يدر كم صلى اثلاثا ام اربعا فليصل ركعة وليسجد سجدتين وهو جالس قبل التسليم فان كانت الركعة
التي صلى خامسة شفعها بهاتين السجدتين وان كانت رابعة فالسجدتان ترغيم للشيطان **ترجمہ** عطا بن یسار سے

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب شک ہو تم میں سے کسی کو نماز میں تو نہ یاد رہے اوسکو کہ تین رکعتیں پڑھیں میں یا چار
تو چاہیے کہ ایک رکعت اور پڑھ لے اور دو سجدہ کر لیوے قبل سلام کے پھر اگر یہ رکعت جو اوس نے پڑھی ہے درحقیقت پانچوین
ہوگی تو ان سجدون سے ملکر ایک دوگانہ ہو جاویگا اور اگر چوتھی ہوگی تو سجدون سے ذلت ہوگی شیطان کو **ف** کیونکہ
شیطان نے یہ سمجھکر اوسکو بھلایا تھا کہ نماز اوسکی درست نہو اب نماز کی نماز ہوگئی اور دو سجدون کا یا دو رکعتون کا ثواب اور
ہوا الٹی ذلت ہوئی شیطان مردود کو **عن** سالم بن عبد اللہ ان عبد اللہ بن عمر کان یقول اذا شک احدکم فی صلوتہ فلیتوخ
الذی یظن انہ نسی من صلوتہ فلیصلہ ثم لیسجد سجدتی السہو وہو جالس **ترجمہ** سالم بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ عبد اللہ
بن عمر کہتے تھے جب شک کرے کوئی تم میں کا اپنی نماز میں تو سوچے جو بھول گیا ہے پھر پڑھ لے اوسکو اور دو سجدہ سہو کے بیٹھکر کر لیوے
عن عطاء بن یسار انہ قال سالت عبد اللہ بن عمرو بن العاص وکعب الاحبار عن الذی یشک فی صلوتہ فلا یدری
کم صلی اثلثا ام اربعا فکلاہما قالا لیصل رکعۃ اخری ثم لیسجد سجدتین وہو جالس **ترجمہ** عطاء بن یسار سے
روایت ہے کہ پوچھا میں نے عبد اللہ بن عمرو بن العاص اور کعب احبار سے اوس شخص سے جو شک کرے اپنی نماز میں تو نہ یاد رہے
اوسکو کہ تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار پس عبد اللہ اور کعب دونون نے کہا ایک رکعت اور پڑھکر دو سجدے سہو کے کر لیوے بیٹھے بیٹھے۔
عن نافع ان عبد اللہ بن عمر کان اذا سئل عن النسیان فی الصلوۃ قال لیتوخ احدکم الذی یظن انہ نسی من
صلوتہ فلیصلہ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر سے سوال ہوا نماز میں بھول جانیکا تو کہا سوچ لیوے جو بھول گیا ہے پھر
پڑھ لے اوسکو **من قام بعد الاتمام او فی الرکعتین** جو شخص پوری نماز پڑھکر یا دو رکعتیں پڑھکر کھڑا ہو جاوے
اوسکا بیان **عن** عبد اللہ بن بحینۃ انہ قال صلی لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعتین ثم قام فلم یجلس فقام الناس
معہ فلما قضی صلوتہ ونظرنا تسلیمہ کبر ثم سجد سجدتین وہو جالس قبل التسلیم ثم سلم **ترجمہ** عبد اللہ بن بحینہ
سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں پڑھکر اوٹھہ کھڑے ہوئے اور نہ بیٹھے تب لوگ بھی آپ کے ساتھ اوٹھہ کھڑے ہوگئے جب
تمام کیا نماز کو اور انتظار کیا ہمنے سلام کا تکبیر کہی آپنے اور دو سجدہ کئے بیٹھے بیٹھے قبل سلام کے پھر سلام پھیرا **عن** عبد اللہ
بن بحینۃ انہ قال صلی لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الظہر فقام فی اثنتین ولم یجلس فیہما فلما قضی صلوتہ سجد سجدتین
ثم سلم بعد ذلک **ترجمہ** عبد اللہ بن بحینہ سے روایت ہے کہ نماز پڑھائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی پھر کھڑے ہوگئے دو رکعتیں
پڑھکر اور نہ بیٹھے تو جب پورا کر چکے نماز کو دو سجدے کئے پھر سلام پھیرا بعد اوسکے **ف** یعنی بعد سجدون کے پھر تشہد نہ پڑھا
(زرقانی) کہا یحیی نے کہا امام مالک نے جو شخص چارون رکعتیں پڑھکر پھر بھولے سے کھڑا ہو جاوے اور قرارت کرے اور رکوع کرے
پھر جب سر اوٹھاوے رکوع سے یاد کرے کہ وہ چارون رکعتیں پڑھکر نماز کو تمام کر چکا تھا تو اوس شخص کو چاہیے کہ بیٹھ جاوے اور سجدہ
نکرے اور اگر ایک سجدہ کر چکا ہے تو دوسرا نہ کرے پھر تشہد پڑھکر دو سجدہ کرے سہو کے بعد سلام کے **ف** اصل اس
باب میں حدیث ابن مسعود کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھیں تو لوگون نے کہا کیا نماز زیادہ ہوئی

[illegible]

فرمایا کیون لوگون نے کہا آپنے پانچ رکعتین پڑہین تو سجدہ کیے آپنے دو سجدہ بعد سلام کے پہر متوجہ ہوے لوگون پر اور فرمایا کہ اگر نماز مین
کوئی نئی بات ہوتی تو تمکو بتا دیتا لیکن مین بہی تمہاری طرح ایک آدمی ہون بہول جاتا ہون جیسے تم بہولتے ہو تو جب بہول جاؤن
مین یاد دلا دو مجہکو اور جب کوئی شک کرے تم مین سے اپنی نماز مین تو چاہیے کہ سوچ بچار کر نماز کو تمام کرے پہر دو سجدے
کر لیوے روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم نے **النظر فی الصلوٰۃ الی ما یشغل عنہا** نماز مین اس چیز کیطرف
دیکہنے کا بیان جو غافل کر دی نماز سے **عن** ام مرجانۃ ان عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت اھدی ابو جہم بن
حذیفۃ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمیصۃ شامیۃ لھا علم فشھد فیھا الصلوٰۃ فلما انصرف قال ردی ھذہ
الخمیصۃ الی ابی جہم فانی نظرت الی علمھا فی الصلوٰۃ فکاد یفتننی **ترجمہ** مرجانہ سے روایت ہے کہ عائشہ نے فرمایا کہ ابو جہم
بن حذیفہ نے تحفہ بہیجی ایک چادر شام کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے جس مین نقش یعنے بیل بوٹے بنے ہوئے تہے
تو نماز کو آئے آپ اسکو اوڑہ کر پہر جب فارغ ہوے نماز سے فرمایا کہ پہیر دے یہ چادر ابو جہم کو کیونکہ مینے دیکہا اسکے بیل بوٹو
کو نماز مین پس قریب تہا کہ غافل ہو جاؤن مین **عن** عروۃ بن الزبیر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبس خمیصۃ شامیۃ
لھا علم ثم اعطاھا ابا جہم واخذ من ابی جہم انبجانیۃ لہ فقال یا رسول اللہ ولم قال انی نظرت الی علمھا فی الصلوٰۃ
ترجمہ عروہ بن الزبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چادر شام کی بنی ہوئی نقشی پہنی پہر وہ چادر ابو جہم کو دیدی
اور ایک چادر موٹی سادی لے لی تو ابو جہم نے کہا کیون ایسا یا رسول اللہ فرمایا مینے نماز مین اوسکے نقش و نگار کیطرف دیکہا
ف خمیصہ کہتے ہین ہر ایک چادر کو جو اون کی بنی ہوئی ہوتی ہے اور انبجانیہ موٹی چادر کو دو قسم ہین کمبل کے آپ نے ابو جہم
کی نقشی چادر پہیر کر سادی اون سے لے لی کیونکہ نقشی کو اوڑہنی سے نماز مین خیال اوسکے نقش و نگار کیطرف جاتا تہا اور
نماز مین خلل ہوتا تہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو لباس اس قسم کی بہڑک رکہتا ہو کہ نماز مین اسکے پہننے سے خلل واقع ہو تو اسکو
پہنکر نماز پڑہنا مکروہ ہے اسیطرح آرایش اور زیب و زینت مکان کی یا مسجد کی اس درجہ کرنا کہ نماز مین خیال اوسکیطرف
جاوے مکروہ ہے **عن** عبد اللہ بن ابی بکر ان ابا طلحۃ الانصاری کان یصلی فی حائط لہ فطار دبسی فطفق یتردد یلتمس
مخرجا فاعجبہ ذلک فجعل یتبعہ بصرہ ساعۃ ثم رجع الی صلوتہ فاذا ھو لا یدری کم صلی فقال لقد اصابتنی فی
مالی ھذا فتنۃ فجاء الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر لہ الذی اصابہ فی حائطہ من الفتنۃ وقال یا رسول اللہ
ھو صدقۃ للہ فضعہ حیث شئت **ترجمہ** عبد اللہ بن ابی بکر سے روایت ہے کہ ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ نماز پڑہ رہے
تہے اپنے باغ مین تو ایک چڑیا اوڑی اور ڈہونڈنے لگی راہ نکلنے کی کیونکہ باغ اسقدر گنجان تہا اور پیڑ آپس مین ایسے ملے ہوے
تہے کہ چڑیا کو جگہہ نکلجانے کی نملتی تہی پس پسند آیا اون کو یہ امر اور خوش ہوے اپنے باغ کا یہ حال دیکہکر تو ایک گہڑی
تک اوسیطرف دیکہتے رہے پہر خیال آیا نماز کا سو بہول گئے کہ کتنی رکعتین پڑہین تب کہا کہ مجہے آزمایا اللہ جل جلالہ نے
اس مال سے تو آئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس اور بیان کیا جو کچہ باغ مین قصہ ہوا تہا اور کہا یا رسول اللہ یہ باغ

نماز مین کپڑے کے نقش و نگار کی طرف دیکہنے کا بیان جو غافل کر دے نماز سے

صدقہ ہے واسطے اللہ کے تو صرف کیجیے اسکو جہان آپ چاہین **عن** عبد اللّٰہ بن ابی بکر اَنَّ رجلاً من الانصار کان یصلی
فی حائطلہ بالقف وادٍ من اودیۃ المدینۃ فی زمان الثمر والنخل قد ذُلّلت فھی مطوّقۃ بثمرھا فنظر الیھا فاعجبہ ما
رای من ثمرھا ثم رجع الی صلوتہ فاذا ھو لا یدری کم صلی فقال لقد اصابتنی فی مالی ھذا فتنۃ فجاء عثمان
ابن عفان وھو یومئذٍ خلیفۃ فذکر لہ ذلک وقال ھو صدقۃ فاجعلہ فی سبل الخیر فباعہ عثمان
بن عفان بخمسین الفاً فسمی ذلک المال الخمسین **ترجمہ** عبد اللہ بن ابی بکر سے روایت ہے کہ ایک شخص انصار
مین سے نماز پڑہ رہا تہا اپنے باغ مین اور وہ باغ قف مین تہا جو نام ہے ایک وادی کا جو مدینہ کے وادیون سے ایسی موسم
مین کہ کہجور پک کر لٹک رہی تہی گویا پہلون کے طوق شاخون کے گلون مین پڑے تہے تو اوس نے نماز مین اسطرف دیکہا اور
نہایت پسند کیا پہلون کو پہر جب خیال کیا نماز کا تو بہول گیا کتنی رکعتین پڑہی ہین تو کہا کہ مجہے اس مال مین آزمایش ہوئی
اللہ جل جلالہ کی پس آیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پاس اور وہ ان دنون خلیفہ تہے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے) اور بیان
کیا اون سے یہ قصہ پہر کہا کہ وہ صدقہ ہے تو صرف کرو اسکو نیک راہون مین پس بیچا اسکو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے
پچاس ہزار کو اور اُس مال کا نام ہو گیا پچاس ہزار **ف** سبحان اللہ صحابہ کرام کی تقوی اور پرہیزگاری اس
درجہ کو پہونچی تہی کہ ایسا مال عزیز کہا اور ایک دم بہر جو اُسکے باعث سے خدا کی عبادت مین غفلت ہو گئی تو اس مال کو نکال
ڈالا حضرت سلیمان علیہ السلام نے بہی تمام گہوڑون کی کونچین کاٹ ڈالین اور اون کو قتل کیا جب اون کے دیکہنے کی
وجہ سے نماز کا وقت فوت ہو گیا تہا **العمل فی السھو** نماز مین بہول جانے کا علاج **عن** ابی ھریرۃ اَنَّ
رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال اِنّ احدکم اذا قام یصلی جاءہ الشیطان فلبس علیہ حتی لا یدری کم صلی فاذا
وجد ذلک احدکم فلیسجد سجدتین وھو جالس **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
بیشک کوئی تم مین سے جب کہڑا ہوتا ہے نماز کو تو آتا ہے شیطان اوس کے پاس پہر بہولا دیتا ہے اُسکو یہانتک کہ اوسکو یاد
نہین رہتا کتنی رکعتین پڑہی ہین تو جب تم مین سے کسی کو ایسا اتفاق ہو تو وہ دو سجدے کرے **عن** مالک اَنّہ بلغہ
انّ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال انی لانسی او انسّٰی لاسُنّ **ترجمہ** امام مالک کو پہنچا کہ فرمایا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے مین بہولتا ہون یا بہولایا جاتا ہون تاکہ اپنی امت کے لیے ایک راہ پیدا کرون **ف** یعنی اور
لوگون کا بہولنا اسوجہ سے ہوتا ہے کہ شیطان اونپر غالب ہو جاتا ہے اور خدا کی یاد سے غافل کر دیتا ہے اور پیغمبر خدا صلی
اللہ علیہ وسلم پر شیطان کا کچہ زور نہ چلتا تہا بلکہ اللہ جل جلالہ کی آپکے بہول جانے یا بہولا دینے مین یہ حکمت تہی کہ
کہ امت کو سہو کے مسائل معلوم ہو جاوین اگر آپ نماز مین نہ بہولتے تو لوگون کو یہ مسئلے کیونکر معلوم ہوتے ابن عبد البر
نے کہا کہ اس حدیث کو مین نے کسی کتاب مین محدثین کے نہین پایا نہ مسنداً نہ مقطوعاً اور یہ حدیث بہی منجملہ اون چار
حدیثون کے ہے جو سوا موطا کے اور کتاب مین نہین پائی جاتین **عن** مالک اَنّہ بلغہ اَنّ رجلاً سال القاسم

ن محمد فقال إني أهم في صلاتي فيكثر ذلك علي فقال القاسم امض في صلاتك فإنه لن يذهب عنك حتى تنصرف وأنت تقول ما أتممت صلاتي ترجمہ امام مالک کو پہنچا کہ ایک شخص نے قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق سے پوچھا کہ مجھے نماز میں وہم ہوتا ہے اور بہت وہم ہوتا ہے تو قاسم نے کہا کہ تو نماز اپنی پڑھے جا اور وہم کی طرف مت خیال کر اس لیے کہ وہم تجھے کبھی نہ چھوڑیگا جب تک تو نماز سے فارغ ہو اور تو دل میں یہ خیال رہے کہ میں نے پوری نماز نہیں پڑھی **ف** یعنی جس شخص کو وہم ہو جاوے تو اسکا یہی علاج ہے کہ ایک دفعہ نماز پڑھ لے اور وہم کے کہنے پر توجہ نہ کرے وہ تو یہی کہیگا کہ نماز پوری نہیں ہوئی پھر پڑھنا چاہیے

العمل في غسل يوم الجمعة جمعہ کے دن غسل کا بیان

جمعہ کے دن غسل کا بیان

عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من اغتسل يوم الجمعة غسل الجنابة ثم راح في الساعة الأولى فكأنما قرب بدنة ومن راح في الساعة الثانية فكأنما قرب بقرة ومن راح في ساعة الثالثة فكأنما قرب كبشا اقرن ومن راح في ساعة الرابعة فكأنما قرب دجاجة ومن راح في ساعة الخامسة فكأنما قرب بيضة فإذا خرج الإمام حضرت الملائكة يستمعون الذكر ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص غسل کرے جمعہ کے دن مانند غسل جنابت کی پھر جاوے مسجد کو پہلی ساعت میں تو گویا اوس نے صدقہ دیا ایک اونٹ اور جو جاوے دوسری ساعت میں تو گویا اوس نے صدقہ دیا ایک بیل یا گائے اور جو جاوے تیسری ساعت میں تو گویا اوس نے صدقہ دیا ایک مینڈہا سینگدار اور جو چوتھی ساعت میں جاوے تو گویا اوس نے صدقہ دیا ایک مرغ اور جو پانچویں ساعت میں جاوے تو اوس نے صدقہ دیا ایک انڈا پھر جس وقت امام نکلتا ہے خطبہ کو فرشتے آتے ہیں خطبہ سننے کو **ف** بعض محدثین نے یہ معنی کیے ہیں کہ غسل کرے دن جمعہ کے جنابت کا یعنے اپنی بی بی سے جماع کر کے جنابت کا غسل کر کے جاوے اور اسکے ضمن میں جمعہ کا غسل بھی ادا ہو جاوے گا اور بعضوں نے یہ معنے کیا ہے کہ غسل کرے مثل غسل جنابت کے یعنے جیسے جنابت کا غسل ہوتا ہے اسطرح غسل کرے اور یہی معنی صحیح ہیں لیکن بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ابو ہریرہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا عاجز ہے تم میں سے کوئی اس بات سے کہ صحبت کرے اپنی بی بی سے ہر جمعہ کو تو اوسکو دو اجر ملیں گے ایک اپنے غسل کا دوسرے بی بی کے غسل کا اور یہ جو کہا کہ جو پہلی ساعت میں جاوے اوس نے گویا ایک اونٹ صدقہ دیا اور جو دوسری ساعت میں جاوے اوس نے بیل صدقہ دیا تو ساعت سے یہاں لحظہ مراد ہے یعنی جو بعد زوال کے پہلے لحظہ میں مسجد کو چلا اوسکو زیادہ اجر ہے پھر جو دوسرے لحظہ میں چلا پھر جو تیسرے لحظہ میں چلا اسیطرح اخیر تک اور اکثر علما نے کہا ہے کہ ساعت سے مراد ساعت معروف ہے اس صورت میں ان ساعات کا حساب طلوع آفتاب سے ہوگا تو جو شخص بعد طلوع آفتاب کے پہلے گھنٹہ میں جاویگا اوسکو زیادہ اجر ہے پھر جو دوسرے گھنٹہ میں جاوے گا اسیطرح اخیر تک **عن** ابي هريرة انه كان يقول غسل يوم الجمعة واجب على كل محتلم كغسل الجنابة ترجمہ ابو ہریرہ کہتے تھے جمعہ کے روز غسل کرنا واجب ہے ہر بالغ پر مثل غسل جنابت کے **ف** واجب سے مراد سنت موکدہ ہے اور ظاہریہ کے نزدیک واجب سے واجب شرعی مراد ہے اور یہی روایت ہے احمد سے ابن عبد البر نے کہا کہ یہ حدیث مرفوعا بھی مروی ہے مگر اسناد اوس کی

قوی نہیں ہے ازرقانی عن سالم بن عبد اللہ انہ قال دخل رجل من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسجد
یوم الجمعۃ وعمر بن الخطاب یخطب فقال عمر ایۃ ساعۃ ہذہ فقال یا امیر المؤمنین انقلبت من السوق
فسمعت النداء فما زدت علی ان توضأت فقال عمر الوضوء ایضا وقد علمت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کان یامر بالغسل ترجمہ سالم بن عبد اللہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ایک شخص آئے اصحاب میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مسجد
میں جمعہ کے دن اور حضرت عمر خطبہ پڑھ رہے تھے تو بولے حضرت عمر کیا وقت ہے یہ آنیکا جواب دیا اس شخص نے کہ میں بازار
سے لوٹا سنا میں نے اذان کو پس وضو کیا اور چلا آیا تو کہا حضرت عمر نے یہ دوسرا قصور ہے تم نے صرف وضو کیا حالانکہ تمکو معلوم
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم کرتے تھے غسل کا ف یہ شخص حضرت عثمان بن عفان تھے جیسا کہ ابن وہب
اور ابن القاسم کی روایت میں ہے مالک سے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خطبہ کے بیچ میں دین کی بات کرنا امام کو درست
ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جمعہ کا غسل فرض نہیں ہے اگر فرض ہوتا تو حضرت عثمان غسل کے لیے لوٹ جاتے اور
حضرت عمر اون کو غسل کرنے کا حکم دیتے ابن عبد البر نے کہا کہ اسی مضمون کی حدیث مرفوعًا بھی مروی ہے لیکن وہ
وہم ہے کیونکہ یہ قصہ حضرت عمر کا ہے نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ازرقانی عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال غسل یوم الجمعۃ واجب علی کل محتلم ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا غسل جمعہ کا واجب ہے ہر شخص بالغ پر عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا جاء
احدکم الجمعۃ فلیغتسل ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص آوے جمعہ کو تو غسل
کرکے آوے یا جو شخص نماز جمعہ کا ارادہ کرے تو غسل کرے کہا یحیی نے کہا مالک نے جس شخص نے غسل کر لیا جمعہ کے روز
صبح کے وقت اور نیت کی اوس نے غسل جمعہ کی تو یہ غسل کافی نہوگا یہانتک کہ غسل کرے نماز کو جاتے وقت کیونکہ عبد اللہ بن عمر
کی حدیث میں ہے جب کوئی تم میں سے نماز جمعہ کا ارادہ کرے تو غسل کرے کہا چاہیے کہا مالک نے جو شخص غسل کرے جمعہ کے
دن جلدی یا دیر سے اور نیت کرے غسل جمعہ کی پھر ٹوٹ جاوے وضو اسکا تو وضو کر لیوے اور غسل کافی ہو جاوے گا

ما جاء فی الانصات یوم الجمعۃ والامام یخطب جمعہ کے دن جب خطبہ ہو تو چپ رہنا چاہیے

عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قلت لصاحبک انصت والامام یخطب یوم الجمعۃ فقد لغوت
ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت امام خطبہ پڑھتا ہے اگر تو اپنے پاس والے سے کہے چپ
رہ تو تو نے بھی ایک لغو حرکت کی ف کیونکہ جمعہ کو خطبہ کے وقت چپ رہنا چاہیے اور تو چپ نہ رہا بلکہ تو نے کلام
کیا امام احمد اور بزار نے ابن عباس سے مرفوعًا روایت کیا کہ جس شخص نے بات کی جمعہ کے دن اور امام خطبہ پڑھتا ہے تو وہ مثل
گدہے کی ہے جس پر کتابیں لدی ہوں اور جو اس سے کہے چپ رہ اسکا جمعہ نہوگا یعنے کامل نہ ہوگا ابن عبد البر نے کہا کہ خطبہ
کیوقت چپ رہنا واجب ہے اکثر علماء کے نزدیک عن ثعلبۃ بن ابی مالک القرظی انہ اخبرہ انہم کانوا فی زمن عمر بن

جمعہ کے دن خطبہ کے وقت چپ رہنا چاہیے

الخطاب يصلون يوم الجمعة حتى يخرج عمر بن الخطاب فاذا خرج عمر وجلس على المنبر واذن المؤذنون قال ثعلبة جلسنا نتحدث فاذا سكت المؤذنون وقام عمر يخطب انصتنا فلم يتكلم منا احد قال ابن شهاب فخروج الامام يقطع الصلوة وكلامه يقطع الكلام **ترجمہ** ثعلبہ بن ابی مالک قرظی سے روایت ہے کہ لوگ نماز پڑھا کرتے تھے جمعہ کے دن یہانتک کہ نکلیں عمر بن الخطاب پھر جب نکلتے عمر اور بیٹھتے منبر پر اور اذان دیتے اذان دینے والے تو ثعلبہ کہتے ہیں کہ ہم بیٹھے ہوئے باتیں کیا کرتے جب موذن چپ ہو رہتے اور عمر کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے تو کوئی بات نکرتا کہا ابن شہاب نے جب امام نکلے خطبہ کے لیے تو نماز موقوف کرنا چاہیے اور جب خطبہ شروع کرے تو بات موقوف کرنا چاہیے **عن** مالك بن ابي عامر الاصبحي ان عثمان ابن عفان كان يقول في خطبته قل ما يدع ذلك اذا خطب اذا قام الامام يخطب يوم الجمعة فاستمعوا وانصتوا فان للمنصت الذي لا يسمع من الحظ مثل ما للمنصت السامع فاذا قامت الصلوة فاعدلوا الصفوف وحاذوا بالمناكب فان اعتدال الصفوف من تمام الصلوة ثم لا يكبر حتى ياتيه رجال قد وكلهم بتسوية الصفوف فيخبرونه ان قد استوت فيكبر **ترجمہ** مالک بن ابی عامر سے روایت ہے کہ عثمان بن عفان جب خطبہ کو کھڑے ہوتے تو اکثر کہا کرتے بہت کم چھوڑ دیتے اے لوگو جب امام کھڑا ہو خطبہ کے لیے تو سنو خطبہ کو اور چپ رہو کیونکہ جو شخص چپ رہیگا اور خطبہ اسکو نہ سنائی دیگا اسکو بھی اتنا ہی اجر ملیگا جتنا اس شخص کو ملیگا جو چپ رہے اور خطبہ اسکو سنائی دے اور جب تکبیر ہو نماز کی تو برابر کرو صفوں کو اور برابر کرو مونڈہونکو کیونکہ صفیں برابر کرنا نماز کا تتمہ ہے پھر تکبیر تحریمہ نہ کہتے تھے عثمان یہانتک کہ خبر دیتے انکو انکو وہ لوگ جنکو مقرر کیا تھا صفیں برابر کرنے پر اس بات کی کہ صفیں برابر ہو گئیں اسوقت تکبیر تحریمہ کہتے تھے **ف** صفیں برابر کرنے کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی تاکید فرمائی ہے امام احمد کے نزدیک اگر کوئی صف کے باہر نماز پڑھیگا اور صف میں جگہہ باقی ہو تو اسکی نماز باطل ہوگی اور ائمہ ثلثہ کے نزدیک مکروہ ہوگی افسوس ہے کہ اس زمانہ میں مسلمانوں کو اس طرف توجہ جاتی رہی صفوں کا اہتمام جیسا چاہیے ویسا نہیں کرتے کوئی آگے کھڑا ہوتا ہے کوئی پیچھے صف ٹیڑہی ٹیڑہی ہو جاتی ہے کوئی شخص صف اول میں جگہہ ہوتے پر پیچھے کھڑا ہو جاتا ہے حرمین شریفین میں قبل تکبیر کے حدیث تسویہ صفوف کی پڑہ دیتے ہیں لیکن اوسپر عمل نہیں کیا جاتا علمائے حرمین کو اسکا بندوبست کرنا چاہیے اللہ جل جلالہ انکو توفیق خیر بخشے اور سنت پر عمل کرنے کی ہدایت کرے **عن** نافع ان عبد الله بن عمر راى رجلين يتحدثان والامام يخطب يوم الجمعة فحصبهما ان اصمتا **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر نے دیکھا دو مردونکو کہ خطبہ کیوقت باتیں کر رہے ہیں تو کنکر پھینکے انپر اسلیے کہ چپ رہیں **ف** اس اثر سے معلوم ہوا کہ اشارہ سے منع کرنا درست ہے زبان سے نہ کہے اور امام مالک کے نزدیک اشارہ بھی نکرے کیونکہ اشارہ بھی ہتال کھنے کی حرکت لغو ہے زرقانی **عن** مالك انه بلغه ان رجلا عطس يوم الجمعة والامام يخطب فشمته انسان الى جنبه فسال عن ذلك سعيد بن المسيب فنهاه عن ذلك وقال لا تعد **ترجمہ** امام مالک کو پہنچا کہ ایک شخص چھینکا دن جمعہ کے اور امام خطبہ

پڑہتا تہا تو جواب دیا اوسکو ایک آدمی نے یعنے یرحمک اللہ کہا پہر پوچہا سعید ابن المسیب سے تو منع کیا اونہون نے اس سے اور کہا کہ پہر ایسا نکر **ف** یعنی حالت خطبہ مین جیسے نماز پڑہنا ممنوع ہے تو چہینک کا جواب یا سلام کا جواب دینا بطریق اولے ممنوع ہوگا یہی قول ہے اکثر علماء مدینہ اور مالک اور ابو حنیفہ اور شافعی کا اور ایک روایت شافعی سے یہ ہے کہ چہینک کا جواب اور سلام کا جواب دیوے کیونکہ یہ فرض ہے اور دلیل پکڑی شافعی نے اوس مین حسن البصری کے حدیث سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب چہینکے کوئی آدمی اور امام خطبہ پڑہتا ہو تو جواب دیوے اوسکو اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ابراہیم نخعی سے کہ صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم جواب دیتے تھے سلام کا دن جمعہ کے خطبہ کیوقت اور جواب دیتے تہے چہینکنے والیکا زرقانی **عن** مَالِكٍ اَنَّهُ سَاَلَ ابْنَ شِهَابٍ عَنِ الْكَلَامِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِذَا نَزَلَ الْاِمَامُ عَنِ الْمِنْبَرِ قَبْلَ اَنْ يُكَبِّرَ فَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ **ترجمہ** امام مالک سے روایت ہے کہ اونہون نے پوچہا ابن شہاب زہری سے کہ جب امام منبر سے اوترے خطبہ پڑہکر تو قبل تکبیر کے بات کہنا کیسا ہے کہا ابن شہاب نے کچہ قباحت نہین ہے **ف** یہی مذہب ہے ابو یوسف اور محمد اور علماء مدینہ کا اور ابو حنیفہ کے نزدیک مکروہ ہے محلی **مَا جَاءَ فِيْمَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً يَوْمَ الْجُمُعَةِ** جس نے امام کے ساتہہ ایک رکعت جمعہ کی پائی اسکا بیان **عن** ابْنِ شِهَابٍ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ اَدْرَكَ مِنْ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْيُصَلِّ اِلَيْهَا رَكْعَةً اُخْرٰى قَالَ مَالِكٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَهِيَ السُّنَّةُ **ترجمہ** ابن شہاب سے روایت ہے وہ کہتے تہے جو شخص جمعہ کی نماز کی ایک رکعت پاوے تو وہ ایک رکعت اور پڑہ لے یہی سنت ہے **ف** یعنے جس نے ایک رکعت جمعہ کی امام کے ساتہہ پائی تو اوسکا جمعہ صحیح ہوگیا اب وہ ایک رکعت اور پڑہ لیوے اور مجاہد اور عطا اور اکثر تابعین کا مذہب ہے کہ جس شخص نے خطبہ نپایا اوسکو جمعہ نہ ملا تو اوسکو چار رکعتین ظہر کی پڑہنی چاہیے ابن شہاب نے جو کہا کہ یہی سنت ہے اس سے یہ غرض ہے کہ یہ قول حدیث کے مطابق ہے اور وہ حدیث یہ ہے مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ جو اوپر گذری اور ابو حنیفہ اور اصحاب ابو حنیفہ کا مذہب ہے کہ اگر امام کے سلام پہیرنے کے اول شریک ہوگیا تو اوسنے جمعہ پالیا زرقانی) **کہا یحیی نے** کہا مالک نے ہمنے اپنے شہر کے عالمون کو اسیقول پر پایا اور دلیل اسکی یہ ہے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے ایک رکعت نماز مین سے پالی تو اوسنے وہ نماز پالی **کہا یحیی نے** کہا مالک نے اگر جمعہ کے دن آدمیون کا ہجوم ہوا اور کسی شخص کو رکوع کرنا ممکن ہو لیکن سجدہ نکر سکتا ہو جب تک امام سجدہ سے نہ اوٹہے یا اپنی نماز سے فارغ نہو تو اگر اوس شخص نے سجدہ کر لیا جب لوگ اوٹہے سجدہ سے فبہا ورنہ اگر سجدہ نکر سکا یہانتک کہ لوگ فارغ ہوگئے نماز سے تو اوسکو چاہیے کہ نئے سر سے ظہر کی چار رکعتین پڑہے **مَا جَاءَ فِيْمَنْ رَعَفَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ** جس شخص کی ناک سے خون بہنے لگے جمعہ کے دن اسکا بیان **کہا یحیی نے** کہا مالک نے جس شخص کی ناک سے خون بہنے لگے جمعہ کے دن اور امام خطبہ پڑہتا ہو اور وہ باہر چلا جاوے پہر جب امام فارغ ہو جاوے نماز سے تو لوٹ کر آوے وہ چار رکعتین ظہر کی پڑہے **کہا یحیی نے** کہا مالک نے جس شخص نے ایک رکعت پڑہی امام کے ساتہہ جمعہ کی پہر اسکی ناک سے خون بہنے لگا

جب امام منبر سے اوترے اس وقت بات کرنے کا بیان

جس شخص کی جمعہ کے دن ناک سے خون بہے اسکا بیان

تو وہ باہر چلا گیا اب جب امام دونوں رکعتیں پڑھ چکا تو لوٹ کر آیا تو وہ ایک رکعت اور پڑھ لی اگر اوس نے بات نکی ہو کہا یحیی نے
کہا مالک نے جس شخص کے ناک سے خون بہنے لگو یا اور کوئی امر ایسا لاحق ہو کہ نکلنے کی ضرورت واقع ہو تو امام سے اجازت لینا
ضرور نہیں ہے **ف** اور جمہور علما کا یہی مذہب ہے اور آیہ وَاِذَا كَانُوا مَعَهُ عَلٰى اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوا حَتّٰى يَسْتَاْذِنُوْهُ کو حمل کرتے ہیں
جہاد پر اور بعضوں کے نزدیک امام سے اجازت لیکر جاوے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں ایسا ہی رواج تھا
آپ اشارہ سے اجازت دیتے تھے رصفی

مَا جَاءَ فِي السَّعْيِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ جمعہ کے دن سعی کا بیان

جمعہ کے دن سعی کا بیان

عَنْ مَالِكٍ اَنَّهُ سَاَلَ ابْنَ شِهَابٍ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ
اللّٰهِ فَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقْرَاُهَا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَامْضُوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ **ترجمہ** امام
مالک نے پوچھا ابن شہاب سے کہ اس آیت کی تفسیر کیا ہے اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ تو ابن شہاب نے
جواب دیا کہ حضرت عمر بن الخطاب اس آیت کو یوں پڑھتے تھے اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَامْضُوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ **ف**
تو معلوم ہوا کہ فَاسْعَوْا کے معنے فَامْضُوْا ہیں سبب استفسار کا یہ ہوا کہ سعے کے معنے لغت میں دوڑنے کے آئے ہیں
تو ظاہر آیت کا مطلب ہوتا ہے کہ جب اذان ہو نماز کی جمعہ کے روز تو دوڑو خدا کی یاد کے لیے حالانکہ دوڑنے سے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کیونکہ فرمایا آپ نے جب تکبیر ہو نماز کی تو نہ آؤ دوڑتے ہوئے بلکہ آؤ اطمینان
سے اور جسقدر نماز ملجاوے اوسکو پڑھ لو جو باقی رہے اوسکی قضا کر لو تو ابن شہاب نے یہ جواب دیا کہ حضرت عمر بجاے فَاسْعَوْا
کے فَامْضُوْا پڑھتے تھے اس سے معلوم ہوا کہ سعے کے معنی یہاں دوڑنیکے نہیں ہیں بلکہ جانے کے اور گذرنے کے معنی
ہیں اور اذان سے مراد آیت میں وہ اذان ہے جو امام کے منبر پر بیٹھنے کیوقت ہوتی ہے کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کے عہد مبارک میں جمعہ کے روز یہی اذان تھی اور پہلی اذان حضرت عثمان کے وقت سے شروع ہوئی کہا یحیی نے
کہا مالک نے سعے سے مراد اللہ کی کتاب میں عمل اور فعل ہے اللہ جل جلالہ فرماتا ہے وَاِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِي الْاَرْضِ یعنی جب پیٹھ
موڑ کر جاتا ہے تو کام کرتا ہے زمین میں فساد کا اور فرمایا اللہ جل جلالہ نے وَاَمَّا مَنْ جَاءَكَ يَسْعٰى وَهُوَ يَخْشٰى یعنے جو تیرے پاس آیا
عمل کرتا ہوا اور ڈرتا ہوا پروردگار سے اور فرمایا اللہ جل جلالہ نے ثُمَّ اَدْبَرَ يَسْعٰى پھر پیٹھ موڑا کام کرتا ہوا فساد کا اور
فرمایا اللہ جل جلالہ نے اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى تمہارے کام اقسام کے ہیں کہا یحیی نے کہا مالک نے تو اس سعی سے بھی مراد عمل
اور فعل ہے نہ پاؤں سے چلنا اور نہ دوڑنا اور نہ پاؤں چلنا

مَا جَاءَ فِي الْاِمَامِ يَنْزِلُ بِقَرْيَةٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي السَّفَرِ سفر میں امام کا جمعہ کے دن کسی گاؤں میں اترنیکا بیان

جمعہ کے دن امام کا سفر میں کسی گاؤں میں اترنے کا بیان

کہا یحیی نے کہا مالک نے اگر امام ایسے گاؤں
میں اترا جہاں جمعہ واجب ہے اور امام مسافر ہے اوس نے خطبہ پڑھا اور جمعہ ادا کیا تو گاؤں والے بھی اوسکے ساتھ جمعہ پڑھ لیں
کہا یحیی نے کہا مالک نے اگر امام نے ایسے گاؤں میں جمعہ پڑھا جہاں پر جمعہ واجب نہیں ہے تو نہ امام کا جمعہ درست ہوگا نہ جن لوگوں نے اوسکے ساتھ
جمعہ پڑھا اونکا نہ گاؤں والوں کا بلکہ جو لوگ مقیم ہیں وہ اپنی چار رکعتیں پوری کریں کہا یحیی نے کہا مالک نے مسافر پر جمعہ واجب نہیں ہے

ف اچھا تھا کیونکہ روایت کیا طبرانی نے معجم اوسط میں ابن عمر سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسافر پر جمعہ نہیں ہے (زرقانی)

مَا جَاءَ فِي السَّاعَةِ الَّتِي فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے اُس ساعت کا بیان جس میں دعا قبول ہوتی ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ فِيهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللَّهَ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَأَشَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ يُقَلِّلُهَا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا جمعہ کا پھر کہا کہ اسمیں ایک ساعت ایسی ہے کہ نہیں پاتا اوسکو بندہ مسلمان اور وہ نماز میں کھڑا ہوتا ہے اور مانگتا ہے اللہ سے کچھ مگر دیتا ہے اللہ اوس چیز کو اوسکو اور اشارہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے کہ وہ ساعت تھوڑی ہے **ف** یعنی زمانہ اسکا بہت قلیل ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجْتُ إِلَى الطُّورِ فَلَقِيتُ كَعْبَ الْأَحْبَارِ فَجَلَسْتُ مَعَهُ فَحَدَّثَنِي عَنِ التَّوْرَاةِ وَحَدَّثْتُهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ فِيمَا حَدَّثْتُهُ أَنْ قُلْتُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ أُهْبِطَ وَفِيهِ تِيبَ عَلَيْهِ وَفِيهِ مَاتَ وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ وَمَا مِنْ دَابَّةٍ إِلَّا وَهِيَ مُصِيخَةٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ حِينِ تُصْبِحُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ شَفَقًا مِنَ السَّاعَةِ إِلَّا الْجِنَّ وَالْإِنْسَ وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللَّهَ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ قَالَ كَعْبٌ ذَلِكَ فِي كُلِّ سَنَةٍ يَوْمٌ فَقُلْتُ بَلْ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ فَقَرَأَ كَعْبٌ التَّوْرَاةَ فَقَالَ صَدَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَلَقِيتُ بَصْرَةَ بْنَ أَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيَّ فَقَالَ مِنْ أَيْنَ أَقْبَلْتَ فَقُلْتُ مِنَ الطُّورِ فَقَالَ لَوْ أَدْرَكْتُكَ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ إِلَيْهِ مَا خَرَجْتَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُعْمَلُ الْمَطِيُّ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ إِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَإِلَى مَسْجِدِي هَذَا وَإِلَى مَسْجِدِ إِيلِيَاءَ أَوْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ يَشُكُّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ ثُمَّ لَقِيتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَلَامٍ فَحَدَّثْتُهُ بِمَجْلِسِي مَعَ كَعْبِ الْأَحْبَارِ وَمَا حَدَّثْتُهُ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَقُلْتُ قَالَ كَعْبٌ ذَلِكَ فِي كُلِّ سَنَةٍ يَوْمٌ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ كَذَبَ كَعْبٌ فَقُلْتُ ثُمَّ قَرَأَ كَعْبٌ التَّوْرَاةَ فَقَالَ بَلْ هِيَ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ صَدَقَ كَعْبٌ ثُمَّ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ قَدْ عَلِمْتُ أَيَّةَ سَاعَةٍ هِيَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ لَهُ أَخْبِرْنِي بِهَا وَلَا تَضْنَنْ عَلَيَّ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ هِيَ آخِرُ سَاعَةٍ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ وَكَيْفَ تَكُونُ آخِرَ سَاعَةٍ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ يُصَلِّي وَتِلْكَ سَاعَةٌ لَا يُصَلَّى فِيهَا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ أَلَمْ يَقُلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا يَنْتَظِرُ فِيهِ الصَّلَاةَ فَهُوَ فِي صَلَاةٍ حَتَّى يُصَلِّيَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ بَلَى قَالَ فَهُوَ ذَلِكَ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ میں گیا کوہ طور کو تو ملا میں کعب الاحبار سے اور بیٹھا میں انکے پاس پھر بیان کیں مجھ سے کعب الاحبار نے بہت سی باتیں توراۃ کی اور میں نے بیان کیں انسے باتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تو جو باتیں میں نے انسے کہیں ان میں ایک یہ بھی تھی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر سب دنوں میں جنمیں سورج نکلا ہے جمعہ کا دن ہے اوسی دن پیدا ہوئے آدم اور اسی دن اوتارے گئے جنت سے اور اسی دن معاف ہوا گناہ انکا اور اسی دن انہوں نے وفات پائی اور اسی دن قیامت قائم ہوگی اور کوئی جانور ایسا نہیں ہے جو کان نہ لگائے جمعہ کے دن آفتاب کے نکلنے تک قیامت کے خوف سے **ف** یعنی ہر جانور کو تعجب ہوتی ہے معلوم ہوتا ہے انہیں شبہ رہتا ہے قیامت قائم ہونیکا

یہانتک کہ آفتاب نکل آتا ہے تو پھر اندیشہ جاتا رہتا ہے کیونکہ قیامت جمعہ کو علی الصبح قائم ہوگی ف مگر جن اور آدمی غافل رہتے ہیں جمعہ میں ایک ساعت ایسی ہے نہیں پاتا اسکو مسلمان بندہ نماز پڑھ کر جو مانگے اللہ سے کچھ مگر دیوے اسکو اللہ جل جلالہ ف اسکو جبتک امام کا منبر پر بیٹھنا اور نماز ختم ہونا یا اور کچھ ف کعب الاحبار نے کہا یہ تو ہر سال میں ایکدن ہوتا ہے میں نے کہا نہیں ہر جمعہ میں تو کعب نے توراۃ کو پڑھا پھر کہا کہ سچ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ابوہریرہ نے پھر ملا میں بصرہ بن ابی بصرہ غفاری سے انہوں نے کہا کہاں سے تم آرہے ہو میں نے کہا طور سے کہا انہوں نے اگر قبل طور جانیکے تم مجھ کو ملتے تو تم نہ جاتے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے نہ تیار کیے جاویں اونٹ مگر تین مسجدوں کے لیے ایک مسجد الحرام دوسری میری مسجد یعنی مدینہ میں تیسری مسجد ایلیا یا مسجد بیت المقدس شک ہے راوی کو ف یعنی مسجد ایلیا ہے یا مسجد بیت المقدس اگرچہ دونوں لفظوں کے ایک ہی معنی ہیں زرقانی نے کہا کہ مراد اس حدیث سے یہ ہے کہ کسی مسجد میں نماز پڑھنے کے لیے سفر نہ کیا جاوے سوا ان تین کے کیونکہ باقی مسجدیں سب برابر ہیں فضیلت میں اور یہ مراد نہیں کہ سوا ان تین مسجدوں کے اور کہیں سفر نہ کیا جاوے اور نووی نے کہا اختلاف کیا ہے علماء نے سفر کرنے میں سوا ان تین مسجدوں کے جیسے سفر کرنا قبور صالحین کی زیارت کے لیے یا اور مواضع متبرکہ کیطرف تو ابو محمد جوینی نے اور بعض مالکیہ نے یہی اختیار کیا ہے کہ وہ حرام ہے اور صحیح ہمارے اصحاب کے نزدیک یہ ہے کہ حرام نہیں ہے اسیکو اختیار کیا ہے امام الحرمین اور محققین نے اور حدیث کا یہ مطلب کہا کہ سوا ان تین مسجدوں کے اور مسجد کیطرف سفر نہ کیا جاوے اور موید ہے اس توجیہ کی وہ حدیث جو روایت کیا امام احمد نے مسند میں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں لائق ہے مصلی کو کہ سفر کرے کسی مسجد کے لیے واسطے نماز کے سوا مسجد حرام اور مسجد اقصی اور میری مسجد کے مترجم کہتا ہے ظاہر حدیث جو صحاح میں مروی ہے مطلق ہے اور قول ابوبصرہ غفاری رضی اللہ عنہ کا موید ہے اس مذہب کو جو کہتے ہیں کہ مطلق سفر کرنا سوا ان تین مسجدوں کے جائز نہیں ہے بلکہ حرام ہے اسواسطے کہ ابوہریرہ کوہ طور کو گئے تھے اور انہوں نے کہا کہ اگر تم مجھ سے پیشتر ملتے تو نہ جاتے حالانکہ کوہ طور کوئی مسجد نہیں ہے اور نہ وہاں نماز کیواسطے سفر کیا جاتا ہے اور مسند احمد کی حدیث کو ضعیف کہا محدثین نے بوجہ ضعف اسناد کے اور یہی مختار شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور شیخ علامہ ابن قیم رحمہما اللہ کا ہے ف کہا ابوہریرہ نے کہ پھر ملا میں عبداللہ بن سلام سے اور بیان کیا میں نے انسے جو گفتگو کی تھی میں نے کعب الاحبار سے جمعہ کے باب میں اور یہ بھی کہا کہ کعب الاحبار نے کہا یہ دن ہر سال میں ایکبار ہوتا ہے تو عبداللہ بن سلام نے کہا کہ جھوٹ بولا کعب نے پھر میں نے کہا کہ کعب نے توراۃ کو پڑھکر کہا کہ بیشک یہ ساعت ہر جمعہ کو ہوتی ہے تب عبداللہ بن سلام نے کہا سچ کہا کعب نے پھر کہا عبداللہ بن سلام نے میں جانتا ہوں اس ساعت کو وہ کونسی ہے ابوہریرہ نے کہا کہ بتاؤ مجھکو اور بخل نکرو عبداللہ بن سلام نے کہا کہ وہ آخر ساعت ہے جمعہ کی ابوہریرہ نے کہا کیونکر آخر ساعت ہوگی حالانکہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں پاتا اسکو مسلمان بندہ نماز میں مگر جو مانگتا ہے اللہ سے دیتا ہے اسکو اور یہ ساعت تو ایسی ہے کہ اسمیں نماز نہیں ہو سکتی ہے ف اسلیے کہ منع کیا حضرت نے نماز پڑھنے سے بعد عصر کے یہانتک کہ غروب ہو آفتاب ف تو جواب دیا عبداللہ بن سلام نے کیا نہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص بیٹھے نماز کی انتظار میں تو وہ نماز ہی میں ہے یہانتک کہ نماز پڑھے ابوہریرہ نے کہا

خطبہ سے کہا ترمذی نے کہ اس باب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صریح کوئی حدیث صحیح نہیں ہوئی (زرقانی) **اَلْقِرَاءَةُ فِي صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ وَالْاِحْتِبَاءُ وَمَنْ تَرَكَهَا مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ** نماز جمعہ میں قراءت کا بیان اور احتباء کا بیان اور جمعہ کو جو ترک کرے بغیر عذر کے اسکا حال **عَنْ** الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ اَنَّهُ سَاَلَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ مَاذَا كَانَ يَقْرَاُ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلٰى اِثْرِ سُوْرَةِ الْجُمُعَةِ قَالَ كَانَ يَقْرَاُ هَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ **ترجمہ** ضحاک بن قیس نے پوچھا نعمان بن بشیر سے کہ کونسی سورت پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے روز بعد سورۂ جمعہ کے کہا کہ پڑھتے تھے ہل اتاک حدیث الغاشیہ۔

ف یعنی پہلی رکعت میں سورۂ جمعہ پڑھتے تھے اور دوسری رکعت میں ہل اتاک حدیث الغاشیہ اور ایک روایت میں ہے کہ پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاعلی پڑھتے تھے اور دوسری رکعت میں ہل اتاک اور ایک روایت میں ہے کہ پہلی رکعت میں سورۂ جمعہ اور دوسری رکعت میں اذا جاءک المنافقون امام مالک کے نزدیک پہلی رکعت میں سورۂ جمعہ کو ترک نکرنا چاہیے اور دوسری رکعت میں جو سورت چاہے پڑھے **عَنْ** مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَحْتَبِيْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ **ترجمہ** مالک کو پہنچا کہ عبد اللہ بن عمر احتباء کرتے تھے دن جمعہ کے اور امام خطبہ پڑھتا تھا **ف** احتباء کے معنی یہ ہیں کہ دونوں پاؤں کو کھڑا کرکے سرین پر بیٹھے اور پاؤنکو کمر سے باندہ لیوے ہاتھ سے یا کپڑے سے ابوداؤد نے مرفوعًا روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اس سے باعث ممانعت کا یہ ہے کہ اسطرح بیٹھنا نیند لاتا ہے اگر نیند آنیکا خوف نہو تو مکروہ نہیں ہے جیسا ابن عمر سے منقول ہے (مصفی) **عَنْ** صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ مَالِكٌ لَا اَدْرِيْ اَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْ لَا اَنَّهُ قَالَ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ وَلَا عِلَّةٍ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قَلْبِهٖ **ترجمہ** صفوان بن سلیم سے روایت ہے لیکن مالک کہتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا یا نہیں کہا جو شخص چھوڑ دیگا جمعہ کو تین بار بغیر عذر اور بیماری کے مہر کردیگا اللہ تعالے اوسکے دل پر **ف** یعنی اپنا فیض اوسکے دل سے روک لیگا اور جہل اور غفلت اور نفاق سے اسکا دل بھر کر بند کردیگا اس حدیث کو شافعی نے ام میں اور احمد اور اصحاب سنن اور حاکم نے روایت کیا ابو الجعد ضمیری سے مرفوعًا کہ جو شخص چھوڑ دیگا جمعہ کو تین بار بغیر ضرورت کے مہر کر دیگا اللہ تعالے اوسکے دل پر ابو عمر نے کہا کہ ایک شخص ابن عباس سے ایک مہینہ تک روز پوچھا کیا کرتا کہ تم کیا کہتے ہو اس شخص میں کہ روزہ رکہتا ہے دنکو اور عبادت کرتا ہے راتکو لیکن حاضر نہیں ہوتا جمعہ اور جماعت میں ابن عباس یہی کہتے تھے کہ وہ جہنم میں جاویگا (زرقانی) **عَنْ** مُحَمَّدٍ الْبَاقِرِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ خُطْبَتَيْنِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَجَلَسَ بَيْنَهُمَا **ترجمہ** امام محمد باقر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو خطبے پڑھے جمعہ کو اور بیٹھے درمیان میں انکے **اَلتَّرْغِيْبُ فِي الصَّلٰوةِ فِيْ رَمَضَانَ** رمضان میں تراویح پڑھنے کا بیان **عَنْ** عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَصَلّٰى بِصَلٰوتِهٖ نَاسٌ ثُمَّ صَلّٰى مِنَ الْقَابِلَةِ فَكَثُرَ النَّاسُ ثُمَّ اجْتَمَعُوْا مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ اِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ قَدْ رَاَيْتُ الَّذِيْ صَنَعْتُمْ فَلَمْ يَمْنَعْنِيْ مِنَ الْخُرُوْجِ اِلَيْكُمْ اِلَّا اَنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ وَذٰلِكَ فِيْ رَمَضَانَ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نماز جمعہ میں قراءت کا بیان اور احتباء کا بیان اور جمعہ کو جو ترک کرے بغیر عذر اسکا حال

رمضان میں تراویح پڑھنے کا بیان

نے نماز پڑہی مسجد مین ایک رات **ف** مراد نماز تراویح ہے **ت** تو نماز پڑہی پیچھے آپکے لوگون نے پہر دوسری رات مین اسی
طرح پڑہی تو لوگ بہت آئے پہر جمع ہوئے لوگ تیسری یا چوتہی رات مین لیکن نہ نکلے آپ جب صبح ہوئی تو فرمایا کہ مینے دیکہا جو تم نے
کیا لیکن نہین روکا مجہکو کسی چیز نے نکلنے سے مگر اسی خوف نے کہ فرض نہو جاوے تمپر اور یہ قصہ رمضان مین تہا **ف**
ابن حبان نے باسناد صحیح روایت کیا جابر سے کہ آپنے آٹہہ رکعتین پڑہین تہین اور صحیح کہا اسکو ابن خزیمہ نے کہا زرقانی
نے یہ صحیح ہے اور وہ جو روایت کیا ابن ابی شیبہ نے ابن عباس سے کہ آپنے بیس رکعتین پڑہین اور وتر ضعیف ہے مترجم
کہتا ہے اسکی اسناد مین ابو شیبہ قاضی واسطہ ترک الحدیث ہے پہر کیسے یہ روایت اعتماد کے لائق ہوگی علی الخصوص جبکہ روایت
صحیحہ ثابت ہے اوسکے معارض ہو **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یرغب فی قیام رمضان من غیر ان یامرہم
بعزیمۃ فیقول من قام رمضان ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ قال ابن شہاب فتوفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم والامر علی ذلک ثم کان الامر کذلک فی خلافۃ ابی بکر وصدرا من خلافۃ عمر بن الخطاب **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رغبت دلاتے تہے لوگون کو تراویح پڑہنے کی رمضان کی راتون مین اور نہ حکم کرتے تہے بطور وجوب
کے تو فرماتے تہے جو پڑہے تراویح رمضان مین اوسکو حق سمجہکر خاص خدا کے لیے بخشے جاوینگے اگلے گناہ اوسکے کہا ابن
شہاب نے پہر وفات ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ایسا ہی حال رہا **ف** یعنی کچہہ لوگ تراویح پڑہتے کچہہ نہ پڑہتے
تہے کوئی اپنے گہر مین پڑہتا تہا کوئی مسجد مین اور مسجد مین بہی ایک امام کے پیچہے نہ پڑہتے تہے متفرق جماعتین ہوتی
تہین **ت** پہر ایسا ہی حال رہا حضرت ابوبکر کی خلافت مین اور شروع شروع حضرت عمر کی خلافت مین **عن**
عبد الرحمن بن عبد القاری انہ قال خرجت مع عمر بن الخطاب فی رمضان الی المسجد فاذا الناس اوزاع متفرقون یصلی
الرجل لنفسہ ویصلی الرجل فیصلی بصلوتہ الرہط فقال عمر واللہ انی لاراني لو جمعت ہولاء علی واحد لکان امثل فجمعہم
علی ابی بن کعب قال ثم خرجت معہ لیلۃ اخری والناس یصلون بصلوۃ قارئہم فقال عمر نعمت البدعۃ ہذہ والتی تنامون
عنہا افضل من التی تقومون یعنی اخر اللیل وکان الناس یقومون اولہ **ترجمہ** عبد الرحمن بن عبد القاری سے روایت ہے کہ مین نکلا
عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ساتہہ رمضان مین مسجد کو تو دیکہا کہ لوگ جدا جدا متفرق نماز پڑہ رہے ہین کوئی شخص اکیلا
پڑہ رہا ہے کسی شخص کے ساتہہ آٹہہ دس آدمی پڑہ رہے ہین تو کہا عمر نے قسم خدا کی مجہے معلوم ہوتا ہے کہ اگر ان سبکو ایک
قاری کے پیچہے کر دون تو اچہا ہے پہر ارادہ کیا سب لوگون کو ابی بن کعب کے پیچہے کر دیا کہا عبد الرحمن نے پہر جب دوسری رات انکو
مین اونکے ساتہہ آیا تو دیکہا کہ سب لوگ ابی بن کعب کے پیچہے نماز پڑہ رہے ہین تب کہا حضرت عمر نے اچہی ہے یہ بدعت اور جس وقت
تم سوتے ہو یعنی اخیر رات وہ بہتر ہے اس وقت سے جب نماز پڑہتے ہو یعنے اول رات اور لوگ کہڑے ہوتے تہے اول رات مین
ف بدعت لغت مین نئی چیز اور نئے کام کو کہتے ہین اور اصطلاح شرع مین بدعت اوس امر کو کہتے ہین جو آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے بعد دین مین نکالا جاوے اور کسی دلیل شرعی سے ثابت نہو تراویح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین پڑہی جاتی تہی

فِي اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً رَأَى النَّاسُ أَنَّهُ قَدْ خَفَّفَ **ترجمہ** داؤد بن حصین نے سنا عبد الرحمن بن ہرمز اعرج سے کہتے تھے نہیں پایا لوگوں کو لعنت کرتے تھے کافروں پر رمضان میں اور امام پڑھتا تھا سورہ بقرہ آٹھ رکعتوں میں جب بارہ رکعتوں میں پڑھتا تھا تو لوگوں کو معلوم ہوتا تھا کہ تخفیف کی **ف** لعنت کرتے تھے کافروں پر یعنے وتر میں وہ قنوت پڑھتے تھے جس میں لعنت ہے کافروں پر اور وہ قنوت یہ ہے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَأَلِّفْ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ وَانْصُرْهُمْ عَلَى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ اَللّٰهُمَّ الْعَنِ الْكَفَرَةَ الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِكَ وَيُكَذِّبُونَ رُسُلَكَ وَيُقَاتِلُونَ أَوْلِيَاءَكَ اَللّٰهُمَّ خَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ وَزَلْزِلْ أَقْدَامَهُمْ وَأَنْزِلْ بِهِمْ بَأْسَكَ الَّذِي لَا تَرُدُّهُ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ جب مسلمانوں پر کوئی آفت نازل ہو تو اس دعا کو نماز میں اخیر رکعت کے رکوع سے اٹھ کر پڑھنا چاہیے اور مقتدی آمین کہتے جاویں **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ كُنَّا نَنْصَرِفُ فِي رَمَضَانَ فَنَسْتَعْجِلُ الْخَدَمَ بِالطَّعَامِ مَخَافَةَ الْفَجْرِ **ترجمہ** عبداللہ بن ابی بکر سے روایت ہے کہتے تھے سنا میں نے اپنے باپ سے کہتے تھے ہم جب فارغ ہوتے تھے تراویح رمضان میں تو جلدی مانگتے تھے نوکروں سے کھانے کو فجر ہو جانے کے ڈر سے **عن** عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ ذَكْوَانَ أَبَا عَمْرٍو وَكَانَ عَبْدًا لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْتَقَتْهُ عَنْ دُبُرٍ مِنْهَا كَانَ يَقُومُ يَقْرَأُ لَهَا فِي رَمَضَانَ **ترجمہ** عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ ذکوان جو غلام تھے حضرت عائشہ کے اور انکو حضرت عائشہ نے آزاد کر دیا تھا اپنے بعد کھڑے ہوتے اور پڑھاتے تھے نماز انکی رمضان میں **ف** بخاری اور ابن ابی شیبہ کی روایت میں ہے کہ کلام اللہ سے دیکھکر پڑھتے تھے اس اثر سے ثابت ہوتا ہے کہ غلام کی امامت درست ہے اور نوافل میں جیسے تراویح وغیرہ کلام اللہ دیکھکر پڑھنا اور اپنے امام کو بتانا درست ہے یہی قول ہے شافعی اور احمد کا اور ابوحنیفہ کے نزدیک درست نہیں ہے

مَا جَاءَ فِي صَلٰوةِ اللَّيْلِ تہجد کا بیان

عن عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنِ امْرِئٍ تَكُونُ لَهُ صَلٰوةٌ بِلَيْلٍ يَغْلِبُهُ عَلَيْهَا نَوْمٌ إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ أَجْرَ صَلٰوتِهِ وَكَانَ نَوْمُهُ عَلَيْهِ صَدَقَةً **ترجمہ** عائشہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی آدمی ایسا نہیں ہے جو نماز پڑھا کرے ہمیشہ رات کو پھر غالب ہو جاوے اس پر نیند **ف** یعنی نیند کیوجہ سے اٹھ نہ سکے یا اٹھے لیکن نماز نہ پڑھ سکے (باجی) **ف** مگر یہ کہ اللہ جل جلالہ لکھے گا اوسکے لیے ثواب نماز کا اور سونا اسکا صدقہ ہوگا **ف** یعنی نماز جو روز پڑھا کرتا ہے لیکن اوس رات نہ پڑھ سکا نیند کے باعث سے تو اوس نماز کے صدقہ سے اللہ جل جلالہ اسکو حساب لیگا اور نماز کا ثواب لکھدیگا **عن** عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ أَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَايَ فِي قِبْلَتِهِ فَإِذَا سَجَدَ غَمَزَنِي فَقَبَضْتُ رِجْلَيَّ فَإِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا قَالَتْ وَالْبُيُوتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيهَا مَصَابِيحُ **ترجمہ** عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ میں سوتی تھی سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور پاؤں میرے آپ کے سامنے تھے پس جب سجدہ کرتے تھے آپ دبا دیتے تھے مجھکو سو میں سمیٹ لیتی تھی میں پاؤں اپنے پھر جب آپ کھڑے ہو جاتے تو پھیلا دیتی تھی میں پاؤں اپنے کہا حضرت عائشہ نے اور گھروں میں اون دنوں چراغ نہ تھے

عن عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا نعس احدکم وھو فی الصلوٰۃ فلیرقد حتی یذھب عنہ النوم فان احدکم اذا صلی وھو ناعس لا یدری لعلہ یذھب یستغفر فیسب نفسہ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اونگھنے لگے کوئی تم مین سے نماز مین تو سو رہے یہانتک کہ نیند بھر جاوے کیونکہ اگر نماز پڑھے گا اونگھتے ہوئے تو شاید وہ استغفار کرنا چاہے اور اپنے تئین برا بولنے لگے ف یعنی دعا کے عوض بد دعا کرے کیونکہ نیند مین آدمی کو ہوش نہین ہوتا تو نیکی برباد گناہ لازم ہو عن اسمٰعیل بن ابی حکیم انہ بلغہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمع امراۃ من اللیل تصلی فقال من ھذہ فقیل لہ ھذہ الحولاء بنت تویت لا تنام اللیل فکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذلک حتی عرفت الکراھیۃ فی وجھہ ثم قال ان اللہ تبارک وتعالیٰ لا یمل حتی تملوا اکلفوا من العمل ما لکم بہ طاقۃ ترجمہ اسمعیل بن ابی حکیم کو پہنچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے سنا ذکر ایک عورت کا جو نماز پڑھا کرتی تھی رات بھر تو پوچھا کہ کون ہے یہ عورت کہا لوگون نے یہ حولا ہے بیٹی تویت کی نہین سوتی ہے رات کو تو برا معلوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ امر یہانتک کہ معلوم ہوئی ناراضگی آپکے چہرہ سے پھر فرمایا آپ نے خداوند کریم نہین بیزار ہوتا تمہاری بیزاری تک اوتنا عمل کرو جس کی طاقت رکھو ف یعنی اللہ تعالیٰ کے پاس ثواب کی کمی نہین ہے جسقدر تم عمل کرتے جاؤ گے وہ ثواب دیا جاویگا لیکن تمکو چاہیے کہ طاقت کے موافق جہانتک جی لگے عبادت کرو اگر جی نہ لگے اور دل بیزار ہو تو ایسی عبادت کس کام آویگی غرض یہ ہے کہ اللہ جل جلالہ ثواب دینے سے تھک نجاویگا بلکہ بندہ عمل کرتے کرتے تھک جاویگا اور دل اسکا اوچاٹ ہو جائیگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہت مبالغہ کرنا عبادت مین اور نفس کو مطلق چین نہ دینا جیسے بعضے جاہل درویش کیا کرتے ہین کچھ اچھی بات نہین ہے عمدہ وہی ہے جو طریقہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا آپ سوتے بھی اور عبادت بھی کرتے روزہ بھی رکھتے افطار بھی کرتے عورتون سے صحبت بھی کرتے کھاتے پیتے اچھے کپڑے پہنتے خوشبو لگاتے عن اسلم ان عمر بن الخطاب کان یصلی من اللیل ما شاء اللہ حتی اذا کان من اخر اللیل ایقظ اھلہ للصلوٰۃ یقول لھم الصلوٰۃ الصلوٰۃ ثم یتلو ھذہ الایۃ وامر اھلک بالصلوٰۃ واصطبر علیھا لا نسئلک رزقا نحن نرزقک والعاقبۃ للتقویٰ ترجمہ اسلم سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب اتنی نماز پڑھتے جتنا اللہ کو منظور ہوتا پھر جب اخیر رات ہوتی تو اپنے گھر والونکو جگاتے نماز کے لیے اور کہتے اونسے نماز نماز پھر پڑھتے اس آیت کو اور حکم کر اپنے گھر والونکو نماز کا اور صبر کر اوس کے لیے ہم نہین مانگتے تجھسے روٹی بلکہ ہم کھلاتے ہین تجھکو اور عاقبت کی بہتری پرہیزگاری سے ہے عن مالک انہ بلغہ ان سعید بن المسیب کان یقول یکرہ النوم قبل العشاء والحدیث بعدھا ترجمہ سعید بن المسیب کہتے تھے مکروہ ہے سونا عشا کی نماز سے پہلے اور باتین کرنا بعد نماز عشا کے ف اس حدیث کو بخاری و مسلم نے ابوہریرہ سے مرفوعا روایت کیا ہے عن مالک انہ بلغہ ان عمر بن الخطاب کان یقول صلوٰۃ اللیل والنہار مثنی مثنی یسلم من کل رکعتین ترجمہ امام مالک کو پہنچا حضرت عمر بن الخطاب فرماتے تھے نماز نفل رات دن کی دو دو رکعتین ہین سلام پھیرے ہر دو رکعتون کے بعد ف زرقانی نے کہا کہ اس حدیث سے

پیدا ہو گیا اہل کوفہ پر جو کہتے ہیں دس یا آٹھ یا چھ یا چار رکعتیں نفل ایک سلام سے درست ہیں اور ابن عمر نے روایت کیا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہ آپ پڑھتے تھے قبل ظہر کے دو رکعتیں اور بعد ظہر کے دو رکعتیں اور قبل عصر کے دو رکعتیں اور بعد مغرب کے دو رکعتیں
زرقانی ؒ لکھا مالک نے ہمارے نزدیک یہی حکم ہے

صَلٰوۃُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْوِتْرِ وتر کا بیان

عَنْ عَائِشَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ اِحْدٰی عَشْرَۃَ رَکْعَۃً یُوْتِرُ مِنْھَا بِوَاحِدَۃٍ فَاِذَا فَرَغَ اضْطَجَعَ عَلٰی شِقِّہِ الْاَیْمَنِ **ترجمہ**
حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو گیارہ رکعتیں پڑھتے ایک رکعت اون میں سے وتر
کی ہوتی تو جب فارغ ہوتے آپ لیٹ جاتے داہنی کروٹ پر **ف** اکثر اصحاب نے ابن شہاب سے یوں روایت کیا کہ لیٹ جاتے آپ بعد
سنت فجر کے داہنی کروٹ پر یہاں تک کہ آتا موذن اسکی تاکید کے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وتر کی ایک رکعت بھی پڑھنا درست ہے محمد
بن نصر مروزی نے کتاب قیام اللیل میں بہت دلیلوں سے رد کیا ہے اون لوگوں پر جو کہتے ہیں وتر تین رکعت سے کم پڑھنا درست نہیں
ہے اور بیان کیا ہے کہ احادیث صحیحہ اور افعال صحابہ سے ثابت ہے وتر کی ایک رکعت اور تین رکعت اور پانچ رکعت اور سات
رکعت پڑھنا ایک سلام سے اور دو سلام سے ثابت ہے اور یہی حق ہے عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّہٗ سَاَلَ عَائِشَۃَ زَوْجَ
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَیْفَ کَانَتْ صَلٰوۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا کَانَ یَزِیْدُ فِیْ رَمَضَانَ وَلَا فِیْ غَیْرِہٖ
عَلٰی اِحْدٰی عَشْرَۃَ رَکْعَۃً یُصَلِّیْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْاَلْ عَنْ حُسْنِھِنَّ وَطُوْلِھِنَّ ثُمَّ یُصَلِّیْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْاَلْ عَنْ حُسْنِھِنَّ وَطُوْلِھِنَّ
ثُمَّ یُصَلِّیْ ثَلٰثًا قَالَتْ عَائِشَۃُ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَتَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوْتِرَ فَقَالَ یَا عَائِشَۃُ اِنَّ عَیْنَیَّ تَنَامَانِ وَلَا یَنَامُ قَلْبِیْ
ترجمہ ابو سلمہ بن عبد الرحمن بن عوف سے روایت ہے کہ انہوں نے پوچھا حضرت عائشہ سے کیونکر تھی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی رمضان میں تو کہا حضرت عائشہ نے نہیں زیادہ کرتے تھے آپ نہ رمضان اور نہ غیر رمضان میں گیارہ رکعت پر پڑھتے
تھے چار رکعتیں تو مت پوچھ انکی خوبی اور طول کا حال پھر پڑھتے تھے چار رکعتیں تو مت پوچھ انکی خوبی اور طول کا حال
پھر تین رکعتیں پڑھتے تھے پوچھا حضرت عائشہ نے اے رسول اللہ آپ سو جاتے ہیں وتر پڑھنے کے آگے تو فرمایا آپ نے
اے عائشہ میری دونوں آنکھیں سوتی ہیں اور دل نہیں سوتا **ف** یہ معجزہ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آپ ظاہر میں سو جاتے
لیکن دل ہوشیار رہتا اسی واسطے آپ سو کر اوٹھتے اور وضو نکرتے پھر نماز پڑھتے یہ جو حضرت عائشہ نے چار چار رکعتوں کا
حال بیان کیا اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ چار رکعتیں ایک سلام سے پڑھتے بلکہ اونکے حسن اور طول و ترتیب کا حال بیان فرمایا
کیونکہ روایت کیا عروہ نے عائشہ سے کہ آپ سلام پھیرتے تھے ہر دو رکعتوں کے بعد اور فرمایا آپ نے صَلٰوۃُ اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ
مَثْنٰی مَثْنٰی اور یہ محال ہے کہ قول آپکا مخالف ہو فعل کے زرقانی ؒ عَنْ عَائِشَۃَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنَّھَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ بِاللَّیْلِ ثَلٰثَ عَشْرَۃَ رَکْعَۃً ثُمَّ یُصَلِّیْ اِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصُّبْحِ رَکْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ **ترجمہ** عائشہ
ام المومنین سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے رات کو تیرہ رکعتیں پھر جب اذان سنتے صبح کی تو پڑھتے
دو رکعتیں ہلکی ہلکی **ف** یہ پہلی روایت کے خلاف ہے مگر شاید حضرت عائشہ نے عشا کی سنتوں کو بھی اسمیں ملا لیا

وتر کا بیان

کیونکہ آپ اُنکو گھر مین پڑہا کرتے تہے یا تہجد کے نفل مین پڑہتے **عن** عبد اللہ بن عباس انہ بات لیلۃ عند میمونۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھی خالتہ قال فاضطجعت فی عرض الوسادۃ واضطجع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واھلہ فی طولہا فنام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اذا انتصف اللیل او قبلہ بقلیل او بعدہ بقلیل استیقظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجلس یمسح النوم عن وجہہ بیدہ ثم قرأ العشر الآیات خواتم سورۃ آل عمران ثم قام الی شن معلقۃ فتوضأ منہا فاحسن وضوءہ ثم قام یصلی قال ابن عباس فقمت فصنعت مثل ما صنع ثم ذھبت فقمت الی جنبہ فوضع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدہ الیمنی علی راسی واخذ باذنی الیمنی یفتلہا فصلی رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین ثم اوتر ثم اضطجع حتی جاءہ المؤذن فصلی رکعتین خفیفتین ثم خرج فصلی الصبح **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ وہ ایک رات رہی اپنی خالہ میمونہ پاس جو بی بی تہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا ابن عباس نے پس لیٹا مین تکیہ کے عرض کیطرف اور آپ اور آپکی بی بی لیٹے تکیہ کے طول مین پس سو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہانتک کہ جب آدہی رات ہوئی یا کچہ پہلے یا کچہ بعد اوسکے جاگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو بیٹہے آپ اور ملنے لگے آنکہین اپنی ہاتہہ سے پہر پڑہین دس آیتین اخیر کی سورۃ آل عمران سے یعنے اِنَّ فِی خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّیْلِ وَالنَّہَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ سے اخیر سورت تک پہر گئے آپ ایک مشک پاس جو لٹک رہی تہی اور وضو کیا اُس سے اچہی طرح پہر کہڑے ہوکر نماز پڑہنے لگے ابن عباس نے کہا مین بہی اوٹہہ کہڑا ہوا اور جیسا آپنے کیا ویسا ہی مینے بہی کیا تو جب مین آپکے پاس گیا آپنے اپنا داہنا ہاتہہ میرے سر پر رکہا اور میرا داہنا کان پکڑکر ملنے لگے پہر پڑہین آپنے دو رکعتین پہر دو رکعتین پہر دو رکعتین پہر دو رکعتین پہر دو رکعتین پہر دو رکعتین پہر وتر پڑہا پہر لیٹ رہے جب مؤذن آیا تو دو رکعتین ہلکی پڑہین پہر باہر نکلے اور نماز پڑہی صبح کی **ف** آپنے نماز کے اندر ابن عباس کے سر پر ہاتہہ رکہا اور اُنکی کان ملے پیار سے تاکہ وہ اندہیری رات مین گہبراوین نہین تو سب تیرہ رکعتین ہوئین بارہ تہجد کی اور ایک وتر کی **عن** زید بن خالد الجہنی انہ قال لارمقن اللیلۃ صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فتوسدت عتبتہ او فسطاطہ فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی رکعتین طویلتین طویلتین طویلتین ثم صلی رکعتین وھما دون اللتین قبلہما ثم صلی رکعتین وھما دون اللتین قبلہما ثم صلی رکعتین وھما دون اللتین قبلہما ثم صلی رکعتین وھما دون اللتین قبلہما ثم صلی رکعتین وھما دون اللتین قبلہما ثم اوتر فذلک ثلث عشرۃ رکعۃ **ترجمہ** زید بن خالد جہنی سے روایت ہے کہ اونہون نے کہا مین ضرور دیکہونگا نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کو کہا زید نے کہ تکیہ لگایا مینے آپکے مکان کی چوکہٹ پر یا گہر پر جو بالون سے ڈہیا ہوا تہا پہر کہڑے ہوے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو پڑہی دو رکعتین بہت لنبی بہت لنبی بہت لنبی پہر پڑہین دو رکعتین اون سے کچہ کم پہر پڑہین دو رکعتین اون سے کچہ کم پہر پڑہین دو رکعتین اون سے کچہ کم پہر پڑہین دو رکعتین اُن سے کچہ کم پہر پڑہین دو رکعتین اون سے کچہ کم پہر ایک رکعت وتر کی پڑہی سو تیرہ رکعتین پڑہین **عن** عبد اللہ بن عمر ان رجلا سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صلوۃ اللیل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ اللیل مثنی

مثنیٰ فاذا خشی احدکم الصبح صلی رکعۃ واحدۃ توتر لہ ما قد صلی **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ ایک شخص نے پوچھا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کو تو فرمایا آپ نے رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں اور جب ڈر ہو صبح ہو نیکا تو پڑھ لیوے ایک
رکعت جو طاق کر دیوے اوسکی نماز کو **ف** وہی ایک رکعت وتر ہے محمد بن نصر مروزی نے روایت کیا ابوہریرہ سے کہ فرمایا نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے مت پڑھو وتر کی تین رکعتیں تا کہ مشابہت ہو مغرب کی نماز سے صحیح کیا اس حدیث کو حاکم نے اور روایت
کیا محمد بن نصر مروزی اور ابن حبان اور حاکم نے ابوہریرہ سے مرفوعًا مانند اسکے اور طریقہ سے اور اسناد اسکا شیخین کے شرط پر ہے
اور روایت کیا مروزی نے اور نسائی نے ابن عباس اور عائشہ سے کہ مکروہ ہے تین رکعتیں وتر کی پڑھنا اور سلیمان بن یسار
سے بھی ایسا ہی مروی ہے تا کہ مشابہ نہو نفل فرض کے۔ اور کہا محمد بن نصر نے کہ ہمنے کوئی حدیث صحیح رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم سے ایسی نہیں پائی جس سے وتر کی تین رکعتیں ایک سلام سے پڑھنا ثابت ہو ہاں تین رکعتیں پڑھنا ثابت ہے مگر اس سے
باطل ہو گیا قول ان لوگوں کا جو کہتے ہیں اجماع کیا صحابہ نے کہ وتر کی تین رکعتیں ایک سلام سے پڑھنا چاہیے
اور طول کیا محمد بن نصر مروزی نے کتاب قیام اللیل میں اور بہت اچھی طرح رد کیا وتر کے وجوب ہونیکو اور ثابت کیا یہ
کہ وتر سنت ہے اور کہا کہ ابو حنیفہ نے جو اوسکے وجوب کو اختیار کیا ہے بحدیث سے کہ زیادہ کی اللہ نے تمہارے لیے ایک نماز اور وہ
وتر ہے تو یہ حدیث ضعیف ہے باوجود اسکے اس سے وجوب نہیں نکلتا ہے ابن المبارک سے نقل کیا کہ امام ابو حنیفہ علم حدیث میں
یتیم تھے یعنے حدیثیں اُنکو بہت کم پہونچیں تھیں واللہ اعلم **عن** عبد اللہ بن محیریز ان رجلا من بنی کنانۃ یدعی المخدجی
سمع رجلا بالشام یکنی ابا محمد یقول ان الوتر واجب قال المخدجی فرحت الی عبادۃ بن الصامت فاعترضت لہ و
ھو رائح الی المسجد فاخبرتہ بالذی قال ابو محمد قال عبادۃ کذب ابو محمد سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم یقول خمس صلوات کتبھن اللہ علی العباد فمن جاء بھن لم یضیع منھن شیئا استخفافا بحقھن کان لہ
عند اللہ عھدا ان یدخلہ الجنۃ ومن لم یات بھن فلیس لہ عند اللہ عھد ان شاء عذبہ وان شاء ادخلہ الجنۃ
ترجمہ عبداللہ بن محیریز سے روایت ہے کہ ایک شخص نے بنی کنانہ سے جسکو مخدجی کہتے تھے سنا ایک شخص سے شام میں جنکی کنیت
ابو محمد ہے انصاری صحابی ہیں کہتے تھے وتر واجب ہے مخدجی نے کہا کہ میں عبادہ بن الصامت پاس گیا اور ابو محمد کے
قول کو نقل کیا عبادہ نے کہا کہ جھوٹ کہا ابو محمد نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے پانچ نمازیں ہیں جو فرض
کیں اللہ نے اپنے بندوں پر جو شخص انکو پڑھے گا اور ہلکا جان کر انکو نہ چھوڑیگا تو اللہ جل جلالہ نے اسکے لیے عہد کر رکھا ہے کہ جنت
میں اسکو لیجاویگا اور جو شخص انکو چھوڑ دے تو اللہ پاس اوسکا کچھ عہد نہیں ہے چاہے اسکو عذاب کرے چاہے جنت میں پہنچا دے
ف اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ وتر واجب نہیں ہے اور نماز کے ترک کرنے سے آدمی کافر نہیں ہوتا لیکن حدیث صحیح سے
ثابت ہے کہ جس شخص نے نماز کی ترک کی قصدًا وہ کافر ہو گیا امام احمد کا یہی مذہب ہے **عن** سعید بن یسار انہ قال
کنت اسیر مع عبد اللہ بن عمر بطریق مکۃ قال سعید فلما خشیت الصبح نزلت فاوترت ثم ادرکتہ فقال لی عبد اللہ

صَلٰوةَ الصُّبْحِ نَاسٌ فَسَكَتَ عُبَادَةُ حَتّٰی وَتَرَ ثُمَّ صَلّٰی بِهِمُ الصُّبْحَ **ترجمہ** یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ عبادہ بن صامت امام تھے ایک
قوم کے تو نکلے ایک روز صبح کی نماز کے لیے اور موذن نے تکبیر کہی پس خاموش کیا عبادہ نے موذن کو یہانتک کہ وتر پڑھے پھر نماز پڑھائی
صبح کی **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ يَقُوْلُ اِنِّیْ لَاُوْتِرُ وَاَنَا اَسْمَعُ الْاِقَامَةَ لِلصُّبْحِ
اَوْ بَعْدَ الْفَجْرِ يَشُكُّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ اَیَّ ذٰلِكَ قَالَ **ترجمہ** عبد الرحمن بن القاسم سے روایت ہے کہ سنا انھوں نے عبد اللہ بن عامر بن
ربیعہ سے وہ کہتے تھے میں وتر پڑھتا ہوں اور سنا کرتا ہوں تکبیر صبح کی یا وتر پڑھتا ہوں بعد فجر کے شک ہے عبد الرحمن کو کس طرح کہا
انہوں نے **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ اَبِی الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُوْلُ اِنِّیْ لَاُوْتِرُ بَعْدَ الْفَجْرِ **ترجمہ** عبد الرحمن بن
قاسم نے سنا اپنے باپ سے وہ کہتے تھے میں وتر پڑھتا ہوں بعد فجر ہو جانے کے **کہا مالک نے** بعد فجر ہو جانے کے وتر پڑھ سکتا ہے جو سو گیا
ہو اور وتر نہ پڑھا ہو لیکن کسی شخص کو قصداً یہ بات درست نہیں کہ وتر بعد فجر ہو جانے کے پڑھے **ف** ورنہ وتر مکروہ
ہوگا صحیح ابن خزیمہ میں ابو سعید سے مرفوعاً روایت ہے کہ جو شخص صبح کرے اور وتر نہ پڑھے تو اسکا وتر نہ ہوگا اور یہ محمول ہے اس شخص
پر جو قصداً ترک کرے وتر کو یہانتک کہ صبح ہو جاوے یعنی اسکا وتر کامل نہ ہوگا کیونکہ جو وقت اختیاری تھا اوسکو فوت
کر کے وقت ضروری میں ڈالدیا اس لیے کہ ابو داود نے ابی سعید سے مرفوعاً روایت کیا جو شخص سو جاوے وتر سے یا بھول جاوے
اُس کو پڑھ لے اسکو جب یاد آوے وہ یعنی جب تک صبح کی نماز نہ پڑھی ہو اور ایک طائفہ نے کہا اون میں سے طاوس نے
کہ قضا کرلے وتر کے بعد طلوع آفتاب کے اور عطا اور اوزاعی نے کہا کہ قضا کرلے اگرچہ آفتاب نکل آوے غروب تک
اور سعید بن جبیر سے مروی ہے کہ قضا کرے دوسری رات تک اور بعضوں نے کہا ہے کہ ہر حال میں قضا کرے اور اکثر علما نے
اون میں سے مالک ہیں یہ کہا ہے کہ وتر کی قضا نکرے بعد صبح کی نماز کے محمد بن نصر مروزی نے کتاب قیام اللیل میں کہا کہ ہمنے
نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث نہیں پائی جس سے یہ ثابت ہو کہ آپنے وتر کی قضا پڑھی یا حکم کیا اوروں کو قضا پڑھنے
کا اور جس شخص نے یہ گمان کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قضا کی تھی وتر کی جب صبح کی نماز قضا ہوئی تھی ایکی وادی
میں تو اسنے غلطی کی زرقانی

صبح کی سنتوں کا بیان

مَا جَاءَ فِیْ رَكْعَتَیِ الْفَجْرِ صبح کی سنتوں کا بیان **عَنْ** حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ عَنِ الْاَذَانِ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ صَلّٰی رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ قَبْلَ
اَنْ تُقَامَ الصَّلٰوةُ **ترجمہ** حضرت ام المومنین حفصہ سے روایت ہے کہ جب اذان ہو چکتی صبح کی تو پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم دو رکعتیں ہلکی پہلے تکبیر کے **عَنْ** عَائِشَةَ اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُخَفِّفُ رَكْعَتَیِ الْفَجْرِ حَتّٰی
اِنِّیْ لَاَقُوْلُ اَقَرَاَ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ اَمْ لَا **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جلدی پڑھتے تھے فجر کی سنتوں کو یہانتک کہ میں کہتی تھی سورہ فاتحہ بھی پڑھی آپنے یا نہیں **ف** اس حدیث کی بنا پر امام مالک اور
ایک طائفہ نے کہا ہے کہ فجر کی سنتوں میں صرف سورہ فاتحہ پر قناعت کرے یعنی بعد فاتحہ کے سورت نہ پڑھے لیکن جمہور علما
کے نزدیک سورت پڑھے اور یہی صواب ہے کیونکہ روایت کیا مسلم نے ابوہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے

فجر کی سنتون مین سورۂ کافرون اور اخلاص اور ترمذی نے اور نسائی نے ابن عمر سے اور ابن مسعود سے ایسا ہی روایت کیا اور بزار نے انس سے مثل اسکی نقل کیا اور ابن حبان نے حضرت عائشہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے دو رکعتون کو قبل فجر کے اور فرماتے تھے کیا اچھی ہین دو سورتین جو پڑھی جاتی ہین ان رکعتون مین کافرون اور قل ہو اللہ احد **عن** اَبِی سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّہٗ قَالَ سَمِعَ قَوْمٌ الْاِقَامَۃَ فَقَامُوْا یُصَلُّوْنَ فَخَرَجَ عَلَیْھِمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَصَلٰوتَانِ مَعًا اَصَلٰوتَانِ مَعًا وَذٰلِکَ فِیْ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ فِی الرَّکْعَتَیْنِ اللَّتَیْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ **ترجمہ** ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ لوگون نے تکبیر سنی تو کھڑے ہو کر پڑہنے لگے سنتون کو تب نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کیا دو دو نمازین ایک ساتھ کیا دو دو نمازین ایک ساتھ اور فرمایا آپ نے یہ صبح کی نماز مین اون دو رکعتون مین جو پڑہی جاتی ہین قبل نماز صبح کی **ف** اس حدیث سے تو صراحۃً یہ امر معلوم ہو گیا کہ فجر کی سنتون کو نہ پڑہنا چاہیے جب فرض کی تکبیر ہو اگرچہ جماعت کے ملنے کی امید ہو اسیطرح اور سنتونکو بھی ترک کرنا چاہیے تکبیر ہوتے وقت کیونکہ روایت کیا مسلم اور اصحاب سنن اور ابن خزیمہ اور ابن حبان نے ابو ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تکبیر ہو نماز کی تو کوئی نماز نہ پڑہی جاوے سوا فرض کے ابن عدی کی روایت مین ہے کہ صحابہ نے پوچھا فجر کی دو سنتونکو فرمایا نہ فجر کی دو رکعتین یعنے وہ بھی نہ پڑہی جاوین زرقانی نے کہا کہ ابن عدی کی سند حسن ہے لیکن حنفیہ کے نزدیک فجر کی دو سنتین پڑہ لینا چاہیے اگر جماعت کے ملنے کی امید ہو مگر اس کی کوئی دلیل جو قابل اعتماد کے ہو پائی نہین گئی وہ جو بعض روایات مین اِلَّا رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ کا استثنا منقول ہے موضوع اور باطل ہے **عن** مَالِکٍ اَنَّہٗ بَلَغَہٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ فَاتَتْہُ رَکْعَتَا الْفَجْرِ فَقَضَاھُمَا بَعْدَ اَنْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ **ترجمہ** امام مالک کو پہنچا کہ عبد اللہ بن عمر کے فوت ہو گئین سنتین فجر کی تو پڑہ لین اونہون نے بعد آفتاب نکلنے کے **عن** الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ مِثْلَ الَّذِیْ صَنَعَ ابْنُ عُمَرَ **ترجمہ** قاسم بن محمد سے بھی ایسا ہی مروی ہے **ف** ترمذی نے روایت کیا ابو ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس نے نہ پڑہی ہون سنتین فجر کی تو وہ پڑہ لیوے بعد آفتاب نکلنے کے ابن عبد البر نے کہا ان احادیث سے سنت موکدہ ہونا فجر کی دو رکعتونکا ثابت ہوتا ہے اور شافعی اور عطا اور عمرو بن دینار نے جائز رکہی ہے قضا پڑہنا سنتون کی فجر کی بعد سلام پھیرنے امام کے نماز فرض سے اور مالک اور اکثر علما نے اسکا انکار کیا ہے کیونکہ منع کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہنے سے بعد نماز فجر کے یہانتک کہ نکلے آفتاب زرقانی نے کہا کہ شافعی کی دلیل حدیث عمرو بن قیس کی کہ دیکہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو پڑہ رہے ہے بعد صبح کے دو رکعتین سو فرمایا آپنے نماز صبح کی دو ہی رکعتین ہین وہ شخص بولا کہ مین نے سنتین نہین پڑہی تہین سو اب پڑہ لین پس چپ ہو رہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم **فضل صلوۃ الجماعۃ علی صلوۃ الفذ** نماز جماعت کی فضیلت کا بیان ۔

ف علامہ ابن القیم نے کتاب الصلوۃ مین لکہا ہے کہ اختلاف کیا ہے علما نے اس امر مین کہ جماعت سے نماز پڑہنا فرض ہے یا سنت ہے تو عطا ابن ابی رباح اور حسن بصری اور ابو عمرو اوزاعی اور ابو ثور اور امام احمد کا مذہب یہ ہے کہ جماعت

نماز جماعت کی فضیلت کا بیان

واجب ہی اور مالکیہ اور حنفیہ کے نزدیک سنت ہے سو بیان کیا بارہ دلیلین احادیث اور اجماع صحابہ سے اور پر وجوب جماعت کے بہرحال جماعت ایک امر عظیم ہے اگر بے عذر ترک کرے گا تو بعضون کے نزدیک نماز ہی نہو گی مگر یہ ضرور نہین کہ جماعت مسجد ہی مین ہو بلکہ گھر مین بھی اگر جماعت سے پڑھے تو کافی ہے اور ایک روایت مین امام احمد سے گھر مین بھی جماعت بدون عذر کے درست نہین ہے **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلٰوةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جماعت کی فضیلت رکھتی ہے اکیلی نماز پڑھنے سے ستائیس درجہ **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوةِ اَحَدِكُمْ وَحْدَهٗ بِخَمْسَةٍ وَّعِشْرِيْنَ جُزْءًا **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جماعت کی افضل ہے اکیلی نماز پڑھنے سے پچیس حصہ **ف** یہ روایت پہلی روایت کے مخالف نہین کیونکہ جب جماعت کی نماز ستائیس درجہ افضل ہوگی تو پچیس درجہ ضرور فضل ہوگی اور بعضون نے کہا ہے کہ درجہ حصہ سے کچھ کم ہے تو پچیس حصہ کر ستائیس درجہ ہونگے **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ بِحَطَبٍ فَيُحْطَبَ ثُمَّ اٰمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ اُخَالِفَ اِلٰى رِجَالٍ فَاُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ يَعْلَمُ اَحَدُهُمْ اَنَّهٗ يَجِدُ عَظْمًا سَمِيْنًا اَوْ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ لَشَهِدَ الْعِشَاءَ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس شخص کی جس کے قبضہ مین میری جان ہے مینے قصد کیا کہ حکم کرون لکڑیان توڑ کر جلانے کا پھر حکم کرون مین نماز کا اور اذان ہو پھر حکم کرون ایک شخص کو امامت کا اور وہ امامت کرے پھر جاؤن مین پیچھے سے اون لوگون پاس جو نہین آئے جماعت مین اور جلا دون اونکے گھرون کو قسم اوس شخص کی جس کے ہاتھہ مین میری جان ہے اگر کسی کو اون مین سے معلوم ہو جاوے کہ ایک ہڈی عمدہ گوشت کی یا دو کھر بکری کے اچھے ملینگے تو ضرور آوے عشا کی جماعت مین **ف** اس حدیث سے جماعت کی بہت تاکید ثابت ہوئی کیونکہ جماعت مین حاضر نہونے کی سزا آپنے یہ تجویز کی کہ مکان اونکے جلا دیے جاوین اور اونکے گھر ویران کر دیے جاوین امام ابن القیم علیہ الرحمۃ نے اسکی بڑی تفصیل کتاب الصلوۃ مین بیان کی ہے جس کو شوق ہو دیکھے **عن** بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ صَلٰوتُكُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ **ترجمہ** بسر بن سعید سے روایت ہے کہ زید بن ثابت نے کہا افضل نماز وہ ہے جو گھرون مین پڑھی جاوے مگر فرض **ف** کہ اسکا مسجد مین جماعت سے پڑھنا ضروری ہے بخاری مسلم اور ابو داود اور ترمذی نے زید بن ثابت سے اس حدیث کو مرفوعاً روایت کیا ہے اس لفظ سے خَيْرُ صَلٰوتِكُمْ صَلٰوتُكُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ اِلَّا الصَّلٰوةَ الْفَرِيْضَةَ

مَا جَاءَ فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ عشا اور صبح کی جماعت کی فضیلت کا بیان

عن سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُنَافِقِيْنَ شُهُوْدُ الْعِشَاءِ وَالصُّبْحِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَهُمَا اَوْ نَحْوَ هٰذَا **ترجمہ** سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے اور منافقون کے درمیان مین فرق یہی ہے کہ وہ صبح اور عشا کی جماعت مین نہین آسکتے یا مثل اسکے کچھ کہا **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

عشا اور صبح کی جماعت کی فضیلت کا بیان

وَاَتَاهُ ابْنُ اَبِي عَمْرَةَ فَجَلَسَ اِلَيْهِ فَسَاَلَهُ عَمَّنْ هُوَ فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ مَنْ شَهِدَ
الْعِشَاءَ فَكَاَنَّمَا قَامَ نِصْفَ لَيْلَةٍ وَمَنْ شَهِدَ الصُّبْحَ فَكَاَنَّمَا قَامَ لَيْلَةً **ترجمہ** عبد الرحمن بن ابی عمرہ انصاری سے
روایت ہے کہ عثمان بن عفانؓ آئے مسجد مین نماز عشا کے لیے تو دیکھا کہ لوگ کم ہین تو لیٹ رہے مسجد کے اخیر مین انتظار
کرتے تھے لوگون کے جمع ہونے کا پس آئے ابن ابی عمرہ اور بیٹھے عثمان کے پاس پس پوچھا عثمان نے کہ کون ہو تم
تو بیان کیا اون سے ابن ابی عمرہ نے نام اپنا پہر پوچھا عثمان نے کہ کتنا قرآن تم کو یاد ہے تو بیان کیا اوہون نے
فرمایا حضرت عثمان نے اون سے جو شخص حاضر ہو عشا کی جماعت مین تو گویا اوسنے آدہی رات عبادت کی اور جو حاضر ہو
صبح کی جماعت مین تو گویا اوسنے ساری رات عبادت کی **ف** مسلم اور ابو داؤد و ترمذی کی روایت مین حضرت عثمانؓ
نے بیان کیا کہ یہ قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے **إِعَادَةُ الصَّلٰوةِ مَعَ الْإِمَامِ** امام کے ساتھ دوبارہ
نماز پڑہنے کا بیان **عَنْ** مِحْجَنِ بْنِ اَبِي مِحْجَنٍ الدِّيْلِيِّ اَنَّهُ كَانَ فِي مَجْلِسٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُذِّنَ بِالصَّلٰوةِ فَقَامَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ وَمِحْجَنٌ جَالِسٌ فِيْهِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جِئْتَ فَصَلِّ مَعَ
النَّاسِ وَاِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ **ترجمہ** محجن بن ابی المحجن سے روایت ہے کہ وہ بیٹھے تھے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے اتنے مین اذان ہوئی نماز کی تو اوٹھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور نماز پڑہکر آئے تو دیکھا کہ محجن وہین بیٹھے
ہین تب فرمایا اون سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیون تمنے نماز نہین پڑہی سب لوگون کے ساتھ کیا تم مسلمان
نہین ہو کہا محجن نے کیون نہین یا رسول اللہ بلکہ مین پڑہ چکا تہا نماز اپنے گہر مین تب فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے جب تو آوے مسجد مین تو نماز پڑہ لوگون کے ساتھ اگرچہ تو پڑہ چکا ہو **ف** اس حدیث کو بخاری نے ادب مفرد مین
اور نسائی اور ابن خزیمہ اور حاکم نے روایت کیا ہے اور طبرانی نے معجم اوسط مین روایت کیا عبد اللہ بن سرجس سے
کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نماز پڑہ لے کوئی تم مین سے اپنے گہر مین پہر جاوے مسجد کو اور لوگ نماز پڑہ رہے
ہون تو پڑہے ساتھ اونکے وہ نفل ہو جاویگی **عَنْ** نَافِعٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فَقَالَ اِنِّيْ اُصَلِّيْ فِيْ بَيْتِيْ ثُمَّ
اُدْرِكُ الصَّلٰوةَ مَعَ الْاِمَامِ اَفَاُصَلِّيْ مَعَهُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ نَعَمْ قَالَ الرَّجُلُ اَيَّتَهُمَا اَجْعَلُ صَلٰوتِيْ فَقَالَ لَهُ
ابْنُ عُمَرَ اَوَذٰلِكَ اِلَيْكَ اِنَّمَا ذٰلِكَ اِلَى اللّٰهِ يَجْعَلُ اَيَّتَهُمَا شَاءَ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ ایک شخص نے پوچھا عبد اللہ بن
عمر سے کہ مین نماز پڑہ لیتا ہون اپنے گہر مین پہر پاتا ہون جماعت کو ساتھ امام کے کیا پہر پڑہون ساتھ امام کے کہا عبد اللہ
بن عمر نے ہان کہا اوس شخص نے پس دو نمازون مین سے کونسی نماز کو فرض سمجھون اور کس کو نفل تو جواب دیا عبد اللہ
بن عمر نے کہ تجہکو اس سے کیا مطلب یہ تو اللہ جل جلالہ کا اختیار ہے جسکو چاہے فرض کر دیوے اور جسکو چاہے
نفل کر دیوے **ف** اور یہی حدیث ہے جسکو طبرانی نے روایت کیا یہ امر ثابت ہوتا ہے کہ پہلے نماز فرض
ہوگی اور دوسری نفل اور یہی مذہب ہے اکثر اہل علم کا اور بعضون کے نزدیک دوسری نماز فرض ہوگی اور عبد اللہ

بن عمر کا جو بہت اچھا ہے سب کے نزدیک **عن** یحیی بن سعید ان رجلا سال سعید بن المسیب فقال انی اصلی فی بیتی ثم اتی المسجد فاجد الامام یصلی افا صلی معہ فقال سعید نعم فقال الرجل فایتھما اجعل صلوتی فقال له سعید او انت تجعلھا انما ذلک الی اللہ **ترجمہ** یحیی بن سعید سے روایت ہے کہ ایک شخص نے پوچھا سعید بن المسیب سے میں نماز پڑھ لیتا ہوں اپنے گھر میں پھر آتا ہوں مسجد میں سو پاتا ہوں امام کو نماز پڑھتا ہوا کیا پھر پڑھوں اوس کے ساتھ کہا سعید نے ہاں تو کہا اس شخص نے پھر کس نماز کو فرض سمجھوں کہا سعید نے تو فرض اور نفل کرسکتا ہے یہ کام اللہ جل جلالہ کا ہے **عن** رجل من بنی اسد انه سال ابا ایوب الانصاری فقال انی اصلی فی بیتی ثم اتی المسجد فاجد الامام یصلی افا صلی معه فقال ابو ایوب نعم صل معه فان من صنع ذلک فان له سھم جمع او مثل سھم جمع **ترجمہ** ایک شخص سے جو بنی اسد کے قبیلے سے تہا روایت ہے کہ اوس نے پوچھا ابو ایوب انصاری سے تو کہا کہ میں نماز پڑھ لیتا ہوں گہر میں پہر آتا ہوں مسجد کو تو پاتا ہوں امام کو نماز پڑھتے ہوے کیا نماز پڑہ لوں دوبارہ ساتھ امام کے کہا ابو ایوب نے ہاں جو ایسا کریگا اوسکو ثواب جماعت کا ملے گا یا مثل ثواب جماعت کے یا اوسکو لشکر اسلام کے ثواب کا ایک حصہ ملیگا یعنے غازی کا ثواب پاوے گا یا اوسکو مزدلفہ میں رہنے کا ثواب ملیگا یا اوسکو دوہرا ثواب ملیگا ایک اکیلے نماز پڑہنے کا دوسرے جماعت سے پڑہنے کا **ف** اسحدیث کو ابو داود نے مرفوعا روایت کیا ہے زرقانی **عن** نافع ان عبد اللہ بن عمر کان یقول من صلی المغرب او الصبح ثم ادرکھما مع الامام فلا یعد لھما **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر کہتے تہے جو شخص نماز پڑہ لیوے مغرب یا صبح کی پہر پاوے جماعت کو تو دوبارہ نہ پڑہے **کہا** امام مالک نے جو شخص نماز پڑہ لیوے اکیلے پہر پاوے نماز کو ساتھ امام کے تو دوبارہ پڑہ لینے میں کچہ حرج نہیں ہے مگر مغرب کی نماز کیونکہ وہ دوبارہ پڑہنے میں طاق نہ رہیگی بلکہ تین دوگانہ ہو جاوینگی **ف** امام محمد نے اسکی وجہ یہ بیان کی ہے کہ مغرب دوبارہ پڑہنے سے نفل ہوگی اور نفل کی طاق رکعتیں مشروع نہیں ہیں مگر اسکا علاج یہ ہو سکتا ہے کہ امام کی فراغت کے بعد ایک رکعت اور کہڑے ہو کر پڑہ لے بعض علما کے نزدیک فجر اور عصر کی نماز کو بہی دوبارہ نہ پڑہے اسلیے کہ بعد فجر کے اور عصر کے نماز پڑہنے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اور بعض علما یہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث مطلق ہے ہر نماز کو دوبارہ پڑہ سکتا ہے بلکہ خاص صبح کی نماز میں ایک حدیث تصریح سے موجود ہے جسکو روایت کیا ابو داود نے یزید بن الاسود سے کہ میں آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ حجۃ الوداع میں تو نماز پڑہی میں نے آپکے ساتہ صبح کی تو جب نماز پڑہ چکے آپ دیکہا دو شخصوں کو انہوں نے نماز نہیں پڑہی آپکے ساتہہ تو پوچہا آپنے اون سے کیوں تم نے نماز نہیں پڑہی ساتہہ ہمارے انہوں نے جواب دیا ہم پڑہ چکے تہے اپنے ڈیروں میں فرمایا آپنے ایسا نکرو جب تم پڑہ چکو نماز اپنے ڈیرے میں پہر آؤ مسجد میں تو نماز پڑہو امام کے ساتہہ وہ نفل ہو جاوے گی زرقانی **العمل فی صلوة الجماعة** جماعت سے نماز پڑہنے

کا بیان عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا ام احدکم الناس فلیخفف فان فیهم السقیم
والضعیف والکبیر واذا صلی احدکم لنفسه فلیطول ما شاء ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے امام ہووے لوگوں کا تو چاہیے کہ تخفیف کرے کیونکہ جماعت میں بیمار اور ضعیف
اور بوڑھے بھی ہوتے ہیں اور جب اکیلا پڑھے تو جتنا چاہے طول کرے **ف** تخفیف سے یہ غرض ہے کہ موافق سنت
کے ہو جیسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے اور مطلب یہ ہے کہ ارکان کو خوبی ادا کرے علامہ ابن القیم
نے اسکی تحقیق خوب بیان کی ہے جسکا جی چاہے انکی کتاب الصلوٰۃ کو ملاحظہ کرے **عن** نافع انه قال قمت وراء
عبد الله بن عمر فی صلوة من الصلوات ولیس معه احد غیری فخالف عبد الله بن عمر بیده فجعلنی حذاءه.
ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ میں کھڑا ہوا نماز کو ساتھ عبداللہ بن عمر کے اور کوئی نہ تھا سوا میرے تو پیچھے سے کیا کر
عبداللہ نے مجھے اپنی داہنی طرف برابر کر لیا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر ایک ہی مقتدی ہو امام کے ساتھ تو امام
کے برابر داہنی طرف کھڑا ہو **عن** یحیی بن سعید ان رجلا کان یؤم الناس بالعقیق فارسل الیه عمر بن
عبد العزیز فنهاه **ترجمہ** یحیی بن سعید سے روایت ہے کہ ایک شخص امامت کرتا تھا لوگوں کی عقیق میں اور ایک مقام
ہے مدینہ میں تو منع کر بھیجا امامت سے اسکو عمر بن عبد العزیز نے کہا مالک نے منع کر بھیجا اسکو امامت سے اسلیے
کہ اسکا باپ معلوم نہ تھا **ف** یعنی وہ ولد الزنا تھا اور ولد الزنا کے پیچھے نماز مکروہ ہے امام محمد نے کتاب الآثار
میں ابراہیم نخعی سے روایت کیا کہ اعرابی اور ولد الزنا اور غلام اگر قرأت جانتا ہو تو اسکے پیچھے نماز پڑھنے میں کچھ
قباحت نہیں ہے

صلوة الامام وهو جالس

امام کا بیٹھکر نماز پڑھنا **عن** انس بن مالك ان
رسول الله صلی الله علیه وسلم رکب فرسا فصرع عنه فجحش شقه الایمن فصلی صلوة من الصلوات وهو
قاعد وصلینا وراءه قعودا فلما انصرف قال انما جعل الامام لیؤتم به فاذا صلی قائما فصلوا قیاما
واذا رکع فارکعوا واذا رفع فارفعوا واذا قال سمع الله لمن حمده فقولوا ربنا لك الحمد واذا صلی جالسا
فصلوا جلوسا اجمعون **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے ایک گھوڑے پر پس
گر پڑے اوس پر سے تو چھل گیا داہنا جانب ایک نماز پڑھی آپ نے بیٹھ کر اور نماز پڑھی ہمنے آپکے پیچھے بیٹھ کر پھر جب
فارغ ہوئے آپ نماز سے تو فرمایا کہ امام اس لیے مقرر کیا گیا ہے کہ اسکی پیروی کیجاوے تو جب امام کھڑے ہو کر نماز پڑھے
تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو اور جب امام رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب امام سر اوٹھاوے تو تم بھی سر اوٹھاؤ اور
جب امام سمع الله لمن حمده کہے تو تم ربنا لك الحمد کہو اور جب امام بیٹھکر نماز پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر پڑھو **ف**
امام احمد اور اسحاق کا یہی مذہب ہے اور اکثر اہل علم کے نزدیک اگر امام کو عذر ہو اور وہ بیٹھکر پڑھے تو مقتدی کھڑے
ہو کر پڑھیں شافعی نے کہا کہ یہ حدیث منسوخ ہے بدلیل اس حدیث کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض موت میں

بیٹھکر نماز پڑہی اور صحابہ نے آپکے پیچھے کہڑے ہوکر نماز پڑہی رحملےُ الظاہر یہ حدیث مخالف ہو حضرت عائشہ کے
حدیث کو جو بعد اس کے ہے اور صورت تطبیق کی یہ ہے کہ انس کی روایت مین اختصار ہو گویا کہ انس نے وہی حال بیان
کیا ہے جو بعد امر بالجلوس کے قرار پایا از تعلیق عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ شَاكٍ فَصَلَّى جَالِسًا وَصَلَّى وَرَاءَهُ قَوْمٌ قِيَامًا فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنِ اجْلِسُوا فَلَمَّا
انْصَرَفَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا
جُلُوسًا أَجْمَعُونَ ترجمہ حضرت ام المؤمنین عائشہؓ سے روایت ہو کہ نماز پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماری
سے بیٹھکر اور لوگون نے کہڑے ہوکر پڑہنا شروع کیا تب اشارہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو کہ بیٹھ جاؤ پہر
جب فارغ ہوئے نماز سے فرمایا امام اس لیے مقرر ہوا ہے کہ اسکی پیروی کیجاوے تو جب امام رکوع کرے تم بھی
رکوع کرو اور جب سر اوٹہاوے تم بھی سر اوٹہاؤ اور جب امام بیٹھکر نماز پڑہے تم بھی بیٹھکر نماز پڑہو عَنْ عُرْوَةَ
ابْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي مَرَضِهِ فَأَتَى الْمَسْجِدَ فَوَجَدَ أَبَا بَكْرٍ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي
بِالنَّاسِ فَاسْتَأْخَرَ أَبُو بَكْرٍ فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ كَمَا أَنْتَ فَجَلَسَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جَنْبِ أَبِي بَكْرٍ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِصَلَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ النَّاسُ يُصَلُّونَ
بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ ترجمہ عروہ بن الزبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے مرض موت مین سو آئے مسجد مین اور
پایا ابوبکر کو نماز پڑہاتے تھے کہڑے ہوکر تو پیچھے ہٹنا چاہا حضرت ابوبکر نے پس اشارہ کیا حضرت صلی اللہ علیہ و
سلم نے کہ تم اپنی جگہ پر رہو اور بیٹھ گئے آپ برابر پہلو مین ابوبکر کے تو ابوبکر حضرت کی نماز کی پیروی کرتے تھے
اور لوگ ابوبکر کی پیروی کرتے تھے ف یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ بطور مکبر کے ہوگئے بوجہ ضعف کے حضرت
کی آواز سب مقتدیون کو نہ پہنچتی اسواسطے ابوبکر زور سے تکبیر کہتے فی الحقیقت امام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے
یہ حدیث کو اکثر اہل علم کہتے ہین کہ ناسخ ہے پہلی حدیث کی امام احمد اور اسحاق نسخ کا انکار کرتے ہین اور کہتے ہین جب
امام بیٹھکر نماز پڑہے تو مقتدیون کو بھی بیٹھکر پڑہنا چاہیے اگرچہ وہ قیام پر قادر ہون امام احمد نے کہا کہ ایسا ہی کیا
چار صحابیون نے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور وہ جابر اور ابوہریرہ اور اسید بن حضیر اور قیس بن فہد ہین اس
حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مصلی کو اشارہ کرنا درست ہو اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر امام بدلجاوے تو نماز مین
خلل نہین ہوتا

فَضْلُ صَلَاةِ الْقَائِمِ عَلَى صَلَاةِ الْقَاعِدِ

کہڑے ہوکر نماز پڑہنے کی فضیلت
کا بیان بیٹھکر پڑہنے پر عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةُ أَحَدِكُمْ
وَهُوَ قَاعِدٌ مِثْلُ نِصْفِ صَلَاتِهِ وَهُوَ قَائِمٌ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے بیٹھکر نماز پڑہنے مین آدہا ثواب ہے بہ نسبت کہڑے ہوکر پڑہنے کے ف یعنی نفل نماز کو اگر بیٹھکر ادا

کریگا اور کھڑے ہونیکی طاقت رکھتا ہے تو آدھا ثواب ہوگا لیکن فرض بیٹھکر پڑھنا اوسی صورت مین درست جب کہ کھڑے ہونیکی طاقت نہو **عن** عبد اللّٰہ بن عمرو بن العاص انّہ قال لمّا قدمنا المدینۃ نالنا وباءٌ من وعکھا شدید فخرج رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم علی النّاس وھم یصلّون فی سبحتھم قعودًا فقال رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم صلٰوۃ القاعد مثل نصف صلٰوۃ القائم **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ جب آئے ہم مدینہ مین تو بخار وبائی بہت سخت ہوگیا ہمکو پس آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگون کے پاس اور وہ نفل نماز مین بیٹھکر پڑھ رہے تھے سو فرمایا آپنے جو بیٹھکر پڑھیگا اوسکو کھڑے ہوکر پڑھنے والیکا آدھا ثواب ملیگا

ماجاء فی صلٰوۃ القاعد فی النّافلۃ

نفل نماز بیٹھکر پڑھنے کا بیان **عن** حفصۃ زوج النّبیّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم انّھا قالت ما رأیت رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم صلّی فی سبحتہ قاعدًا قطّ حتّی کان قبل وفاتہ بعامٍ فکان یصلّی فی سبحتہ قاعدًا ویقرأ بالسّورۃ فیرتّلھا حتّی تکون اطول من اطول منھا **ترجمہ** حضرت ام المومنین حفصہ سے روایت ہے کہ نہین دیکھا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نفل نماز بیٹھکر پڑھتے ہوئے کبھی مگر وفات سے ایکسال پہلے آپ نفل بیٹھکر پڑھتے اور سورت کو اسقدر خوبی سے ٹھیر ٹھیر کر پڑھتے کہ وہ بڑی سے بڑی ہوجاتی **عن** عائشۃ زوج النّبیّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم انّھا اخبرتہ انّھا لم ترَ رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم یصلّی صلٰوۃ اللّیل قاعدًا قطّ حتّی اسنّ فکان یقرأ قاعدًا حتّی اذا اراد ان یرکع قام فقرأ نحوًا من ثلٰثین او اربعین اٰیۃً ثمّ رکع **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ انہونے کبھی نہین دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تہجد کی نماز بیٹھکر پڑھتے ہوئے مگر جب سن آپکا زیادہ ہوگیا تو بیٹھکر پڑھنے لگے جب تیس یا چالیس آیتین رکوع سے پہلے کھڑے ہوکر پڑھ لیتے پھر رکوع کرتے **ف** یعنی پہلے بیٹھکر پڑھنا شروع کرتے جب رکوع قریب ہوتا تو کچھ آیتین کھڑے ہوکر پڑھ لیتے پھر رکوع کرتے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نفل نماز مین بیٹھنے سے کھڑے ہوجانا درست ہے اسیطرح کھڑے سے بیٹھ جانا بھی درست ہے **عن** عائشۃ زوج النّبیّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم انّ رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کان یصلّی جالسًا فیقرأ وھو جالس فاذا بقی من قرأتہ قدر ما یکون ثلٰثین او اربعین اٰیۃً قام فقرأ وھو قائمٌ ثمّ رکع وسجد ثمّ صنع فی الرّکعۃ الثّانیۃ مثل ذٰلک **ترجمہ** عائشہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھکر نماز پڑھنے تو پڑھا کرتے کلام اللہ کو بیٹھے بیٹھے جب تیس یا چالیس آیتین باقی رہتین تو کھڑے ہوکر انکو پڑھتے پھر رکوع اور سجدہ کرتے اور دوسری رکعت مین اسیطرح کرتے **عن** مالک انّہ بلغہ انّ عروۃ بن الزّبیر وسعید بن المسیّب کانا یصلّیان النّافلۃ وھما محتبیان **ترجمہ** امام مالک کو پہنچا عروہ بن زبیر اور سعید بن مسیب کو وہ نفل نماز پڑھتے بیٹھکر دونون پاؤن کو کھڑا کرکے اور سرین زمین سے لگاکر **ف** نفل نماز مین بیٹھنے کی کوئی صورت خاص مقرر نہین جسطرح بیٹھے خواہ نماز فرض کی قعدہ کیطرح یا چار زانو یا سرین پر دارقطنی نے روایت کیا عائشہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے چار زانو بیٹھکر قاضی عبد الوہاب

نفل نماز بیٹھکر پڑھنے کا بیان

نے کہا یہی صورت افضل ہے

اَلصَّلٰوۃُ الْوُسْطٰے نماز وسطی کا بیان

عن اَبِی یُوْنُسَ مَوْلٰی عَائِشَۃَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنَّہٗ قَالَ اَمَرَتْنِیْ عَائِشَۃُ اَنْ اَکْتُبَ لَھَا مُصْحَفًا ثُمَّ قَالَتْ اِذَا بَلَغْتَ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ فَاٰذِنِّیْ حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی وَقُوْمُوْا لِلّٰہِ قَانِتِیْنَ فَلَمَّا بَلَغْتُھَا اٰذَنْتُھَا فَاَمْلَتْ عَلَیَّ حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی وَصَلٰوۃِ الْعَصْرِ وَقُوْمُوْا لِلّٰہِ قَانِتِیْنَ ثُمَّ قَالَتْ سَمِعْتُھَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** ابو یونس سے روایت ہے کہ حکم کیا مجھکو ام المومنین حضرت عائشہ نے کلام اللہ کے لکھنے کا اور کہا کہ جب تم اس آیت پر پہونچو حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطے الآیہ تو مجھے خبر کر دینا پس جب پہنچا میں اس آیت کو تو خبر دیدی مین نے انکو کہا اونہوں نے یوں لکھ حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطے وصلوۃ العصر یعنے محافظت کرو نمازوں پر اور وسطے نماز پر اور عصر کی نماز پر پھر کہا عائشہ نے کہ سنا مین نے اسکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ صلوۃ وسطے عصر کی نماز نہیں ہے لیکن یہ روایت یون بھی آئی ہے والصلوۃ الوسطے صلوۃ العصر بغیر واو عطف کی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ عطف تفسیری ہے نووی نے کہا کہ احادیث صحیحہ اس امر پر ناطق ہین کہ صلوۃ وسطے عصر کی نماز ہے اور بعضوں کے نزدیک فجر کی نماز ہے اور بعضوں کے نزدیک ظہر کی اور بعضوں کے نزدیک مغرب کی اور بعضوں کے نزدیک عشا کی اور بعضوں کے نزدیک جمعہ کی اور بعضوں کے نزدیک وتر کی اور بعضوں کے نزدیک عیدین کی لیکن ان سب اقوال مین صحیح یہ ہے کہ صلوۃ وسطے عصر کی نماز ہے اور یہی مذہب ہے حنابلہ اور حنفیہ کا پیر یہ قول کہ صبح کی نماز ہے اور یہی مذہب ہے شافعیہ اور مالکیہ کا بعضوں نے کہا ہے صلوۃ وسطے ہر شخص کی نسبت مختلف ہے جو شخص جس نماز مین سستی کرتا ہے اور وہ اوسپر شاق ہوتی ہے اوسکے حق مین وہی وسطے ہے اور مصلحت صلوۃ وسطے کے پوشیدہ رکھنے مین وہی ہے جو ساعۃ جمعہ اور شب قدر کو مخفی رکھنے مین ہے تا کہ لوگ ہر نماز کی محافظت کو لازم جانین **عن** عَمْرِو بْنِ رَافِعٍ اَنَّہٗ قَالَ کُنْتُ اَکْتُبُ مُصْحَفًا لِحَفْصَۃَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ فَقَالَتْ اِذَا بَلَغْتَ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ فَاٰذِنِّیْ حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی وَقُوْمُوْا لِلّٰہِ قَانِتِیْنَ فَلَمَّا بَلَغْتُھَا اٰذَنْتُھَا فَاَمْلَتْ عَلَیَّ حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی وَصَلٰوۃِ الْعَصْرِ وَقُوْمُوْا لِلّٰہِ قَانِتِیْنَ **ترجمہ** عمرو بن رافع سے روایت ہے کہ مین کلام اللہ لکھتا تھا حضرت ام المومنین حفصہ کیواسطے تو کہا انہون نے جب تم اس آیت کو پہنچو حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطی تو مجھے اطلاع کرنا پس جب مین پہنچا اس آیت پر خبر کی مین نے انکو تو لکھوایا اونہون نے اسطرح حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطے وصلوۃ العصر وقوموا للہ قانتین یعنے محافظت کرو نمازون پر اور بیچ والی نماز پر اور عصر کی نماز پر اور کھڑے ہو اللہ کے سامنے چپ اور خاموش **عن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعِیْدِ بْنِ یَرْبُوْعٍ الْمَخْزُوْمِیِّ اَنَّہٗ قَالَ سَمِعْتُ زَیْدَ بْنَ ثَابِتٍ یَقُوْلُ الصَّلٰوۃُ الْوُسْطٰی صَلٰوۃُ الظُّھْرِ **ترجمہ** عبد الرحمن بن سعید سے روایت ہے کہ انہوں نے سنا زید بن ثابت سے کہتے تھے صلوۃ وسطی ظہر کی نماز ہے **عن** مَالِکٍ اَنَّہٗ بَلَغَہٗ اَنَّ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ وَعَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عَبَّاسٍ کَانَا یَقُوْلَانِ الصَّلٰوۃُ

الوسطى صلوة الصبح **ترجمہ** امام مالک کو پہنچا حضرت علی بن ابیطالب اور عبداللہ بن عباس سے وہ دونو کہا کرتے تھے کہ صلوة وسطیٰ صبح کی نماز ہے کہا یحییٰ نے کہا مالک نے اور قول حضرت علی اور عبداللہ بن عباس کا سب روایتون مین مجھے زیادہ پسند ہے

الرخصة فی الصلوة فی الثوب الواحد

ایک کپڑے مین نماز پڑھنے کا بیان **عن** عمر بن ابی سلمة انه رای رسول الله صلی الله علیه وسلم یصلی فی ثوب واحد مشتملا به فی بیت ام سلمة واضعا طرفیه علی عاتقیه **ترجمہ** عمر بن ابی سلمہ سے روایت ہے کہ انہون نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے ایک کپڑے مین لپیٹے تھے آپ اوسکو اور دونون کنارے اسکے دونو کندھون پر تھے ام سلمہ کے گھر مین **ف** دونون کنارے اوسکے دونون کندھون پر تھے اس کا یہ مطلب ہے کہ ایک کنارہ آپ نے داہنے ہاتھ کے نیچے سے لیکر بائین کندھے پر ڈال لیا اور دوسرا کنارہ بائین ہاتھ کے نیچے سے لیکر داہنے کندھے پر ڈال لیا اسکو زبان عرب مین توشیح اور اضطباع کہتے ہین **عن** ابی هریرة ان سائلا سأل رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الصلوة فی ثوب واحد فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اولکلکم ثوبان **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا نماز درست ہے ایک کپڑے مین فرمایا آپ نے کیا تم مین ہر کسی کو دو کپڑے ملتے ہین **ف** یعنی ہر شخص کے پاس دو کپڑے نہین ہوتے اور نماز پڑھنا فرض ہے پھر خواہ مخواہ ایک کپڑے سے پڑھیگا اس سے معلوم ہوگیا کہ ایک کپڑے سے نماز پڑھنا درست ہے **عن** سعید بن المسیب قال سئل ابو هریرة هل یصلی الرجل فی ثوب واحد فقال نعم فقیل له هل تفعل انت ذلک فقال نعم انی لاصلی فی ثوب واحد وان ثیابی لعلی المشجب **ترجمہ** سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ پوچھے گئے ابو ہریرہ ایک کپڑے مین نماز پڑھنے سے کیا درست ہے پس کہا گیا اون سے کیا تم بھی ایسا کرتے ہو جواب دیا کہ ہان مین ایک کپڑے مین نماز پڑھتا ہون باوجود اس بات کے کہ میرے کپڑے تپائی پر رکھے ہوتے ہین **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ باوجود کپڑے موجود ہونے کے ایک کپڑے سے نماز درست ہے لیکن افضل یہ ہے کہ دو کپڑون سے پڑھے خصوصاً مسجدون مین جانا اپنے کپڑے پہنکر اولیٰ ہے فرمایا اللہ جل جلالہ نے خذوا زینتکم عند کل مسجد یعنی لیلو زینت اپنی ہر مسجد مین جاتے وقت **عن** مالک انه بلغه ان جابر بن عبدالله کان یصلی فی الثوب الواحد **ترجمہ** امام مالک کو پہنچا کہ جابر بن عبداللہ انصاری نماز پڑھتے تھے ایک کپڑے مین **ف** روایت کیا اس حدیث کو بخاری نے اور زیادہ کیا کہ جابر نے کہا دیکھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے ایک کپڑے مین اور ایک روایت مین ہے کہ جابر نے نماز پڑھی ایک تہ بند مین اور کپڑے اون کے تپائی پر رکھے ہوئے تھے پس بولا ایک شخص کیا تم نماز پڑھتے ہو ایک تہ بند مین جابر نے جواب دیا کہ مین نے یہ امر اس لیے کیا تھا تاکہ تجھسا بے وقوف مجھے دیکھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے زمانہ مین ہم لوگون مین سے کس کے پاس دو کپڑے تہے زرقانی **عن** ربیعۃ بن ابی عبد الرحمن ان محمد بن عمرو
ابن حزم کان یصلی فی القمیص الواحد **ترجمہ** ربیعہ بن ابی عبد الرحمن سے روایت ہے کہ محمد بن عمرو بن حزم نماز پڑہتے
تہے صرف کرتہ پہنکر **عن** جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من لم یجد ثوبین فلیصل فی
ثوب واحد ملتحفا بہ فان کان الثوب قصیرا فلیتزر بہ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نہ پاوے دو کپڑے تو نماز پڑہے ایک کپڑا لپیٹ کر اگر کپڑا چہوٹا ہو تو اسکی تہ بند کر لیوے کہا
یحیی نے کہا مالک نے جو شخص نماز پڑہے ایک قمیص مین تو اسکو چاہیے کہ اپنے مونڈہون پر کوئی کپڑا ڈال لیوے **ف**
کیونکہ بخاری نے روایت کیا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ نماز پڑہے کوئی تم مین سے ایک کپڑا پہنکر مونڈہے کہولکر قمیص
سے مراد اس مقام مین شاید وہ قمیص ہے جس مین بانہین نہین ہوتین مثل صدری کے بنایا جاتا ہے اس لیے مونڈہے چہپانیکا حکم
کیا یا وہ قمیص جسکی چاک مونڈہے پر ہون اور چہپ نسکتے ہون **الرخصۃ فی صلوۃ المراۃ فی الدرع والخمار**

عورت کی نماز فقط کرتے اور سربندھن مین ہوجانیکا بیان

عورت کی نماز فقط کرتے اور سربندہن مین ہو جانیکا بیان **ف** اس باب مین مجاہد کے قول کا رد منظور ہے انہون نے
کہا کہ عورت کی نماز چار کپڑون سے کم مین نہین ہو سکتی ایک کرتہ دوسرے خمار جسکو سربندہن کہتے ہین تیسرے ازار چوتہے
دوپٹہ ابن منذر نے کہا کہ جمہور علما کے نزدیک عورت کو کرتہ اور سربندہن ہونا ضرور ہے اور غرض اس سے یہ ہے کہ اسکا تمام
بدن اور سر نماز مین چہپا رہے پس اگر ایک ہی کپڑا اسقدر بڑا ہو کہ سر سمیت سارا بدن ڈہپ جاوے تو نماز درست ہو جاویگی
زرقانی **عن** مالک انہ بلغہ ان عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانت تصلی فی الدرع والخمار **ترجمہ** امام
مالک کو پہنچا کہ حضرت ام المومنین عائشہ نماز پڑہتی تہین کرتہ اور سربندہن مین **ف** مگر وہ کرتہ اتنا لنبا ہوتا تہا جس سے
سارا بدن ڈہپ جاتا تہا یہانتک کہ پاون بہی ڈہپے رہتے تہے جیسا کہ آگے کی حدیث مین آتا ہے **عن** ام حرام انہا سالت
ام سلمۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ماذا تصلی فیہ المراۃ من الثیاب فقالت فی الخمار والدرع السابغ اذا غیبت
ظہور قدمیہا **ترجمہ** ام حرام سے روایت ہے کہ انہون نے پوچہا حضرت ام سلمہ سے عورت کس قدر کپڑون مین نماز پڑہ سکتی ہے
تو جواب دیا کہ خمار اور کرتہ مین مگر وہ کرتہ ایسا لنبا ہو کہ اسکے پاون ڈہپ جاوین **عن** عبید اللہ الخولانی وکان
فی حجر میمونۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان میمونۃ کانت تصلی فی الدرع والخمار لیس علیہا ازار **ترجمہ** عبید اللہ
خولانی جو پالک تہے حضرت میمونہ ام المومنین کے اونسے روایت ہے کہ حضرت میمونہ نماز پڑہتی تہین کرتہ اور خمار یعنے سربندہن
مین اور ازار نہین پہنی ہوتین تہین **عن** عروۃ بن الزبیر ان امراۃ استفتتہ فقالت ان المنطق یشق علی افاصلی فی
درع وخمار فقال نعم اذا کان الدرع سابغا **ترجمہ** عروہ بن الزبیر سے ایک عورت نے پوچہا کہ ازار باندہنا دشوار ہوتا ہے
مجہکو کیا نماز پڑہ لون مین کرتہ اور سربندہن مین جواب دیا عروہ نے کہ ہان جب کرتہ خوب بڑا ہو **ف**
یعنے اسقدر نیچا کہ پاون کی پشت چہپی رہے اس سے معلوم ہوا کہ عورت کا سارا بدن ستر ہے سوا منہہ اور

دو نمازوں کے جمع کرنے کا بیان سفر اور حضر میں

دونوں کو اور یہی مذہب ہے اکثر علماء کا اور ابو حنیفہ کے نزدیک اگر پاؤں کی پشت بھی کھلی رہے تو نماز ہو جاوے گی (مصفی) اَلْجَمْعُ

بَیْنَ الصَّلٰوتَیْنِ فِی الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ دو نمازوں کے جمع کرنے کا بیان سفر اور حضر میں عَنِ الْاَعْرَجِ اَنَّ رَسُوْلَ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَجْمَعُ بَیْنَ الظُّہْرِ وَالْعَصْرِ فِیْ سَفَرِہٖ اِلٰی تَبُوْکَ **ترجمہ** عبد الرحمن اعرج سے روایت ہے کہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمع کرتے تھے ظہر اور عصر کو سفر تبوک میں **ف** تبوک ایک مقام کا نام ہے جہاں پر لڑائی کو رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گئے تھے زرقانی نے کہا جمع دو طرح کا ہوگا ایک جمع تقدیم دوسرے جمع تاخیر جمع تقدیم یہ ہے کہ ظہر

کے وقت میں عصر بھی پڑھ لے اور جمع تاخیر یہ کہ عصر کے وقت میں ظہر پڑھے اسی طرح مغرب اور عشاء میں جمع تقدیم یہ ہے کہ مغرب

کے وقت میں عشاء بھی پڑھ لے اور جمع تاخیر یہ ہے کہ عشاء کے وقت میں مغرب پڑھے ابو داؤد نے کہا اکثر حدیثیں جمع تاخیر

پر دلالت کرتے ہیں اور جمع تقدیم میں کوئی حدیث قائم نہیں پائی گئی مگر ترمذی اور احمد اور ابن حبان کی روایت

میں ہے معاذ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر تبوک میں جب کوچ کرتے قبل زوال آفتاب کے تو جمع تاخیر کرتے اور جب

کوچ کرتے بعد زوال آفتاب کے تو جمع تقدیم کرتے اور احمد نے ابن عباس سے بھی ایسا ہی روایت کیا ہے مرفوعاً لیکن

اسکی اسناد میں ضعف ہے اور بیہقی نے باسناد صحیح ابن عباس سے موقوفاً روایت کیا جمع تقدیم کو۔ علماء کے اس مقام

میں بہت مذہب ہیں حنفیہ کا یہ قول ہے کہ جمع بالکل درست نہیں ہے مگر عرفات میں ظہر اور عصر اور مزدلفہ میں مغرب اور

عشاء کا حج میں اور شافعی کے نزدیک مسافر کو جمع درست ہے اسی طرح جب پانی برستا ہو اور احمد اور اسحاق کے نزدیک سفر

اور مطر اور مرض میں جمع درست ہے اور محققین اہل حدیث کے نزدیک حضر میں بھی حاجت دینیہ یا دنیویہ کے لیے جمع کرنا

درست ہے بشرطیکہ عادت اسکی نہ کر لے اور یہی مختار ہے شیخ الاسلام ابن تیمیہ کا عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّھُمْ خَرَجُوْا مَعَ

رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَامَ تَبُوْکَ فَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَجْمَعُ بَیْنَ الظُّہْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ

وَالْعِشَآءِ قَالَ فَاَخَّرَ الصَّلٰوۃَ یَوْمًا ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّی الظُّہْرَ وَالْعَصْرَ جَمِیْعًا ثُمَّ دَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّی الْمَغْرِبَ وَالْعِشَآءَ جَمِیْعًا

ثُمَّ قَالَ اِنَّکُمْ سَتَاْتُوْنَ غَدًا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَیْنَ تَبُوْکَ وَاِنَّکُمْ لَنْ تَاْتُوْھَا حَتّٰی یُضْحِیَ النَّھَارُ فَمَنْ جَآءَھَا فَلَا یَمَسَّ مِنْ

مَآئِھَا شَیْئًا حَتّٰی اٰتِیَ فَجِئْنَاھَا وَقَدْ سَبَقَنَا اِلَیْھَا رَجُلَانِ وَالْعَیْنُ تَبِضُّ بِشَیْءٍ مِنْ مَآءٍ فَسَاَلَھُمَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلْ مَسِسْتُمَا مِنْ مَآئِھَا شَیْئًا فَقَالَا نَعَمْ فَسَبَّھُمَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَھُمَا مَا شَآءَ اللّٰہُ اَنْ یَّقُوْلَ

ثُمَّ غَرَفُوْا بِاَیْدِیْھِمْ مِنَ الْعَیْنِ قَلِیْلًا قَلِیْلًا حَتَّی اجْتَمَعَ فِیْ شَیْءٍ ثُمَّ غَسَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْہِ وَجْھَہٗ وَیَدَیْہِ

ثُمَّ اَعَادَہٗ فِیْھَا فَجَرَتِ الْعَیْنُ بِمَآءٍ کَثِیْرٍ فَاسْتَقَی النَّاسُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوْشِکُ یَا مُعَاذُ اِنْ

طَالَتْ بِکَ حَیَاۃٌ اَنْ تَرٰی مَا ھٰھُنَا قَدْ مُلِئَ جِنَانًا **ترجمہ** معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ صحابہ نکلے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

غزوہ تبوک کے سال تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمع کرتے ظہر اور عصر کو اور مغرب اور عشاء کو پس ایک دن تاخیر کی ظہر کی پھر نکلکر ظہر

اور عصر کو ایک ساتھ پڑھا پھر داخل ہوئے ایک مقام میں پھر وہاں سے نکلکر مغرب اور عشاء کو ایک ساتھ پڑھا پھر فرمایا کہ کل اگر خدا چاہے

تو تم پہنچ جاؤ گے تبوک کے چشمہ پر سو تم ہرگز نہ پہونچو گے یہان تک کہ دن چڑہ جاویگا اگر تم مین سے کوئی اوس چشمہ پر پہونچے تو اوسمین کا پانی نہ
چہوئے جب تک مین نہ آؤن پہر پہونچے ہم اوس چشمہ پر اور ہمسے آگے دو شخص وہان پہونچ چکے تہے اور چشمہ مین کچہ تہوڑا سا پانی
چمک رہا تہا لیتا تہا پوچہا اون دونو شخصون سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا تم نے چہوا اُسکا پانی بولے ہان سو خفا ہوئے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون دونون پر اور سخت کہا انکو اور جو منظور تہا اللہ کو وہ کہا اون سے پہر لوگون نے چلوؤن سے تہوڑا تہوڑا
تہوڑا پانی چشمہ سے نکالکر ایک برتن مین اکٹہا کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا منہ اور ہاتہہ دہوئے اوس مین دہوکر وہ
پانی پہر اوس چشمہ مین ڈالدیا پہر چشمہ خوب بہر کر بہنے لگا سو پلایا لوگون نے پانی اور پلایا جانورون کو بعد اسکے فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب ہے ای معاذ اگر زندگی تیری زیادہ ہو تو دیکہے گا تو یہ پانی بہر دیگا باغون کو **ف** یہہ
پیشین گوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچ ہوئی معاذ نے اپنی زندگی مین دیکہہ لیا کہ اُسکا پانی باغون مین بہرا جاتا تہا ابن
وضاح نے کہا کہ مین نے خود جا کر اُس مقام کو دیکہا چشمہ کے گرد تمام باغ سر سبز لگے ہوئے تہے اور شاید قیامت تک ایسا ہی رہے

عن نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا عَجِلَ بِہِ السَّیْرُ یَجْمَعُ بَیْنَ
الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب جلدی ہوتی سفر مین
منظور ہوتا تو جمع کر لیتے مغرب اور عشا کو **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّہٗ قَالَ صَلّٰی لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
الظُّہْرَ وَالْعَصْرَ جَمِیْعًا وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِیْعًا مِنْ غَیْرِ خَوْفٍ وَلَا سَفَرٍ قَالَ یَحْیٰی قَالَ مَالِکٌ اُرٰی ذٰلِکَ کَانَ فِی
مَطَرٍ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ پڑہی ہمارے ساتہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر ایک ساتہہ
یعنے جمع کیا انکو اور مغرب اور عشا ایک ساتہ یعنی جمع کیا انکو بغیر خوف اور بغیر سفر کے امام مالک نے کہا کہ میرے نزدیک شاید
یہ واقعہ بارش کے وقت ہوگا **ف** یہ خیال امام مالک کا صحیح نہین ہو سکتا کیونکہ صحیح مسلم اور اصحاب سنن کی روایت
مین مِنْ غَیْرِ خَوْفٍ وَلَا مَطَرٍ موجود ہے یہی حدیث دلیل ہے محققین اہل حدیث کی اس باب مین کہ جمع کرنا ظہر اور عصر
اور مغرب اور عشا کا حضر مین حاجت دینیہ یا دنیویہ کے لیے درست ہے اگرچہ ائمہ اربعہ اسکے خلاف ہین
پہر جب حدیث صحیح موجود ہو تو خلاف ائمہ اربعہ بلکہ سارے جہان کے ائمہ اور علما کا ضرر نہین کرتا رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم سے خطا نہین ہو سکتی اور سارے جہان کے مولوی اور علما خطا کر سکتے ہین بعض لوگون نے اسکے
خلاف مین استدلال کیا ہے اس حدیث سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے جمع کیا دو نمازون مین
سوا اوسنے ایک کبیرہ گناہ کیا روایت کیا اسکو ترمذی نے **جواب** اسکا یہ ہے کہ یہ استدلال بالکل نادرست
ہے کیونکہ یہ حدیث ضعیف ہے باجماع محدثین پہر کیونکر معارض ہوگی حدیث صحیح کے **عن** نَافِعٍ اَنَّ
عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ کَانَ اِذَا جَمَعَ الْاُمَرَاءُ بَیْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِی الْمَطَرِ جَمَعَ مَعَہُمْ **ترجمہ** نافع سے روایت
ہے کہ عبد اللہ بن عمر جمع کر لیتے حاکمون کے ساتہہ مغرب اور عشا مین بارش کے وقت **عن** ابْنِ شِہَابٍ اَنَّہٗ سَاَلَ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ

هَلْ يُجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ نَعَمْ لَا بَأْسَ بِذٰلِكَ اَلَمْ تَرَ اِلٰى صَلٰوةِ النَّاسِ بِعَرَفَةَ **ترجمہ** ابن شہاب نے پوچھا سالم بن
عبداللہ بن عمر سے کیا سفر میں ظہر اور عصر جمع کیجاوین بولے کچھ حرج نہیں ہے کیا تم نے عرفات میں نہیں دیکھا ظہر اور عصر کو جمع کرتے ہین
عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَسِيْرَ يَوْمَهُ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ
وَالْعَصْرِ وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَسِيْرَ لَيْلَهُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ **ترجمہ** امام زین العابدین سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جب انکو چلنا چاہتے تھے اور عصر کو جمع کر لیتے اور جب انکو چلنا چاہتے تھے مغرب اور عشا کو جمع کر لیتے **ف** بعض حنفیہ نے
اس جمع کے معنے یہ بیان کیے ہین کہ مراد جمع سے جمع صوری ہے نہ حقیقی یعنے ظہر کی تاخیر کرنا اسقدر کہ جب نماز ظہر کی پڑہ لیوے
تو عصر کا وقت ہو جاوے پہر عصر پڑہ لیوے تو صورۃً یعنی ظاہر مین ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دونون نمازون کا جمع ہوا مگر
نفس الامر اور حقیقت مین ایسا نہین ہے بلکہ ہر ایک نماز اپنے وقت مین ہے لیکن یہ توجیہ مردود ہے اس لیے کہ جمع مشروع ہوا ہے
واسطے آسانی اور رفع حرج کے چنانچہ ابن عباس سے جب سوال ہوا اسکا تو انہون نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع سے
یہ قصد کیا کہ میری امت کو حرج نہ ہو اور جمع صوری مین تو طلبی وقت اور نہایت حرج ہے کیونکہ اول و آخر وقت کا کسی کو آسانی
سے معلوم نہین ہو سکتا بلکہ سوای اخص الخواص کے سب خواص اور تمام عوام اسکی دریافت سے عاجز ہین **قَصْرُ الصَّلٰوةِ**
سفر مین نماز قصر کرنے کا بیان **عَنْ** اُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَالِدِ بْنِ اُسَيْدٍ اَنَّهُ سَاَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فَقَالَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنَّا
نَجِدُ صَلٰوةَ الْخَوْفِ وَصَلٰوةَ الْحَضَرِ فِي الْقُرْاٰنِ وَلَا نَجِدُ صَلٰوةَ السَّفَرِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَا ابْنَ اَخِيْ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى
بَعَثَ اِلَيْنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَعْلَمُ شَيْئًا فَاِنَّا نَفْعَلُ كَمَا رَاَيْنَاهُ يَفْعَلُ **ترجمہ** امیہ بن عبداللہ نے پوچھا
عبداللہ بن عمر سے کہ ہم پاتے ہین خوف کی نماز اور حضر کی نماز کو قرآن مین اور نہین پاتے ہین ہم سفر کی نماز کو قرآن
مین عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا کہ اے بھتیجے میرے اللہ جل جلالہ نے بھیجا ہماری طرف حضرت
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسوقت مین کہ ہم کچھ نہ جانتے تھے پس کرتے ہین ہم جس طرح ہمنے دیکھا حضرت
کو کرتے ہوئے **ف** یعنی کلام اللہ مین قصر کا ذکر موجود ہے لیکن اسی شرط سے جب خوف ہو کفار کا اور بغیر خوف
کے سفر مین قصر کرنے کا کلام اللہ مین ذکر نہین اور یہ حدیث سے ثابت ہے مسلم کی روایت مین ہے کہ فرمایا حضرت نے
یہ صدقہ ہے اللہ کا قبول کرو اسکو اور ابن عباس سے ہے کہ ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ اور مدینہ کے
بیچ مین دو دو رکعتین پڑہین اور ہم امن سے تھے کسی طرح کا خوف نہ تھا **عَنْ** عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَاُقِرَّتْ صَلٰوةُ السَّفَرِ وَزِيْدَ فِي صَلٰوةِ الْحَضَرِ **ترجمہ**
حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہے کہ کہا انہون نے نمازین دو دو رکعتین فرض ہوئین تھین حضر اور سفر مین بعد
اوسکے سفر کی نماز اپنے حال پر رہی اور حضر کی نماز بڑہا دی گئی **ف** بخاری کی روایت مین ہے کہ نماز پہلی
دو دو رکعتین فرض ہوئین تھین پہر جب ہجرت کی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو چار ہو گئین اور ابن خزیمہ

سفر مین نماز قصر کرنے کا بیان

اور ابن حبان اور بیہقی نے حضرت عائشہ سے روایت کیا کہ حضر اور سفر مین دو دو رکعتین فرض ہوئین تہین لیکن جب آئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ مین اور اطمینان ہوگیا تو حضر کی نماز مین دو دو رکعتین اور بڑہا دی گئین اور فجر کی نماز اپنے حال پر رہی تاکہ اوس مین قرارت طول کیجاوے اور مغرب کی نماز اپنے حال پر رہی کیونکہ وہ وتر ہے دن کا اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ سفر مین چار رکعتین پوری پڑہنا درست نہین ہے کیونکہ اصل سفر کی نماز دو ہی رکعتین مشروع ہوئین ہین اور بعض ائمہ کے نزدیک سفر مین قصر کرنا رخصت ہے اور تمام کرنا افضل ہے زرقانی **عن** يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّهُ قَالَ لِسَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ مَا أَشَدَّ مَا رَأَيْتَ أَبَاكَ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ فِي السَّفَرِ فَقَالَ سَالِمٌ غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَنَحْنُ بِذَاتِ الْجَيْشِ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ بِالْعَقِيقِ **ترجمہ** یحیے بن سعید نے کہا سالم بن عبداللہ سے کہ تم نے اپنے باپ کو کہان تک دیر کرتے دیکہا مغرب کی نماز مین سفر مین سالم نے کہا آفتاب ڈوب گیا تہا اور ہم اُسوقت ذات الجیش مین تہے پہر نماز پڑہی مغرب کی عقیق مین **ف** حالانکہ ذات الجیش سے عقیق بارہ میل ہے اور ابن وضاح نے کہا سات میل ہے اور ابن دینار نے کہا چہہ میل ہے بہرحال مغرب کو دیر کرکے عشا کے وقت مین عشا کی ساتہ پڑہا اس سے جمع کرنا سفر مین ثابت ہوا

مَا يَجِبُ فِيهِ قَصْرُ الصَّلٰوةِ قصر کی مسافت کا بیان علما نے اختلاف کیا ہے اس مین بعض کہتے ہین دو دن کی راہ مین قصر کرنا چاہیے بعض کہتے ہین ایک دن کی راہ مین بعض کہتے ہین تین دن کی راہ مین مگر محققین اہلحدیث کا مذہب یہ ہے کہ جسکو عرف عام مین سفر کہین اُس مین قصر کرنا چاہیے اور جسکو سفر نہ کہین اوسمین قصر نہ کیا جاوے اسلیے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کوئی مدت خاص تہہرائی ہوئی بسند صحیح منقول نہین ہے اور وہ جو حدیث ابن عباس سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اے اہل مکہ نہ قصر کرو تم نماز کا چار برد سے کم مین تو یہ حدیث ضعیف ہے قابل اعتماد کے نہین ہے روایت کیا اسکو دارقطنی اور ابن ابی شیبہ نے اور اللہ جل جلالہ کا کلام وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلٰوةِ مطلق ہے شامل ہے ہر قسم کے سفر کو واللہ اعلم **عن** نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا خَرَجَ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا قَصَرَ الصَّلٰوةَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر جب مدینہ سے نکلتے مکہ کو حج یا عمرہ کے لیے تو قصر کرتے نماز کا ذوالحلیفہ سے **ف** ذوالحلیفہ ایک مقام کا نام ہے مدینہ سے چہہ میل پر وہی میقات ہے اہل مدینہ کا **عن** سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَكِبَ إِلَى رِيمٍ فَقَصَرَ الصَّلٰوةَ فِي مَسِيرِهِ ذٰلِكَ **ترجمہ** سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ انکے باپ عبداللہ بن عمر مدینہ سے سوار ہوئے ریم کو جانے کے لیے تو قصر کیا نماز کو راہ مین **کہا** یحیے نے کہا مالک نے کہ ریم مدینہ سے چار برد کے فاصلہ پر ہے **ف** برد برید کی جمع ہے ایک برید چار فرسخ کا ہوتا ہے اور ایک فرسخ تین میل کا تو چار برید کے اڑتالیس میل ہوئے اور اڑتالیس میل کے چوبیس کوس ہوتے ہین جو ہندوستان کی دو منزلین ہوئین اس سے دو منزل کی مسافت مین قصر کرنا ثابت ہوتا ہے **عن** سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَكِبَ إِلَى ذَاتِ النُّصُبِ فَقَصَرَ الصَّلٰوةَ فِي مَسِيرِهِ ذٰلِكَ **ترجمہ** سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر سوار ہوئے مدینہ سے ذات النصب کو تو

قصر کیا نماز کو راہ مین کہا مالک نے ذات النصب مدینہ سے چار برد ہوگا عن عبد اللہ بن عمر انہ کان یسافر الی
خیبر فیقصر الصلوٰۃ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سفر کرتے تھے مدینہ سے خیبر کا تو قصر کرتے تھے نماز کا ف مدینہ سے
خیبر ۹۶ میل ہے عبد الرزاق نے نافع سے روایت کیا کہ ادنے مسافت قصر کی اسقدر تھی عبد اللہ بن عمر کے نزدیک
(زرقانی) عن سالم بن عبد اللہ ان عبد اللہ بن عمر کان یقصر الصلوٰۃ فی مسیرۃ الیوم التام ترجمہ سالم
بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر قصر کرتے تھے نماز کا پورے ایکدن کی مسافت مین عن نافع انہ کان یسافر مع عبد اللہ
بن عمر البرید فلا یقصر الصلوٰۃ ترجمہ نافع سفر کرتے تھے عبد اللہ بن عمر کے ساتھ ایک برید کا تو نہین قصر کرتے تھے
نماز کا عن مالک انہ بلغہ ان عبد اللہ بن عباس کان یقصر الصلوٰۃ فی مثل ما بین مکۃ والطائف وفی
مثل ما بین مکۃ وعسفان وفی مثل ما بین مکۃ وجدۃ ترجمہ امام مالک کو پہنچا کہ عبد اللہ بن عباس قصر کرتے تھے
نماز کا اس قدر مسافت مین جتنی مکہ اور طائف کے بیچ مین ہے اور جتنی مکہ اور عسفان کے بیچ مین ہے اور جتنی مکہ اور جدہ کے
بیچ مین ہے کہا مالک نے یہ روایت بہت پسند ہے مجھے قصر کے باب مین اور یہ سب فاصلے چار برد کی ہون گی کہا
مالک نے نہ قصر کرے مسافر نماز کا جب تک نکل نہ جاوے آبادی سے شہر کے اور نہ ترک کرے قصر کو جب تک آبادی مین شہر کے
داخل نہ ہو یا اوسکے قریب نہو جاوے ف زرقانی نے کہا کہ یہ امر اجماعی ہے لیکن جب سفر کو نکلنے لگے تو قصر کہان سے
شروع کرے اسمین اختلاف ہے بعض سلف نے یہ کہا ہے کہ جب ارادہ سفر کا کر لیوے تو اپنے گھر سے قصر کر سکتا ہے اور ابن منذر
نے اسکو رد کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جتنی روایتین آئی ہین سب سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ بعد مدینہ سے باہر ہو جانیکے آپنے
قصر کیا صلوٰۃ المسافر اذا لم یجمع مکثا مسافر جب نیت اقامت کی نہ کرے اور یون ہی ٹھیر جاوے تو
قصر کریگا بیان عن سالم بن عبد اللہ ان عبد اللہ بن عمر کان یقول اصلی صلوٰۃ المسافر ما لم اجمع مکثا وان حبسنی ذلک
اثنتی عشرۃ لیلۃ ترجمہ سالم بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر کہتے تھے مین نماز قصر کیا کرتا ہون جب تک نیت نہین کرتا
اقامت کی اگرچہ بارہ راتون تک ٹھیرا رہون ف ترمذی نے کہا اجماع کیا اہل علم نے کہ اگر مسافر نیت اقامت کی نکرے
مگر کسی باعث سے ٹھیر جاوے تو وہ قصر کیا کرے اگرچہ کئی سال اسیطرح گذر جاوین عن نافع ان ابن عمر اقام بمکۃ
عشر لیال یقصر الصلوٰۃ الا ان یصلیہا مع الامام فیصلیہا بصلوتہ ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر مکہ مین دس رات
تک ٹھیرے رہے اور نماز کا قصر کرتے رہے مگر جب امام کے ساتھ پڑھتے تو پوری پڑھ لیتے صلوٰۃ المسافر اذا
اجمع مکثا مسافر جب نیت اقامت کی کرے تو اسکا بیان عن عطاء الخراسانی انہ سمع سعید بن المسیب یقول
من اجمع اقامۃ اربع لیال وہو مسافر اتم الصلوٰۃ ترجمہ سعید بن المسیب کہتے تھے جو شخص نیت کرے چار رات کی رہنے کی
تو وہ پوری پڑھے نماز کو کہا مالک نے مجھے یہ پسند ہے ف اور شافعی اور احمد اور ابو داؤد اور ایک جماعت علما کا یہی مذہب ہے دلیل انکی حدیث ہے
علا بن حضرمی کی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھیرے مہاجر بعد ادا کرنے ارکان حج کے مکہ مین تین دن اس سے

معلوم ہوا کہ اگر چار دن ٹھیرے گا تو مکہ کا مقیم ہو جاوے گا اور مہاجرین مدینہ کو اس زمانہ میں مکہ کی اقامت درست نہ تھی ثوری اور ابو حنیفہ کا مذہب یہ ہے کہ جب تک پندرہ روز کی اقامت کی نیت نکرے قصر کرتا رہے اور ایسا ہی مروی ہے ابن عمر اور ابن عباس سے طحاوی نے کہا کہ مخالفت ان دونوں صحابہ کی اور صحابیوں کی جانب سے ثابت نہیں ہے تو ضرور ہے عمل کرنا ان کی قول پر امام محمد نے موطا میں کہا کہ ہم اس روایت سعید بن المسیب سے جو مالک نے نقل کی ہے اخذ نہیں کرتے بلکہ ہمارے نزدیک جب تک مسافر پندرہ روز ٹھہرنے کی نیت نکرے قصر کیا جاوے اور یہی قول ہے ابن عمر اور ابن المسیب کا ابن ابی شیبہ نے مجاہد سے روایت کیا کہ ابن عمر جب پندرہ روز ٹھہرنے کی نیت کرتے تو نماز پوری پڑھتے (محلی و زرقانی) کہا یحیے نے سوال ہوا امام مالک سے قیدی کی نماز کا تو جواب دیا کہ قیدی مثل مقیم کے نماز پڑھے مگر جب مسافر ہو تو قصر کرے **صَلوٰةُ الْمُسَافِرِ اِذَا كَانَ اِمَامًا اَوْ وَرَآءَ اِمَامٍ** مسافر کا امام ہونا یا امام کے پیچھے نماز پڑھنا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ اِذَا قَدِمَ مَكَّةَ صَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَقُوْلُ يَا اَهْلَ مَكَّةَ اَتِمُّوْا صَلٰوتَكُمْ فَاِنَّا قَوْمٌ سَفْرٌ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب جب مدینہ سے مکہ میں آتے تو جماعت کے ساتھ دو رکعتیں پڑھا کر سلام پھیر دیتے پھر کہتے اے مکہ والو تم اپنی نماز پوری پڑھو کیونکہ ہم مسافر ہیں **ف** ترمذی نے اسحدیث کو مرفوعًا عمران بن حصین سے روایت کیا ہے کہ میں حاضر ہوا ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فتح مکہ میں تو آپ نے اقامت کی مکہ میں اٹھارہ راتوں تک نہیں پڑھتے تھے آپ مگر دو رکعتیں پھر فرماتے تھے اے شہر والو تم پڑھ لو چار رکعتیں کیونکہ ہم مسافر ہیں زرقانی نے کہا کہ اسناد اسکی ضعیف ہے **عَنْ** نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُصَلِّيْ وَرَاءَ الْاِمَامِ بِمِنًى اَرْبَعًا فَاِذَا صَلّٰى لِنَفْسِهٖ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر امام کے پیچھے منا میں چار رکعتیں پڑھتے تھے اور جب اکیلے پڑھتے تھے تو دو رکعتیں پڑھتے **عَنْ** صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ اَنَّهٗ قَالَ جَاءَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَعُوْدُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ صَفْوَانَ فَصَلّٰى لَنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقُمْنَا فَاَتْمَمْنَا **ترجمہ** صفوان بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر عیادت کرنے آئے عبد اللہ بن صفوان کی پاس تو دو رکعتیں پڑھائیں ہمکو پھر جب انہوں نے سلام پھیرا ہم اٹھے اور پورا کیا نماز کو **صَلوٰةُ النَّافِلَةِ فِي السَّفَرِ بِالنَّهَارِ وَاللَّيْلِ** سفر میں رات اور دن کو نفل پڑھنے کا بیان اور جانور پر نماز پڑھنے کا بیان **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ يُصَلِّيْ مَعَ صَلٰوةِ الْفَرِيْضَةِ فِي السَّفَرِ شَيْئًا قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا اِلَّا مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَاِنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ عَلَى الْاَرْضِ وَعَلٰى رَاحِلَتِهٖ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهٖ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سفر میں فرض کے ساتھ نفل نہیں پڑھتے تھے نہ آگے فرض کے نہ بعد فرض کے مگر رات کو زمین پر اوترکے اور کبھی اونٹ ہی پر نفل پڑھتے تھے اگرچہ منہ اونٹ کا قبلہ کیطرف نہ ہوتا **ف** صحیح مسلم میں حفص بن عاصم سے روایت ہے کہ میں عبد اللہ بن عمر کے ساتھ ہوا مکہ کی راہ میں تو ظہر کی دو رکعتیں فرض کی پڑھ کر چلے آئے اور ہم بھی اون کے ساتھ چلے آئے پھر دیکھا لوگوں کو نماز پڑھتے ہوئے پوچھا کیا پڑھتے ہیں لوگوں نے کہا سنت پڑھتے ہیں ابن عمر نے کہا کہ میں ساتھ رہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر اور عثمان کے ان میں سے کوئی دو رکعتوں فرض سے زیادہ نہ پڑھتا تھا پھر اس آیت کو پڑھا

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ زرقانی نے کہا کہ بعض احادیث مین کبھی کبھی نفل پڑہنا سفر مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے ثابت ہے ابو داؤد و ترمذی نے براء بن عازب سے روایت کیا کہ مینے اٹھارہ سفر کیے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور
کبھی ترک نہین کی آپ نے دو رکعتین سنت کی قبل ظہر کے اور تمام سلف سے جواز سنتون کے پڑہنے کا سفر مین ثابت ہے
مترجم کہتا ہے کہ ہمارے مشائخ کا طریقہ سفر مین یہ ہے کہ سوا فجر کی سنتون کے اور ایک رکعت وتر کے کوئی سنت نہین پڑہتے
بلکہ صرف فرض پڑہ لیتے ہین اور ظہر عصر اور مغرب عشا کو جمع کرتے ہین کبھی جمع تقدیم کبھی جمع تاخیر رضی اللہ عنہم
عَنْ مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ قَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَعُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَاَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ كَانُوْا يَتَنَفَّلُوْنَ فِي السَّفَرِ **ترجمہ** امام
مالک کو پہنچا کہ قاسم بن محمد اور عروہ بن الزبیر اور ابوبکر بن عبد الرحمن نفل پڑہا کرتے تہے سفر مین کہا یحیی نے سوال ہوا امام مالک سے
سفر مین نفل پڑہنے کا تو جواب دیا کہ کچھ قباحت نہین ہے اور بعض اہل علم سے مجھے پہونچا ہے کہ وہ نفل پڑہتے تہے سفر مین
عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَرٰى ابْنَهُ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَتَنَفَّلُ فِي السَّفَرِ فَلَا يُنْكِرُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ **ترجمہ** نافع سے روایت
ہے کہ عبد اللہ بن عمر اپنے بیٹے عبید اللہ کو سفر مین نفل پڑہتے ہوئے دیکہتے تہے پہر کچھ انکار نکرتے تہے اون پر **ف** اس اثر
سے جواز ثابت ہوا اور اس مین کسیکو کلام نہین ہے غرض ہماری اولویت سے ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ رَاَيْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَهُوَ عَلٰى حِمَارٍ وَهُوَ مُتَوَجِّهٌ اِلٰى خَيْبَرَ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ مین نے دیکھا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑہتے ہوئے گدہے پر اور رخ آپ کا خیبر کی جانب تہا **ف** رکوع اور سجود اشارہ سے کرتے تہے
زرقانی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ فِي السَّفَرِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهٖ
قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے تھے اونٹ پر سفر مین جسطرف اونٹ کا منہہ ہوتا تہا اوسیطرف اپنا منہ کرتے تھے
عبد اللہ بن دینار نے کہا کہ عبد اللہ بن عمر بہی ایسا کرتے تھے **ف** یعنی نفل نماز پڑہتے تھے اسلئے کہ فرض بغیر
کے سواری پر درست نہین اور پہلے حدیث مین عبد اللہ بن عمر نے جو بیان کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی
اور عمر رضی اور عثمان رضی سفر مین فرض پر زیادہ نکرتے تہے اس سے یہ غرض ہے کہ نوافل کو زمین پر نہین پڑہتے تہے بلکہ اونٹ یا سواری
پر پڑہلیتے تہے پس اب یہ روایت اس روایت کی مخالف نہوگی واللہ اعلم **عَنْ** يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّهُ قَالَ رَاَيْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فِي
سَفَرٍ وَهُوَ يُصَلِّيْ عَلٰى حِمَارٍ وَهُوَ مُتَوَجِّهٌ اِلٰى غَيْرِ الْقِبْلَةِ يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ اِيْمَاءً مِنْ غَيْرِ اَنْ يَضَعَ وَجْهَهُ عَلٰى شَيْءٍ **ترجمہ** یحیی بن سعید
سے روایت ہے کہ مینے دیکھا حضرت انس کو نماز پڑہتے تہے سفر مین گدہے پر اور منہ انکا قبلہ کیطرف نہ تہا رکوع اور سجدہ اشارہ سے کرلیتے تہے
بغیر اس امر کے کہ منہ اپنا کسی چیز پر رکہین **ف** بخاری و مسلم نے زیادہ کیا کہ انس کہتے تہے اگر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو ایسا کرتے نہ دیکہتا تو مین نکرتا **صَلٰوةُ الضُّحٰى** چاشت کی نماز کا بیان جسکو اشراق کی نماز بہی کہتے ہین وقت
اسکا آفتاب کے بلند ہونے سے دوپہر تک ہے **عَنْ** اُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

[illegible]

صلى عام الفتح ثماني ركعات ملتحفا في ثوب واحد **ترجمہ** ام ہانی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس
سال مکہ فتح ہوا آٹھ رکعتیں چاشت کی پڑھیں ایک کپڑا اوڑھ کر **عن** ام ہانئ بنت ابی طالب تقول ذهبت الى رسول الله صلى
الله عليه وسلم عام الفتح فوجدته يغتسل وفاطمة ابنته تستره بثوب قالت فسلمت عليه فقال من هذه فقلت ام هانئ
بنت ابی طالب فقال مرحبا بام هانئ فلما فرغ من غسله قام فصلى ثماني ركعات ملتحفا في ثوب واحد ثم انصرف فقلت
يا رسول الله زعم ابن امي علي انه قاتل رجلا اجرته فلان بن هبيرة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم قد اجرنا من
اجرت يا ام هانئ قالت ام هانئ وذلك ضحى **ترجمہ** ام ہانی سے روایت ہے کہ میں گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جس سال
فتح ہوا مکہ تو پایا میں نے آپ کو غسل کرتے ہوئے اور فاطمہ بیٹی آپ کی چھپائے ہوئی تھیں آپ کو ایک کپڑے سے کہا ام ہانی نے سلام
کیا میں نے آپ کو تو پوچھا آپ نے کون ہے میں نے کہا ام ہانی بیٹی ابوطالب کی تب فرمایا آپ نے خوشی ہو ام ہانی کو پھر جب فارغ ہوئے آپ
غسل سے کھڑے ہو کر آٹھ رکعتیں پڑھیں ایک کپڑا لپیٹ کر جب نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے کہا یا رسول اللہ میرے بھائی علی کہتے ہیں میں
مار ڈالوں گا اوس شخص کو جسکو تو نے پناہ دی ہے وہ شخص فلانا بیٹا ہبیرہ کا ہے پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم نے
پناہ دی اوس شخص کو جسکو تو نے پناہ دی اے ام ہانی کہا ام ہانی نے اوسوقت چاشت کا وقت تھا **ف** اس حدیث سے آٹھ رکعتیں
ضحے کی معلوم ہوئیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ امان دینا عورت کا صحیح ہے اور یہی مذہب ہے ائمہ اربعہ کا **عن**
عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم انها قالت ما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي سبحة الضحى قط واني
لاسبحها وان كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ليدع العمل وهو يحب ان يعمل به خشية ان يعمل به الناس فيفرض
عليهم **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا نہیں دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز چاشت کی پڑھتے
ہوئے کبھی مگر میں پڑھتی ہوں اسکو اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا قاعدہ تھا کہ ایک بات کو دوست رکھتے تھے مگر اسکو نہیں کرتے
تھے اس خوف سے کہ لوگ بھی وہ کام کرنے لگیں اور وہ فرض ہو جاوے **ف** اور صحابہ کی روایت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کا نماز ضحے پڑھنا ثابت ہے صحیح روایتوں میں حضرت عائشہ کا نہ دیکھنا ضرر نہیں کرتا چنانچہ عبد الرحمن بن عوف اور عبد اللہ بن
مسعود اور عبد اللہ بن عمر کو بھی اس نماز کا علم نہ تھا اور نہ وہ اوسکو پڑھتے تھے لیکن مسلم نے روایت کیا عائشہ سے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نماز ضحے کی چار رکعتیں پڑھتے تھے اور زیادہ کرتے تھے جسقدر اللہ چاہتا مگر یہ حدیث اوس حدیث
کے منافی نہیں ہے اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کبھی ضحے کی نماز پڑھتے تھے پس جائز ہے کہ حضرت عائشہ
نے اپنی آنکھوں سے اوسے نہ دیکھا ہو مگر جس شخص نے دیکھا تھا اوس سے سنکر پڑھنے کا حال اون کو معلوم ہوا جب تو
حضرت عائشہ نے کہا میں اسکو پڑھا کرتی ہوں اگر بالکل حضرت نے اوسے نہ پڑھا ہوتا تو حضرت عائشہ کب پڑھتیں
عن عائشة ام المؤمنين انها كانت تصلي الضحى ثماني ركعات ثم تقول لو نشر لي ابواي ما تركتهن
ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ نماز ضحے کی آٹھ رکعتیں پڑھا کرتیں پھر کہتیں اگر میری ماں باپ جی اوٹھیں تو میں ان

رکعتوں کو نہ چھوڑ دوں **عن** انس بن مالك ان جدته مليكة دعت رسول الله صلى الله عليه وسلم لطعام فاكل منه ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قوموا فلاصلي لكم قال انس فقمت الى حصير لنا قد اسود من طول ما لبس فنضحته بماء فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم وصففت انا واليتيم وراءه والعجوز من ورائنا فصلى لنا ركعتين ثم انصرف **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے کہ انکی نانی ملیکہ نے دعوت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہایا آپ نے کہانا پھر فرمایا کہ کھڑے ہو تا کہ مین نماز پڑہوں تمہارے واسطے کہا انس نے پس کھڑا ہوا مین ایک بوریے کیطرف جو سیاہ ہوگیا تھا بوجہ برتا ہونیکے تو بھگویا مینے اسکو پانی سے اور کھڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوپر اور صف باندہی مینے اور یتیم نے پیچھے آپکے اور بڑہیا نے پیچھے ہمارے تو پڑہائین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتین پھر چلے گئے آپ **ف** یہ دعوت طلوع آفتاب کے بعد تہی اسوجہ سے یہ نماز ضحے کی سمجھی گئی اس حدیث سے بہت سے مسائل معلوم ہوئے عورت کی دعوت قبول کرلینا پرانی فرش پر جس کی نجاست اور طہارت کا حال معلوم نہو نماز پڑہ لینا نفل نمازونکو جماعت سے پڑہنا اور ایک مرد ایک لڑکے کا پیچھے امام کے صف باندہکر کھڑا ہونا عورت کا مردون کے پیچھے کھڑے ہونا **عن** عبد الله بن عتبة بن مسعود انه قال دخلت على عمر بن الخطاب بالهاجرة فوجدته يسبح فقمت وراءه فقربني حتى جعلني حذاءه عن يمينه فلما جاء يرفا تاخرت فصففنا وراءه **ترجمہ** عبد اللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ مین گیا عمر بن الخطاب پاس گرمی کے وقت تو پایا مینے انکو نفل پڑہتے ہوئے پس کھڑا ہونے لگا مین پیچھے انکے سو قریب کرلیا انہوں نے مجھکو اور کھڑا کیا آپنے برابر اپنے طرف بعد اوسکے جب آیا یرفا تو پیچھے ہٹ گیا مین اور صف باندہی ہم دونو نے پیچھے حضرت عمر کے **ف** یرفا حضرت عمر کے خادم کا نام تہا اس حدیث سے بہی نوافل مین امامت اور جماعت کا جائز ہونا معلوم ہوا

التشديد في ان يمر احد بين يدي المصلي

نمازی کے سامنے سے چلے جانیکا بیان **عن** ابي سعيد الخدري ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا كان احدكم يصلي فلا يدع احدا يمر بين يديه وليدراه ما استطاع فان ابى فليقاتله فانما هو شيطان **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب تم مین سے کوئی نماز پڑہتا ہو تو کسی کو اپنے سامنے سے جانے ندے اگر کوئی جانا چاہے تو اوسکو اشارہ سے منع کرے اگر نہ مانے تو پہر زور سے منع کرے اسلیے کہ وہ شیطان ہے **ف** یعنے شیطان کا سا کام کرتا ہے کیونکہ باوصف منع کرنے کے برے کام سے باز نہین آتا بعضون نے کہا فلیقاتلہ سے مراد یہ ہے کہ بعد نماز کے اس سے لڑے اور جہگڑا کرے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز مین ہاتہہ سے اشارہ کرنا درست ہے **عن** ابي جهيم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو يعلم المار بين يدي المصلي ماذا عليه لكان ان يقف اربعين خيرا له من ان يمر بين يديه قال ابو النضر لا ادري اقال اربعين يوما او شهرا او سنة **ترجمہ** ابو جہیم سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر جان لے گذرنے والا سامنے سے نمازی کے کہ کتنا عذاب ہے اوسپر البتہ چالیس (دن یا مہینے یا برس) کھڑا رہے تو بہتر معلوم ہو اوسکو

گذر جانے سے ننگ ہے اس روایت مین ابو النضر کو **ف** ابن ماجہ اور ابن حبان کی روایت مین ہے کہ سو برس تک کھڑا رہے تو بہتر معلوم ہوا وسکو اس ایک قدم سے اس حدیث سے نمازی کے سامنے سے چلے جانے کی بڑی وعید ثابت ہوئی مگر افسوس ہے کہ اس زمانہ مین لوگ اس فعل کو آسان سمجھتے ہین علے الخصوص حرمین شریفین مین تو بلا تکیر نمازی کے سامنے سے لوگ آتے جاتے ہین وہان کے علما کو بھی اسطرف توجہ نہین ہے کہ عوام کو منع کرتے ہین **عن** عطاء بن یسار اَنَّ کَعْبَ الْاَحْبَارِ قَالَ لَوْ یَعْلَمُ الْمَارُّ بَیْنَ یَدَیِ الْمُصَلِّیْ مَاذَا عَلَیْہِ لَکَانَ اَنْ یُّخْسَفَ بِہٖ خَیْرًا لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّمُرَّ بَیْنَ یَدَیْہِ **ترجمہ** عطا بن یسار سے روایت ہے کہ کعب الاحبار نے کہا جو شخص گذرتا ہے نمازی کے سامنے سے اگر اسکو معلوم ہو عذاب اُس فعل کا البتہ اگر دہنس جاوے زمین مین تو اچھا معلوم ہو اُسکو سامنے گذر جانے سے **عن** نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ کَانَ لَا یَمُرُّ بَیْنَ یَدَیْ اَحَدٍ وَّلَا یَدَعُ اَحَدًا یَّمُرُّ بَیْنَ یَدَیْہِ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر نہین گذرتے تھے نمازی کسی کے سامنے سے اور نہ اپنے سامنے کسیکو گذرنے دیتے تھے

اَلرُّخْصَۃُ فِی الْمُرُوْرِ بَیْنَ یَدَیِ الْمُصَلِّیْ

نمازی کے سامنے سے گذر جانے کی اجازت **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّہٗ قَالَ اَقْبَلْتُ رَاکِبًا عَلٰی اَتَانٍ وَّاَنَا یَوْمَئِذٍ قَدْ نَاہَزْتُ الْاِحْتِلَامَ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ لِلنَّاسِ بِمِنًی فَمَرَرْتُ بَیْنَ یَدَیْ بَعْضِ الصَّفِّ فَنَزَلْتُ فَاَرْسَلْتُ الْاَتَانَ تَرْتَعُ وَدَخَلْتُ فِی الصَّفِّ فَلَمْ یُنْکِرْ ذٰلِکَ عَلَیَّ اَحَدٌ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ مین گدہی پر سوار ہو کر آیا اور سن میرا قریب بلوغ کے تہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہا رہے تہے منا مین تو گذر گیا مین تہوڑی صف کے سامنے سے پہر اوترا مین اور چہوڑ دیا گدہی کو وہ چرتی رہی اور مین صف مین شریک ہو گیا بعد نماز کے کسی نے کچہ برا نہ مانا **ف** اسوجہ سے کہ امام کے سامنے سترہ ہوگا اور امام کا سترہ مقتدیون کو کفایت کرتا ہے اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا گدہے کا سامنے سے گذرنا نماز کو نہین توڑتا اور ایسا ہی عورت اور سیاہ کتی کا سامنے سے گذر جانا نماز کو فاسد نہین کرتا لیکن امام احمد کے نزدیک اگر سیاہ کتا نمازی کے سامنے سے گزر جاوے تو نماز فاسد ہو جاوے گی **عن** مَالِکٍ اَنَّہٗ بَلَغَہٗ اَنَّ سَعْدَ بْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ کَانَ یَمُرُّ بَیْنَ یَدَیْ بَعْضِ الصُّفُوْفِ وَالصَّلٰوۃُ قَائِمَۃٌ **ترجمہ** امام مالک کو پہنچا کہ سعد بن ابی وقاص صفون کے سامنے سے گذر جاتے تہے نماز مین کہا مالک نے مین اس فعل کو جائز جانتا ہون اُس صورت مین کہ نماز کھڑی ہو جاوے اور امام تکبیر تحریمہ کہہ لیوے اور آدمی کو اندر جانے کی جگہہ نہ ملے بغیر صفون کے سامنے سے جائے ہوئے **ف** لیکن یہ بھی ضرور ہے کہ اندر جانے کی کوئی ضرورت واقع ہو مثلاً پہلی صف مین کچہ جگہہ خالی ہو یا اور کوئی باعث ہو ورنہ جائز نہین الا اس صورت مین کہ امام کے سامنے سترہ ہووے **عن** مَالِکٍ اَنَّہٗ بَلَغَہٗ اَنَّ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ لَا یَقْطَعُ الصَّلٰوۃَ شَیْءٌ مِّمَّا یَمُرُّ بَیْنَ یَدَیِ الْمُصَلِّیْ **ترجمہ** امام مالک کو پہنچا حضرت علی سے کہتے تہے نمازی کے سامنے سے کوئی چیز بھی گذر جاوے مگر نماز اوسکی نہین ٹوٹتی **ف** اس حدیث کو سعید بن منصور نے حضرت علی اور عثمان سے موقوفاً روایت کیا ہے زرقانی **عن** سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ کَانَ یَقُوْلُ لَا یَقْطَعُ الصَّلٰوۃَ شَیْءٌ مِّمَّا یَمُرُّ بَیْنَ یَدَیِ الْمُصَلِّیْ **ترجمہ** سالم بن عبد اللہ سے روایت

ہے کہ عبد اللہ بن عمر کہتے تھے نمازی کے سامنے سے کوئی چیز بھی گذر جاوے مگر اسکی نماز نہیں ٹوٹتی **ف** دارقطنی نے یہ حدیث
مرفوعاً روایت کیا ہے مگر اسکی اسناد ضعیف ہے اور ابو داؤد نے ابو سعید سے اور دارقطنی نے انس اور ابی امامہ سے مثل اسکی روایت
کیا ہے اور طبرانی نے اوسط میں جابر سے ایسا ہی اخراج کیا ہے مگر اسناد ان سب روایتوں کی ضعیف ہے یہی مذہب ہے مالک اور
شافعی اور ابو حنیفہ اور جمہور علما کا اور ایک قوم کے نزدیک عورت یا گدہے یا سیاہ کتے کے سامنے نکلجانے سے نماز فاسد ہو جاتی
ہے کیونکہ ابو ذر کی حدیث میں ہے کہ جب کوئی تم میں سے نماز کو کھڑا ہو تو اپنے سامنے کوئی چیز پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر
رکھ لے ورنہ توڑ دیگی نماز اسکی عورت اور گدہا اور سیاہ کتا الحدیث روایت کیا اسکو مسلم نے اور بھی مسلم نے مرفوعاً ابو ہریرہ
سے روایت کیا کہ نماز ٹوٹ جاتی ہے عورت اور گدہے اور کتے کے سامنے گذر جانے سے اور اگر سامنے کوئی چیز مثل پالان کی لکڑی کے
ہو تو ان سب آفات سے نماز بچ جاتی ہے محققین اہلحدیث کا مذہب ہے کہ حدیثیں نماز ٹوٹ جانیکی عورت اور گدہے اور کتے کے گذر جانے
سے صحیح ہیں اور حدیث نہ ٹوٹنے نماز کی کسی چیز سے ضعیف ہے اس قابل نہیں کہ معارض ہو ان احادیث صحیحہ کے البتہ اسنادًا صحیح
ہے بہتر علی الخصوص جسکہ اوس میں احتیاط بھی ہو واللہ اعلم ۔ قاضی شوکانی نے نیل الاوطار میں اس مقام پر بہت بسط کیا ہے
خلاصہ تحقیق یہ ہے کہ سیاہ کتے اور عورت حائض کے گذر جانے سے بیشک نماز ٹوٹ جاتی ہے اور گدہے اور عورت غیر
حائض اور کتے سے جو سیاہ نہیں ہے نماز ٹوٹنے میں کلام ہے

سُتْرَةُ الْمُصَلِّي فِي السَّفَرِ سفر میں سترہ کا بیان

سفر میں سترہ کا بیان

عن مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَسْتَتِرُ بِرَاحِلَتِهِ اِذَا صَلّٰى **ترجمہ** امام مالک کو پہنچا کہ عبد اللہ بن
عمر اپنے اونٹ کو سترہ بنا لیتے جب نماز پڑھتے سفر میں **ف** صحیحین میں یہ فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے

عن هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ اَنَّ اَبَاهُ كَانَ يُصَلِّي فِي الصَّحْرَاءِ اِلٰى غَيْرِ سُتْرَةٍ **ترجمہ** ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ اون کے
باپ نماز پڑھتے تھے صحرا میں بغیر سترہ کے **ف** شاید وجہ یہ ہے کہ وہاں کسی کے آنے یا گذرنیکا احتمال نہ تھا ایسے مقام پر سترہ لگانا
ہی کچھ ضرور نہیں ہے سترہ وہاں چاہیے جہاں کسی کا گذرنے کا احتمال ہو

مَسْحُ الْحَصْبَاءِ فِي الصَّلٰوةِ نماز میں کنکروں کا ہٹانا

نماز میں کنکروں کا ہٹانا

عن اَبِي جَعْفَرٍ الْقَارِيِّ اَنَّهُ قَالَ رَاَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اِذَا اَهْوٰى لِيَسْجُدَ مَسَحَ الْحَصْبَاءَ لِمَوْضِعِ جَبْهَتِهِ
مَسْحًا خَفِيْفًا **ترجمہ** ابو جعفر قاری سے روایت ہے کہ دیکھا میں نے عبد اللہ بن عمر کو جب جھکتے تھے سجدہ کے لیے تو اپنے سجدے کے مقام
سے ہلکے سے کنکریوں کو ہٹا دیتے تھے

عن يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ اَبَا ذَرٍّ كَانَ يَقُوْلُ مَسْحُ الْحَصْبَاءِ مَسْحَةً وَاحِدَةً
وَتَرْكُهَا خَيْرٌ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ **ترجمہ** یحیی بن سعید سے روایت ہے کہ پہنچا انکو کہ ابو ذر کہتے تھے کنکریوں کا ہٹانا ایک بار درست ہے اور
نہ ہٹانا سرخ اونٹوں سے بہتر ہے **ف** احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے ابو ذر سے مرفوعاً روایت
کیا کہ جب کوئی تم میں سے نماز کو کھڑا ہو جاوے تو رحمت اوسکے سامنے ہوتی ہے پس نہ ہٹاوے کنکریوں کو اور عبد الرزاق نے ابو ذر
سے روایت کیا کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ہر چیز کو پوچھا یہاں تک کہ کنکریاں ہٹانے کو بھی پوچھا تو آپ نے ایکبار کی
اجازت دی پھر کہا چھوڑ دے اور امام احمد نے جابر سے روایت کی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کنکریاں

ہٹانیکو آپنے ایکبار کی اجازت دی اور کہا کہ اگر تو باز رہے اس سے تو بہتر ہے سوا ڈھونڈ کا بی آنکہہ والون سی اور جن صحابہ سے کنکریان ہٹانا ثابت ہی وہ اوسی ہو تعبیر ہے کہ سجدہ نہ ہو سکتا ہو اگر سجدہ ہو سکتا ہو تو نہ ہٹانا اولے ہی **مَا جَاءَ فِي تَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ** صفین برابر کرنیکا بیان **عَنْ** نَافِعٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَاْمُرُ بِتَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ فَاِذَا جَاءُوْهُ فَاَخْبَرُوْهُ اَنْ قَدِ اسْتَوَتْ كَبَّرَ **ترجمہ** نافع سے روایت ہی کہ حضرت عمر بن الخطاب لوگون کو صفین برابر کرنیکا حکم دیتے تھے جب وہ لوگ لوٹ کر خبر دیتے کہ صفین برابر ہو گئین اسوقت تکبیر کہتے **ف** ابو داؤد اور ابن خزیمہ اور حاکم نے باسناد صحیح روایت کیا ابن عمر سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے برابر کرو صفون کو اور مونڈھے سے مونڈھا ملاؤ اور بیچ مین جگہہ جو خالی ہو اسکو بند کرو اور بیچ مین خالی جگہہ شیطان کے واسطے نہ چھوڑو اور بخاری نے انس سے روایت کیا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے برابر کرو صفون کو کیونکہ صفین برابر کرنا نماز کو قائم کرنیسے ہے اور ایک روایت مین مسلم اور ابو داود کے ہے کہ نماز کے تمہ سے ہے اور ایک روایت مین بخاری کی ہے کہ صفین اپنی برابر کرو ورنہ اللہ جل جلالہ تمہارے بیچ مین پھوٹ ڈالدیگا اسیطرح بہتیری حدیثین صفین برابر کرنے کی تاکید مین آئی ہین مگر افسوس ہی کہ اس زمانہ مین لوگون کو جیسا چاہیے ویسا اسکا خیال نہین اللہ انکو ہدایت کرے **عَنْ** مَالِكِ بْنِ اَبِي عَامِرٍ الْاَصْبَحِيِّ اَنَّهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَقَامَتِ الصَّلٰوةُ وَاَنَا اُكَلِّمُهُ فِيْ اَنْ يَفْرِضَ لِيْ فَلَمْ اَزَلْ اُكَلِّمُهُ وَهُوَ يُسَوِّي الْحَصْبَاءَ بِنَعْلَيْهِ حَتّٰى جَاءَهُ رِجَالٌ قَدْ كَانَ وَكَّلَهُمْ بِتَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ فَاَخْبَرُوْهُ اَنَّ الصُّفُوفَ قَدِ اسْتَوَتْ فَقَالَ لِيَ اسْتَوِ فِي الصَّفِّ ثُمَّ كَبَّرَ **ترجمہ** مالک بن ابی عامر اصبحی سے روایت ہی کہ تھا مین عثمان بن عفان کے ساتھ اتنے مین تکبیر ہوئی نماز کی اور مین ان سے باتین کرتا رہا اس لیے کہ میرا کچھہ وظیفہ مقرر کرین اور وہ برابر کرتے رہے کنکریون کو اپنے جوتون سے یہانتک کہ آن پہنچے وہ لوگ جنکو صفین برابر کرنیکے لیے مقرر کیا تھا اور انہون نے خبر دی انکو اس بات کی کہ صفین برابر ہو گئین تو کہا مجھسے کہ شریک ہو جا صف مین پھر تکبیر کہی **ف** اس اثر سے باتین کرنیکا جواز تکبیر کیوقت ثابت ہوتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ امام کو بعد تکبیر کے تھوڑا وقفہ کرنا چاہیے جبتک صفون کے برابر کرنے کی خبر نہ آجاوے **وَضْعُ الْيَدَيْنِ اِحْدٰهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فِي الصَّلٰوةِ** نماز مین داہنا ہاتھ بائین ہاتھ پر رکھنا **عَنْ** عَبْدِ الْكَرِيْمِ بْنِ اَبِي الْمُخَارِقِ الْبَصْرِيِّ اَنَّهُ قَالَ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ اِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ وَوَضْعُ الْيَدَيْنِ اِحْدٰهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فِي الصَّلٰوةِ يَضَعُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى وَتَعْجِيْلُ الْفِطْرِ وَالْاِسْتِينَاءُ بِالسَّحُوْرِ **ترجمہ** عبد الکریم سے روایت ہی کہ اونہون نے کہا نبوت کی باتون مین سے یہ بات ہی کہ جب تجھے حیا نہ ہو تو جو چاہے کر اور نماز مین داہنا ہاتھ بائین ہاتھ پر رکھنا اور روزہ جلدی افطار کرنا اور سحری کھانے مین دیر کرنا یعنے صبح کے قریب کھانا **ف** زرقانی نے کہا کہ یہ امر اتفاقی ہے مگر اس کے مقام مین اختلاف ہے کوئی موضع معروف نہین ہے عبد الوہاب نے کہا شافعی کا مذہب ہی کہ سینہ کے نیچے اور ناف کے اوپر رکھے اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ناف کے نیچے رکھے اور امام مالک سے دو روایتین ہین ایک روایت مین ہاتھ باندہو

صفوں برابر کرنیکا بیان

نماز مین داہنا ہاتھ بائین ہاتھ پر رکھنا

اور ایک روایت مین چھوڑ دے لیکن یہ روایت ثانی کی کوئی دلیل احادیث اور افعال صحابہ سے پائی نہین جاتی اور ابن المنذر
نے امام مالک سے اسکو نقل نہین کیا مگر اکثر اصحاب مالک کے ارسال کیطرف گئے ہین **مترجم** کہتا ہے کہ صحیح ابن خزیمہ
مین باسناد صحیح مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ سینہ پر باندہے اور ابوداؤد مین حضرت علی کا قول
مذکور ہے کہ سنت ہے ایک کف کا دوسری کف پر رکھنا ناف کے نیچے اور ابن ابی شیبہ نے وائل بن حجر سے مرفوعًا تحت
السرۃ کو نقل کیا ہے اور سب واسع ہے اہل التحقیق کے نزدیک مگر ہاتھ چھوڑنا بالکل مرجوح ہے اصحاب مالکیہ کو اسپر
عمل نہ چاہیے اور احادیث صحیحہ پر جو ہاتھ باندہنے مین طرق متعددہ سے وارد ہین عمل کرنا چاہیے علی الخصوص اس
صورت مین کہ امام مالک نے موطا مین بہی ہاتہ باندہنے کو ثابت کیا ہے **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ قَالَ كَانَ النَّاسُ
يُؤْمَرُونَ اَنْ يَّضَعَ الرَّجُلُ الْيَدَ الْيُمْنٰى عَلٰى ذِرَاعِهِ الْيُسْرٰى فِي الصَّلٰوةِ قَالَ اَبُوْحَازِمٍ وَّلَا اَعْلَمُ اِلَّا اَنَّهٗ يَنْمِيْ ذٰلِكَ
ترجمہ سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ لوگ حکم کیے جاتے تہے نماز مین داہنا ہاتہ
بائین ہاتہ پر رکہنے کا کہا ابوحازم نے کہ مین یہی سمجہتا ہون کہ سہل اس حدیث کو مرفوع کرتے تہے **ف** روایت کیا
ہے کہا ابن خزیمہ نے وائل سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتہ سینہ پر باندہے اور بزار نے
روایت کیا کہ نزدیک سینہ کے باندہے اور زیادات مسند مین ہے حضرت علی کی حدیث سے کہ انہون نے ہاتہ نیچے
ناف کے باندہے مگر اسناد اسکی ضعیف ہے

اَلْقُنُوْتُ فِی الصُّبْحِ صبح کی نماز مین قنوت پڑہنے کا بیان

عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَقْنُتُ فِیْ شَیْءٍ مِّنَ الصَّلٰوةِ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر
قنوت نہین پڑہتے تہے کسی نماز مین **ف** احادیث صحیحہ سے قنوت پڑہنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز صبح
مین بعد رکوع کے ثابت ہے اور ترک بہی ثابت ہے سچ یہ ہے کہ اکثر آپ نے ترک کیا کبہی کبہی پڑہا ہے بددعا
کے لیے کفار پر امام ہمام ابن القیم نے کتاب الصلوۃ مین لکہا ہے کہ احادیث متفق ہو گئین اسپر کہ آپ نے قنوت
پڑہا بعد رکوع کے اور وہ بہی کسی عارضہ سے پہر چہوڑ دیا اوسکو امام احمد نے کہا کہ احادیث صحیحہ اکثر اسیطرف
ہین کہ آپ نے وتر مین بہی قنوت بعد رکوع کے پڑہا ہے تو عمل اسپر اولے ہے اور قبل رکوع کے بہی جائز
ہے وتر مین جو قنوت صحیح طور سے ثابت ہے وہ یہ ہے اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ فِیْمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَيْتَ اخیر تک اور
یہ قنوت اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ الی آخرہ بسند ضعیف ابن مسعود سے موقوفًا مروی ہے صحاح مین اسکا ذکر نہین
ہے ابن القیم نے کتاب الصلوۃ مین لکہا ہے کہ عبدوس بن مالک عطار نے سوال کیا امام احمد بن حنبل سے کہ مین ایک
شخص مسافر ہون بصرہ کے رہنے والا اور ہمارے وہان لوگون نے چند امور مین اختلاف کیا ہے تو ہم چاہتے
ہین کہ آپ سے پوچہین کہا اونہون نے کہہ مین نے کہا کہ بصرہ مین بعض لوگ نماز مین قنوت پڑہا کرتے ہین
اون کے پیچہے نماز درست ہے امام احمد نے جواب دیا کہ ہان درست ہے اگلے زمانہ مین لوگ نماز

صبح کی نماز مین قنوت پڑہنے کا بیان

پڑھا کرتی تہے اون لوگون کی پیچہے جو قنوت پڑہا کرتے تہے اور جو نہین پڑہتے تہے البتہ اگر قنوت مین کوئی حرف یا دعا اپنی
طرف سی زیادہ کرین جیسے انا نستعینک یا عذابک الجد یا نحفد تو توا اپنی نماز کو توڑ کر الگ ہوجا انتہی مترجم کہتا ہے کہ اس قول سی
امام احمد کی ثابت ہوتا ہے کہ اللہم انا نستعینک و نستغفرک الخ اس قنوت کی کوئی اصل صحیح حدیث سی نہین پائی جاتی مگر جزری نے
حصن حصین مین ابن السنی کی اذکار اور ابن ابی شیبہ کی مصنف او بیہقی کی سنن کبیر سے اس قنوت کو کسیقدر مرفوعا
اور کسیقدر موقوفا ابن مسعود اور عمر بن الخطاب سی نقل کیا ہے اور ابتدا سے کتاب مین جزری نے لکہا ہے ارجو ان یکون
جمیع ما فیہ صحیحا اس وجہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اسناد بہی اس کی صحیح ہو آیندہ العلم عند اللہ ۔ ہمارے مشائخ دعا قنوت
مین اللہم اہدنی فیمن ہدیت الخ جو سند صحیح سی مروی ہے پڑہا کرتے ہین **اَلنَّهْيُ عَنِ الصَّلٰوةِ وَالْاِنْسَانُ**
يُرِيْدُ حَاجَتَهٗ پاخانہ یا پیشاب کیحاجت کیوقت نماز نہ پڑہنا **عَنْ** عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْاَرْقَمِ كَانَ يَؤُمُّ
اَصْحَابَهٗ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ يَوْمًا فَذَهَبَ لِحَاجَتِهٖ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا
اَرَادَ اَحَدُكُمُ الْغَائِطَ فَلْيَبْدَاْ بِهٖ قَبْلَ الصَّلٰوةِ **ترجمہ** عروہ بن الزبیر سی روایت ہے کہ عبد اللہ بن الارقم امامت کرتے
تہے اپنے لوگون کی تو ایک دن جب نماز طیار ہوئی چلے گئے حاجت کو پہر آئے اور بولے کہ سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے فرماتے تہے جب قصد کرے کوئی تم مین سے پاخانہ کا تو پہلے پاخانہ کر لیوے پہر نماز پڑہے **عَنْ** زَيْدِ بْنِ
اَسْلَمَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لَا يُصَلِّيَنَّ اَحَدُكُمْ وَهُوَ ضَامٌّ بَيْنَ وَرِكَيْهِ **ترجمہ** حضرت عمر نے فرمایا کوئی تم
مین سی نماز نہ پڑہے جب وہ روکے ہو پیشاب پاخانہ کو **اِنْتِظَارُ الصَّلٰوةِ وَالْمَشْيُ اِلَيْهَا** نماز کے انتظار
کرنے کا اور نماز کو جانے کا ثواب **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ تُصَلِّيْ عَلٰى اَحَدِكُمْ
مَا دَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ الَّذِيْ يُصَلِّيْ فِيْهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ **ترجمہ** ابو ہریرہ سی روایت ہی کہ فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرشتے دعا کرتے ہین اوس شخص کی لیے جو بیٹہا رہی اس جگہہ مین جہان وہ نماز پڑہ چکا ہے جبتک
اسکو حدث نہ ہو کہتے ہین یا اللہ بخشدی اسکو رحم کر اوسپر **ف** یعنی ایک نماز پڑہ کر دوسری نماز کی انتظار مین بیٹہا
رہے کہا مالک نے حدث سی مراد وہ امر ہے جس سی وضو ٹوٹ جاوے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوةٍ مَا كَانَتِ الصَّلٰوةُ تَحْبِسُهٗ لَا يَمْنَعُهٗ اَنْ يَّنْقَلِبَ اِلٰى اَهْلِهٖ اِلَّا الصَّلٰوةُ **ترجمہ**
ابو ہریرہ سی روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ہی مین رہتا ہے وہ شخص جسکو نماز گہر جانے سی روکتی ہی
ف یعنی ایک نماز پڑہکر دوسری نماز کی انتظار مین بیٹہا رہی اور اپنے گہر کو نہ جاوی محض نماز کے واسطے تو اوس کے لیے ثواب
نماز کا لکہا جاویگا اگرچہ وہ خالی بیٹہا رہی **عَنْ** سُمَيٍّ مَوْلٰى اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّ اَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ غَدَا اَوْ رَاحَ اِلَى
الْمَسْجِدِ لَا يُرِيْدُ غَيْرَهٗ لِيَتَعَلَّمَ خَيْرًا اَوْ لِيُعَلِّمَهٗ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى بَيْتِهٖ كَانَ كَالْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ رَجَعَ غَانِمًا **ترجمہ** ابو بکر
بن عبد الرحمن کہتے تہے جو شخص صبح کو یا شام کو جاوے مسجد مین نیک امر سیکہنے کو یا سکہانیکو پہر لوٹ آوے اپنے گہر مین

باب پاخانہ یا پیشاب کی حاجت کے وقت نماز نہ پڑہنا

باب نماز کے انتظار کرنے اور نماز کو جانے کا ثواب

تو گویا جہاد سے غنیمت لیکر لوٹا **ف** طبرانی نے اس حدیث کو مرفوعاً سہل بن سعد اور ابی امامہ سے روایت کیا ہے
لیکن ابی امامہ کی روایت میں ہے کہ اوسکو ایک پورے حج کا ثواب ملیگا **عن** ابی ہریرۃ یقول اذا صلی احدکم ثم
جلس فی مصلاہ لم تزل الملئکۃ تصلی علیہ اللھم اغفر لہ اللھم ارحمہ فان قام من مصلاہ فجلس فی المسجد ینتظر
الصلوۃ لم یزل فی صلوۃ حتی یصلی **ترجمہ** ابو ہریرہ کہتے تہے جو شخص تم میں سے نماز پڑھکر اوسی میں بیٹھا رہے تو ملائکہ دعا کرتے
ہیں اوسکے لیے یا اللہ بخشدے اوسکو رحم کر اوسپر اگر کھڑا ہو گیا اوس جگہہ سے لیکن بیٹھا رہا مسجد میں نماز کی انتظار میں تو گویا وہ نماز
ہی میں ہے جبتک نماز پڑہے **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الا اخبرکم بما یمحو اللہ بہ الخطایا
ویرفع بہ الدرجات اسباغ الوضوء عند المکارہ وکثرۃ الخطی الی المساجد وانتظار الصلوۃ بعد الصلوۃ فذلکم
الرباط فذلکم الرباط فذلکم الرباط **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ بتاؤں
میں تم کو وہ چیزیں جو دور کرتی ہیں گناہوں کو اور بڑہاتی ہیں درجوں کو پورا کرنا وضو کا تکلیف کے وقت **ف**
یعنے وضو کے اعضا کو سنت کے موافق دہونا اوس میں کہی نکرنا تکلیف کے وقت مثلاً سردی یا ہوا کے وقت یا بیماری
کے وقت **ت** اور قدم بہت ہونا مسجد تک **ف** یعنی مکان دور ہو مسجد سے اور وہان سے مسجد کو آنا اور جانا
بنی سلمہ نے جب ارادہ کیا کہ مسجد نبوی پاس آرہین کیونکہ انکے مکان دور تہے تو فرمایا آپنے دیارکم تکتب آثارکم
اپنے گھروں ہی میں رہو تمہارے قدم لکہے جاتے ہیں **ت** اور انتظار کرنا نماز کا بعد ایک نماز کے یہی رباط ہے یہی رباط
ہے یہی رباط **ف** یعنی اللہ جل جلالہ نے جو فرمایا یا ایہا الذین آمنوا اصبروا وصابروا ورابطوا تو رابطوا سے
یہ مراد ہے کہ رباط سے نماز پر مواظبت کرنا مقصود ہے اور اصل میں رباط کہتے ہیں دشمن کے فکر میں رہنے کو اور
مورچہ میں دشمن کا انتظار کرنے کو **عن** مالک انہ بلغہ ان سعید بن المسیب قال یقال لا یخرج احد من المسجد
بعد النداء الا احد یرید الرجوع الیہ الا منافق **ترجمہ** سعید بن المسیب نے کہا کہتے ہیں مسجد سے بعد اذان کے جو نکلے اور پہر
آنیکا ارادہ نہو تو وہ منافق ہے **ف** مقصود یہ ہے کہ یہ کام منافقوں کا سا ہے اگر نماز جماعت سے پڑہ چکا ہے تو
تکبیر شروع ہونیکے اول نکل سکتا ہے اگر تکبیر ہو جاوے تو پہر پڑہ لے **النہی عن الجلوس لمن دخل المسجد قبل
ان یصلی** جو شخص مسجد میں جاوے تو بغیر دو رکعتیں نفل پڑہے ہوئے نہ بیٹہے **عن** ابی قتادۃ الانصاری ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال اذا دخل احدکم المسجد فلیرکع رکعتین قبل ان یجلس **ترجمہ** ابو قتادہ انصاری سے روایت ہے
کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم میں سے کوئی مسجد میں جاوے تو دو رکعتیں پڑہکر بیٹہے **ف** اسکو تحیۃ المسجد
کہتے ہیں اگر مسجد حرام میں جاوے تو وہاں طواف شروع کرے اور دوگانہ طواف کا تحیۃ المسجد کے قائم مقام ہو جاویگا
عن ابی النضر مولی عمر بن عبید اللہ عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمن انہ قال لہ الم ار صاحبک اذا دخل المسجد یجلس
قبل ان یرکع قال ابو النضر یعنی بذلک عمر بن عبید اللہ ویعیب ذلک علیہ ان یجلس اذا دخل المسجد قبل ان یرکع

ترجمہ ابو النضر سے روایت ہے کہ ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے کہا مجھ سے مین نہین دیکھتا تمہارے صاحب یعنی عمر بن عبید اللہ کو
تحیۃ المسجد پڑہتے ہوئے جب آتے ہین مسجد کو تو بیٹھ جاتے ہین بغیر دو رکعتین پڑہے ہوئے ابو النضر نے کہا کہ ابو سلمہ عیب
کرتے تھے اس امر کا عمر بن عبید اللہ پر کہا مالک نے تحیۃ المسجد پڑہنا مستحب ہے واجب نہین ہے **ف** باتفاق ائمہ اربعہ
اور ظاہریہ کے نزدیک واجب نہی مگر ابن حزم نے عدم وجوب لکھا ہے زرقانی نے کہا اس مین کچھ اشکال نہین ہے اگرچہ
ابن حزم ظاہری ہین مگر بعض مسائل مین خلاف کرنا کچھ ممنوع نہین ہے جیسے بہت مقلدین ائمہ اربعہ مین سے بعض مسائل
مین خلاف اپنے ائمہ کا کرتے ہین

وَضْعُ الْيَدَيْنِ عَلَى مَا يُوضَعُ عَلَيْهِ الْوَجْهُ فِي السُّجُودِ

جس
چیز پر سجدہ کرے اوسی پر دونون ہاتھ رکھے **ف** یعنی اگر سجدہ زمین پر کرے تو ہاتھ بھی زمین پر رکھے یہ نکرے کہ ہاتھ
سستی کے مارے کپڑون سے باہر نہ نکالے **عَنْ** نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا سَجَدَ وَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى الَّذِي يَضَعُ عَلَيْهِ
وَجْهَهُ قَالَ نَافِعٌ وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ فِي يَوْمٍ شَدِيدِ الْبَرْدِ وَإِنَّهُ لَيُخْرِجُ كَفَّيْهِ مِنْ تَحْتِ بُرْنُسٍ لَهُ حَتَّى يَضَعَهُمَا عَلَى الْحَصْبَاءِ
ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر جب سجدہ کرتے تھے تو جس چیز پر سجدہ کرتے تھے اوسی پر ہاتھ رکھتے تھے نافع نے کہا
کہ سخت جاڑے کے دن مین نے عبد اللہ بن عمر کو دیکھا اپنے ہاتھ نکالتے تھے جبہ سے اور رکھتے تھے ان کو کنکریلی زمین پر
عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ مَنْ وَضَعَ جَبْهَتَهُ بِالْأَرْضِ فَلْيَضَعْ كَفَّيْهِ عَلَى الَّذِي يَضَعُ عَلَيْهِ جَبْهَتَهُ ثُمَّ
إِذَا رَفَعَ فَلْيَرْفَعْهُمَا فَإِنَّ الْيَدَيْنِ تَسْجُدَانِ كَمَا يَسْجُدُ الْوَجْهُ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر کہتے تھے
جو شخص پیشانی زمین پر رکھے تو اپنے ہاتھ بھی زمین پر رکھے پھر منہ اوٹھا دے تو ہاتھ بھی اوٹھا دے اس لیے کہ ہاتھ بھی سجدہ
کرتے ہین جیسے منہ سجدہ کرتا ہے

الْإِلْتِفَاتُ وَالتَّصْفِيقُ فِي الصَّلٰوةِ عِنْدَ الْحَاجَةِ

نماز مین کسی طرف
دیکھنا یا دستک دینا وقت حاجت کے **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ إِلَى بَنِي عَمْرِو
بْنِ عَوْفٍ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ وَحَانَتِ الصَّلٰوةُ فَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ أَتُصَلِّي لِلنَّاسِ فَأُقِيمَ فَقَالَ نَعَمْ فَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ
فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ فِي الصَّلٰوةِ فَتَخَلَّصَ حَتَّى وَقَفَ فِي الصَّفِّ فَصَفَّقَ النَّاسُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي صَلٰوتِهِ
فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ مِنَ التَّصْفِيقِ الْتَفَتَ أَبُو بَكْرٍ فَرَأَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِ امْكُثْ
مَكَانَكَ فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ عَلَى مَا أَمَرَهُ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ ثُمَّ اسْتَأْخَرَ حَتَّى اسْتَوَى فِي الصَّفِّ وَ
تَقَدَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَثْبُتَ إِذْ أَمَرْتُكَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا كَانَ لِابْنِ
أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لِي رَأَيْتُكُمْ أَكْثَرْتُمْ مِنَ
التَّصْفِيقِ مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلٰوتِهِ فَلْيُسَبِّحْ فَإِنَّهُ إِذَا سَبَّحَ الْتُفِتَ إِلَيْهِ وَإِنَّمَا التَّصْفِيحُ لِلنِّسَاءِ **ترجمہ** سہل بن سعد سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گئے بنی عمرو بن عوف کے پاس ان مین صلح کرنیکو **ف** کیونکہ دو آدمی ان مین سے آپس مین لڑتے تھے
پتھرون سے **ف** اور وقت آگیا نماز کا تو موذن ابو بکر صدیق پاس آ کر بولا اگر تم نماز پڑھاؤ تو مین تکبیر کہون بولے اچھا

جس چیز پر سجدہ کرے اوسی پر دونون ہاتھ رکھنا

نماز مین کسی طرف دیکھنا یا دستک دینا وقت حاجت کے

پس شروع کی نماز ابوبکر نے اور آگئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگ نماز پڑھ رہے تھے سو آپ صفون کو چیر کر پہلی صف
مین آن کر کھڑے ہوگئے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ صفون کو چیر کر صف اول مین جانا درست ہے جب وہان جگہہ خالی ہو
یا وہ شخص امام ہو **ف** پس دستک دی لوگون نے مگر ابوبکر نماز مین کسیطرف دہیان نہین کرتے تھے یہانتک
کہ لوگون نے بہت زور سے دستکین دینا شروع کین تب دیکھا ابوبکر رضہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ارادہ کیا
پیچھے ہٹنے کا پس اشارہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی جگہہ پر رہو تو دونون ہاتہہ اٹھا کر ابوبکر رضہ نے خدا کا شکر
کیا اس بات پر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو امام رہنے کا حکم دیا **ف** اس سے ثابت ہوا کہ دونون ہاتہہ اٹھانا دعا
یا ثنا کے لیے نماز مین درست ہے **ف** پہر پیچھے ہٹ آئے ابوبکر اور آگے بڑہ گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور نماز
پڑھا کر فارغ ہوئے **ف** اس سے ثابت ہوا کہ ایک نماز دو امامون کے پیچھے درست ہے اور اگر امام غائب
ہو تو دوسرے کو امامت کرنا درست ہے پھر اگر اصلی امام آجاوے تو اوس کو اختیار ہے چاہے اقتدا کرے یا
خود امام ہو جاوے اور جو شخص پہلے کھڑا ہو گیا تہا وہ پیچھے آجاوے ابن عبد البر نے کہا کہ یہ امر اور امام کے لیے
نہین ہو سکتا بلکہ یہ خصائص مین سے تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور دعوے کیا اجماع کا اس فعل کے عدم جواز
پر زرقانی نے کہا کہ دعوی اجماع غلط ہے بلکہ شافعیہ کے نزدیک صحیح مشہور یہ ہے کہ یہہ فعل جائز ہے اور نماز فاسد نہ ہوگی۔
ف پہر فرمایا آپ نے اے ابوبکر تم کیون اپنی جگہہ پر کھڑے نہ رہے جب مین نے تمسے اشارہ کیا تہا ابوبکر نے کہا بہلا ابو قحافہ
کے بیٹے کو یہ پہونچتا ہے کہ نماز پڑھاوے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے آگے ہوتے ہوئے **ف** حضرت ابوبکر رضے اللہ تعالی
عنہ نے اپنے نام کو تواضع اور انکسار کی راہ سے بیان نہین کیا ابو قحافہ حضرت ابوبکر کے باپ کی کنیت ہے اور نام
انکا عثمان بن عامر ہے اگر کوئی کہے ابوبکر نے مخالفت کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم کی کیونکہ آپ نے حکم
کیا تہا کہ اپنی جگہہ پر رہو اور الامر فوق الادب کا لحاظ نہ کیا تو جواب اسکا یہ ہے کہ ابوبکر نے قرینہ حال سے پہچان لیا کہ یہ
امر اختیاری تہا نہ وجوبی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قصد نماز پڑہانے کا تہا ورنہ صفین چیر کر آپ نہ آتے از زرقانی
ف تب فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون سے تم نے اس قدر دستکین کیون بجائین جس شخص کو نماز
مین کچھ حادثہ پیش آوے تو سبحان اللہ کہے لوگ اوس طرف دیکھہ لین گے اور دستک دینا عورتون کے لیے ہے **ف**
اس حدیث سے ثابت ہوا کہ بغیر ضرورت کے نماز مین داہنے بائین دیکھنا مکروہ ہے اور اہل ظاہر کے نزدیک حرام ہے
بدلیل حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا کے کہ التفات یعنی داہنے بائین دیکھنا نماز مین شیطان کی اوچک
ہے اوچک لیتا ہے نماز مین سے اور حدیث ابی ذر کی کہ اللہ تعالے متوجہ رہتا ہے بندہ کی طرف نماز مین جب
تلک وہ قبلہ کیطرف دیکھتا رہے پہر جب وہ قبلہ سے منہ پہیرتا ہے تو اللہ اوسکی طرف سے مونہ پہیر لیتا ہے
بعض علما نے لکھا ہے کہ نماز مین التفات تین قسم ہے ایک یہ کہ بغیر گردن موڑے ہوئے صرف گوشہ چشم سے ادہر ادہر

دیکھے یہ مکروہ نہیں ہے بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی منقول ہے دوسرے یہ کہ گردن موڑ کر ادھر ادھر دیکھے تو یہ مکروہ ہے
تیسرے یہ کہ سینہ موڑ کر دیکھے اس سے نماز ٹوٹ جاوے گی **عن** نافع اَنَّ عبدَ اللّٰہِ بنَ عُمَرَ لَمْ یَکُنْ یَلْتَفِتُ فِی صَلٰوتِہٖ **ترجمہ**
نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر نماز میں التفات نہیں کرتے تھے **عن** اَبِی جَعْفَرٍ الْقَارِیِّ اَنَّہٗ قَالَ کُنْتُ اُصَلِّیْ وَعَبْدُ اللّٰہِ بْنُ
عُمَرَ وَرَائِیْ وَلَا اَشْعُرُ بِہٖ فَالْتَفَتُّ فَغَمَزَنِیْ **ترجمہ** ابو جعفر قاری سے روایت ہے کہ میں نماز پڑھتا تھا اور عبد اللہ بن عمر پیچھے
تھے مجھے خبر نہ تھی میں نے انکو دیکھا تو دبا دیا انھوں نے مجھکو یعنے منع کیا التفات سے **مَا یَفْعَلُ مَنْ جَاءَ وَالْاِمَامُ رَاکِعٌ**
جو شخص آیا اور امام کو رکوع میں پایا وہ کیا کرے **عن** اَبِیْ اُمَامَۃَ بْنِ سَہْلِ بْنِ حُنَیْفٍ اَنَّہٗ قَالَ دَخَلَ زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ الْمَسْجِدَ
فَوَجَدَ النَّاسَ رُکُوْعًا فَرَکَعَ ثُمَّ دَبَّ حَتّٰی وَصَلَ الصَّفَّ **ترجمہ** ابو امامہ بن سہل سے روایت ہے کہ زید بن ثابت مسجد میں
آئے تو امام کو رکوع میں پایا پس رکوع کر لیا پھر آہستہ چلکر صف میں ملگئے **عن** مَالِکٍ اَنَّہٗ بَلَغَہٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ مَسْعُوْدٍ کَانَ
یَدِبُّ رَاکِعًا **ترجمہ** امام مالک کو پہنچا عبد اللہ بن مسعود سے کہ وہ رکوع میں آہستہ چلتے تھے صف میں ملجانیکو **ف** مطلب
ہے کہ جس شخص کو خیال ہو کہ جب تک صف میں جا کر پہونچوں گا تو امام رکوع سے کھڑا ہو جاویگا اور رکعت فوت ہو جاویگی وہ
جہاں پر ہو وہیں رکوع کر کے آہستہ آہستہ آگے بڑھ کر صف میں شریک ہو جاوے شافعی نے اس فعل کو مستحب کہا ہے اور ابو حنیفہ
نے مکروہ کہا ہے ایک شخص کے واسطے اور جائز کہا ہے جماعت کے واسطے **مَا جَاءَ فِی الصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ** درود شریف کے بیان میں **عن** اَبِیْ حُمَیْدٍ السَّاعِدِیِّ اَنَّہُمْ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ نُصَلِّیْ عَلَیْکَ فَقَالَ قُوْلُوْا
اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاہِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی
اٰلِ اِبْرَاہِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ **ترجمہ** ابو حمید ساعدی سے روایت ہے کہ صحابہ نے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یا
رسول اللہ کیونکر درود بھیجیں آپ پر تو فرمایا آپ نے کہو اے پروردگار رحمت اوتار اپنی محمد اور انکی بی بیوں اور انکی
آل پر جیسے رحمت کی تو نے ابراہیم پر اور برکت اوتار محمد اور انکی بیبیوں پر اور آل پر جیسے تو نے برکت اوتاری ابراہیم
کی اولاد پر بیشک تو تعریف کے لائق اور بزرگ ہے **عن** اَبِیْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّہٗ قَالَ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
سَلَّمَ فِیْ مَجْلِسِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَۃَ فَقَالَ لَہٗ بَشِیْرُ بْنُ سَعْدٍ اَمَرَنَا اللّٰہُ اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَکَیْفَ نُصَلِّیْ عَلَیْکَ
قَالَ فَسَکَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی تَمَنَّیْنَا اَنَّہٗ لَمْ یَسْاَلْہُ ثُمَّ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ
مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاہِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاہِیْمَ فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ
مَّجِیْدٌ وَالسَّلَامُ کَمَا قَدْ عُلِّمْتُمْ **ترجمہ** ابو مسعود انصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آئے ہمارے
پاس سعد بن عبادہ کے مکان میں تو کہا آپ سے بشیر بن سعد نے حکم کیا ہم کو اللہ جل جلالہ نے درود بھیجنے کا آپ پر
تو کیونکر درود بھیجیں آپ پر پس چپ ہو رہے آپ یہانتک کہ ہمکو تمنا ہوئی کہ کاش نہ پوچھتے آپ سے پھر فرمایا آپ نے
کہو اللہم صل علے محمد و علے آل محمد کما صلیت علی ابراہیم وبارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی آل ابراہیم فی

جو شخص آیا اور امام کو رکوع میں پایا وہ کیا کرے

درود شریف کے بیان میں

العالمین انک حمید مجید اور سلام بھیجنے کی ترکیب جسے تم جان چکے ہو **ف** یعنی السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔
عن عبد اللہ بن دینار قال رایت عبد اللہ بن عمر یقف علی قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیصلی علی النبی وعلی ابی بکر وعمر **ترجمہ** عبد اللہ بن دینار سے روایت ہے کہ مین نے دیکھا عبد اللہ بن عمر کو کھڑے ہوتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پر پھر درود بھیجتے تھے آپ پر اور ابو بکر اور عمر پر **ف** یعنی آپ پر درود بھیجکر اون دونون کے لیے دعا کرتے تھے یا ابو بکر اور عمر پر بھی ساتھ ہی آپکے نام کے درود بھیجتے تھے اور غیر نبی پر درود بھیجنا نبی کی متابعت سے درست ہے مثلا یون کہتے اللہم صل علی محمد وعلی صاحبیہ ابی بکر وعمر

العمل فی جامع الصلوۃ

متفرق حدیثیں نماز کی **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی قبل الظہر رکعتین وبعدھا رکعتین وبعد المغرب رکعتین فی بیتہ وبعد صلوۃ العشاء رکعتین وکان لا یصلی بعد الجمعۃ حتی ینصرف فیرکع رکعتین **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے ظہر کے اول دو رکعتین اور بعد ظہر کے دو رکعتین اور بعد مغرب کے دو رکعتین اپنے گھر مین اور بعد عشا کے دو رکعتین اور نہین پڑھتے تھے بعد جمعہ کے مسجد مین کچھ یہانتک کہ گھر مین آتے تو دو رکعتین پڑھتے **ف** امام بخاری نے روایت کیا عائشہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کے اول چار رکعتین نہین چھوڑتے تھے غرض یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ظہر کی اول دو سنتین بھی ثابت ہین اور چار بھی ثابت ہین امام ہمام ابن قیم نے کتاب الصلوۃ مین چار سنتین ظہر کے اول اختیار کی ہین سب سنتین دن رات مین بارہ ہوئین دو قبل فجر کے اور چار قبل ظہر کے اور دو بعد اوس کے اور دو بعد مغرب کے اور دو بعد عشا کے اور قبل عصر کے سنتین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہین ہین مگر اصحاب سنن نے مرفوعا روایت کیا کہ رحم کرے اللہ تعالی اوس شخص پر جو عصر کے اول چار رکعتین پڑھ لیوے اسیطرح جمعہ کے اول سنتون کا پڑھنا حدیث صحیح سے ثابت نہین مگر چند ضعیف حدیثین آئی ہین اور بعد جمعہ کے ایک روایت مین دو سنتین اور ایک روایت مین چار آئی ہین مگر ان سنتون کو حضرت گھر مین پڑھا ہے **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اترون قبلتی ہھنا فواللہ ما یخفی علی خشوعکم ولا رکوعکم انی لاراکم من وراء ظہری **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم دیکھتے ہو میرا منہ قبلہ کیطرف قسم خدا کی مجھسے چھپا نہین ہے خشوع تمہارا نماز مین اور رکوع تمہارا مین دیکھتا ہون تم کو پیٹھ کے پیچھے سے **ف** یعنی وحی سے تمہارا حال معلوم کر لیتا ہون یا التفات کر کے تمہین دیکھ لیتا ہون یا خلاف عادت بطور معجزہ کے پیچھے سے بھی تمکو دیکھتا ہون یہی اخیر قول صحیح ہے **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یاتی قباء راکبا وماشیا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آتے تھے قبا مین سوار ہو کر اور پیدل **ف** ہر ہفتے کے دن یا جمعی نے کہا کہ قبا کو سوار ہو کر آنا حدیث لا تشد الرحال کے منافی نہین ہے اس واسطے کہ وہ حدیث دور دراز سفر کی ممانعت مین ہے اور اپنے شہر کی مسجدون میں سوار ہو کر

متفرق حدیثیں نماز کی

جانا کچھ ممنوع نہین ہے البتہ اگر کوئی قبا کی نیت کرکے اور کسی شہر سے آوے تو ممنوع ہے **عن** النعمان بن مرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما ترون فی الشارب والسارق والزانی وذلک قبل ان ینزل فیہم قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال ھن فواحش وفیہن عقوبۃ واسوء السرقۃ الذی یسرق صلوتہ قالوا وکیف یسرق صلوتہ یا رسول اللہ قال لا یتم رکوعہا ولا سجودہا **ترجمہ** نعمان بن مرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا رائے ہے تمہاری اس شخص مین جو شراب پیوے اور چوری کرے اور زنا کرے اور تہا یہ امر قبل اوترنے حکم کے اونکے باب مین تو کہا صحابہ نے اللہ اور اسکا رسول خوب جانتا ہے فرمایا آپنے یہ برے کام ہین ان کی سزا ضرور ہے اور سب سے برہی چوری نماز کی چوری ہے پوچہا صحابہ نے نماز کا چور کیونکر ہے فرمایا آپ نے نماز کا چور وہ ہی جو رکوع اور سجدہ کو پورا نکرے **ف** اس حدیث کو بہت ائمہ حدیث نے سندًا ابوہریرہ اور ابوسعید خدری سے روایت کیا ہے اور ابوسعید کی روایت مین ہے کہ نماز کا چور وہ ہے جو رکوع اور سجدہ اور خشوع پورا نکرے رکوع مین اچھی طرح جہکنا اور پیٹھ کو اور سر کو برابر کرنا اور قل مرتبہ تین بار سبحان ربی العظیم کہنا پہر رکوع سے سر اوٹھا کر سیدہا کھڑا ہو جانا اور سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد کہنا اچھی طرح اطمینان سے پہر سجدہ کرنا اور ہر سجدہ مین کم سے کم تین بار سبحان ربی الاعلیٰ کہنا اور دو سجدون کے بیچ مین اچھی طرح بیٹھنا اور اطمینان اور وقار اور سہولت سے سب ارکان ادا کرنا اسکا نام تعدیل ارکان ہی بعض کے نزدیک یہ امر واجب ہے اور بعض ائمہ اور محققین اہل حدیث کے نزدیک فرض ہے اور رکن ہے نماز کا بغیر اسکے نماز ادا نہوگی بلکہ نیکی برباد گناہ لازم ہوگا امام ہمام ابن قیم نے تعدیل ارکان کی فرضیت کو احادیث متعددہ سے کتاب الصلوۃ مین خوب ثابت کیا ہے اور امام احمد بن حنبل نے بہی رسالہ صلوۃ مین اسکو خوب لکہا ہے بخوف تطویل اون دونو کتابون کے مضامین بیان نہین لکھے **عن** عروۃ بن الزبیر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اجعلوا من صلوتکم فی بیوتکم **ترجمہ** عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ ایک حصہ اپنی نماز مین سے اپنے گہرون مین ادا کرو **ف** تا گہر مثل قبرستان کے نہوجاوین دوسرے حدیث مین ہے کہ افضل نماز آدمی کی وہ ہے جو اپنے گہر مین ہو مگر فرض کہ وہ مسجد مین جماعت سے ادا کرنا چاہیے اور نوافل کا گھر مین پڑہنا اولی ہے **عن** نافع ان عبد اللہ بن عمر کان یقول اذا لم یستطع المریض السجود اومی برأسہ ایماء ولم یرفع الی جبہتہ شیئًا **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر کہتے تہے بیمار اگر سجدہ کرنے کی طاقت نہو تو سر سے اشارہ کرے لیکن کوئی چیز اپنی پیشانی کے سامنے اونچی نرکہے **ف** مثلا تکیہ وغیرہ کے تا کہ اوسپر سجدہ کرے کیونکہ یہ مکروہ ہے اکثر علما کے نزدیک اور ابن عباس اور عروہ بن الزبیر اور ام سلمہ کے نزدیک درست ہے **عن** ربیعۃ ابن ابی عبد الرحمن ان عبد اللہ بن عمر کان اذا جاء المسجد وقد صلی الناس بدأ بصلوۃ المکتوبۃ ولم یصل قبلہا شیئًا **ترجمہ** ربیعہ بن ابی عبد الرحمن سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر جب آتے مسجد مین اور معلوم ہوتا کہ جماعت ہو چکی ہے تو فرض

شروع کرتے اور سنتین نہ پڑھتے **عن** نافع ان عبد اللہ بن عمر مر علی رجل وھو یصلی فسلم علیہ فرد الرجل کلاما
فرجع الیہ عبد اللہ بن عمر فقال لہ اذا سلم علی احدکم وھو یصلی فلا یتکلم ولیشر بیدہ **ترجمہ** نافع سے روایت
ہے کہ عبد اللہ بن عمر گذرے ایک شخص پر اور وہ نماز پڑھ رہا تھا تو سلام کیا اسکو اوس نے جواب دیا زبان سے پھر لوٹے عبد اللہ
بن عمر اور کہا اوس سے جب کوئی سلام کرے تمپر اور تم نماز پڑھتے ہو تو زبان سے جواب نہ دو بلکہ ہاتھ سے اشارہ کردو **ف**
کیونکہ زبان سے جواب سلام کا دینا فاسد کرتا ہے نماز کو ائمہ اربعہ کے نزدیک اور قتادہ اور حسن اور ایک جماعت تابعین
کی نزدیک فاسد نہین کرتا بلکہ زبان سے جواب دینا نماز مین درست ہے ابن عبد البر نے کہا کہ مصلی کو سلام کرنا بعض
کے نزدیک درست ہے اور بعض کے نزدیک نا درست ہے اور دلیل جواز کی حدیث ہے انصار کی کہ وہ آتے تھے اور رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نماز مین ہوتے تھے پس سلام کرتے تھے انصار اور آپ جواب دیتے تھے اشارہ سے بعضون نے اوسکی
تاویل یون کی ہے کہ آپ اشارہ سے منع کرتے تھے کہ پھر ایسا نکرین (زرقانی) یہ تاویل ظاہر متبادر کی بالکل خلاف ہے
اس لیے کہ اگر مقصود آپ کو منع ہوتا تو بعد نماز کے ایک بار منع کردیتے تاکہ انصار پھر ایسا نکرتے مگر ایسا نہین ہوا بلکہ
انصار جب آتے تھے اور آپ نماز مین ہوتے تھے تو سلام کرتے تھے **عن** نافع ان عبد اللہ بن عمر کان یقول من
نسی صلوۃ فلم یذکرھا الا وھو مع الامام فاذا سلم الامام فلیصل الصلوۃ التی نسی ثم لیصل بعدھا
الاخری ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر کہتے تھے جو شخص بھولجاوے نماز کو پھر یاد کرے اور وہ دوسری نماز
مین امام کے پیچھے ہو تو جب امام سلام پھیرے تو چاہیے کہ اوس نماز کو پڑھکر جو نماز امام کے ساتھ پڑھی ہے اسکا اعادہ کرے
ف مثلاً ظہر کی نماز پڑھنا بھولگیا اور عصر کی نماز جماعت سے پڑھ رہا تھا جب اسکو یاد آیا کہ ظہر کی نماز نہین پڑھی تو بعد
امام کے فراغت کی ظہر کی نماز پڑھی اور پھر عصر کو دوبارہ پڑھی اسلیے کہ عصر اوسکی درست نہین ہوئی بوجہ ترتیب فوت
ہو جانیکے ائمہ ثلثہ یعنے ابوحنیفہ اور مالک اور احمد کا یہی قول ہے اور شافعی کے نزدیک ظہر پڑھ لی اور عصر کا اعادہ نکرے
عن واسع بن حبان انہ قال کنت اصلی وعبد اللہ بن عمر مسند ظھرہ الی جدار القبلۃ فلما قضیت صلوتی انصرفت
الیہ من قبل شقی الایسر فقال عبد اللہ بن عمر ما منعک ان تنصرف عن یمینک قال فقلت رایتک فانصرفت الیک
فقال عبد اللہ فانک قد اصبت ان قائلا یقول انصرف عن یمینک فاذا کنت تصلی فانصرف حیث شئت ان
شئت عن یمینک وان شئت عن یسارک **ترجمہ** واسع بن حبان سے روایت ہے کہ مین نماز پڑھ رہا تھا اور عبد اللہ بن عمر قبلہ
کیطرف پیٹھ کیے ہوئے بیٹھے تھے تو جب نماز سے فارغ ہوا بائین طرف سے مڑکر انکے پاس گیا تو عبد اللہ بن عمر نے کہا تو داہنی
طرف سے مڑکر کیون نہ آیا مین نے کہا کہ آپ کو دیکھکر بائین طرف سے مڑکر چلا آیا عبد اللہ نے کہا تو نے اچھا کیا ایک صاحب
کہتے مین کہ جب نماز پڑھ چکو تو داہنی طرف سے مڑو تو جب نماز پڑھو تو جدھر سے چاہے مڑکر جاؤ داہنی طرف سے یا بائین طرف سے
ف انحضرت سے دونو فعل ثابت ہین اسلیے عبد اللہ بن عمر نے انکار کیا اوس شخص پر جو داہنے طرف سے

اُس نیکو لازم جانتا تھا **عن** عروة بن الزبير عن رجل من المهاجرين لم ير به بأسا انه سأل عبد الله بن عمرو بن
العاص أصلي في عطن الإبل فقال عبد الله لا ولكن صل في مراح الغنم **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے
ایک شخص نے پوچھا کیا نماز پڑھوں میں اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہہ میں کہا نہیں لیکن پڑھ لی بکری کے تھانوں میں **ف**
یہ حدیث اسانید متعددہ سے مرفوعاً بھی مروی ہے اونٹوں کے اجتماع کی جگہہ میں نماز کو منع فرمایا اسلیے کہ وہاں نماز کے ٹوٹ
جانیکا یا نمازی کو صدمہ پہنچنے کا احتمال ہے برخلاف بکریوں کے اور ایک روایت میں ابو داود کے ہے کہ اونٹوں کے بیٹھنے
کی جگہہ میں شیاطین ہیں اور بکریوں کی جگہہ میں برکت ہے تو وہاں نماز پڑھو **عن** سعيد بن المسيب انه قال ما
صلوة يجلس في كل ركعة منها ثم قال سعيد هي المغرب اذا فاتتك منها ركعة **ترجمہ** سعید بن المسیب
نے کہا کہ وہ کون سی نماز ہے جسمیں ہر رکعت کے بعد بیٹھنا پڑے پھر خود ہی کہا وہ نماز مغرب کی ہے جب ایک رکعت فوت
ہو جاوے امام کے ساتھ **کہا مالک نے** یہی طریقہ ہے کل نمازوں کا **ف** یعنی ہر نماز میں جسقدر فوت ہو جاوے اوسکو
آخر نماز میں سمجھنا اور جسقدر ملے اوسکو اول اپنی نماز کا جاننا اسیواسطے اگر کسی شخص کو مغرب کی ایک رکعت ملی تو وہ ایک
رکعت اور پڑھکر بیٹھے کیونکہ اب اسکی دو رکعتیں ہوئیں اس سے معلوم ہوا کہ جو رکعت اوسنے پائی تھی وہ ابتدا ہے اُس کی
نماز کی ورنہ اگر اخیر ہوتی تو دو رکعتوں کے بعد بیٹھنا پڑتا یہی حکم ہر نماز میں ہے اور بعضوں نے اس عبارت کے معنے یہ
کیے ہیں کہ ہر نماز میں یہ سوال پورا ہو سکتا ہے دوگانہ نماز جیسے فجر کی اسمیں تو ظاہر ہے اور چار رکعتی نماز میں
اس طور سے کہ ایک شخص نے امام کے پیچھے اقتدا کی اور وہ ایک رکعت پڑھ چکا تھا تو اب ایک رکعت پڑھکے
امام کے ساتھ بیٹھا پھر اوسکی نکسیر پھوٹی اور وضو کرکے آیا جب تک امام نماز پڑھ چکا اب وہ ایک رکعت اور پڑھکر بیٹھیگا پھر
تیسری رکعت پڑھکر بھول کے بیٹھ گیا اب وہ چوتھی رکعت پڑھکر پھر بیٹھیگا تو ہر رکعت کے بعد قعدہ ہوا **عن** ابي
قتادة الانصاري ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي وهو حامل امامة بنت زينب بنت رسول
الله صلى الله عليه وسلم ولابي العاص بن ربيعة بن عبد شمس فاذا سجد وضعها واذا قام حملها **ترجمہ** ابو قتادہ انصاری
سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے اپنی نواسی امامہ کو جو بیٹی زینب کی تھیں ابو العاص سے اٹھائے ہوئے
تو جب سجدہ کرتے آپ بٹھا دیتے اونکو زمین پر پھر جب کھڑے ہوتے اوٹھا لیتے **ف** زینب بنت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
سب سے بڑی بیٹی تھیں شوہر اونکے ابو العاص بن ربیعہ کافر تھے پھر اسلام لائے قبل فتح کے اور ہجرت کی تو دیدیا آنحضرتؐ نے زینب کو
اُنہیں کو اور مہر زینب اونکے نکاح میں امام مالک نے تاویل اس حدیث کی یہ کی ہے کہ یہ فعل نوافل میں تھا کیونکہ یہ عمل کثیر ہے اور عمل
کثیر فاسد کرتا ہے نماز کو مگر یہ تاویل صحیح نہیں اسلیے کہ مسلم کی روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم امامت کرتے
تھے لوگوں کی اور امامہ اونکے کندھے پر تھیں اور ابو داود کی روایت میں ہے کہ یہ واقعہ ظہر یا عصر کی نماز میں تھا نووی
نے کہا کہ بعض مالکیہ نے اس حدیث کو منسوخ ہونے کا دعوی کیا ہے بعضوں نے یہ کہا ہے یہ فعل خصائص میں سے

تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعضون نے کہا ہے بنے ورنے تہا اور یہ سب دعویٰ باطل اور مردود ہین اور حق یہ ہے کہ اس قدر عمل سے نماز باطل نہین ہوتی ازرقانی باختصار **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یتعاقبون فیکم ملئکۃ باللیل وملئکۃ بالنھار ویجتمعون فی صلوۃ العصر وصلوۃ الفجر ثم یعرج الذین باتوا فیکم فیسألہم وھو اعلم بھم کیف ترکتم عبادی فیقولون ترکناھم وھم یصلون واتیناھم وھم یصلون **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے آتے جاتے رہتے ہین فرشتے تمہارے پاس رات کے جدا اور دن کے جدا اور جمع ہوجاتے ہین سب عصر کی اور فجر کی نماز مین پہر وہ فرشتے جو رات کو تمہارے ساتھ رہتے ہین چڑہ جاتے ہین اوپر پس پوچہتا ہے اون سے پروردگار اور وہ خوب جانتا ہے کس حال مین چہوڑا تمنے میرے بندون کو کہتے ہین ہمنے چہوڑا اون کو نماز مین اور جب ہم گئے تہے جب بہی وہ نماز پڑہتے تہے **ف** یعنی دن کے فرشتے الگ مقرر ہین اور رات کے الگ مگر فجر کی نماز کے وقت رات کے فرشتے جانے کا قصد کرتے ہین اتنے مین دن کے فرشتے آجاتے ہین تو آپس مین ملاقات ہوجاتی ہے اسیطرح عصر کی نماز مین دن کے فرشتے جانیکا قصد کرتے ہین اتنے مین رات کے فرشتے آجاتے ہین پس باہم ملاقات ہوجاتی ہے یہ جو فرمایا آپ نے کہ فرشتے چڑہ جاتے ہین اوپر جب اون سے پروردگار پوچہتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ پروردگار جل شانہ ہمارے اوپر اپنے عرش معظم پر ہے نیچے ہمارے ہر جگہہ جیسے بعض ملحدون کا اعتقاد ہے **عن** عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال مروا ابابکر فلیصل للناس فقالت عائشۃ ان ابابکر یا رسول اللہ اذا قام فی مقامک لم یسمع الناس من البکاء فمر عمر فلیصل للناس فقال مروا ابابکر فلیصل للناس قالت عائشۃ فقلت لحفصۃ قولی لہ ان ابابکر اذا قام فی مقامک لم یسمع الناس من البکاء فمر عمر فلیصل للناس ففعلت حفصۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکن لانتن صواحب یوسف مروا ابابکر فلیصل للناس فقالت حفصۃ لعائشۃ ما کنت لاصیب منک خیرا **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا مرض موت مین ابوبکر کو نماز پڑہانیکا تو کہا مینے یا رسول اللہ ابوبکر جب اپکی جگہہ پہ کہڑے ہونگے تو روتے روتے انکی آواز نہ نکلے گی **ف** اسلیے کہ وہ نرم دل مین صحیحین ا **ف** تو حکم کیجیے عمر کو نماز پڑہانے کا فرمایا آپنے کہو ابوبکر سے نماز پڑہانیکو کہا عائشہ نے کہ مینے حفصہ سے کہا تم کہو آنحضرت سے ابوبکر جب اپکی جگہہ کہڑے ہونگے تو روتے روتے انکی آواز نہ نکلے گی پس حکم کیجیے عمر کو نماز پڑہانیکا سو کہا حفصہ نے تب فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم یوسف کی ساتہیان ہو کہو ابوبکر سے نماز پڑہانے کو پس کہا حفصہ نے عائشہ سے تم سے مجہے بہلائی نہوئی **ف** یوسف کی ساتہیون سے زلیخا مراد ہے جس نے دل مین کچہ مطلب رکہا تہا اور ظاہر مین کچہ دلمین تو یہ غرض تہی کہ یہ عورتین حضرت یوسف کا حسن وجمال دیکہکر مجہے اون کے عشق مین معذور رکہین اور ظاہر مین دعوت کا بہانہ کیا تہا اسیطرح یہان پر یوسف کی ساتہیون سے صرف حضرت عائشہ مقصود ہے

ظاہر مین اونہون نے ابوبکر کے دل کی نرمی اور رقت بیان کرکے دو دو تین تین بار حضرت سے پوچھ لیا اور اصل غرض یہ تہی کہ اون کی امامت مضبوط ہوجاوے اور کسی کو عذر کی گنجایش اوس مین نرہے اس حدیث سے ابوبکر کی فضیلت حضرت عمر بلکہ تمام صحابہ پر پائی گئی کیونکہ امامت صغری قرینہ ہے امامت کبری کا اور تصریح سے آپ نے امامت کبری کو واسطے ابوبکر کے ثابت نہ کیا اسلیے کہ اس بارہ مین کوئی وحی نہین ہوئی تہی مگر دل سے آپ ابوبکر کا خلیفہ ہونا چاہتے تہے (زرقانی)

عن عبید اللہ بن عدی بن الخیار انہ قال بینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالس بین ظہرانی الناس اذ جاءہ رجل فسارہ فلم ندر ما سارہ بہ حتی جہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا ھو یستاذنہ فی قتل رجل من المنافقین فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین جہر الیس یشھد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ قال الرجل بلی ولا شہادۃ لہ قال الیس یصلی قال بلی ولا صلوۃ لہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اولئک الذین نھانی اللہ عنھم **ترجمہ** عبید اللہ بن عدی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہے ہوئے تہے لوگون مین اتنے مین ایک شخص آیا اور کان مین کچہ بات آپ سے کہنے لگا ہمکو خبر نہین ہوئی کیا کہتا ہے یہانتک کہ آپ پکار کر بول اوٹہے تب معلوم ہوا کہ وہ شخص حضرت سے ایک منافق کے قتل کی اجازت چاہتا تہا تو جب پکار اوٹہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا وہ شخص گواہی نہین دیتا اس امر کی کہ کوئی معبود حق نہین ہے سوا خدا کے اور محمد بندہ پاک اوسکے رسول ہین اوس شخص نے کہا ہان مگر اسکی گواہی کا کچہ اعتبار نہین تب فرمایا آپ نے کیا وہ نماز نہین پڑہتا بولا ہان نماز پڑہتا ہے لیکن اوسکی نماز کا کچہ اعتبار نہین ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے لوگون کی قتل سے منع کیا ہے مجہکو اللہ نے **ف** جو اللہ کی توحید اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے قائل ہون اور نماز پڑہتے ہون انکا قتل دین کی وجہ سے درست نہین ہے البتہ قصاصًا یا حدًا درست ہے **عن** عطاء بن یسار ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللھم لا تجعل قبری وثنا یعبد اشتد غضب اللہ علی قوم اتخذوا قبور انبیائھم مساجد **ترجمہ** عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے پروردگار مت بنا قبر میری کو بت کہ لوگ اوسکو پوجین بہت بڑا غضب اللہ کا اون لوگون پر ہے جنہون نے اپنے پیغمبرون کی قبرون کو مسجد بنالیا **ف** وثن کہتے ہین اوس چیز کو جو پوجی جاوے سوا اللہ کے چاہے جہاڑ ہو چاہے پہاڑ لکڑی ہو یا پتہر قبر ہو یا تابوت جہنڈا ہو یا نیزہ چلہ ہو یا درگاہ فرمایا اللہ جل جلالہ نے فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور بچو تم بتون کی نجاست سے اور جہوٹ بولنے سے بتون کی نجاست شریک کرنا ہے انکا اللہ جل جلالہ کے ساتہ صفات مین پہر یہ جو فرمایا کہ اون لوگون نے اپنے انبیا کی قبرون کو مسجد بنالیا تہا اسکے چند معنی ہین ایک یہ کہ مسجد جگہہ عبادت اور نماز کی ہے اون لوگون نے اپنے انبیا کی قبرون پر عبادت اور نماز شروع کی تہی دوسرے یہ کہ مسجدون کیطرح قبرون کیطرف سجدہ کرنے تہے **تیسرے** یہ کہ قبرون کو سجدہ کی جگہہ سمجہکر وہان سجدہ کرتے تہے **چوتہی** یہ کہ مسجدون کی طرح قبرون پر آمد و رفت

ف وثن کہتے ہین اس چیز کو جو پوجی جاوے سوا اللہ کے چاہے جہاڑ ہوجاہے پہاڑ لکڑی ہو یا پتہر قبر ہو یا تابوت جہنڈا ہو یا نیزہ چلہ ہو یا درگاہ

کرتے تہے دوسری روایت مین ہے کہ لعنت کری اللہ تعالیٰ اون لوگون پر جنہون نے اپنے انبیا کی قبرون کو مسجد بنایا زرقانی
نے کہا کہ جب یہ افعال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پر ممنوع ہوئے تو تمام آثار شریفہ کا یہی حال ہوگا بلکہ امام مالک نے
مکروہ رکہا ہے ڈہونڈہ ڈہونڈہ ایسے مقامات کا جیسے ڈہونڈہنا شجرہ رضوان کی جگہہ کا تاکہ مخالفت ہو یہود اور نصاریٰ کی
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شجرہ رضوان کو کٹوا ڈالا جب سنا کہ لوگ اوس کی زیارت کو آتے جاتے ہین بہر
حال احادیث صحیح سے یہ امر ثابت ہوا کہ جو شخص کسی نبی یا ولی کی قبر کو سجدہ کرے یا نماز مین اوس طرف منہ کرے جیسے
بعض لوگ حضرت غوث الاعظم کی مزار کیطرف مونہہ کرکے نماز پڑہتے ہین یا اون کی پرستش اور عبادت کی نیت سے
وہان رکوع کرے یا ہاتہہ باندہکر کہڑا ہو وہ مغضوب علیہ اور ملعون ہے معاذ اللہ من ذلک امام ہمام ابن القیم
نے اغاثۃ اللہفان مین اس حدیث کی خوب تحقیق کی ہے جسکو منظور ہو دیکہہ لیوے **عن** مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدِ الْاَنْصَارِيِّ
اَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ كَانَ يَؤُمُّ قَوْمَهُ وَهُوَ اَعْمٰى وَاَنَّهُ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا تَكُوْنُ الظُّلْمَةُ
وَالْمَطَرُ وَالسَّيْلُ وَاَنَا رَجُلٌ ضَرِيْرُ الْبَصَرِ فَصَلِّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِيْ بَيْتِيْ مَكَانًا اَتَّخِذُهُ مُصَلًّى قَالَ فَجَاءَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيْنَ تُحِبُّ اَنْ اُصَلِّيَ فَاَشَارَ لَهُ اِلٰى مَكَانٍ مِّنَ الْبَيْتِ فَصَلّٰى فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** محمود بن لبید انصاری سے روایت ہے کہ عتبان بن مالک امامت کرتے تہے اپنی قوم کی اور
انکی بینائی مین ضعف تہا کہا انہون نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کبہی اندہیرا یا پانی یا بہاؤ ہوتا ہے
اور میری بینائی مین فرق ہے تو آپ میرے گہر مین کسی مقام پر نماز پڑہ دیجیے تاکہ مین اوس جگہہ کو اپنا مصلے
بناؤن پس آئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور کہا کس جگہہ تم پسند کرتے ہو نماز میری اونہون نے ایک
جگہہ بتائی آپ نے وہان نماز پڑہ دی **ف** محمود بن لبید یحییٰ کی غلطی ہے صحیح محمود بن الربیع ہو از زرقانی
عن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ اَنَّهُ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا اِحْدٰى
رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى **ترجمہ** عبد اللہ بن زید سے روایت ہے کہ مین نے دیکہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو چت لیٹے ہوئے
تہے مسجد مین ایک پاؤن آپ کا دوسرے پاؤن پر تہا **ف** صحیحین مین جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ منع کیا
آپ نے اس سے بعض لوگون نے کہا ہے کہ منع اوس صورت مین ہے جب شرمگاہ کے کہلنے کا خوف ہو ورنہ درست
ہے **عن** سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ كَانَا يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ **ترجمہ** سعید بن المسیب
سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب اور عثمان بن عفان ایسا کیا کرتے تہے یعنی ایک پاؤن دوسرے پاؤن پر رکہہ کر
چت لیٹتے تہے **عن** يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ لِاِنْسَانٍ اِنَّكَ فِيْ زَمَانٍ كَثِيْرٌ فُقَهَاؤُهُ قَلِيْلٌ قُرَّاؤُهُ
تُحْفَظُ فِيْهِ حُدُوْدُ الْقُرْاٰنِ وَتُضَيَّعُ حُرُوْفُهُ قَلِيْلٌ مَنْ يَسْاَلُ كَثِيْرٌ مَنْ يُعْطِيْ يُطِيْلُوْنَ فِيْهِ الصَّلٰوةَ وَيَقْصُرُوْنَ الْخُطْبَةَ
يُبَدُّوْنَ اَعْمَالَهُمْ قَبْلَ اَهْوَائِهِمْ وَسَيَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ قَلِيْلٌ فُقَهَاؤُهُ كَثِيْرٌ قُرَّاؤُهُ تُحْفَظُ فِيْهِ حُرُوْفُ الْقُرْاٰنِ وَتُضَيَّعُ

حدودہ کثیر من یسأل قلیل من یعطی یطیلون فیہ الخطبۃ ویقصرون الصلوٰۃ یبدؤن فیہ اہواءہم قبل اعمالہم
ترجمہ یحیی بن سعید سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا ایک شخص سے تم ایسے زمانہ مین ہو کہ عالم اوس مین بہت ہین
صرف لفظ پڑہنے والے کم ہین عمل کیا جاتا ہے قرآن کے حکمون پر اور لفظون کا ایسا خیال نہین کیا جاتا پوچہنے والے کم ہین جواب دینے والے
بہت ہین یا بہیک مانگنے والے کم ہین اور دینے والے بہت ہین لنبا کرتے ہین نماز کو اور چہوٹا کرتے ہین خطبہ کو نیک عمل پہلے
کرتے ہین اور نفس کی خواہش کو مقدم نہین کرتے اور قریب ہے کہ ایک زمانہ ایسا آویگا کہ کم ہونگے عالم اوس وقت مین الفاظ
پڑہنے والے بہت ہونگے یاد کیے جاوینگے الفاظ قرآن کے اور اوسکے حکمون پر عمل نہ کیا جاوے گا پوچہنے والے اور
مانگنے والے بہت ہونگے اور جواب دینے والے اور دینے والے بہت کم ہونگے لنبا کرینگے خطبہ کو اور چہوٹا کرینگے
نماز کو اپنی خواہش نفس پر چلینگے اور عمل نیک نہ کرینگے **ف** وہ وقت اب آیا ہے کہ قرآن شریف کو یاد کرنیوالے
بہت لوگ ہین مگر اوس کے معانی سمجہنے والے اور اوسپر عمل کرنے والے کم ہین بلکہ بعض شیاطین ایسے پیدا ہوئے
ہین جو قرآن شریف اور حدیث کے معنی پڑہانے سے اور اوسکا ترجمہ عوام کو سکہانے سے منع کرتے ہین اور کہتے ہین کہ
قرآن کے ترجمہ پڑہنے سے آدمی گمراہ ہوجاتا ہے معاذ اللہ من ذلک **عن** یحیی بن سعید انہ قال بلغنی ان اول ما ینظر
فیہ من عمل العبد الصلوٰۃ فان قبلت منہ نظر فیما بقی من عملہ وان لم تقبل منہ لم ینظر فی شیء من عملہ **ترجمہ** یحیی بن
سعید سے روایت ہے کہ پہنچا انکو قیامت کے دن پہلی نماز دیکہی جاوے گی اگر نماز قبول ہوگئی تو پہر اور عمل اوسکے دیکہے جاوینگے
ورنہ کوئی عمل پہر نہ دیکہا جاوے گا **ف** طبرانی نے معجم اوسط مین روایت کیا انس سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم نے اول سب عملون سے نماز دیکہی جاوے گی اگر وہ اچہی نکلی تو سب عمل اچہے ہونگے ورنہ سب خراب ہونگے
اور ابوداؤد اور ابن ماجہ اور ترمذی نے بہی مانند اس کی روایت کیا ہے **عن** عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم
انہا قالت کان احب العمل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذی یدوم علیہ صاحبہ **ترجمہ** حضرت ام المومنین
عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ کام بہت پسند تہا جو ہمیشہ آدمی اوسکو کرتا رہے **ف** دوسری روایت
مین ہے کہ پسند کام اللہ جل جلالہ کے نزدیک وہ ہے جسکو آدمی ہمیشہ کرتا رہے اگرچہ قلیل ہی ہو **عن** سعد بن ابی وقاص انہ
قال کان رجلان اخوان فہلک احدہما قبل صاحبہ باربعین لیلۃ فذکرت فضیلۃ الاول عند رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الم یکن الآخر مسلما قالوا بلی یا رسول اللہ وکان لا باس بہ فقال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما یدریکم ما بلغت بہ صلوتہ انما مثل الصلوٰۃ کمثل نہر غمر بباب احدکم یقتحم فیہ کل
یوم خمس مرات فما ترون ذلک یبقی من درنہ فانکم لا تدرون ما بلغت بہ صلوتہ **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ
دو بہائی تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین اون مین سے ایک دوسرے سے چالیس دن پہلے مرگیا تو لوگون نے تعریف کی اوسکی جو پہلے مرا
تہا تب فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا دوسرا بہائی مسلمان نہ تہا بولے ہان مسلمان تہا وہ بہی کچہہ برا نہ تہا تب فرمایا آنحضرت

صلے اللہ علیہ وسلم نے تم کیا جانو دوسرے کی نماز نے اوسکو کس درجہ پر پہنچایا نماز کی مثال ایسی ہے جیسے ایک نہر میٹھے پانی کی
بہت گہری کسی کے دروازہ پر بہتی ہو اور وہ اوس مین پانچ وقت غوطہ لگایا کرے کیا اوسکے بدن پر کچھ میل رہیگا پہر تم کیا
جانو کہ نماز نے دوسرے بہائی کا مرتبہ کس درجہ کو پہونچایا **ف** یعنی چالیس دن تک کی نمازین اوس کی زاید ہوئین پہلے بہائی کی
نمازون سے پہر بقدر اوسکا درجہ اللہ جل جلالہ نے بڑہایا ہوگا یا اللہ تو ہمارے اعمال کو قبول فرما اور ہماری نماز کو پسند کر لے
اور ہم کو توفیق دے اچہی طرح دل لگا کر نماز پڑہنے کی اور بچا دے ہمکو شیطان کے وسوسون سے **عن** مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ عَطَاءَ
ابْنَ يَسَارٍ كَانَ اِذَا مَرَّ عَلَيْهِ بَعْضُ مَنْ يَبِيعُ فِي الْمَسْجِدِ دَعَاهُ فَسَاَلَهُ مَا مَعَكَ وَمَا تُرِيدُ فَاِنْ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ يُرِيدُ اَنْ يَبِيعَهُ قَالَ
عَلَيْكَ بِسُوقِ الدُّنْيَا فَاِنَّمَا هٰذَا سُوقُ الْاٰخِرَةِ **ترجمہ** امام مالک کو پہنچا کہ عطا بن یسار جب دیکہتے کسی شخص کو جو سودا بیچتا ہے مسجد مین بلا
اوسکو پہر پوچہتے اوس سے کیا ہے تیرے پاس اور تو کیا چاہتا ہی اگر وہ بولتا کہ مین بیچنا چاہتا ہون تو کہتے جا تو دنیا کے بازار مین یہ تو آخرت کا
بازار ہے **ف** یعنی یہان آخرت کا سودا ہوتا ہے دنیا کی چیزین بیچنے کا یہان کیا موقع ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جب کسی شخص کو تم مسجد مین بیچتے دیکہو تو کہو اللہ تیری تجارت مین نفع نہ دے اور جب کسی کو مسجد مین اپنی چیز ڈہونڈہتے
دیکہو بولو اللہ کرے تیری چیز نہ ملے اور فرمایا حضرت نے کہ مسجدین بنائی گئی ہین واسطے ذکر الٰہی کے **عن** مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ
اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بَنٰى رَحْبَةً فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ تُسَمَّى الْبُطَيْحَاءَ وَقَالَ مَنْ كَانَ يُرِيدُ اَنْ يَلْغَطَ اَوْ يُنْشِدَ شِعْرًا اَوْ يَرْفَعَ
صَوْتَهُ فَلْيَخْرُجْ اِلٰى هٰذِهِ الرَّحْبَةِ **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا کہ حضرت عمرؓ نے ایک جگہہ بنا دی مسجد کے کونے مین اوسکا
نام بطیحا تہا اور کہدیا تہا کہ جو کوئی بک بک کرنا چاہے یا شعر پڑہنا چاہے یا پکارنا چاہے تو اوس جگہہ چلا جاوے
ف تاکہ مسجد کی تعظیم نہ جاوے اس لیے کہ مسجدین بنائی گئی ہین نماز اور ذکر الٰہی کے لیے ابو داؤد کی حدیث مین ہے کہ حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مسجد مین شعر پڑہنے سے اور بیع و شرا سے مگر اگر شعر کا مضمون اچہا ہو جس سے اللہ جل جلالہ کی اطاعت
اور عبادت کا شوق اور ذوق زیادہ ہو تو بعضون نے پڑہنا جائز رکہا ہے اور دلیل اونکی حدیث ہے ابو ہریرہ کی کہ حضرت عمرؓ نے
منع کیا حسان کو شعر پڑہنے سے مسجد مین تو حسان نے جواب دیا کہ مین نے شعر پڑہے اوس شخص کے سامنے جو تجسے بہتر تہا یعنے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مگر صحیح یہ ہے کہ اگر شعر اچہے مضمون کے بہی ہون جب بہی مسجد مین نہ پڑہنا اولے ہے **عن** طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ
يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرُ الرَّاْسِ يُسْمَعُ دَوِيُّ صَوْتِهِ وَلَا يُفْقَهُ مَا يَقُولُ حَتّٰى دَنَا
فَاِذَا هُوَ يَسْاَلُ عَنِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُنَّ
قَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ قَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ وَذَكَرَ رَسُولُ
اللّٰهِ صلعم الزَّكٰوةَ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ فَاَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ وَاللّٰهِ لَا اَزِيدُ عَلٰى هٰذَا وَلَا اَنْقُصُ مِنْهُ
فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلعم اَفْلَحَ اِنْ صَدَقَ **ترجمہ** طلحہ بن عبید اللہ سے روایت ہے وہ کہتے تہے آیا ایک شخص رسول اللہ صلعم پاس نجد کا
رہنے والا اسکے سر کے بال بکہرے ہوئے تہے اور اوسکی آواز کی بہنبہناہٹ سنائی دیتی تہی لیکن اسکی بات سمجہ مین نہ آتی

تھی یہانتک کہ قریب آیا تو وہ پوچھتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام کے معنے فرمایا آپ نے پانچ نمازین ٹہرہنا رات
دن مین تب وہ شخص بولا سوا انکے اور بہی کوئی نماز مجہپر ہے آپنے فرمایا نہین مگر نفل پڑہنا چاہے تو توپڑہ فرمایا آپنے اور روزہ
رمضان کے بولا سوا ان کے اور بہی کوئی روزہ مجہپر ہے فرمایا آپنے نہین مگر اگر نفل رکہے تو پہر ذکر کیا آپ نے
زکوۃ کا وہ شخص بولا اسکے سوا بہی کچہ صدقہ مجہپر فرض ہے فرمایا نہین مگر اگر تو دینا چاہے تو دے پس پیٹہ موڑکر چلا وہ شخص تب
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیڑا اسکا پار ہوا اگر سچ بولا **ف** یعنی ان سب باتون پر عمل کیا تو اوسکو نجات ہو جاویگی

عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یعقد الشیطان علی قافیۃ راس احدکم اذا ھو نام ثلث
عقد یضرب مکان کل عقدۃ علیک لیل طویل فارقد فان استیقظ فذکر اللہ انحلت عقدۃ فان توضأ انحلت
عقدۃ فان صلی انحلت عقدۃ فاصبح نشیطا طیب النفس والا اصبح خبیث النفس کسلان **ترجمہ** ابوہریرہ سے
روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آدمی سوجاتا ہے تو باندہتا ہے شیطان اسکی گدی پر تین گرہین ہر گرہ
مارکر کہتا جاتا ہے کہ ابہی تجہکو بڑی رات باقی ہے تو سورہ پس اگر جاگتا ہے آدمی اور یاد کرتا ہے اللہ جل جلالہ کو کہلجاتی
ہے ایک گرہ اگر وضو کرتا ہے کہلجاتی ہے دوسری گرہ پہر اگر نماز پڑہتا ہے صبح کی کہلجاتی ہے تیسری گرہ پس رہتا ہے
وہ شخص اوسدن خوشدل اور خوش مزاج ورنہ رہتا ہے بدنفس مجہول **العمل فی غسل العیدین** عیدین
کی غسل کا بیان **کہا** مالک نے کہ مینے سنا ہے بہت علماء سے کہتے تہے عید فطر اور عید الضحی مین اذان اور اقامت نہ تہی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ سے ابتک مالک نے کہا ہمارے نزدیک اسمین کچہ اختلاف نہین **ف** بخاری اور مسلم مین ابن
عباس اور جابر سے مروی ہے کہ اذان نہین ہوتی تہی عیدین کی نماز کے لیے اور نہ اقامت اور نسائی نے روایت
کیا ابن عمر سے اور ابوداود نے ابن عباس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی عید کی بغیر اذان اور اقامت
کے ابن ابی شیبہ نے روایت کیا کہ اول جس نے اذان نکالی عید مین معاویہ ہین اور شافعی نے کہا کہ حجاج نے نکالا
اذان کو جب حاکم ہوا مدینہ کا اور ابن منذر نے روایت کیا کہ زیاد نے بصرہ مین اس فعل کو ایجاد کیا اور داودی نے کہا کہ
مروان نے نکالا اس فعل کو اور ابن حبیب نے کہا کہ ہشام نے اور ابن منذر نے روایت کیا ابوقلابہ سے کہ اول اسکو عبداللہ بن
الزبیر نے نکالا جمہور علماء کا یہی مذہب ہے کہ عیدین مین اذان اور اقامت نہین ہے **عن** نافع ان عبد اللہ بن
عمر کان یغتسل یوم الفطر قبل ان یغدو الی المصلی **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر غسل کرتے تہے
عید فطر کے دن قبل عیدگاہ جانے کے **الامر بالصلوۃ قبل الخطبۃ فی العیدین** نماز عید کی
قبل خطبہ پڑہنا **عن** ابن شہاب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی یوم الفطر ویوم الاضحی قبل
الخطبۃ **ترجمہ** روایت ہے ابن شہاب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے عید فطر اور عید اضحے کی قبل خطبہ کے
یعنے خطبہ عیدین کا بعد نماز عیدین کے پڑہتے تہے **ف** اس حدیث کو مالک نے مرسلا روایت کیا ہے بخاری و مسلم

نے اسکو مسند کیا عبید اللہ سے انہون نے نافع سے اونہون نے ابن عمر سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے تہے
عید کی فطر اور ضحے مین پہر خطبہ پڑہتے تہے بعد نماز کے **عن** مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَا يَفْعَلَانِ
ذٰلِكَ **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا کہ حضرت ابا بکر اور عمر بہی ایسا ہی کرتے تہے یعنے بعد نماز کے خطبہ پڑہتے تہے عیدین مین **عن**
اِبْنِ عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ اَزْهَرَ اَنَّهُ قَالَ شَهِدْتُ الْعِيْدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَصَلّٰى ثُمَّ انْصَرَفَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ اِنَّ هٰذَيْنِ يَوْمَانِ
نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِهِمَا يَوْمُ فِطْرِكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ وَالْاٰخَرُ يَوْمٌ تَاْكُلُوْنَ فِيْهِ مِنْ نُسُكِكُمْ قَالَ اَبُوْ عُبَيْدٍ
ثُمَّ شَهِدْتُ الْعِيْدَ مَعَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَجَاءَ فَصَلّٰى ثُمَّ انْصَرَفَ فَخَطَبَ وَقَالَ اِنَّهُ قَدِ اجْتَمَعَ لَكُمْ فِيْ يَوْمِكُمْ هٰذَا
عِيْدَانِ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْ اَهْلِ الْعَالِيَةِ اَنْ يَنْتَظِرَ الْجُمُعَةَ فَلْيَنْتَظِرْهَا وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَرْجِعَ فَقَدْ اَذِنْتُ لَهُ قَالَ اَبُوْ عُبَيْدٍ
ثُمَّ شَهِدْتُ الْعِيْدَ مَعَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَعُثْمَانُ مَحْصُوْرٌ فَجَاءَ فَصَلّٰى ثُمَّ انْصَرَفَ فَخَطَبَ **ترجمہ** ابو عبید سے جو مولی
ہین عبد الرحمن بن ازہر کے روایت ہے کہ مین حاضر ہوا عید کو ساتھ عمر بن الخطاب رضی کے تو نماز پڑہی حضرت عمر نے پہر فارغ ہو کر
اور خطبہ پڑہا تو کہا کہ یہ دو دن (عید فطر اور عید اضحے کے) وہ دن ہین کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکہنے
سے ان دنون مین یہ عید الفطر وہ دن ہے جسدن تم روزہ موقوف کرتے ہو اور عید اضحے وہ دن ہے کہ جسدن اپنی قربانی کا گوشت
کہاتے ہو ابو عبید نے کہا کہ پہر حاضر ہوا مین عید کو عثمان بن عفان کے ساتھ تو اونہون نے آنکر نماز پڑہی پہر نماز سے
فارغ ہو کر خطبہ پڑہا اور کہا کہ آج کے روز دو عیدین ہین ایک عید الفطر اور ایک جمعہ تو جس شخص کا جی چاہے عالیہ
والون سے **ف** یعنی گاؤن کے رہنے والون سے جو مدینہ کے اطراف مین دور دور واقع تہے بعضے آٹھ میل پر بعضے
اس سے کم **ف** تو ٹہیر جاوے جمعہ کیواسطے اور جو چاہے کہ اپنے گہر جاوے تو چلا جاوے مینے اجازت دی کہا ابو عبید نے
پہر حاضر ہوا مین عید کو ساتھ علی بن ابیطالب کے اور عثمان گہیرے ہوئے تہے **ف** یعنے باغیون نے ملکو کر کے انکو مکان
مین گہیر رکہا تہا **ف** تو حضرت علی نے آنکر نماز پڑہائی پہر نماز سے فارغ ہو کر خطبہ پڑہا **ف** ان حدیثون سے
ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کا یہہ دستور تہا کہ عیدین مین نماز کے بعد خطبہ پڑہتے تہے
لیکن مروان نے یہ بدعت ایجاد کی کہ خطبہ نماز کے اول پڑہا روایت کیا اسکو مسلم نے اور حضرت عثمان سے جو ابن المنذر
نے روایت کیا کہ انہون نے خطبہ پڑہا نماز کے اول اور ابن ابی شیبہ اور عبد الرزاق نے حضرت عمر سے ایسا
ہی نقل کیا معارض ہے اس روایت کے یہ روایات صحیحہ تو عمل ان روایات پر اولی ہے علی الخصوص اس صورت مین جب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے بہی ایسا ہی ثابت ہے فرمایا اللہ جل جلالہ نے لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ تمکو رسول
اللہ کی پیروی اچہی ہے زرقانی نے کہا کہ اس حدیث سے عید کی نماز پڑہنا بغیر امام اور حاکم کے ثابت ہوئی تو جمعہ
پڑہنا بطریق اولے درست ہوگا اس لیے کہ عثمان محصور تہے اور علی بن ابیطالب اسوقت تک امام نہوئے تہے لیکن
ابو حنیفہ نے جمعہ اور عیدین کو مثل حدود کے کردیا کہ بغیر سلطان کے ادا نہین ہوسکتین **اَلْاَمْرُ بِالْاَكْلِ قَبْلَ الْغُدُوِّ**

فی العید عید الفطر میں نماز کو جانے کے اول کچھ کھا لینا عن عروۃ بن الزبیر انہ کان یاکل یوم الفطر قبل ان یغدو
ترجمہ عروہ بن الزبیر عید الفطر کے روز کھانا کھا لیتے قبل نماز کو جانے کے ف بخاری نے روایت کیا انس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نہیں جاتے نماز کو عید الفطر کے دن یہاں تک کہ کھا لیتے تھے چند کھجوریں طاق عدد سے (یعنی تین یا پانچ یا سات یا نو)
عن سعید بن المسیب انہ اخبرہ ان الناس کانوا یؤمرون بالاکل قبل الغدو ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت
ہے لوگوں کو حکم ہوتا تھا کھانا کھا لینے کا قبل نماز کو جانے کے مالک نے کہا کہ میں کھانا کھانا لازم نہیں دیکھتا عید ضحی میں
تب ان کے ف بلکہ آخر کھانا افضل ہے ترمذی اور حاکم نے روایت کیا بریدہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ کھاتے تھے عید
ضحی کو جب تک نماز نہ پڑھتے

ما جاء فی التکبیر والقراءۃ فی صلوۃ العیدین عیدین کی تکبیرات اور قرات کا بیان

عن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبۃ بن مسعود ان عمر بن الخطاب سال ابا واقد اللیثی ما کان یقرا
بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الاضحی والفطر فقال کان یقرا بہما ق والقرآن المجید واقتربت الساعۃ وانشق
القمر ترجمہ عمر بن الخطاب نے پوچھا ابو واقد لیثی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون سی سورتیں پڑھتے تھے عیدین میں تو سورہ
ق اور سورہ قمر ف اور اکثر روایات میں ہے کہ سبح اسم ربک الاعلی اور ہل اتاک حدیث الغاشیۃ پڑھتے تھے عن نافع مولی
عبد اللہ بن عمر انہ قال شہدت الاضحی والفطر مع ابی ہریرۃ فکبر فی الرکعۃ الاولی سبع تکبیرات قبل القراءۃ وفی
الآخرۃ خمس تکبیرات قبل القراءۃ ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ میں نے نماز پڑھی عید اضحی اور عید الفطر کی ساتھ ابو ہریرہ رض کے تو
پہلی رکعت میں سات تکبیریں کہیں قبل قرات کے اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیر قبل قرات کے کہا مالک نے ہمارے نزدیک
یہی حکم ہے ف احمد اور ابو داؤد اور ترمذی نے روایت کیا عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے مرفوعاً کہ تکبیریں نماز عید الفطر
میں سات ہیں پہلی رکعت میں اور پانچ ہیں دوسری رکعت میں اور دونوں رکعتوں میں قبل قرات کے ترمذی نے علل
میں کہا کہ میں نے بخاری سے اس حدیث کو پوچھا انہوں نے کہا صحیح ہے کہا مالک نے اگر کوئی شخص پہنچا عیدگاہ میں اور دیکھا
کہ لوگ فارغ ہو گئے ہیں عید کی نماز سے تو وہ نماز عید کی نہ پڑھے نہ عیدگاہ میں نہ اپنے گھر میں اس پر بھی اگر اس نے پڑھ لی عیدگاہ
میں یا اپنے گھر میں تو کچھ قباحت نہیں ہے لیکن پہلی رکعت میں سات تکبیریں کہے قبل قرات کے اور دوسری رکعت میں
پانچ قبل قرات کے ف اور سفیان ثوری اور احمد کے نزدیک اگر اکیلے نماز عید کی پڑھے تو چار رکعتیں پڑھے کیونکہ
روایت کیا سعید بن منصور نے کہ جس شخص کے فوت ہو جاوے نماز عید امام کے ساتھ تو وہ چار رکعتیں پڑھے عید کی نماز
ابو حنیفہ کے نزدیک واجب ہے اور امام مالک اور جمہور علما کے نزدیک سنت ہے اور یہی صحیح ہے

ترک الصلوۃ قبل العیدین وبعدہما عیدین کی نماز کے اول اور بعد نفل نہ پڑھنا

عن نافع ان عبد اللہ بن عمر
لم یکن یصلی یوم الفطر قبل الصلوۃ ولا بعدہا ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر نہیں نفل پڑھتے تھے قبل نماز
عید کے اور نہ بعد نماز کے ف صحیحین میں ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے دن عید فطر کے تو پڑھی

عید الفطر میں نماز کو جانے سے اول کچھ کھا لینا

عیدین کی تکبیرات اور قرات کا بیان

عیدین کی نماز سے اول اور بعد نفل نہ پڑھنا

دو رکعتین اور نہین نماز پڑہی قبل اُسکے اور نہ بعد اوسکے اور ابن ماجہ اور حاکم نے ابی سعید سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی
اللہ علیہ وسلم نہین نفل پڑہتے تہے عید کی نماز کے پہلے لیکن جب نماز سے فارغ ہو کر گہر مین آتے تو دو رکعتین پڑہتے

عن مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ كَانَ يَغْدُو اِلَى الْمُصَلَّى بَعْدَ اَنْ يُصَلِّيَ الصُّبْحَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ **ترجمہ** مالک کو پہنچا کہ سعید بن المسیب عیدگاہ کو جاتے تہے نماز صبح کی پڑہکر قبل طلوع آفتاب کے **ف** ابن الساعاتی نے شرح مجمع مین روایت کیا کہ ایک شخص نے نماز پڑہی عید کی اول نفل تو منع کیا اوس کو حضرت علی نے اوس نے کہا اے علی مین جانتا ہون کہ اللہ جل جلالہ مجھے عذاب نکریگا نماز پڑہنے پر حضرت علی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نفل نہین پڑہے قبل نماز عید کے اور تو پڑہتا ہے تو یہ تیرا پڑہنا مخالفت ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پس اللہ جل جلالہ عذاب کریگا تجہکو

باب الرُّخْصَةِ فِي الصَّلٰوةِ قَبْلَ الْعِيدَيْنِ وَبَعْدَهُمَا
قبل نماز عید کے اور بعد اوس کے نفل پڑہنے کی اجازت

عن عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ اَنَّ اَبَاهُ الْقَاسِمَ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ اَنْ يَغْدُوَ اِلَى الْمُصَلَّى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ **ترجمہ** قاسم بن محمد قبل عیدگاہ جانیکے چار رکعتین نفل اپنے گہر مین پڑہکر جاتے تہے **ف** اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عیدگاہ مین نہ پڑہنا ثابت ہے تو یہ اثر اُس حدیث کے منافی نہین ہے **عن** عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فِي الْمَسْجِدِ **ترجمہ** عروہ بن الزبیر سے روایت ہے کہ وہ نفل پڑہتے تہے قبل نماز عید کے مسجد مین **ف** زرقانی نے کہا کہ اپنے محلہ کی مسجد مین قبل عیدگاہ کے جانے کے

باب غُدُوِّ الْاِمَامِ يَوْمَ الْعِيدِ وَانْتِظَارِ الْخُطْبَةِ
امام کا نماز عید کو جانیکا وقت اور انتظار کرنا

کہا مالک نے وہ سنت جس مین ہمارے نزدیک اختلاف نہین ہے یہ ہے کہ امام عید الفطر اور عید اضحے کے لیے اُسوقت گہر سے نکلے کہ عیدگاہ تک پہنچتے پہونچتے نماز کا وقت آجاوے **ف** ابن ابی شیبہ نے روایت کیا نافع سے کہ عبد اللہ بن عمر نماز صبح کی پڑہکر عیدگاہ کو چلے جاتے عید کی نماز کا وقت طلوع آفتاب کے بعد سے زوال تک ہے باجماع فقہا لیکن اول وقت پڑہنا اسکا اولی و افضل ہے کہا مالک نے جس شخص نے نماز پڑہ لی عید الفطر کی امام کے ساتھ اوسکو جائز نہین ہے کہ قبل خطبہ سننے کے چلا جاوے بلکہ جب امام لوٹے تو وہ بہی لوٹے

صَلٰوةُ الْخَوْفِ
نماز خوف کا بیان

عن صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَمَّنْ صَلّٰى مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلٰوةَ الْخَوْفِ اَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهُ وَصَفَّتْ طَائِفَةٌ وِجَاهَ الْعَدُوِّ فَصَلّٰى بِالَّتِي مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا وَاَتَمُّوا لِاَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوا فَصَفُّوا وِجَاهَ الْعَدُوِّ وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى فَصَلّٰى بِهِمُ الرَّكْعَةَ الَّتِي بَقِيَتْ مِنْ صَلٰوتِهِ ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا وَاَتَمُّوا لِاَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ **ترجمہ** روایت ہے اوس شخص سے جس نے نماز پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ ذات الرقاع مین خوف کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کچہ لوگ کہڑے ہوئے نماز کو اور کچہ لوگ دشمن کے سامنے رہے تو پہلے آپ نے ایک رکعت پڑہی اُن لوگون کے ساتھ پہر آپ کہڑے رہے اور وہ لوگ اپنی نماز پوری کر کے چلے گئے اور جو لوگ دشمن کے سامنے تہے وہ آئے انکے ساتھ آپنے ایک رکعت پڑہی پہر آپ بیٹہے رہے اور اُنلوگون نے ایک رکعت اور پڑہی جب آپنے اون کے ساتھ سلام پہیرا **عن** سَهْلِ بْنِ اَبِي حَثْمَةَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ اِنَّ صَلٰوةَ الْخَوْفِ اَنْ يَقُومَ الْاِمَامُ وَمَعَهُ

طائفة من اصحابه وطائفة مواجهة العدو فيركع الامام ركعة ويسجد بالذين معه ثم يقوم فاذا استوى قائما ثبت واتموا لانفسهم
الركعة الباقية ثم يسلمون وينصرفون والامام قائم فيكونون وجاه العدو ثم يقبل الآخرون الذين لم يصلوا فيكبرون وراء الامام
فيركع بهم ويسجد ثم يسلم فيقومون فيركعون لانفسهم الركعة الثانية ثم يسلمون **ترجمہ** سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے انہوں نے کہا
نماز خوف کی اس طرح پر ہے کہ امام کچھ لوگوں کو اپنے ساتھ نماز کو کھڑا کرے اور کچھ لوگ دشمن کے سامنے رہیں تو امام ایک رکعت
پڑھے اور سجدہ کرے جب سجدہ سے کھڑا ہو تو امام کھڑا رہے اور مقتدی اپنی ایک رکعت جو باقی ہے پڑھ کر سلام پھیر کر چلے جاویں
دشمن کے سامنے اور دشمن کے سامنے جو لوگ تھے وہ آکر تکبیر تحریمہ کہہ کر امام کے ساتھ شریک ہوں تو امام رکوع اور سجدہ سے فارغ ہو کر
سلام پھیر دے اور لوگ کھڑے ہو کر ایک رکعت اور پڑھ کر سلام پھیریں **ف** امام مالک کا عمل اسی حدیث پر ہے **عن** نافع ان
عبد الله بن عمر كان اذا سئل عن صلوة الخوف قال يتقدم الامام وطائفة من الناس فيصلي بهم الامام ركعة وتكون طائفة منهم
بينه وبين العدو لم يصلوا فاذا صلى الذين معه ركعة استأخروا مكان الذين لم يصلوا ولا يسلمون ويتقدم الذين لم يصلوا
فيصلون معه ركعة ثم ينصرف الامام وقد صلى ركعتين فيقوم كل واحد من الطائفتين فيصلون لانفسهم ركعة
ركعة بعد ان ينصرف الامام فيكون كل واحد من الطائفتين قد صلوا ركعتين فان كان خوفا هو اشد من ذلك صلوا
رجالا قياما على اقدامهم او ركبانا مستقبلي القبلة او غير مستقبليها **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر سے جب سوال
ہوتا نماز خوف کا کہتے امام آگے بڑھے نماز کو اور کچھ لوگ اسکے پیچھے ہوں تو ان کے ساتھ امام ایک رکعت پڑھا دے اور کچھ لوگ
دشمن کے سامنے ہوں تو جب وہ لوگ جو امام کے پیچھے تھے ایک رکعت پڑھ چکیں دشمن کے سامنے چلے جاویں اور سلام نہ پھیریں
اور وہ لوگ چلے آویں جنہوں نے نماز نہیں شروع کی اب وہ لوگ امام کے پیچھے ایک رکعت پڑھیں پھر امام سلام پھیر دیوے اور باری
باری ہر ہر گروہ کے لوگ آکر اکیلا ایک رکعت اور پڑھ کر نماز اپنی تمام کریں تاکہ ہر ایک گروہ کی دو دو رکعتیں ہو جاویں اور اگر
خوف بہت سخت ہو تو کھڑے کھڑے پیادے نماز پڑھ لیں اشارہ سے اور سوار سواری پر اگرچہ ہو نہ انکا قبلہ کی طرف منہ **ف**
جمہور ائمہ کا مذہب اس حدیث پر ہے محمد نے کہا کہ ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے کہا مالک نے کہا نافع نے کہ عبد اللہ بن عمر نے یہ حدیث
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوگی **ف** جیسا کہ ابن ماجہ نے اس حدیث کو باسناد صحیح مرفوعاً ابن عمر سے روایت
کیا ہے **عن** سعيد بن المسيب انه قال ما صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم الظهر والعصر يوم الخندق حتى غابت
الشمس **ترجمہ** سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر کی نماز نہیں پڑھی جنگ خندق
میں یہاں تک کہ ڈوب گیا آفتاب **ف** کیونکہ لڑائی سے فرصت نہیں ہوئی بعض روایتوں میں ہے کہ مغرب بھی
قضا ہو گئی بعض روایتوں میں ہے کہ چار نمازیں فوت ہو گئیں۔ اس حدیث کو اس باب میں لانے سے یہ غرض
ہے کہ اگر خوف بہت سخت ہو اور لڑائی سے فرصت نہ ہو تو نماز کی تاخیر کی جاوے **کہا** مالک نے میرے نزدیک یہ روایت
قاسم بن محمد کی صالح بن خوات سے صلوۃ الخوف میں اچھی ہے **ف** اور وہ سہل بن ابی حثمہ کی حدیث ہے جو اوپر

العمل فی صلوة کسوف الشمس نماز کسوف کا بیان

عن عائشة زوج النبی صلی الله علیه وسلم انها قالت
خسفت الشمس فی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم فصلی رسول الله صلی الله علیه وسلم بالناس فقام فاطال القیام ثم رکع
فاطال الرکوع ثم قام فاطال القیام وهو دون القیام الاول ثم رکع فاطال الرکوع وهو دون الرکوع الاول ثم رفع فسجد ثم
فعل فی الرکعة الاخرة مثل ذلک ثم انصرف وقد تجلت الشمس فخطب الناس فحمد الله واثنی علیه ثم قال ان الشمس والقمر
آیتان من آیات الله لا یخسفان لموت احد ولا لحیوته فاذا رأیتم ذلک فادعوا الله وکبروا وتصدقوا ثم قال یا امة محمد و
الله ما من احد اغیر من الله ان یزنی عبده او تزنی امته یا امة محمد والله لو تعلمون ما اعلم لضحکتم قلیلا ولبکیتم کثیرا

ترجمہ حضرت ام المؤمنین عائشہؓ سے روایت ہے کہ گہن لگا سورج کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین تو نماز پڑھی آپنے ساتھ
لوگون کے پس کھڑے ہوئے بہت دیر تک پھر رکوع کیا بڑی دیر تک پھر کھڑے ہوئے بڑی دیر تک لیکن اول سے کچھ کم پھر رکوع کیا بڑی
دیر تک لیکن اول رکوع سے کچھ کم پھر سر اٹھایا رکوع سے پھر سجدہ کیا پھر دوسری رکعت مین بھی ایسا ہی کیا جب نماز سے فارغ ہوئے
تو آفتاب روشن ہوگیا تھا پھر خطبہ پڑھا اور حمد وثنا کی اللہ جل جلالہ کی پھر فرمایا کہ سورج اور چاند دونو نشانیان ہین پروردگار کے
نشانیون سے کسی کی موت یا زیست کیوجہ سے ان مین گہن نہین لگتا **ف** اس قول سے آپنے رد کیا اون لوگون کا جو کہتے تھے کہ ابراہیم آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند کے انتقال کیوجہ سے سورج کو گہن لگا ہے روایت کیا اسکو بخاری اور ابن حبان اور احمد اور نسائی و ابن ماجہ نے
اور ساتھ روایت مین ہے کہ لوگ سمجھتے ہین سورج اور چاند کو نہین گہن لگتا ہے مگر کسی بڑے کی موت سے اور یہ خیال غلط ہے اس سے
معلوم ہوا کہ چاند اور سورج کے گہن سے جو بعض احمق یہ سمجھا کرتے ہین کہ فلانے بادشاہ یا ملک پر آفت آویگی یہ بالکل غلط
اور لغو ہے **ف** تو جب دیکھو تم گہن پس دعا کرو اللہ سے اور تکبیر کہو اور صدقہ دو پھر فرمایا آپنے اے امت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم قسم خدا کی اللہ جل جلالہ سے کسیکو زیادہ غیرت نہین ہے اس امر مین کہ اسکا بندہ یا اسکی لونڈی زنا کرے اے
امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر تم جانتے ہوتے جو مین جانتا ہون البتہ ہنستے تم تھوڑا اور روتے بہت **ف** اس لیے
کہ نیکیان کم ہین اور برایان بیشمار اور منزل نہایت سخت اور دور دراز ہے اس حدیث پر عمل کیا ہے ائمہ ثلثہ نے کسوف مین اور
ہر رکعت مین دو رکوع ثابت کیے ہین اور نخعی اور ثوری اور ابو حنیفہ کا مذہب یہ ہے کہ صلوۃ کسوف کی دو رکعتین ہین ہر رکعت
مین ایک ایک رکوع ہے موافق اور نمازون کے

عن عبد الله بن عباس انه قال خسفت الشمس فصلی رسول الله صلی الله
علیه وسلم والناس معه فقام قیاما طویلا نحوا من سورة البقرة قال ثم رکع رکوعا طویلا ثم رفع فقام قیاما طویلا وهو دون القیام
الاول ثم رکع رکوعا طویلا وهو دون الرکوع الاول ثم سجد ثم قام قیاما طویلا وهو دون القیام الاول ثم رکع رکوعا طویلا
وهو دون الرکوع الاول ثم رفع فقام قیاما طویلا وهو دون القیام الاول ثم رکع رکوعا طویلا وهو دون الرکوع الاول
ثم سجد ثم انصرف وقد تجلت الشمس فقال ان الشمس والقمر آیتان من آیات الله لا یخسفان لموت احد ولا لحیوته
فاذا رأیتم ذلک فاذکروا الله قالوا یا رسول الله رأیناک تناولت شیئا فی مقامک هذا ثم رأیناک تکعکعت فقال

اِنِّی رَاَیْتُ الْجَنَّۃَ فَتَنَاوَلْتُ مِنْہَا عُنْقُوْدًا وَلَوْ اَخَذْتُہٗ لَاَکَلْتُمْ مِنْہُ مَا بَقِیَتِ الدُّنْیَا وَرَاَیْتُ النَّارَ فَلَمْ اَرَ کَالْیَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ اَفْظَعَ وَرَاَیْتُ اَکْثَرَ اَھْلِھَا النِّسَآءَ قَالُوْا لِمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ بِکُفْرِھِنَّ قِیْلَ یَکْفُرْنَ بِاللّٰہِ قَالَ یَکْفُرْنَ الْعَشِیْرَ وَیَکْفُرْنَ الْاِحْسَانَ لَوْ اَحْسَنْتَ اِلٰی اِحْدٰھُنَّ الدَّھْرَ کُلَّہٗ ثُمَّ رَاَتْ مِنْکَ شَیْئًا قَالَتْ مَا رَاَیْتُ مِنْکَ خَیْرًا قَطُّ **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ گہن لگا سورج میں تو نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگوں نے ساتھ آپکے پھر کھڑے ہوئے آپ بہت دیر تک جیسے سورہ بقرہ پڑھنے میں دیر ہوتی ہے **ف** زرقانی نے کہا کہ اس قول سے معلوم ہوتا ہے کہ قرارت آپ کی آہستہ تھی کسوف میں اور یہ جو بعض لوگوں نے تاویل کی ہے کہ ابن عباس صغیر السن تھے اس وجہ سے صفوں کے پیچھے کھڑے ہوں گے تو انکو آواز نہ آئی ہوگی مردود ہے ابن عباس کے قول سے کہ میں کھڑا ہوا تھا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں مگر ایک حرف بھی قرارت کا میں نے نہ سنا **ت** پھر رکوع کیا ایک لنبا رکوع پھر سر اوٹھایا پھر کھڑے ہوئے آپ بڑی دیر تک لیکن پہلے قیام سے کچھ کم پھر رکوع کیا ایک رکوع لنبا لیکن اول رکوع سے کچھ کم پھر سجدہ کیا پھر کھڑے ہوئے آپ بڑی دیر تک لیکن اول قیام سے کچھ کم پھر رکوع کیا لنبا رکوع لیکن اول رکوع سے کم پھر سر اٹھایا پھر کھڑے ہوئے بڑی دیر تک لیکن اول قیام سے کچھ کم پھر رکوع کیا ایک لنبا رکوع لیکن اول رکوع سے کچھ کم پھر سجدہ کیا تو فارغ ہوئے آپ نماز سے اور آفتاب روشن ہوگیا تھا پس فرمایا آپ نے سورج اور چاند دو نشانیاں ہیں اللہ تعالی کی نشانیوں میں سے نہیں گہن لگتا ہے اون میں کسی کی زندگی اور موت سے جب تم ایسا دیکھو تو ذکر کرو اللہ کا صحابہ نے کہا یا رسول اللہ ہم نے آپ کو دیکھا نماز میں آپ آگے بڑھے کسی چیز کو لینے کے لیے پھر پیچھے ہٹ آئے آپ تو فرمایا آپنے دیکھا میں نے جنت کو پس لینا چاہا میں نے اُس میں سے ایک گچھہ (خوشہ) اگر میرے ہاتھ لگ جاتا تو تم اوس سے کھایا کرتے جب تک دنیا باقی رہتی **ف** کیونکہ جنت کے پہل کبھی فنا نہیں ہوتے فرمایا اللہ تعالے نے اُکُلُھَا دَآئِمٌ وَّظِلُّھَا کہانے اوسکے ہمیشہ رہیں گے اور فرمایا لَا مَقْطُوْعَۃٍ وَّلَا مَمْنُوْعَۃٍ کبھی تمام نہ ہونگے اور نہ کبھی روکے جاوینگے **ت** اور میں نے دیکھا جہنم کو ایسی ہولناک اور مہیب صورت میں کہ کبھی میں نے ایسی صورت نہ دیکھی تھی اور میں نے دیکھا کہ جہنم میں عورتیں زیادہ ہیں صحابہ نے کہا کیوں یا رسول اللہ فرمایا آپ نے عورتوں کی ناشکری نے انکو جہنم میں ڈالا کہا صحابہ نے کیا کفر کرتی ہیں ساتھ اللہ کے فرمایا آپنے اور کفر کرتی ہیں یعنے ناشکری کرتی ہیں خاوند کی اور بہول جاتی ہیں احسان کو اگر کسی عورت کے ساتھ ساری عمر احسان کرو پھر کوئی رنج اوسکو پہونچے تو کہنے لگتی ہے خاوند سے مجھے کبھی تجھ سے بھلائی نہیں پہونچی **ف** اس حدیث سے بھی ہر ایک رکعت میں دو رکوع ثابت ہوئے اور مسلم نے جابر سے تین رکوع ہر رکعت میں روایت کیے اور ابن عباس سے چار رکوع ہر رکعت میں اور ابو داود نے ابی بن کعب سے اور بزار نے علی سے پانچ رکوع ہر رکعت میں روایت کیے **عَنْ** عَائِشَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ یَہُوْدِیَّۃً جَاءَتْ تَسْاَلُھَا فَقَالَتْ اَعَاذَکِ اللّٰہُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَسَاَلَتْ عَائِشَۃُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُعَذَّبُ النَّاسُ فِیْ قُبُوْرِھِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَائِذًا بِاللّٰہِ مِنْ

ذلك ثم ركب رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات غداة مركبا فخسفت الشمس فرجع ضحى فمر بين ظهراني الحجر ثم قام يصلي

وقام الناس وراءه فقام قياما طويلا ثم ركع ركوعا طويلا ثم رفع فقام قياما طويلا وهو دون القيام الاول ثم ركع ركوعا طويلا

وهو دون الركوع الاول ثم رفع فسجد ثم قام قياما طويلا وهو دون القيام الاول ثم ركع ركوعا طويلا وهو دون الركوع الاول

ثم رفع فقام قياما طويلا وهو دون القيام الاول ثم ركع ركوعا طويلا وهو دون الركوع الاول ثم رفع ثم سجد ثم انصرف فقال

ما شاء الله ان يقول ثم امرهم ان يتعوذوا من عذاب القبر **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ ایک یہودی عورت

آئی اون کے پاس مانگنے کو تو کہا اوس نے اللہ بچاوے تم کو قبر کے عذاب سے پس پوچہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

کیا لوگون کو عذاب ہوگا قبرون مین فرمایا حضرت نے مین پناہ مانگتا ہون اللہ کی اس عذاب سے پہر سوار ہوے آپ ایک

دن سواری پر سو گہن لگا آفتاب کو اور لوٹے آپ حجرون کے پیچہے سے پہر کہڑے ہوکر نماز پڑہنے لگے اور لوگ آپ کے پیچہے

کہڑے ہوے پہر قیام کیا آپ نے بڑی دیر تک پہر رکوع کیا بڑی دیر تک پہر سر اوٹہایا اور قیام کیا بڑی دیر تک لیکن پہلے

قیام سے کم پہر رکوع کیا بڑی دیر تک لیکن پہلے رکوع سے کچہ کم پہر سر اٹہاکر سجدہ کیا پہر قیام کیا بڑی دیر تک

لیکن اول رکعت کے قیام سے کچہ کم پہر رکوع کیا لنبا رکوع لیکن پہلے رکوع سے کچہ کم پہر سر اٹہایا اور قیام کیا بڑے

دیر تک لیکن پہلے قیام سے کچہ کم پہر رکوع کیا بڑی دیر تک لیکن پہلے رکوع سے کچہ کم پہر سر اٹہاکر سجدہ کیا پہر نماز سے

فارغ ہوکر جو کچہ اللہ تعالی نے چاہا باتین کین پہر حکم کیا اون کو کہ پناہ مانگین اللہ سے قبر کے عذاب سے **ملجاء**

کسوف اس چیز کا بیان جو نماز کسوف کے باب مین آئی ہے **عن** اسماء بنت ابی بکر انها قالت

اتيت عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم حين خسفت الشمس فاذا الناس قيام يصلون واذا هي قائمة تصلي فقلت ما

للناس فاشارت بيدها نحو السماء وقالت سبحان الله فقلت آية فاشارت برأسها ان نعم قالت فقمت حتى تجلاني الغشي

فجعلت اصب فوق رأسي الماء فحمد الله رسول الله صلى الله عليه وسلم واثنى عليه ثم قال ما من شيء كنت لم اره الا وقد

رأيته في مقامي هذا حتى الجنة والنار ولقد اوحي الي انكم تفتنون في القبور مثل او قريبا من فتنة الدجال لا ادري ايتهما

قالت اسماء يؤتى احدكم فيقال له ما علمك بهذا الرجل فاما المؤمن او الموقن لا ادري اي ذلك قالت اسماء فيقول

هو محمد رسول الله جاءنا بالبينات والهدى فاجبنا وآمنا واتبعنا فيقال له نم صالحا قد علمنا ان كنت لمؤمنا واما

المنافق او المرتاب لا ادري ايتهما قالت اسماء فيقول لا ادري سمعت الناس يقولون شيئا فقلته **ترجمہ** اسماء بنت ابی بکر سے

روایت ہے کہ مین آئی عائشہ پاس جسوقت گہن لگا آفتاب کو تو دیکہا مین نے لوگون کو نماز پڑہتے ہوے اور عائشہ بہی کہڑی

ہوئی نماز پڑہ رہی تہین تو مینے کہا کیا ہوا لوگون کو تو اشارہ کیا حضرت عائشہ رضؓ نے اپنے ہاتہہ سے آسمان کیطرف اور سبحان

اللہ کہا مینے کہا کیا کوئی نشانی ہے انہون نے اشارہ سے کہا ہان کہا اسماء نے تو مین کہڑی ہوی یہانتک کہ مجہکو غشی

آنے لگی اور مین اپنے سر پر پانی ڈالنے لگی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعریف کی اللہ کی اور ثنا کی اسکی پہر فرمایا جو چیز

مین نے نہ دیکھی تہی وہ آج مینے دیکھہ لی اس جگہہ یہانتک کہ جنت اور دوزخ کو بہی دیکھا اور مجہپر وحی سے معلوم ہوا کہ قبر مین تم
فتنہ مین پڑجاؤ گے مثل فتنہ دجال کے یا اوس کے قریب معلوم نہین اسمانے کیا کہا آئینگے اوسکے پاس فرشتے تو پوچہینگے
اوس سے تو کیا سمجہتا ہے اس شخص کو یعنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تو جو ایمان رکہتا ہے یا یقین رکہتا ہے معلوم نہین
کیا کہا اسمارنے وہ کہیگا یہ شخص محمد ہین اللہ جل جلالہ کے بہیجے ہوئے ہمارے پاس کہلی کہلی نشانیان اور ہدایت یعنی کلام
اللہ لیکر آئے پس قبول کیا ہمنے اور ایمان لائے ہم اور پیروی کی ہمنے اونکی تب فرشتے اوس سے کہینگے سو رہ اچہی طرح
ہم تو پہلے ہی جانتے تہے کہ تو مومن ہے اور منافق یا جسکو شک تہا حضرت کی رسالت مین معلوم نہین کیا کہا اسمارنے
وہ کہیگا مین نہین جانتا لوگون سے مینے جو سنا وہ کہا **ف** تب فرشتے کہینگے تو نے کچہ نہ جانا نہ پڑہا اور ماریں گے اسکو
لوہے کی گرزون سے اگر پہاڑ پر وہ گرز ماریں تو پہاڑ خاک ہو جاوے عبد الرزاق ابن بطال نے کہا کہ اس حدیث کی
تقلید کی بڑی مذمت ثابت ہوئی اسلیے کہ وہ منافق یا شک کرنیوالا یہ کہیگا کہ مینے لوگون سے جو سنا وہ کہا اور یہ
فرشتے اوسکو ماریں گے [illegible] کہتے مین ہم قرآن اور حدیث کو کیا نہین جو کچہ اگلے لوگ لکہہ گئے ہین ہمکو
وہ کافی ہے اور یہ بہی معلوم ہوا کہ تقلید اچہی چیز نہین ہے بلکہ مجبوری کی ہے جب کوئی [illegible]
نہ ملے تو اوسوقت تقلید کسی مجتہد کی کرلیوے [illegible] وقت [illegible] تقلید اچہی نہین [illegible] ہے کہ قرآن و حدیث
کی خوبی تحصیل کرکے آپ خود وہ لیاقت پیدا کرے [illegible] اسکا مسئلہ نکالے بعض [illegible] سمجہتے
ہین کہ اس زمانہ مین مجتہد کا ہونا محال ہے اور یہ نہین سمجہتے کہ [illegible] بہت سہل ہے چنانچہ ہمیشہ [illegible]
ہوا کیا کہ پہلے مجتہد وسعت اور کثرت علم مین [illegible] ممتاز ہوے [illegible] امام ابو حنیفہ کی نسبت زیادہ حدیثین
ملین پہر شافعی کو مالک کی نسبت پہر امام احمد حنبل کو [illegible] اتنی حدیثین کسی مجتہد کو
پہلے اونسے حاصل نہین ہوئی تہین [illegible] علے ہذا القیاس متاخر کو متقدم
سے زیادہ علم حاصل کرنا آسان ہو جاتا ہے خیر [illegible] امام ہمام ابن تیمیہ اور امام ہمام ابن القیم دو شیخ اتنے بڑے درجہ
کے گذرے جنہون نے قرآن و حدیث کی بہت خدمت کی اور بہت مسائل مختلف فیہ مین حق کو ظاہر کیا اللہ ان سب بزرگوارو
سے راضی ہو اور انکی طفیل مین ہمارا بہی خاتمہ بخیر کرے **العمل فی الاستسقاء** استسقا کا بیان **عن** عبد اللہ
ابن زید المازنی یقول خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی المصلی فاستسقی وحول رداءہ حین استقبل
القبلۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن زید مازنی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے نماز استسقا کے لیے اور الٹا آپنے
اپنی چادر کو جسوقت منہ کیا قبلہ کیطرف **ف** شیخین کی روایت مین ہے کہ آپنے دو رکعتین پڑہائین اور
جہر کیا اون مین قرارت کو بخاری کی روایت مین ہے کہ پہر کہڑے ہوے آپ اور دعا کی پہر منہ کیا قبلہ کی طرف اور
چادر کو الٹا بعض محدثین نے کہا ہے کہ چادر اسلیے الٹی تاکہ حال زمانہ کا الٹ جاوے یعنے قحط و گرانی

باب استسقا کا بیان

موقوف ہوکر بارش اور ارزانی ہوجاوے کہا یحیے نے سوال ہوا امام مالک سے کہ نماز استسقا کی کتنی رکعتین ہین توجواب دیا کہ دو رکعتین ہین امام کو چاہیے کہ پہلے نماز پڑہے پہر کھڑے ہوکر خطبہ پڑہے اور دعا مانگے اور منہ کرے قبلہ کیطرف جب فارغ ہو خطبہ سے یا خطبہ ہی مین **ف** اور جب منہ کرے قبلہ کی طرف تو چادر کو اولٹے اور دونو رکعتون مین جہر سی قرارت کرے اور چادر کو اسطرح اولٹے کہ داہنی طرف کا کنارہ بائین طرف کرے اور بائین طرف کا داہنی طرف اور مقتدی بہی اسیطرح اپنی اپنی چادرون کو پلٹین جب امام پلٹے **ف** کیونکہ روایت کیا امام احمد نے عبد اللہ بن زید سے کہ لوگون نے بہی چادرین اپنی اولٹین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ (زرقانی) **ف** اور منہ قبلہ کیطرف کرین بیٹھے بیٹھے **عن** عَمرِو بنِ شُعَيبٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا استَسقٰى قَالَ اللّٰهُمَّ اسقِ عِبَادَكَ وَبَهِيمَتَكَ وَانشُر رَحمَتَكَ وَاَحيِ بَلَدَكَ المَيِّتَ **ترجمہ** عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا مانگتے پانی برسنے کے واسطے تو فرماتے یا اللہ پانی پلا اپنے بندونکو اور جانورونکو اور پہیلادے اپنی رحمت کو اور جلادے اپنے مرے ہوئے ملک کو **ف** مرا ہوا ملک وہ ہے جس مین پانی نہ برسا اور زمین وہانکی خشک ہوگئی **عن** اَنَسِ بنِ مَالِكٍ اَنَّهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلَكَتِ المَوَاشِي وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ فَادعُ اللّٰهَ فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَمُطِرنَا مِنَ الجُمُعَةِ اِلَى الجُمُعَةِ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تَهَدَّمَتِ البُيُوتُ وَانقَطَعَتِ السُّبُلُ وَهَلَكَتِ المَوَاشِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ ظُهُورَ الجِبَالِ وَالاٰكَامِ وَبُطُونَ الاَودِيَةِ وَمَنَابِتَ الشَّجَرِ قَالَ فَانجَابَت عَنِ المَدِينَةِ انجِيَابَ الثَّوبِ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے کہ ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا اس نے اے رسول اللہ کے مرگئے جانور اور بند ہوگئے راستے **ف** بوجہ نہ ملنے پانی کے اور ضعیف ہوجانے اونٹون کے **ف** سو دعا کیجیے اللہ سے پس دعا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو برسا پانی ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک پہر ایک شخص آیا اور اوس نے کہا اے رسول خدا گرپڑے گہر اور بند ہوگئین راہین اور مرگئے جانور **ف** پانی کی کثرت سے **ف** تب دعا کی آپنے یا اللہ برسا پہاڑون پر اور ٹیلون پر اور نالون پر اور درختون کے اردگرد کہا انس نے جب یہ دعا کی آپنے تو پہٹ گیا ابر مدینہ سے جیسے پہٹ جاتا ہے پرانا کپڑا **کہا** مالک نے اگر کسیکو نماز استسقا کی نہ ملے لیکن خطبہ ملجاوے تو اسکو اختیار ہے چاہے دو رکعتین استسقا کی مسجد مین پڑہے یا گہر مین آن کر پڑہ لیوے یا نہ پڑہے **ف** کیونکہ نماز استسقا کی نفل ہے **اَلاِستِمطَارُ بِالنُّجُومِ** ستارونکی گردش سے پانی برسنے کا اعتقاد رکہنا **عن** زَيدِ بنِ خَالِدٍ الجُهَنِيِّ اَنَّهُ قَالَ صَلّٰى لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الصُّبحِ بِالحُدَيبِيَةِ عَلٰى اَثَرِ سَمَاءٍ كَانَت مِنَ اللَّيلِ فَلَمَّا انصَرَفَ اَقبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ اَتَدرُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُم قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعلَمُ فَقَالَ اَصبَحَ مِن عِبَادِي مُؤمِنٌ بِي وَكَافِرٌ بِي فَاَمَّا مَن قَالَ مُطِرنَا بِفَضلِ اللّٰهِ وَرَحمَتِهِ فَذٰلِكَ مُؤمِنٌ بِي كَافِرٌ بِالكَوكَبِ وَاَمَّا مَن قَالَ مُطِرنَا بِنَوءِ كَذَا وَكَذَا فَذٰلِكَ كَافِرٌ بِي مُؤمِنٌ بِالكَوكَبِ **ترجمہ**

زید بن خالد جہنی سے روایت ہے کہ نماز پڑہائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی حدیبیہ مین اور رات کو پانی پڑ چکا تہا تو جب نماز سے فارغ ہوئے متوجہ ہوئے لوگون کیطرف اور فرمایا کیا تم جانتے ہو جو کہا تمہارے پروردگار نے صحابہ نے کہا اللہ اور اسکے رسول کو معلوم ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ نے صبحکو میرے بندے دو قسم کے تہے ایک وہ جو ایمان لایا میرے اوپر دوسرے وہ جس نے کفر کیا ساتہ میرے جس شخص نے کہا کہ پانی برسا اللہ کے فضل اور رحمت سے تو وہ میرے اوپر ایمان لایا تارون پر اعتقاد نہ کہا اور جو بولا کہ پانی برسا فلان تارہ کی گردش سے تو اوس نے کفر کیا میرے ساتہ اور ایمان لایا تارون پر

ف یعنی تارونکو جس نے موثر سمجہا اور یہ خیال کیا کہ پانی برسانا اون کا فعل ہے وہ کافر ہو گیا دائرہ ایمان سے نکل گیا پانی برسانا روزی دینا یہ سب کام اللہ جل جلالہ کے ہین کسیکو اوس مین دخل نہین ہے **عن** مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ إِذَا أَنْشَأَتْ بَحْرِيَّةً ثُمَّ تَشَاءَمَتْ فَتِلْكَ عَيْنٌ غُدَيْقَةٌ **ترجمہ** امام مالک کو پہنچا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب اوٹہے ابر سمندر کیطرف سے پہر شام کیطرف جانے لگے تو جانو کہ ایک چشمہ ہے بہرپور

ف مدینہ کی جانب سے سمندر پچہان کیطرف ہے اور شام اوتر کیطرف مطلب یہ ہے کہ جب ابر پچہان کیطرف سے اوٹہے اور اوتر کو جانے لگے تو وہ خوب برسیگا **عن** مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ وَقَدْ مُطِرَ النَّاسُ مُطِرْنَا بِنَوْءِ الْفَتْحِ ثُمَّ يَتْلُو هٰذِهِ الْآيَةَ مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا **ترجمہ** امام مالک کو پہنچا کہ ابو ہریرہ کہتے تہے جب صبح ہوتی تہی اور پانی برس جاتا تہا پانی برسا اللہ کے حکم سے پڑہتے تہے اس آیت کو ما یفتح اللہ للناس الآیۃ یعنی اللہ جل جلالہ اگر لوگون پر رحمت کرنا چاہے تو کوئی اوسکو روک نہین سکتا اور جو روکنا چاہے تو کوئی چہوڑ نہین سکتا

قبلہ کیطرف منہ نہ کرنا پاکخانہ یا پیشاب کے وقت

اَلنَّهْيُ عَنِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ وَالْإِنْسَانُ يُرِيْدُ حَاجَتَهُ قبلہ کیطرف منہ نہ کرنا پاکخانہ یا پیشاب کیوقت **عن** أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ صَاحِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِمِصْرَ يَقُولُ وَاللّٰهِ مَا أَدْرِي كَيْفَ أَصْنَعُ بِهٰذِهِ الْكَرَابِيسِ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَهَبَ أَحَدُكُمْ لِغَائِطٍ أَوْ لِبَوْلٍ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرْهَا بِفَرْجِهِ **ترجمہ** ابو ایوب انصاری سے روایت ہے جو صحابی ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ وہ مصر مین کہتے تہے قسم خدا کی مین کیا کرون ان پاکخانونکو حالانکہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب جاوے کوئی تم مین سے پاکخانہ یا پیشاب کو تو نہ منہ کرے قبلہ کیطرف اور نہ پیٹہ کرے **عن** رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى أَنْ تُسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةُ لِبَوْلٍ أَوْ غَائِطٍ **ترجمہ** ایک مرد انصاری سے روایت ہے اوس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منع کرتے تہے آپ قبلہ کی طرف منہ کرنے سے پیشاب یا پاکخانہ مین

پاکخانہ یا پیشاب مین قبلہ کیطرف منہ کرنے کی اجازت

اَلرُّخْصَةُ فِي اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ لِبَوْلٍ أَوْ لِغَائِطٍ پاکخانہ یا پیشاب مین قبلہ کیطرف منہ کرنیکی اجازت **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِنَّ نَاسًا يَقُولُونَ إِذَا قَعَدْتَ عَلَى حَاجَتِكَ فَلَا تَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا بَيْتَ الْمَقْدِسِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لَقَدِ ارْتَقَيْتُ عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ لَنَا فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى لَبِنَتَيْنِ مُسْتَقْبِلًا بَيْتَ الْمَقْدِسِ لِحَاجَتِهِ

ثُمَّ قَالَ لَعَلَّكَ مِنَ الَّذِيْنَ يُصَلُّوْنَ عَلٰى اَوْرَاكِهِمْ قَالَ قُلْتُ لَا اَدْرِيْ وَاللّٰهِ قَالَ مَالِكٌ يَعْنِي الَّذِيْ يَسْجُدُ وَلَا يَرْتَفِعُ عَنِ الْاَرْضِ يَسْجُدُ وَهُوَ لَاصِقٌ بِالْاَرْضِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے وہ کہتے تھے بعض لوگ سمجھتے ہیں جب تو اپنی حاجت کو جاوے تو مُنہ نکر قبلہ اور بیت المقدس کیطرف عبد اللہ بن عمر نے کہا میں اپنے گھر کی چھت پر چڑھا تو میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو اینٹوں پر حاجت ادا کر رہے ہیں مُنہ آپکا بیت المقدس کیطرف ہے پھر کہا عبد اللہ بن عمر نے واسع بن حبان سے شاید تو اون لوگوں میں ہے جو اپنے سرینوں پر نماز پڑھتے ہیں واسع نے کہا میں نہیں سمجھا کہا مالک نے اس قول کی تفسیر میں وہ لوگ وہ ہیں جو سجدہ میں زمین سے لگ جاتے ہیں اپنی پیٹھ کو سرین سے جدا نہیں کرتے **ف** بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ فعل ناسخ ہے حدیث نہی کا بعض کہتے ہیں ممانعت صحرا میں ہے مکانوں میں نہیں بعض کہتے ہیں ہر جا ممانعت ہے لیکن حق یہ ہے کہ یہ نہی تنزیہی ہے بوجہ خلاف اولی ہے ساتھ حاجت ترک جو سکا درست ہے

اَلنَّهْيُ عَنِ الْبُصَاقِ فِي الْقِبْلَةِ

قبلہ کیطرف تھوکنے کی ممانعت

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى بُصَاقًا فِيْ جِدَارِ الْقِبْلَةِ فَحَكَّهُ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ يُصَلِّيْ فَلَا يَبْصُقْ قِبَلَ وَجْهِهِ فَاِنَّ اللّٰهَ قِبَلَ وَجْهِهِ اِذَا صَلّٰى **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تھوک پڑا ہے قبلہ کی دیوار پر سو کھرچ ڈالا اوسکو پھر متوجہ ہوئے لوگوں پر اور فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز پڑھتا ہو تو اپنے سامنے نہ تھوکے اسلیے کہ اللہ اوس کے سامنے ہے جب وہ نماز پڑھ رہا ہے **ف** خطابی نے کہا اس کی یہ غرض ہے کہ وہ قبلہ کیطرف مُنہ کرنے سے قصد کرتا ہے اپنے پروردگار کا تو گویا پروردگار اوس کے سامنے ہے بعضوں نے کہا عظمت اللہ کی یا رحمت اُسکی اوسکے سامنے ہے اور استدلال جہمیہ اور معتزلہ کا اس حدیث سے اس امر پر کہ پروردگار ہر مکان میں ہے باطل ہے کیونکہ اسی حدیث میں یہ موجود ہے کہ تھوک لیوے اپنے قدموں کے نیچے پس اگر اللہ ہر مکان میں ہوتا تو کہیں تھوکنا درست نہ ہوتا بلکہ پروردگار عالم اپنے عرش معلے پر ہے اور علم و قدرت اس کا ہر شے سے متعلق ہے یہی اعتقاد ہے سلف اہلسنت اور جماعت کا اور تفصیل اس مسئلہ کی انتہا فی الاستواء میں ہے

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى فِيْ جِدَارِ الْقِبْلَةِ بُصَاقًا اَوْ مُخَاطًا اَوْ نُخَامَةً فَحَكَّهُ **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا دیوار میں قبلہ کے تھوک یا رینٹ یا بلغم تو کھرچ ڈالا اوسکو **ف** یعنی مل ڈالا یا اوسکو مٹا دیا لکڑی سے مسجد میں تھوکنا ممنوع ہے مگر جب اُسکو دفن کر دیوے اس طرح کہ زمین مسجد کی کچی ہووے تھوک کو مٹی کے اندر کر دیوے ورنہ کپڑے میں تھوک لیوے

مَا جَاءَ فِي الْقِبْلَةِ

قبلہ کا بیان

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ بَيْنَمَا النَّاسُ بِقُبَاءٍ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ اِذْ جَاءَهُمْ اٰتٍ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْاٰنٌ وَقَدْ اُمِرَ اَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوْهَا وَكَانَتْ وُجُوْهُهُمْ اِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوْا اِلَى الْكَعْبَةِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ لوگ نماز پڑھ رہے تھے مسجد قبا میں صبح کی

سنے میں ایک شخص آیا بولا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر رات کو قرآن اترا اور حکم ہوا کعبہ کی طرف منہ کرنے کا پس پھر گئے
وہ لوگ نماز ہی میں کعبہ کی طرف اور پہلے منہ ان کے شام کی طرف تھے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اس قدر عمل نماز کو فاسد
نہیں کرتا اور نماز میں کسی کا کلام سننا اور پھر عمل کرنا درست ہے **عَنْ** سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ قَالَ صَلَّى رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ أَنْ قَدِمَ الْمَدِينَةَ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ ثُمَّ حُوِّلَتِ الْقِبْلَةُ قَبْلَ بَدْرٍ بِشَهْرَيْنِ
ترجمہ سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد مدینہ میں آنے کے سولہ مہینے تک
بیت المقدس کی طرف پھر قبلہ بدل گیا دو مہینے اول جنگ بدر سے **عَنْ** نَافِعٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَ
الْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ إِذَا تُوُجِّهَ قِبَلَ الْبَيْتِ **ترجمہ** حضرت عمر بن الخطاب نے فرمایا کہ درمیان پورب اور پچھم کے قبلہ ہے جب منہ
کرے خانہ کعبہ کی طرف **ف** یہ اہل مدینہ کے واسطے ہے کیونکہ انکا قبلہ جنوب کی طرف ہے اور یہ جو قبلہ [illegible] کعبہ کی طرف
کرے اس سے یہ غرض ہے کہ مشرق اور مغرب کے بیچ میں سمت شمالی ہی واقع ہے لیکن اوس طرف منہ کرنے سے کعبہ کی
طرف منہ ہوگا [illegible] اس قول سے یہی معلوم ہوا کہ جو لوگ اور ملکوں میں رہتے ہیں جہاں سے کعبہ نظر نہیں آتا انکو عین کعبہ
کی طرف توجہ کرنا ضرور نہیں ہے بلکہ جہت کعبہ کافی ہے معرفت قبلہ کے کئی طور سے ہو سکتی ہے ایک روایت
سے دوسری دلیل نقلی قطعی سے تیسرے مسجد کے محرابوں سے چوتھے سچے آدمی کے کہنے سے پانچویں [illegible]
کرنے سے بلا کمال زمانہ جیسی تقلید ہے اور شخص کے جس نے قبلہ کو پہچانا ہو اجتہاد سے لیکن جب تک اول کے تین امور [illegible]
چوتھے اور پانچویں کی طرف التفات نہ کرے اور جب چوتھا اور پانچواں امر ملے تو چھٹے کی طرف نہ جاوے اور صحیح [illegible]
کہ ہر نماز کے لیے نیا اجتہاد ضرور نہیں ہے مگر جب کوئی شبہ عارض ہو سب سے سہل طریقہ قبلہ پہچاننے کا یہ ہے کہ جن مسجدوں
کو اگلے لوگوں نے بنایا ہے اُن میں جاکر زوال کے وقت سایہ کو امتحان کریں کہ قبلہ سے کس جانب پڑتا ہے اوسکو یاد رکھیں
اور جنگل میں آفتاب کی روشنی میں کھڑے ہوکر سایہ دیکھیں اور اس سے قبلہ کی سمت پہچان لیویں اور مغرب اور عشاء [illegible]
میں طلوع اور غروب اور شفق کا لحاظ رکھیں کہ قبلہ سے کس جانب ہوتا ہے لیکن یہ اندازہ [illegible]
سے بہت دور نہ گئے ہوں مثلاً جب دس بارہ منزل وہاں سے دور ہو جاویں تو وہاں کی مسجد [illegible]

مَا جَاءَ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مسجد نبوی کی فضیلت کا بیان

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هٰذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا
سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible]
مسجد میں بہتر ہے ہزار نمازوں سے دوسری مسجدوں میں سوا مسجد حرام کے **ف** [illegible]
میں لاکھ نماز کا ثواب ہے امام احمد اور ابن حبان نے روایت کیا عبداللہ بن الزبیر سے فرمایا [illegible]
سلم نے ایک نماز پڑھنا میری مسجد میں بہتر ہے ہزار نمازوں سے دوسری مسجدوں میں سوا مسجد حرام کے [illegible]

ایک نماز پڑھنا بہتر ہے سو نماز دوسری مسجدون مین اور ابن ماجہ کی روایت مین ہے کہ مسجد حرام مین ایک نماز پڑھنا بہتر ہے
لاکھ نماز دوسری مسجدون مین اور بزار اور طبرانی نے ابو الدرداء سے روایت کیا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ایک نماز پڑھنا مسجد حرام مین لاکھ نماز کے برابر ہے اور ایک نماز میری مسجد مین ایک ہزار نماز کے برابر ہے
اور بیت المقدس مین ایک نماز پانسو نماز کے برابر ہے **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ وَمِنْبَرِیْ عَلٰی حَوْضِیْ **ترجمہ** ابو سعید سے روایت ہے کہ فرمایا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے گھر اور منبر کے بیچ مین ایک بغیچہ ہے جنت کے بغیچون مین سے اور منبر میرا میرے
حوض پر ہے **ف** دوسری روایت مین یہ ہے کہ میری قبر اور منبر کے بیچ مین ایک بغیچہ ہے جنت کے بغیچون مین سے
اور قبر آپ کی وہین ہے جہان آپ کا گھر تھا یعنے حجرہ حضرت ام المومنین عائشہ کا اس حدیث کے معنون مین علما کا
اختلاف ہے بعض نے اس کو ظاہر پر رکہا ہے اور بعض نے یہ کہا ہے کہ قیامت کے دن اس مقام پر بغیچہ ہوگا اور منبر
میرا حوض کوثر پر رکہا جاوے گا اور بعض نے کہا کہ اس حدیث مین تشبیہ منظور ہے یعنے جیسے روضہ جنت مین قلب کو
فرحت اور وسعت ہوگی ویسے ہی اس مقام مین مومن کو خوشی اور راحت ہوتی ہے واللہ اعلم **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ
زَیْدِ الْمَازِنِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ **ترجمہ** عبد اللہ
بن زید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے گھر اور منبر کے بیچ مین ایک بغیچہ ہے جنت کے بغیچون
مین سے **ف** امام اعظم سے کسی شخص نے پوچھا اگر کوئی حلف کرے کہ اگر مین جنت مین نماز نہ پڑھون تو زوجہ اوسکی
طالق ہے وہ کیا کرے تو جواب دیا کہ روضہ شریف اور منبر شریف کے درمیان نماز پڑھ لیوے

مَا جَآءَ فِیْ خُرُوْجِ النِّسَآءِ اِلَی الْمَسَاجِدِ عورتون کو مسجد جانے کا بیان

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوْا اِمَآءَ اللّٰہِ مَسَاجِدَ اللّٰہِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مت منع کرو اللہ جل جلالہ کی لونڈیون کو مسجدون مین آنے سے **ف** ابن خزیمہ نے
روایت کی کہ گھر اون کے بہتر ہین اون کے لیے **عَنْ** بُسْرِ بْنِ سَعِیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا شَہِدَتْ
اِحْدٰکُنَّ صَلٰوۃَ الْعِشَآءِ فَلَا تَمَسَّ طِیْبًا **ترجمہ** بسر بن سعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم
مین کی عورت عشا کی جماعت مین آوے تو خوشبو لگا کر نہ آوے **عَنْ** عَاتِکَۃَ بِنْتِ زَیْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَیْلٍ
امْرَاَۃِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّہَا کَانَتْ تَسْتَاْذِنُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اِلَی الْمَسْجِدِ فَیَسْکُتُ فَتَقُوْلُ وَاللّٰہِ لَاَخْرُجَنَّ اِلَّا اَنْ تَمْنَعَنِیْ
فَلَا یَمْنَعُہَا **ترجمہ** حضرت عمر بن الخطاب کی بی بی عاتکہ اجازت مانگتی تہین حضرت عمر سے مسجد جانے کی تو چپ
ہو رہتے حضرت عاتکہ کہتین مین تو قسم خدا کی جاؤن گی جب تک تم منع نہ کرو گے تو نہین منع کرتے تہے حضرت
عمر **ف** سبب یہ فرمانے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نہ منع کرو اللہ کی لونڈیون کو اللہ کی مسجدون سے

عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم أنها قالت لو أدرك رسول الله صلى الله عليه وسلم ما أحدث النساء لمنعهن المسجد كما منعت نساء بني إسرائيل قال يحيى بن سعيد فقلت لعمرة أو منع نساء بني إسرائيل المسجد قالت نعم **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ نے کہا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے جو اس زمانہ میں عورتوں نے نکالا ہے **ف** خوشبو لگانا آرایش کرنا اچھی طرح ستر نکرنا منکرات میں جانا **ف** البتہ روک دیتے انکو مسجدوں میں جانے سے جیسے روک دی گئی تھیں عورتیں بنی اسرائیل کی کہا یحییٰ بن سعید نے میں نے پوچھا عمرہ سے کیا بنی اسرائیل کی عورتیں روکی گئی تھیں مسجدوں سے کہا ہاں **ف** اس حدیث سے بعض لوگوں نے تمسک کیا ہے اس امر پر کہ عورتوں کا مسجد میں جانا مکروہ ہے مگر یہ تمسک تمام نہیں کیونکہ یہ قول حضرت عائشہ کا بسبیل ظن ہے اور ایسا قول کسی حکم شرعی کو مفید نہیں ہو سکتا ہاں فضیلت تو وہ تو اسی میں ہے کہ عورت اپنے گھر میں نماز پڑھے

الامر بالوضوء لمن مس القرآن قرآن چھونے کے واسطے باوضو ہونا ضرور ہے

عن عبد الله بن أبي بكر بن حزم أن في الكتاب الذي كتبه رسول الله صلى الله عليه وسلم لعمرو بن حزم أن لا يمس القرآن إلا طاهر **ترجمہ** عبد اللہ بن ابی بکر بن حزم سے روایت ہے کہ جو کتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھی تھی عمرو بن حزم کے واسطے اوس میں یہ بھی تھا کہ قرآن نہ چھوئے مگر جو شخص باوضو ہو **کہا** یحییٰ نے کہا مالک نے کوئی شخص کلام اللہ کو فیتہ پکڑ کر یا تکیہ پر رکھکر نہ اوٹھاوے مگر وضو سے **ف** اسی طرح غلاف اسکا و جلد اسکی نہ چھوئے بغیر وضو کے یہی قول ہے شافعی کا اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جو چیز کلام اللہ سے الگ ہو سکے مثل غلاف یا فیتہ وغیرہ کے اوسکا بے وضو چھونا درست ہے اور جلد کا بے وضو چھونا درست نہیں ہے **کہا** مالک نے اگر فیتہ پکڑ کر یا تکیہ پر رکھکر بے وضو اوٹھانا درست ہوتا تو جلد کو بھی بے وضو چھونا درست ہوتا اور بے وضو چھونا کلام اللہ کا اس لیے مکروہ ہے کہ اوسکی عظمت اور شان کے خلاف ہے نہ اس لیے کہ اوٹھانے والے کے ہاتھ میں کوئی نجاست ہو اور وہ مصحف میں لگ جاوے **ف** کیونکہ اگر اس لیے مکروہ ہوتا تو جب ہاتھ صاف ہوں تو چاہیے کہ بے وضو چھونا درست ہو جاوے **کہا** مالک نے احسن اسباب میں یہ آیت ولا يمسه إلا المطهرون نہیں چھوتے ہیں اوسکو مگر پاک لوگ اور یہ آیت قریب ہے اوس آیت کے جو عبس و تولی میں ہے كلا إنها تذكرة فمن شاء ذكره في صحف مكرمة مرفوعة مطهرة بأيدي سفرة كرام بررة کلام اللہ ایک نصیحت ہے جس کا جی چاہے اوسکو قبول کرے بڑے عزت والے جلدوں میں جو پاک ہیں بڑے بزرگ نیک پیغمبروں کے ہاتھ میں

الرخصة في قراءة القرآن على غير وضوء بے وضو کلام اللہ پڑھنے کی اجازت

عن محمد بن سيرين أن عمر بن الخطاب كان في قوم وهم يقرءون القرآن فذهب لحاجته ثم رجع وهو يقرأ القرآن فقال له رجل يا أمير المؤمنين أتقرأ القرآن ولست على وضوء فقال عمر من أفتاك بهذا أمسيلمة **ترجمہ** محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب لوگوں میں بیٹھے اور وہ لوگ قرآن پڑھ رہے تھے پس گئے حاجت کو اور پھر آنکر قرآن پڑھنے لگے ایک شخص نے کہا

آپ کلام اللہ پڑھتے ہیں بغیر وضو کے حضرت عمر نے کہا تجھسے کسنے کہا کہ یہ منع ہے کیا مسیلمہ نے کہا **ف** یہ شخص مسلمان تھا
نئی پیدا ہوئے ہے یا پہلے مسیلمہ کذاب پر جو جھوٹا دعوی پیغمبری کا کرتا تھا ایمان لایا تھا پھر توبہ کرکے مسلمان ہو گیا تھا اسواسطے
حضرت عمر نے یہ کہا کہ یہ فتوے تجھکو مسیلمہ نے دیا یعنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بے وضو کلام اللہ پڑھا کرتے
تھے اون کا تو یہ فتوے نہیں ہے شاید مسیلمہ کذاب کا ہو **ماجاء في تحزيب القرآن** کلام اللہ کا ورد مقرر
کرنا **عن** عبد الرحمن بن عبد القاري ان عمر بن الخطاب قال من فاته حزبه من الليل فقرأه حين تزول الشمس
الى صلاة الظهر فانه لم يفته او كانه ادركه **ترجمہ** عبد الرحمن بن عبد القاری سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے
فرمایا جس شخص کا ورد رات کا ناغہ ہو جاوے وہ دوسرے دن زوال تک ظہر کی نماز تک پڑھ لیوے تو گویا فوت نہیں ہوا
گویا اوس نے پایا **ف** ابن عبد البر نے کہا کہ صحیح روایت ابن شہاب کی ہے اور اس میں یہ ہے کہ جس کسی کا وظیفہ
رات کو نہ ہو سکے سو پہر فجر اور ظہر کے درمیان میں اوسکو پڑھ لیوے تو لکھا جاوے گا گویا رات کو پڑھا اور بعض
لوگوں نے ابن شہاب سے اسکو مرفوع روایت کیا **عن** يحيى بن سعيد انه قال كنت انا ومحمد بن يحيى
بن حبان جالسين فدعا محمد رجلا فقال اخبرني بالذي سمعت من ابيك فقال الرجل اخبرني ابي انه
اتى زيد بن ثابت فقال له كيف ترى في قراءة القرآن في سبع فقال زيد حسن ولان اقرأه في نصف
شهر او عشر احب الي وسلني لم ذاك قال فاني اسألك قال زيد لكي اتدبره واقف عليه **ترجمہ**
یحیی بن سعید سے روایت ہے اونہوں نے کہا میں اور محمد بن یحیی بن حبان بیٹھے ہوئے تھے سو محمد نے ایک شخص کو
بلایا اور کہا تمنے جو اپنے باپ سے سنا ہے اوسکو بیان کرو اوس شخص نے کہا میرا باپ گیا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ پاس
اور اون سے پوچھا کہ سات روز میں کلام اللہ تمام کرنا کیسا ہے بولے اچھا ہے مگر میرے نزدیک پندرہ روز
یا دس روز میں تمام کرنا بہتر ہے پوچھو مجھسے کیوں کہا اونہوں نے میں پوچھتا ہوں کیوں زید نے کہا تاکہ میں
اوسکو سمجھتا جاؤں پڑھتا جاؤں **ف** اور یہ امر جلدی پڑھنے میں حاصل نہ ہوگا فرمایا اللہ تعالے نے ليدبروا
آياته تاکہ سوچیں اوسکی آیتوں کو اور فرمایا اللہ جل جلالہ نے ورتل القرآن ترتيلا آہستہ آہستہ پڑھ کلام اللہ کو فرمایا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس نے کلام اللہ کو تین دن سے کم میں پڑھا وہ اوس کو نہ سمجھا اور فرمایا کہ ختم
کیا جاوے قرآن تین روز سے کم میں ہمارے مشائخ رحمہم اللہ کا عمل یہ ہے کہ اگر فرصت اور فراغت
اور بے فکری ہو تو سات روز میں کلام اللہ ختم کیا جاوے ورنہ پندرہ روز میں بہتر ہے ہمارا بھی عمل اسی پر
ہے ہم پندرہ روز میں ایک ختم کیا کرتے ہیں اور اس سے کم میں خوف رکھتے ہیں بھول جانیکا مگر یہ حافظوں کے
واسطے ہے ناظرہ خوان کو اختیار ہے کہ جب تک جی لگے غور اور فکر اور شوق اور ذوق سے جتنا جی چاہے
پڑھے **ماجاء في القرآن** قرآن کے بیان میں **عن** عبد الرحمن بن عبد القاري انه قال سمعت عمر بن

الخطاب يقول سمعت هشام بن حكيم بن حزام يقرأ سورة الفرقان على غير ما أقرؤها وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم هو الذي أقرأنيها فكدت أن أعجل عليه ثم أمهلته حتى انصرف ثم لببته بردائه فجئت به رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله إني سمعت هذا يقرأ سورة الفرقان على غير ما أقرأتنيها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أرسله ثم قال اقرأ فقرأ القراءة التي سمعته يقرأ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هكذا أنزلت ثم قال لي اقرأ فقرأتها فقال هكذا أنزلت إن هذا القرآن أنزل على سبعة أحرف فاقرأوا منه ما تيسر **ترجمہ** عبد الرحمن بن عبد القاری سے روایت ہے کہ مین نے سنا عمر بن الخطاب سے کہتے تھے مین نے ہشام بن حکیم بن حزام کو پڑہتے سنا سورہ فرقان کو اور طرح سوا اوس طور کے جس طرح مین پڑہتا تھا اور مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی پڑہایا تھا اس صورۃ کو قریب ہوا کہ مین جلدی کرکے اُن پر غصہ نکالون لیکن مین چپ ہو رہا یہانتک کہ وہ فارغ ہوگئے نماز سے تب مین اُنہین کی چادر اون کے گلے مین ڈالکر لے آیا اون کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا مین نے یا رسول اللہ مین نے اون کو سورہ فرقان پڑہتے سنا اور طور پر خلاف اُس طور کے جس طرح آپنے مجھے پڑہایا ہے تب فرمایا آپ نے چہوڑ دو اون کو پہر فرمایا اون سے پڑہو تو پڑہا ہشام نے اوسی طور سے جس طرح مین نے انکو پڑہتے ہوئے سنا تہا تب فرمایا آپ نے اوسی طرح اوتری ہے یہ سورۃ پہر فرمایا مجہہ سے پڑہو تو مین نے پڑہا اوسکو تب فرمایا آپ نے اسی طرح اوتری ہے یہ سورت پہر ارشاد کیا آپ نے کہ قرآن شریف اترا ہے سات حرف پر تو پڑہو جس طور سے آسان ہو **ف** اس حدیث کی تفسیر مین محدثین کا بڑا اختلاف ہے قریب چالیس قول کے اس مین منقول ہین ابو جعفر نحوی نے کہا کہ یہ حدیث مشکلات مین سے ہے اس کا صحیح معلوم ہونا مشکل ہے سب معنون مین دو قول صحیح ہین ایک یہ کہ قرآن شریف سات لغتون مین اترا ہے جیسے لغت قریش اور بنی تمیم وغیرہ دوسرے یہ کہ سات لفظون کے ساتھ اترا ہے لیکن معنے اون سب کے ایک ہین جیسے اقبل و تعال و ہلم و عجل و اسرع ان سب الفاظ کے معنے ایک ہین یعنے آ اگرچہ اختیار نہین ہے کہ اپنی خواہش سے ایک لفظ کی جگہہ دوسرا لفظ مرادف رکہہ لیوے بلکہ ضرور ہے سُننا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ بہی اوس زمانہ مین تہا جب تک کلام اللہ جمع اور مرتب نہوا تہا اب جو جمع اور ترتیب حضرت عثمان کے عہد مین ہوئی اسکا خلاف نکرنا چاہیے بعض لوگون نے کہا کہ سات حرفون سے مراد سات قراتین ہین قرا سبعہ کی ان مین سے ہر ایک قرات کے طور پر پڑہنا کلام اللہ کا درست ہے لیکن یہ توجیہ اہل علم کے نزدیک مقبول نہین ہے کیونکہ اس سے لازم آتا ہے کہ سوا ان قراآت کے جو ائمہ راشدین سے الفاظ ثابت ہین وہ قرآن شریف مین داخل نہ ہون بلکہ صحیح وہ ہے جو طبری نے کہا ہے کہ یہ ساتون قراتین ایک حرف مین داخل ہین المنتقی من الزرقانی **عن** عبد الله بن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إنما مثل صاحب القرآن كمثل صاحب الإبل المعقلة إن عاهد عليها أمسكها وإن أطلقها ذهبت

عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حافظ قرآن کی مثال ایسی ہے جیسے اونٹ والے کی جب تک اونٹ کو بندھا رکھے گا وہ رہیگا جب چھوڑ دے گا چلا جاوے گا **ف** اسی طرح حافظ قرآن جب تک قرآن پڑھتا رہیگا تو یاد رہے گا جب چھوڑ دیگا تو بھول جاوے گا ایک حدیث صحیح مین وارد ہے کہ فرمایا آپ نے سب گناہ میری امت کے مجھپر پیش کیے گئے تو مین نے کوئی گناہ اس سے بڑھکر نہ دیکھا کہ کسی شخص کو ایک آیت یا سورت یاد ہو پھر وہ اوسکو بھلا دیوے ہمارے مشائخ کا یہ طریقہ ہے کہ ہر مہینے مین دو ختم کلام اللہ کیا کرتے ہین اور اس سے کم مین خوف رکھتے ہین بھول جانے کا **عن** عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم ان الحارث بن هشام سأل النبي صلى الله عليه وسلم كيف يأتيك الوحي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم احيانا يأتيني في مثل صلصلة الجرس وهو اشده على فيفصم عني وقد وعيت ما قال واحيانا يتمثل لي الملك رجلا فيكلمني فاعي ما يقول قالت عائشة ولقد رأيته ينزل عليه في اليوم الشديد البرد فيفصم عنه وان جبينه ليتفصد عرقا **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہے کہ حارث بن ہشام نے پوچھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کس طرح وحی آتی ہے آپ پر فرمایا آپ نے کبھی آتی ہے جیسے گھنٹہ کی آواز اور وہ نہایت سخت ہوتی ہے میری اوپر پھر جب موقوف ہوجاتی ہے تو مین یاد کرلیتا ہون جو کہتا ہے فرشتہ اور کبھی فرشتہ آدمی کی شکل بنکے مجھسے باتین کرتا ہے تو مین یاد کرلیتا ہون جو کہتا ہے حضرت ام المومنین عائشہ کہتی ہین کہ جب وحی اوترتی تھی آپ پر سخت جاڑے کے دن پھر وقوف ہوتی تھی تو پیشانی سے آپکو پسینا بہتا تھا **ف** وحی کی سختی سے او شاید یہ پہلے قسم مین موجب کے آواز مثل گھنٹہ کے ہوتی تھی سوا ان دو صورتون کے اور بھی وحی کے طریقہ ہے مثلاً دل مین الہام ہونا خواب مین دیکھنا بلاواسطہ شب معراج مین اللہ جل شانہ سے کلام کرنا فرشتے کو اپنی صورت اصلی پر دیکھنا اور اسکا کلام سننا حلیمی نے کہا ہے کہ وحی آپ پر چھیالیس قسم سے آتی تھی **عن** عروة بن الزبير انه قال انزلت عبس وتولى في عبد الله ابن ام مكتوم جاء الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فجعل يقول يا محمد استدنني وعند النبي صلى الله عليه وسلم رجل من عظماء المشركين فجعل النبي صلى الله عليه وسلم يعرض عنه ويقبل على الآخر ويقول يا ابا فلان هل ترى بما اقول بأسا فيقول لا والدماء ما ارى بما تقول بأسا فانزلت عبس وتولى ان جاءه الاعمى **ترجمہ** عروہ بن الزبیر سے روایت ہے کہا انہون نے عبس وتولی اوترا ہے عبداللہ بن ام مکتوم مین وہ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہنے لگے اے محمد بتاؤ مجھکو کوئی جگہہ قریب اپنے تاکہ بیٹھون مین وہان اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اسوقت ایک شخص بیٹھا تھا بڑے آدمیون مین سے مشرکون کے ابی بن خلف یا عتبہ بن ربیعہ تو آپ توجہ نکرتے تھے عبداللہ کیطرف بلکہ متوجہ ہوتے تھے اوس شخص کیطرف اور کہتے تھے ای باپ فلان کی کیا برج کہتا ہون مین کچھ

ف تولّی عبس او تری چڑہ آیتین تب یہ ہے نہین حرج کچہ مین کہنے تمہارے کی تہون قسم سے نہین تہا کہنا وہ سے حرج
ترش ہوا او منہ پہیر لیا ان جاءہ الاعمیٰ اس سبب سے کہ اندہا اوس کے پاس آیا وما یدریک لعلہ یزکّی اور تجکو کیا معلوم ہے شاید وہ پاک ہو جاوے او یذکر
فتنفعہ الذکریٰ یا نصیحت قبول کرے اور اسکے کام آوے اما من استغنیٰ
فانت لہ تصدّیٰ جو شخص بے پرواہی کرتا ہے (ابی بن خلف) اوسیکا تو قصد کرتا ہے وما علیک الا یزکّیٰ اور تیرے
پر کیا ہے اگر اوسکو ہدایت نہو و اما من جاءک یسعیٰ وھو یخشیٰ فانت عنہ تلھّیٰ اور جو تیرے پاس دوڑکر آتا ہے ڈرتا ہوا
سے تغافل کرتا ہے یعنی عبداللہ بن ام مکتوم سے ان آیات مین اللہ جل جلالہ نے عتاب فرمایا اپنے رسول پر
کے اندہے کیطرف خیال نہ کیا جو صدق دل سے آیا تہا اور ہدایت کا رستہ ڈہونڈہتا تہا اور متوجہ ہوئے
دنیادار کیطرف جو دل سے طالب ارشاد و ہدایت کا نہ تہا اگرچہ غرض رسول کی اس سے یہ تہی کہ اندہے کی ہدایت
اس سے بہی ممکن ہے اور دنیادار لوگ اگر ہدایت ہو جاوینگے تو اوس کے سبب سے دین کی بڑی ترقی ہوگی مگر یہ غرض پوری
ہونے والی نہ تہی اللہ جل جلالہ کو اسکا علم تہا اس لیے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر یوں عتاب ہوا ابو یعلے نے
سے روایت کیا کہ بعد ان آیات اوترنے کے آپ عبداللہ کی بہت تعظیم کرتے اور ابن عساکر کی روایت مین ہے کہ
جب انکو آتے دیکہتے تو پہلے سے چادر اپنی بچہا دیتے انکے بیٹہنے کے لیے اور جب باہر آپ باہر جاتے تو اون کو خلیفہ بنا
جاتے مدینہ کے لیے حضرت ام المومنین عائشہ نے فرمایا کہ اللہ جل جلالہ نے اس سورت مین عتاب فرمایا اپنے نبی پر اور اگر
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کچہ چہپاتے تو یہ آیتین چہپاتے عن اسلم العدوی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان
یسیر فی بعض اسفارہ وعمر بن الخطاب یسیر معہ لیلا فسالہ عمر عن شیء فلم یجبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم
سالہ فلم یجبہ فقال عمر ثکلتک امک عمر نزرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلث مرات کل ذلک لا یجیبک قال
فحرکت بعیری حتی کنت امام الناس فخشیت ان ینزل فیّ قران فما نشبت ان سمعت صارخا یصرخ بی قال
فقلت لقد خشیت ان یکون نزل فیّ قران قال فجئت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسلمت علیہ فقال لقد انزلت
علی اللیلۃ سورۃ لھی احب الی مما طلعت علیہ الشمس ثم قرأ انا فتحنا لک فتحا مبینا ترجمہ اسلم عدوی سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو سفر مین سوار ہوکر چل رہے تہے اور عمر بن الخطاب بہی اونکے ساتہ تہے حضرت عمر
نے ایک بات پوچہی آپ سے تو جواب نہ دیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پہر پوچہی جب بہی جواب نہ دیا پہر پوچہی جب بہی
جواب نہ دیا اوسوقت حضرت عمر نے دلمین کہا کاش تو مر گیا ہوتا اے عمر تین بار تو نے گڑگڑا کر پوچہا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے اور کسی بار مین آپ نے جواب نہ دیا عمر کہتے ہین کہ مین نے اپنے اونٹ کو تیز کیا اور آگے بڑہ گیا لیکن
دلمین یہ خوف تہا کہ شاید میرے باب مین کلام اللہ اوترے گا تو تہوڑی دیر مین ٹہیرا تہا اتنے مین مینے
ایک پکارنیوالے کو سنا جو مجہکو پکارتا ہے اوسوقت مجہکو اور زیادہ خوف ہوا اس بات کا کہ کلام اللہ میرے باب مین

مین اٹھہ برس تک غور کرتے رہے اس اثر کو ابن سعد نے طبقات مین سلسل اخراج کیا ہے اور خطیب نے روایت کیا کہ عبداللہ بن عمر نے سیکھا سورہ بقر کو بارہ سال مین جب ختم ہوئی تو ایک اونٹ قربانی کیا **مَا جَاءَ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ** سجدہائے تلاوت کے بیان مین سجدۂ تلاوت سنت ہے یا مستحب اور حنفیہ کے نزدیک واجب **عَنْ** أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَرَأَ لَهُمْ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فِيهَا فَلَمَّا انْصَرَفَ أَخْبَرَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِيهَا **ترجمہ** ابو سلمہ بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ ابو ہریرہ نے پڑہا سورۂ اذا السماء انشقت کو تو سجدہ کیا اور جب فارغ ہوئے سجدہ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا اوس مین **عَنْ** نَافِعٍ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ مِصْرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَرَأَ سُورَةَ الْحَجِّ فَسَجَدَ فِيهَا سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هٰذِهِ السُّورَةَ فُضِّلَتْ بِسَجْدَتَيْنِ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ ایک شخص نے مصر والون مین سے خبر دی مجہہ کو کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے سورۂ حج کو پڑہا تو اوس مین دو سجدے کیے پہر فرمایا کہ یہ سورت فضیلت دی گئی بسبب دو سجدون کے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَسْجُدُ فِي سُورَةِ الْحَجِّ سَجْدَتَيْنِ **ترجمہ** عبداللہ بن دینار سے روایت ہے اونہون نے دیکھا عبداللہ بن عمر رض کو سورۂ حج مین دو سجدے کرتے ہوئے **ف** اور حدیث مرفوع بہی موجود ہے کہ سورۂ حج مین دو سجدے ہین باوجود ان دلائل کے حنفیہ کا یہ کہنا کہ سورۂ حج مین ایک سجدہ ہے قابل اعتبار نہین ہو سکتا **عَنْ** الْأَعْرَجِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَرَأَ بِالنَّجْمِ إِذَا هَوَى فَسَجَدَ فِيهَا ثُمَّ قَامَ فَقَرَأَ بِسُورَةٍ أُخْرَى **ترجمہ** اعرج سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب نے والنجم اذا ہوی پڑہکر سجدہ کیا پہر سجدہ سے کہڑے ہو کر ایک اور سورۃ پڑہی **ف** طبرانی کی روایت مین ہے کہ وہ سورۃ اذا زلزلت تہی تاکہ رکوع بعد قرارت کے ہو جاوے یہ امر مستحب ہے (زرقانی) **عَنْ** عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَرَأَ سَجْدَةً وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَنَزَلَ فَسَجَدَ وَسَجَدَ النَّاسُ مَعَهُ ثُمَّ قَرَأَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى فَتَهَيَّأَ النَّاسُ لِلسُّجُودِ فَقَالَ عُمَرُ عَلَى رِسْلِكُمْ إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكْتُبْهَا عَلَيْنَا إِلَّا أَنْ نَشَاءَ فَلَمْ يَسْجُدْ وَمَنَعَهُمْ أَنْ يَسْجُدُوا **ترجمہ** عروہ بن الزبیر سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آیت سجدہ کی منبر پر پڑہی جمعہ کے روز اور منبر پر سے اوترکر سجدہ کیا تو لوگون نے بہی اونکے ساتہ سجدہ کیا پہر دوسرے جمعہ مین اوسکو پڑہا اور لوگ مستعد ہوئے سجدہ کو تب کہا حضرت عمر نے اپنے حال پر رہو اللہ جل جلالہ نے سجدۂ تلاوت کو ہماری اوپر فرض نہین کیا ہے مگر جب ہم چاہین تو سجدہ کرین پس سجدہ نہ کیا حضرت عمر نے اور منع کیا اون کو سجدہ کرنے سے **ف** اور کسی صحابی نے اسکا انکار نہین کیا زرقانی نے کہا کہ اس سے اجماع ثابت ہوا صحابہ کا سجدہ کے واجب نہ ہونے پر بخاری کی روایت مین ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے یہی فرمایا کہ جو شخص سجدہ کرے تو اوس نے اچہا کیا اور جو سجدہ نہ کرے تو اوس پر کچہ گناہ نہین ہے کہا مالک نے ہمارا مذہب یہ نہین ہے کہ اگر امام منبر پر آیت سجدہ کی پڑہے تو منبر سے اوترکر سجدہ کرے **ف**

امام شافعی نے کہا کہ ہمارے نزدیک اس مین کچہ قباحت نہین ہے اور حنفیہ کا بہی یہی قول ہے کیونکہ روایت کیا حاکم نے
کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سورہ ص کو منبر پہ پڑہا پہر منبر سے اوترکر سجدہ کیا اور لوگون نے بہی آپ کے ساتہ سجدہ
کیا **کہا** یحیی نے کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ موکد سجدہ قرآن مین گیارہ ہین اون مین سے مفصل مین کوئی
نہین ہے **ف** یعنے مفصل کی سورتون مین کوئی سجدہ موکد اور ضروری نہین ہے ورنہ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ مین سجدہ
ہے جیساکہ اوپر گذرا اور سورۂ والنجم مین سجدہ ہے جیساکہ اوپر بیان ہوا **کہا** مالک نے کسی شخصکو نہ چاہیے کہ بعد نماز فجر
اور نماز عصر کے آیت سجدہ کی پڑہے اس لیے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا نماز سے بعد صبح کے یہان
تک کہ طلوع ہو آفتاب اور منع کیا نماز سے بعد عصر کے یہانتک کہ غروب ہو آفتاب اور سجدہ تلاوت بہی بمنزلہ نماز
کے ہے تو کسی شخص کو نہین چاہیے کہ آیت سجدہ کی ان دونون وقتون مین پڑہے **ف** اور حنفیہ کے نزدیک آیت
سجدہ کی پڑہے مگر سجدہ نکرے بعد طلوع یا غروب کے کرلیوے **سوال** ہوا امام مالک سے کہ ایک شخص نے آیت سجدہ کی پڑہی
اور ایک عورت حائضہ نے سنا کیا وہ عورت بہی سجدہ کرے تو جواب دیا مالک نے کہ نہین مرد یا عورت دونو کو سجدہ جب ہی
درست ہے کہ وہ دونو با وضو ہون **ف** ابن عبد البر نے اسپر اجماع ثابت کیا ہے لیکن بخاری نے روایت کیا ابن عمر
سے کہ وہ سجدہ کرتے تہے بغیر وضو کے اور معارض ہے اس کے جو روایت کیا بیہقی نے باسناد صحیح ابن عمر سے کہ نہ سجدہ
کرے کوئی شخص مگر جب طاہر ہو (زرقانی) **کہا** یحیی نے سوال ہوا امام مالک سے کہ ایک عورت نے آیت سجدہ کی پڑہی اور
کسی مرد نے اوسکو سنا کیا وہ مرد بہی سجدہ کرے عورت کے ساتہ جواب دیا نہین بلکہ سجدہ سننے والے پر جب واجب ہوتا
ہے کہ وہ سننے والے مقتدی ہون اوس شخصکے جو آیت سجدہ کی پڑہتا ہے اور یہ بات نہین ہے کہ جو شخص آیت سجدہ کی
کسی سے سنے اور وہ مقتدی نہ ہو پڑہنے والے کا تو وہ سجدہ کرے **ف** اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک سننے والے پر ہر حال
مین سجدہ واجب ہوتا ہے دلیل ہماری یہ ہے کہ روایت کیا ابن ابی شیبہ نے زید بن اسلم سے کہ ایک لڑکے نے آیت
سجدہ کی پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اور انتظار کیا کہ حضرت سجدہ کرین لیکن آپ نے سجدہ نہ کیا
تب اوس لڑکے نے پوچہا یا رسول اللہ کیا اوس مین سجدہ نہین ہے بولے ہان لیکن تو اگر امام ہوتا تو ہم پر سجدہ واجب
ہوتا زرقانی نے کہا کہ یہ حدیث مرسل ہے لیکن رجال اسکے ثقات ہین اور زید بن اسلم نے عطا ابن یسار سے
بہی ایسا ہی روایت کیا ہے (زرقانی)

مَا جَاءَ فِي قِرَاءَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَتَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ

قل ہو اللہ احد اور تبارک الذی کی فضیلت کا بیان **عَنْ** اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّهُ
سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ يُرَدِّدُهَا فَلَمَّا اَصْبَحَ جَاءَ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ
وَكَاَنَّ الرَّجُلَ يَتَقَالُّهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ اِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ **ترجمہ**
ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ انہون نے سنا ایک شخصکو قل ہو اللہ احد بار بار پڑہتے ہوئے تو جب صبح ہوئی آئے وہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور بیان کیا اون سے یہ امر اور ابو سعید اپنی دانست مین کم جانتے تہے اس سورت کو پس فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اوس شخص کی جسکے قبضۂ قدرت مین ہے میری جان سے کہ یہ سورت برابر ہے تہائی
قرآن کے **ف** اس وجہ سے کہ یہ سورت شامل ہے اعظم مقاصد اور اہم مطالب کو یعنے توحید اور اثبات صفات
اور تنزیہ کو **عن** ابی ھریرۃ یقول اقبلت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسمع رجلا یقرأ قل ھو اللہ احد
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجبت فسألتہ ماذا یا رسول اللہ قال الجنۃ قال ابو ھریرۃ فاردت ان اذھب الی
الرجل فابشرہ ثم فرقت ان تفوتنی الغداء مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فآثرت الغداء ثم ذھبت الی الرجل
فوجدتہ قد ذھب **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہتے تہے آیا مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ سو سنا آپنے
ایک شخص کو قل ہو اللہ احد پڑہتے ہوئے فرمایا واجب ہوئی پوچہا مین نے کیا چیز فرمایا جنت کہا ابوہریرہ نے مینے چاہا
کہ اوس شخص کو جاکر خوشخبری دون لیکن مین ڈرا ایسا نہو کہ میرا صبح کا کہانا جاتا رہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ
تو مینے پہلے کہانا کہایا پہر گیا مین تو دیکہا کہ وہ شخص چلا گیا تہا **عن** حمید بن عبد الرحمن بن عوف ان قل ھو اللہ
احد تعدل ثلث القرآن وان تبارک الذی بیدہ الملک تجادل عن صاحبہا **ترجمہ** حمید بن عبد الرحمن بن عوف نے
کہا کہ قل ہو اللہ احد برابر ہے تہائی قرآن کے اور تبارک الذی بیدہ الملک لڑیگی اپنے پڑہنے والے کی طرف سے۔
ف اصحاب سنن اور امام احمد نے اور حاکم نے روایت کیا ابوہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک
سورت ہے کلام اللہ مین تیس آیتون کی شفاعت کی اوس نے ایک شخص کی یہانتک کہ بخشا گیا وہ اور روایت کیا ابن مردویہ
اور طبرانی نے انس سے مرفوعًا کہ ایک سورت نے جہگڑا کیا اپنے پڑہنے والے کی طرف سے یہانتک کہ داخل کرایا اوس کو
جنت مین وہ سورۃ تبارک الذی بیدہ الملک ہے اور عبد بن حمید اور طبرانی اور حاکم نے روایت کیا ابن عباس سے
کہ اونہون نے کہا ایک شخص سے پڑہ تبارک الذی بیدہ الملک کیونکہ یہ سورت نجات دینے والی ہے قبر کے عذاب سے اور
بحث کرنیوالی ہے اپنے رب کے پاس پڑہنے والے کیطرف سے یہ چاہے گی کہ اپنے پڑہنے والے کو عذاب نہو اور چہوٹ
جاوے گا اسکا پڑہنے والا اس کے باعث سے قبر کے عذاب سے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مین چاہتا
ہون کہ یہ سورت ہر مسلمان کے دل مین ہو ایک روایت مین ہے کہ سورۂ تبارک الذی بیدہ الملک عذاب فرشتون کو
بند کرے گی جب وہ قبر مین آوینگے سر اور پاؤن اور ہر طرف سے (از رقاۃ) **ماجاء فی ذکر اللہ تعالی**
ذکر الٰہی کے فضیلت کا بیان **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قال لا الہ الا اللہ وحدہ
لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر فی یوم مائۃ مرۃ کانت لہ عدل عشر رقاب وکتبت لہ
مائۃ حسنۃ ومحیت عنہ مائۃ سیئۃ وکانت لہ حرزا من الشیطان یومہ ذلک حتی یمسی ولم یأت احد بافضل
مما جاء بہ الا احد عمل اکثر من ذلک **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے جو شخص کہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ایک روز مین سو بار تو گویا اوسنے دس غلام
آزاد کیے اور سو نیکیان اوسکے لیے لکھی جاوینگی اور سو برائیان اوسکی مٹی جاوینگی اور وہ اوسدن بہر شیطان کے
شر سے بچا رہیگا یہانتک کہ شام ہو اور کوئی شخص اوس سے بہتر عمل نہ لاویگا مگر جو اوس سے بہی زیادہ عمل کرے **عن**
اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ فِيْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ عَنْهُ خَطَايَاهُ
وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے کہا سبحان
اللہ وبحمدہ ایکدن مین سو بار مٹی جاوینگی گناہ اوسکے اگرچہ ہون مثل سمندر کی پہین کے **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ قَالَ
مَنْ سَبَّحَ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَكَبَّرَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَحَمِدَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَخَتَمَ الْمِائَةَ بِلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ
لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ غُفِرَتْ ذُنُوْبُهٗ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا جو شخص
ہر نماز کے بعد سبحان اللہ کہے تینتیس بار اور اللہ اکبر کہے تینتیس بار اور الحمد للہ کہے تینتیس بار اور ختم کرے سو کی عدد
کو لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر پر بخشدیے جاوینگے گناہ اوسکے اگرچہ ہون مثل
سمندر کی پہین کے **ف** یہ حدیث مرفوعًا بہت طرق سے مروی ہے ایک روایت مین گیارہ گیارہ بار ہے اور
ایک روایت مین دس دس بار بہی **عن** سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ فِي الْبَاقِيَاتِ الصّٰلِحَاتِ اِنَّهَا قَوْلُ الْعَبْدِ اللّٰهُ اَكْبَرُ
وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ **ترجمہ** سعید بن المسیب نے کہا کہ باقیات صالحات یہ کلمے
ہین اللہ اکبر سبحان اللہ والحمد للہ لا الہ الا اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ **عن** اَبِي الدَّرْدَاءِ اَنَّهٗ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ
اَعْمَالِكُمْ وَاَرْفَعِهَا فِيْ دَرَجَاتِكُمْ وَاَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيْكِكُمْ وَخَيْرٍ لَّكُمْ مِنْ اِعْطَاءِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ وَخَيْرٍ لَّكُمْ مِنْ اَنْ
تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوْا اَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوْا اَعْنَاقَكُمْ قَالُوْا بَلٰى قَالَ ذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى **ترجمہ** ابو الدرداء نے
کہا کیا مین تم کو نہ بتاؤن وہ کام جو تمہارے سب کامون سے بہتر ہے تمہارے لیے اور درجہ مین سب سے زیادہ بلند ہے
اور تمہارے مالک کے نزدیک سب کامون سے زیادہ عمدہ ہے اور بہتر ہے سونا اور چاندی خرچ کرنے سے اور بہتر ہے
اس سے کہ تم اپنے دشمن سے بہڑ کر اوسکی گردن مارو اور وہ تمہاری گردن مارے کہا صحابہ نے ہان بتاؤ کہا انہون
نے ذکر اللہ سبحانہ کا **ف** یہ سب کامون سے بڑہکر ہے اس حدیث کو احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور حاکم اور ابن عبد البر
نے مرفوعًا روایت کیا ہے ابو الدرداء سے اور بیہقی نے ابن عمر سے (زرقانی ومحلی) **عن** اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مُعَاذِ
بْنِ جَبَلٍ اَنَّهٗ قَالَ مَا عَمِلَ ابْنُ اٰدَمَ مِنْ عَمَلٍ اَنْجٰى لَهٗ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ **ترجمہ** معاذ بن جبل نے کہا
آدمی نے کوئی عمل ایسا نہین کیا جو زیادہ نجات دینے والا ہو اوسکو اللہ کے عذاب سے سوا ذکر الٰہی کے **ف**
اس حدیث کو امام احمد اور ابن عبد البر اور بیہقی نے طرق متعددہ سے معاذ سے مرفوعًا روایت کیا ہے **عن** رِفَاعَةَ
بْنِ رَافِعٍ اَنَّهٗ قَالَ كُنَّا يَوْمًا نُصَلِّيْ وَرَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاْسَهٗ مِنَ

الرکعۃ وقال سمع اللہ لمن حمدہٗ قال رجل وراءہٗ ربنا لک الحمد حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ فلما انصرف رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال من المتکلم انفا قال الرجل انا یا رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد
رأیت بضعۃ وثلثین ملکا یبتدرونھا ایھم یکتبھن اولا **ترجمہ** رفاعہ بن رافع سے روایت ہے کہ ہم ایک دن
نماز پڑہ رہے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تو جب سر اوٹھایا آپنے رکوع سے اور کہا سمع اللہ لمن حمدہ ایک
شخص بولا ربنا ولک الحمد حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ پس جب فارغ ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فرمایا کون
شخص بولا تہا ابہی اوس شخص نے کہا مین تہا یا رسول اللہ تب فرمایا آپنے مینے دیکہا کہ تیس کے اوپر کچہ فرشتے جلدی کر
رہے تہے کہ کون پہلے لکہے اسکو **ف** کیونکہ اس کلمہ کا ثواب بہت بڑا تہا تو ہر فرشتہ حرص کرتا تہا اوس کے لکہنے

باب ماجاء فی الدعاء دعا کے بیان مین **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لکل نبی دعوۃ
یدعو بھا فارید ان اختبی دعوتی شفاعۃ لامتی فی الاخرۃ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے ہر نبی کے لیے ایک دعا مقرر ہے جو ضرور قبول ہوتی ہے اور مین چاہتا ہون کہ اوس دعا کو اوٹہا رکہون اپنی امت
کی شفاعت کے واسطے آخرت کے **عن** یحیی بن سعید انہ بلغہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یدعو فیقول
اللھم فالق الاصباح وجاعل اللیل سکنا والشمس والقمر حسبانا اقض عنی الدین واغننی من الفقر وامتعنی بسمعی
وبصری وقوتی فی سبیلک **ترجمہ** یحیی بن سعید کو پہنچا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتے تہے پس فرماتے تہے اے اللہ پیدا
کرنیوالے صبح کے اور رات کو راحت بنانیوالے اور سورج اور چاند کو حساب سے چلانیوالے ادا کر تو قرض میرا اور غنی کر مجھکو محتاجی
سے اور فائدہ دے مجھکو میرے کان اور آنکہ سے اور میری قوت سے اپنی راہ مین **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال لا یقل احدکم اذا دعا اللھم اغفر لی ان شئت اللھم ارحمنی ان شئت لیعزم المسألۃ فانہ لا مکرہ لہ **ترجمہ** ابو ہریرہ
سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے دعا کرے تو یون نکہے یا خدا بخش دے مجھکو اگر چاہے تو بلکہ
یون کہے بخشدے مجھکو اسلیے کہ اللہ جل جلالہ پر کوئی جبر کرنیوالا نہین ہے **ف** تو وہ جو کام کرتا ہے اپنے اختیار اور مشیت اور رضا
سے کرتا ہے پہر یہ کہنا کہ بخشدے تو اگر چاہے تو اوس مین ایک بے پروائی کا مضمون ہے بندہ کی طرف سے ایسا کلام جب وہ اپنے
مالک سے کچہ مانگے سزاوار نہین ہے **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یستجاب لاحدکم مالم یعجل
فیقول قد دعوت فلم یستجب لی **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا قبول ہوتی ہے جب
تک دعا مانگنے والا جلدی نکرے اور یہ کہنے لگے کہ مینے دعا کی سو دعا میری قبول نہوئی **ف** کیونکہ یہ کلمہ یاس کا ہے اور
ناامیدی کا اپنے مالک سے ناامید نہونا چاہیے وہ اپنے غلامون کی مصلحت اور بہتری کو خوب جانتا ہے ایک حدیث مین آیا
ہے کہ پروردگار عالم کسی مومن کی دعا کو بیکار نہین کرتا یا دنیا مین قبول کرتا ہے یا آخرت کے لیے رکہہ چہوڑتا ہے **عن**
ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ینزل ربنا تبارک وتعالی کل لیلۃ الی السماء الدنیا حین یبقی ثلث اللیل

الآخر فیقول من یدعونی فاستجیب له ومن یسألنی فاعطیه ومن یستغفرنی فاغفرله **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوترتا ہے رب ہمارا ہر رات دنیا کے آسمان پر جب تہائی رات کی باقی رہتی ہے سو فرماتا ہے
کون شخص ہے جو دعا کرے مجھ سے پس قبول کرون مین دعا اوسکی کون شخص ہے جو مانگے مجھ سے پس دون مین اوسکو کون
شخص ہے جو بخشش چاہے مجھ سے سو بخشدون اوسکو **ف** یہ حدیث نہایت صحیح ہے ذہبی نے کہا کہ اس حدیث کو کچھ اوپر بیس
صحابیون نے روایت کیا ہے صابونی نے اپنے عقائد مین لکھا ہے کہ یہ حدیث باسانید صحیحہ ابو ہریرہ اور عبادہ بن
الصامت اور جابر بن عبد اللہ اور علی بن ابی طالب اور عبد اللہ بن مسعود اور ابو الدرداء اور ابن عباس اور عائشہ اور ام سلمہ رض
وغیرہم سے مروی ہے اور میننے ان سب طریقون کو اپنی کتاب مین کہ نام اوسکا انتصار ہے جمع کیا ہے امام ہمام شیخ الاسلام ابن
تیمیہ نے کتاب النزول مین اس حدیث کو ثابت کرکے خوب تفصیل کی ہے اور بڑا رد کیا ہے جہمیہ اور معتزلہ پر جو ایسی حدیثون کی
تاویل بعید کرکے اونکے معانی اور مطالب ظاہری کا انکار کرتے ہین صابونی نے اپنے عقائد مین لکھا ہے کہ اہلحدیث
پروردگار عالم کا اوترنا ہر رات کو ثابت کرتے ہین بغیر تشبیہ اور تمثیل اور تکییف کے اور جاری کرتے ہین حدیث صحیح
ظاہر پر بعض لوگون نے اس حدیث کی یہ تاویل کی ہے کہ اوسکا حکم اوترتا ہے یا رحمت اوسکی اوترتی ہے اور منسوب
کیا ہے اس تاویل کو امام مالک کیطرف لیکن یہ تاویل بالکل لغو اور مردود ہے بچند وجوہ **اول** یہ کہ نسبت اس قول
کی امام مالک کیطرف غلط ہے بسند صحیح اون سے یہ تاویل ثابت نہین ہے **دوسری** یہ کہ یہ حدیث بسند صحیح اس طرح
سے بھی مروی ہے اذا اراد اللہ ان ینزل عن عرشہ نزل بذاتہ یعنے جب پروردگار عرش سے اوترنا چاہتا ہے تو اوترتا
ہے اپنی ذات سے اب تاویل چل نہین سکتی **تیسری** یہ کہ اس حدیث کے بعض طرق مین ہے لا اسأل عن عبادی غیری اور
ظاہر ہے یہ امر کہ ایسا کلام امر اور رحمت کیطرف منسوب نہین ہوسکتا **چوتھی** یہ کہ دعا کا قبول کرنا گناہون کا بخشدینا
جو مانگے سو دینا امر اور رحمت سے نہین ہوسکتا **پانچوین** یہ کہ اوس کے امر اور رحمت کا اوترنا اوپر سے دلالت کرتا ہے
اس امر پر کہ خداوند عالم اوپر ہے اور یہ تاویل کرنے والا اس امر کا منکر ہے اسیواسطے اسحاق بن راہویہ نے ایک جہمی سے پوچھا
کہ چہا امر اور رحمت کس شخص کے پاس سے اوترتی ہے حالانکہ تیرے نزدیک تو اوپر کوئی ہے ہی نہین **چھٹی** یہ کہ کسی
طریقون مین یہ موجود ہے کہ یہ امر فجر کے وقت تک رہتا ہے پھر پروردگار چڑھ جاتا ہے **ساتوین** یہ کہ امر اور رحمت اگر
کسی آسمان کا اوترکر رہجاوے تو ہمارا اوس مین کیا فائدہ ہے بلکہ رحمت کو مرحوم تک پہونچنا چاہیے **آٹھوین** یہ کہ
امر اور رحمت اوسکی ہر وقت اوترا کرتی ہے اسوقت کی خصوصیت کیا ہے **نوین** یہ کہ امر اور رحمت کی تاویل سے یہی
شئ صحیح نہین ہوسکتی اسلیے کہ امر اور رحمت کوئی جسم نہین ہے جو نزول کے لائق ہو پھر امر اور رحمت کی زبان نہین
ہے جو بندون سے خطاب کرے یا ہاتھ نہین ہے جو پہیلا دے پھر تاویل در تاویل لازم ہوگی **دسوین** یہ کہ
جب ذات کا اوترنا یا چڑھنا کسی آیت یا حدیث سے باطل ہوجاوے اوسوقت اس تاویل کی ضرورت ہے

فی نزول رب العزت کا بیان

ورنہ محض فضول ہے بعضون نے یہ تاویل کی ہے کہ ایک فرشتہ اوترتا ہے اور یہ مضمون کہتا ہے مگر یہ تاویل پہلی تاویل سے
بہی زیادہ پوچ ہے اسواسطے کہ فرشتہ یہ کہان کہہ سکتا ہے کہ مین اپنے بندون سے کچہہ نہین چاہتا سوا اسکے یا جو مانگے گا سو دونگا
دعا قبول کرونگا گناہ بخشدونگا یہ امور تو سوای ذات الٰہی کے کسیکے امکان مین نہین ہین زیادہ تفصیل اس مقام کی بیان
نہین ہوسکتی جسکا جی چاہے ہماری کتاب انتہاء فی الاستواء یا کتاب النزول ابن تیمیہ کی ملاحظہ کرے **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ
اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ اَنَّ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ كُنْتُ نَائِمَةً اِلٰى جَنْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَقَدْتُهُ
مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَسْتُهُ بِيَدِيْ فَوَضَعْتُ يَدِيْ عَلٰى قَدَمَيْهِ وَهُوَ سَاجِدٌ يَقُوْلُ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ
عُقُوْبَتِكَ وَبِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ **ترجمہ** محمد بن ابراہیم سے روایت ہے ام المومنین
عائشہ نے کہا مین سو رہی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو مین سو نہ پایا مین نے اون کو پس چہوا مینے آپکو تو رکہا مین نے
ہاتہہ اپنا آپکے قدمون پر اور آپ سجدہ مین تہے فرماتے تہے پناہ مانگتا ہون مین تیری رضامندی کی تیرے غصہ سے
اور تیری عفو کی تیرے عقاب سے اور تیری تجہہ سے مین تیری پوری تعریف نہین کر سکتا تو ایسا ہے جس طرح تو نے
اپنی تعریف خود کی ہے **ف** سبحان اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو ایسا ارشاد فرماوین اور لوگ یہ کہین کہ
پروردگار کیسے اوترتا ہے کیسے چڑہتا ہے اوسکے ہاتہہ کیونکر ہونگے اوسکی آنکہہ کیونکر ہوگی ان سب لوگون کا جواب
دندان شکن یہی ہے کہ پروردگار اپنی ذات اور لوازم ذات کو تم سے زیادہ جانتا ہے پہر جب وہ خود اپنی ذات کیواسطے
ان امور کو ثابت کرتا ہے تو تمکو کیا خبط ہوگیا ہے کہ اوسکو مطلع کرتے ہو کہ ان امور سے اوسکو منزہ سمجہتے ہو **عَنْ**
طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ كُرَيْزٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَفْضَلُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ وَاَفْضَلُ مَا
قُلْتُ اَنَا وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ قَبْلِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ **ترجمہ** طلحہ بن عبید اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افضل دعاؤن مین دعا دن عرفہ کی ہے اور افضل اون سب کلمات مین جو مین نے کہے ہین اور
اگلے پیغمبرون نے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ
هٰذَا الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ
الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سکہاتے تہے انکو یہ دعا جیسے سکہاتے تہے انکو ایک سورت قرآن کی فرماتے تہے اے
اللہ پناہ مانگتا ہون مین تیری جہنم کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہون تیری قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہون
تیری دجال کے فتنہ سے اور پناہ مانگتا ہون تیری زندگی اور موت کے فتنہ سے **ف** دجال کو مسیح اسلیے
کہتے ہین کہ وہ مسح کرے گا تمام زمین پر یعنے ساری زمین پر پہرے گا اور حضرت عیسی علیہ السلام کو بہی مسیح
کہتے ہین اسواسطے کہ وہ جس بیمار یا روگی پر ہاتہہ پہیر دیتے وہ اچہا ہوجاتا دجال کا فتنہ یہ ہے کہ وہ لوگونکو گمراہ کریگا

زندگی کا فتنہ سبکی صحبتین اور ملحدون کی باتین مین پھنسکر آدمی کا دین بگڑ جاوی موت کا فتنہ قبر کی تکالیف اور
عذاب مین یا منکر نکیر کے سوال **عن** عبد اللّٰہ بن عباس ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کان اذا قام الی الصلوٰۃ من
جوف اللیل یقول اللّٰہم لک الحمد انت نور السمٰوات والارض ولک الحمد انت قیام السمٰوات والارض ولک الحمد انت
رب السمٰوات والارض ومن فیہن انت الحق وقولک الحق ووعدک الحق ولقاؤک حق والجنۃ حق والنار حق والساعۃ
حق اللّٰہم لک اسلمت وبک اٰمنت وعلیک توکلت والیک انبت وبک خاصمت والیک حاکمت فاغفر لی ما
قدمت واخرت واسررت واعلنت انت الٰہی لا الٰہ الا انت **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جب کھڑے ہوتے نماز کو بیچ رات مین فرماتے یا اللہ تجھکو سزاوار ہے سب تعریف تو نور ہے آسمانون کا اور زمینون
کا **ف** یعنی تیرے سبب سے آسمان اور زمین منور ہین یا تو پاک ہے ہر عیب سے (زرقانی) **ت** تجھی کو سب تعریف
سزاوار ہے تو ہی قائم رکھنے والا ہے آسمانون اور زمین کا تجھی کو سب تعریف سزاوار ہے تو ہی پروردگار ہے آسمانون
کا اور زمین کا اور ان کا جو آسمان اور زمین کے بیچ مین ہین تو حق ہے تیرا قول سچا ہے تیرا وعدہ برحق ہے تجھ سے
ملنا حق ہے جنت حق ہے جہنم حق ہے قیامت حق ہے اے پروردگار تیرے حکم کا مین تابعدار ہون اور تجھ پر ایمان
لایا اور تجھی پر بھروسا کیا اور تیری ہی طرف دل سے متوجہ ہوا اور تیری مدد سے مین لڑا کافرون سے اور تجھی کو
مین نے حاکم بنایا جب اختلاف ہوا سو بخشدے میرے اگلے اور پچھلے اور چھپے اور کھلے گناہ تو میرا معبود ہے تیرے سوا کوئی
سچا معبود نہین ہے **عن** عبد اللّٰہ بن عبد اللّٰہ بن جابر بن عتیک انہ قال جاءنا عبد اللّٰہ بن عمر فی بنی معٰویۃ
وہی قریۃ من قری الانصار فقال ہل تدرون این صلی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من مسجدکم ہٰذا فقلت لہ نعم
واشرت الی ناحیۃ منہ فقال لی ہل تدری ما الثلاث التی دعا بہن فیہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقلت نعم قال
فاخبرنی بہن فقلت دعا بان لا یظہر علیہم عدوًا من غیرہم وان لا یہلکہم بالسنین فاعطیہما ودعا بان لا یجعل باسہم
بینہم فمنعہا قال صدقت قال عبد اللّٰہ فلن یزال الہرج الی یوم القیٰمۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر
ہمارے پاس آئے بنی معاویہ مین اور وہ ایک گانو ہے انصار کے گانو مین سے تو پوچھا مجھ سے تمکو معلوم ہے کس جگہ یہ
نماز پڑھی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس مسجد مین تمہاری مین نے کہا ہان معلوم ہے اور ایک کونا اسکا مین نے بتایا پھر
پوچھا مجھ سے تمکو معلوم ہے وہ تین دعائین کونسی ہین جو مانگی تہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مین نے کہا ہان عبد اللہ
بن عمر نے کہا تو بتاؤ مجھکو مین نے کہا دعا کی آپ نے اس امر کی کہ مسلمانون پر کوئی دشمن انکی غیر قوم کا یعنی کافرون مین سے مسلط
نہ کرے اور انکو قحط سے ہلاک نہ کرے تو یہ دونون دعائین قبول ہوگئین **ف** مطلب ان دعاؤن کا یہ ہے کہ تمام مسلمان
مغلوب نہ ہو جاوین یا ایسا دشمن ان پر مسلط نہ ہو جو بالکل ان کا استیصال کر دیوے اسیطرح ایسے قحط مین مبتلا نہ
ہون جس سے سب تباہ ہو جاوین **ف** تیسری دعا یہ ہے کہ مسلمانون کے آپس مین کشت وخون اور جنگ نہ ہو

تو یہ دعا قبول نہ ہوئی عبد اللہ بن عمر نے کہا سچ کہا تو نے پہر کہا کہ اب قیامت تک فساد آپس مین چلا جاوے گا **ف** یہہ پیشین گوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور دعائین سچی ہوئین اب تک مسلمانون پر کوئی ایسا دشمن غالب نہین ہوا جو بالکل سب کو تباہ کر دیوے نہ ایسا قحط آیا البتہ آپس مین لڑائیان ہوا کین اور قیامت تک ہوتی چلی جاوین گی **عن** زید بن اسلم انہ کان یقول ما من داع یدعو الا کان بین احدی ثلٰث اما ان یستجاب لہ واما ان یدخر لہ واما ان یکفر عنہ **ترجمہ** زید بن اسلم سے روایت ہو وہ کہتے تہے جو شخص دعا کرتا ہے تو اوسکی دعا تین حال سے خالی نہین ہوتی یا قبول ہو جاتی ہے یا رکہہ چہوڑی جاتی ہے قیامت کے دن پر یا گناہون کا کفارہ ہو جاتی ہے **ف** ابن جریر اور ابن ابی شیبہ نے ابو سعید سے مرفوعاً روایت کیا کہ دعا مسلمان کی رد نہین کی جاتی جب تک گناہ یا قطع رحم کے لیے دعا نہ کرے یا دنیا مین اوس کی دعا قبول ہو جاویگی یا آخرت کے لیے رکہی جاویگی یا اوس کے گناہ میٹہے جاوین گے (زرقانی) **العمل فی الدعاء** دعا کی ترکیب **عن** عبد اللہ بن دینار انہ قال راٰنی عبد اللہ بن عمر وانا ادعو واشیر باصبعین اصبع من کل ید فنہانی **ترجمہ** عبد اللہ بن دینار سے روایت ہو کہ دیکہا مجہکو عبد اللہ بن عمر نے دعا کرتے ہوئے اور مین دو انگلیون سے اشارہ کرتا تہا ہر ایک ہاتہہ کی ایک ایک انگلی تہی سو منع کیا مجہکو **ف** اس لیے کہ یہ امر خلاف سنت ہو دعا مین سنت تو یہ ہے کہ دونون ہاتہون کو پہیلا کر دعا کرے یا اگر اشارہ کرے تو ایک انگلی سے اشارہ کرے تاکہ دلالت کرے توحید الٰہی پر (زرقانی) **عن** یحیی بن سعید ان سعید بن المسیب کان یقول ان الرجل لیرفع بدعاء ولدہ من بعدہ وقال بیدیہ نحو السماء فرفعہما **ترجمہ** سعید بن المسیب کہتے تہے بیشک آدمی کا درجہ بلند ہو جاتا ہے اوس کے لڑکے کے دعا کرنے سے بعد اوس کے مرجانے کے اور اشارہ کیا آپ نے دونو ہاتہون سے آسمان کیطرف پہر اٹہایا اون کو **ف** ابن عبد البر نے بسند صحیح روایت کیا ابو ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن کا درجہ بلند ہوگا جنت مین سو وہ کہے گا کس سبب سے اے رب میرا درجہ بلند ہوا کہا جاویگا اوس سے تیرے لڑکے نے تیرے بعد دعا کی تیرے لیے اور ایک روایت مین ہے کہ تیرے لڑکے کی استغفار کے سبب سے تیرا درجہ بلند ہوا (زرقانی) **عن** عروۃ بن الزبیر انہ قال انما انزلت ہذہ الآیۃ ولا تجہر بصلٰوتک ولا تخافت بہا وابتغ بین ذلک سبیلا فی الدعاء **ترجمہ** عروہ بن الزبیر سے روایت ہو کہ یہ آیت ولا تجہر بصلٰوتک الآیۃ دعا مین اوتری ہو **ف** یعنے دعا نہ بہت پکار کر مانگو نہ آہستہ بلکہ درمیان مین مانگنا چاہیے بعضون نے کہا ہے نماز مین کلام اللہ نہ بہت آہستہ پڑہے نہ بہت پکار کر اوسی مین یہ آیتہ اوتری ہے **کہا** یحیے نے سوال ہوا امام مالک سے کہ نماز فرض مین دعا مانگنا کیسا ہے بولے کچہ حرج نہین ہے **ف** خواہ شروع نماز مین مانگے یا بیچ مین یا آخر مین فرض مین یا نفل مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نماز کے اندر بعد تکبیر تحریمہ کے اور کبہی رکوع مین اور کبہی سجدہ مین اور کبہی جب رکوع سے سر اٹہاتے اور کبہی بعد تشہد کے دعا مانگتے اور یہ دعا عام ہے خواہ دین

زندگی کا فتنہ سب صحیح ہیں اور ملحدوں کی باتیں ہیں جن میں آدمی کا دین بگڑ جاوے موت کا فتنہ قبر کی تکالیف اور
عذاب ہیں یا منکر نکیر کا سوال **عن** عبد الله بن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا قام الى الصلوة من
جوف الليل يقول اللهم لك الحمد انت نور السموات والارض ولك الحمد انت قيام السموات والارض ولك الحمد انت
رب السموات والارض ومن فيهن انت الحق وقولك الحق ووعدك الحق ولقاؤك حق والجنة حق والنار حق والساعة
حق اللهم لك اسلمت وبك امنت وعليك توكلت واليك انبت وبك خاصمت واليك حاكمت فاغفر لي ما
قدمت واخرت واسررت واعلنت انت الهي لا اله الا انت **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جب کھڑے ہوتے نماز کو بیچ رات میں فرماتے یا اللہ تجھکو سزاوار ہے سب تعریف تو نور ہے آسمانوں کا اور زمینوں
کا **ف** یعنی تیرے سبب سے آسمان اور زمین منور ہیں یا تو پاک ہے ہر عیب سے (زرقانی) **ت** تجھی کو سب تعریف
سزاوار ہے توہی قائم رکھنے والا ہے آسمانوں اور زمین کا تجھی کو سب تعریف سزاوار ہے توہی پروردگار ہے آسمانوں
کا اور زمین کا اور ان کا جو آسمان اور زمین کے بیچ میں ہیں تو حق ہے تیرا قول سچا ہے تیرا وعدہ برحق ہے تجھ سے
ملنا حق ہے جنت حق ہے جہنم حق ہے قیامت حق ہے اے پروردگار تیرے حکم کا میں تابعدار ہوں اور تجھ پر ایمان
لایا اور تجھی پر بھروسا کیا اور تیری ہی طرف دل سے متوجہ ہوا اور تیری مدد سے میں لڑا کفار سے اور تجھی کو
میں نے حاکم بنایا جب اختلاف ہوا سو بخشدے میرے اگلے اور پچھلے اور چھپے اور کھلے گناہ تو میرا معبود ہے تیرے سوا کوئی
سچا معبود نہیں ہے **عن** عبد الله بن عبد الله بن جابر بن عتيك انه قال جاءنا عبد الله بن عمر في بني معوية
وهي قرية من قرى الانصار فقال هل تدرون اين صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم من مسجدكم هذا فقلت له نعم
واشرت الى ناحية منه فقال لي هل تدري ما الثلاث التي دعا بهن فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت نعم قال
فاخبرني بهن فقلت دعا بان لا يظهر عليهم عدوا من غيرهم وان لا يهلكهم بالسنين فاعطيهما ودعا بان لا يجعل بأسهم
بينهم فمنعها قال صدقت قال عبد الله فلن يزال الهرج الى يوم القيمة **ترجمہ** عبد اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر
ہمارے پاس آئے بنی معاویہ میں اور وہ ایک گاؤں ہے انصار کے گاؤں میں سے تو پوچھا مجھ سے تمکو معلوم ہے کس جگہہ یہ
نماز پڑھی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس مسجد میں تمہاری میں نے کہا ہاں معلوم ہے اور ایک کونے کو میں نے بتایا پھر
پوچھا مجھ سے تمکو معلوم ہے وہ تین دعائیں کونسی ہیں جو مانگی تھیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میں نے کہا ہاں عبد اللہ
بن عمر نے کہا بتاؤ مجھکو میں نے کہا دعا کی آپ نے اس امر کی کہ مسلمانوں پر کوئی دشمن اونکی غیر قوم کا یعنے کافروں میں سے مسلط
نہ کرے اور انکو قحط سے ہلاک نہ کرے تو یہ دونوں دعائیں قبول ہوگئیں **ف** مطلب ان دعاؤں کا یہ ہے کہ تمام مسلمان
معدوم نہ ہو جاویں یا مرا ایسا دشمن اون پر مسلط نہ ہو جو بالکل اون کا استیصال کر دیوے اسیطرح ایسے قحط میں مبتلا نہ
ہوں جس سے سب تباہ ہو جاویں **ف** تیسری دعا یہ ہے کہ مسلمانوں کے آپس میں کشت و خون اور جنگ نہ ہو

تو یہ دعا قبول نہ ہوئی عبد اللہ بن عمر نے کہا سچ کہا تو نے پھر کہا کہ اب قیامت تک فساد آپس مین چلا جاوے گا **ف** یہہ
پیشین گوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور دعائین سچی ہوئین اب تک مسلمانون پر کوئی ایسا دشمن غالب نہین ہوا جو بالکل
سب کو تباہ کر دیوے نہ ایسا قحط آیا البتہ آپس مین لڑائیان ہوا کین اور قیامت تک ہوتی چلی جاوین گی **عن** زید بن اسلم
انہ کان یقول ما من داع یدعو الا کان بین احدی ثلث اما ان یستجاب لہ واما ان یدخر لہ واما ان یکفر عنہ
ترجمہ زید بن اسلم سے روایت ہے وہ کہتے تہے جو شخص دعا کرتا ہے تو اوسکی دعا تین حال سے خالی نہین ہوتی یا قبول ہو جاتی
ہے یا رکھ چھوڑی جاتی ہے قیامت کے دن پر یا گناہون کا کفارہ ہو جاتی ہے **ف** ابن جریر اور ابن ابی شیبہ نے
ابو سعید سے مرفوعًا روایت کیا کہ دعا مسلمان کی رد نہین کی جاتی جب تک گناہ یا قطع رحم کے لیے دعا نہ کرے یا دنیا
مین اوس کی دعا قبول ہو جاویگی یا آخرت کے لیے رکھی جاویگی یا اوس کے گناہ میٹ جاوین گے زرقانی

العمل في الدعاء

دعا کی ترکیب **عن** عبد اللہ بن دینار انہ قال رآنی عبد اللہ بن عمر وانا ادعو واشیر باصبعین
اصبع من کل ید فنہانی **ترجمہ** عبد اللہ بن دینار سے روایت ہے کہ دیکھا مجھکو عبد اللہ بن عمر نے دعا کرتے ہوئے
اور مین دعا انگلیون سے اشارہ کرتا تھا ہر ایک ہاتھ کی ایک ایک انگلی تہی سو منع کیا مجھکو **ف** اس لیے کہ یہ امر
خلاف سنت ہے دعا مین سنت تو یہ ہے کہ دونون ہاتھون کو پھیلا کر دعا کرے یا اگر اشارہ کرے تو ایک انگلی سے اشارہ کرے
تاکہ دلالت کرے توحید الٰہی پر زرقانی **عن** یحیی بن سعید ان سعید بن المسیب کان یقول ان الرجل لیرفع
بدعاء ولدہ من بعدہ وقال بیدیہ نحو السماء فرفعہما **ترجمہ** سعید بن المسیب کہتے تہے بیشک آدمی کا درجہ بلند
ہو جاتا ہے اوس کے لڑکے کے دعا کرنے سے بعد اوس کے مرجانے کے اور اشارہ کیا آپ نے دونو ہاتھون سے
آسمان کی طرف سے اٹھایا اون کو **ف** ابن عبد البر نے بسند صحیح روایت کیا ابو ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے مومن کا درجہ بلند ہوگا جنت مین سو وہ کہے گا کس سبب سے اے رب میرا درجہ بلند ہوا کہا جاویگا
اوس سے تیرے لڑکے نے تیری بعد دعا کی تیرے لیے اور ایک روایت مین ہے کہ تیرے لڑکے کی استغفار کے سبب
سے تیرا درجہ بلند ہوا زرقانی **عن** عروۃ بن الزبیر انہ قال انما انزلت ہذہ الآیۃ ولا تجہر بصلاتک
ولا تخافت بہا وابتغ بین ذلک سبیلا فی الدعاء **ترجمہ** عروہ بن الزبیر سے روایت ہے کہ یہ آیت ولا تجہر بصلاتک
الآیۃ دعا مین اوتری ہے **ف** یعنے دعا نہ بہت پکار کر مانگو نہ آہستہ بلکہ درمیان مین مانگنا چاہیے بعضون نے کہا
ہے نماز مین کلام اللہ نہ بہت آہستہ پڑہے نہ بہت پکار کر اوسی مین یہ آیۃ اوتری ہے **کہا** یحیی نے سوال ہوا امام
مالک سے کہ نماز فرض مین دعا مانگنا کیسا ہے بولے کچھ حرج نہین ہے **ف** خواہ شروع نماز مین مانگے یا بیچ مین
یا آخر مین فرض ہو یا نفل مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نماز کے اندر بعد تکبیر تحریمہ کے اور کبھی رکوع مین اور
کبھی سجدہ مین اور کبھی جب رکوع سے سر اٹھاتے اور کبھی بعد تشہد کے دعا مانگتے اور یہ دعا عام ہے خواہ دین

کے کاموں کے لیے ہو یا دنیا کی اور ابو حنیفہ کے نزدیک ضرور ہے کہ یہ دعا مشابہ نہو آدمیوں کی باہمی گفتگو کے ورنہ
نماز فاسد ہو جاویگی (محلی زرقانی) **عن** مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو فَيَقُولُ اللّٰهُمَّ
اِنِّي اَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَاِذَا اَرَدْتَ فِي النَّاسِ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِي اِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ
ترجمہ امام مالک کو پہونچا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتے تھے یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے نیک کام کرنا اور بری کاموں
کا چھوڑنا اور محبت غریبوں کی اور جب تو کسی بلا کو لوگوں میں اوتارنا چاہے تو مجھ کو اپنے پاس بلا لے اوس بلا سے بچا کر **عن**
مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ دَاعٍ يَدْعُو اِلَى هُدًى اِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ اَجْرِ مَنِ اتَّبَعَهُ لَا يَنْقُصُ
ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا وَمَا مِنْ دَاعٍ يَدْعُو اِلَى ضَلَالَةٍ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ اَوْزَارِهِمْ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْئًا
ترجمہ امام مالک کو پہونچا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہدایت کی طرف بلاوے تو اوسکو مثل اوسکی ثواب ملیگا جو
اوسکی پیروی کرے کچھ کم نہ ہوگا اوسکے ثواب سے **ف** یعنے پیروی کرنے والے کا الگ پورا ثواب ہوگا اور اوسکے
برابر ہدایت کا رستہ بتانے والے کو بھی اجر ملے گا یہ نہ ہوگا کہ پیروی کرنے والے کا ثواب کم ہو کر اوسکو مل جاوے
ف اور جو شخص گمراہی کی طرف بلاوے اوس پر اوتنا گناہ ہوگا جتنا پیروی کرنے والے پر ہوگا کچھ کم نہ ہوگا پیروی
کرنے والے کے گناہ سے **عن** مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنْ اَئِمَّةِ الْمُتَّقِيْنَ **ترجمہ**
امام مالک کو پہونچا کہ عبد اللہ بن عمر کہتے تھے یا اللہ مجھکو متقیوں کا پیشوا بنا **ف** یہ ترجمہ ہے اس آیت کا وَاجْعَلْنَا
لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا اے پروردگار ہمکو پرہیزگاروں کا امام بنا تاکہ اونکے اعمال کا بھی ثواب ہمکو ملا کرے **عن** مَالِكٍ اَنَّهُ
بَلَغَهُ اَنَّ اَبَا الدَّرْدَاءِ كَانَ يَقُوْمُ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَيَقُوْلُ نَامَتِ الْعُيُوْنُ وَغَارَتِ النُّجُوْمُ وَاَنْتَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ **ترجمہ** امام مالک
کو پہونچا کہ ابو الدرداء جب اٹھتے تھے رات کو کہتے تھے سو گئیں آنکھیں اور غائب ہو گئے تارے اور تو اے پروردگار زندہ
ہے بیدار ہے

اَلنَّهْيُ عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصُّبْحِ وَبَعْدَ الْعَصْرِ

بعد صبح اور عصر کے نماز پڑھنے کی
ممانعت **عن** عَبْدِ اللّٰهِ الصُّنَابِحِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ وَمَعَهَا قَرْنُ الشَّيْطَانِ
فَاِذَا ارْتَفَعَتْ فَارَقَهَا ثُمَّ اِذَا اسْتَوَتْ قَارَنَهَا فَاِذَا زَالَتْ فَارَقَهَا فَاِذَا دَنَتْ لِلْغُرُوْبِ قَارَنَهَا فَاِذَا غَرَبَتْ فَارَقَهَا وَنَهَى
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي تِلْكَ السَّاعَاتِ **ترجمہ** عبد اللہ صنابحی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جب آفتاب نکلتا ہے تو شیطان اوسکے نزدیک ہوتا ہے پھر جب بلند ہو جاتا ہے تو اوس سے الگ ہو جاتا ہے پھر جب
سر پر آجاتا ہے نزدیک ہو جاتا ہے پھر جب ڈھل جاتا ہے تو الگ ہو جاتا ہے پھر جب ڈوبنے لگتا ہے تو نزدیک ہو جاتا ہے
پھر جب ڈوب جاتا ہے الگ ہو جاتا ہے اوس سے اور منع کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان ساعتوں میں نماز پڑھنے
سے **عن** عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ فَاَخِّرُوا
الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَبْرُزَ وَاِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَاَخِّرُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَغِيْبَ **ترجمہ** عروہ بن الزبیر سے روایت ہے کہ رسول

الله صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا جب کنارہ آفتاب کا نکلے تو نماز مین توقف کرو یہانتک کہ پورا آفتاب نکل آوے اور جب کنارہ آفتاب کا ڈوب جاوے تو توقف کرو نماز مین یہانتک کہ پورا آفتاب ڈوب جاوے **عَنْ** الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بَعْدَ الظُّهْرِ فَقَامَ يُصَلِّي الْعَصْرَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ ذَكَرْنَا تَعْجِيْلَ الصَّلٰوةِ اَوْ ذَكَرَهَا فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تِلْكَ صَلٰوةُ الْمُنَافِقِيْنَ يَجْلِسُ اَحَدُهُمْ حَتّٰى اِذَا اصْفَرَّتِ الشَّمْسُ وَكَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ اَوْ عَلٰى قَرْنِ الشَّيْطَانِ قَامَ فَنَقَرَ اَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْهَا اِلَّا قَلِيْلًا **ترجمہ** علا ابن عبد الرحمن سے روایت ہی کہ ہم گئے انس بن مالک پاس بعد ظہر کے تو کھڑے ہو گئے وہ نماز عصر کے واسطے پس جب فارغ ہوئے نماز سی بیان کیا ہمنے یا اونہون نے نماز جلد پڑہنے کا حال تو کہا انس نے سنا مین نے رسول الله صلی الله علیہ وسلم سے فرماتے تہے نماز منافقون کی یہہ ہی کہ بیٹھے رہتے ہین جب آفتاب زرد ہو جاتا ہے اور شیطان کے سر کی دونون جانبون کے بیچ مین ہوتا ہی یا اون کے اوپر ہوتا ہے **ف** اسطرح پر کہ شیطان غروب کے قریب آفتاب کے سامنے جاکر کہڑا ہوتا ہے اور آفتاب اوس کے سر کے سامنے ہوتا ہے تاکہ مشرکین جب آفتاب کو سجدہ کرین تو وہ سجدہ شیطان کے لیے ہو جاوے **ف** تو کھڑے ہو کر چار ٹہونگے لگا لیتا ہے اوس مین نہین یاد کرتا ہے الله کو مگر تہوڑا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَحَرّٰى اَحَدُكُمْ فَيُصَلِّيْ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوْبِهَا **ترجمہ** عبد الله بن عمر سے روایت ہی کہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے قصد کر کے نماز نہ پڑہے آفتاب کے طلوع اور غروب کے وقت **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَعَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی الله تعالی عنہ سے روایت ہی کہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے منع کیا نماز سی بعد عصر کے یہانتک کہ ڈوب جاوے آفتاب اور بعد صبح کے یہانتک کہ نکل آوے آفتاب **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَقُوْلُ لَا تَحَرَّوْا بِصَلٰوتِكُمْ طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبَهَا فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَطْلُعُ قَرْنَاهُ مَعَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَيَغْرُبَانِ مَعَ غُرُوْبِهَا وَكَانَ يَضْرِبُ النَّاسَ عَلٰى تِلْكَ الصَّلٰوةِ **ترجمہ** عبد الله بن عمر سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب رضی الله عنہ فرماتے تہی قصد نہ کرو نماز کا آفتاب کی طلوع اور غروب کی وقت کیونکہ شیطان کے دو جانب سر کے ساتہ نکلتے ہین آفتاب کے اور ساتہ ہی ڈوبتے ہین اور عمر رضی الله عنہ مارتے تہے لوگون کو اسوقت نماز پڑہنے پر **عَنْ** السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّهٗ رَاٰى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَضْرِبُ الْمُنْكَدِرَ فِي الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ **ترجمہ** سائب بن یزید نے دیکھا حضرت عمر کو مارتے تہے منکدر کو اس لیے کہ اونہون نے نماز پڑہی تہی بعد عصر کے

كِتَابُ الْجَنَائِزِ

کتاب جنازون کے احکام مین

غُسْلُ الْمَيِّتِ

مردہ کو غسل دینے کا بیان **عَنْ** مُحَمَّدِ الْبَاقِرِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسِّلَ فِيْ قَمِيْصٍ **ترجمہ** امام محمد بن باقر سے روایت ہے کہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم غسل دیے گئے ایک قمیص مین **ف** جو قمیص آپ پہنے ہوئے تہے اوسی مین غسل دیے گئے یہ حکم خاص ہے آپ سے جب لوگون نے ارادہ آپکے کپڑے اتارنیکا کیا

تو ایک آواز سُنی کہ قمیص آپ کا مت اوتارو بلکہ اسی طرح غسل دو اور لوگون کا حکم ہے کہ غسل کے وقت اون کے کپڑے
اوتار لیجاویں اور ستر کسی کپڑے سے ڈھانپ دیا جاوے **عَنْ** اُمِّ عَطِيَّةَ الْاَنْصَارِيَّةِ اَنَّهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَتِ ابْنَتُهٗ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا
اَوْ شَيْئًا مِّنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِيْ قَالَتْ فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاهُ فَاَعْطَانَا حِقْوَهٗ فَقَالَ اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ يَعْنِيْ بِحِقْوِهٖ اِزَارَهٗ
ترجمہ اُم عطیہ انصاریہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی نے انتقال کیا تو آئے ہمارے
پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کہا غسل دو انکو تین بار یا پانچ بار پانی اور بیری کے پتون سے اور اخیر مین کافور
بھی شریک کرو اور جب تم غسل سے فارغ ہو تو مجھے اطلاع دو کہا اُم عطیہ نے جب غسل سے ہم فارغ ہوئے تو آپ کو خبر
دی آپنے اپنا تہ بند دیا اور حکم کیا کہ یہ اونکے بدن پر لپیٹ دو **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّ اَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ امْرَاَةَ
اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ غَسَّلَتْ اَبَا بَكْرِ الصِّدِّيْقَ حِيْنَ تُوُفِّيَ ثُمَّ خَرَجَتْ فَسَاَلَتْ مَنْ حَضَرَهَا مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ فَقَالَتْ
اِنِّيْ صَائِمَةٌ وَّاِنَّ هٰذَا يَوْمٌ شَدِيْدُ الْبَرْدِ فَهَلْ عَلَيَّ مِنْ غُسْلٍ فَقَالُوْا لَا **ترجمہ** عبد اللہ بن ابی بکر سے روایت ہے کہ اسما
بنت عمیس نے اپنے شوہر ابو بکر صدیق کو غسل دیا جب اون کی وفات ہوئی پہر نکلکر مہاجرین سے پوچھا کہ مین روزے سے ہون اور
آج سردی بہت ہے کیا مجھپر بھی غسل لازم ہے بولے نہین **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ میت کو غسل دینے کے بعد
غسال پر غسل لازم نہین آتا بلکہ مستحب ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ زوجہ اپنے زوج کو غسل دے سکتی ہے اور اسیطرح
زوج اپنی زوجہ کو کیونکہ حضرت علی نے غسل دیا فاطمہ رض کو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام المومنین عائشہ
سے فرمایا کہ اگر تو مر جاوے گی میرے سامنے تو تجھے غسل دونگا امام اعظم نے دوسری صورت مین خلاف کیا یعنے زوج
کو درست نہین کہ زوجہ کو غسل دیوے اور ام عطیہ کی حدیث سے استدلال کیا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی
صاحبزادی کے غسل کا عورتون کو حکم دیا اور اونکے زوج کو اجازت ندی مگر یہ استدلال صحیح نہین ہے اسلیے کہ اس
سے ممانعت بھی ثابت نہین ہوتی نہ اجازت اور احتمال ہے کہ شوہر اونکے اوسوقت موجود نہون یا عورتون کو غسل دینا
اولے ہو شوہر کے غسل دینے سے (زرقانی) کہا امام مالک نے کہ مینے سنا اہل علم سے کہتے تہے جب عورت مر جاوے اور دوسری
عورتین نہون جو اوسکو غسل دین اور نہ کوئی اوسکا محرم ہو نہ شوہر ہو تو اوسکو تیمم کرایا جاوے اوسکے منہ اور کفین
پر خاک سے کہا امام مالک نے اسی طرح اگر مرد مر جاوے اور وہان پر سوائے عورتون کے مرد کوئی نہ ہو تو اوسکو تیمم کرایا
جاوے کہا امام مالک نے ہمارے نزدیک غسل میت کی کوئی حد مقرر نہین ہے بلکہ جب تک خوب پاکی ہو دہونا چاہیے

مَا جَاءَ فِيْ كَفَنِ الْمَيِّتِ مردے کو کفن پہنانے کا بیان **عَنْ** عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِيْ ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ بِيْضٍ سَحُوْلِيَّةٍ لَيْسَ فِيْهَا قَمِيْصٌ وَّلَا عِمَامَةٌ
ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کفن دیے گئے تین سفید کپڑون مین جو سحول

کے بنے ہوئے تھے نہ اون مین قمیص تہا نہ عمامہ **ف** سحول ایک بستی کا نام ہے ملک یمن مین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سفید کپڑا کفن کے
لیے بہتر ہے اصحاب سنن اور حاکم نے روایت کیا ابن عباس سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ سفید کپڑے
پہنا کرو اور اسی مین کفن دیا کرو اپنے مردون کو اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ تین کپڑون سے زیادہ کپڑے کفن مین
شریک کرنا مکروہ ہے علی الخصوص عمامہ جسکو متاخرین حنفیہ اور مالکیہ نے تجویز کیا ہے یہ بالکل بدعت ہی **عن**
يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ بِيضٍ سُحُولِيَّةٍ **ترجمہ** یحیی
بن سعید سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کفن دیے گئے تین سفید کپڑون مین جو سحول کے بنے ہوئے
تہے **عن** يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّهُ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ قَالَ لِعَائِشَةَ وَهُوَ مَرِيضٌ فِي كَمْ كُفِّنَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ بِيضٍ سُحُولِيَّةٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ خُذُوا هٰذَا الثَّوْبَ عَلَيْهِ
قَدْ أَصَابَهُ مِشْقٌ أَوْ زَعْفَرَانٌ فَاغْسِلُوهُ ثُمَّ كَفِّنُونِي فِيهِ مَعَ ثَوْبَيْنِ آخَرَيْنِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ وَمَا هٰذَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ
الْحَيُّ أَحْوَجُ إِلَى الْجَدِيدِ مِنَ الْمَيِّتِ وَإِنَّمَا هٰذَا لِلْمُهْلَةِ **ترجمہ** یحیی بن سعید نے کہا مجھکو پہونچا کہ ابو بکر صدیق رض نے حضرت
عائشہ صدیقہ رض سے کہا اپنی بیماری مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کتنے کپڑون مین کفن دیے گئے تھے کہا عائشہ نے
سفید تین کپڑون مین سحول کے تب ابو بکر صدیق نے کہا کہ یہ کپڑا جو مین پہنے ہون اوس مین گیرو یا زعفران لگا ہوا
تہا اوسکو دہو کر اور دو کپڑے لیکر مجھے کفن دیدینا حضرت عائشہ بولین یہ کیا بات ہے اور کپڑے نہین ہین ابو بکر بولے
کہ مردے سے زیادہ زندے کو کپڑے کی حاجت ہی کفن تو پیپ اور خون کے لیے ہے **ف** یعنی زندہ کو کپڑے
کی زیادہ ضرورت ہی مردے کو کچہ اسکا پہننا مقصود نہین کیسا ہی عمدہ کفن ہوگا پیپ اور خون مین ملکر خاک مین گلجاویگا
عن عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ قَالَ الْمَيِّتُ يُقَمَّصُ وَيُؤَزَّرُ وَيُلَفُّ بِالثَّوْبِ الثَّالِثِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ إِلَّا ثَوْبٌ وَاحِدٌ كُفِّنَ
فِيهِ **ترجمہ** عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ مردہ قمیص پہنایا جاوے اور تہ بند پہنایا جاوے پہر تیسرے کپڑے مین لپیٹ دیا
جاوے اگر ایک ہی کپڑا ہو تو اوسی مین کفن دیا جاوے **الْمَشْيُ أَمَامَ الْجَنَازَةِ** جنازہ کے آگے چلنے کا
بیان **عن** ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ وَعُمَرَ كَانُوا يَمْشُونَ أَمَامَ
الْجَنَازَةِ وَالْخُلَفَاءَ هَلُمَّ جَرًّا وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ **ترجمہ** ابن شہاب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور
ابو بکر صدیق اور عمر بن الخطاب اور تمام خلفا آگے جنازے کے چلتے تہے اور عبد اللہ بن عمر بہی ایسا ہی کرتے
تہے **ف** معارض ہے اسکے جو روایت کیا عبد الرزاق نے طاؤس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تا دم
وفات جنازہ کے پیچہے چلتے رہے اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا کہ حضرت علی جنازہ کے پیچہے چلتے تہے رطلی
عن رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهُدَيْرِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقْدُمُ النَّاسَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ
فِي جَنَازَةِ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ **ترجمہ** ربیعہ بن عبد اللہ بن الہدیر سے روایت ہے اونہون نے دیکہا حضرت

عمرؓ کو آگے چلتے تھے زینب بنت جحش کے جنازہ مین عن ہشام بن عروۃ انہ قال ما رأیت أبی فی جنازۃ قط الا امامھا قال ثم یاتی البقیع فیجلس حتی یمروا علیہ ترجمہ ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ مین نے اپنے باپ عروہ کو ہمیشہ جنازہ کے آگے چلتے دیکھا یہانتک کہ وہ بقیع مین آجاتے اور بیٹھے رہتے یہانتک کہ جنازہ اگر گذر جاتا عن ابن شھاب انہ قال المشی خلف الجنازۃ من خطاء السنۃ ترجمہ ابن شہاب نے کہا جنازہ کے پیچھے چلنا خطا ہے یعنے خلاف سنت ف یہ کیونکر مسلم ہوگا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی سے اسکا خلاف ثابت ہو النھی ان تتبع الجنازۃ بنار جنازہ کے پیچھے آگ لے جانیکی ممانعت عن اسماء بنت ابی بکر انہا قالت لاھلھا اجمروا ثیابی اذا مت ثم حنطونی ولا تذروا علی کفنی حناطا ولا تتبعونی بنار ترجمہ اسماء بنت ابی بکر نے کہا اپنے گھر والون سے مین جب مرجاؤن تو میرے کپڑون کو خوشبو سے باسنا پھر میرے بدن پر خوشبو لگانا لیکن میرے کفن پر نہ چھڑکنا اور میرے جنازہ کے ساتھ آگ نہ رکھنا عن ابی ھریرۃ انہ نھی ان یتبع بعد موتہ بنار ترجمہ ابوہریرہ نے منع کیا کہ اون کے جنازہ کے ساتھ آگ رکھی جاوے کہا یحیےٰ نے امام مالک بھی برا جانتے تھے اس فعل کو التکبیر علی الجنائز جنازہ کی تکبیرات کا بیان عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعی النجاشی للناس فی الیوم الذی مات فیہ وخرج بھم الی المصلی نصف بھم وکبر اربع تکبیرات ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حبش کے بادشاہ نجاشی کا انتقال ہوا اُسے روز آپ نے لوگون کو خبر دی اوسکی موت کی اور نکلے مصلے کو اور صف کھڑی کرکے نماز پڑھی جنازہ کی اور چار تکبیرین کہین ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز جنازہ کی میت غائب پر درست ہے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اکثر سلف کا عن ابی امامۃ بن سھل بن حنیف ان مسکینۃ مرضت فاخبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمرضھا قال وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعود المساکین ویسال عنھم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ماتت فاذنونی بھا فخرج بجنازتھا لیلا فکرھوا ان یوقظوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما اصبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخبر بالذی کان من شانھا فقال الم امرکم ان تؤذنونی بھا فقالوا یا رسول اللہ کرھنا ان نخرجک لیلا ونوقظک فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی صف بالناس علی قبرھا وکبر اربع تکبیرات ترجمہ ابو امامہ سے روایت ہے کہ ایک عورت مسکین بیمار ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اور آپکو اوس کی خبر ہوئی اور آپ کا قاعدہ یہ تہا کہ بیمار پرسی کرتے تھے مسکینون کی اور اُن کا حال پوچھتے تھے سو فرمایا آپ نے جب مرجاوے یہ عورت تو مجھے خبر کرنا سو رات کو اوس کا جنازہ نکلا اور صحابہ نے ناپسند کیا کہ جگاوین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جب صبح ہوئی تو اوس کی کیفیت معلوم ہوئی فرمایا آپ نے مین نے تو تم سے کہدیا تہا کہ مجھے خبر کردینا صحابہ نے کہا یا رسول اللہ ہمکو آپ کا جگانا اور رات کو

جنازہ کے پیچھے آگ لیجانا منع ہے

جنازہ کی تکبیرات کا بیان

باہر نکالنا ناگوار ہوا اسونکلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صف باندہی اوسکی قبر پر اور چار تکبیر کہین **ف** اس سے معلوم ہوا
کہ دوبارہ نماز جنازہ کی پڑہنا قبر پر درست ہے جمہور علمار کا یہی قول ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک درست نہین ہے وہ
کہتے ہین کہ یہ امر خاص تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے امام احمد نے کہا کہ قبر پر نماز جنازہ پڑہنا چہہ طریقون سے
ثابت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ابن عبد البر نے کہا نو طریقون سے وہ سب کے سب حسن ہین (زرقانی) **عن**
مَالِكٍ اَنَّهُ سَاَلَ ابْنَ شِهَابٍ عَنِ الرَّجُلِ يُدْرِكُ بَعْضَ التَّكْبِيرِ عَلَى الْجَنَازَةِ وَيَفُوتُهُ بَعْضُهُ قَالَ يَقْضِي مَا فَاتَهُ مِنْ ذٰلِكَ
ترجمہ امام مالک نے پوچہا ابن شہاب سے کہ جس شخص کو بعض تکبیرین جنازہ کی ملین اور بعض نہ ملین وہ کیا کرے کہا جسقدر
نہ ملین اونکی قضا کر لیوے

مَا يَقُولُ الْمُصَلِّي عَلَى الْجَنَازَةِ جنازہ کی دعا کا بیان

عن اَبِي سَعِيدٍ
الْمَقْبُرِيِّ اَنَّهُ سَاَلَ اَبَا هُرَيْرَةَ كَيْفَ تُصَلِّي عَلَى الْجَنَازَةِ فَقَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ اَنَا لَعَمْرُ اللّٰهِ اُخْبِرُكَ اَتَّبِعُهَا مِنْ اَهْلِهَا
فَاِذَا وُضِعَتْ كَبَّرْتُ وَحَمِدْتُ اللّٰهَ وَصَلَّيْتُ عَلَى نَبِيِّهٖ ثُمَّ اَقُولُ اللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ
كَانَ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِي اِحْسَانِهٖ
وَاِنْ كَانَ مُسِيئًا فَتَجَاوَزْ عَنْ سَيِّئَاتِهٖ اللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهُ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ **ترجمہ** ابو سعید مقبری نے
پوچہا ابوہریرہ سے کس طرح تم نماز پڑہتے ہو جنازہ کی کہا ابوہریرہ نے قسم ہے اللہ جل جلالہ کی بقا کی مین تمہین خبر دونگا
مین جنازہ کی ساتہہ ہوتا ہون اوس کے گہر سے پہر جب رکہا جاتا ہے تو مین تکبیر کہہ کر اللہ کی تعریف کرتا ہون اور
اور پیغمبر پر اوسکے درود بہیجتا ہون پہر کہتا ہون یا اللہ تیرا بندہ اور تیرے بندے کا بیٹا اور تیری لونڈی کا بیٹا
اس بات کی گواہی دیتا تہا کوئی معبود سچا سوا تیرے نہین ہے اور بیشک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے
اور تیرے پیغمبر ہین اور تو اُسکا حال خوب جانتا ہے اے پروردگار اگر وہ نیک ہو تو زیادہ کر اجر اوسکا اور جو گناہ گار
ہو تو درگذر کر اوسکے گناہون سے اے پروردگار مت محروم کر ہم کو اوس کے ثواب سے **ف** یعنے اوسکی جنازہ پر
نماز پڑہنے کے ثواب سے یا اوس کی موت پر صبر کرنے کے ثواب سے **ف** اور مت فتنہ مین ڈال ہمکو بعد اوسکے
عن سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ صَلَّيْتُ وَرَاءَ اَبِي هُرَيْرَةَ عَلَى صَبِيٍّ لَمْ يَعْمَلْ خَطِيئَةً قَطُّ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ
اللّٰهُمَّ اَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ **ترجمہ** سعید بن المسیب کہتے تہے نماز پڑہی مین نے ابوہریرہ کے پیچہے ایک لڑکے پر جو
بیگناہ تہا تو سنا مین نے اون سے کہتے تہے اے اللہ بچا اسکو قبر کے عذاب سے **ف** قبر کے عذاب سے مراد وحشت اور
تنہائی کی مصیبت ہے نہ وہ عذاب جو بڑون کو ہوتا ہے **عن** نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَقْرَاُ فِي الصَّلٰوةِ
عَلَى الْجَنَازَةِ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر قرآن نہین پڑہتے تہے جنازہ کی نماز مین **ف** یعنے
سورۂ فاتحہ نہین پڑہتے تہے یہی قول ہے ابو حنیفہ اور مالک کا اور بخاری نے روایت کیا ہے کہ ابن عباس نے سورۂ
فاتحہ پڑہی جنازہ کی نماز مین اور کہا مین نے اس لیے پڑہی تاکہ تم کو معلوم ہو کہ یہ سنت ہے اور یہی قول ہے شافعی

نماز جنازہ کی بعد نماز صبح اور بعد نماز عصر پڑھنے کا بیان

اور احمد کا **اَلصَّلٰوۃُ عَلَی الْجَنَائِزِ بَعْدَ الصُّبْحِ وَبَعْدَ الْعَصْرِ** نماز جنازہ کی بعد نماز صبح اور نماز عصر کے پڑھنے کا بیان **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ حَرْمَلَۃَ مَوْلٰی عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ سُفْیَانَ بْنِ حُوَیْطِبٍ اَنَّ زَیْنَبَ بِنْتَ اَبِیْ سَلَمَۃَ تُوُفِّیَتْ وَطَارِقٌ اَمِیْرُ الْمَدِیْنَۃِ فَاُتِیَ بِجَنَازَتِھَا بَعْدَ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ فَوُضِعَتْ بِالْبَقِیْعِ قَالَ وَکَانَ طَارِقٌ یُغَلِّسُ بِالصُّبْحِ قَالَ ابْنُ اَبِیْ حَرْمَلَۃَ فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ یَقُوْلُ لِاَھْلِھَا اِمَّا اَنْ تُصَلُّوْا عَلٰی جَنَازَتِکُمُ الْاٰنَ وَاِمَّا اَنْ تَتْرُکُوْھَا حَتّٰی تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ **ترجمہ** محمد بن ابی حرملہ سے روایت ہے کہ زینب بنت ابی سلمہ حضرت ام المومنین ام سلمہ کی بیٹی پہلے خاوند سی اگر گئین اور اس زمانہ مین طارق حاکم تھے مدینہ کے تو لایا گیا جنازہ اونکا بعد نماز صبح کے اور رکہا گیا بقیع مین اور طارق نماز پڑہا کرتے تھے صبح کی اندہیرے مین ابن ابی حرملہ نے کہا مین نے عبد اللہ بن عمر سے سنا وہ کہتے تھے زینب کے لوگون سے یا تو تم جنازہ کی نماز اب پڑہ لو **ف** اندہیرے مین قبل روشنی کے **ت** یا رہنے دو یہانتک کہ آفتاب بلند ہو جاوے **عَنْ** نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ قَالَ یُصَلّٰی عَلَی الْجَنَازَۃِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الصُّبْحِ اِذَا صُلِّیَتَا لِوَقْتِھِمَا **ترجمہ** نافع سی روایت ہی کہ عبد اللہ بن عمر نے کہا نماز جنازہ کی پڑہی جاوے بعد عصر کے اور بعد صبح کے جب یہ دونون نمازین اپنے وقت مین پڑہی جاوین **ف** یعنے صبح اندہیرے مین پڑہی جاوے اور عصر قبل زرد ہونے آفتاب کے

مسجد میں نماز جنازہ پڑھنے کا بیان

اَلصَّلٰوۃُ عَلَی الْجَنَائِزِ فِی الْمَسْجِدِ مسجد مین نماز جنازہ پڑہنے کا بیان **عَنْ** عَائِشَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّھَا اَمَرَتْ اَنْ یُّمَرَّ عَلَیْھَا بِسَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ فِی الْمَسْجِدِ حِیْنَ مَاتَ لِتَدْعُوَ لَہٗ فَاَنْکَرَ ذٰلِکَ النَّاسُ عَلَیْھَا فَقَالَتْ عَائِشَۃُ مَا اَسْرَعَ النَّاسَ مَا صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی سُھَیْلِ بْنِ بَیْضَاءَ اِلَّا فِی الْمَسْجِدِ **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے حکم دیا کہ سعد بن ابی وقاص کا جنازہ مسجد مین سے ہو کر اونکے حجرہ پر سے جاوے تاکہ مین دعا کرون اون کے لیے سو لوگون نے اوس پر اعتراض کیا تب کہا آپ نے کیا جلدی لوگ بہول گئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سہیل بن بیضا پر نماز نہین پڑہی مگر مسجد مین **ف** جمہور علما کے نزدیک نماز جنازہ کی مسجد مین درست ہے اور ابو حنیفہ اور مالک کے نزدیک مکروہ ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ قَالَ صُلِّیَ عَلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِی الْمَسْجِدِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر نماز پڑہی گئی مسجد مین **ف** ابن ابی شیبہ نے روایت کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑہی ابو بکر رض پر مسجد مین اور صہیب نے نماز پڑہی عمر رضی اللہ عنہ پر مسجد مین اور جنازہ منبر کے سامنے رکہا گیا ابن عبد البر نے کہا کہ یہ فعل صحابہ کے حضور مین واقع ہوا اور کسی نے اوسکا انکار نہین کیا اس سے اجماع سکوتی نکل آیا

نماز جنازہ کے احکام

جَامِعُ الصَّلٰوۃِ عَلَی الْجَنَائِزِ نماز جنازہ کے احکام **عَنْ** مَالِکٍ اَنَّہٗ بَلَغَہٗ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَعَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ وَاَبَا ھُرَیْرَۃَ کَانُوْا یُصَلُّوْنَ عَلَی الْجَنَائِزِ بِالْمَدِیْنَۃِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَیَجْعَلُوْنَ الرِّجَالَ مِمَّا یَلِی الْاِمَامَ وَالنِّسَاءَ مِمَّا یَلِی الْقِبْلَۃَ **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا کہ عثمان بن عفان اور عبد اللہ بن عمر نماز پڑہتے تھے عورتون اور مردون پر ایک

ایک ہی بار مین تو مردون کو امام کے نزدیک کہتے تہے اور عورتون کو قبلہ کے نزدیک **عن** نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ

کَانَ اِذَا صَلّٰی عَلَی الْجَنَائِزِ یُسَلِّمُ حَتّٰی یُسْمِعَ مَنْ یَلِیْهِ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر جب نماز پڑہ چکتے تہے

جنازہ کی سلام پہیرتے تہے پکار کر یہانتک کہ اون کے نزدیک جو لوگ ہوتے تہے وہ سن لیتے تہے **عن** نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ

بْنَ عُمَرَ کَانَ یَقُوْلُ لَا یُصَلِّی الرَّجُلُ عَلَی الْجَنَازَۃِ اِلَّا وَھُوَ طَاھِرٌ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر کہتے تہے جنازہ

کی نماز بغیر وضو کے کوئی نہ پڑہے **کہا** یحیی نے سنا مین نے مالک سے کہتے تہے مین نے کسی اہل علم کو نہین دیکہا جو ولد الزنا یا اوس

کی مان پر نماز جنازہ پڑہنے کو منع کرتا ہو **ف** امام محمد نے کہا سب اہل قبلہ پر نماز پڑہی جاوے اور یہی قول ہے

ابو حنیفہ کا لیکن جو شخص خود کشی کرے اوس پر نماز نہ پڑہین ابو یوسف کے نزدیک اور ائمہ اربعہ اور جمہور کے نزدیک پڑہین

مَا جَاءَ فِیْ دَفْنِ الْمَیِّتِ مردہ کے دفن کے بیان مین **عن** مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

وَسَلَّمَ تُوُفِّیَ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَدُفِنَ یَوْمَ الثُّلَاثَاءِ وَصَلّٰی عَلَیْهِ النَّاسُ اَفْذَاذًا لَا یَؤُمُّهُمْ اَحَدٌ فَقَالَ نَاسٌ یُدْفَنُ عِنْدَ الْمِنْبَرِ

وَقَالَ اٰخَرُوْنَ یُدْفَنُ بِالْبَقِیْعِ فَجَاءَ اَبُوْ بَكْرِ الصِّدِّیْقُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا دُفِنَ نَبِیٌّ

قَطُّ اِلَّا فِیْ مَكَانِهِ الَّذِیْ تُوُفِّیَ فِیْهِ فَحُفِرَ لَهٗ فِیْهِ فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ غُسْلِهٖ اَرَادُوْا نَزْعَ قَمِیْصِهٖ فَسَمِعُوْا صَوْتًا یَقُوْلُ

لَا تَنْزِعُوا الْقَمِیْصَ فَلَمْ یُنْزَعِ الْقَمِیْصُ وَغُسِّلَ وَھُوَ عَلَیْهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

وفات کی دوشنبہ کے روز اور دفن کیے گئے منگل کے روز اور نماز پڑہی آپ پر لوگون نے اکیلے اکیلے کوئی انکا امام نہ تہا

پہر کہا بعض لوگون نے دفن کیے جاوین آپ منبر کے پاس اور بعض نے کہا بقیع مین تو آئے حضرت ابو بکر صدیق اور

کہا سنا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تہے نہین دفن کیا گیا کوئی نبی مگر اوس مقام مین جہان اوس

کی وفات ہوئی پہر کہودی گئی قبر اوسی مقام مین جہان آپ نے وفات کی تہی جب غسل کا وقت آیا لوگون نے آپ کا کرتہ اتارنا

چاہا سو ایک آواز سنی مت اوتارو کرتے کو پس نہ اوتارا گیا کرتہ آپ کا اور آپ غسل دیے گئے کرتہ پہنے ہوئے **عن**

عُرْوَۃَ بْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّهٗ قَالَ كَانَ بِالْمَدِیْنَۃِ رَجُلَانِ اَحَدُھُمَا یَلْحَدُ وَالْاٰخَرُ لَا یَلْحَدُ فَقَالُوْا اَیُّھُمَا جَاءَ اَوَّلًا عَمِلَ

عَمَلَهٗ فَجَاءَ الَّذِیْ یَلْحَدُ فَلَحَدَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** عروہ بن الزبیر سے روایت ہے کہ دو آدمی قبر کہودنے

والے تہے ایک ان مین سے بغلی بناتا تہا اور دوسرا نہین بناتا تہا لوگون نے کہا جو پہلے آویگا وہی اپنا کام شروع کریگا

تو پہلے وہی آیا جو بغلی بناتا تہا پس قبر آپ کی بغلی بنائی **ف** اس حدیث سے بغلی قبر کی فضیلت بہ نسبت صندوقی کے

ثابت ہوئی ابو داود نے ابن عباس سے مرفوعًا روایت کیا کہ بغلی قبر ہمارے لیے ہے اور صندوقی اورون کے لیے ہے

مگر یہ حدیث ضعیف ہے اور اس سے ممانعت صندوقی کی مقصود نہین ہے زرقانی **عن** مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ

اُمَّ سَلَمَۃَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ تَقُوْلُ مَا صَدَّقْتُ بِمَوْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ

سَلَّمَ حَتّٰی سَمِعْتُ وَقْعَ الْكَرَازِیْنِ **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا کہ بی بی ام سلمہ کہتی تہین مجہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کی وفات کا یقین بعین ہوا یہانتک کہ مین نے کدال مارنے کی آواز سُنی **ف** یعنے جب قبر کہدنے لگی اور پہاوڑی کی آواز آئی اوسوقت یقین ہوا یا مارے سبب حیرت اور وحشت اور تعجب کے تہا نہ اور کسی سبب سے جیسے حضرت عمر کو ابتدا مین حضرت کی وفات مین شغبہ ہوا تہا پہر جب حضرت ابوبکر نے یہ آیۃ کریمہ اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّاِنَّھُمْ مَّیِّتُوْنَ سُنائی تو دل کو تسکین ہوئی وحشت جاتی رہی اس سے کوئی یہ نسمجہے کہ عمر رضہ کو اس آیت سے اطلاع نہتی بلکہ قلق اور صدمہ مین اکثر آدمی کی ہوش و حواس باختہ ہوجاتے ہین اور یاد ہوئی چیز بہولجاتی ہے **عَنْ** یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ اَنَّ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ رَاَیْتُ ثَلٰثَۃَ اَقْمَارٍ یَسْقُطْنَ فِیْ حُجْرَتِیْ فَقَصَصْتُ رُؤْیَایَ عَلٰی اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ قَالَتْ فَلَمَّا تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَدُفِنَ فِیْ بَیْتِھَا قَالَ لَھَا اَبُوْبَکْرٍ ھٰذَا اَحَدُ اَقْمَارِکِ وَھُوَ خَیْرُھَا **ترجمہ** یحیے بن سعید سے روایت ہے کہ اُم المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا مین نے خواب مین دیکہا کہ میرے حجرہ مین تین چاند گر پڑے سو مین نے اس خواب کو ابوبکر صدیق سے بیان کیا جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو حضرت عائشہ کے حجرہ مین دفن ہوچکے ابوبکر نے کہا کہ اون تین چاندون مین سے ایک چاند آپ ہین اور یہ تینون چاندون مین بہتر ہین **عَنْ** غَیْرِ وَاحِدٍ مِّمَّنْ یَّثِقُ بِہٖ اَنَّ سَعْدَ بْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ وَّسَعِیْدَ بْنَ زَیْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَیْلٍ تُوُفِّیَا بِالْعَقِیْقِ وَحُمِلَا اِلَی الْمَدِیْنَۃِ وَدُفِنَا بِھَا **ترجمہ** کئی ایک معتبر لوگون سے روایت ہو کہ سعد بن ابی وقاص اور سعید بن زید رضہ کی وفات ہوئی عقیق مین (ایک موضع ہے قریب مدینہ کے) اور اون کا جنازہ اوٹہکر مدینہ مین آیا اور وہان دفن ہوئی **ف** تاکہ نماز جنازہ مین بہت سے لوگ شریک ہون یا قبر کی زیارت لوگ کیا کرین اور دعا ہوا کرے جنازہ کو ایک شہر سے دوسرے شہر مین لیجانا مختلف فیہ ہے بعضون کے نزدیک مکروہ ہے بعضون کے نزدیک مستحب ہے (زرقانی) **عَنْ** عُرْوَۃَ بْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّہٗ قَالَ مَا اُحِبُّ اَنْ اُدْفَنَ بِالْبَقِیْعِ لَاَنْ اُدْفَنَ فِیْ غَیْرِہٖ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اُدْفَنَ فِیْہِ اِنَّمَا ھُوَ اَحَدُ رَجُلَیْنِ اِمَّا ظَالِمٌ فَلَا اُحِبُّ اَنْ اُدْفَنَ مَعَہٗ وَاِمَّا صَالِحٌ فَلَا اُحِبُّ اَنْ تُنْبَشَ لِیْ عِظَامُہٗ **ترجمہ** عروہ بن الزبیر نے کہا مجہے بقیع مین دفن ہونا پسند نہین ہو اگر مین کہین اور دفن ہون تو اچہا ہے اس لیے کہ بقیع مین جہان پر مین دفن ہون گا وہان یا کوئی گنہگار شخص دفن ہوچکا ہے تو اوس کے ساتھ مجہے دفن ہونا منظور نہین ہے اور یا کوئی نیک شخص دفن ہوچکا ہے تو مین نہین چاہتا کہ میرے لیے اوسکی ہڈیان کہود دی جاوین

اَلْوُقُوْفُ لِلْجَنَائِزِ وَالْجُلُوْسُ عَلَی الْمَقَابِرِ

جنازہ کو دیکہکر کہڑے ہوجانا اور بیٹہنا قبرون پر **عَنْ** عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْمُ فِی الْجَنَائِزِ ثُمَّ جَلَسَ بَعْدُ **ترجمہ** حضرت علی سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہڑے ہوجاتے تہے جنازون مین پہر بیٹہنے لگے بعد اوسکے **ف** جنازہ مین دو وقت کہڑے ہونے کے تہے ایک جو شخص جنازہ کو دیکہے تو اوٹہہ کہڑا ہو دوسرے جو شخص جنازہ کے ساتہ ہو وہ کہڑا رہے جبتک جنازہ زمین پر رکہا جاوے یہ دونون حکم بحدیث

سے منسوخ ہو گئے ابتدا مین آپ کا عمل ایسا ہی تہا پہر یہود کی مشابہت سے آپ نے ترک کیا (زرقانی) **عن** مالك
انه بلغه ان علي بن ابي طالب رض كان يتوسد القبور ويضطجع عليها **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا کہ حضرت
علی رضی اللہ عنہ تکیہ لگاتے تہے قبرون پر اور لیٹ جاتے تہے **ف** امام احمد نے روایت کیا کہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا قبرون پر بیٹہنے سے اور مسلم نے روایت کیا کہ فرمایا آپ نے نہ بیٹہو قبرون پر نہ نماز پڑہو
قبرون کیطرف اور فرمایا آپ نے اگر کوئی تم مین سے آگ پر بیٹہے اور اوس کے کپڑے جل کر کہال تک آگ پہونچے تو بہتر
ہے اس سے کہ قبرون پر بیٹہے یہ حدیثین حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فعل کے مخالف نہین اسواسطے امام مالک نے یہ توجیہ
کی کہا مالک نے قبرون پر بیٹہنا منع ہے حاجت کے واسطے یعنی پیشاب اور پاخانہ کے لیے **ف** اور ان حدیثون
مین ممانعت سے یہی مقصود ہے امام اعظم کا بہی قول یہی ہے **عن** ابي امامة بن سهل بن حنيف يقول كنا
نشهد الجنائز فما يجلس اخر الناس حتى يؤذنوا **ترجمہ** ابو امامہ کہتے تہے ہم جنازون مین جاتے تہے تو اخیر کا
شخص بہی بدون اذن کے نہ بیٹہتا تہا **ف** یعنی بعد نماز کے جب اون کو اذن ہو جاتا اوسوقت بیٹہتے یا چلے جاتے
بعض علماء کا یہی مذہب ہے کہ میت کے لوگون سے اجازت لیکر جانا چاہیے اور اکثر علماء کے نزدیک جب جنازہ دفن ہو جاوے
تو اجازت لینا ضرور نہین ہے

النهي عن البكاء على الميت

میت پر رونے کی ممانعت **عن** جابر
بن عتيك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم جاء يعود عبد الله بن ثابت فوجده قد غلب فصاح به فلم
يجبه فاسترجع رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال غلبنا عليك يا ابا الربيع فصاح النسوة وبكين فجعل جابر
بن عتيك يسكتهن فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم دعهن فاذا وجب فلا تبكين باكية فقالوا يا رسول
الله وما الوجوب قال اذا مات فقالت ابنته والله ان كنت لارجو ان تكون شهيدا فانك قد كنت
تهيئت جهازك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله قد اوقع اجره على قدر نيته وما تعدون
الشهادة قالوا القتل في سبيل الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الشهداء سبعة سوى القتل في
سبيل الله المطعون شهيد والغرق شهيد وصاحب ذات الجنب شهيد والمبطون شهيد والحرق
شهيد والذي يموت تحت الهدم شهيد والمرأة تموت بجمع شهيد **ترجمہ** جابر بن عتیک سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن ثابت کی عیادت کو آئے تو دیکہا اون کو بیماری کی شدت مین سو پکارا آپ نے
اون کو اونہون نے جواب نہ دیا پس آپ نے انا للہ وانا الیہ راجعون کہا اور فرمایا ہم مغلوب ہو گئے تمہارے پر اے ابو الربیع
ف ابو الربیع کنیت ہے عبداللہ بن ثابت کی **ف** پس رونا شروع کیا عورتون نے چلا کر اور جابر بن عتیک
اون کو چپ کرانے لگے سو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ابہی عورتون کو رونے دو جب آن پڑے تو اوس
وقت کوئی نہ روو سے رونیوالی پوچہا صحابہ نے کیا مطلب ہے آن پڑنے کا فرمایا جب مر جاوے **ف**

اس حدیث سے پکار کر رونے کا جواز قبل موت کے ثابت ہوا لیکن بعد موت کے پکار کر رونا درست نہیں ہے آہستہ رونا درست
ہے یہی مذہب ہے جماعت علما کا کہ آنحضرت صلعم اپنی صاحبزادی ابراہیم پر اور اپنی صاحبزادی زینبؓ پر روئے لیکن چلا کر نوحہ
کرنا یا میت کے اوصاف بیان کر کے رونا حرام ہے **ف** اتنے میں عبداللہ بن ثابت کی بیٹی نے کہا
مجھے امید تھی کہ تم شہید ہوگے کیونکہ تم سب سامان جہاد کا کر چکے تھے تو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے اللہ جل جلالہ نے اوس کو اجر دیگا موافق اوس کی نیت کے تم کس چیز کو شہادت سمجھتے ہو بولے اللہ جل جلالہ
کی راہ میں مارے جانے کو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سوا اوس کے سات شہید اور ہیں ایک
وہ جو طاعون سے مر جاوے **ف** طاعون کہتے ہیں اُس بیماری کو جو عام ہو جاوے جیسے وبا یا اوس پھوڑے
کو جو بغل میں نکلتا ہے **ف** دوسرے وہ جو ڈوب کر مر جاوے تیسرے جو ذات الجنب سے مر جاوے
ف ذات الجنب ایک بیماری ہے مشہور پسلی میں درد ہوتا ہے **ف** چوتھے جو پیٹ کے عارضہ سے مر جاوے
ف مثلاً دستوں سے یا استسقا سے یا قولنج سے **ف** پانچویں وہ جو آگ میں جل کر مر جاوے چھٹے
وہ جو دب کر مر جاوے **ف** مثلاً مکان یا دیوار گر پڑے **ف** ساتویں وہ عورت جو زچگی سے مر جاوے
ف یا قبل زچگی کے اور کسی درد سے مر جاوے اور بچہ پیٹ ہی میں رہجاوے (زرقانی) **عن** عَمْرَةَ اَنَّهَا
سَمِعَتْ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ تَقُوْلُ وَذُكِرَ لَهَا اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ
الْحَيِّ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَغْفِرُ اللّٰهُ لِاَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَمَا اِنَّهُ لَمْ يَكْذِبْ وَلٰكِنَّهُ نَسِيَ اَوْ اَخْطَاَ اِنَّمَا مَرَّ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَهُوْدِيَّةٍ تَبْكِيْ عَلَيْهَا اَهْلُهَا فَقَالَ اِنَّهُمْ لَيَبْكُوْنَ عَلَيْهَا وَاِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِيْ
قَبْرِهَا **ترجمہ** عمرہ بنت عبد الرحمن سے روایت ہے انہوں نے سنا حضرت عائشہ سے جب اون کے سامنے بیان کیا گیا
کہ عبداللہ بن عمر کہتے ہیں مردہ عذاب کیا جاتا ہے زندے کے رونے سے خدا بخشے ابا عبد الرحمن کو **ف**
ابو عبد الرحمن کنیت ہے عبداللہ بن عمر کی **ف** اونہوں نے جھوٹ نہیں بولا لیکن وہ بھول گئے یا چوک گئے اصل
اتنی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم گذرے ایک یہودن پر جو مر گئی تھی اور لوگ اوس کے اوسپر رو رہے تھے
تو آپ نے فرمایا کہ یہ لوگ اوسپر رو رہے ہیں اور اوسپر عذاب ہو رہا ہے قبر میں **ف** اس سے عبداللہ بن
عمر یہ سمجھے کہ لوگوں کے رونے سے میت پر عذاب ہوتا ہے درحقیقت ایسا نہیں ہے جس کا عمل اوسیکے ساتھ
اللہ جل جلالہ نے فرمایا وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ایک کا بوجھ دوسرے پر نہ لادا جاوے گا حضرت عمرؓ
نے بھی اس حدیث کا مطلب یہی سمجھا تھا جو عبداللہ بن عمر نے سمجھا واقعہ میں یہ وہم کا تھا اوسکو حضرت ام المومنین
عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے بیان کر دیا واللہ اعلم **اَلْحِسْبَةُ فِي الْمُصِيْبَةِ** مصیبت کے وقت
صبر کرنے کا ثواب **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا

تَمُوتُ لِاَحَدٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ ثَلٰثَۃٌ مِّنَ الْوَلَدِ فَتَمَسَّہُ النَّارُ اِلَّا تَحِلَّۃَ الْقَسَمِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کے تین بچے مرجاوین پھر وہ جہنم مین جاوے یہ ممکن نہین مگر قسم پورا کرنے کو
ف وہ قسم یہ ہے وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا یعنے کوئی تم مین سے ایسا نہین ہے جو جہنم پر سے نجاوے اس لیے کہ
پلصراط جہنم کے اوپر بنا ہے اوسپر سے ہوکر سب جاوینگے مسلمان پار ہوکر جنت مین جاوینگے اور کافر کٹ
کر جہنم مین گرجاوینگے **عن** اَبِی النَّضْرِ السُّلَمِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَمُوْتُ لِاَحَدٍ
مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ ثَلٰثَۃٌ مِّنَ الْوَلَدِ فَیَحْتَسِبُہُمْ اِلَّا کَانُوْا لَہٗ جُنَّۃً مِّنَ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَاَۃٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَوِ اثْنَانِ قَالَ اَوِ اثْنَانِ **ترجمہ** ابوالنضر سلمی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مسلمان کے تین لڑکے مرجاوین اور وہ صبر کرے تو قیامت روز وہ لڑکے بچاوینگے اوس کو
جہنم سے ایک عورت نے پوچھا یا رسول اللہ اگر دو مرجاوین آپنے فرمایا دو بھی **ف** صحیح روایتون مین دو کا ذکر نہین
ہین لیکن طبرانی نے جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مرفوعا روایت کیا کہ جس شخص نے تین لڑکون کو دفن
کیا پھر صبر کیا تو جنت واجب ہوئی اوس کے لیے ام ایمن نے کہا یا رسول اللہ اگر دو کو دفن کیا فرمایا دو بھی پھر اوسنے کہا
اگر ایک کو دفن کیا فرمایا ایک بھی اور ترمذی نے ابن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت کیا کہ فرمایا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے آگے بھیجے تین لڑکے نابالغ تو وہ ایک مضبوط قلعہ ہوجاوینگے اوس کے لیے جہنم سے
ابوذر نے کہا مین نے دو بھیجے آپ نے فرمایا دو بھی ابی بن کعب نے کہا مین نے ایک بھیجا آپ نے فرمایا ایک بھی
اور ابن عباس سے بھی ایسا ہی روایت کیا مگر یہ حدیثین ضعیف ہین البتہ بخاری نے روایت کیا ابوہریرہ رضی
اللہ تعالی عنہ سے کہ فرماتا ہے اللہ جل جلالہ جب مین اپنے بندے کے بچے کو بلا لیتا ہون پھر وہ صبر کرتا ہے تو اوس کی
کوئی جزا نہین ہے سوا جنت کے اور یہ حدیث صحیح ہے شامل ہے ایک لڑکے اور دو یا تین سب کو ایک صحیح حدیث مین
ہے کہ یہ لڑکے نابالغ ہون کیونکہ نابالغ پر شفقت زیادہ ہوتی ہے **عن** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا یَزَالُ الْمُؤْمِنُ یُصَابُ فِیْ وَلَدِہٖ وَحَامَتِہٖ حَتّٰی یَلْقَی اللّٰہَ وَ
لَیْسَتْ لَہٗ خَطِیْئَۃٌ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہمیشہ مسلمان کو مصیبت پہونچتی ہے اوسکی اولاد اور عزیزون مین یہانتک کہ ملتا ہے اپنے پروردگار سے اور
کوئی گناہ اوسکا نہین ہوتا **ف** یعنی گناہ اوس کے بوجہ مصیبت اور رنج کے معاف ہوجاتے ہین **جامع**
الحسبۃ فی المصیبۃ مصیبت مین صبر کرنے کی مختلف حدیثین **عن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِیُعَزِّ الْمُسْلِمِیْنَ فِیْ مَصَائِبِہِمُ الْمُصِیْبَۃُ بِیْ **ترجمہ** عبدالرحمن
بن القاسم سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمانون کی تمام مصیبتین ہلکی ہوجاتی ہین میری مصیبت

کو یاد کرے **ف** یعنی آپ کی وفات سے بڑہ کر کوئی مصیبت نہین ہے تمام دکہہ اور رنج اوسکے مقابلہ مین ہیچ ہین **عن** اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَصَابَتْهُ مُصِيْبَةٌ فَقَالَ كَمَا اَمَرَهُ اللّٰهُ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَاَعْقِبْنِيْ خَيْرًا مِّنْهَا اِلَّا فَعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ بِهٖ قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ فَلَمَّا تُوُفِّيَ اَبُوْ سَلَمَةَ قُلْتُ ذٰلِكَ ثُمَّ قُلْتُ وَمَنْ خَيْرٌ مِّنْ اَبِيْ سَلَمَةَ فَاَعْقَبَهَا اللّٰهُ رَسُوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَزَوَّجَهَا **ترجمہ** حضرت بی بی اُم سلمہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخصکو کوئی مصیبت پہونچے پہر وہ جیسا اوسکو خدا نے حکم کیا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون کہہ کر کہے اے پروردگار مجہکو اس مصیبت مین اجر دے اور اس سے بہتر نیک بدلہ مجہے عنایت فرما تو اللہ تعالی اپنے فضل سے اس کے ساتھ ایسا ہی کرے گا اُم سلمہ کہتی ہین جب میرے خاوند ابو سلمہ نے وفات پائی تو مین نے یہی دعا مانگی پہر مینے اپنے جی مین کہا ابو سلمہ سے کون بہتر ہوگا سو اللہ تعالی نے اوسکا بدلہ یہ دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے نکاح کیا **عن** الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّهٗ قَالَ هَلَكَتِ امْرَاَةٌ لِّيْ فَاَتَانِيْ مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ الْقُرَظِيُّ يُعَزِّيْنِيْ بِهَا فَقَالَ اِنَّهٗ كَانَ فِيْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ رَجُلٌ فَقِيْهٌ عَالِمٌ عَابِدٌ مُّجْتَهِدٌ وَّكَانَتْ لَهُ امْرَاَةٌ وَّكَانَ بِهَا مُعْجَبًا وَّلَهَا مُحِبًّا فَمَاتَتْ فَوَجَدَ عَلَيْهَا وَجْدًا شَدِيْدًا وَّلَقِيَ عَلَيْهَا اَسَفًا حَتّٰى خَلَا فِيْ بَيْتٍ وَّغَلَّقَ عَلٰى نَفْسِهِ الْبَابَ وَاحْتَجَبَ مِنَ النَّاسِ فَلَمْ يَكُنْ يَّدْخُلُ عَلَيْهِ اَحَدٌ وَّاِنَّ امْرَاَةً سَمِعَتْ بِهٖ فَجَاءَتْهُ فَقَالَتْ اِنَّ لِيْ اِلَيْهِ حَاجَةً اَسْتَفْتِيْهِ فِيْهَا لَيْسَ يُجْزِيْنِيْ فِيْهَا اِلَّا مُشَافَهَتُهٗ فَذَهَبَ النَّاسُ وَلَزِمَتْ بَابَهٗ وَقَالَتْ مَا لِيْ مِنْهُ بُدٌّ فَقَالَ لَهٗ قَائِلٌ اِنَّ هٰهُنَا امْرَاَةً اَرَادَتْ اَنْ تَسْتَفْتِيَكَ وَقَالَتْ اِنْ اَرَدْتُّ اِلَّا مُشَافَهَتَهٗ وَقَدْ ذَهَبَ النَّاسُ وَهِيَ لَا تُفَارِقُ الْبَابَ فَقَالَ ائْذَنُوْا لَهَا فَدَخَلَتْ عَلَيْهِ فَقَالَتْ اِنِّيْ جِئْتُكَ اَسْتَفْتِيْكَ فِيْ اَمْرٍ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَتْ اِنِّي اسْتَعَرْتُ مِنْ جَارَةٍ لِّيْ حَلْيًا فَكُنْتُ اَلْبَسُهٗ وَاُعِيْرُهٗ زَمَانًا ثُمَّ اِنَّهُمْ اَرْسَلُوْا اِلَيَّ فِيْهِ اَفَاُؤَدِّيْهِ اِلَيْهِمْ فَقَالَ نَعَمْ وَاللّٰهِ فَقَالَتْ اِنَّهٗ مَكَثَ عِنْدِيْ زَمَانًا فَقَالَ ذٰلِكَ اَحَقُّ لِرَدِّكِ اِيَّاهُ اِلَيْهِمْ حِيْنَ اَعَارُوْكِيْهِ زَمَانًا فَقَالَتْ اَيْ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ اَفَتَاْسَفُ عَلٰى مَا اَعَارَكَ اللّٰهُ ثُمَّ اَخَذَهٗ مِنْكَ وَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ مِنْكَ فَاَبْصَرَ مَا كَانَ فِيْهِ وَنَفَعَهُ اللّٰهُ بِقَوْلِهَا **ترجمہ** قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ میری زوجہ مرگئی سو آئے محمد بن کعب قرظی تعزیت دینے مجکو اور کہا کہ بنی اسرائیل مین ایک شخص فقیہ عالم عابد مجتہد تہا اور اوسکی ایک بیوی تہی جسپر وہ نہایت فریفتہ تہا اور اوسکو بہت چاہتا تہا اتفاق سے وہ عورت مرگئی تو اُس شخص کو نہایت رنج ہوا اور بڑا افسوس ہوا اور وہ ایک گہر مین دروازہ بند کرکے بیٹہ رہا اور لوگون سے ملاقات چہوڑدی تو اوسکے پاس کوئی نجاتا تہا ایک عورت نے یہ قصہ سُنا اور اوسکے دروازہ پر جاکر کہا کہ مجہکو ایک مسئلہ پوچہنا ہے مین اُسی سے پوچہونگی بغیر اوس سے ملے ہوئے یہ کام نہین ہوسکتا تو اور جتنے لوگ آئے تہے وہ چلے گئے اور وہ عورت دروازہ پر جمی رہی اور کہا کہ بغیر اوس سے ملے ہوے کوئی علاج نہین ہے سو ایک شخص نے اندر

جاکر اوسکو اطلاع دی اور بیان کیا کہ ایک عورت مسئلہ پوچھنے کو تم سے آئی ہے اور وہ کہتی ہے کہ مین تمسے ملا چاہتی ہون
توسب لوگ چلے گئے مگر وہ عورت دروازہ چھوڑکر نہین جاتی تب اوس شخص نے کہا اچھا اوسکو آنے دو پس آئی
وہ عورت اوسکے پاس اور کہا کہ مین ایک مسئلہ تجھہ سے پوچھنے کو آئی ہون وہ بولا کیا مسئلہ ہے اوس عورت نے کہا مین
نے اپنے ہمسایہ مین ایک عورت سے کچھہ زیور مانگ کر لیا تھا تو مین ایک مدت تک اوسکو پہنا کی اور اور لوگون کو مانگنے پر
دیا کی اب اوس عورت نے وہ زیور مانگ بھیجا ہے کیا مین اوسے پھیر دیدون اس شخص نے کہا ہان قسم خدا کی پھیر دے عورت
نے کہا کہ وہ زیور ایک مدت تک میرے پاس رہ چکا ہے اوس شخص نے کہا کہ اس سبب سے اور زیادہ تجھے پھیرنا ضرور ہے
کیونکہ ایک زمانے تک تجھے اوسنے مانگنے دیا عورت بولی اے فلانے خدا تجھپر رحم کرے تو کیون افسوس کرتا ہے
اوس چیز پر جو اللہ جل جلالہ نے تجھے مستعار دی تھی پھر تجھہ سے لے لی اللہ جل جلالہ اوسکا زیادہ حقدار ہے تجھہ سے جب اوس
شخص نے غور کیا اور عورت کی بات سے اللہ تعالے نے اوسکو نفع دیا **ف** اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوئی کہ مثال
کے طور پر کوئی بات کرنا جھوٹ نہین ہوتا **مَا جَاءَ فِي الْاِخْتِفَاءِ وَهُوَ النَّبْشُ** کفن چوری کے بیان
مین **عَنْ** عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهَا سَمِعَتْهَا تَقُولُ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُخْتَفِيَ وَالْمُخْتَفِيَةَ
يَعْنِي نَبَّاشَ الْقُبُورِ **ترجمہ** عمرہ بنت عبد الرحمن سے روایت ہے کہ لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس
مرد پر جو کفن چراوے اور اس عورت پر جو کفن چراوے **عَنْ** مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ تَقُولُ كَسْرُ عَظْمِ الْمُسْلِمِ مَيِّتًا كَكَسْرِهِ وَهُوَ حَيٌّ **ترجمہ** امام مالک کو پہنچا کہ
حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ فرماتی تھین کہ میت مسلمان کی ہڈی توڑنا ایسا ہے جیسے زندہ مسلمان کی ہڈی توڑنا
کہا امام مالک نے یعنے گناہ مین دونو برابر ہین **ف** اس حدیث کو احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے عائشہ صدیقہ
سے مرفوعا روایت کیا ہے **جَامِعُ الْجَنَائِزِ** جنازون کے احکام مین مختلف حدیثین **عَنْ** عَائِشَةَ زَوْجِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ يَمُوتَ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ اِلَى صَدْرِهَا
وَاَصْغَتْ اِلَيْهِ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاَلْحِقْنِي بِالرَّفِيقِ الْاَعْلٰى **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے انہون
نے سنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے وفات کے پیشتر جب آپ تکیہ لگائے ہوئے تھے حضرت عائشہ کے سینے پر اور حضرت
عائشہ کان لگائی ہوئی تھین آپ کی طرف فرماتے تھے یا اللہ بخشدے مجھہ کو اور رحم کر مجھہ پر اور ملا دے مجھہ کو بڑے
درجے کے رفیقون سے **ف** یعنی انبیا اور صدیقین اور شہدا اور صالحین سے اور بعضون نے کہا رفیق اعلے
سے مراد جبریل اور میکائیل اور اسرافیل علیہم السلام ہین اور بعضون نے کہا جنت مراد ہے اور بعضون نے کہا
خود اللہ جل جلالہ کی ذات مقدس مراد ہے **عَنْ** عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَبِيٍّ يَمُوتُ حَتّٰى يُخَيَّرَ قَالَتْ فَسَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ الرَّفِيقَ الْاَعْلٰى فَعَرَفْتُ اَنَّهُ ذَاهِبٌ **ترجمہ**

حضرت بی بی عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کوئی پیغمبر نہیں مرتا ہے یہانتک کہ اوسکو اختیار دیا
جاتا ہے **ف** دنیا مین رہنے یا دنیا سے جانے مین **ف** کہا حضرت عائشہ نے مینے سُنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے آپ فرماتے تھے یا اللہ مین نے اختیار کیا بلند رفیقون کو جب مین نے جانا کہ آپ جانے والے ہین دنیا سے **ف**
ابو الاسود نے مغازی مین روایت کیا کہ جبرئیل علیہ السلام اوترے آپ پر حالت مرض مین اور مرضی مبارک کو دریافت
کیا اور امام احمد نے روایت کیا کہ فرمایا آپ نے مجھے دنیا کے اور جنت کے خزانون کی کنجیان دین اور مجھے اختیار دیا گیا کہ
دنیا کو لون یا اپنے پروردگار کی ملاقات کو اور جنت کو تو مینے اختیار کیا اپنے رب کی ملاقات کو (زرقانی) **عن**
عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان احدکم اذا مات عرض علیہ مقعدہ بالغداۃ
والعشی ان کان من اھل الجنۃ فمن اھل الجنۃ وان کان من اھل النار فمن اھل النار یقال
لہ ھذا مقعدک حتی یبعثک اللہ الی یوم القیمۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی مرجاتا ہے تو صبح اور شام اوسکو مقام اوسکا بتایا جاتا ہے اگر جنت والون مین سے ہے تو
جنت مین اور جو دوزخ والون مین سے ہے تو دوزخ مین اور کہا جاتا ہے کہ یہ ٹھکانا ہے تیرا جب تجھ کو اوٹھاوے گا
اللہ جل جلالہ دن قیامت کے **عن** ابی ھریرۃ رض ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کل ابن ادم تاکلہ الارض
الا عجب الذنب منہ خلق وفیہ یرکب **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام بدن کو آدمی
کے زمین کہا جاتی ہے مگر ریڑہ کی ہڈی کو اوسی سے پیدا ہوا اور اُسی سے پیدا کیا جاویگا دن قیامت کے **ف** اس حدیث
سے انبیا اور شہدا کے بدن مستثنی ہین اون کے بدنون کو زمین نہین کہاتی **عن** کعب بن مالک ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال انما نسمۃ المؤمن طیر یعلق فی شجرۃ الجنۃ حتی یرجعہ اللہ الی جسدہ
یوم یبعثہ **ترجمہ** کعب بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کی روح ایک پرندہ
کی شکل بن کر جنت کے درخت سے لٹک رہتی ہے یہانتک کہ اللہ جل جلالہ پھر اوس کو لوٹا دے گا اوس کے بدن
کیطرف جسدن اوسکو اوٹھاویگا **ف** بعض علما نے کہا ہے کہ مراد اوس مومن سے وہ مومن ہے جو شہید ہوکر
مرے اور بعضون نے کہا ہے ہر مومن مراد ہے (زرقانی) **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال قال اللہ تبارک وتعالی اذا احب عبدی لقائی احببت لقاءہ واذا کرہ لقائی کرھت لقاءہ
ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اللہ جل جلالہ نے جب میرا بندہ میری ملاقات چاہتا ہے تو مین بھی اوسکی ملاقات چاہتا ہون اور
جب وہ مجھ سے نفرت کرتا ہے تو مین بھی اوس سے نفرت کرتا ہون **ف** صحیحین مین ہے کہ جب
آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی تو حضرت عائشہ رض نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم بھی موت کو برا

جانتے ہین آپ نے فرمایا اس حدیث کا یہ مطلب نہین ہے کہ جب مومن کی موت قریب آتی ہی تو اوسکو خوشخبری دی جاتی ہے اللہ جل جلالہ کی رضامندی اور کرامت کی تو وہ سب چیزون سی زیادہ چاہتا ہی اللہ جل جلالہ سی ملنی کو اور کافر کی جب موت قریب آتی ہے تو اوسکو اطلاع دیجاتی ہے اللہ جل جلالہ کے عذاب اور عقوبت سی تو وہ سب چیزون سی زیادہ برا جانتا ہے اللہ جل جلالہ سے ملنی کو از زرقانی **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَمْ یَعْمَلْ حَسَنَةً قَطُّ لِاَهْلِهٖ اِذَا مَاتَ فَاحْرِقُوْهُ ثُمَّ اذْرُوْا نِصْفَهٗ فِی الْبَرِّ وَنِصْفَهٗ فِی الْبَحْرِ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَدَرَ اللّٰهُ عَلَیْهِ لَیُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا لَا یُعَذِّبُهٗ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ فَلَمَّا مَاتَ الرَّجُلُ فَعَلُوْا مَا اَمَرَهُمْ بِهٖ فَاَمَرَ اللّٰهُ الْبَرَّ فَجَمَعَ مَا فِیْهِ وَاَمَرَ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِیْهِ ثُمَّ قَالَ لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا فَقَالَ مِنْ خَشْیَتِکَ یَا رَبِّ وَاَنْتَ اَعْلَمُ قَالَ فَغَفَرَ لَهٗ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص نے کبھی کوئی نیکی نہین کی تہی جب وہ مرنے لگا تو اپنے لوگون سے بولا کہ بعد مرنے کے مجھی جلانا اور میری راکھہ کے دو حصے کر کے ایک حصہ خشکی مین ڈالدینا اور ایک حصہ دریا مین اس لیے کہ اگر اللہ تعالے نے مجھے پالیا تو ایسا عذاب کرے گا کہ سارے جہان مین ویسا عذاب کسی کو نکرے گا جب وہ مر گیا تو اوس کے لوگون نے ایسا ہی کیا اللہ جل جلالہ نے خشکی کو حکم کیا اوس نے تمام راکھہ اکٹھا کر دی پہر دریا کو حکم کیا اس نے بہی اکٹھا کر دی بعد اس کے اللہ جل جلالہ نے پوچھا کہ تو نے ایسا کیون کیا وہ بولا تیرے خوف سے اے پروردگار اور تو خوب جانتا ہے پس بخشدیا اوسکو اللہ جل جلالہ نے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ کُلُّ مَوْلُوْدٍ یُوْلَدُ عَلَی الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ یُهَوِّدَانِهٖ اَوْ یُنَصِّرَانِهٖ کَمَا تُنَاتَجُ الْاِبِلُ مِنْ بَهِیْمَةٍ جَمْعَاءَ هَلْ تُحِسُّ مِنْ جَدْعَاءَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَیْتَ الَّذِیْ یَمُوْتُ وَهُوَ صَغِیْرٌ قَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا کَانُوْا عَامِلِیْنَ **ترجمہ** ابوہریرہ سی روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر بچہ پیدا ہوتا ہے دین اسلام پر پہر ماں باپ اوسکو اوسکو یہودی بناتے ہین یا نصاری بناتے ہین **ف** یعنے جب آدمی پیدا ہوتا ہے تو اوس کی طبیعت قابل ہوتی ہے ہدایت کے مگر ماں باپ کی صحبت سی جس دین پر وہ ہوتے ہین اوسی طریقہ پر وہ بہی ہو جاتا ہے **ف** جیسے اونٹ پیدا ہوتا ہے صحیح سلامت جانور سی بہلا اوس مین کوئی کنکٹا بہی ہوتا ہے **ف** پہر لوگ اوسکا کان کاٹ کر کن کٹا کر دیتے ہین وہ تو صحیح الاعضا پیدا ہوتا ہے **ف** صحابہ نے کہا یا رسول اللہ جو بچے چہوٹے پن مین مر جاوین اون کا کیا حال ہوگا فرمایا آپ نے اللہ خوب جانتا ہے جو وہ کرتے بڑے ہو کر **ف** اس لیے اون کا حال معلوم نہین تو نہ اون کو جنتی کہہ سکتے ہین نہ دوزخی شاید یہ حدیث کافرون کے بچون مین ہے ورنہ مسلمانون کی بچے جنتی مین باجماع علما کافرون کے بچون مین علما کا بہت اختلاف ہی اوس مین دس قول مین ذکر کیا اون کو زرقانی نے بعضون کے نزدیک اللہ تعالے کی مشیت پر موقوف ہین چاہے جنتی کرے چاہے دوزخی بعضون کے نزدیک اپنے

والدین کے تابع ہین بعضون کے نزدیک جنت اور دوزخ کے بیچ مین رہین گے بعضون کے نزدیک جنتیون کے خادم ہون گے بعضون کے نزدیک خاک ہوجاوین گے بعضون کے نزدیک جہنم مین جاوین گے بعضون کے نزدیک اون کا آخرت مین امتحان ہوگا بعضون کے نزدیک اس مسئلہ مین توقف ہے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے بعضون کے نزدیک زبان کو اس مسئلہ مین روکنا چاہیے بعضون کے نزدیک جنت مین جاوین گے واللہ اعلم (زرقانی) مخفی نرہے کہ توقف کرنا اور زبان کو روکنا دونون ایک مین فرق کرنا ان مین مشکل ہے ہکذا فی فتح الباری

عن اَبِی هُرَیرَةَ رضہ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبرِ الرَّجُلِ فَیَقُولُ یَا لَیتَنِی مَکَانَهُ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قیامت نہین قائم ہوگی یہانتک کہ ایک شخص دوسرے شخص کے قبر کے سامنے سے نکلکر کہے گا کاشکے مین اسکی جگہہ قبر مین ہوتا **ف** یہ سبب ظاہر ہوجانے فتنون کے اور زوال دین کے خوف سے یا معاصی کے ظہور سے اور کثرت فسق و فجور سے یا بلیات اور مصائب کی کثرت سے

عن اَبِی قَتَادَةَ بنِ رِبعِیٍّ اَنَّهُ کَانَ یُحَدِّثُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ مُرَّ عَلَیهِ بِجَنَازَةٍ فَقَالَ مُستَرِیحٌ وَمُستَرَاحٌ مِنهُ قَالُوا یَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا المُستَرِیحُ وَمَا المُستَرَاحُ مِنهُ قَالَ العَبدُ المُؤمِنُ یَستَرِیحُ مِن نَصَبِ الدُّنیَا وَاَذَاهَا اِلٰی رَحمَةِ اللّٰهِ وَالعَبدُ الفَاجِرُ یَستَرِیحُ مِنهُ العِبَادُ وَالبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ **ترجمہ** ابو قتادہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر گذرا ایک جنازہ تو فرمایا آپ نے مستریح ہے یا مستراح منہ صحابہ نے پوچھا مستریح کسے کہتے ہین اور مستراح منہ کسے کہتے ہین فرمایا آپ نے بندہ مومن مستریح ہے یعنے جب مرجاتا ہے تو دنیا کی تکلیفون اور اذیتون سے نجات پاکر اللہ تعالی کی رحمت مین راحت پاتا ہے اور بندہ فاسق مستراح منہ ہے جب وہ مرجاتا ہے تو لوگون کو اور بستیون کو اور درختون کو اور جانورون کو اوس سے راحت ہوتی ہے **ف** اسواسطے کہ وہ اپنی زندگی مین لوگون پر ظلم کرتا تہا شہرون کو بستیون کو اوجاڑتا تہا درختون کو کاٹتا تہا جانورون سے طاقت سے زیادہ محنت لیتا تہا

عن اَبِی النَّضرِ مَولٰی عُمَرَ بنِ عُبَیدِ اللّٰهِ اَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ لَمَّا مَاتَ عُثمَانُ بنُ مَظعُونٍ وَمُرَّ بِجَنَازَتِهِ ذَهَبتَ وَلَم تَلَبَّس مِنهَا بِشَیءٍ **ترجمہ** ابو النضر سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب گذرا اون پر جنازہ حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالے عنہ کا چلے گئے تم دنیا سے اور نہین لیا اوس مین سے کچہ **ف** یعنی وہ جو خدا سے غافل کردے کیونکہ دنیا اوسیکا نام ہے **بیت** چیست دنیا از خدا غافل بدن ۔ نے قماش و نقرہ و فرزند و زن +

عن عَائِشَةَ زَوجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَیلَةٍ فَلَبِسَ ثِیَابَهُ ثُمَّ خَرَجَ قَالَت فَاَمَرتُ جَارِیَتِی بَرِیرَةَ تَتبَعُهُ فَتَبِعَتهُ حَتّٰی جَاءَ البَقِیعَ فَوَقَفَ فِی اَدنَاهُ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَن یَقِفَ ثُمَّ انصَرَفَ فَسَبَقَتهُ بَرِیرَةُ فَاَخبَرَتنِی فَلَم اَذکُر لَهُ شَیئًا حَتّٰی اَصبَحَ ثُمَّ ذَکَرتُ ذٰلِکَ لَهُ فَقَالَ اِنِّی بُعِثتُ اِلٰی

اَھْلِ الْبَقِیْعِ لِاُصَلِّیَ عَلَیْھِمْ **ترجمہ** حضرت اُم المومنین عائشہ رضی سے روایت ہے کہ کہڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم ایک رات کو اور کپڑے پہنے پہر چلے آپ تو کہا مین نے اپنی لونڈی بریرہ سے کہ پیچھے پیچھے جاوے آپ کے تو گئی
وہ یہانتک کہ آپ پہونچے بقیع کو اور کہڑے ہوے قریب اوس کے جب تک خدا کو منظور تہا آپ کا کہڑا رہنا پہر لوٹے
آپ تو بریرہ آپ سے اول میرے پاس آن کر پہونچ گئی اور مین نے کچہ ذکر آپ سے نہین کیا یہانتک کہ صبح ہوئی پہر
مین نے ذکر کیا اُس کا حضرت سے تو فرمایا مجھے حکم ہوا تہا بقیع والون پاس جانے کا تاکہ دعا کرون اون کے لیے
ف بقیع قبرستان ہے مدینہ منورہ کا اللھم اجعلہ مدفنی یا رب العالمین **عَنْ** نَافِعٍ اَنَّ اَبَاھُرَیْرَۃَ قَالَ
اَسْرِعُوْا بِجَنَائِزِکُمْ فَاِنَّمَا ھُوَ خَیْرٌ تُقَدِّمُوْنَہٗ اِلَیْہِ اَوْشَرٌّ تَضَعُوْنَہٗ عَنْ رِقَابِکُمْ **ترجمہ**
نافع سے روایت ہے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا جلدی کرو جنازہ کو لیے ہوئے چلنے مین اس لیے کہ اگر وہ اچہا ہے تو جلدی
اوسکو بہتری کیطرف لیے جاتے ہو اور اگر برا ہے تو اپنے کندہون سے جلدی اوتارتے ہو **ف** مراد یہ ہے کہ معمولی چال
سے ذرا تیز چلے اور یہ امر استحبابی ہے نہ وجوبی لیکن ابن حزم کے نزدیک وجوبی ہے یہ حدیث بخاری اور مسلم نے ابوہریرہ
رضی اللہ تعالے عنہ سے مرفوعا روایت کیا ہے تَمَّ کِتَابُ الْجَنَائِزِ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ تمام ہوئی کتاب جنازون کی بکرم کریم کا
شکر ہے خداوند کریم کا اور کرم ہوا **کِتَابُ الصِّیَامِ** ۔ کتاب روزہ کے بیان مین بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مَاجَاءَ فِیْ رُؤْیَۃِ الْھِلَالِ لِلصِّیَامِ وَالْفِطْرِ فِیْ رَمَضَانَ

رمضان کا چاند
دیکھنے کا بیان اور رمضان مین روزہ افطار کرنے کا بیان **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَکَرَ رَمَضَانَ فَقَالَ لَاتَصُوْمُوْا حَتّٰی تَرَوُا الْھِلَالَ وَلَاتُفْطِرُوْا حَتّٰی تَرَوْہُ فَاِنْ غُمَّ عَلَیْکُمْ
فَاقْدُرُوْا لَہٗ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا رمضان کا تو فرمایا نہ روزہ
رکہو تم یہانتک کہ چاند دیکہو رمضان کا اور نہ روزے سے موقوف کرو یہانتک کہ چاند دیکہو شوال کا سو اگر چاند چہپ جاوے
ابر سے پس گن لو دن رمضان کے **ف** یعنے تیس دن پورے کر لو **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّھْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ فَلَا تَصُوْمُوْا حَتّٰی تَرَوُا الْھِلَالَ وَلَا تُفْطِرُوْا حَتّٰی
تَرَوْہُ فَاِنْ غُمَّ عَلَیْکُمْ فَاقْدُرُوْا لَہٗ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے کبہی مہینہ انتیس روز کا ہوتا ہے تو روزہ رکہو جب تک چاند نہ دیکہو اور نہ روزہ موقوف
کرو جب تک چاند نہ دیکہو پس اگر ابر ہووے تو شمار کر لو **ف** یعنی تیس دن پورے کر لو جب ابر ہو تو رمضان
کے چاند کے واسطے ایک گواہ عادل یا دو گواہ کافی ہین اور شوال کے چاند کے واسطے دو گواہ ضرور ہین یہ ابوحنیفہ
اور شافعی علیہما الرحمۃ والغفران کا قول ہے اور امام احمد اور مالک کے نزدیک رمضان کے چاند کے واسطے
بہی دو گواہ ضرور ہین **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَکَرَ رَمَضَانَ فَقَالَ

لَا تَصُومُوا حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ وَلَا تُفْطِرُوا حَتّٰى تَرَوْهُ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلٰثِيْنَ **ترجمہ** عبداللہ بن
عباس سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے رمضان کا ذکر کرکے کہ نہ روزہ رکھو جب تک چاند نہ دیکھو تو اگر
ابر ہو تو تیس روزے پورے کرو **عن** مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ الْهِلَالَ رُئِيَ فِيْ زَمَنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ بِعَشِيٍّ فَلَمْ يُفْطِرْ
عُثْمَانُ حَتّٰى اَمْسٰى وَغَابَتِ الشَّمْسُ **ترجمہ** امام مالک کو پہنچا کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ
مین چاند دکھائی دیا تیسرے پہر کو تو روزہ نہ توڑا حضرت عثمان نے یہانتک کہ شام ہوگئی اور آفتاب ڈوب گیا **ف**
کیونکہ یہ چاند گذشتہ رات کا نہ تہا بلکہ آیندہ رات کا تہا البتہ اگر قبل زوال کے دکہائی دیوے تو گذشتہ رات کا ہے
بعضون کے نزدیک اور بعضون کے نزدیک آیندہ رات کا ہے یہی صحیح ہے **کہا** یحییٰ نے سنا مین نے مالک سے کہتے
تہے جو شخص اکیلا آپ ہی رمضان کا چاند دیکہے وہ روزہ رکہے اس لیے کہ اوسکو افطار کرنا درست نہین جب وہ جانتا
ہے کہ یہ دن رمضان کا ہے اور جس نے آپ ہی اکیلے شوال کا چاند دیکہا تو وہ روزہ نہ توڑے اس واسطے کہ لوگ بدنام
کرینگے کہ ہم مین سے وہ شخص جس کا اعتبار نہین ہے روزہ نہین رکہتا اور جب اون لوگون پر چاند ہونا کہلجاوے تو
کہے کہ مین نے چاند دیکہا تہا **ف** مگر مین نے نہین کہا۔ یہ قول ابوحنیفہ اور احمد کا ہے اور شافعی اور ابو ثور کے
نزدیک روزہ نہ رکہے البتہ اگر تہمت کا خوف ہو تو رکہے مگر نیت افطار کی رکہے **ف** اور جس نے دن ہی سے شوال
کا چاند دیکہا تو روزہ نہ توڑے بلکہ روزہ تمام کرے اس لیے کہ وہ چاند اوس رات کا ہے جو آنے والی ہے **کہا** یحییٰ نے
سنا مین نے مالک سے کہ اگر لوگون نے عید کے روز روزہ رکہا اس گمان سے کہ وہ رمضان کا دن ہے پہر ایک شخص معتبر آیا
اور اوس نے کہا کہ تمہارے روزہ رکہنے سے بیشتر ایک روز چاند دکہائی دیا اور یہ دن اکتیسوان ہے تو وہ روزہ توڑ
ڈالین جس وقت اونکو یہ خبر پہونچے مگر جب زوال ہوگیا ہو تو نماز عید کی نہ پڑہین **ف** اوس روز بلکہ دوسرے روز پڑہین اگر
قبل زوال کے خبر پہونچے تو روزہ توڑکر عید کی نماز بہی پڑہ لین **مَنْ اَجْمَعَ الصِّيَامَ قَبْلَ**
الْفَجْرِ روزہ کی نیت کا بیان **عن** ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ لَا يَصُوْمُ اِلَّا مَنْ اَجْمَعَ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ
ترجمہ عبداللہ بن عمر رض نے کہا روزہ کسی شخص کا درست نہین ہوتا جب تک کہ نیت نہ کرے قبل صبح صادق کے۔
ف خواہ رمضان کا روزہ ہو یا غیر رمضان کا یہی مذہب شافعی کا ہے اور صحیح ہے اور بعضون کے نزدیک نفل روزے
کی نیت زوال کے قبل تک درست ہے **عن** عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ زَوْجَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ ذٰلِكَ
ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ اور ام المومنین حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بہی ایسا ہی فرمایا **مَا جَاءَ**
فِيْ تَعْجِيْلِ الْفِطْرِ روزہ جلد افطار کرنے کا بیان **عن** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ **ترجمہ** سہل بن سعد ساعدی
سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ لوگ اچہے رہینگے اپنے دین مین جب تک روزہ جلدی

افطار کرینگے **فائدہ** یعنے جب آفتاب کے غروب کا یقین ہوجاوے دیکھنے سے یا شہادت سے تو روزہ کہولنے مین دیر نہ کرے ابوداود اور ابن خزیمہ نے زیادہ بیان کیا اس لیے کہ یہود اور نصاری دیر کرتے ہین روزہ کہولنے مین تارے دکہائی دینے تک حکم استحبابی ہے اگر کوئی قصداً تاخیر کو افضل سمجھکر دیر کرے گا تو مکروہ ہے اور جو یہ سمجھکر تاخیر کرے کہ روزہ پورا ہوگیا غروب آفتاب سے تو مکروہ نہین ہے افسوس ہے اس زمانہ مین برعکس معاملہ ہوگیا سحری کہانے مین دیر کرنا چاہیے اوسکو جلدی بہت رات رہتے سحری کہا لیتے مین اور روزہ جلد کہولنا چاہیے اس مین دیر کرتے ہین اسیوجہ سے اون کا دین اچھا نہ رہا پیشین گوئی آپ کی ٹہیک ہوئی **عن** سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ **ترجمہ** سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ لوگ اچھے رہین گے جبتک روزہ جلدی کہولین گے **عن** حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ كَانَا يُصَلِّيَانِ الْمَغْرِبَ حِيْنَ يَنْظُرَانِ اِلَى اللَّيْلِ الْاَسْوَدِ قَبْلَ اَنْ يُفْطِرَا ثُمَّ يُفْطِرَانِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ وَذٰلِكَ فِىْ رَمَضَانَ **ترجمہ** حمید بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رض اور حضرت عثمان بن عفان نماز پڑہتے تہے مغرب کی رمضان مین جب سیاہی ہوتی تہی پچہان کی طرف پہر بعد نماز کے روزہ کہولتے تہے **ف** کیونکہ مغرب کی نماز جلدی پڑہتے تہے سو جسے روزہ کا وقت مکروہ نہ ہوتا تہا ابن ابی شیبہ نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ مین نے کبھی نہین دیکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑہتے ہوئے مغرب کی قبل افطار کے اگرچہ ایک ہی گہونٹ پانی کا ہو۔ بس پیروی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدم ہے حضرت عمر اور عثمان کی پیروی سے اور شاید یہ فعل اون کا کسی عذر کے سبب سے ہو **مَا جَاءَ فِىْ صِيَامِ الَّذِىْ يُصْبِحُ جُنُبًا** جو شخص جنب ہو اور صبح ہوجاوے اوس کے روزہ کا بیان **عن** عَائِشَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى الْبَابِ اَنَا اَسْمَعُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنِّىْ اُصْبِحُ جُنُبًا وَاَنَا اُرِيْدُ الصِّيَامَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اُصْبِحُ جُنُبًا وَاَنَا اُرِيْدُ الصِّيَامَ فَاَغْتَسِلُ وَاَصُوْمُ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّكَ لَسْتَ مِثْلَنَا قَدْ غَفَرَ اللهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ وَاللهِ اِنِّىْ لَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَاَعْلَمَكُمْ بِمَا اَتَّقِىْ **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہے کہ ایک شخص بولا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آپ کہڑے ہوئے تہے دروازہ پر اور مین سن رہی تہی اے رسول اللہ صبح ہوجاتی ہے اور مین جنب ہوتا ہون روزہ کی نیت سے تو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مین بہی جنب ہوتا ہون اور صبح ہوجاتی ہے روزہ کی نیت سے تو غسل کرکے روزہ رکہتا ہون بولا وہ شخص یا رسول اللہ آپ کا کیا کہنا آپ ہم سے تہوڑے ہین اللہ جل جلالہ نے آپکے اگلے اور پچہلے گناہ سب بخشدیے تو غصے ہوگئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ف** اسوسطے کہ وہ اس فعل کو خاصہ آپ کا سمجہا حالانکہ آپنے فرمایا

کہ یہ امر درست ہے دوسرے یہ بات ہی کہ وہ یہ سمجہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بوجہ مغفرت گناہون کے بے خوف ہین حالانکہ ایسا نہ تہا **ف** فرمایا آپ نے مین امید رکہتا ہون کہ تم سب سی زیادہ خدا سے ڈرنے والا اور تم سب سے زیادہ جاننے والا پرہیزگاری کی باتون میں ہون گا **فائدہ** اس لیے کہ آپ سب سے زیادہ مقرب تہے خداوند کریم کے اور جسقدر آدمی زیادہ مقرب ہوا وسیقدر اوسکو احتیاط کرنا پڑتی ہے **عَنْ** عَائِشَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ زَوْجَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمَا قَالَتَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِّنْ جِمَاعٍ غَيْرِ احْتِلَامٍ فِيْ رَمَضَانَ ثُمَّ يَصُوْمُ **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہی اون دونون نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جنب رہتے تہے جماع سے نہ احتلام سے اور صبح ہوجاتی تہی رمضان مین پہر روزہ رکہتے تہے **ف** احتلام پیغمبرون کو نہین ہوتا کیونکہ احتلام شیطان کے زور سی ہے اور پیغمبرون پر شیطان کا بس نہین چلتا اور بعضون کے نزدیک پیغمبرون کو بہی احتلام ہوتا ہے لیکن پہلا مذہب بہت مشہور ہے (زرقانی)

عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُوْلُ كُنْتُ اَنَا وَاَبِيْ عِنْدَ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ وَهُوَ اَمِيْرُ الْمَدِيْنَةِ فَذُكِرَ لَهُ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ مَنْ اَصْبَحَ جُنُبًا اَفْطَرَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ فَقَالَ مَرْوَانُ اَقْسَمْتُ عَلَيْكَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ لَتَذْهَبَنَّ اِلٰى اُمَّيِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ فَلْتَسْاَلْهُمَا عَنْ ذٰلِكَ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَذَهَبْتُ مَعَهٗ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى عَائِشَةَ فَسَلَّمَ عَلَيْهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ثُمَّ قَالَ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّا كُنَّا عِنْدَ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ فَذُكِرَ لَهٗ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ مَنْ اَصْبَحَ جُنُبًا اَفْطَرَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ قَالَتْ عَائِشَةُ لَيْسَ كَمَا قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ اَتَرْغَبُ عَمَّا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ لَا وَاللّٰهِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَاَشْهَدُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِّنْ جِمَاعٍ مِّنْ غَيْرِ احْتِلَامٍ ثُمَّ يَصُوْمُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ قَالَ ثُمَّ خَرَجْنَا حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ فَسَاَلَهَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَتْ كَمَا قَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ فَخَرَجْنَا حَتّٰى جِئْنَا مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ فَذَكَرَ لَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ مَا قَالَتَا فَقَالَ مَرْوَانُ اَقْسَمْتُ عَلَيْكَ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ لَتَرْكَبَنَّ دَابَّتِيْ فَاِنَّهَا بِالْبَابِ فَلْتَذْهَبَنَّ اِلٰى اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَاِنَّهٗ بِاَرْضِهٖ بِالْعَقِيْقِ فَلْتُخْبِرَنَّهٗ بِذٰلِكَ فَرَكِبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَرَكِبْتُ مَعَهٗ حَتّٰى اَتَيْنَا اَبَا هُرَيْرَةَ فَتَحَدَّثَ مَعَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ سَاعَةً ثُمَّ ذَكَرَ لَهٗ ذٰلِكَ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا عِلْمَ لِيْ بِذٰلِكَ اِنَّمَا اَخْبَرَنِيْهِ مُخْبِرٌ **ترجمہ** ابوبکر بن عبدالرحمن سی روایت ہی کہ مین اور میرے باپ عبدالرحمن دونون بیٹہے تہے مروان بن الحکم کے پاس اور مروان اون دنون مین حاکم تہے مدینہ کے تو اون سے ذکر کیا گیا کہ ابوہریرہ کہتے مین جو شخص جنب ہو اور صبح ہوجاوے تو اوس کا روزہ نہوگا مروان نے کہا قسم دیتا ہون تم کو اے عبدالرحمن تم جاؤ ام المومنین حضرت عائشہ اور ام المومنین ام سلمہ پاس اور پوچہو اون سی یہ مسئلہ تو گئے عبدالرحمن اور گیا مین ساتہہ اون کے یہانتک کہ پہونچے ہم ام المومنین عائشہ پاس تو سلام کیا اونکو عبدالرحمن نے پہر کہا اے ام المومنین ہم بیٹہے تہے مروان بن الحکم کے پاس اونسے ذکر ہوا کہ ابوہریرہ کہتے ہین جس شخص کو صبح ہوجاوے اور وہ جنب ہو تو اسکا

روزہ نہ ہوگا فرمایا حضرت عائشہؓ نے ایسا نہین ہی جیسا کہ کہا ابو ہریرہؓ نے ای عبد الرحمن کیا تو منہ پہیرتا ہے اوس کام
سے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کرتے تہے کہا عبد الرحمن نے نہین قسم خدا کی فرمایا حضرت عائشہ نے مین گواہی
دیتی ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ اونکو صبح ہوجاتی تہی اور وہ جنب ہوتے تہے جماع سے نہ احتلام سی پہر روزہ
رکہتے تہے اوسدن کہا ابو بکر نے پہر نکلے ہم یہانتک کہ پہونچے ام المومنین ام سلمہ پاس اور پوچہا ہم نے اون سے
اس مسئلہ کو اونہون نے بہی یہی کہا جو حضرت عائشہؓ نے کہا تہا کہا ابو بکر نے پہر نکلے ہم اور آئے مروان بن الحکم
پاس اون سے عبد الرحمن نے بیان کیا قول حضرت عائشہ اور ام سلمہ کا تو کہا مروان نے قسم دیتا ہون مین تم کو ای
ابو محمد تم سوار ہو کر جاؤ میرے جانور پر جو دروازہ پر ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ پاس کیونکہ وہ اپنی زمین مین
ہے عقیق مین **ف** عقیق ایک مقام کا نام ہے جو تہوڑے فاصلہ پر ہے مدینہ سے **ت** اور اطلاع کرو
اون کو اس مسئلہ سی تو سوار ہوئے عبد الرحمن اور مین بہی اون کے ساتہہ سوار ہوا یہانتک کہ آئے ہم ابو ہریرہ پاس
تو ایک ساعت تک باتین کین اون سے عبد الرحمن نے پہر بیان کیا اون سے اس مسئلہ کو تو ابو ہریرہ نے کہا
مجہے علم نہین تہا اس مسئلہ کا بلکہ ایک شخص نے مجہہ سے بیان کیا تہا **ف** یعنے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے بلاواسطہ اس مسئلہ کو نہین سُنا تہا اسیواسطے غلطی ہوئی **عَنْ** عَائِشَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ زَوْجَيِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمَا قَالَتَا اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ جِمَاعٍ غَيْرِ
اِحْتِلَامٍ ثُمَّ يَصُوْمُ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ اور ام المومنین ام سلمہؓ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم جنب ہوتے تہے جماع سے نہ احتلام سے اور صبح ہوجاتی تہی پہر روزہ رکہتے تہے

مَا جَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ

روزہ دار کو بوسہ لینے کی اجازت کا بیان **عَنْ** عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ رَجُلًا قَبَّلَ
اِمْرَاَتَهُ وَهُوَ صَائِمٌ فِي رَمَضَانَ فَوَجَدَ مِنْ ذٰلِكَ وَجْدًا شَدِيْدًا فَاَرْسَلَ امْرَاَتَهُ تَسْئَلُ لَهُ عَنْ ذٰلِكَ فَدَخَلَتْ
عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهَا فَاَخْبَرَتْهَا اُمُّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ فَرَجَعَتْ اِلٰى زَوْجِهَا فَاَخْبَرَتْهُ فَزَادَهُ ذٰلِكَ شَرًّا وَقَالَ لَسْنَا مِثْلَ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُ يُحِلُّ لِرَسُوْلِهٖ مَا يَشَآءُ ثُمَّ رَجَعَتِ امْرَاَتُهُ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ فَوَجَدَتْ عِنْدَهَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لِهٰذِهِ الْمَرْاَةِ فَاَخْبَرَتْهُ اُمُّ سَلَمَةَ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اَخْبَرْتِيْهَا اَنِّيْ اَفْعَلُ ذٰلِكَ فَقَالَتْ قَدْ اَخْبَرْتُهَا فَذَهَبَتْ اِلٰى زَوْجِهَا
فَاَخْبَرَتْهُ فَزَادَهُ ذٰلِكَ شَرًّا وَقَالَ لَسْنَا مِثْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِلُّ اللّٰهُ لِرَسُوْلِهٖ مَا شَآءَ فَغَضِبَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَتْقَاكُمْ لِلّٰهِ وَاَعْلَمُكُمْ بِحُدُوْدِهٖ **ترجمہ** عطا بن یسار سے
روایت ہی کہ ایک شخص نے بوسہ دیا اپنی عورت کو اور وہ روزہ دار تہا رمضان مین سو اوسکو بڑا رنج ہوا **ف**

اس خیال سے کہ شاید یہ بڑا گناہ ہے **ف** اور اوس نے اپنی عورت کو بھیجا اُم المؤمنین اُم سلمہ پاس تاکہ پوچھے اون سے
اس مسئلہ کو تو آئی وہ عورت اُم سلمہ پاس اور بیان کیا اون سے اُم سلمہ نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بوسہ لیتے ہین
روزے مین تب وہ اپنے خاوند پاس گئی اور اُسکو خبر کردی پس اور زیادہ رنج ہوا اوس کے خاوند کو اور کہا اوس نے ہم
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سے نہین ہین اللہ اپنے رسول کے لیے جو چاہتا ہے حلال کر دیتا ہے پھر آئی اوسکی عورت
اُم سلمہ پاس اور دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی وہین موجود ہین سو پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہوا
اُس عورت کو تو بیان کیا آپ سے اُم سلمہ نے سو فرمایا آپنے تو نے کیون نہ کہدیا اس سے کہ مین بھی یہ کام کرتا ہون یعنی
روزے مین بوسہ لیتا ہون اُم سلمہ نے کہا مین نے کہدیا لیکن وہ گئی اپنے خاوند پاس اور اوسکو خبر کی سو اُسکو اور زیادہ
رنج ہوا اور وہ بولا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سے نہین ہین حلال کرتا ہے اللہ جل جلالہ جو چاہتا اپنے رسول
کے لیے پس غصہ ہوئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور فرمایا آپنے قسم خدا کی مین تم سب سے زیادہ ڈرتا ہون اللہ تعالے
سے اور تم سب سے زیادہ پہچانتا ہون اوسکی حدون کو **ف** یعنے فرائض اور ارکان دین اور حلال وحرام کو تم سب سے
زیادہ پہچانتا ہون اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بوسہ لینا جوان اور بوڑہے دونون کو درست ہے لیکن جوان کو جب مکروہ ہے
کہ خوف جماع کا ہو اگر صرف بوسہ پر اوس نے قناعت کی تو روزے مین کچہ نقصان نہین البتہ اگر انزال ہو گیا تو روزہ فاسد
ہوگا **عن** عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّهَا قَالَتْ اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُقَبِّلُ بَعْضَ اَزْوَاجِهٖ
وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ تَضْحَكُ **ترجمہ** حضرت اُم المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بوسہ دیتے تہے اپنی
بعض بیبیون کو اور وہ روزہ دار ہوتے تہے پھر ہنستی تہین **ف** اس لیے کہ بعض بیبیون سے وہی خود آپ مراد تہین
لیکن بوجہ شرم کے تصریح نہین کرتی تہین **عن** يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ عَاتِكَةَ بِنْتَ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ
امْرَاَةَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ كَانَتْ تُقَبِّلُ رَاْسَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَا يَنْهَاهَا **ترجمہ** یحیے بن سعید سے
روایت ہے کہ عاتکہ بیبی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بوسہ دیتی تہین سر کو حضرت عمر کے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ روزہ دار ہوتے تہے لیکن اون کو
منع نہین کرتے تہے **عن** عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ اَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَدَخَلَ عَلَيْهَا زَوْجُهَا هُنَالِكَ وَهُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ وَهُوَ صَائِمٌ فَقَالَتْ لَهٗ عَائِشَةُ
مَا يَمْنَعُكَ اَنْ تَدْنُوَ مِنْ اَهْلِكَ فَتُقَبِّلَهَا وَتُلَاعِبَهَا فَقَالَ اُقَبِّلُهَا وَاَنَا صَائِمٌ قَالَتْ نَعَمْ **ترجمہ** عائشہ بنت
طلحہ سے روایت ہے کہ وہ اُم المؤمنین عائشہ پاس بیٹھی تہین اتنے مین اون کے خاوند عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی بکر
صدیق رضی اللہ عنہ بھتیجے حضرت عائشہ کے آئے اور وہ روزہ دار تہے تو کہا اون سے حضرت عائشہ نے تم کیون نہین جاتے اپنی
بی بی پاس پس بوسہ لو اون کا اور کہیلو اون سے تو کہا عبد اللہ نے بوسہ لون مین اون کا اور مین روزہ دار ہون
حضرت عائشہ صدیقہ نے کہا ہان **عن** زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ وَسَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ كَانَا يُرَخِّصَانِ

فِي الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ **ترجمہ** زید بن اسلم سے روایت ہے کہ ابو ہریرہ اور سعد بن ابی وقاص روزہ دار کو اجازت دیتے تھے بوسہ

مَا جَاءَ فِي التَّشْدِيدِ فِي الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ

روزہ دار کو بوسہ کی ممانعت کا بیان **عَنْ**

مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ إِذَا ذَكَرَتْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ تَقُولُ وَأَيُّكُمْ أَمْلَكُ لِنَفْسِهِ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** امام مالک کو پہنچا کہ اُم المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا جب بیان کرتیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ لیتے تھے روزے میں تو فرماتیں کہ تم میں سے کون زیادہ قادر ہے اپنے نفس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **ف** یعنی تم لوگوں کو بوسہ سے بچنا چاہیے اس خیال سے کہ نفس تمہارا تمہارے اختیار میں نہیں ہے **کہا** یحییٰ نے کہا مالک نے کہا ہشام بن عروہ نے کہا عروہ بن الزبیر نے روزہ دار کو بوسہ لینا اچھے کام کیطرف نہیں لیجاتا **عَنْ** عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ سُئِلَ عَنِ الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ فَأَرْخَصَ فِيهَا لِلشَّيْخِ وَكَرِهَهَا لِلشَّابِّ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے سوال ہوا روزہ دار کو بوسہ لینا کیسا ہے تو اجازت دی بوڑھے کو اور مکروہ رکھا جوان کے لیے **عَنْ** نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَنْهَى عَنِ الْقُبْلَةِ وَالْمُبَاشَرَةِ لِلصَّائِمِ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر منع کرتے تھے روزہ دار کو بوسہ اور مباشرت سے **ف** مباشرت عورت سے بدن ملانے کو کہتے ہیں اور لپٹنے کو بغیر جماع کے

مَا جَاءَ فِي الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ

سفر میں روزہ رکھنے کا بیان **عَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ الْكَدِيدَ ثُمَّ أَفْطَرَ فَأَفْطَرَ النَّاسُ مَعَهُ وَكَانُوا يَأْخُذُونَ بِالْأَحْدَثِ فَالْأَحْدَثِ مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے مکہ کو جس سال مکہ فتح ہوا رمضان میں تو روزہ رکھا یہاں تک کہ پہونچے کدید کو **ف** کدید ایک مقام ہے سات منزل پر مدینہ سے وہاں سے مکہ تین منزل رہ جاتا ہے **ف** پھر افطار کیا تو لوگوں نے بھی افطار کیا اور صحابہ کا یہ قاعدہ تھا کہ نئے کام کو لیتے تھے پھر اوس سے نئے کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کاموں میں **ف** یعنی اوس فعل پر عمل کیا کرتے تھے جو جدید ہوتا تھا اور قدیم کو چھوڑ دیتے تھے پھر جدید کے بعد دوسرا کام جو اُس سے بھی جدید ہوتا اوسپر عمل کرتے۔ کدید پر جاکر آپ نے روزہ کھولڈالا اس لیے کہ آپ کو خبر پہنچی روزہ کے شاق ہونے کی لوگوں پر **عَنْ** بَعْضِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ النَّاسَ فِي سَفَرِهِ عَامَ الْفَتْحِ بِالْفِطْرِ وَقَالَ تَقَوَّوْا لِعَدُوِّكُمْ وَصَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ الَّذِي حَدَّثَنِي لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَرْجِ يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ الْمَاءَ مِنَ الْعَطَشِ أَوْ مِنَ الْحَرِّ ثُمَّ قِيلَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ طَائِفَةً مِنَ النَّاسِ قَدْ صَامُوا حِينَ صُمْتَ قَالَ فَلَمَّا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْكَدِيدِ دَعَا بِقَدَحٍ فَشَرِبَ

تو وہ اس روز روزہ رکھے **ف** خواہ یہ قول امام مالک اور شافعی اور امام اعظم کا ہے اور امام احمد اور اسحق کے نزدیک
روزہ نہ رکھنا اوسکو درست ہے لیکن جب باہر شہر کے ہوجاوے تو روزہ کھولے اگر شہر ہی میں کھولا تو کفارہ
واجب نہ ہوگا بالاتفاق ہمارے مشائخ کا عمل اسی پر ہے کہ جب کوئی شخص سفر کو جاوے تو اوسکو اختیار ہے خواہ روزہ
روزہ رکھے یا نہ رکھے کہا یحیی نے کہا مالک نے جو شخص سفر سے آوے اور اوسکو روزہ نہ ہو اور اوسکی بی بی
نہ ہو مثلاً حیض سے اوس روز پاک ہوئی ہو تو اوس کے خاوند کو جماع کرنا درست ہے اگر چاہے

کفارۃ من افطر فی رمضان

جو شخص رمضان کا روزہ قصداً توڑ ڈالے اوس کے کفارہ کا بیان

عن ابی هریرة ان رجلا افطر فی رمضان فامره رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یکفر بعتق رقبة او
صیام شهرین متتابعین او اطعام ستین مسکینا فقال لا اجد فاتی رسول الله صلی الله علیه وسلم
بعرق تمر فقال خذ هذا فتصدق به فقال یا رسول الله ما احد احوج منی فضحك رسول الله
صلی الله علیه وسلم حتی بدت انیابه ثم قال کله **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے
روزہ توڑ ڈالا رمضان میں تو حکم کیا اوسکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک بردہ آزاد کرنے کا یا دو مہینے
رکھنے کا یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کا سو اوس نے کہا مجھ سے یہ کوئی کام نہیں ہوسکتا اتنے میں رسول اللہ پاس ایک
ٹوکرا کھجور کا آپ پاس آیا تو آپ نے اوسکو دیا اور کہا کہ اسکو صدقہ کر دے وہ شخص بولا یا رسول اللہ مجھ سے زیادہ
کوئی محتاج نہیں ہے آپ ہنس دیے یہاں تک کہ آپ کی کچلیاں کھل گئیں پھر فرمایا آپ نے تو ہی کھالے اسکو **ف**
جب یہ اوسکو کھا لیوے تو اوس پر کفارہ باقی رہے گا یہی مذہب ہے اکثر علما کا اور بعضوں نے کہا ہے کہ یہ حکم خاص
اوس شخص کے لیے اور کسی کے ذمہ سے کفارہ ساقط نہ ہوگا اگر تینوں کاموں سے مقدور نہ ہو تو جب تک قدرت نہ ہو
انتظار کرے اور بعضوں نے کہا ہے کہ جس شخص کا یہ حال ہو اوسکا حکم یہی ہے جو اس حدیث میں بیان ہوا
واللہ اعلم **عن** سعید بن المسیب انه قال جاء اعرابی الی رسول الله صلی الله علیه وسلم یضرب نحره
وینتف شعره ویقول هلك الابعد فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم وما ذاك فقال اصبت
اهلی وانا صائم فی رمضان فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم هل تستطیع ان تعتق رقبة
قال لا قال فهل تستطیع ان تهدی بدنة قال لا قال فاجلس فاتی رسول الله صلی الله علیه وسلم
بعرق تمر فقال خذ هذا فتصدق به فقال ما احد احوج منی یا رسول الله فقال کله وصم
یوما مکان ما اصبت **ترجمہ** سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ ایک اعرابی آیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم پاس اپنا سینہ کوٹتا ہوا اور بال نوچتا ہوا اور کہتا تھا ہلاک ہوا وہ شخص جو دور ہے نیکیوں سے تو فرمایا رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا ہوا بولا میں نے صحبت کی اپنی بی بی سے رمضان کے روزہ میں تو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ایک بردہ آزاد کر سکتا ہے بولا نہیں فرمایا آپنے ایک اونٹ یا گائے ہدی کر سکتا
ہے **ف** یعنے قربانی کے لیے حرم بھیج سکتا ہے یہ جملہ عطا کی روایت میں ہے اس کو معدکیا محدثین نے صحیح یہ
ہے کہ مہینے بہ درپے روزہ رکھہ سکتا ہے جیسا اور حدیثون مین ہے اب یہ اجماع ہے مجتہدین کا کہ بردہ آزاد کرے
اگر اوس کے قدرت نہ رکھے تو دو مہینے لگاتار روزے رکھے اگر اوسپر قدرت نہ رکھے تو ساٹھ مسکینون کو کھانا کھلاوے
مگر حسن بصری نے اس روایت پر بھی فتوے دیا ہے زرقانی) **ف** بولا نہیں فرمایا آپنے بیٹھہ اتنے مین ایک
ٹوکرا کھجور کا آپ پاس آیا آپنے فرمایا اسکو لے اور صدقہ کر دے بولا مجھسے زیادہ کوئی محتاج نہیں ہے یا رسول اللہ
آپ نے فرمایا کھالے اوسکو اور ایک اور روزہ رکھلے اوس دن کے بدلے مین جس مین تو نے یہ کام کیا ہے
ف اس سے معلوم ہوا کہ قضا روزہ کی کفارہ سے جدا گانہ لازم ہے اور یہی قول ہے ائمہ اربعہ اور جمہور کا اور بعضون
کے نزدیک جب کفارہ لازم ہو تو قضا ساقط ہے زرقانی) **کہا مالک** نے کہا عطا نے پوچھا مین نے سعید بن المسیب
سے کتنی کھجور ہوگی اوس ٹوکرے مین بولے پندرہ صاع سے لیکر بیس صاع تک **ف** یعنی ایک سو بیس رطل
سے لیکر ایک سو ساٹھہ رطل تک کیونکہ ایک صاع آٹھہ رطل کا ہوتا ہے **کہا یحیی** نے کہا مالک نے سنا مین نے
اہل علم سے کہتے تھے جو شخص رمضان کی قضا کا روزہ توڑ ڈالے جماع سے یا اور کسی امر سے تو اوسپر کفارہ نہیں
ہے بلکہ اوسپر قضا ہے اوس دن کی اور یہ قول بہت پسند ہے مجھکو

حجامة الصائم روزہ دار کو پچھنے لگانے کا بیان

عن عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ کَانَ یَحْتَجِمُ وَھُوَ صَائِمٌ ثُمَّ تَرَکَ ذٰلِکَ بَعْدُ فَکَانَ اِذَا صَامَ لَمْ یَحْتَجِمْ حَتّٰی یُفْطِرَ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ وہ پچھنے لگاتے تھے روزے مین پھر چھوڑ دیا اوس کو
تو جب روزہ دار ہوتے پچھنے نہ لگاتے یہانتک کہ روزہ افطار کرتے **ف** اسواسطے کہ پہلے طاقت تھی تو پچھنے
لگانے سے روزہ مین ضعف کا خوف نہ تھا پھر جب طاقت گھٹ گئی تو موقوف کر دیا اس سے معلوم ہوا کہ پچھنے
لگانے سے روزہ ٹوٹتا نہین مگر ضعف کے خوف سے نہ لگانا چاہیے ایک حدیث مرفوع مین ہے اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ
یعنے پچھنے لگانے والے اور جسکے پچھنے لگائی جاوین دونون کا روزہ ٹوٹ گیا یہ حدیث منسوخ ہے اور احادیث
سے اور بعضون نے کہا کہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب کسی کو پچھنے لگانا یا لگوانا منظور ہو تو روزہ نہ رکھے کیونکہ
پچھنے لگانے والے کے مونہہ مین اکثر خون وغیرہ چلا جاتا ہے اور لگوانے والے کو ضعف ہو جاتا ہے تو روزہ توڑنا
پڑتا ہے **عن** ابْنِ شِہَابٍ اَنَّ سَعْدَ بْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ وَعَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ کَانَا یَحْتَجِمَانِ وَھُمَا صَائِمَانِ
ترجمہ ابن شہاب سے روایت ہے کہ سعد بن ابی وقاص اور عبد اللہ بن عمر پچھنے لگاتے تھے روزے مین **عن**
عُرْوَۃَ بْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّہٗ کَانَ یَحْتَجِمُ وَھُوَ صَائِمٌ ثُمَّ لَا یُفْطِرُ قَالَ وَمَا رَاَیْتُہٗ اِحْتَجَمَ قَطُّ اِلَّا وَھُوَ صَائِمٌ **ترجمہ**
عروہ ابن الزبیر پچھنے لگاتے تھے روزے مین پھر افطار نہین کرتے تھے کہا ہشام نے مین نے کبھی نہین دیکھا عروہ کو

پچھنے لگانے سے مکروہ روزہ سے ہوتے تھے کہا یحییٰ نے کہا مالک نے پچھنے لگانا روزہ دار کو مکروہ نہیں ہے مگر اس خوف سے کہ ضعیف ہو جاوے اور اگر ضعف کا خوف نہ ہو تو مکروہ نہیں ہے

بس اگر ایک شخص نے پچھنے لگائے رمضان میں پھر روزہ توڑنے سے بچ گیا تو اوس پر کچھ لازم نہیں ہے نہ اوسکو اوس دن کی قضا کا حکم ہے کیونکہ پچھنے لگانا جب مکروہ ہے جب روزہ ٹوٹ جانے کا خوف ہو بس اگر پچھنے لگائے اور روزہ توڑنے سے بچا یہانتک کہ شام ہو گئی تو اوس پر کچھ لازم نہیں نہ اوس پر قضا ہے اوس دن کی **صِيَامُ يَوْمِ عَاشُورَآءَ** عاشورا کے روزہ کا بیان **ف** عاشورا دسویں تاریخ ہے محرم کی یا دسویں نویں اسیواسطے ان دونوں تاریخوں میں روزہ رکھنا مستحب ہے **عَنْ** عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ يَوْمًا تَصُومُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ صَامَهُ وَأَمَرَ النَّاسَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ كَانَ هُوَ الْفَرِيضَةَ وَتُرِكَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے اونہوں نے کہا عاشورا کے دن لوگ روزہ رکھتے تھے جاہلیت میں اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اوس دن روزہ رکھتے تھے زمانہ جاہلیت میں پھر جب آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تو روزہ رکھا آپ نے اوس دن اور لوگوں کو بھی حکم کیا روزہ رکھنے کا پھر جب فرض ہوا رمضان تو رمضان ہی کے روزے فرض رہے اور عاشورا کا روزہ چھوڑ دیا گیا سو جسکا جی چاہے اوس دن روزہ رکھے اور جسکا جی چاہے نہ رکھے **عَنْ** حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ عَامَ حَجَّ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِهٰذَا الْيَوْمِ هٰذَا يَوْمُ عَاشُورَاءَ وَلَمْ يُكْتَبْ عَلَيْكُمْ صِيَامُهُ وَأَنَا صَائِمٌ فَمَنْ شَاءَ فَلْيَصُمْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُفْطِرْ **ترجمہ** حمید بن عبد الرحمن بن عوف سے روایت ہے انہوں نے سنا معاویہ بن ابی سفیان سے کہتے تھے جس سال انہوں نے حج کیا اور وہ منبر پر تھے اے اہل مدینہ کہاں ہیں علما تمہارے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے اسدن کو یہ دن عاشورا کا ہے اسدن روزہ تمہارے اوپر فرض نہیں ہے اور میں روزہ دار ہوں سو جسکا جی چاہے روزہ رکھے اور جسکا جی چاہے نہ رکھے **عَنْ** مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَرْسَلَ إِلَى الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّ غَدًا يَوْمُ عَاشُورَاءَ فَصُمْ وَأْمُرْ أَهْلَكَ أَنْ يَصُومُوا **ترجمہ** امام مالک کو پہنچا کہ حضرت عمر بن الخطاب نے کہلا بھیجا حارث بن ہشام کو کہ کل عاشورے کا روز ہے تو روزہ رکھ اور حکم کر اپنے گھر والوں کو وہ بھی روزہ رکھیں **ف** یہ حکم استحبابی تھا نہ وجوبا **صِيَامُ يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ الْأَضْحٰى وَالدَّهْرِ** عید الفطر اور عید اضحی کے دن روزہ رکھنے کا اور سدا روزہ رکھنے کا بیان **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ

صیام یومین یوم الفطر ویوم الاضحی **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دن روزہ
رکھنے سے ایک یوم الفطر دوسرے یوم الاضحی میں **ف** تو ان دونوں دنوں میں روزہ رکھنا حرام ہے اسیطرح
ایام تشریق یعنی ١١-١٢-١٣ ذوالحجہ کو روزہ رکھنا جائز نہیں ہے کہا امام مالک نے میں نے سنا اہل علم سے
کہتے تھے سدا روزہ رکھنا کچھ برا نہیں ہے جب ان دونوں میں روزہ نہ رکھے جن دنوں میں منع کیا ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے سے وہ تین دن ہیں منا میں رہنے کے یعنی ١١-١٢-١٣ ذوالحجہ اور ایک یوم
الفطر اور ایک یوم الاضحی اور یہ ہم کو پہونچا ہے **ف** بعض علما کے نزدیک صوم الدہر یعنی سدا روزہ
رکھنا مکروہ ہے بلکہ ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن افطار کرنا افضل ہے جیسے صوم داؤدی کہتے ہیں انتہی **النہی**

عن الوصال فی الصیام ملے روزوں کی ممانعت کا بیان **عن** عبداللہ بن عمر ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الوصال فقالوا یا رسول اللہ فانک تواصل فقال انی لست کھیئتکم انی
اطعم واسقی **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ملے روزے رکھنے
سے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ آپ رکھتے ہیں فرمایا میں تمہاری طرح نہیں ہوں میں کھلایا جاتا ہوں اور پلایا جاتا ہوں
ف اللہ جل جلالہ کے پاس سے مراد اس سے جنت کا کھانا اور پانی ہے اور اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا یا یہ مراد
ہے کہ مجھے غذائے روحانی جو ذکر الٰہی اور محبت الٰہی سے حاصل ہے اس وجہ سے مجھکو ضعف نہیں ہوتا **عن**
ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ایاکم والوصال ایاکم والوصال قالوا فانک تواصل یا رسول
اللہ قال انی لست کھیئتکم انی ابیت یطعمنی ربی ویسقینی **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم ملے روزوں سے بچو تم ملے روزوں سے لوگوں نے کہا آپ رکھتے ہیں یا رسول اللہ فرمایا میں تمہاری
طرح نہیں ہوں میں رات کو میرا رب کھلا دیتا ہے اور پلا دیتا ہے **صیام الذی یقتل**

خطأ او یتظاھر کفارہ قتل خطا اور کفارہ ظہار کے روزوں کا بیان کہا یحییٰ نے سنا
میں نے امام مالک سے فرماتے تھے جو شخص پے در پے دو مہینے کے روزے رکھے وہ جب ہو قتل خطا یا ظہار کا **ف**
قتل خطا یہ ہے کہ زید کو تیر مارنا چاہا تھا وہ عمرو کو لگ گیا اور ظہار یہ ہے کہ اپنی بی بی کو
اپنے محرم کے کسی عضو سے تشبیہ دے مثلا یوں کہے کہ تو مجھ پر ایسی ہے جیسے میری ماں کی پیٹھ دونوں میں کفارہ
لازم ہے **ف** اگر روزے شروع کرے پھر بیچ میں کوئی مرض ایسا اسکو لاحق ہو جس کی وجہ سے روزوں
کا سلسلہ ٹوٹ جاوے تو جب اس مرض سے اچھا ہو اور روزہ رکھ سکے فی الفور روزہ شروع کرے اور جتنے
روزے رکھ چکا ہے ان پر بنا کرے یعنی وہ روزے حساب میں رہیں گے **ف** تو اگر مرض سے
اچھا ہو جاوے اور روزہ کا وقت ہوتے ہی اس نے روزے شروع نہ کیے بلکہ چند دن تاخیر کی تو اب نئے

اور یہہ وصیت تہائی مال میں ہو اوسطرح خاص ہوئی کہ اگر کل مال میں نافذ ہو تو ہر شخص ایسے امورات کو جو وصیت واجب ہین
دیر کرے اپنی موت پر رکہہ دیگا جب موت قریب ہوگی اور مال اُسکی وارثون کا حق ہوگا تو اُسوقت وہ اُن چیزون کو بیان
کرے کا خاص کر کے ایسی چیزونکو جنکا تقاضا کرنے والا کوئی نہ تہا ورثا دیکہ یہ چیزین اُسکی تمام مال کو کہیر لیوین اور وارث
محروم جاوین اسطرح کل مال مین اوسکو اختیار نہین ہے **عن** مالک انہ بلغہ ان عبد اللہ بن عمر کان یسأل
ھل یصوم احد عن احد او یصلی احد عن احد فیقول لا یصوم احد عن احد ولا یصلی احد عن احد
ترجمہ امام مالک کو پہنچا کہ عبد اللہ بن عمر سے پوچہتے کیا کوئی روزہ کہو کسی کیطرف یا نماز پڑہے کسی کیطرف بولے کوئی
روزہ کبہی کسی کیطرف سے اور نہ کوئی نماز پڑہے کسی کیطرف سے **ف** نماز مین اجماع ہے مگر روزہ مین اختلاف ہے مالک ابو حنیفہ
شافعی کا یہی قول ہے اور امام احمد کا یہ قول ہے کہ روزہ میت کی طرف سے رکہہ سکتا ہے صحیحین میں حضرت عائشہ رض
سے مروی ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص مرجاوے اور اُسپر روزے ہون تو اُسکی طرف سے اوسکا ولی
روزہ رکہے اور ابن عباس سے بہی ایسا ہی مروی ہے ہمارے مشائخ کا عمل اسپر ہے کہ میت کیطرف سے روزہ اور نماز
دونوں ادا کرنا درست ہین اور اللہ جل جلالہ سے امید ہے کہ وہ میت کو ذمہ سے بری کر دے **ما جاء فی**

قضاء رمضان والکفارات
رمضان کی قضا اور کفارہ کے بیان مین **عن** زید بن اسلم ان
عمر بن الخطاب افطر ذات یوم فی رمضان فی یوم ذی غیم ورأی انہ قد امسی وغابت الشمس فجاءہ رجل فقال
یا امیر المؤمنین طلعت الشمس فقال عمر بن الخطاب الخطب یسیر وقد اجتہدنا **ترجمہ** زید بن اسلم سے روایت ہے
کہ عمر بن الخطاب نے ایک روزہ افطار کیا رمضان مین اور ابر کا دن تہا اون کو یہ معلوم ہوا کہ شام ہوگئی اور آفتاب ڈوب
گیا پس ایک شخص آیا اور بولا یا امیر المؤمنین آفتاب نکل آیا حضرت عمر نے فرمایا اسکا تدارک سہل ہے ہمنے اپنے ظن پر
عمل کیا تہا **کہا** مالک نے تدارک سہل ہے یعنی اوسکی عوض ایک روزہ کی قضا رکہہ لیوینگے تو محنت بہت کم ہے
اور تدارک آسان ہے **عن** نافع ان عبد اللہ بن عمر کان یقول یصوم قضاء رمضان متتابعا من افطرہ من مرض
او فی سفر **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر کہتے تہے جس شخص کے رمضان کی روزے قضا ہون بیماری یا سفر سے تو
اُنکی قضا لگاتار رکہے **ف** یعنی متفرق ایک ایک دو دو روزے کر کے نہ رکہے بلکہ جتنے روزے قضا ہوئے ہون انکو
ایک ساتہ برابر رکہے ایسا ہی علی اور حسن اور شعبی سے مروی ہے اور یہی مذہب ہے اہل ظاہر کا اور جمہور علما اور ائمہ اربعہ
کے نزدیک حکم استحبابی ہے اگر جدا جدا قضا رکہے تو بہی جائز ہے **عن** ابن شہاب ان عبد اللہ
بن عباس و ابا ہریرۃ اختلفا فی قضاء رمضان فقال احدہما یفرق بینہ وقال الآخر لا یفرق بینہ لا ادری
ایہما قال یفرق بینہ ولا ایہما قال لا یفرق بینہ **ترجمہ** ابن شہاب سے روایت ہے کہ عبد اللہ
ابن عباس اور ابو ہریرہ نے اختلاف کیا رمضان کی قضا مین ایک نے کہا کہ رمضان کی روزون کی **قضا**

پے در پے رکہنا ضرور نہیں دو بکر نے کہا پے در پے رکہنا ضرور ہی لیکن مجہے معلوم نہیں کہ کس نے ان دونون مین سے پے در
پے رکہنے کو کہا اور کس نے یہ کہا کہ پے در پے رکہنا ضرور نہیں **ف** ابن عبد البر نے کہا کہ معلوم نہیں ہے ابن شہاب نے
یہ روایت کس سے سُنی ابن عباس اور ابو ہریرہ سے بسند صحیح مروی ہے کہ انہون نے رمضان کی قضا کو جدا جدا رکہنا
جائز کہا ہے سو بہتر یہ کہ اللہ جل جلالہ نے فرمایا فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ اور متتابعات کی قید نہیں لگائی حضرت عائشہ رضی
اللہ عنہا نے فرمایا کہ پہلے یون اترا تہا فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ مُتَتَابِعَاتٍ پہر متتابعات کا لفظ ساقط ہو گیا (زرقانی)
عن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مَنِ اسْتَقَاءَ وَهُوَ صَائِمٌ فَعَلَيْهِ الْقَضَاءُ وَمَنْ ذَرَعَهُ الْقَيْءُ فَلَيْسَ عَلَيْهِ
الْقَضَاءُ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر کہتے تہے جو شخص قصداً قی کرے روزے مین تو اوس پر قضا واجب ہے اور جسکو خود بخود قی آجاوے
تو اوس پر قضا نہیں ہے **فائدہ** مگر جب یقین ہو جاوے اس امر کا کہ مُنہ مین کوئی چیز آن کر پہر حلق مین چلی گئی تو قضا کرے
(زرقانی) **عن** يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ اَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يُسْأَلُ عَنْ قَضَاءِ رَمَضَانَ فَقَالَ سَعِيدٌ اَحَبُّ اِلَيَّ
اَنْ لَا يُفَرَّقَ قَضَاءُ رَمَضَانَ وَاَنْ يُوَاتَرَ **ترجمہ** یحیی بن سعید نے سُنا سعید بن المسیب سے وہ پوچہے گئے رمضان کی
قضا سے تو کہا سعید نے میرے نزدیک یہ بات اچہی ہے کہ رمضان کی قضا پے در پے رکہے **کہا** یحیی نے سنا مین نے مالک سے کہتے تہے
جو شخص جدا جدا رمضان کی قضا رکہے تو اوس پر اعادہ لازم نہیں ہے بلکہ وہ قضا کافی ہو جاوے گی مگر بہتر میرے نزدیک یہ
ہے کہ پے در پے رکہے **کہا** یحیی نے سُنا مین نے مالک سے کہتے تہے جو شخص رمضان مین بہول چوک کر کہا لیوے یا پی
لیوے یا اور کسی روزہ مین جو اوس پر واجب ہے تو اوس پر قضا ہے اوس روزے کی **فائدہ** محققین کا مذہب اس کے خلاف
ہے انکے نزدیک بہول سے کہانے پینے مین روزہ نہیں جاتا اور حدیث مرفوع موید ہے انکی **عن** حُمَيْدِ بْنِ قَيْسٍ الْمَكِّيِّ
اَنَّهُ اَخْبَرَهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ مُجَاهِدٍ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَجَاءَهُ اِنْسَانٌ فَسَاَلَهُ عَنْ صِيَامِ اَيَّامِ الْكَفَّارَةِ اَمُتَتَابِعَاتٌ
اَمْ يَقْطَعُهَا قَالَ حُمَيْدٌ فَقُلْتُ لَهُ نَعَمْ يَقْطَعُهَا اِنْ شَاءَ قَالَ مُجَاهِدٌ لَا يَقْطَعُهَا فَاِنَّهَا فِي قِرَاءَةِ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ثَلٰثَةِ
اَيَّامٍ مُتَتَابِعَاتٍ **ترجمہ** حُمید بن قیس مکی سے روایت ہے کہ مین ساتہ تہا مجاہد کے اور وہ طواف کر رہے تہے خانہ کعبہ کا
اتنے مین ایک آدمی آیا اور پوچہا کہ قسم کے کفارہ کے روزے پے در پے چاہیین یا جدا جدا حُمید نے کہا ہان جدا
جدا بہی رکہہ سکتا ہے اگر چاہے مجاہد نے کہا نہیں کیونکہ ابی بن کعب کی قرارت مین ہے ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ مُتَتَابِعَاتٍ یعنی
روزے تین دن کے پے در پے **کہا** امام مالک نے جتنے روزون کا ذکر اللہ جل جلالہ نے اپنی کلام مین کیا ہے اُن
سب کا پے در پے رکہنا بہتر ہے **فائدہ** مگر کفارہ قتل اور ظہار کے روزون کا پے در پے رکہنا واجب ہے
کہا یحیی نے پوچہے گئے امام مالک رضی اللہ تعالی عنہ اوس عورت سے جو صبح کو روزہ دار او ٹہی رمضان
مین پہر یکایک تازہ اور خالص خون دیکہے اور وہ حیض کے دن نہ ہون پہر شام تک انتظار کرے مگر کچہہ
نہ دیکہے پہر دوسرے دن جب صبح ہو تو یکایک خون دیکہے مگر پہلے روز سے کچہہ کم پہر وہ خون موقوف ہو جاوے

اور یہ واقعہ حیض کے ایام سے پیشتر ہو تو اوسکے روزہ اور نماز کا کیا حکم ہے امام مالک نے جواب دیا کہ یہ خون حیض کا ہے تو جب
اوسکو دیکھے روزہ کہولڈالے اور قضا کرلے اوس روزہ کی پہر جب خون موقوف ہو جاوے تو غسل کرکے روزہ رکہے کہا
یحییٰ نے سوال ہوا امام مالک سے جو شخص مسلمان ہو شام کو رمضان مین کچھ دن رہتے ہوئے کیا اوسپر پورے رمضان
کی قضا لازم ہے یا اوسدن کی جسدن مسلمان ہوا امام مالک نے جواب دیا کہ گذشتہ روزون کی قضا اوسپر لازم نہین
ہے بلکہ آیندہ سے روزے رکہے اور اگر اوسدن کی بہی قضا کرلے جسدن وہ مسلمان ہوا تو بہتر ہے **قضاء**
التطوع نفل روزے کی قضا کا بیان **عن** ابن شہاب اَنَّ عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ زَوْجَیِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
اَصْبَحَتَا صَائِمَتَیْنِ مُتَطَوِّعَتَیْنِ فَاُهْدِیَ لَهُمَا طَعَامٌ فَاَفْطَرَتَا عَلَیْهِ فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَتْ حَفْصَةُ وَبَدَرَتْنِیْ بِالْکَلَامِ وَکَانَتْ بِنْتَ اَبِیْهَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اَصْبَحْتُ اَنَا وَعَائِشَةُ
صَائِمَتَیْنِ مُتَطَوِّعَتَیْنِ فَاُهْدِیَ لَنَا طَعَامٌ فَاَفْطَرْنَا عَلَیْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِقْضِیَا مَکَانَهُ
یَوْمًا اٰخَرَ **ترجمہ** ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت ام المومنین عائشہؓ اور ام المومنین حفصہؓ صبح کو انہین نفل روزہ رکہکر
پہر کہانے کا حصہ آیا تو انہون نے روزہ کہولڈالا اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ حفصہ
نے کہنا شروع کردیا مجہے بولنے نہ دیا آخر اپنے باپ کی بیٹی تہین **فائدہ** یعنے جیسے اون کے باپ دین کی بات
پوچہنے مین دیر نہ کرتے تہے ویسی ہی اُن کی بیٹی بہی تہین **ف** یا رسول اللہ مین اور عائشہ صبح کو انہین
نفل روزہ رکہکر تہہارے پاس حصہ آیا کہانے کا ہم نے روزہ کہول ڈالا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکے
عوض مین ایک روزہ قضا کا رکہو **ف** کیونکہ نفل روزہ رکہکر توڑ ڈالنے سے قضا اُسکی واجب ہو جاتی ہے یہ
قول امام مالک اور امام ابو حنیفہ کا ہے اور شافعی اور احمد اور اسحاق کے نزدیک قضا واجب نہین ہوتی بلکہ مستحب
ہے **کہا** یحییٰ نے سنا مین نے مالک سے کہتے تہے جو شخص نفل روزے مین بہول چوک سے کہا یا پی لیوے تو اوسپہ
قضا نہین ہے اور چاہیے کہ اوسی روزے کو پورا کرے کیونکہ اُسکا روزہ نہین گیا اور نفلی روزہ مین اگر کوئی امر
غیر اختیاری ایسا پیش آوے جس سے روزہ ٹوٹ جاوے (مثلاً حیض آجاوے یا مرض) تو اوس کی قضا واجب
نہین جب اوس نے عذر سے روزہ کہولڈالا ہو نہ قصداً اسیطرح اگر کسی نے نفل نماز کو شروع کرکے توڑ ڈالا حدث
غیر اختیاری سے تو اوسپر قضا نہین ہے کہا مالک نے جو شخص کوئی نیک کام نفل شروع کرے مثلاً نماز یا روزہ یا
حج یا اور کوئی کام مشابہ اوس کے جنکو لوگ نفل طور سے بجا لایا کرتے ہین پہر اوسکو توڑ ڈالے تو اوسکو تمام کرنا چاہیے
تو جب تکبیر تحریمہ کہے تو دو رکعت نماز پڑہے اور جب روزہ رکہے تو اُسکو پورا کرے اور جب لبیک کہے حج کا تو حج
کو تمام کرے اور جب طواف شروع کرے تو سات پہیرے پورے کرے سی طرح جو کام شروع کرے تو اُسکو نہ چہوڑے
یہانتک کہ ادا کرے مگر جب کوئی عارضہ ایسا پیش آوے جسکے سبب سے لوگ مجبور ہو جاتے ہین کیونکہ اللہ جل جلالہ فرماتا

ہے اپنی کتاب مین کہاؤ اور پیو یہانتک کے دکہلائی دے تم کو سفید دہاری سیاہ دہاری سے یعنی فجر ہوجاوے پہر تمام کرو روزون کو رات تک پس تمام کرنا روزی کا واجب ہے جیسے فرمایا اللہ تعالی نے پورا کرو حج اور عمرہ کو خدا کی واسطے سو اگر کسی شخص نے احرام باندہا حج کا نفل اور فرض حج ادا کرچکا ہے اوسکو چہوڑ دینا نہ چاہیے جب شروع کریگا اور یہ نہ کرنا چاہیے کہ رستہ سے احرام کہولکر چلا آوے اسی طرح جو شخص کوئی نفل عبادت شروع کرے اوس کو پورا کرنا لازم ہے جیسے فرض کا پورا کرنا اور یہ تقریر بہت پسند ہے مجہہ کو اپنی سُنی ہوئی باتون مین

فدية من افطر في رمضان جو شخص رمضان میں روزے نرکہہ سکے اوسکے فدیہ کا بیان

عن مالك انه بلغه ان انس بن مالك كبر حتى كان لا يقدر على الصيام فكان يفتدي **ترجمہ** امام مالک کو پہنچا کہ انس بن مالک بوڑہے ہوگئے تہے یہانتک کہ روزہ نرکہہ سکتے تہے تو فدیہ دیتے تہے **فائدہ** یعنے ہر روزے کے بدلے مین ایک مسکین کو کہانا دیتے تہے یا ایک مد دیتے تہے۔ اور مد دو رطل کا ہوتا ہے اور ایک روایت مین نصف صاع بہی آیا ہے۔ صاع چار مد کا ہوتا ہے اور کبہی تیس مسکینون کو کہانا کہلا دیتے تہے اور کبہی تین سو مسکینون کو ایک ہی بار کہلا دیتے تہے (زرقانی) **کہا** مالک نے میرے نزدیک فدیہ دینا واجب نہین ہے مگر جو شخص فدیہ دینے کی قدرت رکہتا ہو اوسکو دینا بہتر ہے سو جو شخص فدیہ دیوے تو ہر روزے کے بدلے مین ایک مد کہانا دیوے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مد سے **ف** مد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک رطل اور تہائی رطل کا تہا اور اہل عراق کا مد دو رطل کا ہوتا ہے جب مد مین فرق ہوا تو صاع مین بہی فرق ہوگا کیونکہ صاع چار مد کا ہوتا ہے۔ یہ فدیہ دینا امام مالک کی نزدیک سنت ہے اور اور ائمہ کے نزدیک واجب ہے

عن مالك انه بلغه ان عبد الله بن عمر سئل عن المرأة الحامل اذا خافت على ولدها واشتد عليها الصيام فقال تفطر وتطعم مكان كل يوم مسكينا مدا من حنطة بمد النبي صلى الله عليه وسلم **ترجمہ** امام مالک کو پہنچا کہ عبد اللہ بن عمر سے سوال ہوا کہ عورت حاملہ اگر خوف کرے اپنے حمل کا اور روزہ نہ رکھ سکے تو کہا انہون نے روزہ نہ رکہے اور ہر روزے کے بدلے مین ایک مسکین کو ایک مد گیہون دیوے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مد سے **کہا** مالک نے اہل علم نے کہا ہے اوسپر قضا لازم ہے نہ فدیہ جیسے فرمایا اللہ تعالے نے جو شخص تم مین سے بیمار یا مسافر ہو تو وہ اور دنون مین قضا کرے اور یہ حمل کا خوف بہی ایک مرض ہے امراض مین سے **ف** مگر ابن عمر کے نزدیک عورت حاملہ اور مرضعہ پر جب وہ فدیہ دے چکی روزے کی قضا نہین ہے اور یہی ایک روایت ہے امام مالک سے باقی ائمہ کے نزدیک عورت حاملہ اور مرضعہ کو اگر اپنے لڑکے کا خوف ہو تو وہ روزہ نہ رکہین پہر اوسکی قضا کرلین اور فدیہ دینا ضرور نہین ہے (زرقانی)

عن القاسم بن محمد انه كان يقول من كان عليه قضاء رمضان فلم يقضه وهو قوي على صيامه حتى جاء رمضان آخر فانه يطعم مكان كل يوم مسكينا مدا من حنطة وعليه مع ذلك القضاء **ترجمہ** قاسم بن محمد سے روایت

ہے وہ کہتے تہے جس شخص پر رمضان کی قضا لازم ہو پہر وہ قضا نکرے یہانتک کہ دوسرا رمضان آجاوے اور وہ قادر رہا ہو روزے پر تو ہر روزے کے بدلے مین ایک ایک مسکین کو ایک ایک مد گیہون کا دیوے اور قضا بہی رکہے **عَنْ** مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ مِثْلُ ذٰلِكَ **ترجمہ** امام مالک کو سعید بن جبیر سے بہی ایسا ہی پہونچا **ف** مگر ائمہ اربعہ اور جمہور علما کے نزدیک وہ شخص دوسرے رمضان کے روزے اداکرکے پہر پہلے رمضان کے روزون کی قضا کرلے اور بعضون کے نزدیک وہ دوسرے رمضان کے روزے رکہہ لیوے اور اگلے رمضان کے روزون کا فدیہ دیدیوے اور قضا اوسپر نہین ہے امام اعظم کے نزدیک فدیہ دینا ضرور نہین ہے صرف قضا کرلینا کافی ہے وہ کہتے ہین کلام اللہ مین اللہ تعالی نے صرف قضا کا حکم کیا ہے کہانا کہلانے کا ذکر نہین ہے جواب اسکا یہ ہے کہ کلام اللہ مین ذکر نہ ہونا حصر نہین کرتا جب حدیث سے فدیہ ثابت ہے مگر حدیث مرفوع بہی کوئی اس باب مین نہین ہاتی البتہ دارقطنی نے ابوہریرہ سے اور سعید بن منصور نے ابن عباس سے اور عبدالرزاق نے عمر بن الخطاب سے فدیہ کو نقل کیا ہے ابن عبدالبر نے کہا کہ فدیہ دینا چہہ صحابیون سے منقول ہے اور انکا خلاف کسی سے ثابت نہین ہے

جَامِعُ قَضَاءِ الصِّيَامِ روزون کی قضا کے بیان

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا كَانَتْ تَقُوْلُ اِنْ كَانَ لَيَكُوْنُ عَلَيَّ الصِّيَامُ مِنْ رَمَضَانَ فَمَا اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَصُوْمَهُ حَتّٰى يَاْتِيَ شَعْبَانُ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ فرماتی ہین میرے اوپر روزے ہوتے تہے رمضان کے تو مین قضا رکہہ نہین سکتی تہی یہانتک کہ شعبان آجاتا **ف** آپ کو قضا رکھنا اس واسطے ممکن نہ ہوتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپسے بہت محبت فرماتے اور اکثر مخالطت کرتے اور شعبان مین حضرت بہی روزے رکہتے تہے جب آپ بہی رکہہ لیتین

صِيَامُ الْيَوْمِ الَّذِيْ يُشَكُّ فِيْهِ شک کے روزے کا بیان

امام مالک نے اہل علم سے سنا وہ منع کرتے تہے شک کے دن روزہ رکہنے سے شعبان مین جب نیت رمضان کی ہو اور وہ یہ کہتے تہے کہ اگر کسی نے روزہ رکھا شعبان مین شک کے روز بغیر چاند دیکہے ہوئے پہر کسی معتبر شخص نے گواہی دی کہ وہ دن رمضان کا تہا تو اوسپر قضا اس روزہ کی لازم ہے البتہ نفل روزہ رکہنے مین کچہ قباحت نہین ہے امام مالک نے کہا کہ ہمنے اپنے شہر مین اہل علم کو یہی کہتے ہوئے پایا **ف** اصحاب سنن نے عمار بن یاسر سے روایت کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے شک کے دن روزہ رکہا تو اوس نے نافرمانی کی ابوالقاسم صلے اللہ علیہ وسلم کی۔ ابوالقاسم کنیت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے مطلق روزہ کی ممانعت شک کے روز معلوم ہوتی ہے اس وجہ سے اوس دن روزہ نہ رکہنا بہتر ہے ایسا ہی رمضان کے استقبال یا تعظیم کے واسطے ایک دن یا دو دن پیشتر سے روزہ رکہنا مکروہ ہے صحیحین مین مرفوعا مروی ہے کہ رمضان کا استقبال مت کرو ایکدن یا دو دن پہلے روزہ رکہکر

جَامِعُ الصِّيَامِ روزے کے مختلف مسائل کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يَصُوْمُ وَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ

صلی اللہ علیہ وسلم استکمل صیام شہر قط الا رمضان وما رأیتہ فی شہر اکثر صیاما منہ فی شعبان **ترجمہ**
ام المومنین عائشہ رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے تھے یہانتک کہ ہم کہتے تھے اب افطار نکرینگے
اور پہر افطار کرتے تھے یہانتک کہ ہم کہتے تھے اب روزہ نرکہینگے اور مین نے نہین دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کو کہ کسی مہینے کے پورے روزے رکہے ہون سوا رمضان کے اور کسی مہینے مین شعبان سے زیادہ روزے رکہتے تہے
عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الصیام جنۃ فاذا کان احدکم صائما فلا یرفث و
لا یجھل فان امرؤ شاتمہ او قاتلہ فلیقل انی صائم انی صائم **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا روزہ ڈہال ہے تو جب تم مین سے کوئی روزہ دار ہو تو چاہیے کہ بیہودہ بکے اور جہالت نہ کرے اگر کوئی شخص اوس سے
گالیان بکے یا لڑے تو کہدیوے مین روزہ دار ہون مین روزہ دار ہون **فائدہ** روزہ کو ڈہال اس لیے کہا جیسے ڈہال
لڑائی مین صدمون سے بچاتی ہے اسیطرح روزہ گناہون سے بچاتا ہے کیونکہ شہوت کو کم کرتا ہے **عن** ابی ہریرۃ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال والذی نفسی بیدہ لخلوف فم الصائم اطیب عند اللہ من ریح المسک
انما یذر شہوتہ وطعامہ وشرابہ من اجلی والانا اجزی بہ کل حسنۃ بعشر امثالہا الی سبع مائۃ ضعف
الا الصیام فھو لی وانا اجزی بہ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا قسم اس شخص کی جس کے قبضے مین میری جان ہے البتہ روزہ دار کے منہ کی بو زیادہ پسند ہے مشک کی بو سے
اللہ جل جلالہ کے نزدیک **ف** بعضون نے کہا مراد اس بو سے وہ بو ہے جو قیامت کے روز روزہ دارون کے
منہ سے آویگی اور ایک حدیث ضعیف مین یہ مضمون آیا ہے اور بعضون نے کہا دنیا آخرت دونون جگہہ کی بو مقصود
ہے **ف** کیونکہ وہ چھوڑ دیتا ہے اپنی خواہشون کو اور کہانے کو اور پانی کو میرے واسطے **ف** یہ اللہ جل
جلالہ کا کلام ہے یعنے میرے حکم کے ادا کرنے کے لیے **ف** تو روزہ میرے واسطے ہے اور مین ہی اوسکا بدلہ دونگا
جو نیکی ہے اسکا ثواب دس گنے سے لیکر سات سو گنے تک ملیگا مگر روزہ وہ میرے واسطے ہے اوسکا ثواب بہی مین
ہی دونگا **ف** اور نیکیون کا ثواب سات سو تک انتہی ہیگا اور روزہ کا ثواب اس سے بہی زیادہ فرمایا اللہ تعالی
نے انما یوفی الصابرون اجرھم بغیر حساب یہان پر صابرون سے صائمون یعنے روزہ دار مراد ہین اکثر مفسرین
کے نزدیک اگرچہ سب نیک اعمال خدا ہی کے لیے ہین اور وہی اون کا بدلہ دے گا مگر روزے کے فعل مین ریا
نہین یا وہ سب اعمال سے درجہ مین زیادہ مقدم ہے اسوجہ سے اوسکو خاص کیا اور فرمایا وہ میرے لیے ہے مین
ہی اسکا بدلہ دونگا **عن** ابی ھریرۃ انہ قال اذا دخل رمضان فتحت ابواب الجنۃ وغلقت ابواب
النار وصفدت الشیاطین **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کہولے جاتے ہین
اور جہنم کے دروازے بند کیے جاتے ہین اور شیطان باندہے جاتے ہین **ف** یعنے مومنین کو تکلیف نہین

پہونچا سکتے یا انکو عاصی کیطرف منسوب نہین کر سکتے **امام مالک** نے کہا مین نے سنا اہل علم سے کہ مسواک کرنا روزہ دار کو
کو مکروہ نہین کسیوقت ہو اول روز یا آخر روز مین اور مین نے کسی اہل علم سے نہین سنا جو مسواک کرنا مکروہ جانتا ہو یا اسکو
منع کرتا ہو **ف** بلکہ مسواک کرنا روزے مین مستحب جانتے ہین اور عطا اور شافعی اور مجاہد اور اسحاق اور ابو ثور نے
آخر روز مین مسواک کو مکروہ کہا ہے روزہ دار کے واسطے **کہا** یحیی نے سنا مین نے مالک سے کہتے ہو رمضان کے بعد شوال
مین چھ روزے رکھنا **ف** جسکو لوگ شش عید اور ستہ شوال کہتے ہین **ف** مین نے کسی اہل علم کو نہین
دیکھا جو یہ روزے رکھتا ہو اور نہ سلف سے مجھے یہ پہونچا بلکہ اہل علم مکروہ جانتے ہین ان روزون کو اور خوف کرتے
ہین اس بدعت سے کہ ایسا نہ ہو لوگ رمضان سے ان روزون کو ملا دیوین اگر اہل علم [illegible] روزے
اور انکو یہ روزے رکھتے ہوئے دیکھین **ف** یہ قول امام مالک کی مسلم نہین ہوسکتی اسواسطے کہ صحیح مسلم مین اور
سنن مین ابو ایوب انصاری سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص روزے رکھے رمضان کے پہر
چھ روزے اور رکھے شوال مین تو گویا اوسنے تمام عمر روزے رکھے بعض لوگون نے کہا ہے کہ امام مالک نے ان روزون
کو اس لیے مکروہ کہا کہ لوگ انکو واجب سمجھکر رمضان مین نہ ملا دیوین اور جو کوئی شخص صرف ثواب کے لیے نفل سمجھکر رکھے
تو مکروہ نہین ہین اس تقریر سے یہ بات معلوم ہوئی کہ اگر کسی کام کی اصل شرع سے ثابت بھی ہو اور لوگ اوسکو اپنی
حد سے بڑہا دیوین نفل کو فرض کر دین یا مباح کو ثواب سمجھین تو اس سے ممانعت کرنا چاہیے افسوس ہے کہ روزہ کی
عبادت جس کے ثواب کا یہ حال ہے اور حدیث صحیح سے بھی ثابت ہو اس خوف سے علما دین اوسکو مکروہ سمجھین اور
اوسکے کرنے سے منع کرین اور اس زمانہ کے لوگ اپنے دل سے نکالی ہوئی باتون کو یا اپنے پیر دن کی بے اصل تراشی
ہوئی باتون کو جزو دین سمجھتے ہین اور اوسکے نہ کرنے والے کو برا جانتے ہین **کہا** یحیی نے سنا مین نے مالک سے کہتے
تھے مین نے کسی اہل علم کو نہین دیکھا جو جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع کرتا ہو بلکہ جمعہ کے دن روزہ رکہنا بہتر
ہے اور بعض اہل علم کو مین نے جمعہ کے دن روزہ رکھتے دیکھا بلکہ مینے یہ دیکھا کہ وہ جمعہ کا خیال رکھتے تھے روزہ کے
واسطے **ف** یکروزہ رکہنا مستحب ہے ترمذی نے ابن مسعود سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہر مہینے مین
تین روزے رکھتے تھے یعنی ۱۳-۱۴-۱۵ کو اور کم ایسا ہوتا تھا کہ روزہ نہ رکھین جمعہ کے روز ابن عمر نے کہا
مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی جمعہ کے روز بے روزہ نہ دیکھا مگر بعض علما نے اکیلا روزہ جمعہ کا مکروہ کہا ہے سبب
اس حدیث کے جو صحیحین مین مروی ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی تم مین
سے روزہ نہ رکھے جمعہ کے روز مگر یہ کہ روزہ رکھے ایکدن قبل اوسکے یا بعد اوسکے اور جابر سے مروی ہے کہ منع کیا آنحضرت
نے جمعہ کے دن روزہ رکہنے سے ازرقانی صحیح یہی ہے کہ اکیلا روزہ جمعہ کا مکروہ ہے اور یہی مذہب ہے احمد اور اسحاق کا۔

مَا جَاءَ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ شب قدر کا بیان

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللہ علیہ وسلم یعتکف العشر الوسط من رمضان فاعتکف عاماً حتی اذا کان لیلۃ احدی وعشرین وھی اللیلۃ

التی یخرج فیھا من صبحھا من اعتکافہ قال من کان اعتکف معی فلیعتکف العشر الاواخر وقد رأیت ھذہ

اللیلۃ ثم انسیتھا وقد رأیتنی اسجد من صبحھا فی ماء وطین فالتمسوھا فی العشر الاواخر والتمسوھا فی

کل وتر قال ابوسعید فامطرت السماء تلک اللیلۃ وکان المسجد علی عریش فوکف المسجد قال ابوسعید

فابصرت عیناي رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصرف وعلی جبینہ وانفہ اثر الماء والطین من صبح

لیلۃ احدی وعشرین **ترجمہ** ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کیا کرتے تھے بیچ کے دہے میں

رمضان کے تو ایک سال اعتکاف کیا جب اکیسوین رات آئی جس کی صبح کو آپ اعتکاف سے باہر آیا کرتے تھے تو آپنے فرمایا

جس شخص نے میرے ساتھ اعتکاف کیا ہے تو چاہیے اور دس دن تک اخیر دہے میں اعتکاف کرے اور میں نے شب قدر کو

معلوم کیا تھا پھر میں بھلا دیا گیا میں خیال کرتا ہوں کہ میں نے دیکھا کہ میں شب قدر کی صبح کو سجدہ کرتا ہوں کیچڑ اور پانی میں

پس ڈھونڈو تم اوسکو اخیر دہے میں ہر طاق رات میں ابوسعید خدری نے کہا کہ اوسی رات پانی برسا اور مسجد کی

چھت تیرون اور شاخون کی تھی ٹپکی مسجد ابوسعید نے کہا میری دونون آنکھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

دیکھا آپ نماز سے فارغ ہوئے اور پیشانی اور ناک مبارک پر آپکے مٹی اور پانی کا نشان تھا اکیسوین شب کی صبح کو

ف تو معلوم ہوا کہ وہی رات شب قدر تھی اسلیے کہ نشانی اسکی صبح نکلی آپنے فرمایا تھا کہ میں اوسکی صبح کو پانی اور مٹی میں سجدہ

کرتا ہون ایسا ہی ہوا **عن** عروۃ بن الزبیر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال تحروا لیلۃ القدر فی العشر

الاواخر من رمضان **ترجمہ** عروہ بن الزبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ڈھونڈو تم شب قدر کو رمضان

کی اخیر دس راتون میں **عن** عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال تحروا لیلۃ القدر فی السبع

الاواخر من رمضان **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ڈھونڈو تم شب قدر کو رمضان

کے آخر کی سات راتون میں **عن** ابی النضر مولی عمر بن عبید اللہ ان عبد اللہ بن انیس الجھنی قال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم انی رجل شاسع الدار فمرنی لیلۃ انزل لھا فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انزل لیلۃ ثلاث وعشرین

من رمضان **ترجمہ** ابوالنضر سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن انیس جہنی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یا رسول اللہ میرا گھر دور ہے

تو ایک رات مقرر کیجیے کہ اس رات میں مسجد میں آن رہوں اور عبادت کرون فرمایا آپنے تیئیسوین شب کو رمضان میں **عن**

انس بن مالک انہ قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی اریت ھذہ اللیلۃ فی رمضان حتی تلاحی

رجلان فرفعت فالتمسوھا فی التاسعۃ والسابعۃ والخامسۃ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے کہ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ہمارے پاس اور فرمایا کہ مجھے شب قدر معلوم ہو گئی تھی مگر دو آدمیون نے غل مچایا تو میں بھول گیا پس ڈھونڈو اسکو اکیسوین اور تیئیسوین اور

پچیسوین شب میں یا انتیسوین اور ستائیسوین یا پچیسوین میں **عن** مالک انہ بلغہ ان رجالاً من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَنَامِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَرَى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا کہ چند صحابہ نے شب قدر کو دیکھا خواب میں رمضان کی اخیر سات راتون مین تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مین دیکھتا ہون کہ خواب تمہارا موافق ہوا ہے خواب رمضان کی اخیر سات راتون مین سو جو کوئی تم مین سے شب قدر کو ڈھونڈھنا چاہے تو ڈھونڈھے اخیر کی سات راتون مین **عَنْ** مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَ مَنْ يَثِقُ بِهِ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيَ أَعْمَارَ النَّاسِ قَبْلَهُ أَوْ مَا شَاءَ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ فَكَأَنَّهُ تَقَاصَرَ أَعْمَارَ أُمَّتِهِ عَنْ أَنْ لَا يَبْلُغُوا مِنَ الْعَمَلِ مِثْلَ الَّذِي بَلَغَ غَيْرُهُمْ فِي طُولِ الْعُمُرِ فَأَعْطَاهُ اللّٰهُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ **ترجمہ** امام مالک سے روایت ہے کہ انہون نے سُنا ایک شخص عالم معتبر سے کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اگلے لوگون کی عمرین بتلا دی گئین جتنا اللہ کو منظور تہا تو آپنے اپنی اُمت کی عمرون کو کم سمجھا اور خیال کیا کہ یہ لوگ انکے برابر عمل نکر سکینگے پس دی آپ کو اللہ نے شب قدر جو بہتر ہے ہزار مہینے سے **ف** مگر اس شب قدر کو چھپا یا ظاہر نہین کیا تا کہ لوگ شائق رہین اور ہر شب کو عبادت کرین جیسے صلوٰۃ وسطے اور ساعۃ جمعہ کو چھپایا یہ حدیث اون چار حدیثون مین سے ہے جو سوا موطا کے اور کتابون مین نہین پائی جاتی **عَنْ** مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ كَانَ يَقُولُ مَنْ شَهِدَ الْعِشَاءَ مِنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَدْ أَخَذَ بِحَظِّهِ مِنْهَا **ترجمہ** امام مالک کو پہنچا کہ سعید بن المسیب کہتے تہے جو شخص حاضر ہوا عشا کی جماعت مین شب قدر کو تو اوسنے ثواب شب قدر کا حاصل کر لیا **ف** اس حدیث کو بیہقی اور طبرانی اور خطیب نے مرفوعاً ابو ہریرہ اور ابو امامہ اور انس سے روایت کیا ہے شب قدر مین چالیس قول ہین سب مین صحیح یہ ہے کہ شب قدر رمضان مین ہے اور یہ رمضان کی اخیر دس راتون مین ہے اور یہ اخیر دس راتون مین طاق راتون مین ہے یا باقی اقوال اور کتابون مین مذکور ہین **كَمَلَ الصِّيَامُ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَعَوْنِهِ** پوری ہوئی کتاب روزہ کی شکر خدا کا اس کی مدد سے ۱۲

كِتَابُ الْاِعْتِكَافِ کتاب اعتکاف کے بیان مین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ذِكْرُ الْاِعْتِكَافِ اعتکاف کا بیان **عَنْ** عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اعْتَكَفَ يُدْنِي إِلَيَّ رَأْسَهُ فَأُرَجِّلُهُ وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةِ الْإِنْسَانِ **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف مین ہوتے تو جہکا دیتے سر اپنا میری طرف سو مین کنگھی کر دیتی اور گہر مین نہ آتے مگر حاجت ضروری کے واسطے **ف** جیسے پیشاب پائخانہ یا غسل جنابت یا غسل جمعہ کیونکہ بے ضرورت اگر کوئی مسجد سے نکل جاوے تو اعتکاف اُسکا باطل ہو جاتا ہے **عَنْ** عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ إِذَا اعْتَكَفَتْ لَا تَسْأَلُ عَنِ الْمَرِيضِ إِلَّا وَهِيَ تَمْشِي لَا تَقِفُ **ترجمہ** عمرہ بنت عبد الرحمن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے

کہ عائشہ رض جب اعتکاف کرتین تو بیمار پرسی نکرتین مگر چلتے چلتے ٹہرتین نہین کہا یحییٰ نے کہا مالک نے جو شخص اعتکاف کرے
وہ کسی کام کو نہ نکلے اور نہ جاوے اور نہ مدد کرے کسی کی مگر حاجت ضروری کے واسطے نکلے اور اگر معتکف کو کسی کام
کے لیے نکلنا درست ہوتا تو چاہیے تہا کہ بیمار پرسی یا نماز جنازہ یا دفن کے واسطے نکلنا درست ہوتا کہا یحییٰ نے
کہا مالک نے اعتکاف درست نہین ہوتا جب تک معتکف بیمار پرسی نماز جنازہ گہرون مین جانے سے نہ بچے او
نہ نکلے مگر حاجت ضروری کے لیے **عن** مَالِكٍ اَنَّهُ سَاَلَ ابْنَ شِهَابٍ عَنِ الرَّجُلِ يَعْتَكِفُ هَلْ يَدْخُلُ لِحَاجَتِهِ
تَحْتَ سَقْفٍ فَقَالَ نَعَمْ لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ **ترجمہ** امام مالک سے روایت ہے اونہون نے پوچھا ابن شہاب سے کہ معتکف کو چہٹے
ہوے مکان مین حاجت ضروری کو جانا درست ہے بولے ہان درست ہے کچھ حرج نہین **ف** یہی مذہب ہے مالک اور
شافعی اور ابو حنیفہ کا اور بعض لوگون کے نزدیک اگر چہت دار مکان مین پاخانہ یا پیشاب کو جاوے گا تو اعتکاف
باطل ہوگا **کہا** مالک نے ہمارے نزدیک حکم یہ ہے جس مین کچھ اختلاف نہین کہ اعتکاف اوس مسجد مین مکروہ نہین ہے
جس مین جمعہ ہوتا ہے اور جن مین جمعہ نہین ہوتا اون مین اعتکاف اسیوجہ سے مکروہ ہے کہ نماز جمعہ کے لیے نکلنا
پڑے گا یا جمعہ ترک کرنا ہوگا سو اگر کوئی شخص ایسا ہو جس پر جمعہ فرض نہین ہے اور وہ اعتکاف کرے اوس مسجد
مین جس مین جمعہ نہین ہوتا کچہ قباحت نہین ہے اس لیے کہ اللہ جل جلالہ نے فرمایا وَاَنْتُمْ عَاكِفُوْنَ
فِي الْمَسَاجِدِ اور کسی مسجد کو خاص نہین کیا **کہا** مالک نے اسی وجہ سے جس پر جمعہ واجب نہین ہے
اوس کو اعتکاف کرنا اوس مسجد مین جہان جمعہ نہین ہوتا درست ہے **کہا** مالک نے معتکف رات کو نہ رہے مگر مسجد
مین جہان اوس نے اعتکاف کیا ہے البتہ اگر اوسکا خیمہ مسجد کے صحن مین ہو تو وہان رہنا درست ہے **کہا** مالک
نے مین نے یہ نہین سنا کہ معتکف خیمہ کہڑا کرے رات کو رہنے کے لیے مگر مسجد یا اوس کے صحن مین اور اسپر دلالت
کرتا ہے قول حضرت عائشہ کا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کرتے تو گہر مین نہ جاتے مگر حاجت ضروری کے
واسطے **کہا** مالک نے مسجد کی چہت پر یا مینار پر اعتکاف درست نہین ہے **کہا** مالک نے جس شخص کو اعتکاف کرنا کسی
جگہہ منظور ہو تو قبل غروب آفتاب کے وہان داخل ہو جاوے تاکہ جس رات اوس کا اعتکاف کرنا منظور ہے
وہ پوری پوری ہاتہہ آوے **ف** اور اوزاعی اور لیث اور ثوری کے نزدیک بعد نماز فجر کے داخل
ہووے اسواسطے کہ صحیحین مین مروی ہے حضرت عائشہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتے
تہے رمضان کے اخیر دہے مین تو مین آپکے لیے ایک خیمہ لگا دیتی اور آپ نماز فجر کی پڑہ کر اوس مین چلے جاتے
کہا مالک نے معتکف کو سوا اپنے اعتکاف کے دوسرا شغل مثل تجارت وغیرہ کے درست نہین ہے البتہ
اگر کسی کام کی ضرورت ہو تو اپنے لوگون سے کہہ سکتا ہے مثلاً کوئی بات متعلق ہو اپنے پیشہ یا تجارت
کے یا خانگی کوئی کام ہو یا کوئی چیز بیچنا ہو یا اور کچہ کام تو دوسرون سے کہہ سکتا ہے اسطرح پر کہ دل اوس کا

اور صحابہ نے فعل نہ موجب ہے ارادہ کا کام ہو کہا مالک نے [illegible] سے ایک حدیث نہیں سنا جو کوئی [illegible]

کو لگا [illegible] اعتکاف سو بھی ایک عمل ہے مثال نماز کے روزہ [illegible] حج کے [illegible]

اور جو شخص کوئی عمل خیر کرے تو چاہیے کہ طریقہ سنت کا اختیار کرے اور یہ بات درست نہیں ہے کہ کوئی نیا طریقہ

نیا [illegible] نکالے مسلمانوں میں نہ تنہا کوئی نیا کرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف

کیا اور مسلمانوں نے آپ کے اعتکاف کو دیکھکر اسکا طریقہ پہچان لیا کہا مالک نے اعتکاف اور جوار

[illegible] اعتکاف [illegible] تمام احکام میں **مالا یجوز**

الاعتکاف الا بہ جن کے بدون اعتکاف درست نہیں اسکا بیان **عن** مالک انہ بلغہ ان

القاسم بن محمد ونافعا مولی عبد اللہ بن عمر قالا لا اعتکاف الا بصیام بقول اللہ تبارک وتعالی فی

کتابہ وکلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر ثم اتموا الصیام

الی اللیل ولا تباشروھن وانتم عاکفون فی المساجد فانما ذکر اللہ الاعتکاف مع الصیام **ترجمہ**

قاسم بن محمد اور نافع مولی عبد اللہ بن عمر کے دونو کہتے تھے کہ اعتکاف بغیر روزہ کے درست نہیں ہے کیونکہ اللہ جل

جلالہ نے فرمایا اپنی کتاب میں کہاؤ اور پیو یہانتک کہ سفید دہاری معلوم ہونے لگے سیاہ دہاری سے فجر کی

پہر تمام کرو روزوں کو رات تک اور نہ چہیو اپنی عورتوں سے جب تم اعتکاف سے ہو مسجدوں میں تو ذکر کیا اللہ جل

جلالہ نے اعتکاف کا روزے کے ساتھ کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہی حکم ہے کہ اعتکاف بغیر روزے کے درست نہیں ہے

ف عبد الرزاق نے باسناد صحیح ابن عمر اور ابن عباس سے ایسا ہی روایت کیا اور یہی قول ہے حضرت عائشہ اور عروہ

اور شعبی اور زہری اور ابو حنیفہ کا اور علی اور ابن مسعود اور ایک جماعت تابعین کے نزدیک اعتکاف بدون روزے کے بھی درست

ہے **خروج المعتکف الی العید** معتکف کا نماز عید کے لیے نکلنا **عن** سمی مولی ابی بکر

ان ابا بکر بن عبد الرحمن اعتکف فکان یذہب لحاجتہ تحت سقیفۃ فی حجرۃ مغلقۃ فی دار خالد بن الولید

ثم لا یرجع حتی یشہدا لعید مع المسلمین **ترجمہ** سمی مولی ابی بکر سے روایت ہے کہ ابو بکر بن عبد الرحمن اعتکاف کرتے

تو جاتے حاجت ضروری کو سلئے ایک چھت دار کوٹہری میں جو بند رہتی خالد بن الولید کے گہر میں پہر نہ نکلتے اعتکاف سے

یہانتک کہ حاضر ہوتے عید میں ساتھ مسلمانوں کے **ف** یعنی جب عید آتی تو اعتکاف ختم کرتے اور عید کی نماز پڑہکر

اپنے گہر میں آتے اور بعضوں کا قول یہ ہے کہ اعتکاف کو ختم کرے بعد غروب آفتاب کے اخیر دن میں رمضان کے۔

کہا امام مالک نے کہ میں نے دیکہا بعض اہل علم کو جب اعتکاف کرتے رمضان کے اخیر دہے میں تو اپنے گہر میں

نہ آتے یہانتک کہ عید الفطر کی نماز مسلمانوں کے ساتھ ادا کر لیتے کہا مالک نے مجھکو ایسا ہی پہونچا ہے اہل

علم اور اہل فضل سے جو گذر گئے ہیں اور یہ قول مجھکو نہایت پسند ہے **قضاء الاعتکاف**

(حاشیہ: بدون عذر [illegible] نہیں [illegible])

اعتکاف کی قضا کا بیان عن عمرة بنت عبد الرحمن ان رسول الله صلی الله علیه وسلم اراد ان یعتکف فلما انصرف
الی المکان الذی اراد ان یعتکف فیه وجد اخبیة خباء عائشة وخباء حفصة وخباء زینب فلما رآها سأل عنها
فقیل له هذا خباء عائشة وحفصة وزینب فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم آلبر تقولون بهن ثم انصرف
فلم یعتکف حتی اعتکف عشرا من شوال ترجمہ عمرہ بنت عبد الرحمن سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارادہ کیا اعتکاف کا [illegible] جہاں آپ کو اعتکاف کرنا تھا [illegible] خیمے دیکھے ایک خیمہ عائشہ کا
ایک خیمہ حفصہ کا ایک خیمہ زینب کا تو پوچھا آپ نے یہ کس کے خیمے ہیں لوگوں نے کہا عائشہ اور حفصہ اور زینب
کے تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تم نیکی کا گمان کرتے ہو ان عورتوں کے ساتھ پھر لوٹ گئے آپ اور اعتکاف نہ
کیا [illegible] شوال میں اعتکاف کیا [illegible] ہیں کہ آپ نے خیمہ [illegible] آپ نے سب [illegible]
[illegible] تھی اور [illegible] جب لوگ آپ خفا ہوئے [illegible]
[illegible] مقصود [illegible] میری نزدیک [illegible] کی وجہ سے [illegible]
[illegible] اعتکاف نہ کیا اور خیمہ اکھاڑ ڈالا اس وجہ سے کہ اگر آپ وہاں رہتے تو مردوں کا زیادہ
اجتماع ہوتا اور بیبیوں کو آنے جانے میں دقت ہوتی بعض کہتے ہیں اعتکاف سے مقصود یہ ہے کہ آدمی اپنے مال و
اسباب بیبیوں سے جدا ہو کر مسجد میں رہے اور چونکہ سب بیبیاں وہاں جمع تھیں اس وجہ سے مقصود اعتکاف کا حاصل
نہ ہوتا تھا یا آپ نے اعتکاف نہ کیا مسجد میں تنگی ہو جانے کا خوف تھا اور نمازیوں کو تکلیف ہونے کا خیال تھا جب
سے آپ نے اعتکاف نہ کیا واللہ اعلم بالصواب [illegible] کہا یحییٰ نے کہا مالک نے جو شخص رمضان کے اخیر دہے میں
اعتکاف شروع کرے پھر ایک یا دو دن کے بعد بیمار ہو جاوے اور مسجد سے چلا جاوے تو کیا وہ قضا کرے ان
دنوں کی جتنے دس دن میں باقی رہتے تھے جب تندرست ہو جاوے یا قضا نہ کرے اور جو قضا کرے تو کس مہینے
میں تو مالک نے جواب دیا کہ قضا کرے ان دنوں کی جب اچھا ہو جاوے رمضان میں یا اور کسی مہینے میں کہا
مالک نے مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہنچا کہ آپ نے رمضان میں اعتکاف کا ارادہ کیا پھر آپ لوٹ آئے
اور اعتکاف نہ کیا یہاں تک کہ جب رمضان گزر گیا اعتکاف کیا شوال میں دس دن تک کہا مالک نے اعتکاف نفل
اور فرض کا ایک حال ہے جو کام درست ہیں دونوں میں درست ہیں اور جو منع ہیں دونوں میں منع ہیں اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مجھے یہی پہنچا کہ اعتکاف آپ کا نفل تھا کہا مالک نے اگر عورت اعتکاف کرے
پھر اس کو حیض آ جاوے تو وہ اپنے گھر چلی آوے پھر جب پاک ہو مسجد میں جاوے اور دیر نہ کرے اور بنا کرے
پہلے اعتکاف پر کہا مالک نے ایسی ہی جس عورت پر دو ماہ کے روزے پے در پے واجب ہوں اور اس کو
حیض آ جاوے تو روزے نہ رکھے مگر حیض سے پاک ہو تو پھر روزے شروع کر دے اور دیر نہ کرے

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَذْهَبُ لِحَاجَةِ الْإِنْسَانِ فِي الْبُيُوْتِ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ ترجمہ ابن شہاب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حاجت ضروری کے لیے گہرون مین آتے تہے اعتکاف کی حالت مین کہا مالک نے معتکف جنازہ کے ساتہہ نہ جاوے اگرچہ اوسکے مان باپ کا جنازہ ہو یا کسی اور کا

اَلنِّكَاحُ فِي الْاِعْتِكَافِ

اعتکاف مین نکاح کا بیان

کہا مالک نے اگر معتکف اعتکاف کی حالت مین اپنا عقد کرے تو کچہہ قباحت نہین ہے مگر مساس درست نہین اسیطرح عورت بہی حالت اعتکاف مین صرف عقد کر سکتی ہے نہ مساس اور معتکف کو اپنی بی بی سے جو کام دن مین منع ہے وہی رات کو بہی منع ہے **ف** یعنے بشہوت اپنی عورت کو چہونا یا اوس سے جماع کرنا نہ دن کو درست ہے نہ رات کو البتہ بلا شہوت کسیکام کیواسطے چہو سکتا ہے کیونکہ اوپر حدیث گذری کہ حضرت عائشہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک مین کنگہی کیا کرتی تہین اور آپ اعتکاف کیحالت مین ہوتے کہا مالک نے معتکف کو درست نہین کہ اپنی بی بی سے جماع کرے یا اوس سے کسی طرح کی لذت اوٹہاوے مثلا بوسہ لے یا اور کچہہ کرے کہا مالک نے مین نے کسی سے نہین سنا جو اسکو منع کرتا ہو کہ معتکف مرد اور معتکفہ عورت اپنا نکاح کرلین اعتکاف مین البتہ یہ ضرور ہے کہ جماع نہ کرین اسی طرح روزہ دار کو درست ہے کہ روزے مین نکاح کرے اور معتکف و محرم مین یعنے جو شخص احرام باندہے ہو حج یا عمرہ کا فرق یہ ہے کہ محرم بیمار کو دیکہے اور بیمار پرسی کو جاوے اور جنازہ کے ساتہہ جاوے اور خوشبو نہ لگاوے اور معتکف خوشبو لگاوے تیل ڈالے اگر چاہے تو بال کترا دے مگر جنازہ کے ساتہہ نہ جاوے اور نماز نہ پڑہے جنازہ کی اور نہ بیمار پرسی کرے تو ان دونون کا حکم نکاح مین بہی مختلف ہے کہا مالک نے یہ احکام اسی طریقے کے سبب ہین جو سلف مین تہا نکاح محرم اور معتکف اور صائم مین ۔ الحمد للہ کہ کتاب الاعتکاف بہی پوری ہوی اور اس کتاب کے پورے ہونے سے ایک ربع موطا کا پورا ہوگیا اللہ جل جلالہ سے یہ دعا ہے کہ اسی طرح تمام کتاب کو پوری کرنے کی توفیق دیوے اور مترجم اور مولف اور اسکو طبع کرنے والے اور رکہنیوالے کو اپنے فضل و کرم سے بخشدیوے علی الخصوص جناب نواب والا جاہ امیر الملک مولینا سید **محمد صدیق حسن خان بہادر** جنکے حکم سے اس کتاب کا ترجمہ شروع ہوا اور اُن کی اعانت اور خبرگیری سے مجہہ محتاج اور بیکس کی ہجرت حرمین شریفین مین تمام ہوی اللہ جل جلالہ اون کے جاہ و اقبال مین ترقی کرے اور ہمیشہ اعمال خیر اور طاعت و عبادت مین مصروف رکہے اور اُن کے صاحبزادون کو توفیق ترویج علوم دینیہ کے اور عمل کی قرآن و حدیث پر عنایت فرماوے ۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

تمت

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

کِتَابُ الزَّکٰوۃِ

کتاب زکوۃ کے بیان مین **ف** جب نماز اور روزے سے فراغت ہوئی تو زکوۃ کا بیان شروع کیا اسواسطے کہ نماز اور روزہ دونو عبادت بدنی ہین اور زکوۃ عبادت مالی اور بدنی مقدم ہے مالی پر **مَا تَجِبُ فِيهِ الزَّكٰوةُ** جن مالون مین زکوۃ واجب ہوتی ہے اون کا بیان **عَنْ** اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پانچ اونٹون سے کم مین زکوۃ نہین ہے اور پانچ اوقیون سے جو چاندی کم ہو اوس مین زکوۃ نہین ہے اور پانچ وسق سے جو غلہ کم ہو اوس مین زکوۃ نہین ہے **ف** ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے تو پانچ اوقیہ کے دوسو درہم ہوئے جسکا ساڑھے باون تولہ چاندی ہوتی ہے اور ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور صاع کا بیان اوپر گذر چکا **عَنْ** اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِنَ الْاِبِلِ صَدَقَةٌ **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کھجور پانچ وسق سے کم ہو اوس مین زکوۃ نہین ہے اور جو چاندی پانچ اوقیہ سے کم ہو اوس مین زکوۃ نہین ہے اور پانچ اونٹون سے کم مین زکوۃ نہین ہے **عَنْ** مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ اِلٰى عَامِلِهِ عَلٰى دِمَشْقَ فِي الصَّدَقَةِ اِنَّمَا الصَّدَقَةُ فِي الْعَيْنِ وَالْحَرْثِ وَالْمَاشِيَةِ **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا کہ عمر بن عبد العزیز نے لکھا اپنے عامل کو دمشق مین کہ زکوۃ سونے چاندی اور زراعت اور جانورون مین ہے **کہا** مالک نے صدقہ نہین ہوتا مگر تین چیزون مین زراعت اور سونا چاندی اور جانورون مین **اَلزَّكٰوةُ فِي الْعَيْنِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ** سونے اور چاندی کی زکوۃ کا بیان **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ مَوْلَى الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَاَلَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ مُكَاتَبٍ لَهُ قَاطَعَهُ بِمَالٍ عَظِيمٍ هَلْ عَلَيْهِ فِيهِ زَكٰوةٌ فَقَالَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ لَمْ يَكُنْ يَاْخُذُ مِنْ مَالٍ زَكٰوةً حَتّٰى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ قَالَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَكَانَ اَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ اِذَا اَعْطَى النَّاسَ اَعْطِيَاتِهِمْ سَاَلَ الرَّجُلَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ مَالٍ وَجَبَتْ عَلَيْكَ فِيهِ الزَّكٰوةُ فَاِنْ قَالَ نَعَمْ اَخَذَ مِنْ عَطَائِهِ زَكٰوةَ ذٰلِكَ الْمَالِ وَاِنْ قَالَ لَا اَسْلَمَ اِلَيْهِ عَطَاءَهُ وَلَمْ يَاْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا **ترجمہ** محمد بن عقبہ نے پوچھا قاسم بن محمد بن ابی بکر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ مینے اپنی مکاتب سے مقاطعت کی ہے ایک مال عظیم پر **ف** مکاتب اوس غلام کو کہتے ہین جس سے مولے یہ کہے کہ اگر تو مجھے اتنا مال اتنی مدت مین ادا کر دے تو تو آزاد ہے اور وہ غلام اسکو قبول کرلے اور مقاطعت یہ ہے کہ بعوض اوس مال کے کسیقدر مال پر جو نقد ٹھیرے راضی ہوجاوے

سا نہ تھے بیس یا بہو گئے **ف** کیونکہ زکوۃ جب واجب ہوتی ہے جب اوسکے پاس بیس دینار یا دو سو درہم موجود ہون
کہا مالک نے ایک شخص کے پاس پانچ دینار تھے سواونکے تجارت کی اور سال ختم نہین ہوا تھا کہ وہ اوس مقدار
کو پہنچ گئے جتنے مین زکوۃ واجب ہوتی ہے تو اوسکو زکوۃ دینا پڑے گی اگرچہ سال کے ختم ہونے کی ایکدن پہلے یا
ایک دن بعد وہ دینار اوس قدر کو پہونچے ہون پھر اوس مین زکوۃ نہ ہوگی جب تک دوسرا سال ختم نہ ہوگا
ف یہ قول امام مالک کا ہے اور دوسرے مجتہدین اسکے خلاف مین ہین وہ کہتے ہین جس تاریخ نصاب پورا ہوا
اوس تاریخ سے ایک ایک سال کے بعد زکوۃ دینا ہوگی کہا مالک نے ایک شخص کے پاس دس دینا تھے اوس مین اوسنے
تجارت کی اور سال گذرنے سے پہلے وہ بیس دینار کو پہونچ گئے تو اوسپر زکوۃ واجب ہوگی یہ نہ ہوگا کہ وہ انتظار کرے
ایک سال گذرنے کا جب سے بیس دینار کو پہونچے ہین کیونکہ سال اوسپر جب گذرا تو اوسکے پاس بیس دینار تھے یہ دوبارہ
اوس مین زکوۃ نہ ہوگی جب تک دوسرا سال نہ گذرے کہا مالک نے ہمارے نزدیک اجماعی ہے کہ غلامون کی مزدوری
اور کرایہ مین اور مکاتب کے بدل کتابت مین زکوۃ واجب نہین ہے قلیل ہو یا کثیر جب تک مالک کے قبضے مین یہ
چیزین نہ آجاوین اور اوسپر ایک سال نہ گذر جاوے کہا مالک نے سونا اور چاندی مین اگر کئی حصے دار ہون تو
جسکا حصہ بیس دینار یا دو سو درہم تک پہونچے گا اوسپر زکوۃ واجب ہوگی اور جس کا حصہ اس سے کم ہوگا اوسپر زکوۃ
واجب نہ ہوگی اور جو سب کے حصے نصاب ہون لیکن کسی کا حصہ زیادہ کسی کا کم ہو تو ہر ایک سے زکوۃ اوسکے حصے
کے موافق لی جاوے گی بشرطیکہ ہر ایک کا حصہ نصاب کو پہونچے اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا پانچ اوقیہ سے کم چاندی مین زکوۃ نہین ہے کہا مالک نے یہ قول مجھے بہت پسند ہے کہا مالک نے اگر کسی شخص
کا چاندی اور سونا متفرق لوگون پاس ہو تو وہ سب کو جمع کرکے اوسکی زکوۃ نکالے کہا مالک نے جس شخص نے
سونا یا چاندی کمایا تو اوسپر زکوۃ نہین ہے جب تک ایک سال نہ گذرلے جس روز سے اوسکو کمایا ہے **اَلزَّكٰوةُ
فِى الْمَعَادِنِ** کانون کی زکوۃ کا بیان **عَنْ** غَيْرِ وَاحِدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ
وَسَلَّمَ قَطَعَ لِبِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ مَعَادِنَ الْقَبَلِيَّةِ وَهِيَ مِنْ نَاحِيَةِ الْفُرْعِ فَتِلْكَ الْمَعَادِنُ لَا يُؤْخَذُ
مِنْهَا اِلَى الْيَوْمِ اِلَّا الزَّكٰوةُ **ترجمہ** کئی ایک لوگون سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جاگیر دی تھین
بلال بن حارث مزنی کو کانین قبلیہ کی جو فرع کی طرف ہین تو اون کانون سے آج تک کچھ نہین لیا جاتا سوا زکوۃ
کے کہا مالک نے مین تو یہ جانتا ہون کہ کانون مین سے جو مال برآمد ہو اوس مین سے کچھ نہ لیا جاوے جبتک
قیمت اوسکی بیس دینار یا دو سو درم کو نہ پہونچے البتہ جب اسقدر قیمت کا مال نکلے تو اوس مین زکوۃ لی جاوے
اور جو اس سے بھی زیادہ کا ہو تو اوسکے حساب سے زکوۃ لی جاوے جب تک کان سے آمدنی جاری ہو اور جب
آمدنی بند ہو جاوے پھر شروع ہو تو زکوۃ بھی جب سے شروع ہوگی جیسے پہلے آمدنی مین شروع ہوئی تھی ✢

کہا مالک نے کان مثل زراعت کے ہے جیسے زراعت میں جب مال پیدا ہو تو زکوۃ لی جاوے اسی طرح کان میں جب مال بر آمد
ہو زکوۃ لی جاوے سال گذرنا ضرور نہیں ہے ف مگر فرق ہے کہ زراعت میں دسوان حصہ یا زیادہ لیا جاتا ہے
اور کان میں چالیسوان حصہ لیا جاوے گا **زَکٰوۃُ الرِّکَازِ** دفینے کی زکوۃ کا بیان **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِی الرِّکَازِ الْخُمُسُ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا رکاز میں پانچوان حصہ لیا جاوے گا کہا مالک نے کچھ اختلاف ہمارے نزدیک نہیں ہے اور میں نے اہل علم سے
بھی سنا ہے رکاز دفینہ ہے کافروں کے دفینوں میں سے جب وہ بغیر محنت کثیر اور روپیہ خرچ کیے ہوئے
مل جاوے اگر روپیہ خرچ ہو کر یا بڑی محنت سے ملا اور کبھی ملتا ہو کبھی نہ ملتا ہو تو اوس کو رکاز نہ کہیں گے
ف پس اوس میں خمس واجب نہ ہو گا بلکہ زکوۃ واجب ہو گی **مَا لَا زَکٰوۃَ فِیْهِ مِنَ الْحُلِیِّ
وَالتِّبْرِ وَالْعَنْبَرِ** بیان اون چیزوں کا جن میں زکوۃ واجب نہیں ہے جیسے زیور اور سونے چاندی کا ڈلا
اور عنبر **عَنْ** الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَتْ تَلِیْ بَنَاتِ اَخِیْهَا یَتَامٰی فِیْ
حَجْرِهَا لَهُنَّ الْحُلِیُّ فَلَا تُخْرِجُ مِنْ حُلِیِّهِنَّ الزَّکٰوۃَ ترجمہ قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت ام المومنین عائشہؓ
پرورش کرتی تہیں اپنے بہائی محمد بن ابی بکر کی یتیم بیٹیوں کو اور اونکے پاس زیور تہے تو نہیں نکالتی تہیں اوس
میں سے زکوۃ **عَنْ** نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ کَانَ یُحَلِّیْ بَنَاتِهٖ وَجَوَارِیَهُ الذَّهَبَ ثُمَّ لَا یُخْرِجُ مِنْ حُلِیِّهِنَّ
الزَّکٰوۃَ ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر اپنی بیٹیوں اور لونڈیوں کو سونے کا زیور پہناتے تھے اور اون
کے زیوروں میں سے زکوۃ نہیں نکالتے تہے ف کیونکہ زیور میں زکوۃ نہیں ہے یہی مذہب ہے ائمہ ثلثہ کا اور
اکثر علما کا اور ابو حنیفہ کے نزدیک اسکی زکوۃ واجب ہے اور اس حدیث کی تاویل یہ کی ہے کہ یتیم کے مال میں زکوۃ نہیں
ہے نہ صغیر کے کہا مالک نے جس کے پاس سونے یا چاندی کا ڈلا ہو اور اس سے نفع نہ لیا جاتا ہو مثل پہنے وغیرہ کے
تو اسکی زکوۃ واجب ہے ہر سال اوس میں سے چالیسوان حصہ لیا جاویگا مگر جب بیس دینار یا دو سو درم سے وزن میں
کم ہو تو زکوۃ واجب نہ ہو گی بلکہ زکوۃ اسی صورت میں ہو گی جب نصاب کے مقدار ہو اور اس سے منفعت نہ
لی جاوے لیکن وہ ڈلا جس سے زیور بنانا مقصود ہو یا ٹوٹا ہوا زیور جسکا درست کرنا منظور ہو تو وہ مثل
اسباب خانگی کے ہے اسمین زکوۃ نہیں ہے کہا امام مالک نے موتی اور مشک اور عنبر میں زکوۃ نہیں ہے +
زَکٰوۃُ اَمْوَالِ الْیَتَامٰی وَالتِّجَارَةُ لَهُمْ فِیْهَا یتیم کے مال کی زکوۃ کا بیان اور
جو اسمین تجارت کریگا اوسکا **عَنْ** مَالِکٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ اتَّجِرُوْا فِیْ اَمْوَالِ الْیَتَامٰی لَا تَاْکُلُهَا الزَّکٰوۃُ ترجمہ
امام مالک کو پہنچا کہ عمر بن الخطاب نے فرمایا تجارت کرو یتیموں کے مال میں تا کہ زکوۃ انکو تمام نہ کرے ف اس سے معلوم
ہوا کہ یتیم کے مال میں زکوۃ واجب ہے اور یہی قول ہے جمہور علما کا اور ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کے نزدیک اوس میں زکوۃ

نہین **عن** القاسم بن محمد انہ قال کانت عائشۃ تلینی انا واخالی یتیمین فی حجرھا فکانت تخرج من اموالنا الزکوۃ **ترجمہ** قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت اُم المومنین عائشہ پرورش کرتی تہین میری اور میرے بہائی کی دونو یتیم تہے اونکی گود مین تو نکالتی تہین ہمارے مالون مین سے زکوۃ **ف** اس حدیث سے وہ تاویل جو ابو حنیفہ نے زیور کی زکوۃ نہ نکالنے مین کی تہی رد ہو گئی **عن** مالک انہ بلغہ ان عائشۃ زوج النبی صلے اللہ علیہ وسلم کانت تعطی اموال الیتامی من یتجر لھم فیھا **ترجمہ** امام مالک کو پہنچا کہ حضرت اُم المومنین عائشہ یتیمون کا مال تجار کو دیتی تہی تا کہ وہ اُس مین تجارت کرین **عن** یحیی بن سعید انہ اشتری لبنی اخیہ یتامی فی حجرہ مالا فبیع ذلک المال بعد بمال کثیر **ترجمہ** یحیی بن سعید سے روایت ہے کہ انہون نے اپنے بہائی کے یتیم لڑکون کے واسطے کچہ مال خریدا پہر وہ مال بڑی قیمت کو بکا کہا مالک نے یتیم کے مال مین تجارت کرنا کچہ بُرا نہین ہے جب ولی یتیم کا معتبر امانت دار ہو اور اوسپر تاوان لازم نہ ہوگا اگر نقصان ہو

زکوۃ المیراث

ترکہ کی زکوۃ کا بیان **کہا** مالک نے اگر ایک شخص مر گیا اور اُس نے اپنے مال کی زکوۃ نہین دی تو اُس کی تہائی مال سے زکوۃ وصول کی جاوے نہ زیادہ اس سے اور یہ زکوۃ مقدم ہوگی اوسکی وصیتون پر کیونکہ زکوۃ مثل دین کے ہے اوسپر اسی واسطے وصیت پر مقدم کی جاوے گی مگر یہ حکم جب ہے کہ میت نے وصیت کی ہو زکوۃ ادا کرنے کی اگر وہ وصیت نہ کرے لیکن وارث اوس کے ادا کرین تو بہتر ہے مگر اون کو ضرور نہین **کہا** مالک نے ہمارے نزدیک سنت اتفاقی یہ ہے کہ وارث پر زکوۃ واجب نہین اوس مال کی جو وراثت کی رو سے اوسکو پہونچے نہ دین مین نہ اسباب مین نہ گہر مین نہ غلام مین نہ لونڈی مین البتہ ترکے مین سے جب کسی شے کو بیچے اور اُسکی قیمت پر یا زرنقد کے وصول پر ایک سال گذر جاوے تو زکوۃ واجب ہوگی **کہا** امام مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ وارث پر اوس مال کی جو وراثت کی رو سے اوسکو پہونچا زکوۃ واجب نہین ہے یہان تک کہ ایک سال اوسپر گذرے

الزکوۃ فی الدین

دین کی زکوۃ کا بیان **عن** السائب بن یزید ان عثمان بن عفان کان یقول ھذا شھر زکوتکم فمن کان علیہ دین فلیود دینہ حتی تحصل اموالکم فتؤدون منھا الزکوۃ **ترجمہ** سائب بن یزید سے روایت ہے کہ عثمان بن عفان فرماتے تہے یہ مہینہ تمہاری زکوۃ کا ہے **ف** یعنے رمضان کا مہینہ **ت** تو جس شخص پر کچہ قرض ہو تو چاہیے کہ اپنا قرض ادا کر دیوے تا کہ باقی جو مال بچ رہے اُسکی زکوۃ ادا کرے **ف** جو شخص مدیون ہو اوسکا یہی حکم ہے کہ بعد ادائے دین کے جس قدر مال اوس پاس بچے اوسکی زکوۃ ادا کرے **عن** ایوب بن ابی تمیمۃ السختیانی ان عمر بن عبد العزیز کتب فی مال قبضہ بعض الولاۃ ظلما یامرہ بردہ الی اھلہ وتؤخذ زکوتہ لما مضی من السنین ثم عقب بعد ذلک بکتاب الا تؤخذ منہ الا زکوۃ واحدۃ فانہ کان ضمارا **ترجمہ** ایوب بن ابی تمیمہ سختیانی سے روایت ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے لکہا ایک مال کے باب مین جسکو بعض حکام نے ظلم سے چہین لیا تہا کہ پہیر دین اسکو

مالک کو اور اوس مین سے زکوۃ اون برسون کی جو گذر گئے وصول کر لین پہر اوسکے بعد ایک نامہ لکہا کہ زکوۃ
اون برسون کی نہ لی جاوے کیونکہ وہ مال ضمار تہا ف ضمار اوس مال کو کہتے ہین جسکے وصول کی اسید نہ رہے
جیسے وہ مال جسکو حاکم ظالم چہین لے یا کوئی شخص قرض لے کر مکر جاوے اور گواہ نہ ہون ایسے مال مین یہ حکم ہے
کہ جب وصول ہوا اوسوقت سے جب ایک سال گذرے زکوۃ واجب ہو گی اور پیشتر سالہاے گذشتہ کی
جنمین وہ مال ضمار تہا زکوۃ واجب نہوگی **عَنْ** يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ أَنَّهُ سَأَلَ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ
لَهُ مَالٌ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ مِثْلُهُ أَعَلَيْهِ زَكَاةٌ فَقَالَ لَا **ترجمہ** یزید بن خصیفہ سے روایت ہے کہ اونہون نے پوچہا سلیمان
بن یسار سے ایک شخص کے پاس مال ہے لیکن اوسپر اوسیقدر قرض ہے کیا زکوۃ اوسپر واجب ہو بولے نہین **کہا**
مالک نے ہمارے نزدیک اس حکم مین اختلاف نہین کہ قرض کی زکوۃ واجب نہین جب تک وہ وصول نہو جاوے سو
اگر قرض کا روپیہ قرضدار پر کئی برس تک رہا پہر وصول ہوا تو ایک ہی سال کی زکوۃ واجب ہو گی۔ اگر جتنا قرض وصول
ہوا ہے وہ نصاب سے کم ہو تو اوس مین زکوۃ واجب نہو گی مگر اوس صورت مین کہ اوس شخص کے پاس اور مال
بہی ہو سو اوس مین ملا کر اوسکی بہی زکوۃ دیوے اگر اوسکے پاس اور کوئی مال نقد نہو لیکن مدیون پر اور
قرض باقی ہو تو ابہی زکوۃ واجب نہو گی لیکن جسقدر وصول ہوا ہے اوسکو یاد رکہے بعد اوسکے اگر اتنا
وصول ہوا کہ نصاب پورا ہو گیا اوسوقت زکوۃ لازم ہو گی۔ اگر اوس نے اوس مال کو جو پیشتر وصول
ہوا تہا تلف کر دیا تب بہی زکوۃ واجب ہو گی جب بعد کو اسقدر وصول ہو گیا کہ اوس سے نصاب پورا ہو جاوے
پہر جب اوسکو بیس دینار یا دو سو درم کے موافق وصول ہو گیا تو زکوۃ لازم ہو گی اب اوسکے بعد جسقدر
قلیل یا کثیر وصول کرے زکوۃ اوسکے حساب سے بڑہتی جاوے گی **کہا** مالک نے یہ جو ہمنے بیان
کیا کہ دین کئی برس تک وصول نہین ہوتا پہر وصول ہو تو ایک ہی سال کی زکوۃ لازم ہو گی اوسپر دلیل یہ ہے
کہ ایک شخص کے پاس مال تجارت برسون تک رہتا ہے جب اوسکو بیچتا ہے تو اوسکے زر ثمن پر ایک ہی زکوۃ
واجب ہو گی اسلیے کہ صاحب دین یا صاحب مال پر یہ امر لازم نہین کہ زکوۃ اوس مال یا دین کی دوسرے
مال سے نکالے بلکہ زکوۃ ہر مال کی اوسی مال مین سے دی جاوے گی نہ یہ کہ زکوۃ ایک شی کی دوسری شے
مین سے دیجاوے **کہا** مالک نے جس حکم مین ہمارے نزدیک اختلاف نہین ہے وہ یہ ہے کہ ایک
شخص کے پاس اسباب اس قدر ہے جو اوسکے ادای دین کو کافی ہے اور نقد روپیہ اوسکے سوا ہے
تو وہ نقد روپیہ کی زکوۃ دیوے **کہا** مالک نے اگر نقد اور جنس ملا کر دین اوسکے قرض کی برابر ہون تو زکوۃ
اوسپر واجب نہو گی جب تک کہ نقد اوسکے دین سے فاضل نہو اور نصاب نہو جب ایسا ہو تو اوس
سے زکوۃ دیوے **زَكَاةُ الْعُرُوضِ** اموال تجارت کی زکوۃ کا بیان **عَنْ** زُرَيْقِ بْنِ حَيَّانَ وَكَانَ

زُرَيقٌ عَلَى جَوَازِ مِصْرَ فِي زَمَانِ الْوَلِيدِ وَسُلَيْمَانَ وَعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَذَكَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ إِلَيْهِ أَنِ انْظُرْ مَنْ مَرَّ بِكَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَخُذْ مِمَّا ظَهَرَ مِنْ أَمْوَالِهِمْ مِمَّا يُدِيرُونَ بِهِ مِنَ التِّجَارَاتِ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِينَارًا دِينَارًا فَمَا نَقَصَ فَبِحِسَابِ ذَلِكَ حَتَّى تَبْلُغَ عِشْرِينَ دِينَارًا فَإِنْ نَقَصَتْ ثُلُثَ دِينَارٍ فَدَعْهَا وَلَا تَأْخُذْ مِنْهَا شَيْئًا وَمَنْ مَرَّ بِكَ مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ فَخُذْ مِمَّا يُدِيرُونَ بِهِ مِنَ التِّجَارَاتِ مِنْ كُلِّ عِشْرِينَ دِينَارًا دِينَارًا فَمَا نَقَصَ فَبِحِسَابِ ذَلِكَ حَتَّى تَبْلُغَ عَشَرَةَ دَنَانِيرَ فَإِنْ نَقَصَتْ ثُلُثَ دِينَارٍ فَدَعْهَا وَلَا تَأْخُذْ مِنْهَا شَيْئًا وَاكْتُبْ لَهُمْ بِمَا تَأْخُذُ مِنْهُمْ كِتَابًا إِلَى مِثْلِهِ مِنَ الْحَوْلِ **ترجمہ** زریق بن حیان سے روایت ہے اور وہ مقرر تھے مصر کے محصول خانہ پر ولید اور سلیمان بن الملک اور عمر بن عبد العزیز کے زمانے مین کہ عمر بن عبد العزیز نے لکھا انکو جو شخص گذرے اوپر تیرے مسلمانون مین سے تو جو مال انکا ظاہر ہو اموال تجارت مین سے تو لے اوس مین سے ہر چالیس دینار مین سے ایک دینار یعنے چالیسوان حصہ اور جو چالیس دینار سے کم ہو تو اسی حساب سے بیس دینار تک اگر بیس دینار سے ایک تہائی دینار بھی کم ہو تو اوس مال کو چھوڑ دے اور اس مین سے کچھ نہ لے اور جو تیرے اوپر کوئی ذمی گذرے تو اوسکے اموال تجارت مین سے ہر بیس دینار مین سے ایک دینار لے جو کم ہو تو اوسی حساب سے دس دینار تک اگر دس دینار سے ایک تہائی دینا بھی کم ہو تو کچھ نہ لے اور جو کچھ تو لے اوسکے ایک رسید تمام کے واسطے لکھدے **ف** تاکہ پھر اوسپہ محصول نہ لگے یہی قول ہے شافعی اور ابو حنیفہ کا اور امام مالک کے نزدیک جب محصول خانہ پر گذر کرے اگرچہ ایک ہی سال مین کئی بار تو اُس سے محصول لیا جاوے مسلمانون سے چالیسوان حصہ محصول کا لیا جاتا ہے اور کافران ذمی سے بیسوان حصہ اور کفار حربی سے دسوان حصہ لینا چاہیے ایسا ہی حضرت عمر بن خطاب نے حکم دیا تھا **کہا** مالک نے ہمارے نزدیک حکم یہ ہے کہ ایک بار جب تاجر نے اپنے مال کی زکوۃ ادا کر دی پھر اوس مال کے عوض مین اسباب کپڑا یا لونڈی غلام وغیرہ خرید کیا پھر ایک سال پورا ہونے کے اول اوسکو بیچ ڈالا زکوۃ دینے کی تاریخ سے تو اب اوسپر زکوۃ واجب نہ ہوگی جب تک ایک سال پورا نہ ہو پہلی زکوۃ کی تاریخ سے اور جو اوسنے اوس مال کو کئی برس تک نہ بیچا تو اوسپر زکوۃ نہ ہوگی جب بیچے گا تو ایک ہی زکوۃ دینا پڑے گی **کہا** مالک علیہ الرحمۃ نے ہمارے نزدیک حکم یہ ہے کہ اگر ایک شخص نے سونے یا چاندی کے عوض مین گیہون یا کھجور خریدے تجارت کے واسطے پھر مال پڑا رہا یہانتک کہ سال گذر گیا جب مال بکا تو اوسپر زکوۃ واجب ہوگی اگر نصاب کے مقدار ہو اوس کی مثال زراعت کی یا میوہ توڑنے کی سی نہ ہوگی **ف** کیونکہ زراعت جب کاٹی جاوے اور میوہ درخت کا جب تیار ہو کر اوتارے جاوین اون مین دسوان حصہ دینا پڑے گا اگرچہ سال مین دو بار ہو **کہا** امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے جب تاجر کے پاس مال تجارت ہے لیکن نقد اوسکے پاس اسقدر جمع نہین ہوتا کہ اوسمین زکوۃ واجب ہو تو ہر برس مین ایک

مالک کو اور اوس مین سے زکوۃ اون برسون کی جو گذر گئے وصول کر لین پہر اوسکے بعد ایک نامہ لکہا کہ زکوۃ
اون برسون کی نہ لی جاوے کیونکہ وہ مال ضمار تہا ف ضمار اوس مال کو کہتے ہین جسکے وصول کی امید نہ رہے
جیسے وہ مال جسکو حاکم ظالم چہین لے یا کوئی شخص قرض لے کر مکر جاوے اور گواہ نہ ہون ایسے مال مین یہ حکم ہے
کہ جب وصول ہو اوسوقت سے جب ایک سال گذرے زکوۃ واجب ہوگی اور پیشتر سالہاے گذشتہ کی
نہین وہ مال ضمار تہا زکوۃ واجب ہوگی عن یزید بن خصیفۃ انہ سال سلیمان بن یسار عن رجل
لہ مال و علیہ دین مثلہ اعلیہ زکوۃ قال لا ترجمہ یزید بن خصیفہ سے روایت ہے کہ اونہون نے پوچہا سلیمان
بن یسار سے ایک شخص کے پاس مال ہے لیکن اوسپر اسقدر قرض ہے کیا زکوۃ اوسپر واجب ہوگی نہین کہا
مالک نے ہماری نزدیک اس حکم مین اختلاف نہین کہ قرض کی زکوۃ واجب نہین جب تک وہ وصول نہ ہوجاوے سو
اگر قرض اور چند برس تک رہا پہر وصول ہوا تو ایک ہی سال کی زکوۃ واجب ہوگی۔ اگر جتنا قرض وصول
ہوا ہے وہ نصاب سے کم ہو تو اوس مین زکوۃ واجب نہ ہوگی مگر اوس صورت مین کہ اوس شخص کے پاس اور مال
بہی ہو سو اوس مین ملا کر اوسکی بہی زکوۃ دیوے اگر اوسکے پاس اور کوئی مال نقد نہ ہو لیکن مدیون پر اور
قرض باقی ہو تو ابہی زکوۃ واجب نہ ہوگی لیکن جسقدر وصول ہوا ہے اوسکو یاد رکہے بعد اوسکے اگر اتنا
وصول ہوا کہ نصاب پورا ہوگیا اوسوقت زکوۃ لازم ہو گی ۔ اگر اوس نے اوس مال کو جو پیشتر وصول
ہوا تہا تلف کر دیا تب بہی زکوۃ واجب ہوگی جب بعد کو اسقدر وصول ہوگیا کہ اوس سے نصاب پورا ہوجاوے
پہر جب اوسکو بیس دینار یا دو سو درم کے موافق وصول ہوگیا تو زکوۃ لازم ہو گی اب اوسکے بعد کسیقدر
قلیل یا کثیر وصول کرے زکوۃ اوسکے حساب سے بڑہتی جاوے گی کہا مالک نے یہ جو ہمنے بیان
کیا کہ دین کئی برس تک وصول نہین ہوتا پہر وصول ہو تو ایک ہی سال کی زکوۃ لازم ہوگی اوسپر دلیل یہ ہے
کہ ایک شخص کے پاس تجارت برسون تک رہتا ہے جب اوسکو بیچتا ہے تو اوسکے زر ثمن پر ایک ہی زکوۃ
واجب ہوگی اسلیے کہ صاحب دین یا صاحب مال پر یہ امر لازم نہین کہ زکوۃ اوس مال یا دین کی دوسرے
مال سے نکالے بلکہ زکوۃ ہر مال کی اوسی مال مین سے دی جاوے گی نہ یہ کہ زکوۃ ایک شی کی دوسری شے
مین سے دیجاوے کہا مالک نے جس حکم مین ہمارے نزدیک اختلاف نہین ہے وہ یہ ہے کہ ایک
شخص کے پاس اسباب اس قدر ہے جو اوسکے اداے دین کو کافی ہے اور نقد روپیہ اوسکے سوا ہے
تو وہ نقد روپیہ کی زکوۃ دیوے کہا مالک نے اگر نقد اور جنس ملا کر دین اوسکے قرض کی برابر ہون تو زکوۃ
اوسپر واجب نہ ہوگی جب تک کہ نقد اوسکے دین سے فاضل نہ ہو اور نصاب نہ ہو جب ایسا ہو تو اوس
سے زکوۃ دیوی زکوۃ العروض اموال تجارت کی زکوۃ کا بیان عن زریق بن حیان وکان

زُرَيْقٌ عَلٰى جَوَازِ مِصْرَ فِيْ زَمَانِ الْوَلِيْدِ وَسُلَيْمَانَ وَعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَذَكَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ كَتَبَ اِلَيْهِ
اَنِ انْظُرْ مَنْ مَرَّ بِكَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَخُذْ مِمَّا ظَهَرَ مِنْ اَمْوَالِهِمْ مِمَّا يُدِيْرُوْنَ بِهٖ مِنَ التِّجَارَاتِ مِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ دِيْنَارًا دِيْنَارًا
فَمَا نَقَصَ فَبِحِسَابِ ذٰلِكَ حَتّٰى تَبْلُغَ عِشْرِيْنَ دِيْنَارًا فَاِنْ نَقَصَتْ ثُلُثَ دِيْنَارٍ فَدَعْهَا وَلَا تَاْخُذْ مِنْهَا شَيْئًا وَمَنْ مَرَّ
بِكَ مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ فَخُذْ مِمَّا يُدِيْرُوْنَ بِهٖ مِنَ التِّجَارَاتِ مِنْ كُلِّ عِشْرِيْنَ دِيْنَارًا دِيْنَارًا فَمَا نَقَصَ فَبِحِسَابِ ذٰلِكَ حَتّٰى
تَبْلُغَ عَشَرَةَ دَنَانِيْرَ فَاِنْ نَقَصَتْ ثُلُثَ دِيْنَارٍ فَدَعْهَا وَلَا تَاْخُذْ مِنْهَا شَيْئًا وَاكْتُبْ لَهُمْ بِمَا تَاْخُذُ مِنْهُمْ كِتَابًا اِلٰى
مِثْلِهٖ مِنَ الْحَوْلِ **ترجمہ** زریق بن حیان سے روایت ہے اور وہ مقرر تھے مصر کے محصول خانہ پر ولید اور سلیمان بن
الملک اور عمر بن عبد العزیز کے زمانے مین کہ عمر بن عبد العزیز نے لکہا انکو جو شخص گذرے اوپر تیرے مسلمانون مین سے
تو جو مال انکا ظاہر ہو اموال تجارت مین سے تو لے اوس مین سے ہر چالیس دینار مین سے ایک دینار یعنے چالیسوان حصہ
اور جو چالیس دینار سے کم ہو تو اسی حساب سے بیس دینار تک اگر بیس دینار سے ایک تہائی دینار بہی کم ہو تو اوس مال
کو چہوڑ دے اور اس مین سے کچہ نہ لے اور جو تیرے اوپر کوئی ذمی گذرے تو اوسکے اموال تجارت مین سے
ہر بیس دینار مین سے ایک دینار لے جو کم ہو تو اوسی حساب سے دس دینار تک اگر دس دینار سے ایک تہائی دینار
بہی کم ہو تو کچہ نہ لے اور جو کچہ تو لے اوسکی ایک رسید لتمام کے واسطے لکہدے **ف** تاکہ پہر اوسپہ
محصول نہ لگے یہی قول ہے شافعی اور ابوحنیفہ کا اور امام مالک کے نزدیک جب محصول خانہ پر گذر کرے
اگرچہ ایک ہی سال مین کئی بار تو اوس سے محصول لیا جاوے مسلمانون سے چالیسوان حصہ محصول کا لیا
جاتا ہے اور کافران ذمی سے بیسوان حصہ اور کفار حربی سے دسوان حصہ لینا چاہیے ایسا ہی حضرت عمر
بن خطاب نے حکم دیا تہا **کہا** مالک نے ہمارے نزدیک حکم یہ ہے کہ ایک بار جب تاجر نے اپنے مال کی زکوۃ
ادا کردی پہر اوس مال کے عوض مین اسباب کپڑا یا لونڈی غلام وغیرہ خرید کیا پہر ایک سال پورا ہونے کے
اول اوسکو بیچڈالا زکوۃ دینے کی تاریخ سے تو اب اوسپر زکوۃ واجب نہ ہوگی جب تک ایک سال پورا نہو
پہلی زکوۃ کی تاریخ سے اور جو اوس نے اوس مال کو کئی برس تک نہ بیچا تو اوسپر زکوۃ نہ ہوگی جب بیچے گا
تو ایک ہی زکوۃ دینا پڑے گی **کہا** مالک علیہ الرحمۃ نے ہمارے نزدیک حکم یہ ہے کہ اگر ایک شخص نے
سونے یا چاندی کے عوض مین گیہون یا کہجور خریدے تجارت کے واسطے پہر مال پڑا رہا یہانتک کہ سال گذر
گیا جب مال بکا تو اوسپر زکوۃ واجب ہوگی اگر نصاب کے مقدار ہو اوس کی مثال نہ زراعت کی یا میوہ توڑنے کی سی
نہ ہوگی **ف** کیونکہ زراعت جب کاٹی جاوے اور میوہ درخت کا جب تیار ہوکر اوتارے جاوین
اون مین دسوان حصہ دینا پڑے گا اگرچہ سال مین دو بار ہو **کہا** امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے جب تاجر
کے پاس مال تجارت ہے لیکن نقد اوسکے پاس اسقدر جمع نہین ہوتا کہ اوسمین زکوۃ واجب ہو تو برس مین ایک

مہینہ کے اندر اسباب کی قیمت اور نقد دونون کو ملا کر دیکھین گے اگر نصاب کے مقدار ہو تو اوس مین زکوۃ واجب ہو گی
کہا مالک نے شخص خواہ کوئی تجارت کرے خواہ نکرے مال مین ہر سال ایک ہی بار زکوۃ لازم ہو گی **مَا جَاءَ فِي الْكَنْزِ** کنز کے
بیان مین **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ اَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ وَهُوَ سُئِلَ عَنِ الْكَنْزِ مَا هُوَ فَقَالَ هُوَ الْمَالُ الَّذِيْ
لَا تُؤَدّٰى مِنْهُ الزَّكٰوةُ **ترجمہ** عبد اللہ بن دینار سے روایت ہے کہ اونہون نے سنا عبد اللہ بن عمر سے کسی نے پوچھا کنز
کسے کہتے ہین جواب دیا کہ وہ مال ہے جس کی زکوۃ نہ دی جاوے **ف** کلام اللہ مین ایسے مال والے پر دکہہ
کی مار لکھی ہے وہ مال جلایا جاویگا آگ مین اور اس سے صاحب مال کو داغا جاویگا معاذ اللہ **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهُ كَانَ
يَقُوْلُ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ مَالٌ لَمْ يُؤَدِّ زَكٰوتَهُ مُثِّلَ لَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ لَهُ زَبِيْبَتَانِ يَطْلُبُهُ حَتّٰى يُمْكِنَهُ
يَقُوْلُ اَنَا كَنْزُكَ **ترجمہ** ابو ہریرہ روایت ہے کہتے تھے جس شخص کے پاس مال ہو اور وہ اوسکی زکوۃ ادا نہ کرے تو قیامت
کے روز وہ مال ایک گنجے سانپ کی صورت بنیگا جسکی دونو آنکہون پر دو سیاہ داغ ہونگے اور ڈھونڈیگا اپنے
مالک کو یہانتک کہ پاویگا اوسکو پہر کہیگا اس سے مین تیرا مال ہون جسکی زکوۃ تو نے نہین دی تہی **ف** بخاری
نے اس حدیث کو مرفوعا روایت کیا **صَدَقَةُ الْمَاشِيَةِ** زکوۃ چارپایون کی **عَنْ** مَالِكٍ اَنَّهُ قَرَاَ كِتَابَ عُمَرَ بْنِ
الْخَطَّابِ فِي الصَّدَقَةِ قَالَ فَوَجَدْتُ فِيْهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هٰذَا كِتَابُ الصَّدَقَةِ فِي اَرْبَعٍ وَّعِشْرِيْنَ مِنَ الْاِبِلِ
فَدُوْنَهَا الْغَنَمُ فِيْ كُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ وَفِيْ مَا فَوْقَ ذٰلِكَ اِلٰى خَمْسٍ وَّثَلٰثِيْنَ بِنْتُ مَخَاضٍ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ بِنْتُ مَخَاضٍ فَابْنُ
لَبُوْنٍ ذَكَرٌ وَفِيْ مَا فَوْقَ ذٰلِكَ اِلٰى خَمْسٍ وَّاَرْبَعِيْنَ بِنْتُ لَبُوْنٍ وَفِيْمَا فَوْقَ ذٰلِكَ اِلٰى سِتِّيْنَ حِقَّةٌ طَرُوْقَةُ الْفَحْلِ وَفِيْمَا
فَوْقَ ذٰلِكَ اِلٰى خَمْسٍ وَّسَبْعِيْنَ جَذَعَةٌ وَفِيْمَا فَوْقَ ذٰلِكَ اِلٰى تِسْعِيْنَ بِنْتَا لَبُوْنٍ وَفِيْمَا فَوْقَ ذٰلِكَ اِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ
حِقَّتَانِ طَرُوْقَتَا الْفَحْلِ فَمَا زَادَ عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الْاِبِلِ فَفِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ بِنْتُ لَبُوْنٍ وَفِيْ كُلِّ خَمْسِيْنَ حِقَّةٌ وَفِيْ سَائِمَةِ
الْغَنَمِ اِذَا بَلَغَتْ اَرْبَعِيْنَ اِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ شَاةٌ وَفِيْمَا فَوْقَ ذٰلِكَ اِلٰى مِائَتَيْنِ شَاتَانِ وَفِيْمَا فَوْقَ ذٰلِكَ اِلٰى ثَلٰثِ
مِائَةٍ ثَلٰثُ شِيَاهٍ فَمَا زَادَ عَلٰى ذٰلِكَ فَفِيْ كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ وَلَا يُخْرَجُ فِي الصَّدَقَةِ تَيْسٌ وَّلَا هَرِمَةٌ وَّلَا ذَاتُ عَوَارٍ اِلَّا مَا
شَاءَ الْمُصَدِّقُ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُفْتَرِقٍ وَّلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيْطَيْنِ فَاِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا
بِالسَّوِيَّةِ وَفِي الرِّقَةِ اِذَا بَلَغَتْ خَمْسَ اَوَاقٍ رُبُعُ الْعُشْرِ **ترجمہ** امام مالک نے پڑہا حضرت عمر بن خطاب کے کتاب کو صدقہ
اور زکوۃ کے باب مین اوسمین لکہا تہا بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ کتاب ہے صدقہ کی چوبیس اونٹنیون تک ہر پانچ
مین ایک بکری لازم ہے جب چوبیس سے زیادہ ہون پینتیس تک ایک برس کی اونٹنی ہے اگر ایک برس کی اونٹنی
نہ ہو تو دو برسکا ایک اونٹ ہو اس سے زیادہ مین پینتالیس اونٹ تک دو برس کی اونٹنی ہے اس سے زیادہ
مین ساٹھہ اونٹ تک تین برس کی اونٹنی ہے جو قابل ہو جفتی کے اس سے زیادہ مین پچہتر اونٹ تک
چار برس کی اونٹنی ہے اس سے زیادہ مین نوّے اونٹ تک دو اونٹنیان ہین دو دو برس کی

اس سے زیادہ مین ایکسو بیس اونٹ تک تین تین برس کی دو اونٹنیان ہین جو قابل ہون جفتی کے اس سے زیادہ مین ہر
چالیس اونٹ مین دو برس کی اونٹنی ہے اور ہر پچاس اونٹ مین تین برس کی اونٹنی ہے بکریان جو جنگل مین چرتی ہین
جب چالیس تک پہنچ جاوین ایک بکری زکوۃ کی لازم ہوگی ایکسو بیس بکریون تک اس سے زیادہ مین دوسو بکریون تک دو بکریان لازم ہونگی اس سے
زیادہ مین تین سو بکریون تک تین بکریان بعد اسکے ہر سیکڑے مین ایک بکری دینا ہوگی اور زکوۃ مین بکرا نہ لیا جاویگا اسیطرح بوڑھا اور عیب دار
مگر جب زکوۃ لینے والے کی راے مین مناسب ہو اور جدا جدا مندے ایک نکیے جاوین گے اسی طرح ایک مند اجدا
جدا نہ کیا جاوے گا زکوۃ کے خوف سے **فائدہ** مثلاً ایک شخص پاس چالیس بکریان تہین او سپر ایک بکری لازم تہی
جب زکوۃ لینے والا آیا تو چالیس کو دو جگہ کر دیا تاکہ زکوۃ دینا نہ پڑے یا چالیس چالیس بکریان دو آدمیون کی تہین اون
مین دو بکریان زکوۃ کی چاہیین جب زکوۃ لینے والا آیا تو دونون کو ایک جگہ کر دیا تاکہ ایک ہی بکری لازم آوے۔

ف اور جو دو آدمی شریک ہون تو وہ آپس مین رجوع کر لین برابر کا حصہ لگا کر اور چاندی مین جب پانچ اوقیہ ہو
تو چالیسون حصہ لازم آویگا

مَا جَاءَ فِي صَدَقَةِ الْبَقَرِ

گاے بیل کی زکوۃ کا بیان **عَنْ** طَاؤسٍ الْيَمَانِيِّ
اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ الْاَنْصَارِيَّ اَخَذَ مِنْ ثَلَاثِيْنَ بَقَرَةً تَبِيْعًا وَمِنْ اَرْبَعِيْنَ بَقَرَةً مُسِنَّةً وَاُتِيَ بِمَا دُوْنَ ذٰلِكَ فَاَبٰى اَنْ يَّاْخُذَ
مِنْهُ شَيْئًا وَقَالَ لَمْ اَسْمَعْ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ شَيْئًا حَتّٰى اَلْقَاهُ فَاَسْاَلَهُ فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ يَّقْدَمَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ **ترجمہ** طاوس یمانی سے روایت ہے کہ معاذ بن جبل نے تیس گاؤن مین ایک گاے
ایک برس کی لی اور چالیس گایون مین دو برس کی ایک گاے لی اور اس سے کم مین کچہ نہ لیا اور کہا کہ نہین سنا مین نے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اس باب مین کچہ تو مین پوچھون گا آپ سے پس وفات پائی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے معاذ بن جبل کے آنے سے پہلے کہا مالک نے جس شخص کی بکریان جدا جدا ہون کے پاس یا زیادہ کے پاس مختلف شہرون
مین ہون تو وہ سب کو جوڑ کر اکٹھا زکوۃ دیوے اسی طرح پر اگر کسی شخص کا سونا چاندی مختلف لوگون کے پاس ہو تو وہ
سب جوڑ کر اکٹھا زکوۃ دیوے کہا مالک نے ایک شخص کے پاس بہیڑ بکریان دونون ہین تو سبکو ایک ساتہ گن لین گے
اگر نصاب کے موافق ہو تو زکوۃ ہوگی کیونکہ بہیڑ بہی بکریون ہی کے شمار مین ہین اور حضرت عمر بن الخطاب رض کی کتاب مین
موجود ہے چرنیوالے بکریون مین ہر چالیس مین ایک بکری ہے تو اگر بہیڑین زیادہ ہون اور بکریان کم ہون اور
اسکے مالک پر ایک راس زکوۃ کی واجب ہو تو بہیڑ لے جاویگی اور جو بکریان زیادہ ہون اور بہیڑ کم ہون تو بکری لی
جاویگی اگر بہیڑ اور بکریان برابر ہون تو زکوۃ لینے والے کو اختیار ہے جس مین سے چاہے ایک اس سے لیوے کہا
مالک نے اسیطرح عربی اور بختی اونٹ دونو کو ملا کر زکوۃ لین گے کیونکہ دونو قسم کے اونٹ اونٹ مین داخل ہین اگر
عربی زیادہ ہون اور اوسکے مالک پر ایک مہار واجب ہو تو عربی لین گے اور جو بختی زیادہ ہون تو بختی لین گے اگر دونو
برابر ہون اختیار ہے جس مین سے چاہے لین **ف** عربی وہ اونٹ ہے جس کے مان باپ دونو عرب کے ہون اور

بختی وہ اونٹ جس کے ماں عجمی اور باپ عربی یا باپ عجمی اور ماں عربی ہو منسوب ہے طرف بخت نصر کی اور بعضوں نے اسکو
خبی پڑہا ہے بخت جیسے بختی جیسے ہتیر اونٹ کہا مالک نے اسیطرح گائے بہینس دونوں ایک جنس ہین دونون کو ملاکر اکٹہا زکوۃ لینا
چاہیے لیکن اگر گائے زیادہ ہون اور بہینس کم اور مالک پر ایک اس واجب ہو تو گائے لینا چاہیے اور جو بہینس زیادہ
ہون تو بہینس لینا چاہیے اور جو دونون برابر ہون تو اختیار ہے جس مین سے چاہے لے اور جو گائے بہی بقدر نصاب
ہون اور بہینس بہی بقدر نصاب تو دونون مین سے زکوۃ لینا چاہیے **ف** مثلاً ایک شخص کے پاس تیس گائے ہین
اور تیس بہینس تو ایک گائے ایک سال کی اور ایک بہینس ایک سال کی لی جاوے کہا مالک نے جس شخص نے جانور
حاصل کیے اونٹ یا گائے یا بکری تو اوسپر زکوۃ نہین ہے جب تک ایک سال نہ گذر جاوے اوس روز سے جس روز
وہ جانور اس کے پاس آئے ہین مگر جب پہلے سے اوس کے پاس جانور بقدر نصاب موجود ہون مثلاً پانچ اونٹ یا تیس
گائین یا چالیس بکریان تو اگر کسی شخص کے پاس پانچ اونٹ یا تیس گائین یا چالیس بکریان تہین اب اوس نے اور اونٹ یا اور
بکریان حاصل کین خرید یا ہبہ یا میراث سے تو وہ اونکی زکوۃ اپنے پہلے جانورون کے ساتہہ دیوے اگرچہ ان
پچہلے جانورون پر ایک سال نہ گذرے البتہ اگر پہلے جانورون کی زکوۃ دے چکنے کے بعد یہ جانور بخریدی
یا ترکہ مین آئے تو اب زکوۃ ان کی نہ دے بلکہ سال آیندہ جب اگلے جانورون کی زکوۃ دے گا اون کے ساتہہ
انکی بہی زکوۃ دیوے کہا مالک نے اسکی مثال چاندی کی سی ہے ایک شخص نے اوسکی زکوۃ دیکر اوس کے بدلے
مین کچہ سامان خرید کیا اب جس نے سامان بیچا اوسپر بہی زکوۃ واجب تہی اوس نے بہی اس چاندی کی زکوۃ دی تو مشتری
نے آج زکوۃ دی اور بایع نے کل زکوۃ دی کہا مالک نے اگر کسی شخص کے پاس نصاب سے کم بکریان تہین پہر اوس نے
اور بکریان خریدین یا میراث مین پائین جو نصاب سے زیادہ ہوگئین تو اوسپر زکوۃ واجب نہ ہوگی جب تک ایک سال
نہ گذر جاوے خرید یا ترکہ پانے کی تاریخ سے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ جب کسی شخص کے پاس اسقدر جانور ہون
اونٹ یا گائے یا بکریان جس مین زکوۃ نہین ہے تو یہ نصاب شمار نہ کیا جاوے گا جب تک ہر قسم کے جانور نصاب
کے مقدار نہ ہون اگر نصاب کے مقدار ہون گے تو اوس کے ساتہہ جتنے جانور اوس قسم کے ملین گے انکی زکوۃ
اوس نصاب کے ساتہہ دینا پڑے گی خواہ یہ جانور قلیل ہون یا کثیر **فائدہ** حاصل مطلب یہ ہے
کہ اگر بکریان یا گائے یا اونٹ نصاب کے موافق ہون تو اب جتنی بکریان یا گائے یا اونٹ نئے آوین گے
ان کی زکوۃ اپنے ہمجنس نصاب کے ساتہہ دینا ہوگی اگرچہ اس نئی آمدنی پر سال نہ گذرے برخلاف اسکے اگر جانور
نصاب سے کم کسی کے پاس ہون اور پہر نئی آمدنی اسقدر ہو کہ نصاب پورا ہو جاوے یا نصاب سے بڑہ جاوے تو
زکوۃ واجب نہ ہوگی جب تک ایک سال کامل اس نئی آمدنی پر نہ گذرے کہا مالک نے اگر کسی شخص کے پاس
اونٹ یا گائے یا بکریان نصاب کے موافق ہون پہر نئی آمدنی ہو تو انکی زکوۃ بہی اس نصاب کے ساتہہ جو پہلے

سے نہ اوتینا پڑے گی کہا مالک نے یہ قول بہت پسند ہے مجھکو کہا مالک نے جس قسم کا جانور کسیپر زکوۃ مین واجب ہو
پھر اوس قسم کا جانور اوس پاس نہ نکلے مثلاً اگر ایک برس کی اونٹنی واجب ہو اور وہ نہ نکلی تو دو برس کا اونٹ لے لیا
جاوے اور جو دو برس یا تین برس یا چار برس کی اونٹنی واجب ہو اور وہ نہ نکلے تو خرید کرکے دیدیوے اور
قیمت کا دینا میرے نزدیک اچھا نہیں ہے کہا مالک نے جو اونٹ پانی کھینچتے ہین یا جو بیل جو کھیتے ہین یا
ہل چلاتے ہین اگر مقدار نصاب کے ہون تو اون مین زکوۃ واجب ہوگی **صدقۃ الخلطاء** شرکت کے
مال کی زکوۃ کا بیان **کہا** مالک نے اگر دو آدمی شریک ہون جانورون مین اس طرح کہ چرواہا ایک ہو اور نر جانور
بھی ایک ہون اور جانورون کے رہنے کا مکان بھی ایک ہو اور پانی پلانے کا ڈول بھی ایک ہو تو اون دونون
آدمیون کو خلیطان کہین گے اگر ہر ایک اون مین سے اپنے مال کو پہچانتا ہو اور جو کوئی اپنے مال کو دوسرے کے مال سے تمیز
نہ کر سکتا ہو تو اون کو شریکان کہین گے **کہا** مالک نے خلیطان پر زکوۃ واجب نہین ہوتی جب تک ہر ایک کا مال
بقدر نصاب کے نہ ہو **کہا** مالک نے اس مسئلہ کی تفسیر یہ ہے کہ مثلاً ایک خلیط کی چالیس بکریان یا زیادہ ہین اور
دوسرے خلیط کی چالیس سے کم ہین تو جس کے چالیس یا زیادہ ہین اوسی پر زکوۃ واجب ہے اور جس کی چالیس سے کم
ہین اوسپر زکوۃ واجب نہین ہے **کہا** مالک نے اگر ہر خلیط کی بکریان نصاب کے موافق ہون تو دونون سے ملا کر زکوۃ
لی جاوے گی تو اگر ایک خلیط کی ہزار بکریان یا کم ہین اور دوسرے کی چالیس بکریان یا زیادہ ہین تو وہ دونو
خلیطان آپس مین زیادتی دوسرے سے پھیر لیوین گے اپنے اپنے مال کے موافق ہزار بکریون پر اوس کے موافق
زکوۃ کا حصہ ہوگا اور چالیس بکریون پر اوس کے موافق حصہ ہوگا **ف** پس اگر زکوۃ لینے والے نے دس بکریان
زکوۃ کی ہزار بکریون والے سے لے لین تو وہ چالیس بکریون والے سے دس حصے چھبیس حصون مین سے پھیر لیگا
اس واسطے کہ ایک ہزار چالیس بکریان کل ہین اونکی چھبیس ۲۶ چالیسے ہوئے اون مین سے ایک حصہ چالیس والے
پر لازم ہے اور پچیس حصے ہزار والے پر تو ہر بکری کے چھبیس حصے کیے گیے اور پچیس پچیس حصے ہر ایک
مین سے ہزار والے کے ہوے اور ایک ایک حصہ چالیس والے کا دس بکریان دی گئین تو دس حصے چالیس
والے پر چھبیس حصون مین سے ایک بکری کے پڑے اب فرض کیجیے کہ ایک ایک بکری کی قیمت ۲۶-۲۶ آنے
تھی تو کل دام ہزار بکریون والے پر پڑے مگر دس آنے وہ چالیس بکری والے سے پھیر لیگا۔ اور جو زکوۃ
لینے والے نے دس بکریان چالیس والے سے لین تو وہ نو بکریان اور سولہ حصے چھبیس ۲۶ حصون مین سے ایک
بکری کے ہزار والے سے پھیر لیگا (محلی) زرقانی نے یہ لکھا ہے کہ اگر ہزار والے سے دس بکریان لی گئین تو وہ ایک بکری
چالیس والے سے پھیر لے گا اور جو چالیس والے سے دس بکریان لی گئین تو وہ نو بکریان ہزار والے
سے پھیر لیگا مگر یہ حساب صحیح نہین ہو سکتا البتہ یہ بات ابوحنیفہ کے مذہب پر بن جاتی ہے جو کہتے ہین ہر ایک سے

جدا زکوة لی جاوے گی اور خلط کا کچھ اثر نہ ہوگا شاید یہ سہو ہے زرقانی سے واللہ اعلم و احکم بالصواب کہا مالک نے اونٹون مین خلیطان کا حکم مثل بکریون کے خلیطان کی ہے دونون سے زکوة اکٹھا لی جاوے گی جب ہر ایک کے پاس اونٹ بقدر نصاب کے ہوں کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ اونٹون سے کم مین زکوة نہین ہے اور عمر بن الخطاب نے فرمایا کہ چرنے والے بکریون مین جب چالیس ہوجاوین تو ایک بکری ہے کہا مالک نے یہ قول بہت پسند ہے مجھکو اور عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جدا جدا مال اکٹھے نہ کیے جاوین اور اکٹھا جدا جدا نہ کیے جاوین زکوة کے خوف سے یہ حکم جانورون کے مالکون کو ہے کہا مالک نے تفسیر اس قول کی یہ ہے کہ مثلاً تین آدمیون کے چالیس چالیس بکریان تہین تو ہر ایک پر ایک بکری واجب تہی جب زکوة لینے والا آیا تو اون تینون نے اپنی بکریون کو یکجا کر دیا تہا کہ ایک ہی بکری دینا پڑے اس بات سے ممانعت ہوئی اور مثلاً خلیطان ہین ہر ایک کی ایک سو ایک ایک بکریان ہین تو سب ملا کر دو سو دو بکریان ہین اون مین تین بکریان لازم آتی ہین جب زکوة لینے والا آیا تو اون دونو نے اپنی اپنی بکریون کو جدا کر دیا تاکہ ایک ہی ایک بکری لازم آوے اوس سے ممانعت ہوئی **مَا جَاءَ فِيمَا يُعْتَدُّ بِهِ مِنَ السَّخْلِ فِي الصَّدَقَةِ** بکریون کی تعداد مین بچون کو بہی شمار کرنے کا بیان **عَنْ** سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بَعَثَهُ مُصَدِّقًا فَكَانَ يَعُدُّ عَلَى النَّاسِ بِالسَّخْلِ فَقَالُوْا تَعُدُّ عَلَيْنَا بِالسَّخْلِ وَلَا تَاْخُذُ مِنْهُ شَيْئًا فَلَمَّا قَدِمَ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ عُمَرُ نَعَمْ تَعُدُّ عَلَيْهِمْ بِالسَّخْلَةِ يَحْمِلُهَا الرَّاعِي وَلَا نَاْخُذُهَا وَلَا نَاْخُذُ الْاَكُوْلَةَ وَلَا الرُّبَّى وَلَا الْمَاخِضَ وَلَا فَحْلَ الْغَنَمِ وَنَاْخُذُ الْجَذَعَةَ وَالثَّنِيَّةَ وَذٰلِكَ عَدْلٌ بَيْنَ غِذَاءِ الْغَنَمِ وَخِيَارِهِ **ترجمہ** سفیان بن عبد اللہ کو عمر بن الخطاب نے مصدق یعنے زکوة وصول کرنے والا کرکے بہیجا تو وہ بکریون مین بچے کو بہی شمار کرتے تہے لوگون نے کہا تم بچون کو شمار مین داخل کرتے ہو لیکن بچہ نہین لیتے ہو تو جب آئے وہ عمر بن الخطاب پاس بیان کیا اون سے یہ امر تو کہا حضرت عمر نے ہان ہم گنتے ہین بچون کو بلکہ اوس بچے کو جسکو چرواہا اوٹہا کر لے چلتا ہے لیکن نہین لیتے اوسکو اور نہ موٹی بکری کو جو کہانے کے واسطے موٹی کی جاوے اور نہ اس بکری کو جو اپنے بچہ کو پالتی ہو اور نہ حاملہ کو اور نہ نر کو اور لیتے ہین ہم ایک سال یا دو سال کی بکری کو جو متوسط ہے نہ بچہ ہے نہ بوڑہی ہے نہ بہت عمدہ ہے کہا مالک نے اگر کسی شخص کی بکریان نصاب سے کم ہون اور مصدق کے آنے سے ایک دن پہلے وہ بکریان بچہ جنین اور نصاب پورا ہوجاوے تو اوس پر زکوة لازم ہوگی اس لیے کہ اون کی بکری کی بکریون مین داخل ہے اور یہ مسئلہ مخالف ہے اوس مسئلہ کے کہ ایک شخص پاس نصاب سے کم بکریان ہون پہر خرید یا میراث یا ہبہ کی وجہ سے اور بکریان آجاوین نظیر اس مسئلہ کی یہ ہے کہ ایک شخص کے پاس کسی قسم کا اسباب جسکی قیمت نصاب سے کم ہو پہر وہ اوسکو اسقدر نفع سے بیچے جو نصاب کو پہونچ جاوے تو زکوة نفع کی راس المال کی ساتہہ لازم آویگی اور اگر نفع اوسکا ہبہ یا میراث

بکریون کی تعداد مین بچون کو بہی شمار کرنے کا بیان

ہوتا تو زکوٰۃ واجب ہوتی جب تک اُسپر ایک سال نگذرتا ہبہ یا میراث کے روز سے کہا مالک نے سو بچے بکریون کی بکریون مین مل اصل مین جیسے کہ نفع مالکا اُس مال مین داخل ہے کہا مالک نے ایک امر خلاف ہے وہ یہ ہے کہ اگر کسی پاس سونا یا چاندی نصاب کے موافق ہو پھر وہ ورمال کما دے تو اس فائدہ کی زکوٰۃ دینا لازم نہ آویگی جب تک اُسپر ایک سال نگذری اور اگر کسی پاس بکریان یا گائین یا اونٹ ایک قسم مقدار نصاب کی ہو پھر اور بکریان یا گائین یا اونٹ حاصل کرے تو انکی زکوٰۃ پہلے ہم جنس جانورونکے ساتھ ملکر لازم آوے گی کہا مالک نے یہ تقریر بہت اچھی ہے اسباب مین جو مینے سنا سب تقریرون سے

اَلْعَمَلُ فِیْ صَدَقَۃِ عَامَیْنِ اِذَا اجْتَمَعَتَا

جب دو سال کی زکوٰۃ کسی پر واجب ہو جاوے اُسکے طریقے کا بیان کہا مالک نے اگر کسی شخص کے پاس سو اونٹ ہون اور زکوٰۃ لینے والا اُسکے پاس آوے یہانتک کہ دوسرا سال بھی گذر جاوے اُسوقت زکوٰۃ لینے والا آوے اور تمام اونٹ اوسکی مر چکے ہون مگر پانچ اونٹ باقی رہجاوین تو زکوٰۃ لینے والا ان پانچ اونٹون کی زکوٰۃ دو سال کی لیگا یعنے دو بکریان لیوے گا اسواسطے کہ زکوٰۃ اُس مال کی دینا ہوتی ہے جو زکوٰۃ کے روز موجود ہو تو اگر اُسکے جانور مرجاوین یا بڑہ جاوین تو زکوٰۃ اسی حساب سے لیجاویگی اور جو صاحب مال پر کئی سال کی زکوتین واجب ہو جاوین تو مصدق اسیقدر مال کی زکوٰۃ لیگا جتنا اُسکے پاس باقی رہا ہو اگر اُسکے تمام جانور ہلاک ہو گئے یا اسقدر ہلاک ہو گئے کہ باقی ماندہ نصاب سے کم رہ گئے تو نہ اُسپر زکوٰۃ ہوگی نہ تاوان لازم ہوگا سالہای گذشتہ کی زکوٰۃ کا

اَلنَّھْیُ عَنِ التَّضْیِیْقِ عَلَی النَّاسِ فِی الصَّدَقَۃِ

زکوٰۃ مین لوگون کو تنگ کرنیکی ممانعت **عَنْ** عَائِشَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّھَا قَالَتْ مُرَّ عَلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِغَنَمٍ مِّنَ الصَّدَقَۃِ فَرَاٰی فِیْھَا شَاۃً حَافِلًا ذَاتَ ضَرْعٍ عَظِیْمٍ فَقَالَ مَا ھٰذِہِ الشَّاۃُ فَقَالُوْا شَاۃٌ مِّنَ الصَّدَقَۃِ فَقَالَ عُمَرُ مَا اَعْطٰی ھٰذِہٖ اَھْلُھَا وَھُمْ طَائِعُوْنَ لَا تَفْتِنُوا النَّاسَ لَا تَاْخُذُوْا حَزَرَاتِ الْمُسْلِمِیْنَ نَکِّبُوْا عَنِ الطَّعَامِ

ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضہ کے پاس بکریان آئین زکوٰۃ کی اُسمین ایک بکری تھی بہت دودہ والی تو پوچھا آپنے یہ بکری کیسی ہے لوگون نے کہا زکوٰۃ کی بکری ہے حضرت عمر رضہ نے فرمایا کہ اسکے مالک نے کبھی اسکو خوشی سے نہ دیا ہوگا لوگون کو فتنے مین نہ ڈالو اُنکے بہترین اموال نہ لو اور باز آؤ اُنکے رزق چھین لینے سے **ف** یعنے دودہ والی بکری پر گویا اُنکا رزق موقوف ہے اوسی دودہ پر انکی گذر ہے وہ نہ لیا کرو **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ یَحْیَی بْنِ حَبَّانَ اَنَّہٗ قَالَ اَخْبَرَنِیْ رَجُلَانِ مِنْ اَشْجَعَ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَۃَ الْاَنْصَارِیَّ کَانَ یَاْتِیْھِمْ مُصَدِّقًا فَیَقُوْلُ لِرَبِّ الْمَالِ اَخْرِجْ اِلَیَّ صَدَقَۃَ مَالِکَ فَلَا یَقُوْدُ اِلَیْہِ شَاۃً فِیْھَا وَفَاءٌ مِّنْ حَقِّہٖ اِلَّا قَبِلَھَا **ترجمہ** محمد بن یحییٰ بن حبان سے روایت ہے کہ خبر دی مجھکو دو شخصون نے قبیلہ اشجع سے کہ محمد بن مسلمہ انصاری رضہ آتے تھے زکوٰۃ لینے کو تو کہتے تھے صاحب مال سے لاؤ

جدا زکوٰۃ لی جاوے گی اور خلط کا کچھ اثر نہ ہوگا شاید یہ سہو ہے زرقانی سے واللہ اعلم و احکم بالصواب کہا مالک نے
اونٹوں میں خلیطان کا حکم مثل بکریوں کے خلیطان کی ہے دونوں سے زکوٰۃ اکٹھا لی جاوے گی جب ہر ایک کے پاس
اونٹ بقدر نصاب کے ہوں کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے اور
عمر بن خطاب نے فرمایا کہ چرنے والے بکریوں میں جب چالیس ہو جاویں تو ایک بکری ہے کہا مالک نے یہ قول بہت پسند
ہے مجھکو اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جدا جدا مال اکٹھے نہ کیے جاویں اور اکٹھا جدا جدا نہ کیے جاویں زکوٰۃ کے
ڈر سے تو یہ حکم جانوروں کے مالکوں کو ہے کہا مالک نے تفسیر اس قول کی یہ ہے کہ مثلاً تین آدمیوں کے چالیس چالیس
بکریاں تھیں تو ہر ایک پر ایک بکری واجب تھی جب زکوٰۃ لینے والا آیا تو ان تینوں نے اپنی بکریوں کو یکجا کر دیا تھا
کہ ایک ہی بکری دینا پڑے اس بات سے ممانعت ہوئی اور مثلاً خلیطان میں سے ہر ایک کی ایک سو ایک ایک سو
ایک بکریاں تھیں تو سب ملا کر دو سو دو بکریاں ہیں ان میں تین بکریاں لازم آتی ہیں جب زکوٰۃ لینے والا آیا تو ان دونوں
نے اپنی اپنی بکریوں کو جدا کر دیا تاکہ ایک ہی ایک بکری لازم آوے اوس سے ممانعت ہوئی **مَاجَاءَ فِيمَا يُعْتَدُّ بِهِ مِنَ السَّخْلِ فِي الصَّدَقَةِ** بکریوں کی تعداد میں بچوں کو بھی شمار کرنے کا بیان **عَنْ** سُفْيَانَ بْنِ
عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بَعَثَهُ مُصَدِّقًا فَكَانَ يَعُدُّ عَلَى النَّاسِ بِالسَّخْلِ فَقَالُوا تَعُدُّ عَلَيْنَا بِالسَّخْلِ وَلَا تَأْخُذُ
مِنْهُ شَيْئًا فَلَمَّا قَدِمَ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ عُمَرُ نَعَمْ تَعُدُّ عَلَيْهِمْ بِالسَّخْلَةِ يَحْمِلُهَا الرَّاعِي
وَلَا تَأْخُذُهَا وَلَا تَأْخُذُ الْأَكُولَةَ وَلَا الرُّبَّى وَلَا الْمَاخِضَ وَلَا فَحْلَ الْغَنَمِ وَتَأْخُذُ الْجَذَعَةَ وَالثَّنِيَّةَ وَذٰلِكَ
عَدْلٌ بَيْنَ غِذَاءِ الْغَنَمِ وَخِيَارِهِ **ترجمہ** سفیان بن عبداللہ کو عمر بن الخطاب نے مصدق یعنے زکوٰۃ وصول کرنے والا
کرکے بھیجا تو وہ بکریوں میں بچے کو بھی شمار کرتے تھے لوگوں نے کہا تم بچوں کو شمار میں داخل کرتے ہو لیکن بچہ نہیں لیتے
ہو تو جب آئے وہ عمر بن الخطاب پاس بیان کیا ان سے یہ امر تو کہا حضرت عمر نے ہاں ہم گنتے ہیں بچوں کو بلکہ اوس
بچے کو جسکو چرواہا اوٹھا کرلے چلتا ہے لیکن نہیں لیتے اوسکو اور نہ موٹی بکری کو جو کھانے کے واسطے موٹی کی
جاوے اور نہ اس بکری کو جو اپنے بچہ کو پالتی ہو اور نہ حاملہ کو اور نہ نر کو اور لیتے ہیں ہم ایک سال یا دو سال کی
بکری کو جو متوسط ہے نہ بچہ ہے نہ بوڑہی ہے نہ بہت عمدہ ہے **کہا مالک نے** اگر کسی شخص کی بکریاں نصاب سے کم
ہوں اور مصدق کے آنے سے ایک دن پہلے وہ بکریاں بچہ جنیں اور نصاب پورا ہو جاوے تو اوس پر زکوٰۃ لازم
ہوگی اس لیے کہ اون بکری کی بکریوں میں داخل ہے اور یہ مسئلہ مخالف ہے اس مسئلہ کے کہ ایک شخص پاس
نصاب سے کم بکریاں ہوں پھر خرید یا میراث یا ہبہ کے وجہ سے اور بکریاں آجاویں نظیر اس مسئلہ کی یہ ہے کہ ایک
شخص کے پاس کسی قسم کا اسباب جسکی قیمت نصاب سے کم ہو پھر وہ اوسکو بقصد نفع کے بیچے پیچھے بیچے جو
نصاب کو پہونچ جاوے تو زکوٰۃ نفع کی راس المال کی ساتھ لازم آویگی اور اگر نفع اوسکا ہبہ یا میراث

بکریون کی تعداد مین بچون کو بھی شمار کرنے کا بیان

ہوتا تو زکوۃ واجب ہوتی جب تک اُسپر ایک سال نگذرتا ہبہ یا میراث کے روز سے کہا مالک نے سو بچے بکریوں کی
بکریوں میں داخل ہیں جیسے کہ نفع مال کا اُس مال میں داخل ہے کہا مالک نے ایک اور خلاف ہے وہ یہ ہے کہ اگر کسی پاس
سونا یا چاندی نصاب کے موافق ہو پھر وہ اور مال کما وے تو اس فائدہ کی زکوۃ دینا لازم نہ آویگی جب تک اُسپر ایک سال گذری
اور اگر کسی پاس بکریاں یا گائیں یا اونٹ ایک قسم مقدار نصاب کی ہو پھر اور بکریاں یا گائیں یا اونٹ حاصل کرے تو
اُنکی زکوۃ پہلے ہمجنس جانوروں کی ساتھ ملکر لازم آوے گی کہا مالک نے یہ تقریر بہت اچھی ہے اسباب میں جو میں نے سنا
سب تقریروں سے **اَلْعَمَلُ فِیْ صَدَقَۃِ عَامَیْنِ اِذَا اجْتَمَعَتَا** جب دو سال کی زکوۃ کسی
پر واجب ہو جاوے اُسکے طریقے کا بیان کہا مالک نے اگر کسی شخص کے پاس سو اونٹ ہوں اور زکوۃ لینے والا
اُسکے پاس آوے یہانتک کہ دوسرا سال بھی گذر جاوے اُس وقت زکوۃ لینے والا آوے اور تمام اونٹ اُسکی
مر چکے ہوں مگر پانچ اونٹ باقی رہجاویں تو زکوۃ لینے والا ان پانچ اونٹوں کی زکوۃ دو سال کی لیلیگا یعنے دو
بکریاں لیوے گا اسواسطے کہ زکوۃ اُس مال کی دینا ہوتی ہے جو زکوۃ کے روز موجود ہو تو اگر اُسکے جانور
مر جاویں یا بڑھ جاویں تو زکوۃ اسی حساب سے لیجاویگی اور جو صاحب مال پر کئی سال کی زکوتیں واجب ہو جاویں
تو مصدق اسیقدر مال کی زکوۃ لیگا جتنا اُسکے پاس باقی رہا ہو اگر اُسکے تمام جانور ہلاک ہو گئے یا اسقدر
ہلاک ہو گئے کہ باقی ماندہ نصاب سے کم رہ گئے تو نہ اُسپر زکوۃ ہوگی نہ تاوان لازم ہوگا سالہای گذشتہ کی زکوۃ
کا **اَلنَّھْیُ عَنِ التَّضْیِیْقِ عَلَی النَّاسِ فِی الصَّدَقَۃِ** زکوۃ میں لوگوں کو تنگ
کرنیکی ممانعت **عَنْ** عَائِشَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّھَا قَالَتْ مُرَّ عَلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِغَنَمٍ مِّنَ
الصَّدَقَۃِ فَرَاٰی فِیْھَا شَاۃً حَافِلًا ذَاتَ ضَرْعٍ عَظِیْمٍ فَقَالَ مَا ھٰذِہِ الشَّاۃُ فَقَالُوْا شَاۃٌ مِّنَ الصَّدَقَۃِ فَقَالَ
عُمَرُ مَا اَعْطٰی ھٰذِہٖ اَھْلُھَا وَھُمْ طَائِعُوْنَ لَا تَفْتِنُوا النَّاسَ لَا تَاْخُذُوْا حَزَرَاتِ الْمُسْلِمِیْنَ نَکِّبُوْا عَنِ الطَّعَامِ
ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضہ کے پاس بکریاں آئیں زکوۃ کی اُسمیں ایک
بکری دیکھی بہت دودھ والی تو پوچھا آپنے یہ بکری کیسی ہے لوگوں نے کہا زکوۃ کی بکری ہے حضرت عمر رضہ نے
فرمایا کہ اسکے مالک نے کبھی اسکو خوشی سے نہ دیا ہوگا لوگوں کو فتنے میں نہ ڈالو اُنکے بہترین اموال نہ لو اور باز
آؤ اُنکے رزق چھین لینے سے **ف** یعنے دودھ والی بکری پر گویا اُنکا رزق موقوف ہے اوسی دودھ پر
اُنکی گذر ہے وہ نہ لیا کرو **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ یَحْیَی بْنِ حِبَّانَ اَنَّہٗ قَالَ اَخْبَرَنِیْ رَجُلَانِ مِنْ اَشْجَعَ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ
مَسْلَمَۃَ الْاَنْصَارِیَّ کَانَ یَاْتِیْھِمْ مُصَدِّقًا فَیَقُوْلُ لِرَبِّ الْمَالِ اَخْرِجْ اِلَیَّ صَدَقَۃَ مَالِکَ فَلَا
یَقُوْدُ اِلَیْہِ شَاۃً فِیْھَا وَفَاءٌ مِّنْ حَقِّہٖ اِلَّا قَبِلَھَا **ترجمہ** محمد بن یحییٰ بن حبان سے روایت ہے کہ خبر دی مجھکو
دو شخصوں نے قبیلہ اشجع سے کہ محمد بن مسلمہ انصاری رضہ آتے تھے زکوۃ لینے کو تو کہتے تھے صاحب مال سے لاؤ

جدا زکوٰۃ لی جاوے گی اور خلط کا کچھ اثر نہ ہوگا شاید یہ بھوے ہے زرقانی سے واللہ اعلم واحکم بالصواب کہا مالک نے
اونٹوں میں خلیطان کا حکم مثل بکریوں کے خلیطان کی ہے دونوں سے زکوٰۃ اکٹھالی جاوے گی جب ہر ایک کے پاس
اونٹ بقدر نصاب کے ہوں کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے اور
عمر بن الخطاب نے فرمایا کہ چرنے والے بکریوں میں جب چالیس ہو جاوین تو ایک بکری ہے کہا مالک نے یہ قول بہت پسند
ہے مجھ کو اور عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جدا جدا مال اکٹھے نہ کیے جاوین اور اکٹھا جدا جدا نہ کیے جاوین زکوٰۃ
کے خوف سے یہ حکم جانوروں کے مالکوں کو ہے کہا مالک نے تفسیر اس قول کی یہ ہے کہ مثلاً تین آدمیوں کے چالیس چالیس
بکریاں ہیں تو ہر ایک پر ایک بکری واجب تھی جب زکوٰۃ لینے والا آیا تو ان تینوں نے اپنی بکریوں کو یکجا کر دیا تھا
کہ ایک ہی بکری دینا پڑے اس بات سے ممانعت ہوئی اور مثلاً خلیطان میں سے ہر ایک کی ایک سو ایک ایک
ایک بکریاں ہیں تو سب ملا کر دو سو دو بکریاں ہیں ان میں تین بکریاں لازم آتی ہیں جب زکوٰۃ لینے والا آیا تو ان دونوں
نے اپنی اپنی بکریوں کو جدا کر دیا تا کہ ایک ہی ایک بکری لازم آوے اوس سے ممانعت ہوئی **مَا جَاءَ فِيمَا يُعْتَدُّ**

بکریوں کی تعداد میں بچوں کو بھی شمار کرنے کا بیان

بِهِ مِنَ السَّخْلِ فِي الصَّدَقَةِ بکریوں کی تعداد میں بچوں کو بھی شمار کرنے کا بیان **عَنْ** سُفْيَانَ بْنِ
عَبْدِ اللهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بَعَثَهُ مُصَدِّقًا فَكَانَ يَعُدُّ عَلَى النَّاسِ بِالسَّخْلِ فَقَالُوا تَعُدُّ عَلَيْنَا بِالسَّخْلِ وَلَا تَأْخُذُ
مِنْهُ شَيْئًا فَلَمَّا قَدِمَ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ عُمَرُ نَعَمْ تَعُدُّ عَلَيْهِمْ بِالسَّخْلَةِ يَحْمِلُهَا الرَّاعِي
وَلَا نَأْخُذُهَا وَلَا نَأْخُذُ الْاَكُولَةَ وَلَا الرُّبَّى وَلَا الْمَاخِضَ وَلَا فَحْلَ الْغَنَمِ وَنَأْخُذُ الْجَذَعَةَ وَالثَّنِيَّةَ وَذٰلِكَ
عَدْلٌ بَيْنَ غِذَاءِ الْغَنَمِ وَخِيَارِهِ **ترجمہ** سفین بن عبد اللہ کو عمر بن الخطاب نے مصدق یعنے زکوٰۃ وصول کرنے والا
کرکے بھیجا تو وہ بکریوں میں بچے کو بھی شمار کرتے تھے لوگوں نے کہا تم بچوں کو شمار میں داخل کرتے ہو لیکن بچہ نہیں لیتے
ہو تو جب آئے وہ عمر بن الخطاب پاس بیان کیا ان سے یہ امر تو کہا حضرت عمرؓ نے ہاں ہم گنتے ہیں بچوں کو بلکہ اوس
بچے کو جسکو چرواہا اوٹھا کر لے چلتا ہے لیکن نہیں لیتے اوسکو اور نہ موٹی بکری کو جو کھانے کے واسطے موٹی کی
جاوے اور نہ اس بکری کو جو اپنے بچہ کو پالتی ہو اور نہ حاملہ کو اور نہ نر کو البتہ لیتے ہیں ہم ایک سال یا دو سال کی
بکری کو جو متوسط ہے نہ بچہ ہے نہ بوڑھی ہے نہ بہت عمدہ ہے کہا مالک نے اگر کسی شخص کی بکریاں نصاب سے کم
ہوں اور مصدق کے آنے سے ایک دن پہلے وہ بکریاں بچے جنیں اور نصاب پورا ہو جاوے تو اوس پر زکوٰۃ لازم
ہوگی اس لیے کہ اون کی بکریوں کی بکریوں میں داخل ہے اور یہ مسئلہ مخالف ہے اوس مسئلہ کے کہ ایک شخص پاس
نصاب سے کم بکریاں ہوں پھر خرید یا میراث یا ہبہ کی وجہ سے اور بکریاں آجاوین نظیر اس مسئلہ کی یہ ہے کہ ایک
شخص کے پاس کسی قسم کا اسباب جسکی قیمت نصاب سے کم ہو پھر وہ اوسکو اسقدر نفع سے بیچے کہ بیچنے سے جو
نصاب کو پہنچ جاوے تو زکوٰۃ نفع کی راس المال کی ساتھ لازم آویگی اور اگر نفع اوسکا ہبہ یا میراث

ہوتا تو زکوٰۃ واجب ہوتی جب تک اُسپر ایک سال نہ گذرتا ہبہ یا میراث کے روز سے کہا مالک نے سو بچے بکریون کی بکریون مین داخل ہین جیسے کہ نفع مالکا اُس مال مین داخل ہے کہا مالک نے ایک اور خلاف ہے وہ یہ ہے کہ اگر کسی پاس سونا یا چاندی نصاب کے موافق ہو پھر وہ اور مال کما وے تو اس فائدہ کی زکوٰۃ دینا لازم نہ آویگی جب تک اُسپر ایک سال نہ گذری اور اگر کسی پاس بکریان یا گائین یا اونٹ ایک قسم مقدار نصاب کی ہو پھر اور بکریان یا گائین یا اونٹ حاصل کری تو اُنکی زکوٰۃ پہلے ہمجنس جانورونکی ساتھہ ملکر لازم آوے گی کہا مالک نے یہ تقریر بہت اچھی ہے اسباب مین جو مینے سنا سب تقریرون سے

اَلْعَمَلُ فِیْ صَدَقَةِ عَامَیْنِ اِذَا اجْتَمَعَتَا جب دو سال کی زکوٰۃ کسی پر واجب ہو جاوے اُسکے طریقے کا بیان کہا مالک نے اگر کسی شخص کے پاس سو اونٹ ہون اور زکوٰۃ لینے والا اُسکے پاس آوے یہانتک کہ دوسرا سال بھی گذر جاوی اُسوقت زکوٰۃ لینے والا آوے اور تمام اونٹ اُسکی مر چکے ہون مگر پانچ اونٹ باقی رہجاوین تو زکوٰۃ لینے والا ان پانچ اونٹون کی زکوٰۃ دو سال کی لیلیگا یعنے دو بکریان لیوے گا اسواسطے کہ زکوٰۃ اُسی مال کی دینا ہوتی ہے جو زکوٰۃ کے روز موجود ہو تو اگر اُسکے جانور مر جاوین یا بڑہ جاوین تو زکوٰۃ اسی حساب سے لیجاویگی اور جو صاحب مال پر کئی سال کی زکوتین واجب ہو جاوین تو مصدق اسیقدر مال کی زکوٰۃ لیگا جتنا اُسکے پاس باقی رہا ہو اگر اُسکے تمام جانور ہلاک ہو گئے یا اسقدر ہلاک ہو گئی کہ باقی ماندہ نصاب سے کم رہ گئے تو اُسپر زکوٰۃ ہوگی نہ تاوان لازم ہوگا سالہای گذشتہ کی زکوٰۃ کا

اَلنَّهْیُ عَنِ التَّضْیِیْقِ عَلَی النَّاسِ فِی الصَّدَقَةِ زکوٰۃ مین لوگون کو تنگ کرنیکی ممانعت **عَنْ** عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ مُرَّ عَلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِغَنَمٍ مِنَ الصَّدَقَةِ فَرَاٰی فِیْهَا شَاةً حَافِلًا ذَاتَ ضَرْعٍ عَظِیْمٍ فَقَالَ مَا هٰذِهِ الشَّاةُ فَقَالُوْا شَاةٌ مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ عُمَرُ مَا اَعْطٰی هٰذِهٖ اَهْلُهَا وَهُمْ طَائِعُوْنَ لَا تَفْتِنُوا النَّاسَ لَا تَاْخُذُوْا حَزَرَاتِ الْمُسْلِمِیْنَ نَکِّبُوْا عَنِ الطَّعَامِ

ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضہ کے پاس بکریان آئین زکوٰۃ کی اُسمین ایک بکری تھی بہت دودہ والی تو پوچھا آپنے یہ بکری کیسی ہے لوگون نے کہا زکوٰۃ کی بکری ہے حضرت عمر رضہ نے فرمایا کہ اسکے مالک نے کبھی اسکو خوشی سے نہ دیا ہوگا لوگون کو فتنے مین نہ ڈالو اُنکے بہترین اموال نہ لو اور باز آؤ اُنکے رزق چھین لینے سے **ف** یعنے دودہ والی بکری پر گویا اُنکا رزق موقوف ہے اوسی دودہ پر اُنکی گذر ہے وہ نہ لیا کرو **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ یَحْیَی بْنِ حِبَّانَ اَنَّهٗ قَالَ اَخْبَرَنِیْ رَجُلَانِ مِنْ اَشْجَعَ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَةَ الْاَنْصَارِیَّ کَانَ یَاْتِیْهِمْ مُصَدِّقًا فَیَقُوْلُ لِرَبِّ الْمَالِ اَخْرِجْ اِلَیَّ صَدَقَةَ مَالِكَ فَلَا یَقُوْدُ اِلَیْهِ شَاةً فِیْهَا وَفَاءٌ مِنْ حَقِّهٖ اِلَّا قَبِلَهَا **ترجمہ** محمد بن یحییٰ بن حبان سے روایت ہے کہ خبر دی مجھکو دو شخصون نے قبیلہ اشجع سے کہ محمد بن مسلمہ انصاری رضہ آتے تھے زکوٰۃ لینے کو تو کہتے تھے صاحب مال سے لاؤ

ف جب دو سال کی زکوٰۃ [illegible]

ف زکوٰۃ مین لوگون کو تنگ کرنے کی ممانعت

میرے پاس زکوۃ آتی ہے اور مالی ہو وہ جو بکری لیا کر تا اگر وہ زکوۃ کے لائق ہوتی تو قبول کر لیتے کہا مالک نے ہمارے نزدیک
سنت یہ ہے ... پہنچنے آپ نہیں ہے ... عمر کو یا زکوۃ لینے مین سے ہا لوگون پر تنگی نہ ہونے پاوے اور جو کوئی زکوۃ مین قبول کیا جا
ف ... لیا وہ زکوۃ کے قابل ہو **اَخْذُ الصَّدَقَةِ وَمَنْ يَجُوْزُ لَهٗ اَخْذُهَا** صدقہ دینا اور جن
لوگون کو لینا درست ہے انکا بیان **عَنْ** عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ
اِلَّا لِخَمْسَةٍ لِغَازٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ لِعَامِلٍ عَلَيْهَا اَوْ لِغَارِمٍ اَوْ لِرَجُلٍ اشْتَرَاهَا بِمَالِهٖ اَوْ لِرَجُلٍ لَهٗ جَارٌ مِسْكِيْنٌ فَتَصَدَّقَ عَلَى
الْمِسْكِيْنِ فَاَهْدَى الْمِسْكِيْنُ لِلْغَنِيِّ ترجمہ عطا ابن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زکوۃ درست
نہین مالدار کو مگر پانچ آدمیون کو درست ہے ایک غازی یعنے جو جہاد کرتا ہو اللہ کی راہ مین دوسرے جو عامل ہو زکوۃ کا یعنے
زکوۃ کو وصول و تحصیل کرتا ہو تیسرے مدیون یعنے جو قرضدار ہو چوتھے جو زکوۃ کے مال کو خرید لیوے اپنے مال کے
عوض مین پانچوین جو مسکین ہمسایہ کے پاس سے بطور ہدیہ کے دے کہا مالک نے ہمارے نزدیک زکوۃ کی تقسیم کا یہ حکم
ہے کہ یہ کام حاکم کی رای پر موقوف ہے جس قسم کے لوگ زیادہ حاجت رکھتے ہون یا شمار مین زیادہ ہون انکو دیوے
جب تک حاکم کی رای مین مناسب ہو پھر سال دو سال یا زیادہ کے بعد دوسری قسم کے لوگون کو بھی دے سکتا ہے بہرحال
اہل حاجت اور عدد کو مقدم رکھے جہان ہوئے اپنے ملک مین اہل علم کو اسی پر پایا **ف** کلام اللہ مین آٹھ قسم کے
لوگون کو زکوۃ دینے کا حکم ہے پہلے فقرا دوسرے مساکین تیسرے عاملین زکوۃ یعنے تحصیل کرنیوالے زکوۃ کے
چوتھے وہ کافر جنکو اسلام کی رغبت دینا منظور ہو انکو مؤلفۃ القلوب کہتے ہین پانچوین قرضدار چھٹے غازی ساتوین
مسافر آٹھوین مکاتب ائمہ ثلثہ کے نزدیک امام کو اختیار ہے کہ ان قسمون مین سے جس قسم کے لوگون کو زیادہ حاجتمند
زیادہ مستحق پاوے انکو زکوۃ دیوے مگر شافعی کے نزدیک آٹھون قسم کے لوگون کو دینا چاہیے کہا مالک نے
عامل کا کچھ حصہ مقرر نہین ہے زکوۃ مین بلکہ حاکم کو اختیار ہے کہ جسقدر مناسب ہو دیوے **مَا جَاءَ فِيْ اَخْذِ الصَّدَقَاتِ**
وَالتَّشْدِيْدِ فِيْهَا زکوۃ نہ دینے والون پر سختی کا بیان **عَنْ** مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ قَالَ
لَوْ مَنَعُوْنِيْ عِقَالًا لَجَاهَدْتُّهُمْ عَلَيْهِ ترجمہ امام مالک سے روایت ہے کہ ابو بکر صدیق رض نے فرمایا اگر نہ دینگے رسی بھی
اونٹ باندھنے کی تو مین جہاد کرونگا انپر **ف** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد چند لوگ عرب کے کافر
ہو گئے اور دین اسلام سے باہر ہو گئے اور بعضون نے زکوۃ دینے سے انکار کیا مگر اور دین کی باتون کا اقرار کرتے تھے حضرت
ابو بکر نے فرمایا قسم خدا کی مین لڑونگا اس شخص سے جو نماز اور زکوۃ مین فرق کرے کیونکہ زکوۃ مال کا حق ہے قسم خدا کی
اگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت مین ایک رسی دیتے تھے اور اب نہ دینگے تو انپر جہاد کرونگا یہ روایت صحیحین
مین موجود ہے **عَنْ** زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّهٗ قَالَ شَرِبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَبَنًا فَاَعْجَبَهٗ فَسَاَلَ الَّذِيْ سَقَاهُ مِنْ اَيْنَ
هٰذَا اللَّبَنُ فَاَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ وَرَدَ عَلٰى مَاءٍ قَدْ سَمَّاهُ فَاِذَا نَعَمٌ مِّنْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ وَهُمْ يَسْقُوْنَ فَحَلَبُوْا لِيْ مِنْ اَلْبَانِهَا فَجَعَلْتُهٗ

ف عمرو ... [illegible]

ف ... [illegible]

فِی سِقَائِی فَھُوَ ھٰذَا فَاَدْخَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ یَدَہٗ فَاسْتَقَاءَہٗ ترجمہ زید بن اسلم رہ سے روایت ہی کہ حضرت عمر بن الخطاب رض نے دودہ پیا تو انکو بہلا معلوم ہوا پوچہا کہ دودہ کہان سے آیا جو لایا تہا وہ بولا کہ مین ایک پانی پر گیا تہا اور اُسکا نام بہاین لیا وہانپر جانور زکوۃ کے پانی پی رہے تہی لوگون نے انکا دودہ نچوڑ کر مجہے دیا مینے اپنی مشک مین رکہہ لیا وہیی دودہ تہا جو آپ نے پیا تو حضرت عمر رض نے اپنا ہاتہہ منہ مین ڈالکر قی کی **ف** اسواسطے کہ وہ دودہ زکوۃ کا تہا اور زکوۃ مالدار کو درست نہین ہے کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ جو کوئی اُس چیز کو جو اللہ کی طرف سے مقرر ہے روکے اور مسلمانون کو لینے نہ دے تو مسلمانون پر جہاد کرنا اُس شخص سے لازم ہے یہانتک کہ لے لین اُس حق کو

عَنْ مَالِكٍ اَنَّہٗ بَلَغَہٗ اَنَّ عَامِلًا لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ کَتَبَ اِلَیْہِ یَذْکُرُ اَنَّ رَجُلًا مَنَعَ زَکٰوۃَ مَالِہٖ فَکَتَبَ اِلَیْہِ عُمَرُ اَنْ دَعْہُ وَلَا تَاْخُذْ مِنْہُ زَکٰوۃً مَعَ الْمُسْلِمِیْنَ قَالَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ الرَّجُلَ فَاشْتَدَّ عَلَیْہِ فَاَدّٰی بَعْدَ ذٰلِكَ زَکٰوۃَ مَالِہٖ فَکَتَبَ عَامِلُ عُمَرَ اِلَیْہِ یَذْکُرُ ذٰلِكَ فَکَتَبَ اِلَیْہِ عُمَرُ اَنْ خُذْھَا مِنْہُ ترجمہ امام مالک کو پہونچا کہ ایک عامل نے عمر بن عبد العزیز کو لکہا کہ ایک شخص اپنے مال کی زکوۃ نہین دیتا تو عمر نے جواب مین لکہا کہ چہوڑ دے اُسکو اور مسلمانون کے ساتہ اُس سے زکوۃ نہ لیا کر یہ خبر اُس شخص کو پہونچی اُسکو برا معلوم ہوا اور اپنے مال کی زکوۃ ادا کر دی بعد اُسکے عامل نے عمر کو اطلاع کی اُنہون نے جواب مین لکہا کہ لے لے زکوۃ کو اس شخص سے

زَکٰوۃُ مَا یُخْرَصُ مِنْ ثِمَارِ النَّخِیْلِ وَالْاَعْنَابِ

پہلون اور میوون کی زکوۃ کا بیان

عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ وَعَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْعُیُوْنُ وَالْبَعْلُ الْعُشْرُ وَمَا سُقِیَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ ترجمہ سلیمان بن یسار اور بسر بن سعید سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بارانی اور نہر یا چشمہ یا تالاب کی زمین ہو یا اس کہجور مین جسکو پانی کی حاجت نہو دسوان حصہ زکوۃ کا ہے اور جو زمین پانی سینچ کر تر کیجاوے اُسمین بیسوان حصہ زکوۃ کا ہے **عَنْ** ابْنِ شِھَابٍ اَنَّہٗ قَالَ لَا یُؤْخَذُ فِیْ صَدَقَۃِ النَّخْلِ الْجُعْرُوْرُ وَلَا مُصْرَانُ الْفَارَۃِ وَلَا عِذْقُ ابْنِ حُبَیْقٍ قَالَ وَھُوَ مِثْلُ الْغَنَمِ یُعَدُّ عَلٰی صَاحِبِ الْمَالِ وَلَا یُؤْخَذُ مِنْہُ فِی الصَّدَقَۃِ ترجمہ ابن شہاب زہری نے کہا کہ کہجور کی زکوۃ مین جعرور (ایک قسم کی خراب کہجور ہے جو سوکہنے سے تھوڑا ہو جاتی ہے) اور مصران الفارہ اور عذق بن حبیق نہ لیجاوینگے اور مثال اُنکی بکریون کی سی ہے کہ صاحب مال کے مال کی شمار مین اس قسم کی شمار کیجاوینگی لیکن لی نہ جاوینگی **ف** مصران الفارہ اور عذق بن حبیق بہی ردی کہجورون کی قسم ہین۔ کہا مالک نے مثال اسکی بکریون کی ہے کہ بکریون کے شمار مین بچون کو بہی گن لین گے مگر بچے زکوۃ مین لیے نہ جاوینگے اور کبہی پہل ایسے رہتے ہین جو زکوۃ مین لینے کے قابل نہین ہوتے بوجہ عمدگی کے جیسے کہجورین سے بردی اور جو مثال ہی اُسکے اسی طرح جو پہل خراب ہو وہ بہی نہین لیے جاوینگے بلکہ متوسط قسم کا مال لیا جاویگا کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اتفاقی ہے کہ کسی پہل کا تخمینہ کیا جاوےگا مگر کہجور اور انگور کا انکا تخمینہ کیا جاوےگا جب وہ

فصل پہلون اور میوون کی زکوۃ کا بیان

میرے پاس کوئی آدمی ایسا پہنچے کہ وہ جو بکری لیا ہو اگر وہ زکوٰۃ کے لائق ہوتی تو قبول کر لیتے کہا مالک نے ہمارے نزدیک

سنت یہ ہے کہ جب کوئی اپنے شہر سے باہر اپنا مال لیکر جاوے زکوٰۃ دینے میں ان مالون پر تنگی نہ کیجاوے اور جو زمین قبول کیا جائے

ف لیتا ہو زکوٰۃ کے قابل ہو **اَخْذُ الصَّدَقَةِ وَمَنْ يَجُوزُ لَهُ اَخْذُهَا** صدقہ لینا اور جن

لوگون کو لینا درست ہے انکا بیان **عَنْ** عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ

اِلَّا لِخَمْسَةٍ لِغَازٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ لِعَامِلٍ عَلَيْهَا اَوْ لِغَارِمٍ اَوْ لِرَجُلٍ اشْتَرَاهَا بِمَالِهِ اَوْ لِرَجُلٍ لَهُ جَارٌ مِسْكِيْنٌ فَتُصُدِّقَ عَلَى

الْمِسْكِيْنِ فَاَهْدَى الْمِسْكِيْنُ لِلْغَنِيِّ ترجمہ عطا بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زکوٰۃ درست

نہیں ہے مالدار کو مگر پانچ آدمیون کو درست ہے پہلے غازی یعنے جو جہاد کرتا ہو اللہ کی راہ مین دوسرے جو عامل ہو زکوٰۃ کا یعنے

زکوٰۃ کو وصول یا تحصیل کرتا ہو تیسرے مدیون یعنے جو قرضدار ہو چوتھے جو زکوٰۃ کے مال کو خرید لیوے اپنے مال کے

عوض مین پانچوین جو مسکین ہمسایہ کے پاس سے بطور ہدیہ کے دی کہا مالک نے ہمارے نزدیک زکوٰۃ کی تقسیم کا یہ حکم

ہے کہ یہ کام حاکم کی رای پر موقوف ہے جس قسم کے لوگ زیادہ حاجت رکھتے ہون یا شمار مین زیادہ ہون انکو دیوے

جب تک حاکم کی رای مین مناسب ہو یہ حال دو سال یا زیادہ کے بعد دوسرے قسم کے لوگون کو بھی دے سکتا ہے بہرحال

اہل حاجت اور عدد کو مقدم رکھے جہان ہو یہ اپنے ملک مین اہل علم کو اسی پر پایا **ف** کلام اللہ مین آٹھ قسم کے

لوگون کو زکوٰۃ دینے کا حکم ہے پہلے فقرا دوسرے مساکین تیسرے عاملین زکوٰۃ یعنے تحصیل کرنیوالے زکوٰۃ کے

چوتھے وہ کافر جنکو اسلام کے لیے کچھ دیا جاوے اور انکا دل پرچایا جاوے انکو مولفۃ القلوب کہتے ہین پانچوین قرضدار چھٹے غازی ساتوین

مسافر آٹھوین مکاتب ائمہ ثلثہ کے نزدیک امام کو اختیار ہے کہ ان قسمون مین سے جس قسم کے لوگون کو زیادہ حاجتمند

اور مستحق پاوے انکو زکوٰۃ دیوے مگر شافعی کے نزدیک آٹھون قسم کے لوگون کو دینا چاہیے کہا مالک نے

عامل کا حصہ مقرر نہین ہے زکوٰۃ مین بلکہ حاکم کو اختیار ہے کہ جسقدر مناسب ہو دیوے **مَا جَاءَ فِيْ اَخْذِ الصَّدَقَاتِ**

وَالتَّشْدِيْدِ فِيْهَا زکوٰۃ نہ دینے والون پر سختی کا بیان **عَنْ** مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ قَالَ

لَوْ مَنَعُوْنِيْ عِقَالًا لَجَاهَدْتُهُمْ عَلَيْهِ ترجمہ امام مالک سے روایت ہے کہ ابوبکر صدیق رض نے فرمایا اگر نہ دینگے رسی بھی

اونٹ باندھنے کی تو مین جہاد کرونگا انپر **ف** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد چند لوگ عرب کے کافر

ہو گئے اور دین اسلام سے باہر ہو گئے اور انہون نے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا مگر اور دین کی باتون کا اقرار کرتے تھے حضرت

ابوبکر نے فرمایا قسم خدا کی مین لڑونگا اس شخص سے جو نماز اور زکوٰۃ مین فرق کرے کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے قسم خدا کی

اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین ایک رسی دیتے تھے اور اب نہ دینگے تو انپر جہاد کرونگا یہ روایت صحیحین

مین موجود ہے **عَنْ** زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّهُ قَالَ شَرِبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَبَنًا فَاَعْجَبَهُ فَسَاَلَ الَّذِيْ سَقَاهُ مِنْ اَيْنَ

هٰذَا اللَّبَنُ فَاَخْبَرَهُ اَنَّهُ وَرَدَ عَلٰى مَاءٍ قَدْ سَمَّاهُ فَاِذَا نَعَمٌ مِّنْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ وَهُمْ يَسْقُوْنَ فَحَلَبُوْا لِيْ مِنْ اَلْبَانِهَا فَجَعَلْتُهُ

فِي سِقَائِي فَهُوَ هٰذَا فَادْخَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَدَهُ فَاسْتَقَاءَهُ ترجمہ زید بن اسلم رہ سے روایت ہی کہ حضرت عمر بن الخطاب رہ نے دودہ پیا تو انکو بہلا معلوم ہوا پوچہا کہ دودہ کہان سے آیا جو لایا تہا وہ بولا کہ مین ایک پانی پر گیا تہا اور اُسکا نام بیان کیا وہانپر جانور زکوۃ کے پانی پی رہے تہے لوگون نے انکا دودہ نچوڑکر مجہے دیا مینے اپنی مشک مین رکہہ لیا وہ یہی دودہ تہا جو آپ نے پیا تو حضرت عمر رہ نے اپنا ہاتہہ منہ مین ڈالکر قی کی **ف** اسواسطے کہ وہ دودہ زکوۃ کا تہا اور زکوۃ مالدار کو درست نہین ہے کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ جو کوئی اُس چیز کو جو اللہ کی طرف سے مقرر ہے روکے اور مسلمانون کو لینے نہ دے تو مسلمانون پر جہاد کرنا اُس شخص سے لازم ہے یہانتک کہ لے لین اُس حق کو

عن مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عَامِلاً لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ كَتَبَ اِلَيْهِ يَذْكُرُ اَنَّ رَجُلاً مَنَعَ زَكٰوةَ مَالِهٖ فَكَتَبَ اِلَيْهِ عُمَرُ اَنْ دَعْهُ وَلَا تَاْخُذْ مِنْهُ زَكٰوةً مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ الرَّجُلَ فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ فَاَدّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ زَكٰوةَ مَالِهٖ فَكَتَبَ عَامِلُ عُمَرَ اِلَيْهِ يَذْكُرُ ذٰلِكَ فَكَتَبَ اِلَيْهِ عُمَرُ اَنْ خُذْهَا مِنْهُ ترجمہ امام مالک کو پہونچا کہ ایک عامل نے عمر بن عبد العزیز کو لکہا کہ ایک شخص اپنے مال کی زکوۃ نہین دیتا تو عمر نے جواب مین لکہا کہ چہوڑ دے اُسکو اور مسلمانون کے ساتہہ اُس سے زکوۃ نہ لیا کر یہ خبر اُس شخص کو پہونچی اُسکو برا معلوم ہوا اور اپنے مال کی زکوۃ ادا کر دی بعد اُسکے عامل نے عمر کو اطلاع کی اُنہون نے جواب مین لکہا کہ لے لے زکوۃ کو اس شخص سے

زَكٰوةُ مَا يُخْرَصُ مِنْ ثِمَارِ النَّخِيْلِ وَالْاَعْنَابِ پہلون اور میوون کی زکوۃ کا بیان

عن سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ وَعَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْعُيُوْنُ وَالْبَعْلُ الْعُشْرُ وَمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ ترجمہ سلیمان بن یسار اور بسر بن سعید سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بارانی اور زیر چشمہ یا تالاب کی زمین مین اُس کہجور مین جسکو پانی کی حاجت نہو دسوان حصہ زکوۃ کا ہے اور جو زمین پانی سینچ کر تر کیجاوے اُسمین بیسوان حصہ زکوۃ کا ہے

عن ابْنِ شِهَابٍ اَنَّهٗ قَالَ لَا يُؤْخَذُ فِيْ صَدَقَةِ النَّخْلِ الْجُعْرُوْرُ وَلَا مُصْرَانُ الْفَارَةِ وَلَا عَذْقُ ابْنِ حُبَيْقٍ قَالَ وَهُوَ مِثْلُ الْغَنَمِ يُعَدُّ عَلٰى صَاحِبِ الْمَالِ وَلَا يُؤْخَذُ مِنْهُ فِي الصَّدَقَةِ ترجمہ ابن شہاب زہری نے کہا کہ کہجور کی زکوۃ مین جعرور (ایک قسم کی خراب کہجور ہے جو سوکہنے سے تہوڑا ہو جاتی ہے) اور مصران الفارہ اور عذق بن حبیق نہ لیجاوینگے اور مثال انکی بکریون کی سی ہے کہ صاحب مال کے مال کی شمار مین اس قسم کی شمار کیجاوینگی لیکن لی نہ جاوینگی **ف** مصران الفارہ اور عذق بن حبیق بہی ردی کہجورون کی قسم مین سے کہا مالک نے مثال اسکی بکریون کی ہے کہ بکریون کے شمار مین بچون کو بہی گن لین گے مگر بچے زکوۃ مین لیے نہ جاوینگے اور کبہی پہل ایسے ہوتے ہین جو زکوۃ مین لینے کے قابل نہین ہوتے بوجہ ردگی کے جیسے کہجورین سوکہ کر ردی درجہ تک پہونچ جاتی ہین اسکے اسی طرح جو پہل خراب ہو وہ بہی نہین لیے جاوینگے بلکہ متوسط قسم کا مال لیا جاویگا کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اتفاقی ہے کہ کسی پہل کا تخمینہ نہ کیا جاویگا مگر کہجور اور انگور کا انکا تخمینہ کیا جاوے گا جب وہ

فا پہلون اور میوون کی زکوۃ کا بیان

نکل آوین اور انکی بہدیت کا بہتری کے ساتھ حال معلوم ہو جاوی اور بیع انکی درست ہو جاوی **ف** عربی مین اس تخمینہ کو خرص کہتے ہین یعنے جب پھل درخت پر لگے ہون انکا اندازہ کر لینا۔ بعد پکنے اور سوکھنے کے مقدار ہونگے بعد کو مالک مال کو اجازت دینا۔ وہ پھلون کو اپنے کام مین صرف کرے پھر اسکے حساب سے زکوٰۃ ادا کر دیوے **ف** اسکی وجہ یہ ہے کہ کھجور اور انگور پکنے کے آگے کہائے جاتے ہین تو اُسکا اندازہ کر لین گے تاکہ لوگون کو دقت نہ ہو اور اسکی مالک کو سپرد کر دینگے کہاوین اُسکو یا بیچین پھر زکوٰۃ ادا کرینگے اُس حساب سے کہا مالک نے جو پھل ایسے ہین کہ کچے کہائے نہین جاتے بلکہ بعد پکنے کے کہائے جاتے ہین انکا اندازہ کرنا درست نہین بلکہ جب مالک انکو کاٹ کوٹ کر صاف کر کے دانے نکالین تو جو دانے ہین بطور سے اسکی زکوٰۃ ہو لیجاوے کہا مالک نے ہمارے نزدیک اس مسلہ مین اختلاف نہین ہے کہا مالک نے ہمارے نزدیک اتفاقی مسلہ یہ ہے کہ کھجور کا تخمینہ کیا جاوے جب وہ درخت مین لگی ہو لیکن یہ ضرور ہے کہ اسکی بہدیت کا بہتری کے ساتھ حال معلوم ہو جاوے اور اسکی بیع درست ہو جاوے پھر لیجاوے زکوٰۃ اسکی جب کٹنے کا موسم آوے اگر بعد تخمینہ کے اُن پھلون پر کوئی آفت آوے جس سے تمام پھل تلف ہو جاوین تو زکوٰۃ واجب ہوگی البتہ اگر پانچ وسق کے مقدار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صاع سے باقی رہ جاوین تو اُس قدر کی زکوٰۃ واجب ہوگی اور جسقدر تلف ہو گئے انکی زکوٰۃ نہ ہوگی کہا مالک نے انگور کا بھی یہی حکم ہے کہا مالک نے اگر کسی شخص کے متفرق قطعات ہون یا متفرق اموال مین کئی شریک ہون اور مال ہر شریک یا قطعہ کا اس مقدار کو نہ پہونچا ہو جسمین زکوٰۃ واجب ہوتی ہو تو اگر ہر شریک کے سب حصے یا تمام قطعات ملا کر نصاب کو پہونچین تو زکوٰۃ واجب ہوگی ورنہ واجب ہوگی

زَكٰوةُ الْحُبُوْبِ وَالزَّيْتُوْنِ

غلون اور زیتون کی زکوٰۃ کا بیان

عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ سَاَلَ ابْنَ شِهَابٍ عَنِ الزَّيْتُوْنِ فَقَالَ فِيْهِ الْعُشْرُ ترجمہ امام مالک نے پوچھا ابن شہاب سے کہ زیتون مین کیا واجب ہے بولے دسوان حصہ **ف** زیتون سے مراد اسکے دانے ہین جسمین سے تیل نکلتا ہے اور تیل کو زیت کہتے ہین کہا مالک نے زیتون مین دسوان حصہ جب واجب ہے کہ اُسکے دانے نکالکر پانچ وسق کو پہونچین اگر اُس سے کم ہو تو اُسمین زکوٰۃ نہ ہوگی کہا مالک نے زیتون مثل کھجور کی ہے اگر وہ باران یا چشمہ سے پرورش ہوتا ہو یا خود بخود پیدا ہوا اور اسمین پانی کی حاجت نہ ہو تو اسمین دسوان حصہ لازم ہوگا اور جو پانی سینچ کر اُسمین دیا جاوے تو بیسوان حصہ لازم ہوگا اور زیتون کا خرص کرنا جب وہ درخت مین لگا ہو درست نہین ہے کہا جتنے قسم کے غلے ہین جنکو لوگ کہاتے ہین یا رکھ چھوڑتے ہین اگر بارش سے یا چشمہ کے پانی سے پیدا ہون یا انکو پانی کی احتیاج نہ ہو اُسمین دسوان حصہ لازم ہے اور جنمین پانی سینچ کر دیا جاوے اُنمین بیسوان حصہ لازم ہے جب وہ پانچ وسق کے مقدار ہون ہر وسق ساٹھ صاع کا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے صاع سے اور جو اس سے زیادہ ہون تو بھی اسی کے حساب سے زکوٰۃ لیجاوے کہا مالک نے جن غلون مین زکوٰۃ واجب ہے وہ یہ ہین گیہون اور جو پوست دار اور بے پوست اور جوار اور

غلون اور زیتون کی زکوٰۃ کا بیان

چینا اور چاول اور مسور اور ماش اور لوبیا اور تل اور جو مشابہ ہون انکی ان غلون مین سے جو کہائی جاتی مین تو ان
سب مین سے زکوۃ لیجاویگی جب وہ کٹ کر تیار ہون اور دانے صاف ہو جاوین کہا مالک نے ان چیزون کی زکوۃ مین
انکے مالک کے قول کی تصدیق ہوگی اور جسقدر دینگے قبول کر لیا جاویگا کہا یحیے نے سوال ہوا امام مالک سے کہ زیتون کا
دسوان حصہ کب نکالا جاویگا قبل خرچ کے یا بعد خرچ کے انہون نے جواب دیا کہ خرچ اخراجات کو دیکھنا کچھ ضرور
نہین ہے بلکہ اسکے مالک سے پوچھینگے جیسے غلہ کے مالک سے پوچھتے ہین جو وہ کہینگے اسکی تصدیق ہوگی پس جو
شخص اپنے زیتون سے پانچ وسق یا زیادہ دانے پاویگا اس سے دسوان حصہ تیل کا لیا جاویگا اور جو اس سے کم پاویگا
اس سے کچھہ نہ لیا جاویگا کہا مالک نے جب کہیت پک کر تیار ہو جاوے اور مالک اسکو بیچڈالے تو مالک پر زکوۃ
ہوگی نہ خریدار پر کہا مالک نے کہیت کا بیچنا درست نہین ہے جب تک پک کر پہل بالیون مین سوکہہ نہ جاوین اور پانی
دینے کی احتیاج نہ رہے کہا مالک نے یہ جو فرمایا اللہ تعالے نے وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ یعنے دو حق غلے کا وقت
کاٹنے کے مراد اس سے زکوۃ ہے اور مینے سنا ایک شخص سے جو یہ کہتے تہے کہا مالک نے جس شخص نے اپنا باغ بیچا یا زمین
بیچی اور اسمین کچی کہیت ہے یا پہل ہین جنکے بہتری کا حال معلوم نہین تو زکوۃ اسکی خریدار پر ہے اگر وہ کہیت یا پہل
ایسا ہے کہ اسکی بہتری کا حال معلوم ہوگیا اور بیع اسکی درست ہوئی تو زکوۃ اسکے بائع پر ہے مگر یہ کہ بائع
شرط کرے خریدار سے کہ زکوۃ اسکی خریدار دیوے تو خریدار پر زکوۃ لازم ہوگی **مَا لَا زَكٰوةَ فِيْهِ مِنَ
الثِّمَارِ** جن پہلون مین زکوۃ نہین ہے انکا بیان کہا مالک نے اگر کوئی شخص اسقدر مال رکہتا ہو کہ چار وسق
کہجور کے اسمین سے نکلین اور چار وسق انگور کے اور چار وسق گیہون کے اور چار وسق اور کسی غلے کے تو ان
غلون کو جمع کرکے اسپر زکوۃ لازم نہ ہوگی جب تک ایک ہی قسم کہجور یا انگور یا گیہون وغیرہ پانچ وسق کے
مقدار نہو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صاع سے کیونکہ فرمایا آپنے کہ پانچ وسق سے جو کہجور کم ہو اسمین زکوۃ
نہین ہے کہا مالک نے اگر کہجورین کئی قسم کی ہون جنکا نام جدا جدا ہو تو ان سبکو جمع کرینگے اگر پانچ وسق کو
پہونچین تو زکوۃ ہوگی ورنہ نہین ہوگی کہا مالک نے اسیطرح زرد اور سفید گیہون اکٹہا جوڑ کیے جاوینگے اور جو
پوست دار اور بے پوست ایک ہی سمجہے جاوینگے جب پانچ وسق سب ملا کر ہو جاوین تو زکوۃ واجب ہوگی
ورنہ واجب نہ ہوگی کہا مالک نے اسیطرح انگور سیاہ اور سرخ اکٹہا جوڑے جاوینگے جب پانچ وسق نکلین گے
تو ان مین زکوۃ واجب ہوگی اس سے کم مین زکوۃ نہ ہوگی کہا مالک نے اسیطرح قطنیہ وہ ایک قسم شمار کیجاوے
گی اگرچہ اسکے نام اور اقسام مختلف ہون قطنیہ کہتے ہین چنا اور مسور اور لوبیا اور ماش کو اور جو چیزین انکی
مثل ہین جنکو لوگ قطنیہ سمجہین پس سب چیزین ملکر اگر پانچ وسق کو پہونچین گی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صاع
سے تو اسمین زکوۃ واجب ہوگی اگرچہ یہ قطنیہ کئی قسمین ہون ایک قسم نہون مگر سب اکٹہا جوڑلی جاوینگی اور

زکوۃ لازم ہوگی **کہا** مالک نے حضرت عمر رضہ نے فرق کیا گیہون اور قطنیہ مین جب محصل لیا نبط کے نصاریٰ سے گیہون قطنیہ کو ایک ہی قسم رکھا اور انمین سے دسوان حصہ لیا اور گیہون اور انگور مین بیسوان حصہ لیا **ف** تا کہ گیہون اور انگور مدینہ مین زیادہ آوین **کہا** مالک نے اگر کوئی شخص اعتراض کرے کہ قطنیہ کی سب قسمون کو زکوۃ مین ایک ہی قسم مقرر کیا حالانکہ ربوا کے باب مین وہ علیحدہ قسمین سمجھی جاتی ہین اسلیے کہ ماش کے ایک سیر کے بدلے مین دو سیر ٹرو لینا درست ہے مگر گیہون البتہ ایک قسم ہے کیونکہ ایک سیر زرد گیہون کے بدلے مین دو سیر سفید گیہون لینا درست نہین ہے تو جواب اسکا یہ ہے کہ زکوۃ اور ربو کا حال یکسان نہین ہے دیکھو چاندی سونا زکوۃ مین ایک ہی جنس ہو کر زکوۃ دیتے ہین حالانکہ ایک اشرفی کے بدلے مین کئی حصہ اس سے زیادہ چاندی لے سکتے ہین

کہا مالک نے اگر دو آدمی کھجور مین شریک ہوان اور ایک کے حصے مین چار وسق کھجور اور دوسرے کے حصے مین بھی اسیقدر آوے تو زکوۃ کسی پر واجب نہین ہے البتہ اگر ایک کے بھی حصے مین پانچ وسق کھجور آوے تو اسپر زکوۃ واجب ہوگی مگر جسکے حصے مین اس سے کم آوے اسپر واجب نہ ہوگی **کہا** مالک نے اسی طرح اور کھیتون اور دونون مین حکم ہے جب ہر شریک کے حصے مین پانچ وسق کھجور یا انگور کے یا گیہون کے آوین تو زکوۃ واجب ہوگی اور جسکے حصے مین اس سے کم آوے اسپر زکوۃ واجب نہ ہوگی **کہا** مالک نے ہمارے نزدیک سنت یہ ہے کہ جن غلون کی زکوۃ مالک دے چکے مثل کھجور اور گیہون اور انگور وغیرہ کے بعد اسکے کئی برس تک انکو مالک رکھ چھوڑے پھر بیچے تو اسکی قیمت مین زکوۃ واجب ہوگی جب تک اس قیمت پر ایک سال پورا نہ گذرے یہ اس صورت مین ہے کہ وہ غلہ ہبہ یا میراث سے اسکے قبضے مین آیا ہو اور تجارت کا مال نہ ہو کیونکہ اسکی مثال ایسی ہے کہ کسی شخص کے پاس کھانا یا دانے یا اسباب ہو پھر وہ اسکو کئی برس تک رکھ چھوڑے پھر اسکو بیچے سونے یا چاندی کے عوض مین تو زرثمن کی زکوۃ واجب نہ ہوگی جبتک ایک سال اسپر نگذرے بیع کی تاریخ سے البتہ اگر یہ اجناس تجارت کی ہوان تو بیچنے کے وقت انکے مالک پر زکوۃ واجب ہوگی اگر ایک سال تک اسکو روک رکھا ہو بعد زکوۃ کے

مَالَا زَكٰوةَ فِيْهِ مِنَ الْفَوَاكِهِ وَالْقَضْبِ وَالْبُقُوْلِ

ان میوون اور ساگون اور ترکاریون مین زکوۃ نہین ہے انکا بیان **کہا** مالک نے ہمارے نزدیک اس سنت مین اختلاف نہین ہے اور یہی سنا اہل علم سے کہ کسی میوے مین زکوۃ نہین ہے انار اور شفتالو اور انجیر مین اور جو انکے مشابہ ہین میوون سے اسیطرح زکوۃ نہین ہے ساگون اور ترکاریون مین اور نہ اسکی زرقیمت مین جب تک کہ اس قیمت پر ایک سال نہ گذرے بیع کے روز سے اور قبض ثمن کے روز سے

مَاجَاءَ فِيْ صَدَقَةِ الرَّقِيْقِ وَالْخَيْلِ وَالْعَسَلِ

غلام لونڈی اور گھوڑون اور شہد کی زکوۃ کا بیان **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِيْ عَبْدِهٖ وَلَا فَرَسِهٖ صَدَقَةٌ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین ہے مسلمان پر اپنے گھوڑے اور غلام کی زکوۃ **عَنْ** سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ اَهْلَ الشَّامِ قَالُوْا

لِاَبِی عُبَیدَۃَ بنِ الجَرَّاحِ خُذ مِن خَیلِنَا وَرَقِیقِنَا صَدَقَۃً فَاَبیٰ ثُمَّ کَتَبَ اِلیٰ عُمَرَ بنِ الخَطَّابِ فَاَبیٰ عُمَرُ ثُمَّ کَلَّمُوہُ اَیضًا
فَکَتَبَ اِلیٰ عُمَرَ فَکَتَبَ اِلَیہِ عُمَرُ اِن اَحَبُّوا فَخُذھَا مِنھُم وَارْدُدھَا عَلَیھِم وَارزُق رَقِیقَھُم ترجمہ سلیمان بن یسار سے
روایت ہی کہ شام کے لوگون نے ابوعبیدہ بن الجراح رض سے کہا کہ ہماری گھوڑون اور غلامون کی زکوۃ لیا کرو انہون نے انکار کیا اور
حضرت عمر بن الخطاب کو لکھ بھیجا حضرت عمر رض نے بھی انکار کیا پھر لوگون نے دوبارہ ابوعبیدہ سے کہا انہون نے حضرت عمر رض کو
لکھا حضرت عمر رض نے جواب مین لکھا کہ اگر وہ لوگ ان چیزون کی زکوۃ دینا چاہین تو لے لے لیکن انہین کے فقیرون کو دیدے اور
انکے غلامون اور لونڈیون کی خوراک مین صرف کر عَن عَبدِاللہِ بنِ اَبِی بَکرِ بنِ حَزمٍ اَنَّہُ قَالَ جَاءَ کِتَابٌ مِن عِندِ عُمَرَ بنِ
عَبدِالعَزِیزِ اِلیٰ اَبِی وَھُوَ بِمِنیٰ اَن لَّا یَاخُذَ مِنَ العَسَلِ وَلَا مِنَ الخَیلِ صَدَقَۃً ترجمہ عبداللہ بن ابی بکر بن حزم رض سے روایت
ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کا ایک نامہ میرے باپ پاس آیا جب وہ منا مین تھے کہ شہد اور گھوڑے کی زکوۃ کچھ نہ لے عَن عَبدِاللہِ بنِ
دِینَارٍ اَنَّہُ قَالَ سَاَلتُ سَعِیدَ بنَ المُسَیَّبِ عَن صَدَقَۃِ البَرَاذِینِ فَقَالَ سَعِیدٌ وَھَل فِی الخَیلِ صَدَقَۃٌ ترجمہ
عبداللہ بن دینار رض سے روایت ہے کہ مینے پوچھا سعید بن المسیب سے کہ ترکی گھوڑون کی زکوۃ لیا ہے انہون نے جواب دیا کہ گھوڑون
مین بھی زکوۃ ہے ف یعنے گھوڑون مین زکوۃ ہی نہین ہے تو ترکی گھوڑون مین بھی نہ ہوگی جِزیَۃُ اَھلِ
الکِتَابِ وَالمَجُوسِ یہود نصاری اور مجوس کے جزیہ کا بیان ف یہود اور نصاری کو اہل کتاب کہتے
ہین کیونکہ یہود کے پاس توریت اور نصاری پاس انجیل موجود ہے اور دونو اللہ جل جلالہ کے کلام ہین جو حضرت
موسے اور حضرت عیسے علے نبینا وعلیہما الصلوۃ والسلام پر اتری تہین اور مجوس وہ قومین ہین کفار کی جنکے
پاس کوئی کتاب آسمانی جسکو مسلمان تسلیم کرتے ہون نہو جیسے آتش پرست اور ہندو اور بدہ اور سیکہ
اور ستہہ راجپوت وغیرہ عَنِ ابنِ شِھَابٍ قَالَ بَلَغَنِی اَنَّ رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اَخَذَ الجِزیَۃَ مِن مَجُوسِ
البَحرَینِ وَاَنَّ عُمَرَ بنَ الخَطَّابِ اَخَذَھَا مِن مَجُوسِ فَارِسَ وَاَنَّ عُثمَانَ بنَ عَفَّانَ اَخَذَھَا مِنَ البَربَرِ ترجمہ ابن شہاب
سے روایت ہی کہ پہونچا مجہکو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جزیہ لیا بحرین کے مجوس سے اور عمر بن الخطاب نے جزیہ لیا فارس
کے مجوس سے اور عثمان بن عفان رض نے جزیہ لیا بربر سے ف بحرین ایک مقام ہے درمیان مین بصرہ اور عمان کے
نجد کے بلاد مین سے اور بربر ایک ملک ہے مغرب مین عَن مُحَمَّدِ بنِ عَلِیِّ بنِ الحُسَینِ اَنَّ عُمَرَ بنَ الخَطَّابِ ذَکَرَ المَجُوسَ
فَقَالَ مَا اَدرِی کَیفَ اَصنَعُ فِی اَمرِھِم فَقَالَ عَبدُالرَّحمٰنِ بنُ عَوفٍ اَشھَدُ لَسَمِعتُ رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ
سُنُّوا بِھِم سُنَّۃَ اَھلِ الکِتَابِ ترجمہ امام محمد باقر رض سے روایت ہی کہ حضرت عمر بن الخطاب نے ذکر کیا مجوس کا اور
کہا کہ مین نہین جانتا کیا کرون انکے باب مین تو کہا عبدالرحمن بن عوف نے گواہی دیتا ہون مین کہ سنا مینے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تہے آپ انکے ساتھ وہ طریقہ برتو جو اہل کتاب سے برتتے ہو ف مگر دو باتون مین فرق ہے
ایک تو مجوس کے ہاتھ کے جانور ذبح کیے ہوئے درست نہین دوسرے یہ کہ مجوسی عورتون سے نکاح درست نہین

اور اہل کتاب کی ذبیحے اور عورتین وہ تو درست ہین اور سعید بن المسیب کے نزدیک مجوس کے بھی ذبیحے درست ہین عن اسلم مولی
عمر بن الخطاب ان عمر بن الخطاب ضرب الجزیة علی اهل الذهب اربعة دنانیر وعلی اهل الورق اربعین درهما
مع ذلك ارزاق المسلمين وضيافة ثلثة ايام ترجمہ اسلم سے جو مولے ہین عمر بن الخطاب کے روایت ہی کہ عمر بن الخطاب
نے مقرر کیا جزیہ کو سونے والون پر ہر سال مین چار دینار اور چاندی والون پر ہر سال مین چالیس درم اور ساتھ اسکے یہ بھی
ٹھہرا ہو کے مسلمانون کو کھانا کھلاوین اور جو کوئی مسلمان انکے یہان آنکر اترے تو اسکی تین روز تک ضیافت کرین
عن اسلم العدوي انه قال لعمر بن الخطاب ان في الظهر ناقة عمياء فقال عمر ادفعها الى اهل بيت ينتفعون
بها قال فقلت وهي عمياء فقال عمر يقطرونها بالابل قال فقلت كيف تاكل من الارض قال فقال عمر
امن نعم الجزية هي ام من نعم الصدقة فقلت بل من نعم الجزية فقال عمر اردتم والله اكلها فقلت ان
عليها وسم نعم الجزية فامر بها عمر فنحرت وكانت عنده صحاف تسع فلا تكون فاكهة ولا طريفة
الا جعل منها في تلك الصحاف فبعث بها الى ازواج النبي صلى الله عليه وسلم ويكون الذي يبعث
به الى حفصة ابنته من اخر ذلك فان كان فيه نقصان كان في حظ حفصة قال فجعل في تلك الصحاف
من لحم تلك الجزور فبعث بها الى ازواج النبي صلى الله عليه وسلم وامر بما بقي من لحم تلك الجزور فصنع
فدعا عليه المهاجرين والانصار ترجمہ اسلم عدوی سے روایت ہے کہ انہون نے کہا حضرت عمر بن الخطابؓ سے کہ شتر خانے
مین ایک اندھی اونٹنی ہے تو فرمایا حضرت عمرؓ نے وہ اونٹنی کسی گھر والون کو دیدیو تاکہ وہ اس سے نفع اٹھاوین مینے کہا وہ
اندھی ہے حضرت عمرؓ نے کہا اسکو اونٹون کی قطار مین باندھ دین گو مینے کہا وہ چارہ کیسے کھاویگی حضرت عمرؓ نے
کہا وہ جزیے کے جانورون مین سے ہے یا صدقے کے مینے کہا جزیہ کی حضرت عمرؓ نے کہا واللہ تم لوگون نے اسکے کھانے
کا ارادہ کیا ہے مینے کہا نہین اسپر نشانی جزیہ کی موجود ہے تو حکم کیا حضرت عمرؓ نے اور وہ نحر کی گئی اور حضرت عمرؓ پاس
نو پیالے تھے جو میوہ یا اچھی چیز آتی آپ انمین رکھکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیون کو بھیجا کرتے اور سب سے آخر اپنی بیٹی
حفصہؓ کے پاس بھیجتے اگر وہ چیز کم ہو جاتی تو کمی حفصہؓ کے حصے مین ہوتی تو پہلے آپنے گوشت نو پیالون مین کرکے حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بیون کو روانہ کیا بعد اسکے جو بچا اسکے پکانے کا حکم کیا اور سب مہاجرین اور انصار کی دعوت کردی کہا
مالک نے ہمارے نزدیک جزیے کے جانور اُن کا فرق لیے جاوینگے جو جانور والے ہون جزیے مین عن مالك انه بلغه
ان عمر بن عبد العزيز كتب الى عماله ان يضعوا الجزية عمن اسلم من اهل الجزية حين يسلمون ترجمہ
امام مالک کو پہونچا کہ عمر بن عبدالعزیز نے لکھ بھیجا اپنے عاملون کو جو لوگ جزیہ والون مین سے مسلمان ہون انکا جزیہ معاف
کرین کہا مالک نے یہ سنت جاری ہے کہ جزیہ اہل کتاب کی عورتون اور بچون سے نہ لیا جاوے گا بلکہ جوان مردون سے
لیا جاویگا کہا مالک نے ذمیون اور مجوسیون کی کھجور کے درختون سے اور انگور کی بیلون سے اور انکی زراعت اور

سواشی سے زکوۃ نہ لیجاویگی اسلیے کہ زکوۃ مسلمانوںپر مقرر ہوئی اُنکے اموال پاک کرنے کو اور اُنکے فقیروں کے دینے کو اور جزیہ
اہل کتاب پر مقرر ہوا اُنکے ذلیل کرنے کو توجب تک وہ لوگ اپنی اُس بستی مین رہین جہاںپر اُنسے صلح ہوئی تو سوا جزیہ کے
اور کچھ اُنسے نہ لیا جاویگا مگر اس صورت مین کہ تجارت کرین مسلمانون کے شہرون مین اور اُنہین آوین جاوین تو اُنسے
دسوان حصہ لیا جاویگا اُن اموال مین سے جو لیے پہرتے ہین تجارت کو واسطے اور وجہ اسکی یہ ہے کہ اُنپر جزیہ مقرر ہوا تہا
او صلح ہوئی تہی اس امر پر کہ وہ اپنے شہرون ہی مین رہین اور اُنکے دشمن سے اُنکی حفاظت کیجاوے تو جو شخص اُنمین سے
اپنے ملک سے نکل کر اور کہین تجارت کو جاویگا اُس سے دسوان حصہ لیا جاویگا مثلاً مصر والے شام کو جاوین اور شام
والے عراق کو اور عراق والے مدینہ کو یا یمن کو تو اُنسے دسوان حصہ لیا جاویگا اور اہل کتاب و مجوسیون کے مواشی اور
پہلون اور زراعت مین زکوۃ نہین ہے ایسا ہی سنت جاری ہے اور اُن کافرون کو اپنے اپنے دین اور ملت پر
قائم رہنے دینگے اور اُنکے مذہب مین دخل نہ دیا جاویگا اور جو یہ کافر سال مین کئی بار دار الاسلام مین مال تجارت لیکر آوین
توجب آوینگے اُن سے دسوان حصہ لیا جاویگا اسواسطے کہ اس بات پر اُنسے صلح نہین ہوئی تہی یہ شرط ہوئی تہی کہ
محصول مال تجارت کا نہ لیا جاویگا اسی طریقہ پر دیکہے اپنے شہر کے اہل علم کو پایا **عُشُورُ اَهْلِ الذِّمَّةِ**

ذمیون کے دہ یکے کا بیان **عَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَأْخُذُ مِنَ النَّبَطِ مِنَ الْحِنْطَةِ وَالزَّيْتِ
نِصْفَ الْعُشْرِ يُرِيْدُ بِذٰلِكَ اَنْ يَّكْثُرَ الْحَمْلُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ وَيَاْخُذُ مِنَ الْقِطْنِيَّةِ الْعُشْرَ ترجمہ عبد اللہ بن عمر رض سے
روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب نبط کے کافرون سے گیہون اور تیل کا بیسوان حصہ لیتے تہے تاکہ مدینہ مین
اُسکی آمدنی زیادہ ہو اور قطینہ سے دسوان حصہ لیتے تہے **عَنِ** السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّهٗ قَالَ كُنْتُ عَامِلًا
مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَلٰى سُوْقِ الْمَدِيْنَةِ فِيْ زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَكُنَّا نَاْخُذُ مِنَ النَّبَطِ
الْعُشْرَ ترجمہ سائب بن یزید رض سے روایت ہے کہ مین عامل تہا عبد اللہ بن عتبہ کے ساتہ مدینہ منورہ کے بازار
کا تو ہم لیتے تہے نبط کے کفار سے دسوان حصہ **عَنْ** مَالِكٍ اَنَّهٗ سَاَلَ ابْنَ شِهَابٍ عَلٰى اَيِّ وَجْهٍ كَانَ
يَاْخُذُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مِنَ النَّبَطِ الْعُشْرَ فَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ كَانَ ذٰلِكَ يُؤْخَذُ مِنْهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ
فَاَلْزَمَهُمْ ذٰلِكَ عُمَرُ ترجمہ امام مالک نے پوچہا ابن شہاب سے کہ حضرت عمر رض کفار نبط سے دسوان حصہ کیسے لیتے
تہے تو ابن شہاب نے کہا کہ ایام جاہلیت مین اُن لوگون سے دسوان حصہ لیا جاتا تہا حضرت عمر رض نے وہی قائم رکہا
اِشْتِرَاءُ الصَّدَقَةِ وَالْعَوْدُ فِيْهَا زکوۃ دیکر پہر اُسکو خرید کرنے یا ہبہ لینے کا بیان **عَنْ** اَسْلَمَ الْعَدَوِيِّ

قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رض وَهُوَ يَقُوْلُ حَمَلْتُ عَلٰى فَرَسٍ عَتِيْقٍ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ وَكَانَ الرَّجُلُ الَّذِيْ هُوَ عِنْدَهٗ
قَدْ اَضَاعَهٗ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَشْتَرِيَهٗ مِنْهُ وَظَنَنْتُ اَنَّهٗ بَائِعُهٗ بِرُخْصٍ قَالَ فَسَاَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ لَا تَشْتَرِهٖ وَاِنْ اَعْطَاكَهٗ بِدِرْهَمٍ وَّاحِدٍ فَاِنَّ الْعَائِدَ فِيْ صَدَقَتِهٖ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهٖ ترجمہ اسلم عدوی سے

روایت ہے کہ سنا میں نے عمر بن الخطاب سے کہتے تھے میں نے ایک شخص کو عمدہ گھوڑا دیا خدا کی راہ میں پس اس شخص نے
اسکو تباہ کیا تو میں نے قصد کیا کہ یہ اس سے خرید لوں اور میں یہ سمجھا کہ وہ سستا بیچ ڈالے گا تو پوچھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے آپ نے فرمایا مت خرید اسکو اگرچہ وہ ایک درم کو تجھے دیدے اسلیے کہ صدقہ دیکر پھر اسکو لینے والا ایسا ہے جیسے کتا قے کرکے
پھر اسکو کھا لیوے **ف** جمہور علما کے نزدیک یہ امر مکروہ ہے اور ظاہر حدیث کے نزدیک ایسا کرنا حرام ہے **عن عبد الله بن عمر**
ان عمر بن الخطاب حمل على فرس في سبيل الله فاراد ان يبتاعه فسأل عن ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم
فقال لا تبتعه ولا تعد في صدقتك **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب نے ایک گھوڑا دیا خدا
کی راہ میں پھر قصد کیا اسکے خریدنے کا تو پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا مت خرید اسکو اور نہ پھیر
اپنا کہا ہیے نے سوال ہوا امام مالک سے کہ ایک شخص نے صدقہ دیا پھر اسکو دیکھا کہ بکتا ہے اور شخص کے پاس سوا اس
شخص کے جسکو صدقہ دیا تھا کیا خرید کرے بولے نہیں خرید کرنا بہتر ہے میرے نزدیک۔ **من تجب عليه زكوة
الفطر** جن لوگوں پر صدقہ فطر واجب ہے انکا بیان **عن** نافع ان عبد الله بن عمر كان يخرج زكوة الفطر عن غلمانه
الذين بوادي القرى وبخيبر **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر صدقہ فطر نکالتے اپنے غلاموں کی
طرف سے جو وادی قرے اور خیبر میں تھے **ف** وادی قرے ایک مقام ہے قریب مدینے کے اور خیبر [illegible]
کی راہ پر جو مدینہ سے شام کیطرف کہا مالک نے میں نے جو بہتر سنا ہے اس باب میں وہ یہ ہے کہ آدمی ہر شخص کیطرف سے صدقہ فطر
ادا کرے جسکا نان و نفقہ اسپر واجب ہے اور اسپر خرچ کرنا ضرور ہے اور اپنے غلاموں مکاتب و مدبر سب کی طرف
صدقہ ادا کرے خواہ یہ غلام حاضر ہوں یا غائب مگر یہ شرط ہے کہ وہ مسلمان ہوں تجارت کے واسطے ہوں یا نہ ہوں
اور جو انمیں مسلمان نہ ہو اسکی طرف سے صدقہ فطر نہ دیوے کہا مالک نے اگر کسی کا غلام مفرور ہو تو اگر مالک اسکی
تہکانا معلوم جانتا ہو یا نہ جانتا ہو لیکن بہاگنا اسکا قریب ہو یعنے تھوڑا عرصہ اسکے بہاگے ہوئے گذرا ہو اور اسکی زندگی
اور مراجعت کی توقع ہو تو میرے نزدیک اسکی طرف سے صدقہ فطر ادا کرنا چاہیے اور جو اسکے بہاگے کو
بہت زمانہ گذر چکا ہو اور اسکے پہر آنے کی توقع نہ ہو تو صدقہ فطر اسکی طرف سے نہ دیوے کہا مالک نے صدقہ
فطر شہر اور دیہات دونو جگہ کے رہنے والوں پر واجب ہے اسلیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرض کیا
صدقہ فطر کو ہر آزاد اور غلام کے اور ہر مرد اور عورت کے مسلمانوں میں سے **مكيلة زكوة الفطر**
صدقہ فطر کے مقدار کا بیان **عن عبد الله بن عمر** ان رسول الله صلى الله عليه وسلم فرض زكوة
الفطر من رمضان على الناس صاعا من تمر او صاعا من شعير على كل حر او عبد ذكر او انثى
من المسلمين **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صدقہ فطر مقرر کیا لوگوں پر
ایک صاع کھجور کا اور ایک صاع جو کا ہر آزاد اور ہر غلام پر مرد ہو یا عورت مسلمانوں میں سے **عن عياض**

ف جن لوگوں پر صدقہ فطر واجب ہے انکا بیان

ف صدقہ فطر کے مقدار کا بیان

ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ [illegible] أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ كُنَّا نُخْرِجُ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ وَذٰلِكَ بِصَاعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** عیاض بن عبداللہ سے سنا ابوسعید خدریؓ سے ہم نکالتے تہے صدقہ فطر ایک صاع گیہون سے یا ایک صاع جو سے یا ایک صاع کہجور سے یا ایک صاع پنیر سے یا ایک صاع انگور خشک سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے صاع سے **ف** اور وہ صاع چار مد کا ہے اور ہر ایک مد رطل اور تہائی رطل کا یہی مذہب ہے جمہور علما کا اور ابوحنیفہ رح کے نزدیک صاع آٹھ رطل کا اور مد دو رطل کا چاہیے

عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يُخْرِجُ فِي زَكٰوةِ الْفِطْرِ إِلَّا التَّمْرَ إِلَّا مَرَّةً وَاحِدَةً فَإِنَّهُ أَخْرَجَ شَعِيرًا **ترجمہ** نافع رح سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر صدقہ فطر مین ہمیشہ کہجور دیا کرتے تہے مگر ایک بار جو دیے کہا مالک نے جتنی [illegible] کو تین ہین وہ سب جمع ہوئے مد کے حساب سے یعنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے مد سے ہین مگر ظہار کا کفارہ [illegible] عبدالملک کا ہے

وَقْتُ إِرْسَالِ زَكٰوةِ الْفِطْرِ

صدقہ فطر کے بہیجنے کا وقت

عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَبْعَثُ بِزَكٰوةِ الْفِطْرِ إِلَى الَّذِي تُجْمَعُ عِنْدَهُ قَبْلَ الْفِطْرِ بِيَوْمَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ صدقہ فطر بہیجدیا کرتے تہے عید سے دو تین روز پہلے اُس شخص کے پاس جہان صدقہ فطر جمع ہوا کرتا تہا کہا مالک نے مینے دیکہا اہل علم کو وہ مستحب جانتے تہے صدقہ فطر کا نکالنا جب فجر ہو عید کی قبل نماز کے کہا مالک نے یہ مرواسع ہے چاہے قبل نماز کے جانیکے دیدے چاہے بعد دیوے

مَنْ لَا تَجِبُ عَلَيْهِ زَكٰوةُ الْفِطْرِ

صدقہ فطر جسپر واجب نہین اُسکا بیان کہا مالک نے اپنے غلام کے غلامون کا اور اپنے نوکر کا اور اپنے جورو کے غلام کا صدقہ فطر اُس شخص پر واجب نہین ہے مگر جو اُنمین سے اُسکی خدمت کرتا ہو تو اُسکا صدقہ واجب ہوگا کہا مالک نے جو غلام کافر ہون اُنکی طرف سے صدقہ فطر واجب نہین جب تک مسلمان نہون تجارت کے ہون یا نہون — کتاب زکٰوۃ کی تمام ہوئی شکر اللہ کا

كِتَابُ الْحَجِّ

کتاب حج کے بیان مین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اَلْغُسْلُ لِلْإِهْلَالِ

احرام کے لیے غسل کرنے کا بیان

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ أَنَّهَا وَلَدَتْ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ بِالْبَيْدَاءِ فَذَكَرَ ذٰلِكَ أَبُو بَكْرٍ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرْهَا فَلْتَغْتَسِلْ ثُمَّ لِتُهِلَّ **ترجمہ** اسما بنت عمیسؓ سے روایت ہے کہ انہون نے جنا محمد بن ابی بکر کو بیدا مین تو ذکر کیا ابوبکر نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا کہ غسل کرکے احرام باندہ لے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نفاس والی عورت کو اور حائضہ کو احرام حج کا باندہنا درست ہے مگر نماز نہ پڑہے

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ وَلَدَتْ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَأَمَرَهَا أَبُو بَكْرٍ أَنْ تَغْتَسِلَ ثُمَّ تُهِلَّ **ترجمہ** سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ اسما بنت عمیس نے جنا محمد بن ابی بکر کو ذوالحلیفہ مین تو حکم کیا انکو ابوبکر نے غسل کرکے احرام باندہنے کا **ف** بیدا اور ذوالحلیفہ دونو مقامون کے نام ہین قریب مدینہ کے اور یہا

بنت عمیس بی بی تھین حضرت ابوبکر رض کی عن نافع ان عبد اللہ بن عمر کان یغتسل لاحرامہ قبل ان یحرم ولدخولہ
مکۃ ولوقوفہ عشیۃ عرفۃ ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر غسل کرتے تھے احرام کے واسطے احرام
باندھنے سے پہلے اور غسل کرتے تھے مکہ مین داخل ہونے کے واسطے اور غسل کرتے تھے نوین تاریخ عرفات مین ٹھیرنیکے
واسطے

غسل المحرم محرم کے غسل کا بیان

ف محرم اُس شخص کو کہتے ہین جو احرام باندھے ہے حج کا یا عمرہ کا
اور حلال اُس شخص کو جو احرام نہ باندھے ہو عن عبد اللہ بن حنین ان عبد اللہ بن عباس والمسور بن
مخرمۃ اختلفا بالابواء فقال عبد اللہ بن عباس یغسل المحرم راسہ وقال المسور بن مخرمۃ لا
یغسل المحرم راسہ فقال ارسلنی عبد اللہ بن عباس الی ابی ایوب الانصاری فوجدتہ یغتسل بین القرنین
وھو یستتر بثوب فسلمت علیہ فقال من ھذا فقلت انا عبد اللہ بن حنین ارسلنی الیک عبد اللہ بن عباس
اسالک کیف کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغسل راسہ وھو محرم قال فوضع ابو ایوب یدہ علی الثوب
فطاطاہ حتی بدا لی راسہ ثم قال لانسان یصب علیہ الماء اصبب فصب علی راسہ ثم حرک راسہ
بیدیہ فاقبل بھما وادبر ثم قال ھکذا رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفعل ترجمہ عبد اللہ بن حنین سے
روایت ہے کہ عبد اللہ بن عباس اور مسور بن مخرمہ نے اختلاف کیا ابوا مین (جو ایک مقام ہے درمیان مکہ مدینہ کے) تو کہا عبد اللہ
بن عباس نے محرم اپنا سر دھو سکتا ہے اور مسور بن مخرمہ نے کہا نہین دھو سکتا ہے کہا عبد اللہ بن حنین نے بھیجا مجھکو عبد اللہ
بن عباس نے ابو ایوب انصاری پاس تو پایا مینے انکو غسل کرتے ہوے دو لکڑیون کے بیچ مین جو کنوین پر لگی ہوتی ہین اور وہ پردہ
کئے ہوے تھے ایک کپڑے کا تو سلام کیا مینے انکو پوچھا انہون نے کون ہے یہ مینے کہا مین عبد اللہ بن حنین ہون مجھکو بھیجا
ہے عبد اللہ بن عباس نے تاکہ تم سے پوچھون کس طرح غسل کرتے تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب وہ محرم ہوتے تھے تو ابو
ایوب نے اپنا ہاتھ کپڑے پر رکھکر سر سے کپڑا ہٹا لیا یہانتک کہ انکا سر مجھکو دکھائی دینے لگا پھر کہا انہون نے ایک
آدمی سے جو پانی ڈالتا تھا اُنپر کہ پانی ڈال تو پانی ڈالا اُس نے اُنکے سر پر اور اُنہون نے اپنا سر دونو ہاتھو
سے ملا آگے لائے پھر پیچھے لیگئے اور کہا کہ ایسا ہی دیکھا تھا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کرتے ہوے
عن عطاء بن ابی رباح ان عمر بن الخطاب قال لیعلی بن منیۃ وھو یصب علی عمر بن الخطاب ماء وھو
یغتسل اصبب علی راسی فقال یعلی اترید ان تجعلھا بی ان امرتنی صببت فقال عمر بن الخطاب اصبب فلن
یزیدہ الماء الا شعثا ترجمہ عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب نے کہا یعلے بن منیہ کو اور وہ پانی ڈالا
کرتے تھے جب حضرت عمر رض غسل کرتے تھے کہ پانی ڈال میرے سر پر یعلے نے کہا تم چاہتے ہو کہ گناہ مجھ پر ہو
اگر تم حکم کرو تو مین ڈالون حضرت عمر رض نے کہا ڈال کیونکہ پانی ڈالنے سے اور کچھ نہ ہوگا مگر بال اور زیادہ پریشان
ہونگے ف حضرت عمر رض احرام باندھے ہوئے تھے تو یعلے سمجھے کہ احرام مین سر دھونا منع ہے دوسرے

ف محرم کے غسل کا بیان

یہ کر سر ہونے سے شاید جوئین مرجاوین یا بال ٹوٹین تو حضرت عمر رضہ نے پانی ڈالنے کا حکم کیا اسلیے کہ صرف پانی
ڈالنے سے نہ جوئین مرتی ہین نہ بال ٹوٹتے ہین نہ آرایش ہوتی ہے بلکہ بال اور زیادہ بکہر جاتے ہین اور احرام
مین بھی مقصود ہے کہ زیب و زینت نہ ہو صورت پریشان رہے عزت پرستی ہو البتہ خطمی وغیرہ سے دہونا یا کنگہی
کرنا درست نہین کیونکہ اسمین جوئین مرنے اور بال ٹوٹنے کا احتمال ہے عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا
دَنٰى مِنْ مَكَّةَ بَاتَ بِذِيْ طُوًى بَيْنَ الثَّنِيَّتَيْنِ حَتّٰى يُصْبِحَ ثُمَّ يُصَلِّى الصُّبْحَ ثُمَّ يَدْخُلُ مِنَ الثَّنِيَّةِ
الَّتِيْ بِاَعْلٰى مَكَّةَ وَلَا يَدْخُلُ اِذَا خَرَجَ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا حَتّٰى يَغْتَسِلَ قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ اِذَا دَنٰى مِنْ مَكَّةَ بِذِيْ
طُوًى وَيَاْمُرُ مَنْ مَعَهُ فَيَغْتَسِلُوْنَ قَبْلَ اَنْ يَدْخُلُوْا مَكَّةَ ترجمہ نافع رضہ سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر رضہ جب
نزدیک ہوتے مکہ کے ٹہیر جاتے ذی طوی مین (جو ایک موضع ہے قریب باب مکہ کے) دو گہاٹیون کے بیچ مین یہانتک
کہ صبح ہو جاتی تو نماز پڑہتے صبح کی پہر داخل ہوتے مکہ مین اُس گہاٹی کی طرف سے جو مکہ کے اوپر کی جانب مین ہے
ف جنة المعلی کیطرف سے محصب کے پہلو مین سے ت اور جب حج یا عمرہ کے ارادے سے آتے تو مکہ مین
داخل نہوتے جب تک غسل نہ کر لیتے ذی طوی مین اور جو لوگ اُنکے ساتہہ ہوتے اُنکو بھی غسل کا حکم کرتے
قبل مکہ مین داخل ہونیکے عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَغْسِلُ رَاْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ اِلَّا مِنِ احْتِلَامٍ
ترجمہ نافع رضہ سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر رضہ نہین دہوتے تہے اپنے سر کو احرام کی حالت مین مگر جب احتلام ہوتا
ف کیونکہ اسوقت دہونا ضرور ہے کہا مالک نے سنا مینے اہل علم سے کہتے تہے کچہ قباحت نہین ہے اسمین کہ
آدمی اپنا سر دہووے خطمی اور کہلی وغیرہ سے بعد رمی کرنے جمرہ عقبہ کے قبل منڈانے سر کے کیونکہ جب وہ رمی
کر چکا جمرہ عقبہ کی تو حلال ہو گیا اُسکو مارنا جون کا اور منڈانا سر کا اور چہوڑنا میل کا اور پہننا کپڑون کا ف
سوا جماع کے اور جب طواف الافاضہ جسکو طواف الزیارۃ بھی کہتے ہین کر چکا تو اب سب چیزین درست
ہو گئین جنکا استعمال حالت احرام مین ممنوع تہا یہان تک کہ جماع بھی درست ہو گیا مَا نُهِيَ عَنْهُ
مِنْ لُبْسِ الثِّيَابِ فِي الْاِحْرَامِ جن کپڑون کا احرام مین پہننا ممنوع ہے انکا بیان عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيْلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ اِلَّا اَحَدًا لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ
فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوْا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ
ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے پوچہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محرم کونسے کپڑے پہنے تو فرمایا آپنے
نہ پہنو قمیص اور نہ باندہو عمامہ اور نہ پہنو پائجامہ اور نہ ٹوپی اور نہ موزہ مگر جسکو چپل نہ ملے تو وہ اپنے موزون کو پہن لیوے اور انکو
کاٹ ڈالے اسطرح کہ ٹخنے کہلے رہین اور نہ پہنو اُن کپڑون کو جسمین زعفران لگی ہو اور ورس ف

فا جن کپڑون کا احرام مین پہننا منع ہے انکا بیان

ورس ایک گہاس ہے جو خوشبودار ہوتی ہے اور اُسمین کپڑے رنگتے ہین سائل نے یہ سوال کیا تہا کہ محرم کون سے کپڑے
پہنے جواب مین یہ ارشاد ہوا کہ فلان فلان کپڑے نہ پہنے سو وجہ یہ کہ جن کپڑون کا پہننا ممنوع ہے اُنکا بیان سہل ہے اُس سے
معلوم ہو جاویگا کہ انکے سوا اور کپڑون کو پہنے یہی قاعدہ بلغا اور فصحا کا ہے اور جن کپڑون کا پہننا درست ہے وہ بہت طرح
قسم کے ہین انکا بیان کہانتک کیا جاوے کہا یحییٰ نے سوال ہوا امام مالک سے کہ یہ جو حدیث مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے جو شخص تہبند نہ پاوے تو وہ پائجامہ پہن لیوے کیا پائجامہ پہن لینا درست ہے جب تہبند نہ ملے تو جواب دیا امام مالک نے
کہ مین نے اس حدیث کو نہین سُنا **ف** حالانکہ روایت کیا اسکو مسلم نے جابر سے اور بخاری مسلم نے ابن عباس سے روایت کیا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے پائجامہ اُس شخص کے لیے ہے جو تہبند نہ پاوے اور موزے اُسکے لیے ہین جو نعلین
نہ پاوے مگر امام مالک کو یہ حدیث نہین پہونچی اور اُنہون نے سُنی بہی نہ تہی اسی سے معلوم ہوا کہ مجتہد کو تمام حدیث کا
پہونچنا ضرور نہین علی الخصوص ائمہ اربعہ کو جنکے زمانے مین کتب کی تدوین بخوبی نہین ہوئی تہی اور حدیثین متفرق
لوگون کو برزبان تہین پس جب کوئی حدیث مخالف کسی مجتہد کے قول کے ملے تو یہ خیال کرنا چاہیے کہ اس مجتہد کو
حدیث کی خبر نہ تہی ورنہ خلاف اُسکے کبہی اجتہاد نہ کرتا اور حدیث پر عمل کرنا چاہیے اور مجتہد کو قول کا خیال نہ رکہنا
چاہیے یہ فائدہ یاد رکہنے کے قابل ہے **ف** اور میرے نزدیک محرم کو پائجامہ پہننا نہ چاہیے سوا اسکے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا پائجامہ پہننے سے اور اسکو استثنا نہ کیا جیسا کہ موزون کو استثنا کیا **لُبْسُ الثِّيَابِ الْمُصْبَغَةِ**
فِي الْإِحْرَامِ رنگین کپڑے پہننے کا احرام مین بیان **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ اَنَّهٗ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا مَصْبُوْغًا بِزَعْفَرَانٍ اَوْ وَرْسٍ وَقَالَ مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا
اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ **ترجمہ** عبد اللہ بن دینار سے روایت ہے کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے کہ محرم رنگا
ہوا کپڑا زعفران مین یا ورس مین پہنے اور فرمایا آپ نے جسکو نعلین نہ ملین وہ موزے پہن لے مگر اُسکو ٹخنون تک کاٹ ڈالے
عَنْ نَافِعٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَسْلَمَ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يُحَدِّثُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَاٰى عَلٰى طَلْحَةَ
ابْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ ثَوْبًا مَصْبُوْغًا وَهُوَ مُحْرِمٌ فَقَالَ عُمَرُ مَا هٰذَا الثَّوْبُ الْمَصْبُوْغُ يَا طَلْحَةُ فَقَالَ طَلْحَةُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّمَا
هُوَ مَدَرٌ فَقَالَ عُمَرُ اِنَّكُمْ اَيُّهَا الرَّهْطُ اَئِمَّةٌ يَقْتَدِيْ بِكُمُ النَّاسُ فَلَوْ اَنَّ رَجُلًا جَاهِلًا رَاٰى هٰذَا الثَّوْبَ لَقَالَ اِنَّ طَلْحَةَ
ابْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَدْ كَانَ يَلْبَسُ الثِّيَابَ الْمُصْبَغَةَ فِي الْاِحْرَامِ فَلَا تَلْبَسُوْا اَيُّهَا الرَّهْطُ شَيْئًا مِّنْ هٰذِهِ الثِّيَابِ الْمُصْبَغَةِ
ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ اُنہون نے سُنا اسلم سے جو مولے تہے عمر بن الخطاب کے حدیث بیان کرتے
تہے عبد اللہ بن عمر سے کہ عمر بن الخطاب نے دیکہا طلحہ بن عبید اللہ کو رنگین کپڑا پہنے ہوئے احرام مین تو پوچہا حضرت عمر نے کیا ہے
یہ کپڑا رنگا ہوا اے طلحہ طلحہ نے کہا اے امیر المومنین یہ مٹی کا رنگ ہے حضرت عمر نے کہا تم لوگ پیشوا ہو لوگ تمہاری پیروی
کرتے ہین اگر کوئی جاہل جو اس رنگ سے واقف ہو اس کپڑے کو دیکہے تو یہی کہیگا کہ طلحہ بن عبید اللہ رنگین کپڑے

ف مجتہد کو تمام احادیث کا پہونچنا ضرور نہین

ف رنگین کپڑے پہننے کا [illegible]

پہننے تھے احرام مین تو پہنو تم لوگ رنگین کپڑون مین سے کچھ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِی بَکْرٍ اَنَّهَا کَانَتْ تَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَاتِ
الْمُشَبَّعَاتِ وَهِیَ مُحْرِمَةٌ لَیْسَ فِیهَا زَعْفَرَانٌ ترجمہ اسماء بنت ابی بکر رض خوب گہری کسم کی رنگی ہوئی کپڑے پہنتین
تہین احرام مین لیکن زعفران نہین ہوتی تہی ف سعید بن منصور نے قاسم بن محمد سے روایت کیا کہ حضرت
ام المومنین عائشہ رض بھی کسم کے رنگے ہوئے کپڑے پہنتی تہین احرام مین اور اسناد اسکی صحیح ہے جمہور علماء کا
یہی مذہب ہے اور امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک کسم کا رنگا ہوا کپڑا پہننا احرام مین درست نہین ہے وہ کہتے ہین کسم
بھی ایک خوشبو ہے کہا یحیی نے سوال ہوا امام مالک سے کہ اگر کسی کپڑے مین خوشبو لگی ہو پہر اسکی بو جاتی رہے تو
احرام مین پہننا درست ہے کہا ہان جب اسمین رنگ باقی نہ ہو زعفران کا یا ورس کا ف اگر بو جاتی رہی ہو
لیکن رنگ موجود ہو تو بہی پہننا درست نہین ہے اور شافعیہ کے نزدیک درست ہو لُبْسُ الْمُحْرِمِ الْمِنْطَقَةَ محرم کو
پیٹی باندھنے کا بیان عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ کَانَ یَکْرَهُ لُبْسَ الْمِنْطَقَةِ لِلْمُحْرِمِ ترجمہ نافع رض سے
روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر رض مکروہ جانتے تہے پیٹی کا باندھنا واسطے محرم کے ف اور ایک روایت مین اُنسے
جواز ثابت ہو شاید انہون نے رجوع کیا کراہت سے عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیدٍ اَنَّهُ سَمِعَ سَعِیدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ یَقُولُ
فِی الْمِنْطَقَةِ یَلْبَسُهَا الْمُحْرِمُ تَحْتَ ثِیَابِهِ اَنَّهُ لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ اِذَا جَعَلَ طَرَفَیْهَا جَمِیعًا سُیُورًا یَعْقِدُ
بَعْضَهَا اِلَی بَعْضٍ ترجمہ یحیی بن سعید سے روایت ہے کہ سعید بن المسیب کہتے تہے اگر محرم اپنے کپڑون کی تلے
پیٹی باندھے تو کچہ قباحت نہین ہے جب اسکے دونو کنارون مین تسمے ہون وہ ایک دوسرے سے باندھ دیے
جاتے ہون کہا مالک نے یہ روایت مینے بہت اچھی سنی ہے اس باب مین تَخْمِیرُ الْمُحْرِمِ وَجْهَهُ
محرم کو اپنا منہ ڈہانپنا کیسا ہے عَنِ الْفُرَافِصَةِ بْنِ عُمَیْرٍ الْحَنَفِیِّ اَنَّهُ رَاٰی عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ بِالْعَرْجِ یُغَطِّی
وَجْهَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ ترجمہ فرافصہ بن عمیر حنفی رض سے روایت ہو انہون نے دیکہا عثمان بن عفان کو عرج مین ایک گانون
کا نام ہے تین منزل پر مدینہ سے ڈہانپتے تہے منہ اپنا احرام مین ف گرمی کی شدت سے ابن عباس رض اور ابن عوف
اور ابن الزبیر اور زید بن ثابت اور سعید اور جابر کا یہی قول ہے کہ محرم کو منہ ڈہانپنا درست ہو اور یہی مذہب ہے
شافعی رح کا اور مالک اور ابوحنیفہ اور محمد بن الحسن کے نزدیک درست نہین ہے عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ
عُمَرَ کَانَ یَقُولُ مَا فَوْقَ الذَّقَنِ مِنَ الرَّاْسِ فَلَا یُخَمِّرْهُ الْمُحْرِمُ ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ
بن عمر رض کہتے تہے ٹہوری کے اوپر سر مین داخل ہے محرم اسکو نہ چھپاوے عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ
کَفَّنَ ابْنَهُ وَاقِدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَمَاتَ بِالْجُحْفَةِ مُحْرِمًا وَقَالَ لَوْلَا اَنَّا حُرُمٌ لَطَیَّبْنَاهُ وَخَمَّرْنَا رَاْسَهُ وَوَجْهَهُ
ترجمہ نافع رض سے روایت ہو کہ عبد اللہ بن عمر نے کفن دیا اپنے بیٹے واقد بن عبد اللہ کو اور وہ مر گئے تہے جحفہ مین احرام کی
حالت مین اور کہا اگر ہم احرام نہ باندھے ہوتے تو اسکو خوشبو لگاتے اور ڈہانپتے یا سر اور منہ اسکا کہا مالک نے آدمی واسطے

ف محرم کو پیٹی باندھنا درست ہے

ف محرم کو منہ ڈہانپنا درست ہے

کرسب تکالیف شرعیہ زندگی تک ہین جب آدمی مرگیا تو اسکا عمل بہی تمام ہوگیا **ف** ابوحنیفہ اور مالک کا یہی قول ہے
لیکن یہ مخالف ہے اُس حدیث صحیح کے جو مروی ہے صحیحین مین ابن عباس سے کہ ایک شخص احرام کی حالت
مین مرگیا اور خبر دی گئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو تو فرمایا آپنے غسل دو اُسکو اور کفن پہناؤ اُسکو اور مت
ڈہانپو سر اُسکا اور نہ خوشبو لگاؤ اُسکو کیونکہ وہ قیامت کے روز لبیک کہتا ہوا اُٹہیگا عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ
ابْنَ عُمَرَ کَانَ یَقُوْلُ لَا تَنْتَقِبُ الْمَرْأَۃُ الْمُحْرِمَۃُ وَلَا تَلْبَسُ الْقُفَّازَیْنِ ترجمہ عبد اللہ بن عمر کہتے تہے جو عورت
احرام باندہے ہو وہ نقاب ڈالے مُنہ پر اور دستانے نہ پہنے **ف** یعنے منہ نہ چہپاوے مگر کپڑا منہ پر ڈال
سکتی ہے اسطرح سے کہ کپڑا الگ رہے منہ سے نہ لگے عَنْ فَاطِمَۃَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ اَنَّہَا قَالَتْ کُنَّا نُخَمِّرُ وُجُوْہَنَا
وَنَحْنُ مُحْرِمَاتٌ وَنَحْنُ مَعَ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ فَلَا تُنْکِرُہُ عَلَیْنَا ترجمہ فاطمہ بنت منذر سے روایت
ہے کہ ہم اپنے منہ ڈہانپتی تہین احرام مین اور ہم ساتہ تہین اسما بنت ابی بکر صدیق کے سو انہونے منع نہ کیا ہمکو
ف ڈہانپنے سے مراد یہی کپڑا ڈالنا ہے **مَا جَاءَ فِی الطِّیْبِ فِی الْحَجِّ** حج مین خوشبو لگانے کا بیان عَنْ
عَائِشَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہَا قَالَتْ کُنْتُ اُطَیِّبُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
لِاِحْرَامِہٖ قَبْلَ اَنْ یُّحْرِمَ وَلِحِلِّہٖ قَبْلَ اَنْ یَّطُوْفَ بِالْبَیْتِ ترجمہ حضرت اُم المومنین عائشہ رض سے روایت ہے کہ مین
خوشبو لگاتی تہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے احرام کے وقت قبل احرام باندہنے کے اور احرام کہولنے کے وقت قبل
طواف الزیارت کے عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ اَنَّ اَعْرَابِیًّا جَاءَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَہُوَ بِحُنَیْنٍ وَعَلَی
الْاَعْرَابِیِّ قَمِیْصٌ وَبِہٖ اَثَرُ صُفْرَۃٍ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اَہْلَلْتُ بِعُمْرَۃٍ فَکَیْفَ تَاْمُرُنِیْ اَنْ اَصْنَعَ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْزِعْ قَمِیْصَکَ وَاغْسِلْ ہٰذِہِ الصُّفْرَۃَ عَنْکَ وَافْعَلْ فِیْ عُمْرَتِکَ مَا تَفْعَلُ فِیْ حَجِّکَ ترجمہ عطا بن ابی رباح سے
روایت ہے کہ ایک اعرابی آیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس اور آپ حنین مین تہے اور وہ اعرابی ایک کرتہ پہنے ہوا تہا جس
مین زرد رنگ کا نشان تہا تو کہا اُسنے یا رسول اللہ مینے نیت کی ہے عمرہ کی پس مین کیا کرون آپنے فرمایا اپنا کرتہ
اتار اور زردی دہو ڈال اپنے بدن سے اور جو حج مین کرتا ہے وہ ہی عمرہ مین کر **ف** یعنے طواف اور سعی ادا کر
یا جن باتون سے حج مین پرہیز کرتا تہا اُن باتون سے عمرہ مین بچ عَنْ اَسْلَمَ مَوْلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ عُمَرَ
ابْنَ الْخَطَّابِ وَجَدَ رِیْحَ طِیْبٍ وَہُوَ بِالشَّجَرَۃِ فَقَالَ مِمَّنْ رِیْحُ ہٰذَا الطِّیْبِ فَقَالَ مُعٰوِیَۃُ بْنُ اَبِیْ سُفْیَانَ مِنِّیْ
یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ فَقَالَ مِنْکَ لَعَمْرُ اللّٰہِ فَقَالَ مُعٰوِیَۃُ اِنَّ اُمَّ حَبِیْبَۃَ طَیَّبَتْنِیْ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ فَقَالَ
عُمَرُ عَزَمْتُ عَلَیْکَ لَتَرْجِعَنَّ فَلَتَغْسِلَنَّہٗ ترجمہ اسلم سے جو مولے ہین عمر بن الخطاب کے روایت ہے کہ عمر
ابن الخطاب کو خوشبو آئی اور وہ شجرہ مین تھے (جو چہ میل ہے مدینے سے) سو کہا کہ یہ خوشبو کس شخص مین سے
آتی ہے معاویہ بن ابی سفیان بولے مجہ مین سے اے امیر المومنین حضرت عمر نے کہا ہان تمہین سے قسم ہے

ف حج مین خوشبو لگانیکا بیان

خداوند کریم کے بقا کی **ف** اسواسطے کہ معاویہ رض دوست رکھتے تھے زیب اور زینت اور رفاہیت کو بلکہ حضرت عمر رض نے الکا نام کسرے عرب رکھا تہا۔ کسرے نام تہا بادشاہ ایران کا **ت** معاویہ بولے کہ اُم المومنین اُم حبیبہ رض نے خوشبو لگا دی میرے اے امیر المومنین حضرت عمر رض نے کہا مین تہین قسم دیتا ہون کہ تم دہوڈالو اُسکو جاکر **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبل احرام کے ایسی خوشبو لگانا درست نہین جسکا اثر بعد احرام کے باقی ہی اور یہی قول ہے مالک اور ایک جماعت تابعین کا مگر ائمہ ثلاثہ اور جمہور علما کے نزدیک درست ہی اور عمل انکا حضرت عائشہ رض کی حدیث پر ہے جو اوپر گذری عَنِ الصَّلْتِ بْنِ زُبَيْدٍ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِهٖ اَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ وَجَدَ رِيْحَ طِيْبٍ وَّهُوَ بِالشَّجَرَةِ وَاِلٰى جَنْبِهٖ كَثِيْرُ بْنُ الصَّلْتِ فَقَالَ عُمَرُ مِمَّنْ رِيْحُ هٰذَا الطِّيْبِ فَقَالَ كَثِيْرٌ مِّنِّيْ لَبَّدْتُّ رَاْسِيْ وَاَرَدْتُّ اَنْ لَّا اَحْلِقَ فَقَالَ عُمَرُ فَاذْهَبْ اِلٰى شَرَبَةٍ فَادْلُكْ رَاْسَكَ حَتّٰى تُنَقِّيَهٗ فَفَعَلَ كَثِيْرُ بْنُ الصَّلْتِ ترجمہ صلت بن زبید سے روایت ہی اُنہون نے کئی اپنے عزیزون سے سنا کہ حضرت عمر بن الخطاب رض کو خوشبو آئی اور آپ شجرہ مین تھے اور آپکے پہلو مین کثیر بن الصلت تہی تو کہا عمر رض نے کس مین سے یہ خوشبو آتی ہے کثیر نے کہا مجہ مین سے مینے اپنے بال جمائے تھے کیونکہ میرا ارادہ سر منڈانے کا تہا بعد احرام کہولنے کے حضرت عمر رض نے کہا شربہ پاس جا اور سر کو ملکر دہو ڈال تب ایسا ہی کیا کثیر بن الصلت نے **ف** احرام کے وقت اگر بالون کے پریشان ہونے یا گرد وغبار پڑنے کا خوف ہوتا ہے یا جوون کے پڑنے کا تو بالون کو گوند وغیرہ سے جما لیتے مین اسکو تلبید کہتے ہین کثیر نے یہی کہا کہ میرا ارادہ سر منڈانے کا نہ تہا اسلیے بالون کی حفاظت کی یہی کہا مالک نے شربہ اُس گڈہے کو کہتے ہین جو کہجور کے درخت کے پاس ہوتا ہے اور اُسمین پانی بہرا رہتا ہے عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ وَّرَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ الْوَلِيْدَ بْنَ عَبْدِ الْمَلِكِ سَاَلَ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَخَارِجَةَ بْنَ زَيْدٍ بَعْدَ اَنْ رَمَى الْجَمْرَةَ وَحَلَقَ رَاْسَهٗ قَبْلَ اَنْ يُّفِيْضَ عَنِ الطِّيْبِ فَنَهَاهُ سَالِمٌ وَّاَرْخَصَ لَهٗ خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ترجمہ یحییٰ بن سعید اور عبد اللہ بن ابی بکر اور ربیعہ بن ابی عبد الرحمن سے روایت ہے کہ ولید بن عبد الملک نے پوچہا سالم بن عبد اللہ اور خارجہ بن زید سے کہ بعد کنکریان مارنے کے اور سر منڈانے کے قبل طواف الافاضہ کے خوشبو لگانا کیسا ہے تو منع کیا سالم نے اور جائز رکہا خارجہ بن زید بن ثابت نے **ف** ابوحنیفہ کا قول خارجہ کا سا ہے اور مالک کا قول سالم کا سا ہے کہا مالک نے اگر کوئی شخص ایسا تیل لگا دے جسمین خوشبو نہ ہو قبل احرام کے یا قبل طواف الافاضہ کے بعد کنکریان مارنے کے تو کچھ قباحت نہین ہے کہا یحییٰ نے سوال ہوا امام مالک سے کہ محرم اُس کہانے کو کہا وے جسمین زعفران پڑی ہو بولے اگر آگ سے پکا ہوا ہو تو درست ہے ورنہ درست نہین **ف** بلکہ حرام ہے اور اُسپر فدیہ لازم ہے اور ابوحنیفہ کے نزدیک کہانے مین اگر زعفران ہو تو مطلقًا درست ہے

البتہ صرف زعفران کہانا درست نہین اور صاحبین کے نزدیک درست ہو اور شافعیہ کے نزدیک مطلقاً ممنوع ہے

ف احرام باندھنے کے میقاتون کا بیان

مواقیت الاهلال

احرام باندھنے کے میقاتون کا بیان عن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يهل اهل المدينة من ذي الحليفة ويهل اهل الشام من الجحفة ويهل اهل نجد من قرن قال عبد الله بن عمر وبلغني ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ويهل اهل اليمن من يلملم ترجمہ عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھین اہل مدینہ ذو الحلیفہ سے اور اہل شام جحفہ سے اور اہل نجد قرن سے کہا عبد اللہ بن عمرؓ نے پہونچا مجہکو کہ فرمایا آپ نے احرام باندھین اہل یمن یلملم سے عن عبد الله بن عمر انه قال امر رسول الله صلى الله عليه وسلم اهل المدينة ان يهلوا من ذي الحليفة واهل الشام من الجحفة واهل نجد من قرن قال عبد الله بن عمر اما هؤلاء الثلث فسمعتهن من رسول الله صلى الله عليه وسلم واخبرت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ويهل اهل اليمن من يلملم ترجمہ عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حکم کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کو ذو الحلیفہ سے احرام باندھنے کا اور اہل شام کو جحفہ سے اور اہل نجد کو قرن سے کہا عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا ان تینون کو تو سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مجھے خبر پہونچی کہ آپنے فرمایا احرام باندھین اہل یمن یلملم سے **ف** ان مقامات سے بغیر احرام کے آگے بڑھنا حرام ہے اگر ایسا کرجاے احرام باندھنا تو دم لازم آویگا البتہ اگر پہر میقات کو لوٹ کر وہان سے احرام باندھے تو اکثر علما کے نزدیک دم ساقط ہوگا عن نافع ان عبد الله بن عمر اهل من الفرع ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمرؓ نے احرام باندھا فرع سے **ف** فرع ایک مقام ہے آگے ذو الحلیفہ سے مکہ کی طرف ابن عبد البر نے کہا شاید یہ اسوجہ سے ہوگا کہ پہلے انکا ارادہ احرام کا نہ ہوگا اسواسطے ذو الحلیفہ سے آگے بڑہ گئے جب فرع مین آئے تو قصد ہوا وہین سے احرام باندھ لیا امام محمدؒ نے کہا کہ ذو الحلیفہ سے آگے بھی ایک میقات ہے جحفہ اسواسطے انہون نے پیش قدمی کی مگر ذو الحلیفہ سے احرام باندھنا بہتر ہے مترجم کہتا ہے کہ عبد اللہ بن عمرؓ نے خود یہ حدیث روایت کی کہ میقات اہل مدینہ کا ذو الحلیفہ ہے پہر اسکا خلاف کسی سبب سے ہوگا اور کسی کو درست نہین کہ ذو الحلیفہ سے بدون احرام کے آگے بڑہے جب وہ قصد رکہتا ہو مکہ مین آنیکا عن مالك عن الثقة عنده ان عبد الله بن عمر اهل من ايلياء ترجمہ امام مالکؒ نے ایک معتبر شخص سے سنا کہ عبد اللہ بن عمرؓ نے احرام باندھا بیت المقدس سے **ف** یعنے میقات سے پہلے احرام باندھ لیا یہ امر افضل ہے ابو حنیفہؒ اور شافعیؒ کے نزدیک عن مالك انه بلغه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اهل من الجعرانة بعمرة ترجمہ امام مالکؒ کو پہونچا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا عمرہ کا جعرانہ سے **ف** جعرانہ ایک مقام ہے درمیان مین طائف اور مکہ کے اسکو لوگ اب بڑا عمرہ کہتے ہین اور معروف جگہ عمرہ کی واسطے احرام کے

لبیک کہنے کا بیان اور احرام کی ترکیب کا بیان

تنعیم ہے جو تین میل پر ہے مکہ سے وہین سے لوگ اب اکثر عمرہ کا احرام باندہتے ہین اسحدیث کو ابو داؤد اور ترمذی نے
سند محرش کعبی سے روایت کیا ہے **اَلتَّلْبِيَةُ وَالْعَمَلُ فِي الْاِهْلَالِ** لبیک کہنے کا بیان اور احرام
کی ترکیب کا بیان **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ تَلْبِيَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ
لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ
يَزِيْدُ فِيْهَا لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَى اِلَيْكَ وَالْعَمَلُ ترجمہ عبد اللہ
بن عمر رض سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی لبیک یہ ہتی لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ
اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ اور عبد اللہ بن عمر اسمین زیادہ کرتے لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ
وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَيْكَ وَالْعَمَلُ **ف** معنے اسکے یہ ہین کہ حاضر ہوتا ہون تیری خدمت مین بار بار
اے پروردگا حاضر ہوتا ہون تیری خدمت مین بار بار حاضر ہوتا ہون تیری خدمت مین بار بار تیرا کوئی شریک
نہین حاضر ہوتا ہون تیری خدمت کے واسطے بار بار سارے جہان کی تعریف اور نعمت تجہی کو ہے اور سلطنت
بھی تجہی کو ہے تیرا کوی شریک نہین ۔ عبد اللہ بن عمر رض نے جو زیادہ کیا اُسکے یہ معنے ہین حاضر ہوتا ہون
تیری خدمت مین بار بار حاضر ہوتا ہون تیری خدمت مین بار بار حاضر ہوتا ہون تیری خدمت مین بار بار
اطاعت کرتا ہون تیری بار بار تیرے ہاتہہ مین بہتری ہے حاضر ہوتا ہون تیری خدمت مین بار بار
میری توجہ تیری طرف ہے اور میرے عمل سے مقصود تو ہی ہے ۔ اگر کہا جاوے کہ ابن عمر رض نے تلبیہ مین زیادت
اسطرح کی یہ تو احداث فی الدین ہوا حالانکہ ابن عمر مین بہت اتباع سُنت تہا تو جواب یہ ہے کہ ابن عمر شاید یہ سمجھے
کہ تلبیہ کلمات ماثورہ پر مقصور نہین ہے بلکہ اس جنس کے جو کلمات ہون اُنکے ساتہہ تلبیہ جائز ہے جیسا کہ اکثر
ادعیہ و اذکار کا یہی حال ہے گو اقتصار کلمات ماثورہ پر افضل ہے **عَنْ** هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ فَاِذَا اسْتَوَتْ بِهٖ
رَاحِلَتُهٗ اَهَلَّ ترجمہ عروہ بن الزبیر رض سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتے تہے ذو الحلیفہ کی مسجد مین دو
رکعتین پہر جب اونٹ پر سوار ہو جاتے لبیک پکار کر کہتے **ف** اسحدیث سے معلوم ہوا کہ لبیک کہنا بعد اونٹ
پر سوار ہونے کے مسنون ہے نہ بعد نماز احرام کے اور یہی قول ہے مالک اور شافعی اور جمہور کا اور حنفیہ کے نزدیک
بعد رکعتین احرام کے لبیک پکارنا بہتر ہے **عَنْ** مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ
اَبَاهُ يَقُوْلُ بَيْدَاءُكُمْ هٰذِهِ الَّتِيْ تَكْذِبُوْنَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا مَا اَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ يَعْنِيْ مَسْجِدَ ذِي الْحُلَيْفَةِ ترجمہ سالم بن عبد اللہ نے سنا اپنے باپ
عبد اللہ بن عمر رض سے کہتے تہے کہ یہ میدان ہے جسمین تم جہوٹ باندہتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ آپ نے

احرام باندھا ہو ان سے حالانکہ نہیں لبیک کہی آپ نے مگر ذوالحلیفہ کی مسجد باہر سے عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ اَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ

ابْنِ عُمَرَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَاَيْتُكَ تَصْنَعُ اَرْبَعًا لَمْ اَرَ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِكَ يَصْنَعُهَا قَالَ وَمَا هُنَّ يَا ابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ

رَاَيْتُكَ لَا تَمَسُّ مِنَ الْاَرْكَانِ اِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ وَرَاَيْتُكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَرَاَيْتُكَ تَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ وَ

رَاَيْتُكَ اِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ اَهَلَّ النَّاسُ اِذَا رَاَوُا الْهِلَالَ وَلَمْ تُهِلَّ اَنْتَ حَتّٰى كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ

ابْنُ عُمَرَ اَمَّا الْاَرْكَانُ فَاِنِّيْ لَمْ اَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمَسُّ اِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ وَاَمَّا النِّعَالُ السِّبْتِيَّةُ فَاِنِّيْ

رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِيْ لَيْسَ فِيْهَا شَعَرٌ وَيَتَوَضَّاُ فِيْهَا فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ

اَلْبَسَهَا وَاَمَّا الصُّفْرَةُ فَاِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبُغُ بِهَا فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَصْبُغَ بِهَا وَاَمَّا

الْاِهْلَالُ فَاِنِّيْ لَمْ اَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ حَتّٰى تَنْبَعِثَ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ ترجمہ عبید بن جریج سے

روایت ہو انہوں نے کہا عبد اللہ بن عمر سے ای ابا عبد الرحمن میں تمکو چار باتیں ایسی کرتے ہوئے دیکھیں جو تمہارے ساتھیوں میں سے کوئی

نہیں کرتا عبد اللہ بن عمر نے کہا کون سی باتیں بتا او ای ابن جریج انہوں نے کہا مینے دیکھا تمکو نہیں چھوتے ہو تم طواف میں مگر

رکن یمانی اور حجر اسود کو اور مینے دیکھا تمکو پہنتے ہو تم جوتیاں ایسے چمڑے کی جس میں بال نہیں رہتے اور مینے دیکھا تمکو

خضاب کرتے ہو تم زرد اور مینے دیکھا تمکو جب تم مکہ میں ہوتے ہو تو لوگ چاند دیکھتے ہی احرام باندھ لیتے ہیں اور تم نہیں باندھتے

مگر آٹھویں تاریخ کو عبد اللہ بن عمر نے جواب دیا ارکان کا حال یہ ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی رکن کو چھوتے نہیں دیکھا

سوا حجر اسود اور رکن یمانی کے اور جوتیوں کا حال یہ ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے چمڑے کی جوتیاں پہنتے دیکھا

جس میں بال نہیں رہتے آپ وضو کر کے بھی انکو پہنے رہتے تو میں بھی انکا پہننا پسند کرتا ہوں اور زرد رنگ کا یہ حال ہے کہ مینے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کو زرد رنگ کا خضاب کیے ہوئے دیکھا تو میں بھی اسکو پسند کرتا ہوں اور احرام کا حال یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

لبیک نہیں پکارتے تھے یہاں تک کہ اونٹ آپکا سیدھا کھڑا ہو جاتا آپ چلنے کے واسطے **ف** اور یہ امر آٹھویں تاریخ کو ہوتا ہے اسی

واسطے میں آٹھویں تاریخ احرام باندھتا ہوں عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ

ثُمَّ يَخْرُجُ فَيَرْكَبُ فَاِذَا اسْتَوَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ اَحْرَمَ ترجمہ نافع سے روایت ہو کہ عبد اللہ بن عمر رض نماز پڑھتے

ذوالحلیفہ کی مسجد میں پھر نکلکر سوار ہوتے اسوقت احرام باندھتے عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ

اَهَلَّ مِنْ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ حِيْنَ اسْتَوَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ وَاَنَّ اَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ اَشَارَ عَلَيْهِ بِذٰلِكَ ترجمہ

امام مالک کو پہونچا کہ عبد الملک بن مروان نے لبیک پکارا ذوالحلیفہ کی مسجد سے جب اونٹ انکا سیدھا ہوا چلنے کو اور ابان

بن عثمان نے یہ حکم کیا تھا انکو

رَفْعُ الصَّوْتِ بِالْاِهْلَالِ لبیک بلند آواز سے کہنے کا بیان

عَنِ السَّائِبِ بْنِ خَلَّادٍ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَانِيْ جِبْرِيْلُ فَاَمَرَنِيْ اَنْ

اٰمُرَ اَصْحَابِيْ اَوْ مَنْ مَعِيَ اَنْ يَرْفَعُوْا اَصْوَاتَهُمْ بِالتَّلْبِيَةِ اَوْ بِالْاِهْلَالِ يُرِيْدُ اَحَدَهُمَا

ف: لبیک بلند آواز سے کہنے کا بیان

ترجمہ سائب بن خلاد انصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آئے میرے پاس جبرئیل اور کہا کہ حکم کرون مین اپنے اصحاب کو بلند آواز سے لبیک پکارنے کا کہا مالک نے مینے سنا اہل علم سے وہ کہتے تھے یہ حکم عورتون کو نہین ہے بلکہ عورتین آہستہ سے لبیک کہین اسطرح کہ آپ ہی سنین کہا مالک نے محرم اپنی آواز کو بلند نہ کرے جامع مسجدون مین بلکہ اسطرح کہے کہ آپ سنے اور پاس والا سنے مگر مسجد منا اور مسجد الحرام مین یہان بلند آواز سے لبیک کہے کہا مالک نے مینے سنا بعض اہل علم سے وہ مستحب جانتے تھے لبیک کہنا ہر نماز کے بعد اور ہر چڑہاؤ پر چڑہتے وقت

إِفْرَادُ الْحَجِّ

حج افراد کا بیان عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَأَهَلَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ فَأَمَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَحَلَّ وَأَمَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ أَوْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَلَمْ يَحِلُّوا حَتَّى كَانَ النَّحْرِ ترجمہ حضرت ام المؤمنین عائشہ رض سے روایت ہے کہ ہم نکلے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجۃ الوداع کے سال تو ہم مین سے بعض لوگون نے احرام باندہا عمرہ کا اور بعضون نے حج اور عمرہ دونو کا اور بعضون نے صرف حج کا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کا احرام باندہا سو جسنے عمرہ کا احرام باندہا تہا اسنے عمرہ کرکے احرام کہول ڈالا اور جسنے حج اور عمرہ دونو کا احرام باندہا یا صرف حج کا انسے احرام نہ کہولا دسوین تاریخ تک ف حج کے مہینون مین میقات سے صرف عمرہ کا احرام باندہ کر جانا پہر ایام حج مین مکہ سے احرام حج کا باندہ لینا اسکو تمتع کہتے ہین کیونکہ اسمین آدمی فائدہ اٹہا سکتا ہے عمرہ کا احرام کہولکر اور میقات سے حج اور عمرہ دونو کا احرام ساتھ باندہنا اسکو قران کہتے ہین اسمین آدمی عمرہ کرکے احرام باندہے ہوئے مکہ مین بیٹہا رہتا ہے حج کرکے احرام کہولتا ہے اور میقات سے صرف حج کا احرام باندہنا اسکو افراد کہتے ہین عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْرَدَ الْحَجَّ ترجمہ حضرت ام المؤمنین عائشہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے افراد کیا حج کا عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْرَدَ الْحَجَّ ترجمہ حضرت ام المؤمنین عائشہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے افراد کیا حج کا کہا مالک نے مینے سنا اہل علم سے کہتے تھے جس شخص نے احرام باندہا حج مفرد کا پہر اسکا جی چاہا عمرہ کا احرام باندہنے کا تو یہ جائز نہین ہے کہا مالک نے مینے پایا ہے اہل علم کو اسی پر

الْقِرَانُ فِي الْحَجِّ

قران کا بیان۔ عَنْ مُحَمَّدٍ الْبَاقِرِ أَنَّ الْمِقْدَادَ بْنَ الْأَسْوَدِ دَخَلَ عَلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ بِالسُّقْيَا وَهُوَ يَنْجَعُ بَكَرَاتٍ لَهُ دَقِيقًا وَخَبَطًا فَقَالَ لَهُ هَذَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ يَنْهَى عَنْ أَنْ يُقْرَنَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَخَرَجَ عَلِيٌّ وَعَلَى يَدَيْهِ أَثَرُ الدَّقِيقِ وَالْخَبَطِ فَمَا أَنْسَى أَثَرَ الدَّقِيقِ وَالْخَبَطِ عَلَى ذِرَاعَيْهِ حَتَّى دَخَلَ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَقَالَ أَنْتَ تَنْهَى عَنْ أَنْ يُقْرَنَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَقَالَ عُثْمَانُ ذَلِكَ رَأْيِي فَخَرَجَ عَلِيٌّ مُغْضَبًا وَهُوَ يَقُولُ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ مَعًا ترجمہ امام محمد باقر سے روایت ہے کہ مقداد بن الاسود رض آئے حضرت علی رض کے پاس اور وہ پلا رہے تھے اپنے اونٹ کو

ف حج و عمرہ کا بیان

ف قران کا بیان

بچون کو گہولا ہوا آٹا اور چارہ پانی مین تو کہا مقداد نے یہ عثمان بن عفان ہین منع کرتے ہین قران سے درمیان حج
اور عمرہ کے پس نکلے علی اور اُنکے ہاتہون پر آٹے کے نشان تہے سو مین اب تک اُس آٹے کے نشانون کو جو اُنکی ہاتہ
پر تہے نہین بہولا اور گئے حضرت عثمان بن عفان پاس اور کہا کیا تم منع کرتے ہو قران سے درمیان حج اور عمرہ کے
اُنہون نے کہا ہان میری رای یہی ہے تو حضرت علی غصے مین باہر نکلے اور کہتے تہے لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ بِحَجَّةٍ وَّعُمْرَةٍ مَعًا
ف اُنکے سامنے یہ الفاظ کہے تاکہ معلوم ہو کہ قران درست ہے اُسمین کوئی قباحت نہین ہے نسائی اور
اسمعیلی کی روایت مین ہے کہ عثمان نے کہا مین تو منع کرتا ہون لوگون کو قران سے اور تم کرتے ہو حضرت علی نے
جواب دیا کہ مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت کو کسی کے کہنے سے نہ چہوڑون گا اور نسائی کی ایک روایت مین
ہے کہ حضرت عثمان نے رجوع کیا ممانعت سے کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ جو کوئی قران کرے تو اپنے
بال نہ کترادے اور جو چیزین احرام مین منع ہین اُنکا استعمال نہ کرے یہانتک کہ ہدی کو نحر کرے اگر اُسکے ساتھ ہدی ہو
اور یوم النحر کو منا مین احرام کہولے عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ خَرَجَ
اِلَى الْحَجِّ فَمِنْ اَصْحَابِهٖ مَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ وَّمِنْهُمْ مَنْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَمِنْهُمْ مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَاَمَّا مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ اَوْ
جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَلَمْ يَحِلَّ وَاَمَّا مَنْ كَانَ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَحَلَّ ترجمہ سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نکلے حجۃ الوداع کے سال مین حج کرنے کو تو آپکے بعض اصحاب نے احرام باندہا حج کا اور بعضون نے حج اور عمرہ دونو کا
اور بعضون نے صرف عمرہ کا سو جس شخص نے حج کا احرام باندہا تہا یا حج اور عمرہ دونو کا اُسنے احرام نہ کہولا اور جس
نے عمرہ کا صرف احرام باندہا تہا اُسنے عمرہ کرکے احرام کہولڈالا امام مالک نے سُنا بعض اہل علم سے کہتے تہے جس نے
عمرہ کا احرام باندہا پہر اُسکو یہ بہلا معلوم ہوا کہ حج کا بھی احرام عمرہ کے ساتھ باندہ لیوے یہ جائز ہے جب تک
اُسنے طواف خانہ کعبہ کا اور سعی صفا مروہ مین نہ کی ہو اور عبداللہ بن عمر نے ایسا ہی کیا ہے جب اُنہون نے کہا
اگر مین روکا جاؤنگا خانہ کعبہ سے تو جیسا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے ویسا ہی مین بہی کرونگا پہر اپنے
ساتہیون کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ حج اور عمرہ کا حال یکسان ہے **ف** یعنے پہلے عبداللہ بن عمر نے صرف
عمرہ کا احرام باندہا تہا اس خیال سے کہ شاید حج نصیب نہو اور خانہ کعبہ تک پہونچنا نہ ہو سکے کیونکہ اُس زمانے مین
وہان فساد اور ہنگامہ تہا پہر یہ خیال کیا کہ جیسا احصار کی حالت مین عمرہ والا احرام کہول سکتا ہے ویسا ہی حج والا
بہی **ف** تو مین تمکو گواہ کرتا ہون کہ مینے عمرہ کے ساتھ حج کی بہی نیت کرلی کہا مالک نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے اصحاب نے حجۃ الوداع کے سال عمرہ کا احرام باندہا تہا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکے ساتھ ہدی ہو وہ حج کا
بہی احرام باندہ لیوے پہر احرام نہ کہولے یہانتک کہ حج اور عمرہ دونو سے فارغ ہو قَطْعُ التَّلْبِيَةِ لبیک موقوف کرنیکا
وقت عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ الثَّقَفِيِّ اَنَّهٗ سَاَلَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَهُمَا غَادِيَانِ مِنْ مِّنًى اِلٰى عَرَفَةَ كَيْفَ كُنْتُمْ

تَصْنَعُونَ فِي هٰذَا الْيَوْمِ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يُهِلُّ الْمُهِلُّ مِنَّا فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَيُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ
فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ ترجمہ محمد بن ابی بکر نے پوچھا انس رض بن مالک سے جب وہ دونو صبحکو جا رہے تھے منا سے عرفہ کو تم کیا کرتے تھے
آج کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بولے بعض لوگ ہم مین سے آج کے روز لبیک کہتے تھے پکار کر تو کوئی منع نہ
کرتا بعض لوگ تکبیر کہتے تو کوئی منع نہ کرتا ف خطابی نے کہا کہ علما نے اجماع کیا اس حدیث کے خلاف پر اور سنت
کہا ہے لبیک پکارنے کو اس روز اور بعضون نے اس حدیث پر بھی عمل کیا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث منافی نہین ہے
اور احادیث کی کیونکہ احتمال ہے کہ لبیک اور تکبیر دونو کہتے ہون آپ نے دونو کو جائز رکہا عَنْ مُحَمَّدٍ الْبَاقِرِ اَنَّ عَلِيَّ
ابْنَ اَبِي طَالِبٍ كَانَ يُلَبِّي فِي الْحَجِّ حَتّٰى اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ قَطَعَ التَّلْبِيَةَ ترجمہ محمد باقر رح سے روایت ہے
کہ حضرت علی رض لبیک کہتے تھے حج مین مگر جب زوال ہوتا آفتاب کا عرفہ کے روز تو موقوف کرتے لبیک کو کہا مالک
نے ہمارے شہر کے اہل علم اسی پر عمل کرتے چلے آتے ہین ف ابن عمر اور عائشہ رض اور ایک جماعت صحابہ کا یہی قول ہے
اور جمہور علما کا یہ قول ہے کہ لبیک کہا کرے یہانتک کہ جمرہ عقبہ کی رمی کرے یوم النحر کے روز اسوقت موقوف
کرے کیونکہ صحیحین مین مروی ہے فضل بن عباس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبیک کہا کرتے یہانتک کہ پہونچے
جمرہ عقبہ پاس لیکن اصحاب الرای اور سفیان ثوری اور شافعی کے نزدیک اول کنکرے سے لبیک موقوف کرے اور
امام احمد اور اسحاق کے نزدیک جب رمی سے فارغ ہو اسوقت موقوف کرے ابن خزیمہ نے اسی حدیث کو فضل
بن عباس سے اسطرح روایت کیا ہے کہ آپ لبیک کہا کرتے اور تکبیر کہا کرتے ہر کنکرے کے مارنے پر پہر موقوف
کرتے لبیک کو اخیر کنکرے سے ابن خزیمہ نے کہا یہ حدیث صحیح ہے اسمین تفسیر ہے روایت سابقہ کی اور رفع ہے اسکے ابہام کا
سو اسپر عمل کرنا واجب ہے (زرقانی) عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا كَانَتْ تَتْرُكُ التَّلْبِيَةَ اِذَا
رَاحَتْ اِلَى الْمَوْقِفِ ترجمہ ام المومنین عائشہ رض موقوف کرتی تھین لبیک کو جب جاتی تھین عرفات کو عَنْ نَافِعٍ
اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقْطَعُ التَّلْبِيَةَ فِي الْحَجِّ اِذَا انْتَهٰى اِلَى الْحَرَمِ حَتّٰى يَطُوفَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا
وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ يُلَبِّي حَتّٰى يَغْدُوَ مِنْ مِنًى اِلٰى عَرَفَةَ فَاِذَا غَدَا تَرَكَ التَّلْبِيَةَ وَكَانَ يَتْرُكُ التَّلْبِيَةَ فِي
الْعُمْرَةِ اِذَا دَخَلَ الْحَرَمَ ترجمہ نافع رض سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر رض موقوف کرتے تھے لبیک کہنے کو حج
مین جب پہونچتے حرم مین طواف اور سعی تک پہر لبیک کہنے لگتے یہانتک کہ صبح کو منا سے چلین عرفہ کو سو جب عرفات
کو چلتے لبیک موقوف کرتے اور عمرہ مین موقوف کرتے لبیک کو جب داخل ہوتے حرم مین عَنِ ابْنِ شِهَابٍ
اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لَا يُلَبِّي وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ ترجمہ ابن شہاب کہتے تھے کہ عبد اللہ بن عمر رض
طواف مین لبیک کہتے تھے عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ اَنَّهَا كَانَتْ تَنْزِلُ مِنْ عَرَفَةَ بِنَمِرَةَ ثُمَّ تَحَوَّلَتْ اِلَى الْاَرَاكِ
قَالَ وَكَانَتْ عَائِشَةُ تُهِلُّ مَا كَانَتْ فِي مَنْزِلِهَا وَمَنْ كَانَ مَعَهَا فَاِذَا رَكِبَتْ فَتَوَجَّهَتْ اِلَى الْمَوْقِفِ تَرَكَتِ الْاِهْلَالَ

وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَعْتَمِرُ بَعْدَ الْحَجِّ مِنْ مَكَّةَ فِي ذِي الْحِجَّةِ ثُمَّ تَرَكَتْ ذٰلِكَ فَكَانَتْ تَخْرُجُ قَبْلَ هِلَالِ الْمُحَرَّمِ حَتّٰى تَأْتِيَ الْجُحْفَةَ فَتُقِيْمُ بِهَا حَتّٰى تَرَى الْهِلَالَ فَإِذَا رَأَتِ الْهِلَالَ أَهَلَّتْ بِعُمْرَةٍ **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہے کہ وہ جب عرفات میں آتیں تو نمرہ میں اترتیں پیلو (اراک) میں اترنے لگیں اور عائشہ اپنے مکان میں جب تک ہوتیں تو وہ اور انکے ساتھی لبیک کہا کرتے جب سوار ہوتیں تو لبیک کہنا موقوف کرتیں اور عائشہ رض بعد حج کے عمرہ ادا کرتیں مکہ سے احرام باندھ کر ذی الحجہ میں پھر یہ چھوڑ دیا اور محرم کے چاند سے پہلے جحفہ میں آکر ٹھیرتیں جب چاند ہوتا تو عمرہ کا احرام باندھتیں **ف** اسواسطے کہ عمرہ سوائے حج کے مہینوں کے اور دنوں میں کرنا اولے ہے نمرہ ایک مقام کا نام ہے عرفات کے قرب میں اور اراک بھی ایک موضع ہے عرفات میں عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ غَدَا يَوْمَ عَرَفَةَ مِنْ مِنًى فَسَمِعَ التَّكْبِيرَ عَالِيًا فَبَعَثَ الْحَرَسَ يَصِيحُونَ فِي النَّاسِ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهَا التَّلْبِيَةُ **ترجمہ** یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ عمر بن عبد العزیز رح صبح کو چلے نویں تاریخ کو منیٰ سے عرفہ کو تو بلند آواز سے تکبیر سنی انہوں نے اپنے آدمیوں کو بھیجا کہ پکارا کہ اے لوگو یہ وقت لبیک کہنے کا ہے

اِهْلَالُ أَهْلِ مَكَّةَ وَمَنْ بِهَا مِنْ غَيْرِهِمْ

اہل مکہ کے احرام کا اور جو لوگ مکہ میں ہوں اور ملک والے ان کے بھی احرام کا بیان عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ يَا أَهْلَ مَكَّةَ مَا شَأْنُ النَّاسِ يَأْتُونَ شُعْثًا وَأَنْتُمْ مُدَّهِنُونَ أَهِلُّوا إِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ **ترجمہ** قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب نے کہا اے مکہ والو لوگ تو بال بکھرے ہوئے پریشان یہاں آتے ہیں اور تم تیل لگائے ہوئے ہو جب چاند دیکھو ذی الحجہ کا تو تم بھی احرام باندھ لیا کرو **ف** کیونکہ پہلے سے احرام باندھ لینا افضل ہے لیکن عبد اللہ بن عمر احرام نہ باندھتے جب تک آٹھویں تاریخ نہ آتی اب یہی رواج ہے کہ مکہ والے اور جو لوگ مکہ میں ٹھیرے ہوئے ہیں وہ آٹھویں تاریخ کو حج کا احرام باندھتے ہیں عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ أَقَامَ بِمَكَّةَ تِسْعَ سِنِيْنَ يُهِلُّ بِالْحَجِّ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ مَعَهُ يَفْعَلُ ذٰلِكَ **ترجمہ** عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن الزبیر نو برس مکے میں رہے جب چاند دیکھتے ذی الحجہ کا تو احرام باندھ لیتے اور عروہ بن الزبیر بھی ایسا ہی کرتے کہا مالک نے جو لوگ مکے کے رہنے والے ہیں یا مکہ میں پہلے سے مقیم ہیں مگر وہاں کے باشندے نہیں تو وہ حرم سے احرام باندھیں کہا مالک نے جو شخص مکہ سے احرام حج کا باندھے تو وہ طواف اور سعی نہ کرے جبتک منیٰ سے نہ لوٹے اور ایسا ہی عبد اللہ بن عمر رض نے کیا تھا کہا یحییٰ نے جو لوگ اور ملک کے رہنے والے ہیں انہوں نے اگر احرام حج کا مکہ سے باندھا تو وہ فرض طواف (طواف الزیارۃ) کی تاخیر کریں اور وہ طواف ہے جسکے بعد سعی ہوتی ہے صفا اور مروہ کے درمیان میں اور نفل طواف جتنا چاہے کیا کرے لیکن ہر طواف کے بعد دو رکعتیں پڑھا کرے اور ایسا ہی کیا تھا اُن صحابہ نے جنہوں نے احرام حج کا مکہ سے باندھا سو انہوں نے تاخیر کی طواف اور سعی کی یہانتک کہ لوٹے منیٰ سے اور ایسا ہی کیا عبد اللہ بن عمر نے وہ بھی ذی الحجہ کا چاند دیکھکر احرام باندھتے حج کا مکہ سے اور تاخیر کرتے طواف اور سعی کی منیٰ سے لوٹنے تک کہا مالک نے مکہ

والے کو عمرہ کا احرام باندھنا حرم سے درست نہیں ہے بلکہ حل سے احرام باندھنا ضرور ہے **مَا لَا يُوجِبُ**
الْإِحْرَامَ مِنْ تَقْلِيدِ الْهَدْيِ ہدی کے جانور کے گلے میں کچھ لٹکانے سے آدمی محرم نہیں ہو جاتا
ف ہدی اُس جانور کو کہتے ہیں جو مکے میں روانہ کیا جاوے قربانی کے واسطے اور تقلید کہتے ہیں اُس جانور کے
گلے میں جوتی وغیرہ کوئی اور چیز لٹکانے کو جس سے یہ بات معلوم ہو کہ یہ جانور ہدی کا ہے عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
اَنَّ زِيَادَ بْنَ اَبِي سُفْيَانَ كَتَبَ اِلٰى عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ اَهْدٰى
هَدْيًا حَرُمَ عَلَيْهِ مَا يَحْرُمُ عَلَى الْحَاجِّ حَتّٰى يُنْحَرَ الْهَدْيُ وَقَدْ بَعَثْتُ اِلَيْكِ بِهَدْيٍ فَاكْتُبِي اِلَيَّ بِاَمْرِكِ اَوْ مُرِي صَاحِبَ الْهَدْيِ
قَالَتْ عَمْرَةُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لَيْسَ كَمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَا فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ
ثُمَّ قَلَّدَهَا بِيَدِهٖ ثُمَّ بَعَثَ بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ اَبِي فَلَمْ يَحْرُمْ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ
اَحَلَّهُ اللّٰهُ لَهٗ حَتّٰى نُحِرَ الْهَدْيُ ترجمہ عمرہ بنت عبدالرحمن سے روایت ہے کہ زیاد بن ابی سفیان نے لکھا ام المومنین عائشہ رضی
کو کہ عبداللہ بن عباس کہتے ہیں جو شخص ہدی روانہ کرے تو اُسپر حرام ہو گئیں وہ چیزیں جو احرام میں محرم پر یہانتک کہ ذبح کیجاوے ہدی
سو میں نے ایک ہدی تمہارے پاس روانہ کی ہے تم مجھے لکھ بھیجو اپنا فتوی یا جو شخص ہدی لیکر آتا ہے اُسکے ہاتھ کہلا بھیجو عمرہ رضی
نے کہا عائشہ رضی بولیں ابن عباس جو کہتے ہیں ویسا نہیں ہے میں نے خود اپنے ہاتھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی ہدی کے ہار بٹے تھے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے لٹکائے اور اُسکو روانہ کیا میرے باپ کے ساتھ
سو آپ پر کوئی چیز حرام نہ ہوئی اُن چیزوں میں سے جنکو حلال کیا تھا اللہ نے اُنکے لیے یہانتک کہ ذبح ہو گئی ہدی **ف**
تو صرف ہدی روانہ کرنے سے محرم نہیں ہوتا بلکہ اگر خود اُسکے ساتھ جاوے تو محرم ہو جاتا ہے یہی قول ہے ابو حنیفہ اور محمد اور
اکثر علما کا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ اَنَّهٗ قَالَ سَاَلْتُ عَمْرَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الَّذِي يَبْعَثُ بِهَدْيِهٖ وَيُقِيمُ هَلْ يَحْرُمُ
عَلَيْهِ شَيْءٌ فَاَخْبَرَتْنِي اَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُولُ لَا يَحْرُمُ اِلَّا مَنْ اَهَلَّ وَلَبّٰى ترجمہ یحیی بن سعید رح سے روایت ہے انہوں نے
پوچھا عمرہ بنت عبدالرحمن سے کہ جو شخص ہدی روانہ کرے مگر خود نہ جاوے کیا اُسپر کچھ حرام ہوتا ہے وہ بولیں میں نے سنا عائشہ رضی سے
کہتی تھیں محرم نہیں ہوتا مگر جو شخص احرام باندھے اور لبیک کہے عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهُدَيْرِ اَنَّهٗ رَاٰى رَجُلًا
مُتَجَرِّدًا بِالْعِرَاقِ فَسَاَلَ النَّاسَ عَنْهُ فَقَالُوا اَمَرَ بِهَدْيِهٖ اَنْ يُقَلَّدَ فَلِذٰلِكَ تَجَرَّدَ قَالَ رَبِيعَةُ فَلَقِيتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ
الزُّبَيْرِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ بِدْعَةٌ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ ترجمہ ربیعہ بن عبداللہ نے دیکھا ایک شخص کو عراق میں کپڑے اتارے
ہوئے (وہ ابن عباس تھے) تو پوچھا لوگوں سے اسکا سبب لوگوں نے کہا اُسنے حکم کیا ہے اپنی ہدی کی تقلید کا سو اسلیے
سے ہوئی کپڑے اتار ڈالے ربیعہ نے کہا میں نے ملاقات کی عبداللہ بن الزبیر سے اور یہ قصہ بیان کیا اُنہوں نے کہا
قسم کعبہ کے رب کی یہ امر بدعت ہے کہا یحیی نے سوال ہوا امام مالک سے کہ ایک شخص ہدی لیکر آپ نکلا سو اسنے اشعار کیا
ف اشعار کہتے ہیں اونٹ کی کوہان کو چیر دینے کو داہنی یا بائیں طرف سے تاکہ یہ معلوم ہو کہ وہ جانور ہدی کا

(ف) ہدی کے جانور کے گلے میں کچھ لٹکانے سے آدمی محرم نہیں ہو جاتا

ہی یہ فعل سنت ہی اور ثابت ہو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اگرچہ ابو حنیفہ نے اسکو مکروہ جانا ہے **ف** اور تقلید کی ذوالحلیفہ مین لیکن احرام نہ باندہا یہانتک کہ آگیا جحفہ مین تو جواب دیا امام مالک نے کہ میرے نزدیک اچہا نہین ہے اور جس نے ایسا کیا اُسنے خطا کی بلکہ اُسکو چاہیے کہ اشعار اور تقلید احرام کے ساتہ کرے البتہ جو شخص ہدی کے ساتہ چلنے کا قصد نہین رکہتا وہ بدون احرام کے ہدی روانہ کرے اور آپ اپنے گہر بیٹہا رہے کہا یحیی نے سوال ہوا امام مالک سے کہ ہدی کو بدون احرام کے لیکر نکل سکتے ہین انہون نے کہا ہان کچہ قباحت نہین اگر جب میقات پہ پہونچے تو احرام باندہ لے وہان سے بدون احرام کے آگے نہ بڑہے کہا یحیی نے سوال ہوا امام مالک سے کہ لوگون نے اسمین اختلاف کیا ہے کہ کوئی شخص تقلید کرے اپنی ہدی کی مگر اُسکا قصد نہ ہو حج یا عمرہ کا تو وہ محرم ہو گا یا نہین مالک نے جواب دیا کہ ہم نے سنا ہین ام المومنین عائشہ رضی کے قول کو لیتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ہدی روانہ کی اور آپ بیٹہے رہے اور آپ پر کوئی چیز حرام نہین ہوی حلال چیزون مین سے یہانتک کہ ہدی ذبح ہو گئی **مَا تَفْعَلُ الْحَائِضُ فِي الْحَجِّ** جب عورت کو حج مین حیض آجاوے اسکا بیان **عَنْ** نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ کَانَ یَقُوْلُ الْمَرْاَۃُ الْحَائِضُ الَّتِیْ تُھِلُّ بِالْحَجِّ اَوِ الْعُمْرَۃِ اِنَّھَا تُھِلُّ بِحَجِّھَا اَوْ عُمْرَتِھَا اِذَا اَرَادَتْ وَلٰکِنْ لَا تَطُوْفُ بِالْبَیْتِ وَلَا بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ وَھِیَ تَشْھَدُ الْمَنَاسِکَ کُلَّھَا مَعَ النَّاسِ غَیْرَ اَنَّھَا لَا تَطُوْفُ بِالْبَیْتِ وَلَا بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ وَلَا تَقْرَبُ الْمَسْجِدَ حَتّٰی تَطْھُرَ ترجمہ نافع سے روایت ہی کہ عبد اللہ بن عمر رضہ کہتے تہے جو عورت احرام باندہے حج یا عمرہ کا پہر اُسکو حیض آجاوے تو وہ لبیک کہا کرے جب اُسکا جی چاہے اور طواف نہ کرے اور سعی نہ کرے صفا مروہ کے درمیان مین باقی سب ارکان ادا کرے لوگون کے ساتہ فقط طواف اور سعی نہ کرے اور مسجد مین نہ جاوے جب تک پاک ہو **ف** اصل طواف ممنوع ہے کیونکہ اسمین مسجد مین جانا ہوتا ہے اور سعی ممنوع نہین ہے اسلیے کہ سعی کے واسطے طہارت شرط نہین ہے مگر حائض سعی اسواسطے نہ کرے کہ طواف پر مقدم کرنا سعی کا درست نہین **اَلْعُمْرَۃُ فِي اَشْھُرِ الْحَجِّ** حج کے مہینون مین عمرہ کرنے کا بیان **عَنْ** مَالِکٍ اَنَّہٗ بَلَغَہٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ ثَلٰثًا عَامَ الْحُدَیْبِیَۃِ وَعَامَ الْقَضِیَّۃِ وَعَامَ الْجِعْرَانَۃِ ترجمہ امام مالک کو پہونچا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین عمرہ ادا کیے ایک حدیبیہ کے سال اور ایک عمرہ قضا اور ایک عمرہ جعرانہ **عَنْ** عُرْوَۃَ بْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَعْتَمِرْ اِلَّا ثَلٰثًا اِحْدٰھُنَّ فِیْ شَوَّالٍ وَاثْنَتَیْنِ فِیْ ذِی الْقَعْدَۃِ ترجمہ عروہ بن الزبیر سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین عمرہ کیا مگر تین بار ایک شوال مین اور دو ذیقعد مین **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَۃَ الْاَسْلَمِیِّ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ سَعِیْدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ فَقَالَ اَعْتَمِرُ قَبْلَ اَنْ اَحُجَّ فَقَالَ سَعِیْدٌ نَعَمْ قَدِ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ یَحُجَّ ترجمہ عبد الرحمن بن حرملہ اسلمی سے روایت ہے کہ ایک شخص نے پوچہا سعید بن المسیب سے کہ مین عمرہ کرون قبل حج کے انہون نے کہا ہان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کیا قبل حج کے

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ اَبِي سَلَمَةَ اسْتَاذَنَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَنْ يَعْتَمِرَ فِي شَوَّالٍ فَاَذِنَ لَهٗ فَاعْتَمَرَ ثُمَّ قَفَلَ اِلٰى اَهْلِهٖ وَلَمْ يَحُجَّ ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ عمر بن ابی سلمہ نے اجازت مانگی حضرت عمرؓ سے عمرہ کرنیکی شوال مین تو اجازت دی آپنے تو وہ عمرہ کرکے لوٹ آئے اپنے گہر کو اور حج نہ کیا **ف** حج کے مہینون مین عمرہ کرنا ایام جاہلیت مین لوگ برا سمجھتے تھے یہ بات لغو ٹہیری ابن حبان نے ابن عباسؓ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کیا ذی الحجہ مین تاکہ مشرکین کی مخالفت ہو

قَطْعُ التَّلْبِيَةِ فِي الْعُمْرَةِ

عمرہ مین لبیک کب موقوف کرے عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ كَانَ يَقْطَعُ التَّلْبِيَةَ فِي الْعُمْرَةِ اِذَا دَخَلَ الْحَرَمَ ترجمہ عروہ بن زبیر لبیک موقوف کرتے تہے عمرہ مین جب داخل ہوجاتے حرم مین کہا مالک نے جو شخص عمرہ کا احرام تنعیم سے باندہے وہ لبیک موقوف کرے جب تک خانہ کعبہ نہ دیکہے کہا یحییٰ نے سوال ہوا مالک سے کہ جو شخص احرام باندہے عمرہ کا میقات سے اور وہ مدینہ یا اور کسی شہر کا رہنے والا ہے تو لبیک کب موقوف کرے مالک نے جواب دیا کہ جو شخص میقات سے احرام باندہے وہ جب حرم مین داخل ہوتی ہے لبیک موقوف کردیوے اور مجہے عبداللہ بن عمر سے ایسا ہی پہونچا وہ ایسا ہی کرتے تہے

مَا جَاءَ فِي التَّمَتُّعِ

تمتع کا بیان عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنَّهٗ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ اَبِي وَقَّاصٍ وَالضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ عَامَ حَجَّ مُعٰوِيَةُ بْنُ اَبِي سُفْيَانَ وَهُمَا يَذْكُرَانِ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَقَالَ الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ لَا يَصْنَعُ ذٰلِكَ اِلَّا مَنْ جَهِلَ اَمْرَ اللّٰهِ فَقَالَ سَعْدٌ بِئْسَ مَا قُلْتَ يَا ابْنَ اَخِي فَقَالَ الضَّحَّاكُ فَاِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَدْ نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ سَعْدٌ قَدْ صَنَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَنَعْنَاهَا مَعَهٗ ترجمہ محمد بن عبداللہ بن الحارث سے روایت ہے انہون نے سنا سعد بن ابی وقاص اور ضحاک بن قیس سے جس سال معویہ بن ابی سفیان نے حج کیا ہے اور وہ دونو ذکر کرتے تہے تمتع کا تو ضحاک بن قیس نے کہا کہ تمتع وہی کریگا جو خدا کے احکام سے ناواقف ہو سعد نے کہا بری بات کہی تمنے ای بہتیجے میرے ضحاک نے کہا کہ عمر بن الخطاب نے منع کیا تمتع سے سعد نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو کیا اور ہمنے بہی آپکے ساتہ کیا **ف** بعض کہتے ہین کہ حضرت عمرؓ نے تمتع کو مکروہ جانا اس سبب سے کہ حج کے قرب مین آدمی کا لذت اُٹہانا عورتون سے اور زینت کرنا برا سمجہا اور بعضون نے کہا کہ مراد حضرت عمرؓ کی تمتع سے یہ تہی کہ حج کو فسخ کرکے عمرہ سے بدلدے اور بعضون نے کہا کہ مراد اشہر حج مین عمرہ کرنا ہے بہر حال اس ممانعت کی کوئی وجہ معلوم نہین ہوتی اگر تمتع سے یہی تمتع عرفی مراد ہو یعنے عمرہ کرکے احرام کہولڈالنا اور مکہ مین ٹہیرے رہنا پہر آٹہوین تاریخ مکہ سے احرام حج کا باندہنا اور دلیل اس امر کی کہ مراد تمتع سے یہی تمتع عرفی تہا نہ فسخ حج وہ ہے جو صحیح مسلم مین ہے کہ عمرؓ نے کہا مینے جانا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اُنکے اصحاب نے تمتع کیا ہے اور ظاہر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب نے یہی تمتع عرفی کیا تہا پس حضرت عمرؓ نے جو اس سے منع کیا اسکی وجہ یہی معلوم ہوتی ہے کہ انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکا ناسخ سنا ہوگا جیسے متعہ نسا کو منع کیا اسلیے کہ اسکی حلت منسوخ ہوگئی تہی واللہ اعلم

اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ سعد بن ابی وقاص نے حضرت عمر کی ممانعت کا خیال نہ کیا اور یہ جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اسکو کیا ہے تو معلوم ہوا کہ جس فعل کا جواز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہو اور کوئی مجتہد یا شیخ
یا عالم کیسے ہی بڑے درجہ کا ہو اسکو منع کرے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اسکی ممانعت ثابت ہو اور وہ جائز کہے
تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تقلید کرنا چاہیے اور اُس مولوی یا مشائخ یا مجتہد کی کلام کو ترک کرنا چاہیے اسواسطے
کہ رسول اللہ علیہ وسلم خطا سے معصوم تھے اور وہ خطا سے معصوم نہیں ہے اس فائدہ کو یاد رکھنا چاہیے عن
عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ قَالَ وَاللّٰہِ لَاَنْ اَعْتَمِرَ قَبْلَ الْحَجِّ وَاُھْدِیَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَعْتَمِرَ بَعْدَ الْحَجِّ فِیْ ذِی الْحِجَّۃِ
ترجمہ عبد اللہ بن عمر کہتے تھے قسم خدا کی مجھکو قبل حج کے عمرہ کرنا اور ہدی لیجانا بہتر معلوم ہوتا ہے اس بات سے کہ عمرہ کروں
بعد حج کے ذی الحجہ میں عن عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ مَنِ اعْتَمَرَ فِیْ اَشْھُرِ الْحَجِّ فِیْ شَوَّالٍ اَوْ ذِی الْقَعْدَۃِ
اَوْ ذِی الْحِجَّۃِ قَبْلَ الْحَجِّ ثُمَّ اَقَامَ بِمَکَّۃَ حَتّٰی یُدْرِکَہُ الْحَجُّ فَھُوَ مُتَمَتِّعٌ اِنْ حَجَّ وَعَلَیْہِ مَا اسْتَیْسَرَ مِنَ الْھَدْیِ
فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ فِی الْحَجِّ وَسَبْعَۃٍ اِذَا رَجَعَ ترجمہ عبد اللہ بن عمر کہتے تھے جس شخص نے عمرہ کیا حج
کے مہینوں میں شوال یا ذیقعدہ یا ذی حجہ میں قبل حج کے پھر ٹھیرا رہا مکے میں یہانتک کہ پالیا اُسنے حج کو تو اُسنے تمتع کیا
اگر حج کرے اور اُسپر ہدی لازم ہے جیسے میسر ہو اگر ہدی نہ ہو تو تین روزے حج میں رکھے اور سات روزے جب حج
ہو چکے تو رکھے کہا مالک نے یہ جب ہے کہ عمرہ کرکے مکہ میں ٹھیر رہے حج تک پھر حج کرے کہا مالک نے ایک شخص مکہ کا باشندہ تھا اب وہ
کہیں اور جا کر رہا پھر اشہر حج میں عمرہ کرنے کو آیا اور عمرہ کرکے وہاں ٹھیرا پھر حج کیا تو وہ متمتع ہوگا اُسپر ہدی واجب ہے
اگر ہدی نہ مل سکے تو روزے رکھے اور اُسکا حکم مکہ والوں کا سا نہوگا ف کیونکہ مکہ والوں کو تمتع جائز نہیں فرمایا
اللہ تعالے نے ذٰلِکَ لِمَنْ لَّمْ یَکُنْ اَھْلُہٗ حَاضِرِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ یعنی تمتع اسکو درست ہے جسکا گھر بار مسجد الحرام میں نہو
کہا مالک نے ایک شخص اور ملک والا عمرہ کا احرام باندہ کر حج کے مہینوں میں مکہ آیا اور اُسکی نیت مکہ میں رہنے کی
ہے تاکہ حج بھی کرے کیا وہ متمتع ہوا ہاں وہ متمتع ہے اہل مکہ کے مثل نہیں ہو سکتا اگرچہ اُسنے مکہ میں اقامت کی نیت کی کیونکہ وہ جب
مکہ میں آیا تھا تو وہاں کا رہنے والا نہ تھا پس اُسپر ہدی یا روزے واجب ہونگے اور اُس شخص نے جو مکہ میں رہنے کا
ارادہ کیا ہے تو اُسکا حال معلوم نہیں کہ آیندہ کیا امر پیدا ہو اسلیے وہ اہل مکہ میں سے نہیں ہو سکتا عن
یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ اَنَّہٗ سَمِعَ سَعِیْدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ یَقُوْلُ مَنِ اعْتَمَرَ فِیْ شَوَّالٍ اَوْ ذِی الْقَعْدَۃِ اَوْ ذِی الْحِجَّۃِ
ثُمَّ اَقَامَ بِمَکَّۃَ حَتّٰی یُدْرِکَہُ الْحَجُّ فَھُوَ مُتَمَتِّعٌ اِنْ حَجَّ وَعَلَیْہِ مَا اسْتَیْسَرَ مِنَ الْھَدْیِ فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ
فَصِیَامُ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ فِی الْحَجِّ وَسَبْعَۃٍ اِذَا رَجَعَ ترجمہ یحیی بن سعید روایت ہے انہوں نے سنا سعید بن المسیب سے کہتے تھے
جسنے عمرہ کیا شوال یا ذیقعدہ یا ذی حجہ میں پھر مکہ میں ٹھیر رہا یہانتک کہ حج پایا تو وہ متمتع ہے اگر حج کرے اسپر ہدی لازم ہے
اگر میسر ہو ورنہ تین روزے حج میں اور سات جب لوٹے رکھنا ہونگے مَا لَا یَجِبُ فِیْہِ التَّمَتُّعُ کس صورت میں آدمی متمتع ہو اسکا بیان

ف اس فائدہ کو یاد رکھنا چاہیے

ف جن صورتوں میں تمتع واجب نہیں ہوتا اسکا بیان

کہا مالک نے جس شخص نے عمرہ کیا شوال یا ذیقعدہ یا ذی الحجہ مین پہر لوٹ آیا اپنے ملک کو پہر حج کیا اُسی سال جا کر تو اُسپر ہدی لازم نہوگی کیونکہ وہ متمتع نہین ہے بلکہ ہدی اُسی پر لازم ہے جو حج کے مہینون مین عمرہ کرکے مکہ مین ٹہیرا رہے حج تک پہر حج کرے کہا مالک نے جو شخص اور ملک مین سے آنکر مکہ مین رہنے لگا پہر اُسنے حج کے مہینون مین عمرہ کیا بعد اُسکے حج کیا تو وہ متمتع نہوگا نہ اُسپر ہدی ہے نہ روزے ہین بلکہ وہ اہل مکہ کی مانند ہے جب وہان کا رہنا اُس نے اختیار کیا کہا یحیی نے سوال ہوا امام مالک سے کہ ایک شخص مکہ کا ساکن جہاد کے واسطے یا اور کسی کام کو سفر مین گیا پہر لوٹ کر مکہ مین آیا اور اسکی نیت وہین رہنے کی ہے خواہ اُسکے گہر والے وہان ہون یا نہون اور وہ عمرہ کا احرام باندہ کر حج کے مہینون مین گیا ہے پہر اُسنے بعد عمرہ کے وہین حج بھی کیا برابر ہے کہ اُسنے عمرہ کا احرام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے میقات سے باندہا ہو یا اور کسی میقات سے تو وہ متمتع ہے یا نہین امام مالک نے جواب دیا کہ وہ متمتع نہین ہے اور اُسپر ہدی یا روزے واجب نہین کیونکہ اللہ جل جلالہ فرماتا ہے اپنی کتاب مین ذٰلِكَ لِمَن لَّمْ يَكُنْ أَهْلُهُ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ **ف** یعنے یہ تمتع اُس شخص کو درست ہے جو مکہ کا رہنے والا نہو

جَامِعُ مَا جَاءَ فِي الْعُمْرَةِ عمرہ کی متفرق حدیثون کا بیان

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ **ترجمہ** ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عمرہ سے لیکر دوسرے عمرہ تک کفارہ ہے اُن گناہون کا جو اُن دونون کے بیچ مین ہون اور حج مبرور کا کوئی بدلہ نہین ہے سوا جنت کے **ف** ابن عبدالبر نے کہا حج مبرور وہ ہے جسمین ریا اور فریب اور فسق و فجور اور فحش باتین نہون اور حلال مال سے کیا جاوے اور بعضون نے کہا حج مبرور حج مقبول کو کہتے ہین علامت اسکی یہ ہے کہ بعد حج کے وہ آدمی پہلے سے بہتر ہوجاوے اور پہر گناہون مین نہ پہنسے

عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُولُ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي كُنْتُ تَجَهَّزْتُ لِلْحَجِّ فَاعْتُرِضَ لِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمِرِي فِي رَمَضَانَ فَإِنَّ عُمْرَةً فِيهِ كَحَجَّةٍ **ترجمہ** ابوبکر بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہتے ہین ایک عورت آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا کہ مینے تیاری کی تہی حج کی پہر کوئی عارضہ مجہکو ہوگیا تو حج ادا نہ کرسکی آپ نے فرمایا رمضان مین عمرہ کرلے کیونکہ ایک عمرہ رمضان مین ایک حج کے برابر ہے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ افْصِلُوا بَيْنَ حَجِّكُمْ وَعُمْرَتِكُمْ فَإِنَّ ذٰلِكَ أَتَمُّ لِحَجِّ أَحَدِكُمْ وَأَتَمُّ لِعُمْرَتِهِ أَنْ يَعْتَمِرَ فِي غَيْرِ أَشْهُرِ الْحَجِّ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضہ فرماتے تہے جدائی کرو حج اور عمرہ مین تا کہ حج بھی پورا ادا ہو اور عمرہ بھی پورا ادا ہو اور وہ اسطرح کہ حج کے مہینون مین نہ کرے بلکہ اور دنون مین کرے **ف** حج کے تین مہینے ہین شوال ذیقعدہ ذی الحجہ

عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ كَانَ إِذَا اعْتَمَرَ رُبَّمَا لَمْ يَحْطُطْ عَنْ رَاحِلَتِهِ حَتَّى يَرْجِعَ **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا کہ حضرت عثمان بن عفان رضہ جب عمرہ کرتے تو کبہی اپنے اونٹ سے نہ اُترتے یہانتک کہ لوٹ آتے مدینہ کو **ف** اسواسطے کہ اُنکے نزدیک بہی تمتع منع تہا یا یہ کہ امور خلافت کی وجہ سے مکہ مین ٹہیرنے کی مہلت

ف عمرہ کی متفرق حدیثون کا بیان

نے کی زرقانی، کہا مالک نے عمرہ سنت ہے اور ہم نے کسی مسلمان کو نہیں دیکھا جو اُسکے ترک کی اجازت دیتا ہو **ف**
ابو حنیفہ رح کا بھی یہی قول ہے اور شافعی رح اور احمد رح کے نزدیک عمرہ واجب ہے کہا مالک نے ہمارے نزدیک کسی کو
درست نہیں ہے کہ ایک سال میں کئی بار عمرہ کرے **ف** اور جمہور علما کا مذہب اسکے خلاف ہے وہ کہتے ہیں سال میں
جتنی بار چاہے عمرہ کرے ابن عبد البر نے کہا کہ جس شخص نے عمرہ ایکسال میں کئی بار مکروہ کہا ہے اُسکی کوئی دلیل نہیں
اور سنت سے نہیں پایا کہا مالک نے اگر کسی شخص نے عمرہ کے احرام میں جماع کیا اپنی عورت سے تو اُسپر ہدی لازم ہے
اور اُس عمرہ کی قضا واجب ہے تو جو عمرہ جماع سے فاسد ہوا ہے اُسکو پورا کرکے فوراً قضا شروع کرے اور عمرہ قضا
کا احرام وہیں سے باندھے جہاں سے اُس عمرہ کا احرام باندھا تھا جسکو فاسد کردیا البتہ جس صورت میں کہ اُس عمرہ کا
احرام میقات سے پہلے باندھا تھا تو اس عمرہ کا احرام میقات سے باندھنا کافی ہے کہا مالک نے جو شخص مکہ میں داخل ہوا
عمرہ کا احرام باندھ کر اور اُسنے طواف کیا اور سعی کی صفا مروہ میں جنابت سے یا بے وضو یہ جماع کیا اپنی عورت سے بھول کر
پھر یاد آیا تو وہ غسل یا وضو کرکے دوبارہ طواف اور سعی کرے اور دوسرا عمرہ قضا کرے اور ہدی دیوے اور اگر عورت
بھی احرام باندھے تھی تو اُسکا حکم بھی مثل مرد کی ہے کہا مالک نے تنعیم سے عمرہ باندھنا افضل ہے لیکن جسکا جی چاہے
حرم سے باہر جاکر عمرہ کا احرام باندھ لیوے یہ کافی ہے لیکن افضل یہ ہے کہ اُس میقات سے عمرہ کا احرام باندھے جہاں سے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کیا ہے اور وہ دور ہے تنعیم سے **ف** جیسے جعرانہ اور حدیبیہ

نِكَاحُ الْمُحْرِمِ

محرم کے نکاح کا بیان عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اَبَا رَافِعٍ مَوْلَاهُ وَرَجُلًا
مِنَ الْاَنْصَارِ فَزَوَّجَاهُ مَيْمُوْنَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ قَبْلَ اَنْ يَخْرُجَ
ترجمہ سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مولی ابو رافع اور ایک شخص انصاری کو بھیجا اُن دونو
نے نکاح کردیا اُنکا میمونہ بنت حارث سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تھے قبل نکلنے کے **ف** تو نکاح کیا اُن سے
حالت احلال میں نہ احرام میں ترمذی اور ابو خزیمہ نے ابو رافع سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میمونہ سے
نکاح کیا اور وہ حلال تھی اور زفاف کیا اُنسے اور آپ حلال تھے اور میں اُن دونوں میں سفیر تھا ابن عبد البر نے کہا کہ حالت
احلال میں نکاح ہونے کی روایت متواتر ہے ابو رافع اور سلیمان بن یسار اور یزید بن الاصم نے ایسا ہی روایت
کیا لیکن ابن عباس نے روایت کیا کہ نکاح کیا آپنے میمونہ سے حالت احرام میں سعید بن المسیب نے کہا کہ یہ وہم ہے ابن
عباس سے اگرچہ میمونہ اُنکی خالہ تھیں عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ اَخِيْ بَنِيْ عَبْدِ الدَّارِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَرْسَلَ
اِلَى اَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ وَاَبَانُ يَوْمَئِذٍ اَمِيْرُ الْحَاجِّ وَهُمَا مُحْرِمَانِ اِنِّيْ قَدْ اَرَدْتُّ اَنْ اُنْكِحَ طَلْحَةَ بْنَ عُمَرَ
اِبْنَةَ شَيْبَةَ بْنِ جُبَيْرٍ فَاَرَدْتُّ اَنْ تَحْضُرَ ذٰلِكَ فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ اَبَانُ وَقَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَقُوْلُ
سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكِحُ وَلَا يَخْطُبُ ترجمہ نبیہ بن وہب سے روایت ہے کہ عمر بن عبید اللہ

محرم کے نکاح کا بیان

نے بھیجا انکو ابان بن عثمان کے پاس اور ابان ان دونون مین امیر تھے حاجیون کے اور دونو احرام باندھے ہوئے تھے کہلا بھیجا
کہ مین چاہتا ہون کہ نکاح کرون طلحہ بن عمر کا شیبہ بن جبیر کے بیٹے سے سو تم بھی آؤ ابان نے اسپر انکار کیا اور کہا کہ سنا
مینے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے انہون نے کہا سنا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے آپ نکاح کرے محرم اپنا اور
نہ غیر کا اور نہ پیام بھیجے نکاح کا عَنْ اَبِیْ غَطَفَانَ بْنِ طَرِیْفٍ الْمُرِّیِّ اَنَّ اَبَاہُ طَرِیْفًا تَزَوَّجَ اِمْرَاَۃً وَھُوَ مُحْرِمٌ فَرَدَّ
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ نِکَاحَہٗ ترجمہ ابو غطفان بن طریف سے روایت ہے کہ انکے باپ طریف نے نکاح کیا ایک عورت سے
احرام مین تو باطل کر دیا اسکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ کَانَ یَقُوْلُ لَا یَنْکِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا
یَخْطُبُ عَلٰی نَفْسِہٖ وَلَا عَلٰی غَیْرِہٖ ترجمہ نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے تھے نہ نکاح کرے محرم اور نہ پیام
بھیجے اپنا اور نہ غیر کا عَنْ مَالِکٍ اَنَّہٗ بَلَغَہٗ اَنَّ سَعِیْدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ وَسُلَیْمَانَ بْنَ یَسَارٍ سُئِلُوْا
عَنْ نِکَاحِ الْمُحْرِمِ فَقَالُوْا لَا یَنْکِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا یُنْکِحُ ترجمہ امام مالک کو پہونچا کہ سعید بن المسیب اور سالم بن عبد اللہ
اور سلیمان بن یسار سے سوال ہوا محرم کے نکاح کا تو ان سبھون نے کہا کہ محرم نہ نکاح کرے اپنا نہ پرایا کہا مالک
نے محرم اپنی عورت سے رجعت کر سکتا ہے اگر چاہے جب وہ عورت عدت مین ہو حِجَامَۃُ الْمُحْرِمِ محرم کو پچھنے
لگانے کا بیان عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَھُوَ مُحْرِمٌ فَوْقَ رَاْسِہٖ
وَھُوَ یَوْمَئِذٍ بِلَحْیِیْ جَمَلٍ مَوْضِعٍ بِطَرِیْقِ مَکَّۃَ ترجمہ سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم نے پچھنے لگائے احرام مین اپنے سر پر لحیی جمل مین جو ایک مقام ہے مکہ کے راہ مین عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ
بْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ لَا یَحْتَجِمُ الْمُحْرِمُ اِلَّا اَنْ یُضْطَرَّ اِلَیْہِ مِمَّا لَا بُدَّ مِنْہُ ترجمہ نافع سے روایت ہے
کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے تھے محرم پچھنے نہ لگاوے مگر جب لاچار ہووے کسی ضرورت سے مالک نے بھی ایسا ہی کہا مَا
یَجُوْزُ لِلْمُحْرِمِ اَکْلُہٗ مِنَ الصَّیْدِ جس شکار کا محرم کو کھانا درست ہے اسکا بیان ف محرم کو شکار
کرنا خشکی کا ممنوع ہے اسیطرح شکار کو بتانا یا اسکے قتل مین اعانت کرنا فرمایا اللہ جل جلالہ نے وَحُرِّمَ عَلَیْکُمْ صَیْدُ
الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا حرام ہے تمپر شکار کرنا خشکی کا جب تک تم احرام باندھے ہو اور فرمایا وَلَا تَقْتُلُوا الصَّیْدَ وَاَنْتُمْ
حُرُمٌ مت مارو شکار کو جب تک تم احرام باندھے ہو لیکن دریا کا شکار درست ہے عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ الْاَنْصَارِیِّ
اَنَّہٗ کَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اِذَا کَانُوْا بِبَعْضِ طَرِیْقِ مَکَّۃَ تَخَلَّفَ مَعَ اَصْحَابٍ لَہٗ مُحْرِمِیْنَ وَھُوَ
غَیْرُ مُحْرِمٍ فَرَاٰی حِمَارًا وَحْشِیًّا فَاسْتَوٰی عَلٰی فَرَسِہٖ فَسَاَلَ اَصْحَابَہٗ اَنْ یُنَاوِلُوْہُ سَوْطَہٗ فَاَبَوْا عَلَیْہِ فَسَاَلَہُمْ
رُمْحَہٗ فَاَبَوْا فَاَخَذَہٗ ثُمَّ شَدَّ عَلَی الْحِمَارِ فَقَتَلَہٗ فَاَکَلَ مِنْہُ بَعْضُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
وَاَبٰی بَعْضُہُمْ فَلَمَّا اَدْرَکُوْا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَاَلُوْہُ عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ اِنَّمَا ھِیَ طُعْمَۃٌ
اَطْعَمَکُمُوْھَا اللّٰہُ ترجمہ ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ساتھ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

ف محرم کو پچھنے لگانے کا بیان ف جس شکار کا کھانا محرم کو درست ہے اسکا بیان

وہ ایک رستے مین مکہ کے پیچہے رہ گئے اپنے چند ساتہیون کے ساتہہ جو احرام باندہے تہے لیکن ابو قتادہ احرام نہین باندہے تہے انہون نے ایک گورخر دیکہا تو اپنے گہوڑے پر سوار ہوئے اور ساتہیون سے کوڑا مانگا انہون نے انکار کیا پہر برچہا مانگا انہون نے انکار کیا آخر انہون نے خود برچہا لیکر حملہ کیا گورخر پر اور قتل کیا اُسکو اور بعض صحابہ نے وہ گوشت کہایا اور بعضون نے انکار کیا جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ملے تو آپ سے بیان کیا آپنے فرمایا وہ ایک کہانا تہا جو کہلایا تمکو اللہ جل جلالہ نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ محرم کو اُس شکار کا گوشت کہانا درست ہے جسمین شرکت اور اعانت نکی ہو ورنہ حرام ہوگا **عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ كَانَ يَتَزَوَّدُ صَفِيْفَ الظِّبَاءِ فِي الْاِحْرَامِ قَالَ مَالِكٌ وَالصَّفِيْفُ الْقَدِيْدُ** **ترجمہ** عروہ بن الزبیر سے روایت ہے کہ زبیر بن العوام توشہ کرتے تہے ہرن کے بہونے گوشت کا جسکو قدید کہتے ہین **ف** قدید اُس گوشت کو کہتے ہین جو نمک لگا کر دہوپ مین خشک کیا جاوے یا آگ پر زرقانی **عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِي قَتَادَةَ فِي الْحِمَارِ الْوَحْشِيِّ مِثْلَ حَدِيْثِ اَبِي النَّضْرِ اِلَّا اَنَّ فِي حَدِيْثِ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ** **ترجمہ** عطا بن یسار نے ابو قتادہ کی حدیث گورخر کے مارنے کی ویسا ہی روایت کی جیسے اوپر بیان ہوئی مگر اس حدیث مین اتنا زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پوچہا کیا اس گوشت مین سے کچہ تمہارے پاس باقی ہے **ف** صحیحین مین ہے کہ اُسکی ران موجود تہی آپنے اُسمین سے کہایا **عَنِ الْبَهْزِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يُرِيْدُ مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالرَّوْحَاءِ اِذَا حِمَارٌ وَحْشِيٌّ عَقِيْرٌ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعُوْهُ فَاِنَّهُ يُوْشِكُ اَنْ يَّاْتِيَ صَاحِبُهُ فَجَاءَ الْبَهْزِيُّ وَهُوَ صَاحِبُهُ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شَاْنَكُمْ بِهٰذَا الْحِمَارِ فَاَمَرَ اَبَا بَكْرٍ فَقَسَمَهُ بَيْنَ الرِّفَاقِ ثُمَّ مَضٰى حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالْاُثَايَةِ بَيْنَ الرُّوَيْثَةِ وَالْعَرْجِ اِذَا ظَبْيٌ حَاقِفٌ فِي ظِلٍّ وَفِيْهِ سَهْمٌ فَزَعَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ رَجُلًا يَقِفُ عِنْدَهُ لَا يَرِيْبُهُ اَحَدٌ مِنَ النَّاسِ حَتّٰى يُجَاوِزُوْهُ** **ترجمہ** زید بن کعب بہزی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے مکہ کے قصد سے احرام باندہے ہوئے جب روحا مین پہونچے (روحا ایک موضع ہے درمیان مین مکہ اور مدینہ کے) تو ایک گورخر زخمی دیکہا تو بیان کیا یہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا اُسکو پڑا رہنے دو اُسکا مالک آجاویگا اتنے مین بہزی آیا وہی اُسکا مالک تہا وہ بولا اے رسول اللہ اس گورخر کے آپ مختار ہین آپنے ابوبکر رض کو حکم کیا انہون نے اُسکا گوشت تقسیم کیا ساتہیون کو پہر آپ آگے بڑہے جب اثایہ مین پہونچے درمیان مین رویثہ اور عرج کے (اثایہ اور رویثہ اور عرج سب مقامون کے نام ہین) تو دیکہا کہ ایک ہرن اپنا سر جہکائے ہوئے سائے مین کہڑا ہے اور ایک تیر اُسکو لگا ہوا ہے تو کہا بہزی نے کہ فرمایا رسول اللہ

کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کھڑا رہے اوسکے پاس تاکہ کوئی اوسکو نہ چھیڑے یہانتک کہ لوگ آگے بڑھجاوین عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّهٗ اَقْبَلَ مِنَ الْبَحْرَیْنِ حَتّٰی اِذَا کَانَ بِالرَّبَذَةِ وَجَدَ رَکْبًا مِنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ مُحْرِمِیْنَ فَسَاَلُوْهُ عَنْ لَحْمِ صَیْدٍ وَجَدُوْهُ عِنْدَ اَهْلِ الرَّبَذَةِ فَاَمَرَهُمْ بِاَکْلِهٖ قَالَ ثُمَّ اِنِّیْ شَکَکْتُ فِیْمَا اَمَرْتُهُمْ بِهٖ فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِیْنَةَ ذَکَرْتُ ذٰلِکَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ عُمَرُ مَاذَا اَمَرْتَهُمْ بِهٖ قَالَ اَمَرْتُهُمْ بِاَکْلِهٖ فَقَالَ عُمَرُ لَوْ اَمَرْتَهُمْ بِغَیْرِ ذٰلِکَ لَفَعَلْتُ بِکَ یَتَوَاعَدُهٗ ترجمہ ابوہریرہؓ جب آئے بحرین سے تو جب پہونچے ربذہ مین چند سوار ملے عراق کے احرام باندھے ہوئے تو پوچھا اونہون نے ابوہریرہؓ سے شکار کے گوشت کا حال جو ربذہ والون پاس تھا ابوہریرہؓ نے انکو کھانے کی اجازت دی پھر کہا کہ مجھکو شک ہوا اس حکم مین تو جب آیا مین مدینہ کو ذکر کیا مینے عمر بن خطاب سے حضرت عمرؓ نے پوچھا تمنے کیا حکم دیا اون کو مینے کہا کہ مینے حکم دیا کھانے کا حضرت عمرؓ نے کہا اگر تم اونکو کچھ اور حکم دیتے تو مین تمہارے ساتھ ایسا کرتا یعنے ڈرانے لگے عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَیْرَةَ یُحَدِّثُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اَنَّهٗ مَرَّ بِهٖ قَوْمٌ مُحْرِمُوْنَ بِالرَّبَذَةِ فَاسْتَفْتَوْهُ فِیْ لَحْمِ صَیْدٍ وَجَدُوْا نَاسًا اَحِلَّةً یَاْکُلُوْنَهٗ فَاَفْتَاهُمْ بِاَکْلِهٖ قَالَ ثُمَّ قَدِمْتُ الْمَدِیْنَةَ عَلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَسَاَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ بِمَا اَفْتَیْتَهُمْ قَالَ فَقُلْتُ اَفْتَیْتُهُمْ بِاَکْلِهٖ فَقَالَ عُمَرُ لَوْ اَفْتَیْتَهُمْ بِغَیْرِ ذٰلِکَ لَاَوْجَعْتُکَ ترجمہ سالم بن عبداللہؓ نے سُنا ابوہریرہؓ سے وہ کہتے تھے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ مجھکو ملے کچھ لوگ احرام باندھے ہوئے ربذہ مین تو پوچھا اونہون نے شکار کے گوشت کو جو حلال لوگون کے پاس ہو وہ کھاتے ہون اوسکو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اون کو کھانے کی اجازت دی کہا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے جب مین آیا مدینہ کو حضرت عمر پاس مینے اون سے بیان کیا انہون نے کہا تو نے کیا فتوے دیا مینے کہا مینے فتوی دیا کھانے کا حضرت عمرؓ نے کہا اگر تو اور کسی بات کا فتوی دیتا تو مین تجھے سزا دیتا عَنْ کَعْبِ الْاَحْبَارِ اَنَّهٗ اَقْبَلَ مِنَ الشَّامِ فِیْ رَکْبٍ مُحْرِمِیْنَ حَتّٰی اِذَا کَانُوْا بِبَعْضِ الطَّرِیْقِ وَجَدُوْا لَحْمَ صَیْدٍ فَاَفْتَاهُمْ کَعْبٌ بِاَکْلِهٖ قَالَ فَلَمَّا قَدِمُوا الْمَدِیْنَةَ عَلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ذَکَرُوْا ذٰلِکَ لَهٗ قَالَ مَنْ اَفْتَاکُمْ بِهٰذَا قَالُوْا کَعْبٌ قَالَ فَاِنِّیْ قَدْ اَمَّرْتُهٗ عَلَیْکُمْ حَتّٰی تَرْجِعُوْا ثُمَّ لَمَّا کَانُوْا بِبَعْضِ طَرِیْقِ مَکَّةَ مَرَّتْ بِهِمْ رِجْلٌ مِنْ جَرَادٍ فَاَفْتَاهُمْ کَعْبٌ اَنْ یَاْخُذُوْهُ وَیَاْکُلُوْهُ قَالَ فَلَمَّا قَدِمُوْا عَلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ذَکَرُوْا ذٰلِکَ لَهٗ قَالَ وَمَا حَمَلَکَ عَلٰی اَنْ اَفْتَیْتَهُمْ بِهٰذَا فَقَالَ هُوَ مِنْ صَیْدِ الْبَحْرِ فَقَالَ وَمَا یُدْرِیْکَ فَقَالَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ اِنْ هِیَ اِلَّا نَثْرَةُ حُوْتٍ یَنْثُرُهٗ فِیْ کُلِّ عَامٍ مَرَّتَیْنِ ترجمہ کعب الاحبار جب آئے شام سے تو چند سوار اونکے ساتھ تھے احرام باندھے ہوئے رستے مین اونہون نے شکار کا گوشت دیکھا تو کعب الاحبار نے انکو کھانے کی اجازت دی جب مدینہ مین آئے تو اونہون نے حضرت عمر سے بیان کیا آپنے کہا تمہین کسنے فتوی دیا بولے کعب نے حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ مینے کعب کو تمہارا افسر کیا یہانتک کہ تم لوٹو پھر ایک روز مکہ کے راہ مین ٹڈیون کا جھنڈ ملا کعب نے فتوی دیا کہ پکڑ کر کھا دین جب یہ لوگ حضرت عمر پاس آئے اونسے بیان کیا آپنے کعب سے پوچھا کہ تمنے یہ فتوی کیسے دیا کعب نے کہا کہ ٹڈی دریا کا شکار ہے حضرت عمرؓ نے کہا کیونکر

کعب بولے اے امیر المومنین قسم اوس ذات کی جسکے قبضہ میں میری جان ہو کہ ٹڈی ایک مچھلی کی چھینک سے نکلتی ہے جو ہر سال مین
دوبار چھینکتی ہے **ف** ابن ماجہ نے مرفوعًا انس سے اور ابوداؤد و ترمذی نے ابوہریرہ سے بھی ایسا ہی روایت کیا ہے لیکن
یہ روایت ضعیف ہے اسواسطے اکثر علما کے نزدیک ٹڈی کا شکار احرام مین درست نہین ہے اور جو کریگا تو کفارہ
لازم ہوگا **کہا** یحییٰ نے سوال ہوا امام مالک سے کہ راہ مین جو گوشت شکار کا ملے محرم اوسکو خرید کرے یا نہین تو
انہون نے جواب دیا کہ جو شکار حجاج کے واسطے کیا جاوے تو مین اسکو مکروہ جانتا ہون البتہ اگر محرم کے واسطے شکار
نہ کیا ہو لیکن اوسکو ملجاوے تو اوسکے خریدنے مین کچہ حرج نہین ہے **کہا** مالک نے اگر کسی شخص نے احرام باندھا
اور اوسکے پاس شکار کا جانور ہے جو اوس نے پکڑا ہے یا مول لیا ہے تو کچہ ضرور نہین کہ اوسکو چھوڑ دیوے بلکہ
اوسکو اپنے گھر مین رکھ جاوے **کہا** مالک نے مچھلیون کا شکار دریا اور ندیون اور تالابون مین محرم کیواسطے
حلال ہے **مَا لَا يَجُوزُ لِلْمُحْرِمِ أَكْلُهُ مِنَ الصَّيْدِ** جس شکار کا محرم کو کھانا درست نہین ہے اوسکا بیان
عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ اللَّيْثِيِّ أَنَّهُ أَهْدَى لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَحْشِيًّا وَهُوَ بِالْأَبْوَاءِ
أَوْ بِوَدَّانَ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِي
وَجْهِي قَالَ إِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ إِلَّا أَنَّا حُرُمٌ **ترجمہ** صعب بن جثامہ لیثی سے روایت ہے کہ اونہون نے تحفہ بھیجا ایک گورخر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ ابوا یا ودان مین تھے (دونون مقامون کے نام ہین) آپنے پھیر دیا صعب
کہتے ہین جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے چہرہ کا حال دیکھا (یعنے پھیر دینے کی وجہ سے مجھکو ملال ہوا آپ
چہرہ کا حال دیکھکر دریافت کر لیا) تو آپ نے فرمایا کہ ہمنے اسواسطے پھیر دیا کہ ہم احرام باندھے ہین **ف** اور محرم
کو صید کا گوشت کھانا حرام ہے مطلقًا بعض علما کے نزدیک اور جمہور علما کے نزدیک جب حرام ہے کہ محرم کے
واسطے شکار کیا جاوے اور ابو حنیفہ کے نزدیک جب حرام ہے کہ محرم کے حکم یا شرکت یا اعانت سے اوسکا شکار ہوا ہو
(زرقانی) **عَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ رَأَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ بِالْعَرْجِ وَهُوَ مُحْرِمٌ فِي يَوْمٍ صَائِفٍ قَدْ
غَطَّى وَجْهَهُ بِقَطِيفَةِ أُرْجُوَانٍ ثُمَّ أُتِيَ بِلَحْمِ صَيْدٍ فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ كُلُوا فَقَالُوا أَوَلَا تَأْكُلُ أَنْتَ فَقَالَ إِنِّي لَسْتُ
كَهَيْئَتِكُمْ إِنَّمَا صِيدَ مِنْ أَجْلِي **ترجمہ** عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے روایت ہے کہ مینے دیکھا عثمان بن عفان کو عرج مین گرمی
کے روز اونہون نے ڈھانپ لیا تھا منہ اپنا سرخ کمل سے اتنے مین شکار کا گوشت آیا تو اونہون نے اپنے ساتھیون سے کہا کھاؤ انہون نے
کہا آپ نہین کھاتے آپنے فرمایا مین تمہاری مثل نہین ہون میرے واسطے تو شکار ہوا ہے **ف** کیونکہ حضرت عثمان اون دنون
مین خلیفہ تھے اس اثر سے معلوم ہوا کہ جس محرم کیواسطے شکار کیا جاوے اوسکو کھانا اوسکا درست نہین لیکن اورون کو درست ہے
اور بعضون کے نزدیک اورونکو بھی درست نہین ہے **عَنْ** عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا قَالَتْ لَهُ يَا ابْنَ أُخْتِي
إِنَّمَا هِيَ عَشْرُ لَيَالٍ فَإِنْ تَخَلَّجَ فِي نَفْسِكَ شَيْءٌ فَدَعْهُ تَعْنِي أَكْلَ لَحْمِ الصَّيْدِ **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ رض

ف محرم کو نکاح کرنا اور کرانا درست نہین ہے اور اسکا بیان

نے فرمایا عروہ بن الزبیر سے کہلے بیٹے میرے بہائی کے یہ دس راتین ہین احرام کی اگر تیرے جی مین شک ہو تو بالکل
چہوڑ دی شکار کا گوشت **ف** یعنی اگر شکار کی حلت یا حرمت مین شک ہو اس صورت مین سہل طریقہ ہے کہ کچہ بہت
دن نہین اگر چاند ذیحجہ کا دیکہتے ہی احرام باندہا ہو تو دس دن تک پرہیز کرنا کافی ہے کیونکہ دسوین تاریخ ذیحجہ کے
احرام کہلجاتا ہے اگر آٹہوین ذیحجہ سے احرام باندہے تو تین ہی روز مین کہا مالک نے اگر کسی محرم کیواسطے شکار کیا
جاوے اور وہ اوسکو یہ جانکر کہاوی کہ میرے واسطے شکار کیا گیا ہے تو اوسپر اوسکی جزا لازم ہے کہا یحیے نے
سوال ہوا امام مالک سے کہ ایک شخص مضطر ہوجاوے اس درجہ کو کہ مردہ اوسپر حلال ہوجاوی اور وہ احرام باندہی ہو تو شکار
کرکے کہاوی یا مردہ کہاوے امام مالک نے جواب دیا کہ مردہ کہاوی کیونکہ اللہ جل جلالہ نے محرم کو شکار کے رخصت نہین دی
کسی حال مین اور مردہ کہانے کی رخصت دی ہے بوقت ضرورت کے کہا مالک نے محرم نے جس شکار کو مارا یا ذبح کیا تو
اوسکا کہانا کسی کو درست نہین نہ محرم کو نہ حلال کو اسلیے کہ وہ مذبوح نہین ہوا برابر ہے کہ بہولے سے مارا ہو یا قصد
سے کسی صورت مین درست نہین کہا مالک نے مینے یہ مسئلہ بہت لوگون سے سنا ہے کہا مالک نے جو شخص شکار مارکر
کہالے تو اوسپر ایک ہی کفارہ ہوگا مثل اوس شخص کے جو شکار مارے لیکن کہاوی نہین **اَمْرُ الصَّيْدِ فِي
الْحَرَمِ** حرم کے شکار کا بیان کہا مالک نے جو جانور شکار کیا جاوے حرم مین یا کتا شکاری جانور پر حرم مین چہوڑا
جاوے لیکن وہ حل مین جاکر اوسکو مارے تو وہ شکار کہانا حلال نہین ہے اور جسنے ایسا کیا اوسپر جزا لازم ہے
لیکن جو کتا حل مین شکار پر چہوڑے اور وہ اسکو حرم مین لیجاکر مارے اوسکا کہانا درست نہین مگر جزا لازم
نہوگی الا اس صورت مین کہ اوسنے حرم کے قریب کتے کو چہوڑا ہو اس صورت مین جزا لازم ہوگی **اَلْحُكْمُ فِي الصَّيْدِ** شکار کی جزا کا بیان کہا مالک نے فرمایا اللہ
جل جلالہ نے ای ایمان والو مت مارو شکار جب تم احرام باندہے ہو اور جو کوئی تم مین سے قصدًا شکار مارے تو اوسپر جزا
ہے اوسکی مثل جانور کے حکم کردین اسکا دو پرہیزگار شخص کعبہ اور وہ جزا ہدی ہو جو کعبہ مین پہونچے یا کفارہ ہو مسکینونکو
کہلانا یا اوسقدر روزی تاکہ چکہے وبال اپنے کام کا کہا مالک نے جو شخص شکار پکڑے اور وہ حلال ہو پہر احرام کیحالت
مین اسکو مارے تو وہ اوسکے مثل ہے کہ محرم شکار کو خرید کر اوسکو مارے اللہ نے منع کیا ہے اوسکے مارنے سے تو اوسپر
اوسکی جزا لازم ہے کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ جو شخص احرام کیحالت مین شکار مارے گا اوسپر حکم لگایا
جاویگا جزا کا کہا مالک نے مینے بہت اچہا اس باب مین یہ سنا ہے کہ جو شخص شکار مارے تو اوس شکار کی قیمت لگادین
گے اور حساب کرینگے کہ اوسکی قیمت مین سے کتنا غلہ آتا ہے تو ہر مد ایک مسکین کو دیوے یا ہر مد کے بدلے مین ایک روزہ
رکہے اور مساکین کی شمار کو دیکہ لیوے اگر دس ہون تو دس روزے رکہے اور اگر بیس ہون تو بیس روزے رکہے
اگرچہ ساٹہ مسکینون سے بڑہ جاوین کہا مالک نے جو شخص حرم مین شکار مارے اور وہ حلال ہو تو اوسکا حکم ایسا
ہی ہے جو احرام کی حالت مین شکار مارے حرم مین **مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ**

ف حرم کے شکار کا بیان

ف شکار کی جزا کا بیان

محرم کو کون سے جانور مارنے درست ہیں عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ مِّنَ الدَّوَابِّ لَیْسَ عَلَی الْمُحْرِمِ فِیْ قَتْلِھِنَّ جُنَاحٌ اَلْغُرَابُ وَالْحِدَاَۃُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَارَۃُ وَالْکَلْبُ الْعَقُوْرُ ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانور ہیں کہ محرم کو اون کا قتل منع نہیں ہے کوا اور چیل اور بچھو اور چوہا اور کٹنا کتا عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ مِّنَ الدَّوَابِّ مَنْ قَتَلَھُنَّ وَھُوَ مُحْرِمٌ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْہِ الْعَقْرَبُ وَالْفَارَۃُ وَالْکَلْبُ الْعَقُوْرُ وَالْحِدَاَۃُ وَالْغُرَابُ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانور ایسے ہیں کہ جو کوئی اون کو احرام کی حالت میں مار ڈالے تو کچھ گناہ نہیں ہے ایک بچھو دوسرے چوہا تیسرے کٹنا کتا چوتھے چیل پانچویں کوا عَنْ عُرْوَۃَ بْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ یُقْتَلْنَ فِی الْحِلِّ وَالْحَرَمِ اَلْفَارَۃُ وَالْعَقْرَبُ وَالْغُرَابُ وَالْحِدَاَۃُ وَالْکَلْبُ الْعَقُوْرُ ترجمہ عروہ بن الزبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانور ناپاک ہیں قتل کیے جاویں گے حل اور حرم میں چوہا اور بچھو اور کوا اور چیل اور کٹنا کتا عَنْ ابْنِ شِھَابٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَمَرَ بِقَتْلِ الْحَیَّاتِ فِی الْحَرَمِ ترجمہ ابن شہاب سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے حکم کیا سانپون کے مارنے کا حرم میں کہا مالک نے کٹنے کتے سے جس کے مارنے کا حرم میں حکم ہوا ہے مراد یہ ہے کہ جو جانور لوگون کو کاٹے یا اون پر حملہ کرے یا ڈراوے جیسے شیر اور چیتا اور ریچھ اور بھیڑیا اوس کو مار ڈالنا درست ہے اور وہ کٹنے کتے میں داخل ہے البتہ جو درندے حملہ نہین کرتے جیسے بجو اور لومڑی اور بلی اور جو انکے مشابہ ہین انکو محرم نہ مارے اگر ماریگا تو اوسپر فدیہ لازم ہوگا کہا مالک نے جو پرندے نقصان پہونچاتے ہین محرم اون کو نہ مارے مگر جنکا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نام لیا ہے کوے اور چیل کو اگر ان دونون کے سوا اور کسی پرندہ کو محرم ماریگا تو اوسپر جزا لازم ہوگی

مَا یَجُوْزُ لِلْمُحْرِمِ اَنْ یَّفْعَلَہٗ جو کام محرم کو درست ہین اونکا بیان عَنْ رَبِیْعَۃَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْھُدَیْرِ اَنَّہٗ رَاٰی عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ یُقَرِّدُ بَعِیْرًا لَہٗ فِیْ طِیْنٍ بِالسُّقْیَا وَھُوَ مُحْرِمٌ قَالَ مَالِکٌ وَاَنَا اَکْرَھُہٗ ترجمہ ربیعہ بن عبد اللہ سے روایت ہے انہون نے دیکھا حضرت عمر بن الخطاب کو جو ہین نکالتے تھے اپنے اونٹ کی اور پھینک دیتے تھے جون کو خاک مین موضع سقیا مین اور وہ احرام باندھے ہوئے تھے مالک نے کہا مین اس کام کو مکروہ جانتا ہون **ف** کیونکہ ابن عمر نے اسکو مکروہ جانا اور شافعی اور ابو حنیفہ کے نزدیک مکروہ نہین ہے وہ کہتے ہین عمر کا فعل مقدم ہے ابن عمر کے قول پر عَنْ عَلْقَمَۃَ اَنَّھَا قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَۃَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تُسْئَلُ عَنِ الْمُحْرِمِ یَحُکُّ جَسَدَہٗ فَقَالَتْ نَعَمْ فَلْیَحْکُکْہُ وَلْیَشْدُدْ قَالَتْ

محرم کو کن جانورون کا مارنا درست ہے

جو کام محرم کو درست ہین انکا بیان

عَائِشَۃُ لَوْ رُبِطَتْ یَدَایَ وَلَمْ اَجِدْ اِلَّا رِجْلِیْ لَحَکَکْتُ ترجمہ ربیعہ نے سنا حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ سے
انسے سوال ہوا کہ محرم اپنے بدن کو کہجاوے بولین ہان کہجاوے اور زور سے کہجاوے اور اگر میرے ہاتھ باندہ دیے
جاوین اور پاؤن میرے قابو مین ہون تو اسی سے کہجاؤن عَنْ اَیُّوْبَ بْنِ مُوْسٰی اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ نَظَرَ فِی الْمِرْاٰۃِ
لِشَکْوٰی کَانَ بِعَیْنَیْہِ وَھُوَ مُحْرِمٌ ترجمہ ایوب بن موسے سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر نے آئینہ مین دیکہا بسبب
کسی مرض کے جو اونکے آنکہہ مین تہا اور وہ احرام باندہے ہوئے تہے عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ کَانَ یَکْرَہُ اَنْ
یَنْزِعَ الْمُحْرِمُ حَلَمَۃً اَوْ قُرَادًا عَنْ بَعِیْرِہٖ ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر مکروہ جانتے تہے اپنے اونٹ
کی جون یا لیکہہ نکالنے کو کہا مالک نے مجہے یہ قول بہت پسند ہے عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ مَرْیَمَ اَنَّہٗ سَاَلَ
سَعِیْدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ عَنْ ظُفْرٍ لَہٗ اِنْکَسَرَ وَھُوَ مُحْرِمٌ فَقَالَ سَعِیْدٌ اِقْطَعْہُ ترجمہ محمد بن عبداللہ بن ابی
مریم نے پوچہا سعید بن المسیب سے کہ میرا ایک ناخون ٹوٹ گیا ہے اور مین احرام باندہے ہون سعید نے کہا کاٹ
ڈال اسکو کہا یحیے نے سوال ہوا امام مالک سے کہ محرم کے کان مین درد ہو تو وہ اپنے کان مین روغن بان جسمین
خوشبو نہو ڈالے جو ابدیا کچہ قباحت نہین ہے اگر مونہہ مین بہی ڈالے تو کچہ حرج نہین ہے کہا مالک نے اگر
محرم اپنے پہوڑے کو چیرے یا آبلہ پہوڑے یا فصد کہولے ضرورت کیوقت تو کچہ حرج نہین ہے اَلْحَجُّ عَمَّنْ یُحَجُّ
عَنْہُ دوسرے کیطرف سے حج کرنے کا بیان عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِیْفَ رَسُوْلِ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتْہُ امْرَاَۃٌ مِنْ خَثْعَمَ تَسْتَفْتِیْہِ فَجَعَلَ الْفَضْلُ یَنْظُرُ اِلَیْھَا وَتَنْظُرُ اِلَیْہِ فَجَعَلَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصْرِفُ وَجْہَ الْفَضْلِ اِلَی الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ فَرِیْضَۃَ
اللّٰہِ عَلَی الْعِبَادِ فِی الْحَجِّ اَدْرَکَتْ اَبِیْ شَیْخًا کَبِیْرًا لَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یَثْبُتَ عَلَی الرَّاحِلَۃِ اَفَاَحُجُّ عَنْہُ قَالَ نَعَمْ
وَذٰلِکَ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ فضل بن عباس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے
ساتہہ سوار تہے اتنے مین ایک عورت آئی خثعم سے (خثعم ایک قبیلہ کا نام ہے) مسئلہ پوچہتی تہی رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے تو فضل اوس عورت کی طرف دیکہنے لگے اور وہ عورت فضل کیطرف دیکہنے لگی رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم فضل کا منہ اور طرف پہیرنے لگے اوس عورت نے کہا یا رسول اللہ حج اللہ کا فرض ہوا میرے باپ
پر ایسے وقت مین کہ میرا باپ بڈہا ہے اونٹ پر بیٹہہ نہین سکتا کیا مین اوسکی طرف سے حج کرون فرمایا آپ نے ہان
اور یہہ قصہ حجۃ الوداع مین ہوا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص زندگی مین عاجز ہوجاوے حج سے تو اوسکی
طرف سے حج کرنا درست ہے اور میت کی طرف سے بالاتفاق درست ہے مَا جَاءَ فِیْمَنْ اُحْصِرَ بِعَدُوٍّ فِیْ احصار کا بیان
ف احصار کہتے ہین آدمی کو روکے جانے کو حج یا عمرہ سے کسی دشمن کی وجہہ بعد احرام کے کہا مالک نے جس شخص کو احصار ہوا
دشمن کے باعث سے اور وہ اسکی وجہہ سے بیت اللہ تک نہ جاسکا تو وہ احرام کہولڈالے اور اپنی ہدی کو نحر کرے اور سر منڈاوے

ب دوسرے کی طرف سے حج کا بیان

ب احصار کا بیان

جہان پر اوسکو احصار ہوا ہے اور قضا اوسپر نہین ہے **ف** یہی مذہب ہے شافعی اور جمہور علماء کا اور ابو حنیفہ
کے نزدیک قضا ہے عن مالک انہ بلغہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حل ھو واصحابہ بالحدیبیۃ
فنحروا الھدی وحلقوا رؤسھم وحلوا من کل شیء قبل ان یطوفوا بالبیت وقبل ان یصل الیہ
الھدی ثم لم نعلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر احدا من اصحابہ ولا ممن کان معہ
ان یقضوا شیئا ولا یعودوا لشیء **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور انکے اصحاب نے جب
روکا انکو کفار نے تو احرام کھول ڈالا حدیبیہ مین اور نحر کیا ہدی کا اور سر منڈائے اور حلال ہوگئے ہر شے سے قبل طواف
خانہ کعبہ اور قبل پہونچ جانے ہدی کے بیت اللہ کو پہر ہم نہین جانتے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہو کسی
کو اپنے اصحاب اور ساتھیون مین سے دوبارہ قضا یا اعادہ کرنے کا عن عبد اللہ بن عمر انہ قال حین
خرج الی مکۃ معتمرا فی الفتنۃ ان صددت عن البیت صنعنا کما صنعنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فاھل بعمرۃ من اجل ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کان اھل بعمرۃ عام الحدیبیۃ
ثم ان عبد اللہ بن عمر نظر فی امرہ فقال ما امرھما الا واحد فالتفت الی اصحابہ فقال ما امرھما
الا واحد اشھدکم انی قد اوجبت الحج مع العمرۃ ثم نفذ حتی جاء البیت فطاف طوافا واحدا
ورای ذلک مجزیا عنہ واھدی **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر جب نکلے مکہ کی طرف عمرہ کی نیت سے جس سال فساد پیش
تہا یعنے حجاج بن یوسف لڑنیکو آیا تہا عبد اللہ بن الزبیر سے جو حاکم تہے مکہ کے تو کہا اگر مین روکا جاؤنگا بیت
اللہ جانے سے تو کرونگا جیسا کیا تہا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جب روکا تہا آپ کو کفار نے
تو عبد اللہ بن عمر نے احرام باندہا تہا عمرہ کا اس خیال سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہی حدیبیہ کے سال مین
احرام باندہا تہا عمرہ کا پہر عبد اللہ بن عمر نے سوچا تو یہ کہا کہ عمرہ اور حج دونون کا حکم احصار کے حالت مین یکسان
ہی متوجہ ہوئے اپنے ساتھیون کی طرف اور کہا کہ حج اور عمرہ کا حال یکسان ہے مینے تم کو گواہ کیا کہ مینے اپنے
اوپر حج بہی واجب کر لیا عمرہ کے ساتھ پہر چلے گئے عبد اللہ یہانتک کہ آئے بیت اللہ مین اور ایک طواف کیا اور اسکو
کافی سمجھا اور نحر کیا ہدی کو **ف** تو ان مین شافعی اور مالک کے نزدیک ایک طواف اور ایک سعی کافی ہے
اور ابو حنیفہ کے نزدیک دو طواف اور دو سعی درکار ہین کہا مالک نے ہمارے نزدیک جسکو دشمن کی وجہ سے
احصار ہو اوسکا یہی حکم ہے جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور انکے اصحاب نے کیا کہا مالک نے جو سوا دشمن کے
اور کسی وجہ سے رک جاوے وہ حلال نہ ہوگا بدون بیت اللہ جائے ہوئے **ف** شافعی اور احمد اور اسحاق اور اکثر
علماء کا یہی قول ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک مرض وغیرہ موانع سے بہی احصار ہوتا ہے **ما جاء فیمن احصر**
بغیر عدو جو شخص سوا دشمن کے اور کسی سبب سے رک جاوے اوسکا بیان عن عبد اللہ بن عمر انہ قال

المحصر بمرض لا يحل حتى يطوف بالبيت و يسعى بين الصفا والمروة فإن اضطر إلى لبس شيء من الثياب
التي لا بد له منها أو الدواء صنع ذلك وافتدى ترجمہ عبداللہ بن عمر نے کہا جو شخص بیماری کی وجہ سے رک جاوے
تو وہ حلال نہ ہوگا یہانتک کہ طواف کرے خانہ کعبہ کا اور سعی کرے صفا اور مروہ کے بیچ مین اگر ضرورت ہو کسی
کپڑے کی پہننے کے یا دوا کی (جو احرام کی حالت مین منع ہے) تو اوسکا استعمال کرے اور جزا دیوے عن
عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم أنها كانت تقول المحرم لا يحله إلا البيت ترجمہ ام المومنین
عائشہ نے فرمایا کہ محرم حلال نہین ہوتا بغیر خانہ کعبہ پہنچے ہوئے عن أيوب بن أبي تميمة السختياني عن رجل
من أهل البصرة كان قديما أنه قال خرجت إلى مكة حتى إذا كنت ببعض الطريق كسرت
فخذي فأرسلت إلى مكة وبها عبد الله بن عباس وعبد الله بن عمر والناس فلم يرخص لي أحد
أن أحل فأقمت على ذلك الماء سبعة أشهر حتى أحللت بعمرة ترجمہ ایوب بن ابی تمیمہ سے روایت ہے انہون
نے سنا ایک شخص سے جو بصرہ کا رہنے والا پرانا آدمی تھا (نام اوسکا ابو قلابہ عبداللہ بن زید ہے) اوس نے
کہا کہ مین چلا مکہ کو رستے مین میرا کولا ٹوٹ گیا تب مینے مکہ مین کسی کو بھیجا وہان عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن
عمر اور اور لوگ بھی تھے اون مین سے کسی نے مجھ کو اجازت ندی احرام کھولڈالنے کے یہانتک کہ مین وہین پڑا
رہا سات مہینے تک جب اچھا ہوا تو عمرہ کرکے احرام کھولا عن عبد الله بن عمر أنه قال من حبس دون
البيت بمرض فإنه لا يحل حتى يطوف بالبيت وبين الصفا والمروة ترجمہ عبداللہ بن عمر نے کہا جو شخص
خانہ کعبہ نہ جا سکے بیماری کی وجہ سے تو اسکا احرام نہ کھلے گا یہانتک کہ طواف کرے بیت اللہ کا اور سعی کرے
صفا اور مروہ کے بیچ مین عن سليمان بن يسار أن سعيد بن حزابة المخزومي صرع ببعض طريق مكة
وهو محرم فسأل على الماء الذي كان عليه فوجد عبد الله بن عمر وعبد الله بن الزبير ومروان
بن الحكم فذكر لهم الذي عرض له فكلهم أمره أن يتداوى بما لا بد له منه ويفتدي فإذا
صح اعتمر فحل من إحرامه ثم عليه حج قابل ويهدي ما استيسر من الهدي ترجمہ سلیمان بن یسار
سے روایت ہے کہ سعید بن حزابہ مخزومی گر پڑے مکہ کو آتے ہوئے راہ مین اور وہ احرام باندھے ہوئے تھے تو جہان پانی
دیکھکر ٹھیرے تھے وہان پوچھا تو عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن الزبیر اور مروان بن الحکم ملے انسے بیان کیا اس
عارضے کو اون سبھون نے کہا جیسے ضرورت ہو ویسے دوا کرے اور فدیہ دے جب اچھا ہو تو عمرہ کرکے احرام کھولے پھر
سال آیندہ حج کرے اور موافق طاقت کے ہدی دے کہا مالک نے ہمارے نزدیک ایسا ہی حکم ہے جو روکا جاوے
کسی وجہ سے سوا دشمن کے کہا مالک نے حضرت عمر بن الخطاب نے حکم کیا ابو ایوب انصاری اور ہبار بن الاسود
کو جب اونکا حج فوت ہوگیا اور وہ دسوین تاریخ آئے کہ عمرہ کرکے احرام کھولڈالین اور چلے جاوین پھر سال آیندہ

حج کرین اور ہدی بہیجین اگر ہدی میسر ہو تو تین روزے رکہے حج مین اور سات روزے بعد اوسکے رکہین جب اپنے گہر مین آوین کہا مالک نے جو شخص حج سے رکجاوے بعد احرام کے مرض کیوجہ سے یا اور کسی باعث سے مثلاً تاریخ کے شمار مین غلطی ہوجاوے یا چاند معلوم نہ ہو تو اوسکا حکم مثل محصر کے ہے **ف** یعنے جسکو احصار ہو حج سے عمرہ کرکے احرام کہولڈالے اور ہدی دیوے کہا یحییٰ نے سوال ہوا امام مالک سے کہ ایک شخص مکہ کے رہنے والا اوس نے احرام باندہا حج کا پہر اوسکا پاؤن ٹوٹ گیا یا پیٹ چلنے لگا یا عورت کو درد زہ شروع ہوا تو جواب دیا کہ انکا حکم محصر کا سا ہے جیسے باہروالون کا حکم ہے جب انکو احصار ہو کہا مالک نے ایک شخص مکہ کو آیا عمرہ کا احرام باندہکر حج کے مہینون مین اور عمرہ ادا کرکے پہر حج کا احرام باندہا مکہ سے بعد اوسکے اوسکا پاؤن ٹوٹ گیا یا کوئی اور صدمہ ایسا پہونچا جسکی وجہ سے وہ عرفات مین نہ جاسکا تو وہ ٹہرا رہے جب تندرست ہو اوسوقت حرم کے باہر جاکر لوٹ آوے مکہ کو اور طواف اور سعی کرکے احرام کہولڈالے پہر سال آیندہ حج کرے اور ہدی دیوے کہا مالک نے جو شخص احرام باندہے حج کا مکہ سے پہر طواف کرے خانہ کعبہ کا اور سعی کرے صفا اور مروہ کی بیچ مین بعد اوسکے بیمار ہوجاوے اور لوگون کے ساتہہ عرفات پر جانہ سکے تو جب فوت ہوجاوے حرم کے باہر اگر ہوسکے نکلکر عمرہ کا احرام باندہکر مکہ مین آوے اور طواف اور سعی کرکے احرام کہولڈالے کیونکہ پہلا طواف اور سعی عمرہ کا نہ تہا پہر سال آیندہ حج کرے اور ہدی دیوے کہا مالک نے اگر وہ شخص مکہ کا رہنے والا نہ ہو اور کسی مرض کی وجہ سے حج نکرسکے اور طواف اور سعی کرچکا ہو تو عمرہ کرکے احرام کہولڈالے لیکن عمرہ کے لیے دوبارہ طواف اور سعی کرے اسواسطے کہ پہلا طواف اور سعی عمرہ سے متعلق نہ تہا بلکہ حج کی نیت سے تہا اب سال آیندہ حج کرے اور ہدی دیوے

مَا جَاءَ فِي بِنَاءِ الْكَعْبَةِ کعبہ بنانے کا حال **عَنْ عَائِشَةَ** اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَمْ تَرَيْ اَنَّ قَوْمَكِ حِيْنَ بَنَوُا الْكَعْبَةَ اِقْتَصَرُوْا عَنْ قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا تَرُدُّهَا عَلٰى قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَفَعَلْتُ قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ اسْتِلَامَ الرُّكْنَيْنِ اللَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحِجْرَ اِلَّا اَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يُتَمَّمْ عَلٰى قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ

ترجمہ روایت ہے حضرت ام المومنین عائشہ سے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تیری قوم نے جب بنایا کعبہ کو تو ابراہیم علیہ السلام نے جیسا بنایا تہا اوس مین کمی کی حضرت عائشہ نے کہا یا رسول اللہ آپ ابراہیم علیہ السلام نے جیسا بنایا تہا ویسا کیون نہین بنادیتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تیری قوم کا کفر قریب نہ ہوتا تو مین بنا تا **ف** یعنے ابہی تہوڑا زمانہ گذرا کہ قریش کافر تہے اسلام انکا قدیم نہین ہے اسوجہ سے احتمال ہے کہ مین کعبہ کو درست کرنے کے واسطے توڑون اور وہ اور کچہ سمجہین **ف** عبد اللہ بن عمر نے کہا اسوجہ سے

شاید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکن شامی اور عراقی کا جو حطیم کے متصل ہین استلام نہ کیا کیونکہ خانہ کعبہ ابرہیم علیہ السلام کے بنا پر نہ تہا **ف** ابرہیم علیہ السلام کیوقت مین حطیم کعبہ مین داخل تہا اب حطیم کعبہ سے خارج ہے لیکن طواف مین شریک ہے تو جسقدر دیوار کعبہ کی حطیم سے متصل ہے وہ درحقیقت اپنی اصلی مقام پر نہین ہے اور دونون کونے اوس کے یعنے رکن شامی اور عراقی اپنے مقام پر نہین ہین اسواسطے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کا استلام (یعنے ہاتہ سے چہونا یا بوسہ دینا) نہ کیا اور رکن یمانی اور حجر اسود جو اصلی مقام پر ہین انکا استلام کرتے رہے کعبہ کی اصل صورت یہ ہے

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ مَا اُبَالِي اَصَلَّيْتُ فِي الْحِجْرِ اَمْ فِي الْبَيْتِ ترجمہ عروہ بن الزبیر سے روایت ہے کہ حضرت ام المومنین عائشہ نے فرمایا مجہے کچہ فرق نہین معلوم ہوتا اس مین کہ نماز پڑہون کعبے کے اندر یا حطیم مین **ف** کیونکہ حطیم بہی درحقیقت کعبہ مین داخل ہے **عَنِ ابْنِ شِهَابٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ بَعْضَ عُلَمَائِنَا يَقُوْلُ مَا حُجِرَ الْحِجْرُ وَطَافَ النَّاسُ مِنْ وَرَائِهِ اِلَّا اِرَادَةَ اَنْ يَسْتَوْعِبَ النَّاسُ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ كُلِّهِ** ترجمہ ابن شہاب نے بعض علما سے سنا کہتے تہے حطیم کے گرد دیوار اوٹہائی اور طواف مین اوسکو شریک کیا اسواسطے کہ پورے خانہ کعبہ کا طواف ہوجاوے

اَلرَّمَلُ فِي الطَّوَافِ طواف مین رمل کا بیان

ف رمل کہتے ہین ذرا جلدی جلدی مونڈہے ہلاتے ہوئے چلنے کو مشرکین مکہ نے مسلمانون کو کہا کہ مدینہ کے بخار نے انکو سست کردیا اسواسطے آپنے اس طرح طواف کا حکم دیا تاکہ اون کی چالاکی اور مستعدی اور چستی اور بہادری معلوم ہو **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ حَتّٰى انْتَهٰى اِلَيْهِ ثَلٰثَةَ اَطْوَافٍ** ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے اونہون نے کہا دیکہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ رمل کی آپنے حجر اسود سے حجر اسود تک تین پہیرون مین کہا مالک نے ہمارے شہر کے علما کا عمل اسیپر ہے **عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَرْمُلُ مِنَ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ اِلَى الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ ثَلٰثَةَ اَطْوَافٍ وَيَمْشِيْ اَرْبَعَةَ اَطْوَافٍ** ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رمل کرتے تہے حجر اسود سے حجر اسود تک تین پہیرون مین اور باقی چار پہیرون مین معمولی چال سے چلتے تہے **عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهُ كَانَ اِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ يَسْعَى الْاَشْوَاطَ الثَّلٰثَةَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَاَنْتَ تُحْيِيْ بَعْدَ مَا اَمَتَّنَا يَخْفِضُ صَوْتَهُ بِذٰلِكَ** ترجمہ عروہ بن الزبیر جب طواف کرتے خانہ کعبہ کا تو دوڑ کر چلتے تین پہیرون مین اور آہستہ سے کہتے ای اللہ سوا تیرے کوئی سچا معبود نہین اور تو جلاویگا ہمکو بعد مرنے کے **عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهُ رَاَى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ اَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ مِنَ التَّنْعِيْمِ قَالَ ثُمَّ رَاَيْتُهُ يَسْعٰى حَوْلَ الْبَيْتِ الْاَشْوَاطَ الثَّلٰثَةَ** ترجمہ

طواف مین رمل کا بیان

عروہ بن الزبیر نے دیکھا عبد اللہ بن الزبیر کو انہوں نے احرام باندھا عمرہ کا تنعیم سے پھر دیکھا کہ وہ دوڑ کر چلتے ہیں پہلے تین پھیرون مین گرد خانہ کعبہ کے عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا اَحْرَمَ مِنْ مَكَّةَ لَمْ يَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ حَتّٰى يَرْجِعَ مِنْ مِنًى وَكَانَ لَا يَرْمُلُ اِذَا طَافَ حَوْلَ الْبَيْتِ اِذَا اَحْرَمَ مِنْ مَكَّةَ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر جب احرام باندھتے مکہ سے تو طواف نکرتے بیت اللہ کا اور نہ سعی کرتے صفا مروہ کی درمیان مین یہانتک کہ لوٹتے منا سے اور نہ رمل کرتے +

اَلْاِسْتِلَامُ فِي الطَّوَافِ طواف مین استلام کرنیکا بیان **ف** استلام کہتے ہین کسی چیز کے چھونے یا بوسہ دینے کو عَنْ مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَضٰى طَوَافَهُ بِالْبَيْتِ وَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ وَاَرَادَ اَنْ يَخْرُجَ اِلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اِسْتَلَمَ الرُّكْنَ الْاَسْوَدَ قَبْلَ اَنْ يَخْرُجَ **ترجمہ** امام مالک کو پہنچا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب طواف سے فارغ ہوکر دوگانہ طواف پڑھ چکتے اور صفا مروہ کو نکلنے کا ارادہ کرتے حجر اسود کو چوم لیتے قبل نکلنے کے عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ كَيْفَ صَنَعْتَ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ فِي اسْتِلَامِ الرُّكْنِ الْاَسْوَدِ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ اسْتَلَمْتُ وَتَرَكْتُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰہِ اَصَبْتَ **ترجمہ** عروہ بن الزبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عبد الرحمان بن عوف سے کس طرح تمنے چوما حجر اسود کو عبد الرحمان نے کہا کبھی مینے چوما اور کبھی ترک کیا آپنے فرمایا ٹھیک کیا تمنے **ف** کیونکہ حکم یہی ہے کہ جب حجر اسود پاس لگے اوسکو چھو لیوے یا بوسہ دیوے اگر زحمہ نہ ہو ورنہ صرف اوسکی طرف منہ کر کے اللہ اکبر کہے اور چلا جاوے عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ اَنَّ اَبَاهُ كَانَ اِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ اِسْتَلَمَ الْاَرْكَانَ كُلَّهَا وَكَانَ لَا يَدَعُ الْيَمَانِيَ اِلَّا اَنْ يُغْلَبَ عَلَيْهِ **ترجمہ** ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ اون کے باپ عروہ بن الزبیر جب طواف کرتے خانہ کعبہ کا تو سب رکنوں کا استلام کرتے خصوصًا رکن یمانی کو ہرگز نہ چھوڑتے مگر جب مجبور ہو جاتے **ف** یہ فعل جمہور علماء کے خلاف ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہی صرف رکن یمانی اور حجر اسود کا استلام ثابت ہے **تَقْبِيْلُ الرُّكْنِ الْاَسْوَدِ فِي الْاِسْتِلَامِ** حجر اسود کی استلام کے وقت اوسکو چومنے کا بیان عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ وَهُوَ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ لِلرُّكْنِ الْاَسْوَدِ اِنَّمَا اَنْتَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَوْلَا اَنِّي رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَكَ مَا قَبَّلْتُكَ ثُمَّ قَبَّلَهُ **ترجمہ** عروہ بن الزبیر سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب نے فرمایا جب وہ طواف کر رہے تھے خانہ کعبہ کا حجر اسود کو کہ تو ایک پتھر ہے نہ نفع پہنچا سکتا ہے نہ نقصان اور اگر مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو تجھے چومتے نہ دیکھا ہوتا تو مین نہ چومتا تجھکو پھر چوما حجر اسود کو **ف**

یہ فعل حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسواسطے فرمایا کہ زمانہ جاہلیت کا قریب گذرا تہا شرک کے خیالات عام لوگون
کے دلون سے بالکل محو نہین ہوئے تہے پتہر چومنے سے شاید یہ کوئی خیال کرتا کہ دین اسلام مین بہی کوئی
پتہر قابل تعظیم یا عبادت کے یا اس قابل ہے کہ اس سے امید نفع اور نقصان کی ہے حضرت عمر نے علی الاعلان
موسم حج مین اسکو بیان کردیا کہ یہ خیال بالکل لغو ہے اس پتہر کا چومنا محض نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی
ہے ورنہ یہ پتہر ہمارا کچہ نفع نقصان نہین کرسکتا پہر جب حجر اسود کا یہ حال ہوا جسکے فضائل احادیث صحیحہ اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بوسہ اور استلام سے ثابت ہین تو اور بزرگون کی قبرون یا درگاہون یا آثار
کا کیا درجہ ہوگا کہا مالک نے بعض اہل علم سے مین نے سُنا کہ جب رکن یمانی سے ہاتہ لگا کر اوٹہاوے
تو ہاتہ منہ پر رکہہ لے مگر اوسکو چومے نہین **ف** مگر شافعی کے نزدیک اوسکو چوم لیوے **رَكْعَتَا الطَّوَافِ**
دوگانہ طواف کا بیان **عَنْ** عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ كَانَ لَا يَجْمَعُ بَيْنَ السَّبْعَيْنِ لَا يُصَلِّيْ بَيْنَهُمَا وَ
لٰكِنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ بَعْدَ كُلِّ سَبْعٍ رَكْعَتَيْنِ فَرُبَّمَا صَلّٰى عِنْدَ الْمَقَامِ اَوْ عِنْدَ غَيْرِهٖ **ترجمہ**
عروہ بن الزبیر دو طواف ایک ساتہ نکرتے تہے اسطرح پر کہ اون دونون کے بیچ مین دوگانہ طواف ادا
نکرین بلکہ ہر سات پہیرون کے بعد دو رکعتین پڑہتے تہے مقام ابراہیم پاس یا اور کسی جگہہ کہا یحیی نے
سوال ہوا امام مالک سے کہ اگر کوئی شخص آسان سمجہکر دو یا تین طواف کرکے سبکی بعد دوگانے ادا کرے
تو یہ درست ہے جواب دیا کہ نہین ہر سات پہیرون کے بعد اوسکا دوگانہ ادا کرے کہا مالک نے ایک شخص
نے طواف شروع کیا سو بہول گیا یہانتک کہ آٹہ یا نو پہیرے کیے تو جب اوسکو علم ہوا طواف چہوڑ دے
پہر دو رکعتین پڑہے اور جو زیادہ ہوگیا اوسکا اعتبار نکرے اور یہ نکرے کہ دوسرا طواف بہی پورا کرکے دونو
طوافون کے دوگانے ایک ساتہ ادا کرے کیونکہ سنت یہ ہے کہ ہر طواف کا دوگانہ اوسکے بعد ادا
ہو کہا مالک نے جو شخص طواف کرکے دوگانہ ادا کرلے پہر اوسکو شک ہو کہ سات پہیر پورے نہوئے تہے
تو وہ سات پورے کرے اور دوگانہ دوبارہ پڑہے اسلیے کہ دوگانہ جب ادا کرنا چاہیے کہ سات پہیرے
پورے ہوجاوین کہا مالک نے جس شخص کا وضو طواف یا سعی کرتے مین ٹوٹ جاوے تو وہ وضو کرکے اور نئے
سرے سے طواف شروع کرے اور سعی کی جسقدر پہیرے باقی تہے وہ ادا کرے کیونکہ سعی وضو ٹوٹ جانے سے باطل
نہین ہوتی مگر جب سعی شروع کرے تو باوضو ہونا چاہیے **اَلصَّلٰوةُ بَعْدَ الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ فِي
الطَّوَافِ** دوگانہ طواف کا ادا کرنا بعد نماز صبح یا نماز عصر کے **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ
اَنَّهٗ طَافَ بِالْبَيْتِ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَلَمَّا قَضٰى عُمَرُ طَوَافَهٗ نَظَرَ فَلَمْ يَرَ الشَّمْسَ فَرَكِبَ
حَتّٰى اَنَاخَ بِذِيْ طُوًى فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ **ترجمہ** عبد الرحمان بن عبد القاری نے طواف کیا خانہ کعبہ کا حضرت

ہے واسطے طواف کے کیونکہ مستحاضہ کو نماز اور طواف وغیرہ کے لیے وضو کافی ہے عَنْ مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ سَعْدَ
ابْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ كَانَ اِذَا دَخَلَ مَكَّةَ مُرَاهِقًا خَرَجَ اِلَى عَرَفَةَ قَبْلَ اَنْ يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ
يَطُوْفُ بَعْدَ اَنْ يَّرْجِعَ ترجمہ امام مالک کو پہونچا کہ سعد بن ابی وقاص جب مکہ میں آتے اور یوم ترویہ قریب ہوتی تو
عرفات کو چلے جاتے قبل طواف اور سعی کے پھر جب وہان سے پلٹتے تو طواف اور سعی کرتے **ف** جب مکہ مین پہونچے اور
مہلت ہو تو افضل یہ ہے کہ طواف قدوم ادا کرے پھر عرفات کو جاوے اور جو مہلت نہ ہو تو سیدھا عرفات چلا جاوے
اسواسطے کہ طواف قدوم سنت ہے اور وقوف عرفہ فرض ہے کہا مالک نے یہ امر واسع ہے اور سوال ہوا مالک سے کہ طواف
واجب کرنے مین کسی سے باتین کرنیکو ٹھہر جانا درست ہے تو جواب دیا کہ مین اسکو پسند نہین کرتا **ف** کیونکہ روایت کیا اصحاب
سنن اور ابن خزیمہ اور ابن حبان نے ابن عباس سے موقوفاً اور مرفوعاً طواف خانہ کعبہ کا نماز ہے مگر اللہ پاک نے اسمین
کلام مباح کیا ہے تو جو کوئی کلام کرے سو بہتر کلام کرے کہا مالک نے کوئی طواف نکرے خانہ کعبہ کا اور نہ سعی صفا
مروہ کی درمیان مین مگر باوضو **ف** مگر طواف مین طہارت واجب ہے اور سعی مین مستحب **اَلْبَدْءُ بِالصَّفَا**
فِى السَّعْيِ سعی صفا سے شروع کرنے کا بیان عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ حِيْنَ خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ يُرِيْدُ الصَّفَا وَهُوَ يَقُوْلُ نَبْدَاُ بِمَا
بَدَاَ اللّٰهُ بِهٖ فَبَدَاَ بِالصَّفَا ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ سنا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے
تھے آپ جب نکلے مسجد الحرام سے صفا کی طرف شروع کرتے ہین ہم اس سے جس سے شروع کیا اللہ جل جلالہ نے تو شروع کی سعی
آپنے صفا سے **ف** یعنی اللہ جل جلالہ نے فرمایا ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ صفا اور مروہ دونو اللہ کی نشانیون
مین سے ہین تو پہلے صفا کو ذکر کیا بعد اوسکے مروہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی سعی صفا سے پہلے شروع کی
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا وَقَفَ عَلَى الصَّفَا يُكَبِّرُ ثَلٰثًا وَيَقُوْلُ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ يَصْنَعُ ذٰلِكَ ثَلٰثَ
مَرَّاتٍ وَيَدْعُوْا وَيَصْنَعُ عَلَى الْمَرْوَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و
سلم تھے جب کھڑے ہوتے صفا پر تین بار اللہ اکبر کہتے اور فرماتے نہین ہے کوئی معبود سچا سوا اللہ پاک کے کوئی اسکا شریک
نہین ہے اوسی کی سلطنت ہے اور اسیکو تعریف ہے وہ ہر شے پر قادر ہے تین بار اوسکو کہتے تھے اور دعا مانگتے تھے
پھر مروہ پر پہونچکر ایسا ہی کرتے تھے عَنْ نَافِعٍ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ وَهُوَ عَلَى الصَّفَا يَدْعُوْ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ
اِنَّكَ قُلْتَ اُدْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ وَاِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ وَاِنِّيْ اَسْئَلُكَ كَمَا هَدَيْتَنِيْ لِلْاِسْلَامِ اَنْ لَا
تَنْزِعَهٗ مِنِّيْ حَتّٰى تَتَوَفَّانِيْ وَاَنَا مُسْلِمٌ ترجمہ نافع نے سنا عبد اللہ بن عمر سے وہ صفا پر دعا مانگتے تھے اے پروردگار
تو نے فرمایا کہ دعا کرو مین قبول کرونگا اور تو وعدہ خلاف نہین کرتا مین تجھ سے سوال کرتا ہون کہ جیسے تو نے مجھ کو

اسلام کی راہ دکھائی سو مرتے دم تک اسلام کو مجھ سے نہ چھوڑا ایسو یہانتک کہ مین مرون مسلمان ہو کر

جامع السعی

سعی کی مختلف احادیث کا بیان عن عروة بن الزبير انه قال قلت لعائشة ام المؤمنين وانا يومئذ حديث السن ارأيت قول الله تبارك وتعالى ان الصفا والمروة من شعائر الله فمن حج البيت او اعتمر فلا جناح عليه ان يطوف بهما فما على الرجل شيء ان لا يطوف بهما قالت عائشة كلا لو كان كما تقول لكانت فلا جناح عليه ان لا يطوف بهما انما انزلت هذه الآية في الانصار كانوا يهلون لمناة وكانت مناة حذو قديد وكانوا يتحرجون ان يطوفوا بين الصفا والمروة فلما جاء الاسلام سألوا رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ذلك فانزل الله تعالى ان الصفا والمروة من شعائر الله فمن حج البيت او اعتمر فلا جناح عليه ان يطوف بهما

ترجمہ عروہ بن الزبیر نے کہا کہ مین لڑکا تھا مینے پوچھا ام المؤمنین عائشہ سے دیکھو اللہ جل جلالہ فرماتا ہے بیشک صفا اور مروہ اللہ پاک کی نشانیون مین سے ہین سو جو حج کرے خانہ کعبہ کا یا عمرہ کرے تو کچھ گناہ نہین ہے اسپر سعی کرنا درمیان اندونون کے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر سعی نہ کرے تب بھی کچھ برا نہین ہے **ف** حالانکہ حکم اسکے برخلاف ہے کیونکہ سعی کرنا صفا مروہ مین واجب ہے نہ کرے تو برا ہے اور آیت شریف سے اوسکی اباحت معلوم ہوتی ہے **ف** حضرت عائشہ نے جواب دیا کہ ہرگز نہین اگر ایسا کہ تم سمجھتے ہو ویسا ہوتا (یعنے سعی نہ کرنا برا نہ ہوتا) تو اللہ جل جلالہ یون فرماتا کہ گناہ نہین ہے اوپر سعی نہ کرنا صفا اور مروہ مین اور یہ آیت تو انصار کے حق مین اوتری ہے وہ لوگ حج کیا کرتے تھے منات کے واسطے (منات ایک بت کا نام ہے جسکو عرب لوگ پوجتے تھے قبل اسلام کے) اور منات مقابل قدید کے تھا (قدید ایک قریہ کا نام ہے درمیان مین مکہ اور مدینہ کے منات اوسکے سامنے تھا) وہ لوگ صفا اور مروہ کے بیچ مین سعی کرنا برا سمجھتے تھے جب دین اسلام سے مشرف ہوئے تو اونھون نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکو سو وقت اللہ جل شانہ نے اتارا کہ صفا اور مروہ دونون اللہ کی نشانیون مین سے ہین جو شخص حج کرے خانہ کعبہ کا یا عمرہ کرے تو سعی کرنا گناہ نہین ہے درمیان مین اندونون کے **ف** جیسا وہ لوگ گناہ سمجھتے تھے مقصود اس سے رد ہے اونکے قول کا اور ابطال ہے اونکے خیال کا اور یہ مقصود نہین ہے کہ سعی کرنا واجب نہین ہے عن هشام بن عروة ان سودة بنت عبد الله بن عمر كانت عند عروة بن الزبير فخرجت تطوف بين الصفا والمروة في حج او عمرة ماشية وكانت امرأة ثقيلة فجاءت حين انصرف الناس من العشاء فلم تقض طوافها حتى نودي بالاول من الصبح فقضت طوافها فيما بينها وبينه وكان عروة اذا رآهم يطوفون على الدواب ينهاهم اشد النهي فيعتلون له بالمرض حياء منه فيقول لنا فيما بيننا وبينه لقد خاب هؤلاء وخسروا **ترجمہ** ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ سودہ بیٹی عبد اللہ بن عمر کی نکاح مین تھین عروہ بن الزبیر کے ایکروز وہ نکلین سعی کرنے کو صفا اور مروہ کے بیچ مین حج یا عمرہ مین پیدل اور وہ ایک موٹی عورت تھین تو نہ تمام سعی کر سکین جب لوگ فارغ ہو عشا کی نماز سے اور سعی انکی پوری نہین ہوئی تھی کہ اذان ہو گئی صبح کی پہلی ہو

پوری کی سعی لینے اس درمیان مین ف یعنی عشا کی بعد سی لیکر فجر کے وقت تک باوجود اسکی عروہ نے اونکو سوار ہوکر سعی
کرنیکی اجازت ندی ف اور عروہ جب لوگون کو دیکھتے تہے کہ سوار ہوکر سعی کرتے ہین تو نہایت منع کرتے تہے وہ
لوگ بیماریکا حیلہ کرتے تہے عروہ کی شرم سے تو عروہ کہتے تہے ہم اپنے لوگون کے آپس مین ان لوگون سے نقصان پایا
اور مراد کو نہ پہونچے ف کیونکہ سعی پیدل کرنا افضل اور مسنون ہی ان لوگون نے اوسکے برخلاف کیا کہا مالک نے
جو شخص سعی صفا مروہ کی درمیان مین بہول جاوی عمرہ مین پہر یاد نہ آوی یہانتک کہ مکے سے دور ہو جاوے تو وہ لوٹے اور سعی
کرے اور جو جماع کر چکا ہو عورت سے تو لوٹ کر سعی کرے پہر دوسرا عمرہ کرے اور ہدی دیوے کہا یحیی نے سوال ہوا مالک سے
کہ ایک شخص سعی کرنے مین کہڑا ہوکر کسی سے باتین کرنے لگے تو کیا ہی جواب دیا کہ مجھکو یہ پسند نہین ہے کہا مالک نے ایک
شخص طواف مین کوئی پہیرا بہول گیا یا اوسکو شک ہوا پہر سعی کرتے مین یاد آیا تو وہ سعی کو موقوف کرکے پہلے طواف
پورا کرے اور دوگانہ طواف پڑہے پہر سرے سے سعی شروع کرے عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا نَزَلَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ مَشٰى حَتّٰى اِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِيْ بَطْنِ الْوَادِيْ سَعٰى حَتّٰى يَخْرُجَ
مِنْهُ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفا اور مروہ مین جب آتے تو معمولی چال سے
چلتے جب وادی کے اندر آپکے قدم آتے تو دوڑکر چلتے یہانتک کہ وادی سے نکلجاتے ف اب تو صاف سڑک
بن گئی ہے لیکن وادی کے نشان دو میل سبز ہین جو مسجد الحرام مین نصب کر دیے ہین اون میلون کے بیچ مین
دوڑکر چلتے ہین کہا مالک نے ایک شخص نے نادانی سے سعی کی قبل طواف کے تو وہ لوٹے اور طواف کرے پہر دوبارہ
سعی کرے اور جو وہ مکہ سے چلا گیا ہو اور دور نکل گیا ہو تب بہی لوٹے اور طواف کرے پہر سعی کرے اگر اوس نے
جماع کر لیا عورت سے تو لوٹے اور طواف اور سعی ادا کرے پہر دوسرا عمرہ کرے اور ہدی دیوے صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ

عرفہ کے دن روزہ رکھنے کا بیان

عرفہ کے دن روزہ رکہنے کا بیان عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّ نَاسًا تَمَارَوْا عِنْدَهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فِيْ
صِيَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ صَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ بِصَائِمٍ فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ
بِقَدَحِ لَبَنٍ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلٰى بَعِيْرِهِ بِعَرَفَةَ فَشَرِبَهُ ترجمہ ام الفضل سے روایت ہے کہ کچہ لوگون نے انکے سامنے شک
کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے مین عرفہ کے دن بعضون نے کہا آپ روزے سے ہین بعضون نے کہا نہین تب ام
الفضل نے ایک پیالہ دودہ کا آپ پاس بہیجا اور آپ اپنے اونٹ پر سوار تہے عرفات مین تب پی لیا آپ نے اوسکو عَنِ الْقَاسِمِ
بْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ كَانَتْ تَصُوْمُ يَوْمَ عَرَفَةَ قَالَ الْقَاسِمُ وَلَقَدْ رَاَيْتُهَا عَشِيَّةَ عَرَفَةَ يَدْفَعُ
الْاِمَامُ ثُمَّ تَقِفُ حَتّٰى يَبْيَضَّ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ النَّاسِ مِنَ الْاَرْضِ ثُمَّ تَدْعُوْ بِشَرَابٍ فَتُفْطِرُ ترجمہ قاسم بن محمد
سے روایت ہے کہ ام المؤمنین عائشہ عرفہ کے روز روزہ رکہتی تہین قاسم نے کہا مینے دیکہا کہ عرفہ کی شام کو جب امام چلا تو وہ ٹہری
رہین یہانتک کہ زمین صاف ہوگئی پہر ایک پیالہ پانی کا منگایا اور روزہ افطار کیا ف عرفہ کے دن روزہ رکہنا درست ہے

مگر حاجی کو نہ رکھنا افضل ہے تاکہ طاقت رہے دعا اور استغفار کے ابن عبد البر نے ابن عمر سے روایت کیا کہ مین نے حج کیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ کوئی ان مین سے عرفہ کو روزہ نہ رکھتا تھا اور
مین بھی نہین رکھتا **مَاجَاءَ فِي صِيَامِ مِنًى** منا کے دنون مین یعنے گیارہوین بارہوین تیرہوین ذی حجہ کی روزے
کے بیان مین **عَنْ** سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ صِيَامِ اَيَّامِ مِنًى **ترجمہ**
سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا منا کے دنون مین روزہ رکھنے سے **عَنْ**
اِبْنِ شِهَابٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ حُذَافَةَ اَيَّامَ مِنًى يَطُوْفُ يَقُوْلُ اِنَّمَا
هِيَ اَيَّامُ اَكْلٍ وَشُرْبٍ وَذِكْرِ اللّٰهِ **ترجمہ** ابن شہاب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن حذافہ
کو بھیجا منا کے دنون مین کہ لوگون مین پھر کر پکار دین یہ دن کھانے اور پینے اور خدا کی یاد کے ہین **عَنْ**
اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ صِيَامِ يَوْمَيْنِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ الْاَضْحٰى
ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا دو دن روزہ رکھنے سے ایک عید الفطر اور
دوسرے عید الاضحی کے دن **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى اَبِيْهِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ
فَوَجَدَهُ يَاْكُلُ قَالَ فَدَعَانِيْ فَقُلْتُ لَهُ اِنِّيْ صَائِمٌ فَقَالَ هٰذِهِ الْاَيَّامُ الَّتِيْ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِهِنَّ وَاَمَرَنَا بِفِطْرِهِنَّ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص گئے اپنے باپ عمرو بن العاص پاس انکو کھانا کھاتے
ہوئے پایا تو اونہون نے بلایا عبد اللہ کو عبد اللہ نے کہا مین روزے سے ہون اونہون نے کہا اندنون مین جنہین منع کیا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے سے اور حکم کیا ہمکو اندنون مین افطار کرنیکا کہا مالک نے وہ دن یہ تشریق تھے یعنی ۱۱-
۱۲-۱۳ ذیحجہ کے **مَا يَجُوْزُ مِنَ الْهَدْيِ** جو جانور ہدی کے لیے درست ہے اوسکا بیان **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
اَبِيْ بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْدٰى جَمَلًا كَانَ لِاَبِيْ جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ فِيْ حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ
ترجمہ عبد اللہ بن ابی بکر بن حزم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدی بھیجی ایک اونٹ کی جو ابوجہل
بن ہشام کا تھا حج یا عمرہ مین **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يَسُوْقُ
بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا بَدَنَةٌ فَقَالَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ فِي الثَّانِيَةِ اَوِ الثَّالِثَةِ **ترجمہ**
ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک شخص کو ہانکتا تھا اونٹ ہدی کا آپ نے فرمایا سوار ہوجا
اوس نے کہا کہ ہدی ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا سوار ہوجا خرابی ہو تیری دوسرے یا تیسرے مرتبہ مین آپ نے یہ کہا **ف**
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہدی کے جانور پر وقت ضرورت کے سوار ہوجانا درست ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ اَنَّهُ كَانَ
يَرَى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يُهْدِيْ فِي الْحَجِّ بَدَنَتَيْنِ بَدَنَتَيْنِ وَفِي الْعُمْرَةِ بَدَنَةً بَدَنَةً قَالَ وَرَاَيْتُهُ فِي الْعُمْرَةِ يَنْحَرُ
بَدَنَةً وَهِيَ قَائِمَةٌ فِيْ دَارِ خَالِدِ بْنِ اَسِيْدٍ وَكَانَ فِيْهَا مَنْزِلُهُ قَالَ وَلَقَدْ رَاَيْتُهُ فِي الْعُمْرَةِ طَعَنَ فِيْ لَبَّتِهِ حَتّٰى

خَرَجَتْ الْحَرْبَةُ مِنْ تَحْتِ كَتِفِهَا ترجمہ عبداللہ بن دینار سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر حج مین دو دو اونٹون کی
ہدی کیا کرتے تہے او عمرہ مین ایک ایک اونٹ کی مینے دیکھا انکو کہ وہ نحر کرتے تہے اپنے اونٹ کا اور اونٹ کہڑا
ہوا تہا خالد بن اسید کے گہر مین جہان وہ اترے تہے اور مینے دیکھا انکو عمرہ مین کہ برچہہ مارا اونہون نے اپنے اونٹ
کی گردن مین یہانتک کہ نکل آیا وہ اوسکے بازو سے عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَهْدَى
جَمَلًا فِي حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ ترجمہ یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے ہدی بہیجی ایک اونٹ کی حج یا عمرہ
مین عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْقَارِئِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَيَّاشِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ الْمَخْزُومِيَّ أَهْدَى بَدَنَتَيْنِ إِحْدَاهُمَا
بُخْتِيَّةٌ ترجمہ ابو جعفر قاری سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عیاش نے دو اونٹون کو ہدی کیا ایک اونٹ اونمین سے
بختی تہا ف بختی کے معنے کتاب الزکوٰۃ مین گذرے عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ إِذَا
نُتِجَتِ الْبَدَنَةُ فَلْيُحْمَلْ وَلَدُهَا حَتَّى يُنْحَرَ مَعَهَا فَإِنْ لَمْ يُوجَدْ لَهُ مَحْمَلٌ حُمِلَ عَلَى أُمِّهِ حَتَّى يُنْحَرَ مَعَهَا
ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رض کہتے تہے جب جنے اونٹنی ہدی کی تو اوسکے بچہ کو بہی ساتہہ لے چلین اور
اپنی مان کے ساتہہ قربانی کرین اگر اوسکے لیجانے کے لیے کوئی سواری نہو تو اپنی مان پر سوار کر دیا جاوے تاکہ اوسکی
ساتہہ نحر کیا جاوے عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ إِذَا اضْطُرِرْتَ إِلَى بَدَنَتِكَ فَارْكَبْهَا رُكُوبًا غَيْرَ فَادِحٍ
قَالَ وَإِذَا اضْطُرِرْتَ إِلَى لَبَنِهَا فَاشْرَبْ بَعْدَ مَا يَرْوَى فَصِيلُهَا فَإِذَا نَحَرْتَهَا فَانْحَرْ فَصِيلَهَا مَعَهَا ترجمہ ہشام بن عروہ نے کہا کہ میرے
باپ عروہ کہتے تہے کہ اگر تجہ کو احتیاج پڑے اپنے ہدی پر سوار ہونیکی تو سوار ہو جا مگر نہ ایسا کہ اوسکی کمر ٹوٹ جاوے
اور جب ضرورت ہو تجہکو اوسکے دودہ کی تو پی لے جب بچہ اوسکا سیر ہو جاوے پہر جب تو اوسکو نحر کرے تو اوسکے بچے کو بہی
اوسکے ساتہہ نحر کر الْعَمَلُ فِي الْهَدْيِ حِينَ يُسَاقُ ہدی ہانکنے کی ترکیب کا بیان عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ
أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَهْدَى هَدْيًا مِنَ الْمَدِينَةِ قَلَّدَهُ وَأَشْعَرَهُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ يُقَلِّدُهُ قَبْلَ أَنْ يُشْعِرَهُ وَذَلِكَ فِي
مَكَانٍ وَاحِدٍ وَهُوَ مُوَجَّهٌ إِلَى الْقِبْلَةِ يُقَلِّدُهُ بِنَعْلَيْنِ وَيُشْعِرُهُ مِنَ الشِّقِّ الْأَيْسَرِ ثُمَّ يُسَاقُ مَعَهُ حَتَّى يُوقَفَ
بِهِ مَعَ النَّاسِ بِعَرَفَةَ ثُمَّ يَدْفَعُ بِهِ مَعَهُمْ إِذَا دَفَعُوا فَإِذَا قَدِمَ مِنًى غَدَاةَ النَّحْرِ نَحَرَهُ قَبْلَ أَنْ يَحْلِقَ أَوْ
يُقَصِّرَ وَكَانَ هُوَ يَنْحَرُ هَدْيَهُ بِيَدِهِ يَصُفُّهُنَّ قِيَامًا وَيُوَجِّهُهُنَّ إِلَى الْقِبْلَةِ ثُمَّ يَأْكُلُ وَيُطْعِمُ ترجمہ عبداللہ بن عمر جب
ہدی لیجاتے مدینہ سے تو تقلید کرتے اوسکی (تقلید کے معنے گلے مین کچہ لٹکانے کی ہین) اور اشعار کرتے اوسکا ذوالحلیفہ
مین (اشعار ایکطرف سے اونٹ کا کوہان چیر کر خون بہا دینا) مگر تقلید اشعار سے پہلے کرتے لیکن دونو ایک ہی مقام
مین کرتے اسطرح کہ ہدی کا منہ قبلہ کیطرف کر کے پہلے اوسکے گلے مین دو جوتیان لٹکا دیتے پہر اشعار کرتے بائین طرف
سے اور ہدی کو اپنے ساتہہ لیے جاتے یہانتک کہ عرفہ کے روز عرفات مین بہی سب لوگون کے ساتہہ رہتی پہر جب لوگ لوٹتے
تو ہدی بہی لوٹ کر آتی جب منا مین صبحکو یوم النحر مین پہونچتے تو اوسکو نحر کرتے قبل حلق یا قصر کے اور عبداللہ بن عمر اپنی

ف ہدی کا اشعار کرنیکا بیان

ہدی کو آپ نحر کرتے انکو کہڑا کرتے صف باندہکر منہ انکا قبلہ کی طرف کرتے پہر انکو نحر کرتے اور انکا گوشت آپ بہی کہاتے اور دونکو بہی کہلاتے عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ کَانَ اِذَا طَعَنَ فِیْ سَنَامِ ھَدْیِہٖ وَھُوَ یُشْعِرُہٗ قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب اپنی ہدی کی کوہان میں زخم لگاتے اشعار کرنے کو تو کہتے اللہ کے نام سے اللہ بڑا ہے عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ کَانَ یَقُوْلُ اَلْھَدْیُ مَا قُلِّدَ وَاُشْعِرَ وَوُقِفَ بِہٖ بِعَرَفَۃَ ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے تہے ہدی وہ جانور ہے جسکی تقلید اور اشعار ہوا اور کہڑا کیا جاوے عرفات میں عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ کَانَ یُجَلِّلُ بُدْنَہُ الْقَبَاطِیَّ وَالْاَنْمَاطَ وَالْحُلَلَ ثُمَّ یَبْعَثُ بِھَا اِلَی الْکَعْبَۃِ فَیَکْسُوْھَا اِیَّاھَا ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر اپنے اونٹونکو جو ہدی کے ہوتے تہے مصری کپڑے اور چار جامے اور جوڑے اوڑہاتے تہے بعد قربانی کے اون کپڑونکو بہیجدیتے تہے کعبہ شریف اوڑہانے کو

ف اون دنون میں کعبہ شریف کا ایسا غلاف نہوگا ورنہ اوڑہانیکی کیا ضرورت تہی محمد بن الحسن نے کہا کہ ہمارے نزدیک ایسا ہی حکم ہے قربانی کی نکیل اور رسی اور جہول تصدق کیجاوے اور قصاب کی اجرت میں نہ دی جاویں عَنْ مَالِکٍ اَنَّہٗ سَاَلَ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ دِیْنَارٍ مَا کَانَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ یَصْنَعُ بِجِلَالِ بُدْنِہٖ حِیْنَ کُسِیَتِ الْکَعْبَۃُ ھٰذِہِ الْکِسْوَۃَ فَقَالَ کَانَ یَتَصَدَّقُ بِھَا ترجمہ امام مالک نے پوچہا عبد اللہ بن دینار سے کہ عبد اللہ بن عمر اونٹ کی جہولون کو کیا کرتے تہے جب کعبہ شریف کا غلاف بنگیا تہا اونہون نے کہا تصدق کردیتے تہے عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ کَانَ یَقُوْلُ فِی الضَّحَایَا وَالْبُدْنِ الثَّنِیُّ فَمَا فَوْقَہٗ ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر کہتے تہے قربانی کے لیے پانچ برس یا زیادہ کا اونٹ چاہیے عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ کَانَ لَا یَشُقُّ جِلَالَ بُدْنِہٖ وَلَا یُجَلِّلُھَا حَتّٰی یَغْدُوَ مِنْ مِّنًی اِلٰی عَرَفَۃَ ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر اپنے اونٹوں کی جہول نہیں پہاڑتے تہے اور نہ جہول پہناتے تہے یہانتک کہ منا سے جاتے عرفہ کو عَنْ ھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ لِبَنِیْہِ یَا بَنِیَّ لَا یُھْدِیَنَّ اَحَدُکُمْ لِلّٰہِ مِنَ الْبُدْنِ شَیْئًا یَسْتَحْیِیْ اَنْ یُّھْدِیَہٗ لِکَرِیْمِہٖ فَاِنَّ اللّٰہَ اَکْرَمُ الْکُرَمَاءِ وَاَحَقُّ مَنِ اخْتِیْرَ لَہٗ ترجمہ عروہ بن الزبیر اپنے بیٹون سے کہتے تہے اے بیٹو میرے اللہ کے لیے تم میں سے کوئی ایسا اونٹ نہ دیوے جو اپنے دوست کو دیتے ہوئے شرمائے اسلیے کہ اللہ جل جلالہ سب کریمون سے زیادہ کریم ہے اور زیادہ حقدار ہے اس امر کا کہ اوسکے واسطے جیز چن کر دیجاوے اَلْعَمَلُ فِی الْھَدْیِ اِذَا عَطِبَ اَوْ ضَلَّ جب ہدی تہکجاوے یا چلنے سے عاجز ہو جاوے یا کہو جاوے اوسکا بیان عَنْ عُرْوَۃَ بْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّ صَاحِبَ ھَدْیِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ اَصْنَعُ بِمَا عَطِبَ مِنَ الْھَدْیِ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ بَدَنَۃٍ عَطِبَتْ مِنَ الْھَدْیِ فَانْحَرْھَا ثُمَّ اَلْقِ قَلَائِدَھَا فِیْ دَمِھَا ثُمَّ خَلِّ بَیْنَھَا وَبَیْنَ النَّاسِ یَاْکُلُوْنَھَا ترجمہ عروہ بن الزبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہدی لیجانیوالے نے پوچہا کیا

یارسول اللہ جو ہدی راستے مین ہلاک ہونے لگے اسکو کیا کرون آپ نے فرمایا کہ جو اونٹ ہدی کا ہلاک ہونے لگے اسکو
نحر کر اور اوسکے گلے مین جو پٹا تھا وہ اوسکے خون مین ڈالدے پھر اسکو چھوڑ دے کہ لوگ کھالین اسکو عَنْ سَعِیدِ
ابْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّهُ قَالَ مَنْ سَاقَ بَدَنَةً تَطَوُّعًا فَعَطِبَتْ فَنَحَرَهَا ثُمَّ خَلَّی بَیْنَهَا وَبَیْنَ النَّاسِ یَاْکُلُونَهَا
فَلَیْسَ عَلَیْهِ شَیْءٌ وَاِنْ اَکَلَ مِنْهَا اَوْ اَمَرَ مَنْ یَاْکُلُ مِنْهَا غَرِمَهَا ترجمہ سعید بن المسیب نے کہا جو شخص ہدی
کا اونٹ لیجاوے پھر وہ تلف ہونے لگے اور وہ اسکو نحر کرکے چھوڑ دے کہ لوگ اوس مین سے کھاوین تو اوسپر کچھ لازم
نہین ہے البتہ اگر خود اس مین سے کھاوے یا کسی کو کھانیکا حکم کرے تو تاوان لازم ہوگا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ
مِثْلُ ذٰلِكَ ترجمہ عبد اللہ بن عباس نے ایسا ہی کہا عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّهُ قَالَ مَنْ اَهْدٰی بَدَنَةً جَزَاءً اَوْ نَذْرًا
اَوْ هَدْیَ تَمَتُّعٍ فَاُصِیبَتْ بِالطَّرِیقِ فَعَلَیْهِ الْبَدَلُ ترجمہ ابن شہاب نے کہا جو شخص اونٹ جزا کا یا نذر کا یا تمتع
کا لے گیا پھر وہ رستے مین تلف ہوگیا تو اوسپر عوض اسکا لازم ہے عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ مَنْ
اَهْدٰی بَدَنَةً ثُمَّ ضَلَّتْ اَوْ مَاتَتْ فَاِنَّهَا اِنْ کَانَتْ نَذْرًا اَبْدَلَهَا وَاِنْ کَانَتْ تَطَوُّعًا فَاِنْ شَاءَ اَبْدَلَهَا
وَاِنْ شَاءَ تَرَکَهَا ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر نے کہا جو شخص اونٹ ہدی کا لیجاوے پھر وہ رستے مین
مرجاوے یا گم ہوجاوے تو اگر نذر کا ہو اسکا عوض دیوے اور جو نفل ہو تو چاہے عوض دیوے چاہے نہ دیوے کہا مالک نے
مینے سنا اہل علم سے کہتے تھے مالک ہدی کا نکہاوے اوس ہدی سے جو جزا ہو جنایت کی یا فدیہ ہو ف لیکن جو ہدی
تمتع یا قران کی یا نفل ہو اوس مین سے کھانا درست ہے هَدْیُ الْمُحْرِمِ اِذَا اَصَابَ اَهْلَهُ محرم
جب اپنی بیوی سے صحبت کرے اسکی ہدی کا بیان عَنْ مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَعَلِیَّ بْنَ اَبِی طَالِبٍ
وَاَبَا هُرَیْرَةَ سُئِلُوا عَنْ رَجُلٍ اَصَابَ اَهْلَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَقَالُوا یَنْفُذَانِ لِوَجْهِهِمَا حَتّٰی یَقْضِیَا حَجَّهُمَا ثُمَّ عَلَیْهِمَا
الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ وَالْهَدْیُ ترجمہ امام مالک کو پہونچا کہ حضرت عمر بن الخطاب اور علی بن ابیطالب اور ابی ہریرہ رضی
اللہ عنہم سے سوال ہوا کہ ایک شخص نے جماع کیا اپنی بی بی سے احرام مین وہ کیا کرے اون سبہون نے جواب دیا کہ وہ دونو خاوند
اور جورو حج کے ارکان ادا کیے جاوین یہانتک کہ حج پورا ہوجاوے پھر سال آئندہ اونپر حج اور ہدی لازم ہے وَقَالَ
عَلِیُّ بْنُ اَبِی طَالِبٍ وَاِذَا اَهَلَّا بِالْحَجِّ مِنْ عَامٍ قَابِلٍ تَفَرَّقَا حَتّٰی یَقْضِیَا حَجَّهُمَا ترجمہ حضرت علی نے یہی فرمایا کہ
پھر سال آئندہ جب حج کرین تو دونو جدا جدا رہین یہانتک کہ حج پورا ہوجاوے ف اس خوف سے کہ مبادا پھر صحبت کرین اور
حج فاسد ہوجاوے ابو حنیفہ نے کہا ہے نزدیک ہمارے علیحدہ رہنا ضرور نہین ہے عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیدٍ اَنَّهُ سَمِعَ سَعِیدَ بْنَ
الْمُسَیَّبِ یَقُولُ مَا تَرَوْنَ فِی رَجُلٍ وَقَعَ بِامْرَاَتِهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَلَمْ یَقُلْ لَهُ الْقَوْمُ شَیْئًا فَقَالَ سَعِیدٌ اِنَّ رَجُلًا وَقَعَ
بِامْرَاَتِهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَبَعَثَ اِلَی الْمَدِینَةِ یَسْاَلُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ یُفَرَّقُ بَیْنَهُمَا اِلٰی عَامٍ قَابِلٍ فَقَالَ
سَعِیدٌ لِیَنْفُذَا لِوَجْهِهِمَا فَلْیُتِمَّا حَجَّهُمَا الَّذِی اَفْسَدَاهُ فَاِذَا فَرَغَا رَجَعَا فَاِنْ اَدْرَکَهُمَا حَجٌّ قَابِلٌ فَعَلَیْهِمَا الْحَجُّ وَالْهَدْیُ

وَيُهِلَّانِ مِنْ حَيْثُ اَهَلَّا بِحَجِّهِمَا الَّذِي اَفْسَدَا وَيَتَفَرَّقَانِ حَتّٰى يَقْضِيَا حَجَّهُمَا ترجمہ یحییٰ بن سعید سے روایت ہے انہون نے سنا سعید بن المسیب سے وہ کہتے تہے لوگون سے تم کیا کہتے ہو اوس شخص کے باب مین جسنے جماع کیا اپنی عورت سے احرام کی حالت مین تو لوگون نے کچہ جواب نہ دیا تب سعید نے کہا کہ ایک شخص نے ایسا ہی کیا تہا تو اوسنے مدینہ مین کسیکو بہیجا دریافت کرنے کے لیے بعض لوگون نے کہا کہ خاوند اور جورو مین ایک سال تک جدائی کیجاوے سعید نے کہا دونون حج کرتے چلے جاوین اور اس حج کو پورا کرین جو فاسد کردیا ہے جب فارغ ہو کر لوٹین تو دوسرے سال اگر زندہ رہین تو پہر حج کرین اور ہدی دیوین اور دوسرے حج کا احرام وہین سے باندہین جہان سے پہلے حج کا احرام باندہا تہا اور مرد عورت جدا رہین جب تک فراغت ہو حج سے کہا مالک نے کہ ہر ایک کیا نمین سے ایک ایک اونٹ ہدی دیکر کہا مالک نے جس شخص نے صحبت کی اپنی عورت سے عرفات سے لوٹنے کے بعد اور کنکریان مارنے سے پہلے تو اسپر ہدی واجب ہوگی اور سال آیندہ پہر حج کرنا ہوگا اگر بعد کنکریان مارنے کے (قبل طواف الزیارۃ کے) جماع کیا تو اسپر ایک عمرہ اور ایک ہدی لازم ہے اور سال آیندہ حج ضرور نہین **ف** اور یہی قول ہے شافعی کا کہ شروع حج سے لیکر رمی جمار تک اگر جماع کریگا تو ہدی لازم ہوگی اور سال آیندہ حج واجب ہوگا اور امام ابو حنیفہ کا یہ قول ہے کہ اگر قبل وقوف عرفات کے جماع کریگا تو حج فاسد ہوگا اور سال آیندہ قضا رکہنی ہوگی لیکن اگر بعد وقوف عرفات کے جماع کرے تو ایک اونٹ دینا ہوگا اور حج کی قضا واجب ہوگی کہا مالک نے حج یا عمرہ اس صحبت سے فاسد ہوتا ہے جسمین دخول ہو جاوے اگرچہ انزال نہ ہو اور جو انزال ہو مباشرت سے بدون دخول کے جب بہی حج فاسد ہوگا **ف** مگر ابو حنیفہ اور شافعی کے نزدیک اگر بوسہ یا مس کرے بشہوت تو انزال ہو یا نہ ہو حج فاسد نہوگا لیکن قربانی واجب ہوگی **ف** لیکن اگر کسی شخص نے دلمین کچہ خیال کیا اور انزال ہوگیا تو اسپر کچہ واجب نہوگا کہا مالک نے اگر کسی شخص نے بوسہ لیا اپنی عورت کا اور انزال نہ ہوا تو اوسپر ہدی لازم ہوگی **ف** ایک بکری بہی کافی ہو جاویگی کہا مالک نے جس عورت سے اوسکے خاوند نے جماع کیا کئی مرتبہ اوسکی رضامندی سے اور عورت احرام باندہے تہی حج کا تو عورت پر قضا اوس حج کی سال آیندہ مین اور ہدی واجب ہوگی اور جو وہ عورت عمرہ کا احرام باندہے تہی تو اسپر قضا اوس عمرہ کی اور ہدی واجب ہوگی هَدْيُ مَنْ فَاتَهُ الْحَجُّ جس شخص کو حج نہ ملے اوسکی ہدی کا بیان

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ اَبَا اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيَّ خَرَجَ حَاجًّا حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالنَّازِيَةِ مِنْ طَرِيقِ مَكَّةَ اَضَلَّ رَوَاحِلَهُ وَاِنَّهُ قَدِمَ عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَوْمَ النَّحْرِ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِصْنَعْ مَا يَصْنَعُ الْمُعْتَمِرُ ثُمَّ قَدْ حَلَلْتَ فَاِذَا اَدْرَكَكَ الْحَجُّ قَابِلًا فَاحْجُجْ وَاَهْدِ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ترجمہ سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ ابو ایوب انصاری حج کرنیکو نکلے جب نازیہ مین پہنچے مکہ کے رستے مین (نازیہ ایک مقام کا نام ہے قریب صفرا وادی کے) تو اون کا اونٹ گم ہوگیا سو آئی وہ مکہ مین حضرت عمر بن الخطاب کے پاس دسوین تاریخ ذیحجہ کی اور بیان کیا اون سے حضرت عمر نے فرمایا کہ عمرہ کرلے (یعنے طواف اور سعی جو عمرہ کے ارکان ہین کرلے) اور احرام کہول ڈال

۱۰ جس شخص کا حج فوت ہو جاوے اوسکا بیان

پہر سال آئندہ جب حج کر دن آوین تو حج کرا ور ہدی دی موافق اپنی طاقت کے **ف** ایک بکری ہی کافی ہے یہی حکم ہے ہر شخص کا جو حج
کو جاوی پہر نہ ملی تو طواف و رسعی کر کے احرام کہولڈالے او سال آئندہ حج کری اور ہدی دیوے ابو حنیفہ کے نزدیک یہی جواب
نہیں ہے **عن** سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ هَبَّارَ بْنَ الْاَسْوَدِ جَاءَ يَوْمَ النَّحْرِ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَنْحَرُ هَدْيَهُ فَقَالَ يَا اَمِيْرَ
الْمُؤْمِنِيْنَ اَخْطَأْنَا الْعِدَّةَ كُنَّا نَرَى اَنَّ هٰذَا الْيَوْمَ يَوْمُ عَرَفَةَ فَقَالَ عُمَرُ اِذْهَبْ اِلٰى مَكَّةَ فَطُفْ اَنْتَ وَمَنْ مَعَكَ
وَانْحَرُوْا هَدْيًا اِنْ كَانَ مَعَكُمْ ثُمَّ احْلِقُوْا اَوْ قَصِّرُوْا وَارْجِعُوْا فَاِذَا كَانَ عَامٌ قَابِلٌ فَحُجُّوْا وَاَهْدُوْا
فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعَ **ترجمہ** سلیمان بن یسار سی روایت ہی کہ ہبار بن الاسود
آئی یوم النحر کو اور عمر بن الخطاب نحر کر رہے تہے اپنی ہدی کا تو کہا اونہوں نے اے امیر المومنین ہمنے تاریخ کے شمار مین
غلطی کی ہم سمجہتے تہی کہ آج کا روز عرفہ کا روز ہے یعنی آج نوین تاریخ ہے حضرت عمر نے کہا مکہ کو جاؤ اور تم اور تمہارے
ساتہی سب طواف کرو اگر کوئی ہدی تمہارے ساتہ ہو تو اسکو نحر کر ڈالو پہر حلق کرو یا قصر اور لوٹ جاؤ اپنے وطن کو سال آئندہ
آؤ اور حج کرو اور ہدی دو جسکو ہدی نہ ملے وہ تین روزے حج کے دنوں مین اور سات روزے جب لوٹ کر رکہے کہا مالک نے
جس شخص نے قران کیا پہر اوسکو حج نہ ملا تو وہ سال آئندہ بہی قران کرے اور دو ہدی دے ایک قران کی اور ایک حج
کے فوت ہو جانیکی **هَدْيُ مَنْ اَصَابَ اَهْلَهٗ قَبْلَ اَنْ يُّفِيْضَ** جو شخص صحبت کرے اپنی بی بی سے
قبل طواف الزیارۃ کے اوسکی ہدی کا بیان **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ وَقَعَ بِاَهْلِهٖ
وَهُوَ بِمِنًى قَبْلَ اَنْ يُّفِيْضَ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّنْحَرَ بَدَنَةً **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے سوال ہوا کہ ایک شخص نے صحبت
کی اپنی بی بی سے اور وہ منا مین تہا قبل طواف الزیارۃ کے تو حکم کیا اوسکو عبد اللہ بن عباس نے ایک اونٹ نحر کرنیکا **عن**
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ الَّذِيْ يُصِيْبُ اَهْلَهٗ قَبْلَ اَنْ يُّفِيْضَ يَعْتَمِرُ وَيُهْدِيْ **ترجمہ** عبد اللہ بن
عباس نے کہا جو شخص صحبت کرے اپنی بی بی سے قبل طواف الزیارۃ کے تو وہ ایک عمرہ کرے اور ہدی دیوے **عن**
رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُوْلُ فِيْ ذٰلِكَ مِثْلَهٗ **ترجمہ** ربیعہ بن ابی عبد الرحمان نے بہی ایسا ہی کہا ہے کہا
مالک نے مجہی یہ روایت بہت پسند ہے کہا یحیی نے سوال ہوا مالک سے کہ ایک شخص طواف الزیارۃ بہول کر مکہ سے
اپنے شہر چلا آیا تو جواب دیا کہ اگر اوس نے صحبت نہین کی عورتون سی تو لوٹ جاوی اور طواف الزیارۃ ادا کرے اور
اگر صحبت کر چکا تو لوٹ کر طواف ادا کرے پہر عمرہ کرے اور ہدی دیوے اور یہ نہیں چاہیے کہ ہدی مکہ سے مول لیکر وہین نحر
کر دی بلکہ اگر اپنے ساتہ ہدی نہ لایا ہو تو مکہ سے ہدی مول لیکر حرم کے باہر جاوے اور وہان سے اوسکو ہانکتا ہوا اپنے ساتہ
پہر مکہ مین لاوی پہر وہان نحر کرے **مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ** موافق طاقت کے ہدی کیا چیز ہے **عن**
جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ كَانَ يَقُوْلُ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ شَاةٌ **ترجمہ**
حضرت علی فرماتے تہے کہ ما استیسر من الہدی سے مراد ایک بکری ہے **ف** اللہ جل جلالہ نے فرمایا فمن تمتع

بالعمرة الی الحج فما استیسر من الهدی جو شخص فائدہ اوٹہاوے عمرہ کرکے پہر حج کرنے سے تو اسپر موافق طاقت کے ایک ہدی ہے
اس ہدی سے مراد ایک بکری ہے یعنے ادنی درجہ ایک بکری اور اعلی درجہ اونٹ یا بیل یا گائے ہے عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ
بَلَغَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَقُوْلُ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ شَاةٌ ترجمہ امام مالک کو پہونچا کہ عبد اللہ بن
عباس کہتے تہے ما استیسر من الهدی سے ایک بکری مراد ہے کہا مالک نے یہ روایت مجہے بہت پسند ہے کیونکہ اللہ جل جلالہ
فرماتا ہے اپنی کتاب میں اے ایمان والو مت مارو شکار جب تم احرام باندہے ہو اور جو شخص مارے شکار تم میں سے قصدًا تو
اوسپر جزا ہے مثل اوس جانور کے جو مارا اوسنے حکم لگاوین اسکا دو مرد عادل تم مین سے یہ جزا ہدی ہو جو خانہ کعبہ مین پہونچے
یا کفارہ ہو مسکینون کا کہلانا یا برابر اسکے روزے تاکہ چکہے وبال اپنے کام کا سو کبہی جانور کا بدلہ بکری بہی ہوتی
ہے اور اللہ جل جلالہ نے اسکو ہدی کہا اس مسئلہ مین ہمارے نزدیک کچہہ اختلاف نہین ہے اور کیونکر کوئی اس مین شک
کریگا اسواسطے کہ جو جانور اونٹ یا بیل کی برابر نہین اسکی جزا ایک بکری سے ہوگی اور جو ایک بکری سے کم ہو تو اوسمین
کفارہ ہوگا روزے رکہے یا مسکینونکو کہلاوے عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ
الْهَدْيِ شَاةٌ اَوْ بَقَرَةٌ ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر کہتے تہے ما استیسر من الهدی سے ایک بکری یا
گائے مراد ہے عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّ مَوْلَاةً لِعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يُقَالُ لَهَا رُقَيَّةُ اَخْبَرَتْ
اَنَّهَا خَرَجَتْ مَعَ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِلٰى مَكَّةَ قَالَتْ فَدَخَلَتْ عَمْرَةُ مَكَّةَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ وَاَنَا مَعَهَا
فَطَافَتْ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ دَخَلَتْ صُفَّةَ الْمَسْجِدِ فَقَالَتْ اَمَعَكِ مِقَصَّانِ فَقُلْتُ لَا
فَقَالَتْ فَالْتَمِسِيْهِ لِيْ فَالْتَمَسْتُهٗ حَتّٰى جِئْتُ بِهٖ فَاَخَذَتْ مِنْ قُرُوْنِ رَاْسِهَا فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ
ذَبَحَتْ شَاةً ترجمہ عبد اللہ بن ابی بکر سے روایت ہے کہ ایک آزاد لونڈی عمرہ بنت عبد الرحمان کی جسکا نام رقیہ
تہا مجہہ سے کہتے تہے کہ مین نکلے عمرہ بنت عبد الرحمان کے ساتہہ مکہ کو تو آٹہوین تاریخ ذی حجہ کی عمرہ مکہ مین
پہونچین اور مین بہی اونکے ساتہہ تہی تو طواف کیا خانہ کعبہ کا اور سعی کی درمیان مین صفا اور مروہ کے پہر عمرہ
مسجد کی اندر گئین اور مجہہ سے کہا کہ تیرے پاس قینچی ہے مینے کہا نہین عمرہ نے کہا کہین سے ڈہونڈہکر لا سو مین
ڈہونڈہ کر لائی عمرہ نے اپنی لٹین بالون کی اس سے کاٹین جب یوم النحر ہوا تو ایک بکری ذبح کی **ف** بال کاٹنے
کا سبب یہ تہا کہ عمرہ نے تمتع کیا تہا سو عمرہ نے عمرہ ادا کرکے قصر کیا پہر حج کیا اور بکری ہدی کی تہی جو تمتع میں واجب
ہے **جَامِعُ الْهَدْيِ** مختلف حدیثین ہدی کے بیان مین عَنْ صَدَقَةَ بْنِ يَسَارٍ الْمَكِّيِّ اَنَّ رَجُلًا مِنْ
اَهْلِ الْيَمَنِ جَاءَ اِلٰى عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَدْ ضَفَرَ رَاْسَهٗ فَقَالَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنِّيْ قَدِمْتُ بِعُمْرَةٍ مُفْرَدَةٍ
فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ لَوْ كُنْتُ مَعَكَ اَوْ سَاَلْتَنِيْ لَاَمَرْتُكَ اَنْ تَقْرِنَ فَقَالَ الْيَمَانِيُّ قَدْ كَانَ ذٰلِكَ
فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ خُذْ مَا تَطَايَرَ مِنْ رَاْسِكَ وَاَهْدِ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ وَمَا هَدْيُهٗ

مختلف حدیثین ہدی کے بیان مین

يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ اَهْدَيْتَهُ فَقَالَتْ لَهُ وَمَا هَدْيُهُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لَوْ لَمْ اَجِدْ اِلَّا اَنْ اَذْبَحَ شَاةً
لَكَانَ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَصُوْمَ ترجمہ صدقہ بن یسار مکی سے روایت ہے کہ ایک شخص یمن کا رہنے والا آیا عبداللہ بن
عمر پاس اور اوس نے گوندھ لیا تھا اپنے بالون کو تو کہا اے ابا عبدالرحمان مین صرف عمرہ کا احرام باندھکر آیا عبداللہ بن
عمر نے کہا اگر تو میرے ساتھ ہوتا یا مجھسے پوچھتا تو مین تجھکو قران کا حکم کرتا اوس شخص نے کہا اب تو ہو چکا عبداللہ
بن عمر نے کہا کہ جتنے بال تیرے پریشان ہین انکو کترواڈال اور ہدی دے ایک عورت عراق کے رہنے والی بولی اے
اباعبدالرحمان کیا ہدی ہے اوسکی اونھون نے کہا جو ہدی ہے اوسکی ہے اسعورت نے کہا کیا ہدی ہے عبداللہ بن عمر نے
کہا میرے نزدیک تو یہ ہے کہ اگر مجھے سوا بکری کے اور کچھ نہ ملے تب بہی بکری کا ذبح کرنا بہتر ہے روزے رکہنے سے **ف**
یعنے تمتع مین روزہ رکہنے کا اوسوقت حکم ہے جب ہدی نہ ملے اور بکری بہی ہدی ہو سکتی ہے پہر بکری ملتے ہوئے
روزے رکہنا کیا ضرور ہے **عَنْ** نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ الْمَرْاَةُ الْمُحْرِمَةُ اِذَا حَلَّتْ لَمْ تَمْتَشِطْ
حَتّٰى تَاْخُذَ مِنْ قُرُوْنِ رَاْسِهَا وَاِنْ كَانَ لَهَا هَدْيٌ لَمْ تَاْخُذْ مِنْ شَعْرِهَا شَيْئًا حَتّٰى تَنْحَرَ هَدْيَهَا ترجمہ
نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر کہتے تھے جو عورت احرام باندھے ہو جب احرام کھولے تو کنگھی نہ کرے جبتک اپنے
بال کی لٹین نہ کتروا دے اور جو اوسکے پاس ہدی ہو تو اپنے بال نہ کتراوے جبتک ہدی نحر نہ کرے مالک نے سنا
بعض اہل علم سے کہتے تہے کہ مرد اور اوسکی عورت دونون ایک اونٹ مین شریک نہین ہو سکتے بلکہ ہر ایک کے واسطے
جدا جدا اونٹ چاہیے **سوال** ہوا امام مالک سے کہ ایک شخص کے ساتھ ہدی روانہ کی گئی تاکہ نحر کرے اوسکو
حج مین اور اس شخص نے احرام باندھا عمرہ کا تو وہ نحر کرے ہدی کو جب احرام کھولے عمرہ کا یا تاخیر کرے اوسکی نحر مین
حج تک تو جواب دیا کہ تاخیر کرے ہدی کی نحر مین اور نحر کرے اوسکو حج مین اور وہ عمرہ کرکے احرام کھولڈالے کہا
مالک نے جس شخص پر ہدی کا حکم ہوا شکار کے عوض مین یا اور کسیوجہ سے ہدی اوسپر واجب ہوئی تو اوسکو چاہیے کہ مکہ مین
ہدی لیکر آوے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے هَدْيًا بَالِغَ الْكَعْبَةِ یعنے ہدی پہونچنے والی ہو کعبہ مین اور جو شکار کے
بدلے مین یا ہدی کے عوض مین روزے رکھنا پڑین یا صدقہ دینا لازم آوے تو اختیار ہے کہ جہان چاہے روزے رکہے یا
صدقہ دیوے حرم مین یا غیر حرم مین **عَنْ** اَبِيْ اَسْمَاءَ مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ اَنَّهُ كَانَ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
جَعْفَرٍ فَخَرَجَ مَعَهُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ فَمَرُّوْا عَلٰى حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ وَهُوَ مَرِيْضٌ بِالسُّقْيَا فَاَقَامَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ
جَعْفَرٍ حَتّٰى اِذَا خَافَ الْفَوْتَ خَرَجَ وَبَعَثَ اِلٰى عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَاَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ وَهُمَا بِالْمَدِيْنَةِ
فَقَدِمَا عَلَيْهِ ثُمَّ اِنَّ حُسَيْنًا اَشَارَ اِلٰى رَاْسِهِ فَاَمَرَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ بِرَاْسِهِ فَحُلِقَ ثُمَّ نَسَكَ عَنْهُ
بِالسُّقْيَا فَنَحَرَ عَنْهُ بَعِيْرًا قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَكَانَ حُسَيْنٌ خَرَجَ مَعَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فِيْ سَفَرِهِ ذٰلِكَ
اِلٰى مَكَّةَ ترجمہ ابو اسماء سے جو مولی ہین عبداللہ بن جعفر کے روایت ہے کہ وہ عبداللہ بن جعفر کے ساتھ مدینہ سے

نکلے (واسطے حج کے) تو گذری حسین بن علی پر اور وہ بیمار تہی سقیا مین پس ٹہیرے رہے وہان عبداللہ بن جعفر یہانتک کہ جب
خوف ہوا حج کے فوت ہوجانیکا تو نکل کہڑے ہوئے عبداللہ بن جعفر اور ایک آدمی بہیجدیا حضرت علی پاس اور انکی بی بی اسمار
بنت عمیس پاس وہ دونون مدینہ مین تہے تو آئی حضرت علی اور اسمار مدینہ سے امام حسین پاس انہون نے اشارہ کیا اپنے
سر کی طرف حضرت علی نے حکم کیا انکا سر مونڈا گیا سقیا مین پہر قربانی کی اونکی طرف سے ایک اونٹ کی وہین سقیا مین
کہا یحییٰ بن سعید نے کہ امام حسین حضرت عثمان بن عفان کے ساتہہ نکلے تہے حج کرنے کو **اَلْوُقُوْفُ بِعَرَفَةَ**
وَالْمُزْدَلِفَةِ عرفات مین اور مزدلفہ مین ٹہیرنیکا بیان **عَنْ** مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ عَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ وَارْتَفِعُوْا عَنْ بَطْنِ عُرَنَةَ وَالْمُزْدَلِفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ وَارْتَفِعُوْا
عَنْ بَطْنِ مُحَسِّرٍ **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عرفات تمام ٹہیرنیکی جگہہ ہے مگر
بطن عرنہ مین نہ ٹہرو اور مزدلفہ تمام ٹہیرنیکی جگہہ ہے مگر بطن محسر مین نہ ٹہیرو **ف** عبدالرزاق نے اتنا زیادہ کیا
کہ تمام منا قربانی کی جگہہ ہے اور تمام گلیان اور راستے مکہ کے قربانی کے مقام ہین۔ اگرچہ کل عرفات مین سوا بطن
عرنہ کے ٹہیرنا درست ہی مگر صخرات کے پاس جہان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ٹہیرے تہے اوترنا افضل ہے **عَنْ**
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ اِعْلَمُوْا اَنَّ عَرَفَةَ كُلُّهَا مَوْقِفٌ اِلَّا بَطْنَ عُرَنَةَ وَاَنَّ الْمُزْدَلِفَةَ كُلُّهَا
مَوْقِفٌ اِلَّا بَطْنَ مُحَسِّرٍ **ترجمہ** عبداللہ بن الزبیر کہتے تہے جانو تم کہ عرفات سارا ٹہیرنیکی جگہہ ہے مگر بطن عرنہ
اور مزدلفہ تمام ٹہیرنے کی جگہہ ہے مگر بطن محسر کہا مالک نے فرمایا اللہ تبارک وتعالی نے فلا رفث ولا فسوق ولا جدال
فی الحج نہ رفث ہے نہ فسق ہے نہ جہگڑا ہے حج مین تو رفث کے معنے جماع کے ہین اور اللہ خوب جانتا ہے فرماتا ہے احل
لکم لیلۃ الصیام الرفث الی نسائکم حلال ہے تمہارے لیے روزون کی رات مین جماع اپنی عورتون سے یہان پر
رفث سے جماع مراد ہے **ف** بعضون نے رفث کے معنے فحش باتون کے لیے ہین بعضون نے عورتون کے سامنے
شہوت ناک بات کرنیکو رفث کہا ہے ابن عباس سے یہی منقول ہے **ت** اور فسق سے مراد ذبح کرنا ہے جانورون کا
واسطے بتون کے فرمایا اللہ تعالی نے او فسقا اہل لغیر اللہ بہ یا فسق وہ یہ ہے کہ پکارا جاوے جانور پر سوا خدا کے اور کسی کا
نام اور جہگڑا یہ ہے کہ قریش مزدلفہ مین قزح پاس ٹہیرتے تہے اور باقی عرب عرفات مین اترتے تہے تو دونون
فرقے آپس مین لڑتے تہے جہگڑتے تہے یہ کہتے تہے ہم سیدہی راہ اور ٹہیک رستے پر ہین وہ کہتے تہے ہم صحیح
طریقے پر ہین تو اللہ تعالی نے فرمایا ولکل امۃ جعلنا منسکا ہم ناسکوہ فلا ینازعنک فی الامر وادع الی ربک
انک لعلی ہدی مستقیم یعنے ہمنے ہر گروہ کے لیے ایک طریقہ کر دیا وہ اسی پر چلتے ہین تو نہ جہگڑین تجہہ سے دین میں
اور بلا تو اپنے پروردگار کی طرف بیشک تو سیدہی راہ پر ہے تو حج مین جہگڑنے کے یہی معنی ہین واللہ اعلم
اور مینے سنا ہی یہ اہل علم سے **وُقُوْفُ الرَّجُلِ وَهُوَ غَيْرُ طَاهِرٍ وَوُقُوْفُهٗ عَلٰى دَابَّتِهٖ**

ف عرفات اور مزدلفہ مین ٹہیرنیکا بیان

ف بغیر وضو عرفات اور مزدلفہ مین ٹہیرنیکا بیان

بے وضو عرفات یا مزدلفہ میں ٹھیرنے کا اور سوار ہو کر ٹھیرنے کا بیان **کہا یحییٰ نے** سوال ہوا مالک سے کہ عرفات میں یا
مزدلفہ میں کوئی آدمی بے وضو ٹھیر سکتا ہے یا بے وضو کنکریاں مار سکتا ہے یا بے وضو سعی صفا اور مروہ کی درمیان میں
دوڑ سکتا ہے تو جواب دیا کہ جتنے ارکان حائضہ عورت کر سکتی ہے وہ سب کام مرد بے وضو کر سکتا ہے اور اسپر کچھ
لازم نہیں آتا مگر افضل یہ ہے کہ ان سب کاموں میں باوضو ہو اور قصدًا بے وضو ہونا اچھا نہیں ہے **سوال** ہوا مالک
سے کہ عرفات میں سوار ہو کر ٹھیرے یا اوتر کر بولے سوار ہو کر مگر جب کوئی عذر ہو اوسکو یا اوسکے جانور کو تو اللہ جل جلالہ
قبول کرنیوالا ہے عذر کو **ف** آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عرفات میں وقوف سوار ہو کر کیا ہے **مسلم وقوف**
مَنْ فَاتَهُ الْحَجُّ وقوف عرفات کی انتہا کا بیان **عَنْ** نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ
لَمْ يَقِفْ بِعَرَفَةَ مِنْ لَيْلَةِ الْمُزْدَلِفَةِ قَبْلَ اَنْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ فَقَدْ فَاتَهُ الْحَجُّ وَمَنْ وَقَفَ بِعَرَفَةَ مِنْ لَيْلَةِ
الْمُزْدَلِفَةِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ فَقَدْ اَدْرَكَ الْحَجَّ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر کہتے تھے
جو شخص عرفہ میں نہ ٹھیرے یوم النحر کے طلوع فجر تک تو فوت ہو گیا حج اوسکا اور جو یوم النحر کے طلوع فجر سے پہلے عرفہ
میں ٹھیرا تو اوس نے پا لیا حج کو **ف** عرفات میں ٹھیرنے کا وقت نویں تاریخ کے زوال سے یوم النحر کی فجر تک
ہے اس درمیان میں اگر ایک ساعت بھی عرفات میں ٹھیر جاویگا تو حج ملجاویگا جمہور علما کا یہی مذہب ہے **عَنْ**
عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهُ قَالَ مَنْ اَدْرَكَهُ الْفَجْرُ مِنْ لَيْلَةِ الْمُزْدَلِفَةِ وَلَمْ يَقِفْ بِعَرَفَةَ فَقَدْ فَاتَهُ
الْحَجُّ وَمَنْ وَقَفَ بِعَرَفَةَ مِنْ لَيْلَةِ الْمُزْدَلِفَةِ قَبْلَ اَنْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ فَقَدْ اَدْرَكَ الْحَجَّ **ترجمہ** عروہ بن الزبیر
نے کہا کہ جب مزدلفہ کی رات کی صبح ہو گئی اور وہ عرفہ میں نہ ٹھیرا تو حج اوسکا فوت ہو گیا اور جو مزدلفہ کی رات
کو عرفہ میں ٹھیرا طلوع فجر سے پہلے تو پا لیا اوس نے حج کو **کہا مالک نے** کہ اگر غلام آزاد ہوا عرفات میں تو یہ حج
اوسکا فرض حج نہ ہوگا مگر جب اوس نے احرام نہ باندھا ہو اور بعد آزادی کے احرام باندھکر یوم النحر کے فجر سے
پیشتر عرفات میں ٹھیر جاوے تو فرض حج اوسکا ادا ہو جاویگا اگر اوس نے طلوع فجر تک احرام نہ باندھا تو اوسکی
مثال ایسی ہوگی جیسے کسیکا حج فوت ہو گیا اور اوس نے وقوف عرفہ مزدلفہ کی شب کے طلوع فجر تک نہ پایا تو اوس
غلام پر فرض حج کا ادا کرنا لازم رہے گا **تَقْدِيْمُ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ** عورتوں اور لڑکوں کو آگے
روانہ کر دینے کا بیان **عَنْ** سَالِمٍ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنَيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ اَبَاهُمَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ
كَانَ يُقَدِّمُ اَهْلَهُ وَصِبْيَانَهُ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ اِلَى مِنًى حَتّٰى يُصَلُّوا الصُّبْحَ بِمِنًى وَيَرْمُوْا قَبْلَ اَنْ يَاْتِيَ النَّاسُ
ترجمہ سالم اور عبیداللہ سے جو دو بیٹے ہیں عبداللہ بن عمر کے روایت ہے کہ اونکے باپ عبداللہ بن عمرؓ آگے روانہ کر دیتے
تھے عورتوں اور بچوں کو مزدلفہ سے منا کو تاکہ نماز صبح کی منا میں پڑھکر لوگوں کے آنے سے اول کنکریاں مار
لیں **ف** کیونکہ جب لوگ منا میں آجاتے ہیں تو ہجوم کی وجہ سے عورتوں اور بچوں کو کنکریاں مارنے

مین نہایت تکلیف ہوتی ہے **عن** مَولَاۃِ لِاَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِی بَکْرٍ قَالَتْ جِئْنَا مَعَ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِی بَکْرٍ مِنًی بِغَلَسٍ قَالَتْ فَقُلْتُ لَهَا لَقَدْ جِئْنَا مِنًی بِغَلَسٍ فَقَالَتْ قَدْ کُنَّا نَصْنَعُ ذٰلِکَ مَعَ مَنْ هُوَ خَیْرٌ مِنْکِ **ترجمہ** اسمار بنت ابی بکر کے آزاد لونڈے سے روایت ہے کہ ہم اسمار بنت ابی بکر کے ساتھ منا مین آئی اندھیرے منہ تو مین نے کہا کہ ہم منا مین اندھیرے منہ آئی اسمار نے کہا ہم ایسا ہی کرتے تھے اوس شخص کے ساتھ جو تجھسے بہتر تھے **ف** یعنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مزدلفہ مین ساری رات رہنا واجب نہین ہے بلکہ تہوڑی دیر ٹہیرنا کافی ہے **عن** مَالِکٍ اَنَّہٗ سَمِعَ بَعْضَ اَهْلِ الْعِلْمِ یَکْرَہُ رَمْیَ الْجَمْرَۃِ حَتّٰی یَطْلُعَ الْفَجْرُ مِنْ یَوْمِ النَّحْرِ وَمَنْ رَمٰی فَقَدْ حَلَّ لَهُ النَّحْرُ **ترجمہ** امام مالک نے سنا بعض اہل علم سے مکروہ جانتے تھے کنکریان مارنا قبل طلوع فجر کے یوم النحر سے اور جس نے مارین تو نحر اوسکو حلال ہو گیا **عن** هِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ اَنَّ فَاطِمَۃَ بِنْتَ الْمُنْذِرِ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا کَانَتْ تَرٰی اَسْمَاءَ بِنْتَ اَبِی بَکْرٍ بِالْمُزْدَلِفَۃِ تَأْمُرُ الَّذِیْ یُصَلِّیْ لَهَا وَلِاَصْحَابِهَا الصُّبْحَ یُصَلِّیْ لَهُمُ الصُّبْحَ حِیْنَ یَطْلُعُ الْفَجْرُ ثُمَّ تَرْکَبُ فَتَسِیْرُ اِلٰی مِنًی وَلَا تَقِفُ **ترجمہ** ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت المنذر دیکھتی تھین اسمار بنت ابی بکر کو مزدلفہ مین حکم کرتے تھین اوس شخص کو جو امامت کرتا تھا اونکی اور انکے ساتھیون کی منا مین کہ نماز پڑہا وے صبح کی فجر نکلتے ہی پہر سوار ہو کر منا کو آتین تھین اور توقف نہ کرتین تھین **السیر فی الدفعۃ** عرفات سے لوٹتے وقت چلنے کا بیان **عن** عُرْوَۃَ بْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّهُ قَالَ سُئِلَ اُسَامَۃُ بْنُ زَیْدٍ وَاَنَا جَالِسٌ مَعَهُ کَیْفَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَسِیْرُ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ حِیْنَ دَفَعَ فَقَالَ کَانَ یَسِیْرُ الْعَنَقَ فَاِذَا وَجَدَ فُرْجَۃً نَصَّ **ترجمہ** عروہ بن الزبیر نے کہا کہ سوال ہوا اسامہ بن زید سے اور مین بیٹھا تھا پاس انکے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج وداع مین کسطرح چلاتے تھے اونٹ کو کہا اونہون نے چلاتے تھے ذرا تیز جب جگہ پاتے تو خوب دوڑا دیتے **ف**

ذرا تیز چال کو عربی مین عنق کہتے مین جس سے جانور لپکا جاتا ہے اور اس سے تیز چال کو نص کہتے مین کہا مالک نے کہا ہشام نے نص عنق سے زیادہ ہے **عن** نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ کَانَ یُحَرِّکُ رَاحِلَتَهٗ فِیْ بَطْنِ مُحَسِّرٍ قَدْرَ رَمْیَۃٍ بِحَجَرٍ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر تیز کرتے تھے اپنے اونٹ کو بطن محسر مین ایک ڈھیلے کی مار تک **ما جاء فی النحر فی الحج** حج مین نحر کرنے کا بیان **عن** مَالِکٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمِنًی هٰذَا الْمَنْحَرُ وَکُلُّ مِنًی مَنْحَرٌ وَقَالَ فِی الْعُمْرَۃِ هٰذَا الْمَنْحَرُ یَعْنِی الْمَرْوَۃَ وَکُلُّ فِجَاجِ مَکَّۃَ وَطُرُقِهَا مَنْحَرٌ **ترجمہ** امام مالک کو پہنچا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منا کو نحر کی جگہ یہ ہے اور ساری منا نحر کی جگہ ہے اور عمرہ مین کہا مروہ کو کہ نحر کی

جگہہ ہے اور سب رستے مکہ کے نحر کی جگہہ ہین عن عائشۃ تقول خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لخمس لیال بقین من ذی القعدۃ ولا نری الا انہ الحج فلما دنونا من مکۃ امر رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم من لم یکن معہ ھدی اذا طاف بالبیت وسعی بین الصفا والمروۃ ان یحل قالت
عائشۃ فدخل علینا یوم النحر بلحم بقر فقلت ما ھذا فقالوا نحر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم عن ازواجہ ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہے کہ ہم نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ
جب پانچ راتین باقی رہین تہین ذیقعدہ کی اور ہمکو گمان یہی تہا کہ آپ حج کو نکلے ہین جب نزدیک گئے ہم
مکہ سے تو حکم کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس شخصکو جسکے ساتہہ ہدی نتھی کہ طواف اور سعی کرکے احرام
کہولڈالے کہا عائشہ نے کہ یوم النحر کے دن ہمارے پاس گوشت آیا گائے کا تو مینے پوچہا کہ یہ گوشت کہان سے آیا لوگون نے
کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بی بیون کی طرف سے نحر کیا ہے کہا یحیی نے مین نے یہ حدیث کو بیان کیا
قاسم بن محمد سے اونہون نے کہا قسم خدا کی عمرہ نے یہ حدیث کو پورا پورا بیان کیا عن حفصۃ ام المومنین
انہا قالت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما شان الناس حلوا ولم تحلل من عمرتک فقال
انی لبدت راسی وقلدت ھدیی فلا احل حتی انحر ترجمہ حضرت ام المومنین حفصہ سے روایت ہے کہ
مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا لوگون نے احرام کہولڈالا اور آپنے عمرہ کرکے اپنا احرام نہین کہولا تو فرمایا
آپنے مینے تلبید کی اپنے سر کی (تلبید کہتے ہین سر کے بالون کو جما لینے کو گوند یا لعاب خطمی وغیرہ سے تا کہ بال پریشان
نہون) اور تقلید کی اپنی ہدی کی تو مین احرام نہ کہولونگا جب تک نحر نہ کرون گا ف امام ابوحنیفہ اور امام احمد
کا استدلال اسی حدیث سے ہے کہ جو شخص تمتع کرے لیکن ہدی ساتھہ لیجاوے اسکو عمرہ کرکے احرام کہولنا درست نہین
یہانتک کہ حج سے فراغت ہو اور ہدی کو نحر کرے اور ایسا ہی جابر کی حدیث مین ہے جو صحیحین مین مروی ہے اور مالکیہ
اور شافعیہ نے اوس مین خلاف کیا ہے **العمل فی النحر** نحر کرنیکا بیان عن جعفر بن محمد عن ابیہ
عن علی بن ابی طالب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نحر بعض ھدیہ بیدہ ونحر غیرہ بعضہ
ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی ہدی کی بعض جانورونکو اپنے ہاتہہ سے ذبح کیا
اور بعضون کو اورون نے ذبح کیا عن نافع ان عبد اللہ بن عمر قال من نذر بدنۃ فانہ یقلدھا نعلین
ویشعرھا ثم ینحرھا عند البیت او بمنی یوم النحر لیس لہا محل دون ذلک ومن نذر جزورا من
الابل والبقر فلینحرھا حیث شاء ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر نے کہا جو شخص نذر کرے بدنہ کی (بدنہ
اونٹ یا گائے یا بیل کو کہتے ہین جو بہیجا جاوے مکہ کو قربانی کے واسطے) تو اوسکے گلے مین دو جوتیان لٹکادے
اور اشعار کرے پھر نحر کرے اسکو بیت اللہ کے پاس یا منا مین دسوین تاریخ ذیحجہ کی اوسکے سوا اور کوئی جگہہ

نہین ہے اور جو شخص نذر کرے قربانی کی اونٹ یا گای کی او سکو اختیار ہی کہ جہان چاہے نحر کرے عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ
اَنَّ اَبَاهُ كَانَ يَنْحَرُ بُدْنَهُ قِيَامًا ترجمہ ہشام بن عروہ سی روایت ہے کہ انکے باپ عروہ نحر کرتے تھے اپنے اونٹون کو کھڑا
کرکے کہا مالک نے کسیکو درست نہین ہے کہ ہدی کی نحر سے پہلے سر منڈاوی اور نہ یہ درست ہے کہ یوم النحر کے طلوع فجر سے پیشتر
نحر کری بلکہ نحر کرنا اور کپڑے بدلنا اور میل چھوڑانا اور سر منڈانا یہ سب کام دسوین تاریخ چاہیین اس سے پہلے درست نہین
مَا جَاءَ فِي الْحِلَاقِ سر منڈانیکا بیان عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِيْنَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَالْمُقَصِّرِيْنَ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ رحم
کر حلق کرنیوالون پر صحابہ نے کہا اور قصر کرنیوالونپر یا رسول اللہ آپنے فرمایا اللہ رحم کر حلق کرنیوالون پر صحابہ
نے کہا اور قصر کرنیوالونپر یا رسول اللہ آپنے فرمایا اور قصر کرنے والون پر ف حلق کہتے ہین تمام سر منڈانیکو
اور قصر کہتے ہین بال کم کرنے کو کسی طرف سے اس حدیث سی معلوم ہوا کہ حلق افضل ہے قصر سے اور قصر بھی کافی ہے
محمد بن الحسن نے کہا کہ یہی قول ہے ابو حنیفہ اور ہمارے اکثر فقہا کا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ
كَانَ يَدْخُلُ مَكَّةَ لَيْلًا وَهُوَ مُعْتَمِرٌ فَيَطُوْفُ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَيُؤَخِّرُ الْحِلَاقَ حَتّٰى
يُصْبِحَ قَالَ وَلٰكِنَّهُ لَا يَعُوْدُ اِلَى الْبَيْتِ فَيَطُوْفُ بِهٖ حَتّٰى يَحْلِقَ رَاْسَهٗ قَالَ وَرُبَّمَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَاَوْتَرَ
فِيْهِ وَلَا يَقْرَبُ الْبَيْتَ ترجمہ عبد الرحمان بن القاسم سے روایت ہے کہ انکے باپ قاسم بن محمد مکہ مین عمرہ کا احرام
باندھ کر رات کو آتے اور طواف و سعی کر کے حلق مین تاخیر کرتے صبح تک لیکن جب تک حلق نہ کرتے بیت اللہ کا طواف
نکرتے اور کبھی مسجد مین آنکر وتر پڑھتے لیکن بیت اللہ کے قریب نجاتے ف کیونکہ جبتک حلق نہین کیا عمرہ کا احرام
نہین کھلا اگر قبل اسکے طواف کرین تو ایک عمرہ مین دو طواف ہوجاوین کہا مالک نے فرمایا اللہ تعالے نے
ولیقضوا تفثہم چاہیے کہ نکالین تفث اپنا) تفث کہتے ہین سر منڈانیکو اور کپڑے بدلنے کو اور جو اوسکے متعلق ہین
ف بعضون نے تفث کے معنے میل کچیل کے رکھے ہین یعنے دور کرین میل اپنا اور نہاوین کپڑے بدلین اور
بعضون نے تفث کے معنے حاجت کے رکھے ہین (محلی) سوال ہوا مالک سے کہ ایک شخص حلق بھول گیا حج مین
کیا وہ مکہ مین حلق کرے جو ابدیا ہان کرے لیکن منا مین حلق کرنا اچھا ہے کہا مالک نے ہمارے نزدیک حکم اتفاقی
ہے کہ کوئی شخص سر نہ منڈاوے اور بال نہ کترا وے یہانتک کہ نحر کرے ہدی کو اگر اوسکے ساتھ ہو اور جو چیزین احرام
مین حرام تھین انکا استعمال نہ کرے جبتک احرام نہ کھولے منا مین یوم النحر کو کیونکہ فرمایا اللہ تعالے نے وَلَا
تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ ترجمہ مت منڈاؤ سر اپنے جبتک ہدی اپنی جگہ پہونچ
وے التَّقْصِيْرُ قصر کا بیان عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا اَفْطَرَ مِنْ رَمَضَانَ وَ

هُوَ يُرِيدُ الْحَجَّ لَمْ يَأْخُذْ مِنْ رَأْسِهِ وَلَا مِنْ لِحْيَتِهِ شَيْئًا حَتَّى يَحُجَّ ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر جب رمضان
کے روزوں سے فارغ ہوتے اور حج کا قصد ہوتا تو سر اور داڑھی کے بال نہ لیتے یہانتک کہ حج کرتے کہا مالک نے یہ امر کچھ سب لوگوں پر
واجب نہیں ہے عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا حَلَقَ فِي حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ أَخَذَ مِنْ لِحْيَتِهِ وَشَارِبِهِ ترجمہ نافع سے روایت
ہے کہ عبداللہ بن عمر جب حلق کرتے حج یا عمرے میں تو اپنی داڑھی اور مونچھ کے بال لیتے عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ رَجُلًا
أَتَى الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ فَقَالَ إِنِّي أَفَضْتُ وَأَفَضْتُ مَعِي بِأَهْلِي ثُمَّ عَدَلْتُ إِلَى شِعْبٍ فَذَهَبْتُ لِأَدْنُوَ مِنْ أَهْلِي فَقَالَتْ
إِنِّي لَمْ أُقَصِّرْ مِنْ شَعَرِي بَعْدُ فَأَخَذْتُ مِنْ شَعَرِهَا بِأَسْنَانِي ثُمَّ وَقَعْتُ بِهَا فَضَحِكَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَقَالَ مُرْهَا فَلْتَأْخُذْ
مِنْ شَعَرِهَا بِالْجَلَمَيْنِ ترجمہ ربیعہ بن ابی عبدالرحمن سے روایت ہے کہ ایک شخص آیا قاسم بن محمد پاس اور اس نے کہا کہ میں طواف
الافاضہ کیا اور میرے ساتھ میری بی بی نے بھی طواف الافاضہ کیا پھر میں ایک گھاٹی کی طرف گیا تاکہ صحبت کروں اپنی بی بی
سے وہ بولی کہ میں نے ابھی بال نہیں کترائے میں نے دانتوں سے اوس کے بال کترے اور اس سے صحبت کی قاسم بن محمد ہنسے اور کہا
کہ حکم کر اپنی عورت کو کہ بال کترے قینچی سے ف اور دم لازم نہیں آیا کیونکہ طواف الافاضہ کے بعد صحبت درست ہے
مگر اتنا قصور ہوا کہ عورت قصر سے پہلے صحبت کی سو کہا مالک نے کہ میرے نزدیک اولی ہے کہ وہ مرد ایک قربانی کرے
کیونکہ عبداللہ بن عباس نے کہا ہے جو شخص بھول جاوے حج سے کوئی رکن ہوجاوے تو وہ ایک قربانی کرے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ
أَنَّهُ لَقِيَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِهِ يُقَالُ لَهُ الْمُجَبَّرُ قَدْ أَفَاضَ وَلَمْ يَحْلِقْ وَلَمْ يُقَصِّرْ جَهِلَ ذٰلِكَ فَأَمَرَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ أَنْ
يَرْجِعَ فَيَحْلِقَ أَوْ يُقَصِّرَ ثُمَّ يَرْجِعَ إِلَى الْبَيْتِ فَيُفِيضَ ترجمہ عبداللہ بن عمر اپنے عزیزوں میں سے ایک شخص سے ملے جسکا نام مجبر تہا
(وہ بھیجے تہے عبداللہ بن عمر کے عبدالرحمان بن عمر کے بیٹے) اونہوں نے طواف الافاضہ کر لیا تہا اور نہ حلق کیا نہ قصر
نادانی سے تو حکم کیا انکو عبداللہ بن عمر نے لوٹ جاویگا اور حلق یا قصر کر کے آنے اور طواف الزیارۃ دوبارہ کریگا عَنْ
مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُحْرِمَ دَعَا بِالْجَلَمَيْنِ فَقَصَّ شَارِبَهُ وَأَخَذَ مِنْ لِحْيَتِهِ
قَبْلَ أَنْ يَرْكَبَ وَقَبْلَ أَنْ يُهِلَّ مُحْرِمًا ترجمہ امام مالک کو پہونچا کہ سالم بن عبداللہ بن عمر جب ارادہ کرتے احرام کا
تو قینچی منگاتے اور مونچھ اور داڑھی کے بال لیتے قبل سواری کے اور قبل لبیک کہنے کے احرام باندہکر

التَّلْبِيدُ

تلبید کا بیان اور اوسکے معنے اوپر بیان ہو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ مَنْ ضَفَرَ فَلْيَحْلِقْ
وَلَا تُشَبِّهُوا بِالتَّلْبِيدِ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب نے فرمایا جو شخص بال گوندہے احرام کے وقت
وہ سر منڈا دے (احرام کھولتے وقت) اور اس طرح بال نہ گوندہو کہ تلبید سے مشابہت ہو جاوے ف کیونکہ حضرت عمر کے
نزدیک جو شخص تلبید کرے اوسکو قصر درست ہے مگر جو بال گوندہے اوسکو سر منڈانا ضرور ہے تو فرمایا کہ اس طرح سر نہ گوندہو
کہ تلبید معلوم ہو حلق سے بچنے کیواسطے عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ مَنْ عَقَصَ رَأْسَهُ
أَوْ ضَفَرَ أَوْ لَبَّدَ فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْحِلَاقُ ترجمہ سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب نے فرمایا جو شخص

جوڑا باندھے یا گوندہ کیوے یا تلبید کرے بالون کو احرام کیوقت تو واجب ہوگیا اوسپر سر منڈانا **ف** یہی قول ہے جمہور
علما شل مالک اور ثوری اور احمد اور شافعی کا اور حنفیہ کے نزدیک اختیار ہے خواہ قصر کرے یا حلق اور شافعی کا قول جدید
بھی یہی ہے یہ اثر مخالف ہے اوس اثر کے جو ابھی گذرا شاید ابن عباس کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے وہ روایت نہ پہونچی ہو
واللہ اعلم **اَلصَّلٰوةُ فِي الْبَيْتِ وَتَقْصِيْرُ الصَّلٰوةِ وَتَعْجِيْلُ الْخُطْبَةِ بِعَرَفَةَ** بیت اللہ کے اندر نماز
پڑھنے کا اور عرفات مین نماز قصر کرنے اور خطبہ جلدی پڑھنے کا بیان **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ هُوَ وَاُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِيُّ فَاَغْلَقَهَا عَلَيْهِ
وَمَكَثَ فِيْهَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَسَاَلْتُ بِلَالًا حِيْنَ خَرَجَ مَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ جَعَلَ
عَمُوْدًا عَنْ يَسَارِهِ وَعَمُوْدَيْنِ عَنْ يَمِيْنِهِ وَثَلَاثَةَ اَعْمِدَةٍ وَرَاءَهُ وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلٰى سِتَّةِ اَعْمِدَةٍ
ثُمَّ صَلّٰى **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے کعبہ شریف کے اندر اور انکے ساتھ
اسامہ بن زید اور بلال بن رباح اور عثمان بن طلحہ تھے تو دروازہ بند کر لیا اور وہان ٹھیر رہے عبد اللہ نے کہا مین نے
بلال سے پوچھا جب نکلے کہ کیا کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تو کہا اونہون نے ایک ستون کو بائین طرف کیا اور
دو ستون داہنی طرف اور تین ستون پیچھے اپنے اور خانہ کعبہ مین ان دنون چھہ ستون تھے پھر نماز پڑھی آپ نے **ف**
صحیحین مین ہے کہ دو رکعتین آپ نے پڑھین اور ایک روایت مین ہے کہ باب کعبہ کیطرف آپنے پشت کی اور دیوار کعبہ
سے تین ہاتھ کے فاصلے پر نماز پڑھی **عَنْ** سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَتَبَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ اِلَى الْحَجَّاجِ بْنِ يُوْسُفَ
اَنْ لَّا تُخَالِفَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ اَمْرِ الْحَجِّ قَالَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ جَاءَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ حِيْنَ زَالَتِ
الشَّمْسُ وَاَنَا مَعَهُ فَصَاحَ بِهِ عِنْدَ سُرَادِقِهِ اَيْنَ هٰذَا فَخَرَجَ عَلَيْهِ الْحَجَّاجُ وَعَلَيْهِ مِلْحَفَةٌ مُعَصْفَرَةٌ فَقَالَ مَا لَكَ يَا اَبَا
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ الرَّوَاحَ اِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ السُّنَّةَ فَقَالَ هٰذِهِ السَّاعَةَ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَنْظِرْنِيْ حَتّٰى اُفِيْضَ
عَلَيَّ مَاءً ثُمَّ اَخْرُجُ فَنَزَلَ عَبْدُ اللّٰهِ حَتّٰى خَرَجَ الْحَجَّاجُ فَسَارَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اَبِيْ فَقُلْتُ لَهُ اِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ اَنْ
تُصِيْبَ السُّنَّةَ الْيَوْمَ فَاَقْصِرِ الْخُطْبَةَ وَعَجِّلِ الصَّلٰوةَ فَجَعَلَ يَنْظُرُ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ كَيْمَا يَسْمَعَ ذٰلِكَ مِنْهُ فَلَمَّا
رَاٰى ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ صَدَقَ **ترجمہ** سالم بن عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ لکھا عبد الملک بن مروان نے
جب وہ خلیفہ تھا حجاج بن یوسف ثقفی ظالم خونخوار کو جب وہ آیا تھا عبد اللہ بن زبیر کو لڑنے کو اور انکو شہید کر کے حاکم بنا
تھا مکہ کا کہ نہ خلاف کیجیو عبد اللہ بن عمر کا کسی بات مین حج کے کامون مین سے کہا سالم نے جب عرفہ کا روز ہوا تو عبد اللہ بن عمر بعد
زوال ہوتے ہی آئے اور مین بھی انکے ساتھ اور پکارا حجاج کے خیمے کے پاس کہ کہان ہے حجاج تو نکلا حجاج ایک چادر کسم مین
رنگی ہوئی اوڑھے ہوئے **ف** حالانکہ احرام مین کسم کا رنگ ممنوع ہے مگر حجاج ایسا ظالم نا ترس فاجر تھا کہ اوس نے
حرم محترم کی کچھ رعایت نہ کی اور عبد اللہ بن زبیر کی سے شخص کو جو علاوہ صحابی ہونے کے بہت فضائل اور علوم سے ممتاز تھے ق

هُوَ يُرِيدُ الْحَجَّ لَمْ يَأْخُذْ مِنْ رَأْسِهِ وَلَا مِنْ لِحْيَتِهِ شَيْئًا حَتَّى يَحُجَّ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر جب رمضان
کے روزوں سے فارغ ہوتے اور حج کا قصد ہوتا تو سر اور داڑھی کے بال نہ لیتے یہاں تک کہ حج کرتے کہا مالک نے یہ امر کچھ سب لوگوں پر
واجب نہیں ہے **عَنْ** نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا حَلَقَ فِي حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ أَخَذَ مِنْ لِحْيَتِهِ وَشَارِبِهِ **ترجمہ** نافع سے روایت
ہے کہ عبداللہ بن عمر جب حلق کرتے حج یا عمرے میں تو اپنی داڑھی اور مونچھ کے بال لیتے **عَنْ** رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ رَجُلًا
أَتَى الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ فَقَالَ إِنِّي أَفَضْتُ وَأَفَضْتُ مَعِي بِأَهْلِي ثُمَّ عَدَلْتُ إِلَى شِعْبٍ فَذَهَبْتُ لِأَدْنُوَ مِنْ أَهْلِي فَقَالَتْ
إِنِّي لَمْ أُقَصِّرْ مِنْ شَعْرِي بَعْدُ فَأَخَذْتُ مِنْ شَعْرِهَا بِأَسْنَانِي ثُمَّ وَقَعْتُ بِهَا فَضَحِكَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَقَالَ مُرْهَا فَلْتَأْخُذْ
مِنْ شَعْرِهَا بِالْجَلَمَيْنِ **ترجمہ** ربیعہ بن ابی عبدالرحمن سے روایت ہے کہ ایک شخص آیا قاسم بن محمد پاس اور ان سے کہا کہ میں نے طواف
الافاضہ کیا اور میرے ساتھ میری بی بی نے بھی طواف الافاضہ کیا پھر میں ایک گھاٹی کی طرف گیا تاکہ صحبت کروں اپنی بی بی
سے وہ بولی کہ میں نے ابھی بال نہیں کترائے میں نے دانتوں سے اوس کے بال کترے اور اس سے صحبت کی قاسم بن محمد ہنسے اور کہا
کہ حکم کر اپنی عورت کو کہ بال کترے قینچی سے **ف** اور دم کچھ لازم نہیں آیا کیونکہ طواف الافاضہ کے بعد صحبت درست ہے
مگر اتنا قصور ہوا کہ عورت نے قصر سے پہلے صحبت کی سو کہا مالک نے کہ میرے نزدیک اولی یہ ہے کہ وہ مرد ایک قربانی کرے
کیونکہ عبداللہ بن عباس نے کہا ہے جو شخص ارکان حج سے کوئی رکن بھول جاوے تو وہ ایک قربانی کرے **عَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ
أَنَّهُ لَقِيَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِهِ يُقَالُ لَهُ الْمُجَبَّرُ قَدْ أَفَاضَ وَلَمْ يَحْلِقْ وَلَمْ يُقَصِّرْ جَهِلَ ذٰلِكَ فَأَمَرَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ أَنْ
يَرْجِعَ فَيَحْلِقَ أَوْ يُقَصِّرَ ثُمَّ يَرْجِعَ إِلَى الْبَيْتِ فَيُفِيضَ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر اپنے عزیزوں میں سے ایک شخص سے ملے جس کا نام مجبر تھا
(وہ بھتیجے تھے عبداللہ بن عمر کے عبدالرحمان بن عمر کے بیٹے) انہوں نے طواف الافاضہ کر لیا تھا اور نہ حلق کیا نہ قصر
نادانی سے تو حکم کیا انکو عبداللہ بن عمر نے لوٹ جاویگا اور حلق یا قصر کرے انے اور طواف الزیارۃ دوبارہ کریگا **عَنْ**
مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُحْرِمَ دَعَا بِالْجَلَمَيْنِ فَقَصَّ شَارِبَهُ وَأَخَذَ مِنْ لِحْيَتِهِ
قَبْلَ أَنْ يَرْكَبَ وَقَبْلَ أَنْ يُهِلَّ مُحْرِمًا **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا کہ سالم بن عبداللہ بن عمر جب ارادہ کرتے احرام کا
تو قینچی منگاتے اور مونچھ اور داڑھی کے بال لیتے قبل سواری کے اور قبل لبیک کہنے کے احرام باندھکر

اَلتَّلْبِيدُ

تلبید کا بیان اور اسکے معنے اوپر بیان ہو **عَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ مَنْ ضَفَرَ فَلْيَحْلِقْ
وَلَا تُشَبِّهُوا بِالتَّلْبِيدِ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب نے فرمایا جو شخص بال گوندھے (احرام کی وقت
وہ سر منڈا دے (احرام کھولتے وقت) اور اسطرح بال نہ گوندھو کہ تلبید سے مشابہت ہو جاوے **ف** کیونکہ حضرت عمر کے
نزدیک جو شخص تلبید کرے اوسکو قصر درست ہے مگر جو بال گوندھے اوسکو سر منڈانا ضرور ہے تو فرمایا کہ اسطرح سر نہ گوندھو
کہ تلبید معلوم ہو حلق سے بچنے کیواسطے **عَنْ** سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ مَنْ عَقَصَ رَأْسَهُ
أَوْ ضَفَرَ أَوْ لَبَّدَ فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْحِلَاقُ **ترجمہ** سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب نے فرمایا جو شخص

جو بندھا باندھے یا گوندہ کیواسطے تلبید کرے بالون کو احرام کیوقت تو واجب ہو گیا اوسپر سر منڈانا **ف** یہی قول ہے جمہور
علما مثل مالک اور ثوری اور احمد اور شافعی کا اور حنفیہ کے نزدیک اختیار ہے خواہ قصر کرے یا حلق اور شافعی کا قول جدید
بھی یہی ہے اور یہ اثر مخالف ہے اوس اثر کے جو ابھی گذرا شاید اس باب مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دو روایتین ہونگی
واللہ اعلم **الصَّلوٰةُ فِي الْبَيْتِ وَتَقْصِيرُ الصَّلوٰةِ وَتَعْجِيلُ الْخُطْبَةِ بِعَرَفَةَ** بیت اللہ کے اندر نماز
پڑھنے کا اور عرفات مین نماز قصر کرنے اور خطبہ جلدی پڑھنے کا بیان **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ هُوَ وَاُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِيُّ فَاَغْلَقَهَا عَلَيْهِ
وَمَكَثَ فِيهَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَسَأَلْتُ بِلَالًا حِينَ خَرَجَ مَا صَنَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ جَعَلَ
عَمُودًا عَنْ يَسَارِهِ وَعَمُودَيْنِ عَنْ يَمِينِهِ وَثَلَاثَةَ اَعْمِدَةٍ وَرَاءَهُ وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلٰى سِتَّةِ اَعْمِدَةٍ
ثُمَّ صَلّٰى **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے کعبہ شریف کے اندر اور انکے ساتھ
اسامہ بن زید اور بلال بن رباح اور عثمان بن طلحہ تھے تو دروازہ بند کر لیا اور وہاں ٹھیرے رہے عبد اللہ نے کہا مین نے
بلال سے پوچھا جب نکلے کہ کیا کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تو کہا اونہوں نے ایک ستون کو بائین طرف کیا اور
دو ستون داہنی طرف اور تین ستون پیچھے اپنے اور خانہ کعبہ مین اندنون چھہ ستون تھے پھر نماز پڑھی آپنے **ف**
صحیحین مین ہے کہ دو رکعتین آپنے پڑھین اور ایک روایت مین ہے کہ باب کعبہ کیطرف آپنے پشت کی اور دیوار کعبہ
سے تین ہاتھ کے فاصلے پر نماز پڑھی **عَنْ** سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَتَبَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ اِلَى الْحَجَّاجِ بْنِ يُوسُفَ
اَنْ لَا تُخَالِفَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فِي شَيْءٍ مِنْ اَمْرِ الْحَجِّ قَالَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ جَاءَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ حِينَ زَالَتِ
الشَّمْسُ وَاَنَا مَعَهُ فَصَاحَ بِهِ عِنْدَ سُرَادِقِهِ اَيْنَ هٰذَا فَخَرَجَ عَلَيْهِ الْحَجَّاجُ وَعَلَيْهِ مِلْحَفَةٌ مُعَصْفَرَةٌ فَقَالَ مَا لَكَ يَا اَبَا
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ الرَّوَاحَ اِنْ كُنْتَ تُرِيدُ السُّنَّةَ فَقَالَ هٰذِهِ السَّاعَةَ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَنْظِرْنِي حَتّٰى اُفِيضَ
عَلَيَّ مَاءً ثُمَّ اَخْرُجَ فَنَزَلَ عَبْدُ اللّٰهِ حَتّٰى خَرَجَ الْحَجَّاجُ فَسَارَ بَيْنِي وَبَيْنَ اَبِي فَقُلْتُ لَهُ اِنْ كُنْتَ تُرِيدُ اَنْ
تُصِيبَ السُّنَّةَ الْيَوْمَ فَاَقْصِرِ الْخُطْبَةَ وَعَجِّلِ الصَّلوٰةَ فَجَعَلَ يَنْظُرُ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ كَيْمَا يَسْمَعَ ذٰلِكَ مِنْهُ فَلَمَّا
رَاٰى ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ صَدَقَ **ترجمہ** سالم بن عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ لکھا عبد الملک بن مروان نے
(جب وہ خلیفہ تھا) حجاج بن یوسف ثقفی ظالم خونخوار کو (جب وہ آیا تھا عبد اللہ بن زبیر کو لڑنیکو اور انکو شہید کر کے حاکم بنا
تھا مکہ کا) کہ نہ خلاف کیجیو عبد اللہ بن عمر کا کسی بات مین حج کے کامون مین سے کہا سالم نے جب عرفہ کا روز ہوا تو عبد اللہ بن عمر
زوال ہوتے ہی آئے اور مین بھی انکے ساتھ اور پکارا حجاج کے خیمہ کے پاس کہ کہاں ہے حجاج تو نکلا حجاج ایک چادر کسم مین
رنگی ہوئی اوڑھے ہوئے **ف** حالانکہ احرام مین کسم کا رنگ ممنوع ہے مگر حجاج ایسا ظالم تھا اور فاجر تھا کہ اوسنے
حرم محترم کی کچھ رعایت نکی اور عبد اللہ بن زبیر کی سے شخص کو جو علاوہ صحابی ہونے کے بہت نفع رسان اور علوم سے ممتاز تھے

هُوَ يُرِيدُ الْحَجَّ لَمْ يَأْخُذْ مِنْ رَأْسِهِ وَلَا مِنْ لِحْيَتِهِ شَيْئًا حَتَّى يَحُجَّ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر جب رمضان کے روزوں سے فارغ ہوتے اور حج کا قصد ہوتا تو سر اور داڑھی کے بال نہ لیتے یہاں تک کہ حج کرتے کہا مالک نے یہ امر کچھ سب لوگوں پر واجب نہیں ہے **عَنْ** نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا حَلَقَ فِي حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ أَخَذَ مِنْ لِحْيَتِهِ وَشَارِبِهِ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر جب حلق کرتے حج یا عمرے میں تو اپنی داڑھی اور مونچھ کے بال لیتے **عَنْ** رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ فَقَالَ إِنِّي أَفَضْتُ وَأَفَضْتُ مَعِي بِأَهْلِي ثُمَّ عَدَلْتُ إِلَى شِعْبٍ فَذَهَبْتُ لِأَدْنُوَ مِنْ أَهْلِي فَقَالَتْ إِنِّي لَمْ أُقَصِّرْ مِنْ شَعَرِي بَعْدُ فَأَخَذْتُ مِنْ شَعَرِهَا بِأَسْنَانِي ثُمَّ وَقَعْتُ بِهَا فَضَحِكَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَقَالَ مُرْهَا فَلْتَأْخُذْ مِنْ شَعَرِهَا بِالْجَلَمَيْنِ **ترجمہ** ربیعہ بن ابی عبدالرحمن سے روایت ہے کہ ایک شخص آیا قاسم بن محمد پاس اور ان سے کہا کہ میں طواف الافاضہ کیا اور میرے ساتھ میری بی بی نے بھی طواف الافاضہ کیا پھر میں ایک گھاٹی کی طرف گیا تاکہ صحبت کروں اپنی بی بی سے وہ بولی کہ میں نے ابھی بال نہیں کترے میں نے دانتوں سے اوس کے بال کترے اور اس سے صحبت کی قاسم بن محمد ہنسے اور کہا کہ حکم کر اپنی عورت کو کہ بال کترے قینچی سے **ف** اور دم کچھ لازم نہیں آیا کیونکہ طواف الافاضہ کے بعد صحبت درست مگر اتنا قصور ہوا کہ عورت قصر سے پہلے صحبت کی سو کہا مالک نے کہ میرے نزدیک اولے یہ ہے کہ وہ مرد ایک دم بھی دے کیونکہ عبداللہ بن عباس نے کہا ہے جو شخص ارکان حج سے کوئی رکن بھول جاوے تو وہ ایک قربانی کرے **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ لَقِيَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِهِ يُقَالُ لَهُ الْمُجَبَّرُ قَدْ أَفَاضَ وَلَمْ يَحْلِقْ وَلَمْ يُقَصِّرْ جَهِلَ ذَلِكَ فَأَمَرَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَنْ يَرْجِعَ فَيَحْلِقَ أَوْ يُقَصِّرَ ثُمَّ يَرْجِعَ إِلَى الْبَيْتِ فَيُفِيضَ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر اپنے عزیزوں میں سے ایک شخص سے ملے جسکا نام مجبر تھا (وہ بھتیجے تھے عبداللہ بن عمر کے عبدالرحمان بن عمر کے بیٹے) انہوں نے طواف الافاضہ کر لیا تھا اور نہ حلق کیا تھا نہ قصر نادانی سے تو حکم کیا انکو عبداللہ بن عمر نے لوٹ جاویں اور حلق یا قصر کر کے آنے اور طواف الزیارۃ دوبارہ کریں **عَنْ** مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُحْرِمَ دَعَا بِالْجَلَمَيْنِ فَقَصَّ شَارِبَهُ وَأَخَذَ مِنْ لِحْيَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَرْكَبَ وَقَبْلَ أَنْ يُهِلَّ مُحْرِمًا **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا کہ سالم بن عبداللہ بن عمر جب ارادہ کرتے احرام کا تو قینچی منگاتے اور مونچھ اور داڑھی کے بال لیتے قبل سواری کے اور قبل لبیک کہنے کے احرام باندھکر

التَّلْبِيدُ

تلبید کا بیان اور اوسکے معنے اوپر بیان ہو **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ مَنْ ضَفَرَ فَلْيَحْلِقْ وَلَا تُشَبِّهُوا بِالتَّلْبِيدِ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب نے فرمایا جو شخص بال گوندھے احرام کے وقت وہ سر منڈاوے (احرام کھولتے وقت) اور اسطرح بال نہ گوندھو کہ تلبید سے مشابہت ہو جاوے **ف** کیونکہ حضرت عمر کے نزدیک جو شخص تلبید کرے اوسکو قصر درست نہیں مگر جو بال گوندھے اوسکو سر منڈانا ضرور ہے تو فرمایا کہ اسطرح سر نہ گوندھو کہ تلبید معلوم ہو حلق سے بچنے کیواسطے **عَنْ** سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ مَنْ عَقَصَ رَأْسَهُ أَوْ ضَفَرَ أَوْ لَبَّدَ فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْحِلَاقُ **ترجمہ** سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب نے فرمایا جو شخص

جوڑا باندہے یا گوندہ کیو یا تلبید کرے بالون کو احرام کیوقت تو واجب ہو گیا اوسپر سر منڈانا **ف** یہی قول ہے جمہور
علما مثل مالک اور ثوری اور احمد اور شافعی کا اور حنفیہ کے نزدیک اختیار ہے خواہ قصر کرے یا حلق اور شافعی کا قول جدید
بھی یہی ہے۔ یہ اثر مخالف ہے اوس اثر کے جو ابھی گذرا شاید اس باب مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دو روایتین ہونگی
واللہ اعلم **اَلصَّلٰوۃُ فِی الْبَیْتِ وَتَقْصِیْرُ الصَّلٰوۃِ وَتَعْجِیْلُ الْخُطْبَۃِ بِعَرَفَۃَ** بیت اللہ کے اندر نماز
پڑھنے کا اور عرفات مین نماز قصر کرنے اور خطبہ جلدی پڑھنے کا بیان **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْکَعْبَۃَ ھُوَ وَاُسَامَۃُ بْنُ زَیْدٍ وَبِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَۃَ الْحَجَبِیُّ فَاَغْلَقَہَا عَلَیْہِ
وَمَکَثَ فِیْہَا قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ فَسَاَلْتُ بِلَالًا حِیْنَ خَرَجَ مَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ جَعَلَ
عَمُوْدًا عَنْ یَسَارِہٖ وَعَمُوْدَیْنِ عَنْ یَمِیْنِہٖ وَثَلَاثَۃَ اَعْمِدَۃٍ وَرَاءَہٗ وَکَانَ الْبَیْتُ یَوْمَئِذٍ عَلٰی سِتَّۃِ اَعْمِدَۃٍ
ثُمَّ صَلّٰی **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوے کعبہ شریف کے اندر اور انکے ساتھ
اسامہ بن زید اور بلال بن رباح اور عثمان بن طلحہ تھے تو دروازہ بند کر لیا اور وہان ٹھیرے رہے عبد اللہ نے کہا مین نے
بلال سے پوچھا جب نکلے کہ کیا کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تو کہا اونہون نے ایک ستون کو بائین طرف کیا اور
دو ستون داہنی طرف اور تین ستون پیچھے اپنے اور خانہ کعبہ مین اوندنون چھہ ستون تھے پھر نماز پڑھی آپنے **ف**
صحیحین مین ہے کہ دو رکعتین آپنے پڑھین اور ایک روایت مین ہے کہ باب کعبہ کیطرف آپنے پشت کی اور دیوار کعبہ
سے تین ہاتھ کے فاصلے پر نماز پڑھی **عَنْ** سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ کَتَبَ عَبْدُ الْمَلِکِ بْنُ مَرْوَانَ اِلَی الْحَجَّاجِ بْنِ یُوْسُفَ
اَنْ لَّا تُخَالِفَ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ فِیْ شَیْءٍ مِّنْ اَمْرِ الْحَجِّ قَالَ فَلَمَّا کَانَ یَوْمُ عَرَفَۃَ جَاءَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ حِیْنَ زَالَتِ
الشَّمْسُ وَاَنَا مَعَہٗ فَصَاحَ بِہٖ عِنْدَ سُرَادِقِہٖ اَیْنَ ھٰذَا فَخَرَجَ عَلَیْہِ الْحَجَّاجُ وَعَلَیْہِ مِلْحَفَۃٌ مُّعَصْفَرَۃٌ فَقَالَ مَا لَکَ یَا اَبَا
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ الرَّوَاحَ اِنْ کُنْتَ تُرِیْدُ السُّنَّۃَ فَقَالَ ھٰذِہِ السَّاعَۃَ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَنْظِرْنِیْ حَتّٰی اُفِیْضَ
عَلَیَّ مَاءً ثُمَّ اَخْرُجَ فَنَزَلَ عَبْدُ اللّٰہِ حَتّٰی خَرَجَ الْحَجَّاجُ فَسَارَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ اَبِیْ فَقُلْتُ لَہٗ اِنْ کُنْتَ تُرِیْدُ اَنْ
تُصِیْبَ السُّنَّۃَ الْیَوْمَ فَاَقْصِرِ الْخُطْبَۃَ وَعَجِّلِ الصَّلٰوۃَ فَجَعَلَ یَنْظُرُ اِلٰی عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ کَیْمَا یَسْمَعَ ذٰلِکَ مِنْہُ فَلَمَّا
رَاٰی ذٰلِکَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ قَالَ صَدَقَ **ترجمہ** سالم بن عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ لکھا عبد الملک بن مروان نے
(جب وہ خلیفہ تھا) حجاج بن یوسف ثقفی ظالم خونخوار کو جب وہ آیا تھا عبد اللہ بن الزبیر کے لڑنیکو اور انکو شہید کر کے حاکم بنا
تھا لکھا کہ نہ خلاف کیجیو عبد اللہ بن عمر کا کسی بات مین حج کے کامون مین کہا سالم نے جب عرفہ کا روز ہوا تو عبد اللہ بن عمر بعد
زوال ہوتے ہی آئے اور مین بھی انکے ساتھ اور پکارا حجاج کے خیمے پاس کہ کہان ہے حجاج تو نکلا حجاج ایک چادر کسم مین
رنگی ہوئی اوڑھے ہوئے **ف** حالانکہ احرام مین کسم کا رنگ ممنوع ہے مگر یہ بھی ایسا ظالم فاسق فاجر تھا کہ اوس نے
حرم محترم کی بھی رعایت نکی اور عبد اللہ بن زبیر کو کہ سی شخص کو جو علاوہ صحابی ہونیکے بہت فضائل اور علوم سے ممتاز تھا

قتل کیا تو اوسکو ایسی خفیف ممنوعات کا کیا خیال ہوگا یہی وجہ ہے عبد اللہ بن عمر نے اوسے منع نکیا ف اور کہا ای ابا عبد الرحمن
کیا ہی اونہون نے جواب دیا کہ اگر سنت کی پیروی چاہتا ہے تو چل حجاج بولا ابہی اونہون نے کہا ہان ابہی حجاج نے کہا مجہی تہوڑی
مہلت دو کہ مین نہا لون پہر نکلتا ہون عبد اللہ بن عمر سواری سے اوتر پڑے پہر حجاج نکلا سو میرے اور میرے باپ عبد اللہ
کے بیچ مین آگیا مینے اس سے کہا اگر تجہہ کو سنت کی پیروی منظور ہو تو آج کے روز خطبہ کو کم کر اور نماز جلدی پڑہ وہ عبد اللہ
کیطرف دیکہنے لگا تاکہ اون سے سنے جب عبد اللہ نے یہ دیکہا تو کہا سچ کہا سالم نے **صَلٰوةُ مِنًى يَوْمَ التَّرْوِيَةِ وَالْجُمُعَةِ بِمِنًى وَعَرَفَةَ** منا مین آٹہوین تاریخ نمازون کا بیان اور جمعہ منا اور عرفہ مین آ پڑنیکا بیان **عَنْ** نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُصَلِّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالصُّبْحَ بِمِنًى ثُمَّ يَغْدُوْ اِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ اِلٰى عَرَفَةَ ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر نماز پڑہتے تہے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا کی منا مین پہر
صبحکو جب آفتاب نکل آتا تو عرفات کو جاتے کہا مالک نے ہمارے نزدیک حکم اتفاقی ہے کہ امام ظہر کی نماز مین عرفات
مین قرات کو جہر سے نہ پڑہے اور خطبہ پڑہے عرفہ کے روز اور نماز عرفہ کی در حقیقت وہی ظہر ہے مگر اوس مین قصر ہوگیا
کیونکہ **ف** جو لوگ مکہ شہر والے ہین وہ بہی قصر کرین عرفات مین اور جو باہر رہنے والے ہین وہ بہی قصر کرین مگر جو منا یا عرفات کے رہنے والے ہین وہ قصر نکرین
یہ مذہب امام مالک کا ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک مکہ والون کو عرفات مین قصر درست نہین ہے کہا مالک نے اگر عرفہ
کے دن جمعہ پڑہے یا یوم النحر یا ایام التشریق کو جمعہ آ پڑے تو ان دنون مین نماز جمعہ کی نہ پڑہی جاوے **ف**
اسواسطے کہ اجماعًا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا حج جمعہ کے دن واقع ہوا تہا تو آپنے ظہر کی نماز پڑہی پہر
عصر کی اور بیچ مین کوئی نفل نہ پڑہا (مسلم) **صَلٰوةُ الْمُزْدَلِفَةِ** مزدلفہ مین نماز کا بیان **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ جَمِيْعًا ترجمہ عبد اللہ بن
عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی مغرب کی اور عشا کی مزدلفہ مین ملا کر **ف** جیسے عرفات
مین ظہر اور عصر کی ملا کر پڑہی تہی **عَنْ** اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ يَقُوْلُ دَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ
حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالشِّعْبِ نَزَلَ فَبَالَ فَتَوَضَّاَ فَلَمْ يُسْبِغِ الْوُضُوْءَ فَقُلْتُ لَهُ الصَّلٰوةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ الصَّلٰوةُ
اَمَامَكَ فَرَكِبَ فَلَمَّا جَاءَ الْمُزْدَلِفَةَ نَزَلَ فَتَوَضَّاَ فَاَسْبَغَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ اَنَاخَ
كُلُّ اِنْسَانٍ بَعِيْرَهٗ فِيْ مَنْزِلِهٖ ثُمَّ اُقِيْمَتِ الْعِشَاءُ فَصَلَّاهَا وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ترجمہ اسامہ بن زید سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لوٹے عرفات سے یہانتک کہ جب پہنچے گہاٹی مین اوترے اور پیشاب کیا اور وضو
کیا لیکن پورا وضو نکیا مینے کہا نماز یا رسول اللہ آپنے فرمایا نماز آگے ہے پہر سوار ہوئے جب مزدلفہ مین آئے اترے
اور پورا وضو کیا پہر تکبیر ہوئی تو نماز پڑہی مغرب کی بعد اسکے ہر شخص نے اپنا اونٹ اپنی جگہہ مین بٹہایا پہر تکبیر ہوئی عشا کی آپنے عشا کی
پڑہی بیچ مین ان دونو کے کوئی نماز نہین پڑہی **ف** آپنے عرفات مین ظہر کے وقت عصر کی نماز بہی پڑہ لی تو یہ جمع تقدیم ہوئی اور

ف منا مین آٹہوین تاریخ نمازون کا بیان اور جمعہ منا و عرفہ مین آ پڑنیکا بیان

ف مزدلفہ مین نماز کا بیان

عن ابی ایوب الانصاری انہ صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع المغرب والعشاء بالمزدلفۃ جمیعا **ترجمہ** ابو ایوب انصاری نے حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب وعشا ملا کر مزدلفہ میں پڑھین **عن** نافع ان عبد اللہ بن عمر کان یصلی المغرب والعشاء بالمزدلفۃ جمیعا **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر مغرب اور عشا مزدلفہ میں ایک ساتھ پڑھتے تھے۔

صلوۃ منی منا کی نماز کا بیان۔ کہا مالک نے مکہ کے رہنے والے جب حج کو جاوین تو منا مین قصر کرین دو دو رکعتین پڑھین جب تک حج سے لوٹین **عن** عروۃ بن الزبیر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی الصلوۃ بمنی رکعتین وان ابا بکر صلاھا بمنی رکعتین وان عمر بن الخطاب صلاھا بمنی رکعتین وان عثمان بن عفان صلاھا بمنی رکعتین شطر امارتہ ثم اتمھا بعد ذلک **ترجمہ** عروہ بن الزبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار رکعتین نماز کی منی مین دو رکعتین پڑھین یعنی قصر کیا اور ابو بکر نے بھی وہان دو رکعتین پڑھین اور عمر بن الخطاب نے بھی دو رکعتین وہان پڑھین اور عثمان بن عفان نے بھی دو رکعتین پڑھین منا مین آدھی خلافت تک پھر چار پڑھنے لگے **ف** کیونکہ قصر اور اتمام دونو درست ہین مسافر کو اتمام مین زیادہ مشقت ہے اس واسطے حضرت عثمان نے اسکو اختیار کیا بعضون نے یہ کہا ہے کہ انہون نے بعد حج کے نیت اقامت کی کر لی تھی بعضون نے کہا وہان انہون نے نکاح کیا تھا بعضون نے کہا اس سال بدوی لوگ بہت آئے تھے تو پوری نماز پڑھی تاکہ ان کو معلوم ہو کہ اصل چار رکعتین ہین واللہ اعلم **عن** سعید بن المسیب ان عمر بن الخطاب لما قدم مکۃ صلی بھم رکعتین ثم انصرف فقال یا اھل مکۃ اتموا صلاتکم فانا قوم سفر ثم صلی عمر بن الخطاب رکعتین بمنی ولم یبلغنا انہ قال لھم شیئا **ترجمہ** سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب جب مکہ مین آئے تو دو رکعتین پڑھکر لوگون سے کہا اے مکہ والو تم اپنی نماز پوری کرو کیونکہ ہم مسافر ہین پھر منا مین بھی حضرت عمر نے دو ہی رکعتین پڑھین لیکن ہمکو یہ نہین پہونچا کہ وہان کچھ کہا **ف** کیونکہ مکہ مین کہہ چکے تھے ان لوگونکو معلوم ہو چکا تھا کہ حضرت عمر اور انکے ساتھی مسافر ہین پھر منا مین دوبارہ آگاہ کرنیکی کیا ضرورت تھی علاوہ اسکے امام مالک کے نزدیک مکہ والونکو بھی منا مین قصر کرنا چاہیے **عن** اسلم العدوی ان عمر بن الخطاب صلی للناس بمکۃ رکعتین فلما انصرف قال یا اھل مکۃ اتموا صلاتکم فانا قوم سفر ثم صلی عمر رکعتین بمنی ولم یبلغنا انہ قال لھم شیئا **ترجمہ** اسلم عدوی سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب مکہ مین دو رکعتین پڑھکر لوگون سے کہا اے مکہ والو تم اپنی نماز پوری کرو کیونکہ ہم مسافر ہین پھر منا مین بھی حضرت عمر نے دو ہی رکعتین پڑھین لیکن ہمکو یہ نہین پہونچا کہ وہان کچھ کہا ہو **سوال** ہوا مالک سے کہ اہل مکہ عرفات مین چار رکعتین پڑھین یا دو رکعتین اور امیر الحاج بھی اگر مکہ کا رہنے والا ہو تو وہ ظہر اور عصر کی عرفات مین چار رکعتین پڑھے یا دو رکعتین اور اہل مکہ جب تک منا مین رہین تو قصر کرین یا نہین تو جواب دیا کہ اہل مکہ منا اور عرفات مین جبتک رہین دو دو رکعتین پڑھین

عن نافع ان عبد الله بن عمر كان يكبر عند رمي الجمار كلما رمى بحصاة **ترجمہ** نافع سے روایت ہے
کہ عبد اللہ بن عمر کنکریاں مارتے وقت تکبیر کہتے تھے ہر کنکری مارنے پر کہا مالک نے کہ میں نے سنا بعض اہل علم سے کہتے تھے
کنکریاں اتنی موٹی ہونا چاہییں کہ دو انگلیوں سے مار سکیں **ف** اور حدیث میں ایسا ہی وارد ہے کہ علیکم
بمثل حصی الخذف اور اس میں یہ کنکریاں چھوٹی چھوٹی کہ انگشت شہادت پر رکھ کے انگوٹھے سے مار سکیں اسکا
اندازہ کیا ہے کہ باقلا کے دانوں کی برابر ہوں کہا مالک نے میرے نزدیک وہ اس سے بڑی ہونی چاہییں **ف**
یہ قول امام مالک کا سو حب تعجب ہے کہ حدیث میں جتنی کنکریاں آئی ہیں اوس سے بڑی تجویز کرتے ہیں مگر شاید امام مالک کو
یہ حدیث نہ پہونچی ہو سو قیاس اپنے اسی وجہ کو اختیار کیا ہے ورنہ امام مالک حدیث کے خلاف کبھی اختیار نہ کرتے +
عن نافع ان عبد الله بن عمر كان يقول من غربت له الشمس من اوسط ايام التشريق وهو بمنى
فلا ينفرن حتى يرمي الجمار من الغد **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر کہتے تھے جسکو آفتاب ڈوب جاوے
بارہویں تاریخ منا میں تو وہ نہ جاوے جبتک تیرہویں تاریخ رمی نہ کر لے **ف** منا سے بارہویں تاریخ کو بعد رمی کے
نکل جانا درست ہے لیکن اگر بارہویں کو ٹھیر گیا اور آفتاب ڈوب گیا منا میں تو پھر نہیں نکلتا جب تک تیرہویں
تاریخ رمی نہ کرے **عن** القاسم بن محمد ان الناس كانوا اذا رموا الجمار مشوا ذاهبين وراجعين واول
من ركب معوية بن ابي سفيان **ترجمہ** قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ لوگ جب رمی کرنے جاتے تو پیدل جاتے اور پیدل
آتے سب سے پہلے معاویہ بن ابی سفیان ہی اسکے واسطے سوار ہوئے **ف** کیونکہ وہ موٹے آدمی تھے اون کو ہجوم میں پیادہ
جانا اور آنا دشوار تھا مگر افسوس ہے کہ اس زمانہ میں ایسے مقاموں میں سوار ہونیکو عزت اور افتخار کا باعث سمجھتے ہیں
اور یہ نہیں جانتے کہ جو امر خلاف سنت ہے اس میں آخرت کی ذلت ہے گو دنیا میں عزت ہو **عن** مالك انه سال
عبد الرحمن بن القاسم من اين كان القاسم يرمي جمرة العقبة فقال من حيث تيسر **ترجمہ** امام مالک نے پوچھا
عبد الرحمن بن القاسم سے کہ قاسم بن محمد کہاں سے رمی کرتے تھے جمرہ عقبہ کی بولے جہاں سے ممکن ہوتا **ف** یعنے
اوپر یا نیچے سے مگر نیچے سے رمی کرنا افضل اور مسنون ہے سوال ہوا مالک سے کہ لڑکے اور مریض کی طرف سے رمی
کرنا درست ہے جواب دیا ہاں درست ہے مگر مریض اپنے ڈیرے میں اسوقت تکبیر کہے وقت تاک کر اور ایک قربانی کرے
پھر اگر وہ مریض ایام تشریق کے اندر اچھا ہو جاوے تو اپنے آپ وہ رمی ادا کرے اور ہدی دیوے کہا مالک نے جو شخص
بے وضو کنکریاں مارے یا صفا مروہ کے بیچ میں دوڑے تو اسپر اعادہ لازم نہیں مگر جان بوجھکر ایسا نہ کرے
عن نافع ان عبد الله بن عمر كان يقول لا ترمى الجمار في الايام الثلثة حتى تزول الشمس **ترجمہ**
نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر کہتے تھے تینوں دنوں میں رمی بعد زوال کے کیجاوے **ف** یعنی ۱۱
۱۲۔۱۳ کو اور دسویں تاریخ زوال سے اول کرے یا بعد جب ممکن ہو لیکن زوال سے پہلے مسنون ہے۔ ابو حنیفہ

کے نزدیک ہے اور کی رمی قبل زوال کے بھی درست ہے **اَلرُّخْصَةُ فِي رَمْيِ الْجِمَارِ** رمی جمار میں رخصت کا بیان۔

عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْخَصَ لِرِعَاءِ الْاِبِلِ فِي الْبَيْتُوْتَةِ يَرْمُوْنَ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ يَرْمُوْنَ الْغَدَ اَوْ مِنْ بَعْدِ الْغَدِ لِيَوْمَيْنِ ثُمَّ يَرْمُوْنَ يَوْمَ النَّفْرِ **ترجمہ** عاصم بن عدی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی اونٹ والوں کو رات اور کہیں بسر کرنے کی سوا منا کے **ف** کیونکہ ان لوگوں کو اپنے اونٹ چرانے کی اور اونٹوں کی محافظت کی ضرورت پڑتی ہے اگر وہ منا میں رات کو رہیں تو انکے اونٹ چوری ہو جاویں اگر اونٹوں کو اپنے ساتھ رکھیں تو آدمیوں کی ہجوم کی وجہ سے آدمیوں کو اور اونٹوں کو تکلیف ہو اسواسطے آپ نے اجازت دی کہ وہ رات کو اور مقام میں بھی رہ سکتے ہیں اور کسیکو درست نہیں کہ منا کی راتوں میں سوا منا کے اور کہیں رہے **ف** وہ لوگ رمی کریں یوم النحر کو پھر دوسرے دن یا تیسرے دن دونوں پھر اگر رہیں تو چوتھے دن بھی رمی کریں

عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ اَنَّهُ سَمِعَهُ يَذْكُرُ اَنَّهُ اُرْخِصَ لِلرِّعَاءِ اَنْ يَرْمُوْا بِاللَّيْلِ يَقُوْلُ فِي الزَّمَانِ الْاَوَّلِ **ترجمہ** عطا بن ابی رباح سے روایت ہے کہ زمانہ اول میں یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں اونٹ چرانیوالے کو اجازت تھی رات کو رمی کرنے کی **ف** اس خیال سے کہ شاید کاموں کی وجہ سے انکو دن کو فرصت نہو اور جمہور علماء کا مذہب یہی ہے کہ رمی رات کو جائز ہے کہا مالک نے عاصم بن عدی کی حدیث جسمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی ہے اونٹ چرانیوالوں کو رمی جمار میں اوسکی تفسیر یہ ہے کہ وہ رمی کریں یوم النحر کو پھر جب گیارہویں تاریخ گذر جاوے تو بارہویں تاریخ گیارہویں کی رمی کر کے بارہویں کی رمی بھی کریں پھر اگر بارہویں کو اونکا جانا ہو جاوے تو بہتر ہے ورنہ تیرہویں تاریخ کو اگر ٹھیریں تو لوگوں کے ساتھ رمی کر کے جاویں

عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَةَ اَخٍ لِصَفِيَّةَ بِنْتِ اَبِي عُبَيْدٍ نُفِسَتْ بِالْمُزْدَلِفَةِ فَتَخَلَّفَتْ هِيَ وَصَفِيَّةُ حَتّٰى اَتَتَا مِنًى بَعْدَ اَنْ غَرَبَتِ الشَّمْسُ مِنْ يَوْمِ النَّحْرِ فَاَمَرَهُمَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اَنْ تَرْمِيَا الْجَمْرَةَ حِيْنَ اَتَتَا مِنًى وَلَمْ يَرَ عَلَيْهِمَا شَيْئًا **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ صفیہ بنت ابی عبید کے بھتیجی کو نفاس ہوا مزدلفہ میں تو وہ اور صفیہ ٹھیر گئیں یہانتک کہ منا میں جب پہنچیں کہ آفتاب ڈوب گیا یوم النحر کو تو حکم کیا ان دونوں کو عبداللہ بن عمر نے کنکریاں مارنیکا جب آئیں وہ منا میں اور کوئی جزا انپر لازم نکی سوال ہوا مالک سے کہ اگر کوئی شخص بھولجاوے رمی کرنا کسی جمرہ کی کسی تاریخ میں منا کے دنوں میں یہانتک کہ شام ہو جاوے تو جواب دیا کہ جب یاد آوے رات یا دن کو رمی کرے جیسے نماز جو کوئی بھولجاوے پھر یاد کرے رات یا دن کو تو پڑھ لے البتہ اگر مکہ میں چلا آیا اسوقت یاد آیا یا جب منا سے نکل گیا اسوقت خیال آیا تو ہدی واجب ہوگی **اَلْاِفَاضَةُ** **طَوَافُ الْاِفَاضَةِ** طواف الزیارۃ کا بیان

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَطَبَ النَّاسَ بِعَرَفَةَ وَعَلَّمَهُمْ اَمْرَ الْحَجِّ وَقَالَ لَهُمْ فِيْمَا قَالَ اِذَا جِئْتُمْ مِنًى فَمَنْ رَمَى الْجَمْرَةَ فَقَدْ حَلَّ لَهُ مَا حَرُمَ عَلَى الْحَاجِّ اِلَّا النِّسَاءَ وَالطِّيْبَ لَا يَمَسَّ اَحَدٌ نِسَاءً وَلَا طِيْبًا حَتّٰى يَطُوْفَ

بِالْبَيْتِ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب نے خطبہ پڑہا عرفات مین اور سکہائی انکو ارکان حج کے اور کہا ان سے جب تم آؤ منا مین اور کنکریان مار چلو تو سب چیزین درست ہوگئین تمہارے واسطے جو حرام تہین احرام مین مگر عورتون سے صحبت کرنا اور خوشبو لگانا کوئی شخص تم مین سے صحبت نکرے اور نخوشبو لگاوے جب تک طواف نہ کرے خانہ کعبہ کا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ مَنْ رَمَى الْجَمْرَةَ وَحَلَقَ وَقَصَّرَ وَنَحَرَ هَدْيًا اِنْ كَانَ مَعَهُ فَقَدْ حَلَّ لَهُ مَا حَرُمَ عَلَيْهِ اِلَّا النِّسَاءَ وَالطِّيبَ حَتّٰى يَطُوفَ بِالْبَيْتِ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب نے فرمایا جو شخص کنکریان مارے اور سر منڈاوے یا بال کترا وے اور اسکے ساتہہ اگر ہدی ہو تو نحر کرے بس حلال ہوجاوینگے اسپر وہ چیزین جو حرام تہین مگر صحبت کرنا عورتون سے اور خوشبو لگانا درست نہ ہوگا طواف الزیارت تک **دُخُولُ الْحَائِضِ مَكَّةَ** حائضہ کو مکہ مین جانیکا بیان **عَنْ** عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ اَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَاَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُهْلِلْ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا قَالَتْ فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَاَنَا حَائِضٌ فَلَمْ اَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْقُضِي رَاْسَكِ وَامْتَشِطِي وَاَهِلِّي بِالْحَجِّ وَدَعِي الْعُمْرَةَ قَالَتْ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا قَضَيْنَا الْحَجَّ اَرْسَلَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ اِلَى التَّنْعِيمِ فَاعْتَمَرْتُ فَقَالَ هٰذِهِ مَكَانُ عُمْرَتِكِ فَطَافَ الَّذِينَ اَهَلُّوا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوا ثُمَّ طَافُوا طَوَافًا آخَرَ بَعْدَ اَنْ رَجَعُوا مِنْ مِنًى لِحَجِّهِمْ وَاَمَّا الَّذِينَ كَانُوا اَهَلُّوا بِالْحَجِّ اَوْ جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَاِنَّمَا طَافُوا طَوَافًا وَاحِدًا ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہے کہ ہم نکلے ساتہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجۃ الوداع کے سال مین تو احرام باندہا ہمنے عمرہ کا پہر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کے ساتہہ ہدی ہو تو وہ احرام حج اور عمرہ کا ساتہہ باندہے پہر احرام نہ کہولے یہانتک کہ دونو سے فارغ ہو حضرت عائشہ نے کہا کہ مین آئی مکہ مین حیض کی حالت مین تو مینے نہ طواف کیا نہ سعی کی صفا مروہ کی اور شکایت کی مینے اسکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا اپنا سر کہول ڈال اور کنگہی کر اور عمرہ چہوڑ دے اور حج کا احرام باندہ **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عمرہ کا احرام باندہکر جب کوئی عذر ہو تو اسکو ترک کرکے حج کا احرام باندہ سکتی ہین اور عذر یہان یہ تہا کہ عمرہ مین ضرور طواف کرنا پڑتا تہا اور وہ حالت حیض مین متعذر تہا بخلاف حج کے اسمین سردست طواف کی ضرورت نہین **ق** مینے ویسا ہی کیا جب ہم حج کر چکے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہکو عبد الرحمان بن ابی بکر کے ساتہہ کرکے تنعیم کو بہیجا **ف** تنعیم ایک مقام ہے مکہ سے چار میل پر مدینہ منورہ کی طرف اب وہین سے عمرہ کا احرام باندہا کرتے ہین **ق** مینے عمرہ ادا کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ عمرہ عوض ہے تیرے اس عمرہ کا تو جن لوگون نے عمرہ کا احرام باندہا تہا وہ طواف اور سعی کرکے حلال ہوگئے پہر حج کے واسطے دوسرا طواف کیا جب لوٹکر آئے منا سے اور جن لوگون نے حج کا احرام

حائضہ کو مکہ میں جانے کا بیان

باندھا تھا یا حج اور عمرہ کا ایک ساتھ باندھا تھا انہوں نے ایک ہی طواف کیا ف کیونکہ قران مین ایک ہی طواف اور
ایک ہی سعی کافی ہے اور یہی قول ہے اکثر صحابہ کا اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک قارن کو دو طواف اور دو سعی لازم ہیں
نسائی نے حضرت علی سے ایسا ہی روایت کیا ہے عن عروۃ بن الزبیر عن عائشۃ بمثل ذلک ترجمہ عروہ بن زبیر نے بھی
عائشہ سے ایسا ہی روایت کیا عن عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انھا قالت قدمت مکۃ وانا حائض ولم اطف
بالبیت ولا بین الصفا والمروۃ فشکوت ذلک الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال افعلی ما یفعل الحاج غیر ان لا
تطوفی بالبیت ولا بین الصفا والمروۃ حتی تطھری ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہے کہ مین آئی مکہ مین
حالت حیض مین اور مینے طواف کیا خانہ کعبہ کا اور نہ سعی کی صفا اور مروہ کی تو مینے شکوہ کیا اسکا رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا جو کام حاجی کرتے ہین وہ تو بھی کر فقط طواف اور سعی نکر جبتک پاک نہوے کہا مالک نے جو عورت
عمرہ کا احرام باندھکر مکے مین آوے اور وہ حیض سے ہو اور حج کے دن آجاوین اور وہ طواف نکر سکے تو اگر حج کے فوت ہونیکا
خوف ہو تو حج کا احرام باندھ لیوے اور ہدی دیوے اور اسکا حکم قارن کا سا ہوگا ایک طواف اسکو کافی ہے اور جو عورت
جب طواف کرے خانہ کعبہ کا اور دوگانہ طواف ادا کرے اسوقت حیض آجاوے تو باقی ارکان جیسے سعی اور وقوف
عرفہ اور وقوف مزدلفہ اور رمی جمار حیض کی حالت مین ادا کرسکتی ہے مگر طواف الزیارۃ نہ کرے جبتک حیض سے
پاک نہو **افاضۃ الحائض** حائضہ کی طواف الزیارۃ کا بیان عن عائشۃ ام المومنین ان صفیۃ
بنت حیی حاضت فذکرت ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال احابستنا ھی فقیل انھا قد افاضت
فقال فلا اذا ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہے کہ صفیہ کو حیض آیا تو بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
آپنے فرمایا وہ ہمارے روکنے والی ہے لوگون نے کہا وہ طواف الافاضہ کرچکی ہین آپنے فرمایا پھر نہین ف یعنی اب
رکنے کی کیا ضرورت ہے طواف الوداع اسصورت مین واجب نہین ہے عن عائشۃ ام المومنین انھا قالت
لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا رسول اللہ ان صفیۃ بنت حیی قد حاضت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لعلھا تحبسنا الم تکن طافت معکن بالبیت قلن بلی قال فاخرجن ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ سے
روایت ہے انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یا رسول اللہ صفیہ کو حیض آگیا آپنے فرمایا شاید وہ ہمکو روکیگی کیا
اوس نے طواف نہین کیا خانہ کعبہ کا عورتون نے کہا ہان کیا ہے آپنے فرمایا چلو عن عمرۃ بنت عبد الرحمن ان
عائشۃ ام المومنین کانت اذا حجت ومعھا نساء تخاف ان یحضن قدمتھن یوم النحر فافضن فان حضن
بعد ذلک لم تنتظرھن تنفر بھن وھن حیض اذا کن قد افضن ترجمہ عمرہ بنت عبد الرحمن سے روایت ہے کہ عائشہ جب
حج کرتین عورتون کے ساتھ اور خوف ہوتا انکو حیض آجانیکا تو یوم النحر کو انکو روانہ کردیتین طواف الافاضہ کو
واسطے جب وہ طواف الافاضہ کرچکتین اب اگر انکو حیض آتا تو انکی پاک ہونیکا انتظار نہ کرتین بلکہ چل کھڑی

عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّهَا قَدْ حَاضَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّهَا حَابِسَتُنَا فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا كَانَتْ قَدْ طَافَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا اِذًا **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا صفیہ کا تو لوگوں نے کہا آپ سے انکو حیض آگیا آپ نے فرمایا شاید وہ ہمکو روکنے والی ہیں تب لوگوں نے کہا یا رسول اللہ وہ طواف کر چکی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر کچھ نہیں **قَالَ** هِشَامٌ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَنَحْنُ نَذْكُرُ ذٰلِكَ فَلِمَ يُقَدِّمُ النَّاسُ نِسَاءَهُمْ اِنْ كَانَ ذٰلِكَ لَا يَنْفَعُهُنَّ وَلَوْ كَانَ الَّذِيْ يَقُوْلُوْنَ لَاَصْبَحَ بِمِنًى اَكْثَرُ مِنْ سِتَّةِ اٰلَافِ امْرَاَةٍ حَائِضٍ كُلُّهُنَّ قَدْ اَفَاضَتْ **ترجمہ** کہا ہشام نے کہا عروہ نے کہا عائشہ نے جب ہم اسکا ذکر کرتے تھے اگر پہلے سے عورتوں کو طواف کے لیے روانہ کر دینا مفید نہیں تو لوگ کیوں بھیج دیتے ہیں اور اگر یہ لوگ جیسے سمجھتے ہیں کہ طواف الوداع کے لیے ٹھیرنا لازم ہے صحیح ہوتا تو منا میں چھ ہزار عورتوں سے زیادہ حیض کی حالت میں پڑی ہوتیں طواف الوداع کی انتظار میں **عَنْ** اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اُمَّ سُلَيْمٍ بِنْتَ مِلْحَانَ اسْتَفْتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَاضَتْ اَوْ وَلَدَتْ بَعْدَ مَا اَفَاضَتْ يَوْمَ النَّحْرِ فَاَذِنَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَتْ **ترجمہ** ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ ام سلیم نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور انکو حیض آگیا تھا یا زچگی ہوئی تھی بعد طواف الافاضہ کے یوم النحر کو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو جانیکی اجازت دی اور وہ چلی گئی کہا مالک نے جس عورت کو حیض آجاوے منا میں تو وہ ٹھیری رہے یہانتک کہ طواف الافاضہ کرے اور اگر طواف الافاضہ کے بعد اسکو حیض آیا تو اپنے شہر کو چلی جاوے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی رخصت ہوئی ہے حائضہ کے لیے اور اگر حیض آیا طواف الافاضہ سے پہلے پھر خون بند نہ ہوا تو اکثر مدت لگا لیگی **ف** امام مالک کے نزدیک اکثر مدت حیض کی پندرہ روز ہیں

فِدْيَةُ مَا اُصِيْبَ مِنَ الطَّيْرِ وَالْوَحْشِ

جو شکار مارے پرند یا چرند کا اسکی جزا کا بیان **عَنْ** اَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَضٰى فِي الضَّبُعِ بِكَبْشٍ وَفِي الْغَزَالِ بِعَنْزٍ وَفِي الْاَرْنَبِ بِعَنَاقٍ وَفِي الْيَرْبُوْعِ بِجَفْرَةٍ **ترجمہ** ابوالزبیر مکی سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب نے حکم کیا بجو میں ایک مینڈھے کا اور ہرن میں ایک بکری کا اور خرگوش میں بکری کے بچہ کا جو سال بھر کا ہو اور جنگلی چوہے میں بکری کے چار مہینے کے بچہ کا **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ اِنِّيْ اَجْرَيْتُ اَنَا وَصَاحِبٌ لِيْ فَرَسَيْنِ اِلٰى ثُغْرَةِ ثَنِيَّةٍ فَاَصَبْنَا ظَبْيًا وَنَحْنُ مُحْرِمَانِ فَمَاذَا تَرٰى فَقَالَ عُمَرُ لِرَجُلٍ اِلٰى جَنْبِهٖ تَعَالَ حَتّٰى اَحْكُمَ اَنَا وَاَنْتَ قَالَ فَحَكَمَا عَلَيْهِ بِعَنْزٍ فَوَلَّى الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُوْلُ هٰذَا اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ لَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يَحْكُمَ فِيْ ظَبْيٍ حَتّٰى دَعَا رَجُلًا يَحْكُمُ مَعَهٗ فَسَمِعَ عُمَرُ قَوْلَ الرَّجُلِ فَدَعَاهُ فَسَاَلَهٗ هَلْ تَقْرَاُ سُوْرَةَ الْمَائِدَةِ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَعْرِفُ هٰذَا الرَّجُلَ الَّذِيْ حَكَمَ مَعِيْ فَقَالَ لَا فَقَالَ عُمَرُ لَوْ اَخْبَرْتَنِيْ اَنَّكَ تَقْرَاُ سُوْرَةَ الْمَائِدَةِ لَاَوْجَعْتُكَ ضَرْبًا ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ فِيْ كِتَابِهٖ يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْيًا بَالِغَ الْكَعْبَةِ وَهٰذَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ **ترجمہ** محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ ایک شخص آیا حضرت عمر بن الخطاب

(جو شکار مارا جاوے پرند یا چرند اسکی جزا کا بیان)

پاس اور کہا کہ مین نے اپنے ساتھی کے ساتھ گھوڑی ڈالی ایک تنگ گھاٹی مین تو مارا ہمنے ہرن کو اور ہم دونو احرام باندھے تھے
حضرت عمر نے ایک شخصکو جو انکے پہلو مین بیٹھے تھے بلایا اور کہا آؤ ہم تم ملکر حکم کردین تو دونو نے ملکر ایک بکری کا حکم کیا
وہ شخص پیٹھ موڑ کر چلا اور کہنے لگا یہ امیر المؤمنین ہین ایک ہرن کا فیصلہ اکیلے نہ کر سکے جبتک ایک اور شخصکو اپنے ساتھ
نہ بلایا حضرت عمر نے یہ بات اسکی سن لی تو اسکو پکارا اور کہا کہ تو نے سورۂ مائدہ پڑھی ہے وہ بولا نہین حضرت عمر بولے تو اس شخص
کو پہچانتا ہے جس نے میرے ساتھ ملکر فیصلہ کیا اوس نے کہا نہین حضرت عمر نے کہا اگر تو یہ کہتا کہ مین نے سورۂ مائدہ پڑھی ہے
تو اسوقت مین تجھے مارتا پھر کہا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے اپنی کتاب مین تجویز کردین جزا کو دو مرد عادل تم مین سے وہ ہدی
ہو جو پہونچے مکہ مین اور یہ شخص عبد الرحمن بن عوف ہین **ف** اس شخص نے جہالت سے یہ سمجھا کہ حضرت عمر تنہا اس بات
مین حکم نہ کر سکے دوسرے یہ کہ جس شخصکو شریک کیا وہ اس قابل نہ تہا کہ شریک کیا جاوے رائے مین تو حضرت عمر نے دونو باتین
اسکو بتادین کہ اللہ کا حکم ایسا ہی کہ دو مرد عادل ملکر جزا تجویز کرین اسلیے مینے ایک اور شخص شریک کیا اور جسکو شریک کیا
وہ بڑے پایہ اور عالی مرتبہ کا شخص ہے یعنے عبد الرحمان بن عوف عشرہ مبشرہ مین سے ہین رضی اللہ عنہم اجمعین **عَنْ**
هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ اَنَّ اَبَاهُ كَانَ يَقُوْلُ فِي الْبَقَرَةِ مِنَ الْوَحْشِ بَقَرَةٌ وَّفِي الشَّاةِ مِنَ الظِّبَاءِ شَاةٌ **ترجمہ** ہشام بن عروہ سے روایت
ہے کہ انکے باپ عروہ کہتے تہے کہ نیل گائی مین ایک گائی لازم اور ہرن مین ایک بکری لازم ہے **عَنْ** سَعِيْدِ بْنِ
الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ فِي حَمَامِ مَكَّةَ اِذَا قُتِلَ شَاةٌ **ترجمہ** سعید بن المسیب سے روایت ہے وہ کہتے تہے مکہ کے کبوتر مین
جب قتل کیا جاوے تو ایک بکری لازم ہے کہا مالک نے ایک شخص مکہ کا رہنے والا احرام باندھے حج یا عمرہ کا اور اسکے
گہر مین ایک گھونسلہ ہو کبوتر کے بچون کا وہ گھونسلے کا منہ بند کردیوے اور بچے مرجاوین تو ہر بچہ کے بدلے ایک بکری دینا
ہوگی کہا مالک نے مین ہمیشہ سنتا آیا ہون کہ شتر مرغ کو جب محرم مارڈالے تو ایک اونٹ واجب ہوگا کہا مالک نے شتر
مرغ کے انڈے مین اونٹ کا دسوان حصہ لازم ہے جیسے آزاد عورت کے پیٹ کے بچے کو کوئی مارڈالے تو ایک لونڈی یا غلام
دینا ہوگا جسکی قیمت پچاس دینار ہو اور پچاس دینار کل دیت کا دسوان حصہ ہے کہا مالک نے نسر اور عقاب اور باز اور رخم
سب صید ہین اگر انکو مار یگا تو جزا دینی ہوگی کہا مالک نے جس جانور کا جو بدلہ ہے وہی رہیگا اگرچہ وہ جانور چھوٹا یا بڑا
ہو جیسے دیت صغیر اور کبیر کی برابر ہے **ف** یعنے چھوٹے ہرن کا بدلہ بھی ایک بکری ہے اور بڑے ہرن کا
عوض بھی ایک بکری ہے جیسے کوئی بڑے آدمی کو مارے تو بھی وہی دیت ہے اور لڑکے کو مارے تب بھی وہی دیت ہے

فِدْيَةُ مَنْ اَصَابَ شَيْئًا مِّنَ الْجَرَادِ وَهُوَ مُحْرِمٌ

احرام کیحالت مین اگر ٹڈی مارے تو اسکی
جزا کا بیان **عَنْ** زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنِّيْ اَصَبْتُ
جَرَادَاتٍ بِسَوْطِيْ وَاَنَا مُحْرِمٌ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ اَطْعِمْ قَبْضَةً مِّنْ طَعَامٍ **ترجمہ** زید بن اسلم سے روایت ہے کہ ایک
شخص آیا حضرت عمر پاس اور کہا کہ مینے چند ٹڈیون کو کوڑے سے مارڈالا اور مین احرام باندھے تہا آپ نے فرمایا کہ

ایک مٹھی بہر کہانا کسی کو کہلاوے **عن** یحیی بن سعید ان رجلا جاء الی عمر بن الخطاب فسأله عن جرادة قتلها
وهو محرم فقال عمر لکعب تعال حتی نحکم فقال کعب درهم فقال عمر انک لتجد الدراهم لتمرة خیر من جرادة
ترجمہ یحیی بن سعید سے روایت ہے کہ ایک شخص آیا حضرت عمر بن الخطاب پاس اور پوچھا آپ سے کہ مینے ایک ٹڈی مار ڈالی
حالت احرام مین حضرت عمر نے کعب سے کہا آؤ ہم تم ملکر فیصلہ کرین کعب نے کہا ایک درم لازم ہے حضرت عمر نے کہا
تیرے پاس بہت درام ہین میرے نزدیک ایک کہجور بہتر ہے ایک ٹڈی سے **ف** تو ہر ٹڈی کے بدلے مین ایک کہجور
صدقہ دینا کافی ہے یا ایک مٹھی اناج کی **فدیة من حلق قبل ان ینحر** جو شخص قبل نحر کے حلق کرے
اوسکے فدیہ کا بیان **عن** کعب بن عجرة انه کان مع رسول الله صلی الله علیه وسلم محرما فآذاه القمل فأمره
رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یحلق رأسه وقال صم ثلاثة ایام او اطعم ستة مساکین مدین مدین
لکل انسان او انسک شاة ای ذلک فعلت اجزأ عنک **ترجمہ** کعب بن عجرہ سے روایت ہے کہ وہ ساتہہ تہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام باندہے ہوے اونکے سر مین جوئین پڑ گئین تو حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو سر
منڈانیکا اور کہا تین روزے رکہہ یا چہہ مسکینون کو دو دو مد کہانا دے یا ایک بکری ذبح کر ان مین جو کرے گا کافی ہے
عن کعب بن عجرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لعلک اذاک هوامک فقلت نعم یا رسول الله
فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم احلق رأسک وصم ثلاثة ایام او اطعم ستة مساکین او انسک بشاة
ترجمہ کعب بن عجرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شاید تجہکو تکلیف دیتی ہین جوئین انہون نے کہا ہان یا رسول اللہ
آپنے فرمایا منڈا ڈال سر اپنا اور تین روزے رکہہ یا چہہ مسکینون کو کہانا کہلا یا ایک بکری ذبح کر **عن** کعب بن
عجرة انه قال جاءنی رسول الله صلی الله علیه وسلم وانا انفخ تحت قدر لاصحابی وقد امتلأ رأسی ولحیتی
قملا فاخذ بجبهتی ثم قال احلق هذا الشعر وصم ثلاثة ایام او اطعم ستة مساکین وقد کان رسول الله
صلی الله علیه وسلم علم انه لیس عندی ما انسک به **ترجمہ** کعب بن عجرہ سے روایت ہے کہ آئے میرے پاس رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مین ہانڈی پہونک رہا تہا اپنے ساتہیون کی اور میرا سر اور داڑہی کے بال جوئون سے بہر گئے
تہے اور آپنے میری پیشانی تہام کر فرمایا ان بالون کو منڈا ڈال اور تین روزے رکہہ یا چہہ مسکینون کو کہانا کہلا اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جانتے تہے کہ میرے پاس قربانی کے واسطے کچہہ نہین ہے **ف** اسواسطے آپنے قربانی
کا حکم نہ کیا اور یہ روایت دوسری روایتون کے مخالف نہین ہے کیونکہ پہلے آپنے قربانی کا بہی ذکر کیا جب معلوم
ہوا کہ اسکو استطاعت نہین تو صرف دو چیزونکو بیان کیا کہا مالک نے کوئی شخص اذی کی جزا نہ دے جبتک
قصور نکرے کیونکہ قصور کرنے سے کفارہ واجب ہوتا ہے اور اسکو اختیار ہے کہ جزا قربانی سے دیوے یا روزے
سے یا صدقہ سے مکہ مین خواہ اور کسی شہر مین **ف** لوگ کہتے ہین کسی عارضی یا بیماری کیوجہ سے سر مین جو میز

پڑ جانا یا اور کوئی مرض ہو جسسے ان کاموں کے کرنے کی حاجت ہو جو احرام میں ممنوع ہیں اسسے معلوم ہوا کہ جب ہدی کے
مکہ میں پہونچنا ضروری ہے (زرقانی) کہا مالک نے محرم کو درست نہیں کہ اپنے بال نوچے یا منڈاوے یا کم کراوے جب تک
احرام نکھولے مگر اس صورت میں کہ اوسکی سر میں کوئی ایذا ہو تو فدیہ لازم ہوگا جیسا اللہ جل جلالہ نے حکم کیا اور محرم کو درست
نہیں کہ اپنے ناخون کترے یا جوئیں مارے یا سر سے جوں نکالکر زمین پر ڈالے یا اپنے بدن یا کپڑے سے جوں نکالے اگر ایسا
کرے تو ایک مٹھی اناج کی للہ دیوے کہا مالک نے جس شخص نے اپنی ناک کے بال اکھاڑے یا بغل کے بال نوچے یا نورہ لگایا
یا سر میں زخم ہوا اور ضرورت کی وجہ سے سر منڈایا یا گدی کے بال منڈائے پچھنے لگانے کیواسطے احرام میں اگرچہ بھولے
سے یا نادانی سے یہ کام کرے تو ان سب صورتوں میں اوسپر فدیہ ہے اور محرم کو درست نہیں کہ پچھنے لگانے کی
جگہہ مونڈے کہا مالک نے جو شخص نادانی سے قبل کنکریاں مارنیکے سر منڈائے تو فدیہ دیوے **ما يفعل من نسي
من نسكه شيئا** جو شخص کوئی رکن بھولجاوے اسکا بیان **عن** سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ اَنَّ عَبْدَ اللهِ
بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ نَسِيَ مِنْ نُسُكِهِ شَيْئًا اَوْ تَرَكَهُ فَلْيُهْرِقْ دَمًا قَالَ اَيُّوبُ لَا اَدْرِي اَقَالَ تَرَكَ اَوْ نَسِيَ **ترجمہ**
سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ ابن عباس نے کہا جو شخص اپنے کاموں میں سے کوئی کام بھولجاوے یا چھوڑ دے تو ایک
دم دیوے (قربانی) ایوب نے کہا مجھے یاد نہیں سعید نے بھولجاوے کہا یا چھوڑ دیوے کہا کہا مالک نے اس دم میں سے جو ہدی
ہو وہ تو خواہ مخواہ مکہ میں جاویگی اور جو کوئی اور عبادت ہو تو اختیار ہے جہاں چاہے کرے **جامع الفدية**
فدیے کے مختلف مسائل کا بیان کہا مالک نے جو شخص چاہے ایسے کپڑے پہننا جو احرام میں درست نہیں ہیں یا بال
کم کرنا چاہے یا خوشبو لگانا چاہے بغیر ضرورت کے فدیہ کو آسان سمجھکر تو یہ جائز نہیں ہے بلکہ یہ رخصت ضرورت کے وقت
ہے جو کوئی ایسا کرے فدیہ دیوے **سوال** ہوا مالک سے کہ اللہ تعالی نے جو فرمایا فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ
نُسُكٍ تو اس شخصکو اختیار ہے اسمیں اور نسک کیا چیز ہے اور طعام کتنا واجب ہے اور کس مد سے چاہیے اور روزے
کتنے چاہییں اور اس میں تاخیر کرنا درست ہے یا فی الفور کرنا چاہیے مالک نے جواب دیا جتنے کفارے ہیں قرآن میں اللہ جل
جلالہ نے اسطرح بیان کیا ہے کہ یا یہ ہو یا یہ ہو اس میں اختیار ہے جو نسا چاہے کرے اور نسک سے ایک بکری
مراد ہے اور روزے سے تین روزے مقصود ہیں اور طعام سے چھ مسکینوں کو کھلانا منظور ہے ہر مسکین کو دو مد دینا
چاہیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مد سے کہا مالک نے اور سنا میں نے بعض اہل علم سے کہتے تھے کہ اگر محرم نے کسی چیز
کو کچھ مارا اور وہ کسی جانور چرند یا پرند کو جو شکاری ہے جا لگا اور وہ مر گیا مگر محرم کا ارادہ اسکے مارنیکا نہ تھا
تو اسپر فدیہ لازم ہوگا اسیطرح غیر محرم نے اگر حرم میں کوئی چیز پھینکی اور وہ شکار کے جانور کو جا لگی اور مر گیا تو اسپر
فدیہ لازم ہوگا کیونکہ قصد اور خطا دونوں اس باب میں یکسان ہیں کہا مالک نے اگر چند لوگ ملکر ایک شکار ماریں اور
سب احرام باندھے ہوں تو ہر ایک شخص پر انمیں سے جزا لازم ہوگی اور ہر ایک کو پوری جزا دینی ہوگی اگر اونپر

ہدی کا حکم ہوگا تو ہر ایک کو ہدی دینا ہوگی اگر روزون کا حکم ہوگا تو ہر ایک کو روزے رکھنا ہوگا اسکی مثال یہ ہے کہ چند آدمی ملکر ایک شخص کو خطا سے مار ڈالین تو کفارہ قتل کا یعنے ایک غلام آزاد کرنا ہر ایک پر واجب ہوگا یا دو مہینے پے در پے روزے ہر ایک کو رکھنا ہونگے کہا مالک نے جس شخص نے شکار مارا بعد کنکریان مارنیکے اور سر منڈانے کے قبل طواف الافاضہ کے تو اوسپر جزا اس شکار کی لازم ہوگی کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہے وَاِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوا یعنے جب تم احرام کہول ڈالو تو شکار کرو اور جس شخص نے طواف الافاضہ نہین کیا اوسکا پورا احرام نہین کہلا کیونکہ اسکو صحبت عورتون سے اور خوشبو لگانا درست نہین کہا مالک نے اگر محرم حرم کا درخت اکہاڑے تو اوسپر کچہ جزا لازم نہو گی مگر یہ فعل بہت برا ہے **ف** کیونکہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ایمان لاوے اللہ پر اور قیامت پر اسکو درست نہین کہ حرم مین خون کرے یا وہان کا درخت کاٹے امام ابوحنیفہ اور شافعی کے نزدیک جزا لازم ہوگی کہا مالک نے جو شخص حج مین تین روزے رکھنا بہولجاوے یا بیماری کے وجہ سے نرکہہ سکے یہانتک کہ اپنے شہر چلا آوے تو اوسکو اگر ہدی کی قدرت ہو تو ہدی دیوے ورنہ تین روزے اپنے گہر مین رکہکر پہر سات روزے رکہے **ف** جب کوئی تمتع کرے اور ہدی نہ پاوے تو اوسپر تین روزے ہین حج مین اور سات روزے بعد حج کے جیسے کہ اوپر بیان ہوا اور نہین روزون کا یہان ذکر ہے کہ اگر کسیپر یہ روزے لازم تہے اور وہ بہولگیا یا بیماری کیوجہ سے نرکہہ سکا تو اسکا یہ حکم ہے

جامع الحج حج کی مختلف حدیثون کا بیان

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّهُ قَالَ وَقَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ لِلنَّاسِ بِمِنًى وَالنَّاسُ يَسْئَلُونَهُ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي لَمْ اَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَنْحَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْبَحْ وَلَا حَرَجَ ثُمَّ جَاءَهُ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَمْ اَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِرْمِ وَلَا حَرَجَ قَالَ فَمَا سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا اُخِّرَ اِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ٹہیرے منا مین حجۃ الوداع مین اور لوگ مسئلے پوچہتے تہے آپسے سو ایک شخص آیا اوسنے کہا یا رسول اللہ مینے نادانی سے سر منڈالیا قبل نحر کے آپنے فرمایا اب ذبح کرلے کچہ حرج نہین ہے پہر دوسرا شخص آیا وہ بولا یا رسول اللہ مین نادانی سے نحر کر آیا قبل رمی کے آپنے فرمایا رمی کرلے کچہ حرج نہین ہے عبداللہ بن عمرو نے کہا پہر جب سوال ہوا آپسے کسی چیز کو مقدم یا موخر کرنیکا آپنے فرمایا کرلے اور کچہ حرج نہین ہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر مسئلہ نجان کر کسی رکن کی تقدیم یا تاخیر کرے تو نہ گناہ ہے نہ فدیہ ہے اور بعضون نے کہا کہ حرج نہونیسے مراد یہ ہے کہ گناہ نہین ہے لیکن دم لازم آویگا اور صحیح پہلا قول ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ اَوْ حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ يُكَبِّرُ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ مِنَ الْاَرْضِ ثَلٰثَ تَكْبِيرَاتٍ ثُمَّ يَقُولُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ

وهو على كل شيء قدير ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب لوٹتے جہاد یا حج یا عمرہ سے تو تکبیر
کہتے ہر چڑھاؤ پر تین بار پھر فرماتے لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير آئبون تائبون عابدون
ساجدون لربنا حامدون صدق الله وعده ونصر عبده وهزم الاحزاب وحده ترجمہ ہم لوٹنے والے ہیں توبہ کرنے
والے ہیں اللہ کی طرف پوجنے والے ہیں سجدہ کرنیوالے ہیں اللہ کو اپنے پروردگار کی تعریف کرنیوالے ہیں سچا کیا اللہ نے
وعدہ اپنا **ف** وہ وعدہ یہ تہا کہ مسلمانوں کو کفار کے مقابلہ میں فتح حاصل ہوگی اور یہ وعدہ تہا کہ مسلمان مسجد الحرام
میں بے کھٹکے اور بیخوف داخل ہونگے **ت** اور مدد کی اپنے بندے کی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی، اور بہگا دیا فوجوں کو آپنے
اکیلے **عن** كريب مولى عبد الله بن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مر بامراة وهي في محفتها فقيل
لها هذا رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخذت بضبعي صبي كان معها فقالت الهذا حج يا رسول الله قال
نعم ولك اجر ترجمہ کریب سے جو مولے ہیں عبد اللہ بن عباس کے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر ہوا
ایک عورت پر اور وہ اپنے محافہ میں تہی (محافہ ہودج کی مانند ہوتا ہے مگر اس پر قبہ نہیں ہوتا) تو کہا گیا اس سے کہ یہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اوسنے اپنے لڑکے کے بازو پکڑ کر کہا یا رسول اللہ اس لڑکے کا بہی حج ہے فرمایا ہاں اور تجھ
کو اجر ہے **عن** طلحة بن عبيد الله بن كريز ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما رأى الشيطان
يوما هو فيه اصغر ولا ادحر ولا احقر ولا اغيظ منه في يوم عرفة وما ذلك الا لما رأى من تنزل الرحمة
وتجاوز الله عن الذنوب العظام الا ما رأى يوم بدر قيل وما رأى يوم بدر قال اما انه قد رأى جبريل
يزع الملائكة ترجمہ طلحہ بن عبید اللہ بن کریز سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں دیکہا جاتا
شیطان کسی دن ذلیل اور منحوس اور خوار اور غضبناک زیادہ عرفے کے روز سے اسوجہ سے کہ دیکہتا ہے اوسدن خدا کی
رحمت اوترتی ہوئی اور بڑے بڑے گناہ معاف ہوتے ہوئے مگر بدر کے روز بہی شیطان کا یہی حال تہا لوگوں نے
کہا اوسدن کیا تہا یا رسول اللہ فرمایا آپنے کہ دیکہا اس نے جبریل کو فرشتوں کی صف باندہتے ہوئے **ف** جنگ
بدر کے روز شیطان بہی کافروں کے ساتہ لڑنے کو آیا تہا جب اوس نے دیکہا کہ مسلمانوں کی مدد کے لیے فرشتے بہی
آئے ہیں تو منہہ موڑ کر بہاگا ابن حبان اور حاکم نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اللہ جل جلالہ فخر کرتا ہے عرفات والوں سے ملائکہ پر اور کہتا ہے دیکہو میرے بندوں کو آئے میرے پاس پریشان حال
گرد پڑے ہوئے **عن** طلحة بن عبيد الله بن كريز ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال افضل الدعاء
دعاء يوم عرفة وافضل ما قلت انا والنبيون من قبلي لا اله الا الله وحده لا شريك له ترجمہ طلحہ بن
عبید اللہ بن کریز سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر دعاؤں میں عرفے کی دعا ہے اور بہتر اوس میں
جو کہا میں نے اور میرے پہلے پیغمبروں نے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ہے **ف** ابو ہریرہ کی حدیث میں سعد

زیادہ ہو لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت بیدہ الخیر وھو علی کل شیء قدیر اور حضرت علی کی حدیث مین یحیی ویمیت نہین ہی ابن
عبد البر نے کہا جمعہ سے مراد یہ ہی کہ اس دعا کے پڑہنے مین زیادہ ثواب ہے رزین بن معاویہ نے اس حدیث مین اتنا اور
بڑہایا ہے کہ افضل سب دنون مین عرفے کا دن ہی جب جمعہ کو آن پڑے اور وہ حج ستر حجون سے بہتر ہے جو جمعہ
کے دن نہ پڑین حافظ نے کہا کہ اس حدیث کا حال معلوم نہین نہ اسکے صحابی کا حال معلوم ہے نہ راوی کا پتا ہے بلکہ ظاہرا
کہ حدیث مین یہ عبارت بڑہا دی ہی اور موطا کے کسی نسخے مین یہ عبارت نہین ملتی ابن قیم نے ہدی مین لکہا ہی کہ یہہ
جو عوام مین مشہور ہے کہ جمعہ کے دن جب عرفہ آن پڑے تو وہ حج بہتر حج سے بہتر ہے محض لغو ہے اسکی کچہ اصل رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ اور تابعین سے نہین ہے۔ مین کہتا ہون کہ عوام جب عرفہ جمعہ کو آن پڑے تو اس کو
حج اکبر کہتے ہین یہ ایک غلط فہمی ہے حج اکبر اصطلاح شرع مین حج کو کہتے ہین اور عمرہ کو حج اصغر مگر ملا علی قاری
نے اپنے مناسک مین بعض روایات ضعیفہ سے کچہ فضائل اوس حج کے جس مین عرفہ جمعہ کے دن واقع ہو بہ نسبت اور
حجون کے زیادہ بیان کیے ہین **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ
الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتُلُوهُ قَالَ مَالِكٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ مُحْرِمًا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے مکے مین
جس سال مکہ فتح ہوا آپ کے سر پر خود تہا جب آپ نے خود اتارا تو ایک شخص آیا اور بولا کہ یا رسول اللہ ابن خطل (ایک
کافر تہا جسکا نام عبد العزی تہا آپ نے اسکا خون مباح کر دیا تہا) کعبے کے پردے پکڑے ہوئے لٹک رہا ہے آپ نے
فرمایا اوسکو مار ڈالو **ف** آپنے ابن خطل کے مار ڈالنے کا حکم اسواسطے کیا کہ ابن خطل پہلے مسلمان ہوا تہا رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو مصدق زکوۃ وصول کرنیوالا بنا کر بہیجا اور ایک غلام مسلمان خدمت کے لیے اس کے
ساتہ کر دیا ابن خطل ایک منزل مین اوترا اور غلام سے کہا کہ کہانا پکانیکو کہا اور خود سو رہا جب اوٹہا تو دیکہا غلام
نے کہانا نہین پکایا ہے ابن خطل نے اس غلام کو مار ڈالا اور اسلام سے پہر گیا اور مکے مین جا کر دو لونڈیان رکہین جو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو گایا کرتی تہین **کہا** مالک نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس دن احرام نہین
باندہے تہے **ف** ورنہ خود سر پر کیون رکہتے مگر یہ امر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے خاص ہے اور کسیکو مکے
مین بغیر احرام باندہے ہو جانا درست نہین اور ابن خطل نے اگرچہ کعبے کی پناہ لی تہی مگر جو شخص خون کر کے بہاگ آوے
اوسکو کعبہ پناہ نہین دیتا ابو حنیفہ کے نزدیک یہ ثابت ہے تو وہ کہتے ہین کہ ابن خطل کا قتل ایسے وقت مین ہوا
جب تک قتال آپ کو مباح تہا واللہ تعالی اعلم **عَنْ** نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ أَقْبَلَ مِنْ مَكَّةَ
حَتَّى إِذَا كَانَ بِقُدَيْدٍ جَاءَهُ خَبَرٌ مِنَ الْمَدِينَةِ فَرَجَعَ فَدَخَلَ مَكَّةَ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے

کہ عبداللہ بن عمر آئے مکہ سے مدینے کے قصد سے جب قدید میں پہونچے تو مدینے کے فساد کی خبر پہونچی پس لوٹ آئے
مکے میں بغیر احرام کے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مکے میں بغیر احرام کے آنا درست ہے ابن شہاب اور حسن بصری
اور داؤد ظاہری کا یہی قول ہے مگر اکثر علما کے نزدیک مکے میں بغیر احرام کے آنا درست نہیں ہے البتہ جو لوگ قرب و
جوار کے رات دن مکے میں آتے جاتے رہتے ہیں انکو رخصت ہے **عن** ابن شہاب مثل ذلک ترجمہ ابن شہاب
سے ایسی ہی روایت ہے **عن** عمران الانصاری قال عدل الی عبد اللہ بن عمر وانا نازل تحت شجرۃ بطریق
مکۃ فقال ما انزلک تحت ھذہ السرحۃ فقلت اردت ظلہا فقال ھل غیر ذلک فقلت لا ما انزلنی
الا ذلک فقال عبد اللہ بن عمر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کنت بین الاخشبین من
منی ونفخ بیدہ نحو المشرق فان ھناک وادیا یقال لہ السرر بہ سرحۃ سر تحتہا سبعون نبیا ترجمہ عمران
انصاری سے روایت ہے کہ آئے میرے پاس عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور میں اترا تھا ایک درخت کے تلے مکے کی
راہ میں تو پوچھا اونہوں نے کیوں اترا تو اس درخت کے تلے میں نے کہا سایہ کیواسطے اونہوں نے کہا اور کسی کام
کے واسطے میں نے کہا نہیں میں صرف سایہ کی نیت سے اترا ہوں عبد اللہ بن عمر نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے جب تو منی میں دو پہاڑوں کے بیچ میں پہونچے اور اشارہ کیا ہاتھ سے پورب کی طرف وہاں ایک
جگہ ہے جسکو سرر کہتے ہیں وہاں ایک درخت ہے اسکے تلے ستر نبیوں کی نال کاٹی گئی یا ستر نبیوں کو
نبوت ملی پس وہ اس سبب سے خوش ہوئے **عن** ابن ابی ملیکۃ ان عمر بن الخطاب مر بامراۃ مجذومۃ
وھی تطوف بالبیت فقال لہا یا امۃ اللہ لا تؤذی الناس لو جلست فی بیتک فجلست فمر بہا رجل بعد
ذلک فقال لہا ان الذی کان نہاک قد مات فاخرجی فقالت ما کنت لاطیعہ حیا واعصیہ میتا
ترجمہ ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ گذرے ایک جذامی عورت پر جو طواف کر رہی
تھی خانہ کعبہ کا تو کہا اے خدا کی لونڈی مت تکلیف دے لوگوں کو کاش تو اپنے گھر میں بیٹھتی وہ اپنے گھر میں بیٹھ
رہی ایک شخص اس سے ملا اور بولا کہ جس شخص نے تجھ کو منع کیا تھا وہ مر گیا اب نکل عورت بولی میں ایسی نہیں
کہ زندگی میں اس شخص کی اطاعت کروں اور بعد مرنے کے اوسکی نافرمانی کروں **عن** مالک انہ بلغہ ان عبد اللہ
ابن عباس کان یقول ما بین الرکن والباب الملتزم ترجمہ امام مالک کو پہونچا کہ عبد اللہ بن عباس
کہتے تھے کہ درمیان میں حجر اسود اور دروازہ کعبہ کے ملتزم ہے **ف** ملتزم سے چمٹ کر دعا مانگتے میں
حدیث میں آیا ہے کہ جو کوئی حاجت یا مصیبت والا ملتزم سے چمٹ کر دعا مانگے تو اللہ جل جلالہ اوسکی حاجت
پوری کرے گا اور مصیبت کو دور کریگا **عن** محمد بن یحیی بن حبان ان رجلا مر علی ابی ذر بالربذۃ
وان ابا ذر سالہ این ترید فقال اردت الحج فقال ھل نزعک غیرہ قال لا قال فاستانف العمل قال

الرجل فخرجت حتى قدمت مكة ثم مكثت ما شاء الله ثم اذا انا بالناس منقصفين على رجل
قال فضاغطت عليه الناس فاذا الشيخ الذي وجدت بالربذة يعني اباذر فلما رآني عرفني فقال
هو الذي حدثتك ترجمہ محمد بن یحییٰ بن حبان سے روایت ہے کہ ایک شخص گذرا ابوذر رضی اللہ عنہ پر ربذہ مین
(ربذہ) ایک مقام کا نام ہے ابوذر نے پوچھا کہان کا قصد ہے اس نے کہا حج کا ابوذر نے پوچھا اور کسی نیت سے تو نہین
نکلا بولا نہین ابوذر نے کہا بس شروع کر کام اوس شخص نے کہا مین نکلا یہانتک کہ مکہ مین آیا اور وہان ٹہیرا
رہا پھر دیکھا مین نے لوگون کو کہ گھیرے ہوئے ہین ایک شخص کو تو مین لوگون کو چیرکے اندر گیا کیا دیکھتا ہون کہ
وہی شخص جو ربذہ مین مجھ کو ملا تھا موجود ہے یعنی ابوذر اونہون نے مجھکو دیکھکر پہچانا اور کہا تو وہی ہے
جسے حدیث بیان کی تہی مینے **عن** مالك انه سال ابن شهاب عن الاستثناء في الحج فقال او يصنع
ذلك احد وانكر ذلك ترجمہ امام مالک نے پوچھا ابن شہاب سے کہ حج مین شرط لگانا درست ہے بولے کیا کوئی ایسا
کرتا ہے اور انکار کیا اس سے **ف** کیونکہ شرط لگانے سے کیا فائدہ اگر کوئی مانع پیش آوے تو طواف اور
سعی کرکے احرام کہولڈالنا درست ہے مالک اور ابوحنیفہ اور اکثر علماؤن کا مذہب یہی ہے اور امام شافعی اور
احمد کے نزدیک شرط لگانا درست ہے سوال ہوا مالک سے کہ اپنے جانور کے واسطے حرم کی گھاس کاٹنا درست
ہے جواب دیا کہ نہین **حج المرأة بغير ذي محرم** عورت کو بغیر محرم کے حج کرنیکا بیان کہا مالک
نے کہ جن عورتون کا خاوند نہین ہے اور اونہون نے حج نہین کیا اگر انکا کوئی محرم نہ ہو یا ہو مگر ساتھ نہ جاسکے
تو وہ فرض حج کو ترک نہ کرے بلکہ عورتون کے ساتھ حج کو جاوے **صيام المتمتع** جو شخص تمتع کرے اسکے
روزون کا بیان **عن** عائشة ام المؤمنين انها كانت تقول الصيام لمن تمتع بالعمرة الى الحج
لمن لم يجد هديا ما بين ان يهل بالحج الى يوم عرفة فان لم يصم صام ايام منى ترجمہ حضرت ام
المومنین عائشہ سے روایت ہے وہ کہتی تہین روزہ اس شخص کے اوپر ہے جو تمتع کرے یعنے عمرہ کرکے حج کرے
اور ہدی نہ پاوے حج کے احرام سے لیکر عرفے تک روزے رکہے اگر ان دنون مین نہ رکہے تو منی کے دنون مین رکہے **ف**
ہر چند منی کے دنون مین روزے رکہنا ممنوع ہے مگر ضرورت کی وجہ سے جب حج کے دنون مین روزے نہ رکھہ سکے تو ان دنون
مین رکہے **عن** عبد الله بن عمر انه كان يقول في ذلك مثل قول عائشة ترجمہ عبداللہ بن عمر بہی
اس مقدمے مین مثل قول عائشہ کے کہتے **كتاب الجهاد** کتاب جہاد کے بیان مین بسم الله الرحمن الرحيم
الترغيب في الجهاد جہاد کی طرف رغبت دلانیکا بیان **عن** ابي هريرة ان رسول الله صلى
الله عليه وسلم قال مثل المجاهد في سبيل الله كمثل الصائم القائم الدائم الذي لا يفتر
من صلوة ولا صيام حتى يرجع ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کے

راہ مین جہاد کرے اوسکی مثال ایسی ہی جیسے کوئی دن بہر روزہ رکہے رات بہر عبادت کرے نہ تہکے نماز سی اور نہ روزے
سے یہانتک کہ لوٹے جہاد سی **ف** یعنے جب آدمی گہر سے جہاد کو نکلا تو لوٹنے تک گویا ہر وقت عبادت مین
مصروف ہی اس حدیث سی بہت بڑی فضیلت جہاد کی ثابت ہوئی **عن** اَبِی ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ تَکَفَّلَ اللّٰہُ لِمَنْ جَاھَدَ فِیْ سَبِیْلِہٖ لَا یُخْرِجُہٗ مِنْ بَیْتِہٖ اِلَّا الْجِھَادُ فِیْ سَبِیْلِہٖ وَتَصْدِیْقُ
کَلِمَتِہٖ اَنْ یُّدْخِلَہُ الْجَنَّۃَ اَوْ یَرُدَّہٗ اِلٰی مَسْکَنِہِ الَّذِیْ خَرَجَ مِنْہُ مَعَ مَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِیْمَۃٍ **ترجمہ** ابو ہریرہ
سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ ضامن ہے اوس شخص کا جو جہاد کرے اوسکی راہ مین اور نہ نکلے
گہر سے مگر جہاد کی نیت سی اللہ کی کلام کو سچا جانکر اسبات کا کہ داخل کریگا اللہ اوسکو جنت مین یا پہیر لاویگا اوسکو
اوسکے گہر مین جہان سی نکلا ہے ثواب اور غنیمت کے ساتھہ **عن** اَبِی ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ قَالَ الْخَیْلُ ثَلٰثَۃٌ لِرَجُلٍ اَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَعَلٰی رَجُلٍ وِزْرٌ فَاَمَّا الَّذِیْ ھِیَ لَہٗ اَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَھَا فِیْ
سَبِیْلِ اللّٰہِ فَاَطَالَ لَھَا فِیْ مَرْجٍ اَوْ رَوْضَۃٍ فَمَا اَصَابَتْ فِیْ طِیَلِھَا ذٰلِکَ مِنَ الْمَرْجِ اَوِ الرَّوْضَۃِ کَانَ لَہٗ حَسَنَاتٌ
وَلَوْ اَنَّھَا قَطَعَتْ طِیَلَھَا ذٰلِکَ فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا اَوْ شَرَفَیْنِ کَانَ اٰثَارُھَا وَاَرْوَاثُھَا حَسَنَاتٍ لَہٗ وَلَوْ اَنَّھَا
مَرَّتْ بِنَھَرٍ فَشَرِبَتْ مِنْہُ وَلَمْ یُرِدْ اَنْ یَّسْقِیَ بِہٖ کَانَ ذٰلِکَ لَہٗ حَسَنَاتٍ فَھِیَ لَہٗ اَجْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَھَا تَغَنِّیًا وَّ
تَعَفُّفًا وَلَمْ یَنْسَ حَقَّ اللّٰہِ فِیْ رِقَابِھَا وَلَا ظُھُوْرِھَا فَھِیَ لِذٰلِکَ سِتْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَھَا فَخْرًا وَرِیَاءً وَنِوَاءً لِاَھْلِ الْاِسْلَامِ
فَھِیَ عَلٰی ذٰلِکَ وِزْرٌ **وَسُئِلَ** النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحُمُرِ فَقَالَ لَمْ یُنْزَلْ عَلَیَّ فِیْھَا شَیْءٌ اِلَّا ھٰذِہِ
الْاٰیَۃُ الْجَامِعَۃُ الْفَاذَّۃُ فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ **ترجمہ** ابو ہریرہ
سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گہوڑے ایک شخص کے واسطے اجر ہین اور ایک شخص کیواسطے درست ہین اور ایک شخص کیواسطے
گناہ ہین اجر اسکے واسطے ہین جو باندہے انکو جہاد کے واسطے پہر لنبی کردی رسی انکی کسی موضع یا چراگاہ مین تو جس
قدر دور تک اس رسی کے سبب سے چرے اوسکے واسطے نیکیان لکہی جاوینگی اگر وہ رسی توڑ کر ایک اونچان
یا دو اونچان پر ہین اوسکی ہر قدم اور لید پر نیکیان لکہی جاوینگی اگر وہ کسی نہر پر جا نکلے اور پانی پئے مگر مالک
کا ارادہ پانی پلانیکا نہ ہو تب بہی اسکے واسطے نیکیان لکہی جاوینگی اور درست اسکے واسطے ہین جو تجارت
کے واسطے باندہے اور زکوۃ انکی ادا کرے اور گناہ اسکے واسطے ہین جو فخر اور ریا اور مسلمانون کی دشمنی کے
لیئے باندہے اور سوال ہوا حضرت سے گدہون کے باب مین آپنے فرمایا کہ اس مقدمے مین میرے اوپر کچہہ نہین اترا مگر یہہ
آیت جو اکیلی تمام نیکیون کو شامل ہے فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ **ف**
یعنے جو کوئی رتی برابر نیکی کرے گا وہ اوسکو پاویگا اور جو رتی برابر برائی کرے گا پاویگا اس آیت سی یہ بات
ثابت ہوئی کہ تہوڑی سی نیکی بہی تلف نہین جاویگی سو خدا کی راہ مین گدہون کا باندہنا اور انسے کام لینا

بیکار نہین ہوسکتا **عن** عطاء بن یسار انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اخبرکم بخیر الناس منزلا رجل اخذ بعنان فرسہ یجاہد فی سبیل اللہ الا اخبرکم بخیر الناس منزلا بعدہ رجل معتزل فی غنیمۃ یقیم الصلوۃ ویؤتی الزکوۃ ویعبد اللہ وحدہ ولا یشرک بہ شیئا **ترجمہ** عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ بتاؤن تمکو مین وہ شخص جو سب سے بڑھکر درجہ رکھتا ہے وہ شخص ہے جو اپنے گھوڑے کی لگام پکڑے ہوے جہاد کرتا ہے خدا کی راہ مین کیا نہ بتاؤن مین تمکو جو سب سے بڑھکر درجہ رکھتا ہے بعد اوسکے وہ شخص ہے جو ایک گوشہ مین اپنی بکریون کا گلہ لیکر نماز پڑہتا ہے اور زکوۃ دیتا ہے اور اللہ کو پوجتا ہے اوسکے ساتھ کسی کو شریک نہین کرتا ہے **عن** عبادۃ بن الصامت قال بایعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی السمع والطاعۃ فی العسر والیسر والمنشط والمکرہ وان لا ننازع الامر اہلہ وان نقول او نقوم بالحق حیثما کنا لا نخاف فی اللہ لومۃ لائم **ترجمہ** عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ بیعت کی ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے اور اطاعت کرنے پر آسانی اور سختی مین خوشی اور جبر مین اور بیعت کی ہمنے اس بات پر کہ جو مسلمان حکومت کے لائق ہوگا اوس سے نہ جھگڑین گے اور اس امر پر کہ ہم سچ کہین گے یا سچ پر جمے رہینگے جہان ہونگے اللہ کے کام مین کسی کے برا کہنے سے نہ ڈرینگے **عن** زید بن اسلم قال کتب ابوعبیدۃ بن الجراح الی عمر بن الخطاب یذکر لہ جموعا من الروم وما یتخوف منہم فکتب الیہ عمر اما بعد فانہ مہما ینزل بعبد مؤمن من منزل شدۃ یجعل اللہ بعدہ فرجا وانہ لن یغلب عسر یسرین وان اللہ یقول فی کتابہ یا ایہا الذین امنوا اصبروا وصابروا ورابطوا واتقوا اللہ لعلکم تفلحون **ترجمہ** زید بن اسلم سے روایت ہے کہ ابوعبیدہ بن الجراح نے حضرت عمر کو روم کی لشکرون کا اور اپنے خوف کا حال لکھا حضرت عمر نے جواب لکھا کہ بعد حمد و نعت کے معلوم ہو کہ بندہ مومن پر جب کوئی سختی اترتی ہے تو اسکے بعد اللہ پاک خوشی دیتا ہے اور ایک سختی دو آسانیون پر غالب نہین ہوسکتی **ف** کیونکہ اللہ تعالی نے فرمایا فان مع العسر یسرا ان مع العسر یسرا تحقیق کہ ایک سختی کے ساتھ ایک آسانی ہے بلکہ ایک آسانی اور ہے حاکم نے مستدرک مین حسن سے اور ابن مردویہ نے جابر سے مرفوعا روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایکدن خوش و خرم نکلے ہنستے جاتے تھے اور فرماتے تھے ایک سختی دو آسانیون پر غالب نہین ہوسکتی ایک سختی کے ساتھ ایک آسانی ہے پھر اوسی سختی کے ساتھ ایک آسانی ہے **ت** اور بیشک اللہ تعالی فرماتا ہے اپنی کتاب مین اے ایمان والو صبر کرو مصیبتون پر اور صبر کرو کفار کے مقابلہ مین اور قائم رہو جہاد پر اور ڈرو اللہ سے شاید کہ تم نجات پاؤ **النہی عن ان یسافر بالقران الی ارض العدو** دشمن کے ملک مین کلام اللہ لیجانیکی ممانعت ہے **عن** ابن عمر انہ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یسافر بالقران الی ارض العدو قال مالک وانما ذلک مخافۃ ان ینالہ العدو **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

قرآن شریف کو دشمن کے ملک مین لے جانیسے کہا مالک نے اسواسطے منع کیا تاکہ ایسا نہو کہ دشمن قرآن شریف کو لیکر اوسکی توہین کرین **ف** ابن عبد البر نے کہا کہ تمام فقہانے اجماع کیا اس امر پر کہ مصحف کو چہوٹی فوج کے ہمراہ جسکی شکست پانیکا خوف ہو نہ لیجاوین اور بڑی فوج کے ساتہہ لیجانا بہی مختلف فیہ ہے مالک کے نزدیک ممنوع ہے اور ابوحنیفہ کے نزدیک جائز ہے

اَلنَّهْيُ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ فِي الْغَزْوِ

بچون اور عورتون کو مارنیکی ممانعت آئی ہے

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبٍ اَنَّهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْنَ قَتَلُوا ابْنَ اَبِي الْحُقَيْقِ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ قَالَ فَكَانَ رَجُلٌ مِنْهُمْ يَقُوْلُ بَرَّحَتْ بِنَا امْرَاَةُ ابْنِ اَبِي الْحُقَيْقِ بِالصِّيَاحِ فَاَرْفَعُ عَلَيْهَا السَّيْفَ ثُمَّ اَذْكُرُ نَهْيَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَكُفُّ وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَاسْتَرَحْنَا

ترجمہ عبد الرحمن بن کعب سے روایت ہے کہ منع کیا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون لوگون کو جنہون نے قتل کیا ابن ابی الحقیق کو عورتون اور بچون کے قتل کرنے سے ابن کعب نے کہا کہ ایک شخص ان مین سے کہتا تہا کہ ابن ابی الحقیق کی عورت نے چیخ کر ہمارا حال کہولدیا تہا تو مین تلوار اوسپر اوٹہاتا تہا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ممانعت کو یاد کرکے رک جاتا تہا اگر ایسا نہوتا تو ہم اوس سے بہی فراغت کرتے **ف** ابن ابی الحقیق ایک تاجر کا نام ہے جسکو ابو رافع یہودی کہتے تہے ایک گڑہی مین رہا کرتا تہا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مذمت کرتا تہا آپنے پانچ آدمیونکو اوسکے قتل پر مامور کیا عبد اللہ بن عتیک نے اوسکو قتل کیا

عَنْ نَافِعٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى فِيْ بَعْضِ مَغَازِيْهِ امْرَاَةً مَقْتُوْلَةً فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ وَنَهٰى عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ

ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض لڑائیون مین ایک عورت کو قتل کیے ہوئے پایا تو برا مانا اسکو اور منع کیا عورتون اور لڑکون کے قتل سے

عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ اَبَا بَكْرِ الصِّدِّيْقَ بَعَثَ جُيُوْشًا اِلَى الشَّامِ فَخَرَجَ يَمْشِيْ مَعَ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ وَكَانَ اَمِيْرَ رُبْعٍ مِنْ تِلْكَ الْاَرْبَاعِ فَزَعَمُوْا اَنَّ يَزِيْدَ قَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍ اِمَّا اَنْ تَرْكَبَ وَاِمَّا اَنْ اَنْزِلَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ مَا اَنْتَ بِنَازِلٍ وَمَا اَنَا بِرَاكِبٍ اِنِّي اَحْتَسِبُ خُطَايَ هٰذِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ لَهُ اِنَّكَ سَتَجِدُ قَوْمًا زَعَمُوْا اَنَّهُمْ حَبَسُوْا اَنْفُسَهُمْ لِلّٰهِ فَذَرْهُمْ وَمَا زَعَمُوْا اَنَّهُمْ حَبَسُوْا لَهُ وَسَتَجِدُ قَوْمًا فَحَصُوْا عَنْ اَوْسَاطِ رُءُوْسِهِمْ مِنَ الشَّعَرِ فَاضْرِبْ مَا فَحَصُوْا عَنْهُ بِالسَّيْفِ وَاِنِّيْ مُوْصِيْكَ بِعَشْرٍ لَا تَقْتُلُوْا امْرَاَةً وَلَا صَبِيًّا وَلَا كَبِيْرًا هَرِمًا وَلَا تَقْطَعَنَّ شَجَرًا مُثْمِرًا وَلَا تُخَرِّبَنَّ عَامِرًا وَلَا تَعْقِرَنَّ شَاةً وَلَا بَعِيْرًا اِلَّا لِمَاْكَلَةٍ وَلَا تُحَرِّقَنَّ نَخْلًا وَلَا تُغَرِّقَنَّهٗ وَلَا تَغْلُلْ وَلَا تَجْبُنْ

ترجمہ یحیی بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق نے لشکر بہیجا شام کو تو چلے پیدل یزید بن ابی سفیان کے ساتہہ اور وہ حاکم تہے ایک چوتہائی لشکر کے تو یزید نے کہا ابوبکر سے آپ سوار ہوجاوُ نہین تو مین اترتا ہون ابوبکر صدیق نے کہا نہ تم اترو نہ مین سوار ہون گا مین ان قدمونکو خدا کی راہ مین ثواب سمجہتا ہون پہر کہا یزید سے کہ تم پاوگے کچہ لوگ ایسے جو سمجہتے مین کہ ہمنے اپنے جانون کو روک رکہا ہے اللہ کیواسطے سو چہوڑدے انکو اپنے کام پر

ف - بچون اور عورتون کو مارنیکی ممانعت لڑائی مین -

ف اس سے مراد راہب ہین جو لوگون سے ملاقات نہین کرتے اور ایک گوشہ مین بیٹھکر عبادت کرتے ہین اُن لوگون کی
مارنے سے حضرت ابوبکر نے منع کیا اسواسطے کہ وہ لوگ لڑائی نہین کرتے نہ اُنکی تعظیم کی وجہ سے ف اور کچھ لوگ ایسے
پاؤگے جو بیچ مین سے سر منڈاتے ہین ف یہ مجوس کی عادت تھی کہ بیچ مین سے سر منڈاتے تھے اور باقی سر پر بال
رکھتے تھے اب اس فعل کو بعض مسلمانون نے بھی اختیار کیا ہے ف تو مار انکے سر پر تلوار سے اور مین تجھکو دس
باتون کی وصیت کرتا ہون عورت کو مت مارنا اور نہ بچون کو اور نہ بڈھے پھونس کو اور نہ کاٹنا پھلدار درخت کو اور نہ
اُجاڑنا کسی بستی کو اور نہ کونچین کاٹنا کسی بکری اور اونٹ کے مگر کھانے کے واسطے اور مت جلانا کھجور کے درخت
کو اور مت ڈبانا اوسکو اور غنیمت کے مال مین چوری نہ کرنا اور نامردی نکرنا عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عُمَرَ بْنَ
عَبْدِ الْعَزِيْزِ كَتَبَ اِلٰى عَامِلٍ مِّنْ عُمَّالِهٖ اَنَّهٗ بَلَغَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ كَانَ اِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً
يَقُوْلُ لَهُمْ اُغْزُوْا بِاسْمِ اللّٰهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تُقَاتِلُوْنَ مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ لَا تَغُلُّوْا وَلَا تَغْدِرُوْا وَلَا تُمَثِّلُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا
وَلِيْدًا وَلَا امْرَاَةً وَقُلْ ذٰلِكَ لِجُيُوْشِكَ وَسَرَايَاكَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ ترجمہ امام مالک کو پہونچا کہ
عمر بن عبد العزیز نے لکھا اپنے ایک عامل کو عاملون مین سے کہ پہونچا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فوج روانہ
کرتے تھے تو کہتے تھے اُنسے جہاد کرو اللہ کا نام لیکر اللہ کی راہ مین تم لڑتے ہو ان لوگون سے جنھون نے کفر کیا
اللہ کے ساتھ چوری کرو نہ اقرار توڑو نہ ناک کان کاٹو نہ مارو بچون اور عورتون کو اور کہدے یہ امر اپنی فوجون اور
لشکرون سے اگر خدا چاہے سلام ہے اوپر تیرے مَا جَاءَ فِي الْوَفَاءِ بِالْاَمَانِ جب کسی کو امان دے تو پورا کرے
اقرار کو عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَتَبَ اِلٰى عَامِلِ جَيْشٍ كَانَ بَعَثَهٗ اَنَّهٗ بَلَغَنِيْ
اَنَّ رِجَالًا مِّنْكُمْ يَطْلُبُوْنَ الْعِلْجَ حَتّٰى اِذَا اَسْنَدَ فِي الْجَبَلِ وَامْتَنَعَ قَالَ رَجُلٌ مَتْرَسْ (فارسی) يَقُوْلُ لَا
تَخَفْ فَاِذَا اَدْرَكَهٗ قَتَلَهٗ وَاِنِّيْ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا اَعْلَمُ مَكَانَ اَحَدٍ فَعَلَ ذٰلِكَ اِلَّا ضَرَبْتُ عُنُقَهٗ
ترجمہ ایک کوفہ کے رہنیوالے سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب نے لکھا ایک افسر کو لشکر کے کہ مجھے یہ خبر پہونچی ہے کہ بعض لوگ
تم مین سے دبلاتے ہین کافر عجمی کو جب وہ پہاڑ پر چڑھ جاتا ہے اور لڑائی سے باز آتا ہے تو ایک شخص اُس سے کہتا ہے مت ڈر پھر
قابو پاکر اوسکو مار ڈالتا ہے قسم اوس شخص کی جسکے قبضے مین میری جان ہے اگر مین کسیکو ایسا کرتے جان لونگا تو اوسکی گردن
مارونگا ف یہ حضرت عمر نے تہدیداً و تخویفاً کہے لیے فرمایا ہر چند یہ فعل حرام ہے مگر اس مین قصاص نہین آتا کہا مالک نے
اس حدیث پر علما کا اتفاق نہین ہے اور نہ اسپر عمل ہے ف کیونکہ دوسری حدیث صحیح اور مرفوع موجود ہے کہ مسلمان کافر
کے عوض مین قتل نکیا جاوے سوال ہوا مالک سے کہ اشارہ سے امان دینا بھی حکم امان کا رکھتا ہے کہا ہان اور میری
رای یہ ہے کہ فوج کے لوگون سے کہدیا جاوے کہ جسکو اشارے سے امان دو پھر اوسکو مت مارو کیونکہ اشارہ بھی میرے نزدیک
مثل زبان سے کہنے کی ہے اور مجھکو پہونچا کہ عبد اللہ بن عباس نے کہا کسی قوم نے عہد نہین توڑا مگر اللہ جل جلالہ نے اسپر

دشمن کو مسلط کردیا **ف** ابن ماجہ اور طبرانی نے ابن عباس سے روایت کیا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ
چیزین بدلہ مین پانچ چیزون کے جو قوم اقرار توڑیگی اللہ اوسپر دشمن کو مسلط کریگا اور جو حکم کریگا خلاف خدا اور رسول
کے اوسپر محتاجی آویگی اور جن لوگون مین زنا پہیلیگا تو اللہ انمین موت پہیلاویگا اور جو لوگ ناپ تول مین فریب
کرینگے اللہ انپر قحط ڈالیگا اور جو لوگ زکوۃ نہ دینگے اونپر بارش رک جاویگی **اَلْعَمَلُ فِیْمَنْ اَعْطٰی شَیْئًا فِیْ
سَبِیْلِ اللّٰہِ** جو شخص خدا کی راہ مین جہاد کے لیے کچھ دیدیے اسکا بیان **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ کَانَ
اِذَا اَعْطٰی شَیْئًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ یَقُوْلُ لِصَاحِبِہٖ اِذَا بَلَغْتَ وَادِیَ الْقُرٰی فَشَاْنُکَ بِہٖ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر جب
جہاد کیواسطے کوئی چیز دیتے تو فرماتے جب پہونچ جاوے تو وادی قری مین تو وہ چیز تیری ہے **ف** وادی القری
ایک مقام ہے قریب خیبر کے وہان سے شام کی حد شروع ہوتی ہے اوس زمانے مین وہ سرزمین جہاد کا گہ تہی یہ اس
واسطے فرمایا ایسا نہ ہو کہ وہ شخص جہاد کو نہ جاوے اور وہ چیز رائگان ہو تو جب وادی القری مین پہونچ گیا تو ظن
غالب ہوا کہ جہاد کریگا **عَنْ** یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ اَنَّ سَعِیْدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ کَانَ یَقُوْلُ اِذَا اُعْطِیَ الرَّجُلُ الشَّیْءَ فِی الْغَزْوِ
فَبَلَغَ بِہٖ رَاْسَ مَغْزَاتِہٖ فَھُوَ لَہٗ **ترجمہ** یحیی بن سعید سے روایت ہی کہ سعید بن المسیب کہتے تہے جب کوئی شخصکو جہاد کے
واسطے کوئی چیز دیجاوے اور وہ دار الجہاد مین پہونچ جاوے تو وہ چیز اوسکی ہوگئی **سوال** ہوا امام مالک سے کہ
ایک شخص نے تدرکے جہاد کی جب تیار ہوا تو اوسکے مانباپ نے منع کیا یا صرف مان یا باپ نے تو جواب دیا کہ میرے
نزدیک والدین کی نافرمانی نہ کرے اور جہاد کو سال آیندہ پر رکہے اور جو سامان جہاد کا تیار کیا تہا اوسکو رکہہ چہوڑے
اگر اوسکے خراب ہونیکا خوف ہو تو بیچکر اوسکی قیمت رکہہ چہوڑے تاکہ سال آیندہ اوسی قیمت سے پہر سامان خرید کرے
البتہ اگر وہ شخص غنی ہو ایسا کہ جب نکلے سامان خرید کرسکے تو اوسکو اختیار ہے اس سامان کو جو چاہے ویسا کرے۔
ف یعنی کسیکو دیدیوے یا رکہہ چہوڑے یا صرف کرڈالے **جَامِعُ النَّفْلِ فِی الْغَزْوِ** غنیمت کے بیان مین
مختلف حدیثین **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرِیَّۃً فِیْھَا عَبْدُ اللّٰہِ
ابْنُ عُمَرَ قِبَلَ نَجْدٍ فَغَنِمُوْا اِبِلًا کَثِیْرَۃً وَکَانَ سُھْمَانُھُمْ اِثْنَا عَشَرَ بَعِیْرًا اَوْ اَحَدَ عَشَرَ بَعِیْرًا وَنُفِّلُوْا بَعِیْرًا بَعِیْرًا **ترجمہ**
عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ کیا جس مین عبد اللہ بن عمر تہے نجد کیطرف تو غنیمت
مین بہت اونٹ حاصل کیے اور حصہ ہر ایک کی بارہ بارہ اونٹ یا گیارہ گیارہ اونٹ تہے اور ایک ایک اونٹ زیادہ
دیا گیا **ف** جہاد مین جسقدر کافرونکا مال حاصل ہوتا ہے اسکو غنیمت کہتے ہین چار حصہ اوس مال کے مجاہدین مین تقسیم ہوتے
ہین اور ایک حصہ امام رکہہ لیتا ہے مگر امام کو اختیار ہے کہ لشکر مین سے کسی جماعت خاص یا شخص خاص کے واسطے کسی کام
کے صلہ مین علاوہ حصہ غنیمت کے کچھ زیادہ تجویز کرے اسکو نفل کہتے ہین یہ لشکر جو نجد کی طرف گیا تہا اوسمین چار ہزار آدمی
تہے ہر ایک کے حصے مین بارہ بارہ اونٹ آئے تہے مگر وہ ٹکڑا پندرہ آدمیون کا جنمین عبد اللہ بن عمر تہے انکو ایک ایک اونٹ

ف جو شخص خدا کی راہ مین جہاد کے لیے کچھ دیوے اسکا بیان

ف غنیمت کے سامان مین سے نفل دینے کا بیان

زیادہ تجویز کیا گیا **عَنْ** یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ یَقُوْلُ کَانَ النَّاسُ فِی الْغَزْوِ اِذَا اقْتَسَمُوْا غَنَائِمَهُمْ یَعْدِلُوْنَ الْبَعِیْرَ بِعَشْرِ شِیَاهٍ **ترجمہ** یحیی بن سعید سے روایت ہے اونہون نے سُنا سعید بن المسیب سے کہتے تہے جہاد مین جب لوگ غنیمتون کو بانٹتے تہے تو ایک اونٹ کو دس بکریون کے برابر سمجہتے تہے **ف** صحیحین مین روایت ہے رافع بن خدیج سے کہ تہے ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ ذوالحلیفہ مین تو غنیمت پائی ہمنے اونٹون اور بکریون کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس بکریون کو ایک اونٹ کے برابر کیا کہا مالک نے جہاد مین جو شخص اجرت پر کام کرتا ہو اگر وہ لڑائی مین مجاہدین کے ساتہہ شریک تہا اور آزاد ہو تو غنیمت کے مال سے اوسکو حصہ ملیگا ورنہ نہین دیا جاویگا اور میری رائے مین حصہ اوسی کو ملیگا جو لڑائی مین شریک ہوا اور آزاد ہو **مَا لَا یَجِبُ فِیْهِ الْخُمُسُ** جس مال مین پانچوان حصہ نہین دیا جاویگا اوسکا بیان کہا مالک نے جو کفار بندر کے کنارہ پر مسلمانون کی زمین مین ملین اور وہ یہ کہین کہ ہم سوداگر تہے دریا نے ہمکو یہان پہینک دیا مگر مسلمانون کو اس امر کی تصدیق نہ ہو البتہ یہ گمان ہو کہ جہاز اون کا ٹوٹ گیا یا پیاس کے سبب سے اوتر پڑے بغیر اجازت مسلمانون کے تو امام کو انکے بارہ مین اختیار ہے اور جن لوگون نے گرفتار کیا انکو خمس نہین ملیگا **مَا یَجُوْزُ لِلْمُسْلِمِیْنَ اَکْلُهٗ قَبْلَ الْخُمُسِ** غنیمت کے مال مین سے قبل تقسیم کے جس چیز کا کہانا درست ہے کہا مالک نے جب مسلمان کفار کے ملک مین داخل ہون اور وہان کہانیکی چیزین پاوین تو تقسیم سے پہلے کہانا اوسکا درست ہے کہا مالک نے اونٹ بیل بکریان بہی کہانیکی چیزین ہین قبل تقسیم کے کہانا انکا درست ہے **ف** یعنی بقدر ضرورت کے اگر گوشت کی حاجت ہو تو ان جانورون کا ذبح کرنا درست ہے کہا مالک نے اگر یہ چیزین نہ کہائی جاوین اور تقسیم کے واسطے لائی جاوین تو لشکر کو تکلیف ہو اس صورت مین کہانا انکا درست ہے مگر بقدر ضرورت دستور کے موافق اور یہ درست نہین کہ انمین سے کوئی چیز رکہہ چہوڑے اور اپنے گہر لیجاوے **سوال** ہوا امام مالک سے اگر کوئی شخص کفار کے ملک مین کہانا پاوے اور اس مین سے کہاوے کچہ بچ رہے تو اپنے گہر مین لے آتا یا رستہ مین بیچکر اوسکی قیمت لینا درست ہے امام مالک نے جواب دیا اگر جہاد کی حالت مین اوسکو بیچے تو قیمت اسکی غنیمت مین داخل کردے اور جو اپنے شہر مین چلا آوے تو اس صورت مین اسکا کہا لینا یا اوسکی قیمت سے نفع اوٹہانا درست ہے جب وہ چیز قلیل اور حقیر ہو **ف** مثلا روٹی یا گوشت وغیرہ ہو اور جو مالیت کی چیز ہو تو درست نہین **مَا یُرَدُّ قَبْلَ اَنْ یَّقَعَ الْقَسْمُ مِمَّا اَصَابَ الْعَدُوُّ** مال غنیمت مین سے قبل تقسیم کے جو چیز پہیر دیجاوے اوسکا بیان **عَنْ** مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عَبْدًا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَبَقَ وَاَنَّ فَرَسًا لَهٗ عَارَ فَاَصَابَهُمَا الْمُشْرِکُوْنَ ثُمَّ غَنِمَهُمَا الْمُسْلِمُوْنَ فَرُدَّا عَلٰی عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ تُصِیْبَهُمَا الْمَقَاسِمُ **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا ایک غلام عبد اللہ بن عمر کا بہاگ گیا تہا اور ایک گہوڑا تو بکڑ لیا اندونو کو کافرون نے پہر غنیمت مین پایا اندونون کو مسلمانون نے پس پہیر دیا اندونو کو عبد اللہ بن عمر پر قبل

تقسیم کے کہا مالک نے مسلمانون کے مال اگر کفار پاس ہین تو انکے مالکون کو پہیر دیے جاوین گے جب تک تقسیم نہ ہو جاوین اگر تقسیم ہو جاوین تو پہیر نہ پہیرے جاوین گے **سوال** ہوا مالک سے کہ ایک مسلمان کے غلام کو کفار لے گئے پہر مسلمانون نے اسکو غنیمت مین پایا تو جواب دیا کہ وہ غلام اوسکے مالک کو دیا جاویگا بغیر قیمت کے جب تک کہ تقسیم مین نہ آجاوے اور جب تقسیم مین آجاوے تو اوسکے مالک کو اختیار ہے کہ قیمت دیکر لے لیوے **ف** یہ امام مالک اور ابو حنیفہ کا قول ہے اور شافعی کے نزدیک بعد تقسیم کے بہی مالک کو اختیار ہے کہ اپنی چیز بغیر قیمت کے لے لیوے اور حضرت علی اور زہری اور عمرو بن دینار اور حسن بصری کے نزدیک کسی صورت مین مالک کو اوس چیز کا لینا نہین پہونچتا کہا مالک نے اگر کسی مسلمان کی ام ولد کو کفار پکڑ لے جاوین پہر مسلمان اسکو غنیمت مین پاوین اور تقسیم ہو جاوے پہر اوسکا مالک اوسکو پہچانے بعد تقسیم کے تو وہ ام ولد دوبارہ لونڈی نہین بنائی جاویگی بلکہ امام کو چاہیے کہ مال غنیمت مین سے اسکو چہوڑا کر مالک کے حوالہ کرے اگر امام نہ چہوڑا دے تو اوسکے مالک کو چاہیے کہ فدیہ دیکر اوسکو چہوڑا لے ایسا نہ کرے کہ اوسکو چہوڑ دے اور جسکے حصے مین وہ ام ولد آئی ہے اوسکو جائز نہین کہ لونڈی بناوے یا اوس سے جماع کرے کیونکہ وہ ام ولد مثل آزاد کے ہے اسواسطے کہ وہ ام ولد اگر کسی شخص کو زخمی کرے تو اوسکے مالک کو حکم ہوگا کہ فدیہ دیکر چہوڑا لیوی پس یہان بہی ایسا ہی حکم ہے کہ مالک اسکا جسطرح بنے اوسکو چہوڑاوے یہ نہین کہ اسکو چہوڑ دے وہ لونڈی بنائی جاوی اور اوس سے صحبت کیجاوے **سوال** ہوا مالک سے ایک شخص گیا کفار کے ملک مین مسلمانون کو چہوڑانے یا تجارت کے واسطے اور وہان اوس نے آزاد اور غلام دونون کو خریدا یا کفار نے اسکو ہبہ کر دیا امام مالک نے جواب دیا کہ اگر اوس شخص نے آزاد کو خریدا تو جسقدر داموں کے بدلے مین خریدا وہ قرض سمجہا جاویگا اور وہ غلام نہ بنے گا اور جو ہبہ مین آیا تو وہ آزاد رہیگا اوسکو کچہ دینا نہ ہوگا مگر اس صورت مین کہ ہبہ کے عوض مین اوس نے کچہ خرچ کیا ہو اسقدر اسکے ذمہ پر قرض ہوگا گویا اوسکے بدلے مین خرید کیا اور جو اس شخص نے غلام کو خریدا تو اوسکے پہلے مالک کو اختیار ہے کہ جن داموں کو اوس نے خریدا ہے وہ دام دیکر غلام کو لے لیوے یا نہ لے اوسی کے پاس رہنے دیوے اور جو ہبہ مین آیا تو پہلا مالک اس غلام کو مفت لے لیوی البتہ اگر ہبہ کے عوض مین خرچ کیا ہو تو پہلے مالک کو ضرور ہے کہ اگر چاہے اوسقدر خرچ ادا کر کے وہ غلام لے لیوے یا نہ لے

ماجاء فی السلب فی النفل

ہتیار کو نفل مین دینے کا بیان

عن ابی قتادة بن ربعی انه قال خرجنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم عام حنین فلما التقینا کانت للمسلمین جولة قال فرایت رجلا من المشرکین قد علا رجلا من المسلمین قال فاستدرت له حتی اتیته من ورائه فضربته بالسیف علی حبل عاتقه فاقبل علی فضمنی ضمة وجدت منها ریح الموت ثم ادرکه الموت فارسلنی قال فلقیت عمر بن الخطاب فقلت ما بال الناس فقال امر الله ثم ان الناس رجعوا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم من قتل قتیلا له علیه بینة

ف: [illegible]

فَلَهُ سَلَبُهُ قَالَ فَقُمْتُ فَقُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِي ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُهُ قَالَ
ثُمَّ قُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِي ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ ذٰلِكَ الثَّالِثَةَ فَقُمْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكَ
يَا اَبَا قَتَادَةَ فَاقْتَصَصْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ صَدَقَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَسَلَبُ ذٰلِكَ الْقَتِيلِ عِنْدِي
فَارْضِهِ مِنْهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ لَاهَا اللّٰهِ اِذًا لَا يَعْمِدُ اِلَى اَسَدٍ مِنْ اُسْدِ اللّٰهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ
فَيُعْطِيكَ سَلَبَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَدَقَ فَاَعْطِهِ اِيَّاهُ فَاَعْطَانِيهِ فَبِعْتُ الدِّرْعَ فَابْتَعْتُ بِهِ مَخْرَفًا فِي بَنِي
سَلِمَةَ فَاِنَّهُ لَاَوَّلُ مَالٍ تَاَثَّلْتُهُ فِي الْاِسْلَامِ ترجمہ ابی قتادہ بن ربعی سے روایت ہے کہ نکلے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ جنگ حنین میں جب ملے ہم کافروں سے تو مسلمانوں میں گڑبڑ مچی ف جنگ حنین میں ہر چند مسلمان
زیادہ تھے مگر انکے تعلے کیوجہ سے انکو شکست ہوئی اور میدان جنگ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور چند
صحابہ رہ گئے گڑبڑ سے یہی مراد ہے ف مینے ایک کافر کو دیکھا کہ اوسنے ایک مسلمان کو مغلوب کیا ہے تو مینے
پیچھے سے آنکر ایک تلوار اُسکی گردن پر ماری وہ میری طرف دوڑا اور مجھے آنکر ایسا دبایا گویا موت کا مزا چکھایا پھر
وہ خود مر گیا اور مجھے چھوڑ دیا پھر میں حضرت عمر سے ملا اور مینے کہا آج لوگوں کو کیا ہوا ف یعنے مسلمانوں کو
کہ سب بھاگ گئے ف اونہوں نے جواب دیا کہ اللہ کا ایسا ہی حکم ہوا پھر مسلمان لوٹے اور فرمایا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے جو کسی شخص کو مارے تو اُسکا سامان اسکو ملیگا جب کہ گواہ رکھتا ہو ابو قتادہ کہتے ہیں جب مینے یہ
سنا اوٹھ کھڑا ہوا پھر مینے یہ خیال کیا کہ گواہ کون ہے تو میں بیٹھ گیا پھر آپنے فرمایا جو شخص کسیکو ماریگا اوسکا
سامان اُسیکو ملیگا بشرطیکہ وہ گواہ رکھتا ہو تو میں اوٹھ کھڑا ہوا پھر مینے یہ خیال کیا کہ گواہ کہاں ہیں پھر
بیٹھ رہا پھر تیسری مرتبہ آپنے یہی فرمایا میں اوٹھ کھڑا ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا ہوا تجھکو اے
ابو قتادہ مینے سارا قصہ کہہ سنایا اتنے میں ایک شخص بولا سچ کہا یا رسول اللہ اور سامان اوس کافر کا میرے
پاس ہے تو وہ سامان مجھے معاف کرا دیجیے انسے حضرت ابو بکر نے کہا قسم خدا کی ایسا کبھی نہ ہوگا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کبھی ایسا قصد نکرینگے کہ ایک شیر خدا کے شیروں میں سے اللہ و رسول کیطرف سے لڑے اور سامان
تجھے ملجاوے آنحضرت نے فرمایا ابو بکر سچ کہتے ہیں وہ سامان ابو قتادہ کو دیدے اوسنے مجھے دیدیا مینے زرہ
بیچ کر ایک باغ خریدا بنی سلمہ کے محلہ میں اور یہ پہلا مال ہے جو حاصل کیا مینے اسلام میں عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ
مُحَمَّدٍ اَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا يَسْاَلُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْاَنْفَالِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْفَرَسُ مِنَ
النَّفَلِ وَالسَّلَبُ مِنَ النَّفَلِ قَالَ ثُمَّ عَادَ الرَّجُلُ لِمَسْاَلَتِهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ذٰلِكَ اَيْضًا ثُمَّ قَالَ الرَّجُلُ الْاَنْفَالُ
الَّتِي قَالَ اللّٰهُ فِي كِتَابِهِ مَا هِيَ قَالَ الْقَاسِمُ فَلَمْ يَزَلْ يَسْاَلُهُ حَتّٰى كَادَ يُحْرِجُهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَتَدْرُونَ
مَا مَثَلُ هٰذَا مَثَلُ صَبِيغٍ الَّذِي ضَرَبَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ترجمہ قاسم بن محمد سے روایت ہے اونہوں نے کہا کہ سنا

یعنے ایک شخصکو کہ پوچھتا تھا عبد اللہ بن عباس سے نفل کے معنے ابن عباس نے کہا گھوڑا اور ہتیار نفل مین داخل ہین پہر اوس شخص نے یہی پوچھا پہر ابن عباس نے یہی جواب دیا پہر اوس شخص نے کہا مین وہ انفال پوچھتا ہون جسکا ذکر اللہ تعالی نے اپنی کتاب مین کیا ہی قاسم کہتے ہین کہ وہ برابر پوچھی گیا یہانتک کہ تنگ ہونے لگے عبد اللہ بن عباس اور کہا انہون نے تم جانتے ہو اس شخص کی مثال صبیغ کی سی ہے جسکو حضرت عمر بن خطاب نے مارا تہا **ف** صبیغ ایک شخص تہا عراق کا رہنے والا مدینہ مین حضرت عمر کے زمانے مین آیا اور قرآن شریف کی متشابہ آیتون مین بحث کرنے لگا حضرت عمر نے اوسکو مار کر نکالدیا بصرہ کی طرف اور حکم دیا کہ کوئی اسکی صحبت مین نہ بیٹھے **سوال** ہوا مالک سے کہ جو شخص کسی کافر کو مار ڈالے کیا اوسکا اسباب اوس شخصکو ملیگا بغیر حکم امام کے اونہون نے کہا کہ بغیر حکم امام کے نہ ملیگا بلکہ امام کو اختیار ہے کہ اگر اسکی رائے مین آوے تو ایسا حکم دیوے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بجز جنگ حنین کے مجھے نہین پہونچا کہ اور کسی جنگ مین ایسا حکم دیا ہو **مَا جَاءَ فِي إِعْطَاءِ النَّفَلِ مِنَ الْخُمُسِ** نفل خمس مین سے دیے جانیکا بیان **عَنْ** سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُعْطَوْنَ النَّفَلَ مِنَ الْخُمُسِ **ترجمہ** سعید بن المسیب نے کہا لوگ نفل کو خمس مین سے دیا کرتے تھے **ف** یعنے مال غنیمت مین سے جو پانچوان حصہ امام رکھہ لیتا ہے اوسمین سے امام کو اختیار ہے کہ جسقدر چاہے بطور انعام کے دیوے اور چار حصہ تقسیم کر دیے جاوینگے کہا مالک نے یہ روایت بہت اچھی ہے میرے نزدیک **سوال** ہوا مالک سے کہ نفل پہلا غنیمت مین ہوتا ہے اونہون نے جواب دیا کہ یہ امام کی رائے پر موقوف ہے اسمین کوئی قاعدہ مقرر نہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر جہاد مین نفل نہین مقرر کیا بلکہ بعض لڑائیون مین جیسے حنین مین تو یہ امام کی رائے پر موقوف ہے خواہ پہلے غنیمت مین نفل مقرر کرے خواہ بعد اوسکے **الْقَسْمُ لِلْخَيْلِ فِي الْغَزْوِ** گھوڑے کے حصے کا بیان جہاد مین **کہا مالک** نے عمر بن عبد العزیز نے کہا گھوڑے کے دو حصے ہین اور مرد کا ایک حصہ ہے **ف** بخاری نے ابن عمر سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے کو دو حصے دیے اور سوار کو ایک حصہ تو سوار کے تین حصے ہوئے اور پیدل کا ایک حصہ اور ابو داؤد نے ابن عمر سے روایت کیا کہ پیادہ کا ایک حصہ اور سوار کے تین حصے ایک حصہ سوار کا اور دو حصے اوسکے گھوڑے کے ائمہ ثلثہ اور اکثر فقہا کا یہی مذہب تہا اور ابو حنیفہ کے نزدیک پیدل کا ایک حصہ ہے اور سوار کے دو حصے ہین کہا مالک نے مین ہمیشہ ایسا ہی سنتا ہوا آیا **سوال** ہوا مالک سے کہ ایک شخص اپنے ساتھہ بہت سے گھوڑے لیکر آیا تو کیا سب گھوڑونکو حصہ ملیگا جواب دیا کہ نہین صرف اوس گھوڑیکو ملیگا جسپر سوار ہوکر لڑتا ہے کہا مالک نے میرے نزدیک ترکی اور مجنس بہی گھوڑون مین داخل ہین کیونکہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے اکیا ہم نے گھوڑون اور خچرون کو اور گدہون کو تمہارے سوار ہونے کے لیے **ف** وجہ استدلال کی یہ ہے کہ اس آیت مین اللہ تعالی نے سب سواریون کو بیان کیا ہے جیسا کہ مقتضائے

امتنان ہی اور ترکی اور مجنّس پر سواری ہوتے ہین اور وہ گدہون اور خچرون مین داخل نہین ہو سکتا ہے تو لا محالہ گہوڑون
مین داخل ہوگا کیونکہ گہوڑا اسکو بہی کہتے ہین **ت** اور فرمایا اللہ تعالی نے تیار کرو واسطے کافرون کے جہانتک کرسکو
سامان لڑائی کا اور بندہے ہوئے گہوڑے ڈراتے رہو اُن سے اللہ کے دشمن کو اور اپنے دشمن کو **ف** اس آیت سے
بہی معلوم ہوا کہ ترکی اور مجنّس گہوڑون مین داخل ہین **ت** تو میرے نزدیک ترکی اور مجنّس گہوڑون مین
شمار کیے جاوینگے جب حاکم انکو قبول کرے سعید ابن مسیب سے کسینے پوچہا کہ ترکیون مین زکوۃ ہے بولے کہین
گہوڑون مین زکوۃ ہوتی ہے **ف** اس قول سے بہی معلوم ہوا کہ ترکی گہوڑون مین داخل ہین **مَا جَاءَ
فِي الْغُلُولِ** غنیمت کے مال مین سے چرانیکا بیان **عَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا
صَدَرَ مِنْ حُنَيْنٍ وَهُوَ يُرِيْدُ الْجِعْرَانَةَ سَأَلَهُ النَّاسُ حَتَّى دَنَتْ بِهِ نَاقَتُهُ مِنْ شَجَرَةٍ فَتَشَبَّكَتْ بِرِدَائِهِ حَتَّى نَزَعَتْهُ
عَنْ ظَهْرِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُدُّوا عَلَيَّ رِدَائِي أَتَخَافُونَ أَلَّا أَقْسِمَ بَيْنَكُمْ مَا أَفَاءَ اللهُ
عَلَيْكُمْ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَفَاءَ اللهُ عَلَيْكُمْ مِثْلَ سَمُرِ تِهَامَةَ نَعَمًا لَقَسَمْتُهُ بَيْنَكُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُونِي بَخِيلًا
وَلَا جَبَانًا وَلَا كَذَّابًا فَلَمَّا نَزَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِي النَّاسِ فَقَالَ أَدُّوا الْخَائِطَ وَالْمِخْيَطَ
فَإِنَّ الْغُلُولَ عَارٌ وَنَارٌ وَشَنَارٌ عَلَى أَهْلِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ ثُمَّ تَنَاوَلَ مِنَ الْأَرْضِ وَبَرَةً مِنْ بَعِيرٍ أَوْ شَاةٍ ثُمَّ
قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لِي مِمَّا أَفَاءَ اللهُ عَلَيْكُمْ وَلَا مِثْلَ هٰذِهِ إِلَّا الْخُمُسَ وَالْخُمُسُ مَرْدُودٌ عَلَيْكُمْ **ترجمہ**
عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب لوٹے حنین سے اور قصد رکہتے تہے آپ جعرانہ کا مانگنے لگے
لوگ آپ سے **ف** یعنی تقاضا کرنے لگے کہ مال غنیمت تقسیم کر دیجیے آپ کو ایسا تنگ کیا **ت** کہ اونٹ آپ کا
کانٹون کے درخت کیطرف چلا گیا اور کانٹے آپکی چادر مین اٹک کر چادر آپکی پشت مبارک سے اوتر لگئی تب
آپنے فرمایا کہ میری چادر مجہکو دیدو کیا تم خیال کرتے ہو کہ مین نہ بانٹونگا وہ چیز تمکو جو اللہ نے تمکو دی قسم ہے اس
ذات کی جسکے قبضے مین میری جان ہے اگر اللہ تمکو جتنے تہامہ کے درخت ہین اوتنے اونٹ دیوے تو مین بانٹ
دون تمکو پہر نہ پاؤگے مجہکو بخیل نہ بودا نہ جہوٹا پہر جب اوترے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہڑے ہوئے لوگون مین
اور کہا کہ اگر کسینے تاگا اور سوئی لے لی ہو وہ بہی لاؤ کیونکہ غنیمت کے مال مین سے چرانا شرم ہے دنیا مین اور آگ
ہے اور عیب ہے قیامت کے روز پہر زمین سے ایک بال اوٹہایا اونٹ کا یا بکری کا اور فرمایا قسم اوس شخص کی جسکے قبضے مین
میری جان ہے جو مال اللہ پاک نے تمکو دیا اوسمین سے میرا اتنا بہی نہین مگر پانچوان حصہ اور پانچوان حصہ بہی تمہارے ہی واسطے ہے
ف پانچوان حصہ مال غنیمت مین سے جو امام رکہ لیتا ہے وہ بہی مسلمانون کے کام مین صرف کیا جاتا ہے جیسے پل بنانا
قلعہ تیار کرنا ہتیار خریدنا **عَنْ** زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ تُوُفِّيَ رَجُلٌ يَوْمَ حُنَيْنٍ وَإِنَّهُمْ ذَكَرُوا لِرَسُولِ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَعَمَ زَيْدٌ أَنَّهُ قَالَ صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ فَتَغَيَّرَتْ وُجُوهُ النَّاسِ لِذٰلِكَ قَالَ فَزَعَمَ زَيْدٌ أَنَّ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان صاحبکم قد غل فی سبیل اللہ قال ففتشنا متاعہ فوجدنا فیہ
خرزات من خرز الیہود ما یساوین درہمین **ترجمہ** زید بن خالد جہنی نے کہا ایک شخص مر گیا حنین کی لڑائی میں تو
بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا نماز پڑھ لو اپنے ساتھی پر لوگوں کے چہرے زرد ہو گئے **ف** اس وجہ
سے کہ حضرت نے نماز اس پر نہ پڑھی اور لوگوں سے کہا کہ تم پڑھ لو **ت** تب آپنے فرمایا کہ اس شخص نے مال غنیمت میں چوری
کی تھی زید نے کہا ہمنے اس شخص کا اسباب کھولا تو چند منکے یہودیوں کے پائے دو درہم کا مال بھی نہ تھا **عن** عبد اللہ
ابن المغیرۃ بن ابی بردۃ الکنانی انہ بلغہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی الناس فی قبائلہم یدعو لہم
وانہ ترک قبیلۃ من القبائل قال وان القبیلۃ وجدوا فی بردعۃ رجل منہم عقد جزع غلولا فاتاہم رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکبر علیہم کما یکبر علی المیت **ترجمہ** عبد اللہ بن مغیرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم تشریف لائے لوگوں کی جماعتوں پر تو دعا کی سب جماعتوں کے واسطے مگر ایک جماعت کے واسطے دعا نہ کی کیونکہ
اس جماعت میں ایک شخص تھا جسکے بچھونے کے تلے سے ایک کنٹھا عقیق کا چوری کا نکلا تھا تب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اس جماعت پر آئے تو آپنے تکبیر کہی جیسے جنازہ پر کہتے ہیں **ف** اس سے یہ مطلب تھا کہ وہ لوگ مثل مردوں
کے ہیں جو بھلی بات نہیں سنتے اور حکم نہیں مانتے **عن** ابی ہریرۃ انہ قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم عام حنین فلم نغنم ذہبا ولا ورقا الا الاموال المتاع والثیاب قال فاہدی رفاعۃ بن
زید لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غلاما اسود یقال لہ مدعم فوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الی وادی القری حتی اذا کنا بوادی القری بینما مدعم یحط رحل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ جاءہ سہم
عائر فاصابہ فقتلہ فقال الناس ہنیئا لہ الجنۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلا والذی
نفسی بیدہ ان الشملۃ التی اخذ یوم حنین من المغانم لم تصبہا المقاسم لتشتعل علیہ نارا فلما سمع
الناس ذلک جاء رجل بشراک او شراکین الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم شراک او شراکان من نار **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نکلے ہم ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خیبر کے سال
تو غنیمت میں سونا اور چاندی حاصل نہیں کیا بلکہ کپڑے اور اسباب ملا اور رفاعہ بن زید نے ایک غلام کالا ہدیہ دیا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جسکا نام مدعم تھا تو چلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وادی القری کی طرف جب پہنچے ہم وادی القری
میں مدعم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹ کی پالان اتار رہا تھا اتنے میں ایک تیر بے نشان اسکے لگا وہ مر گیا لوگوں
نے کہا مبارک ہو جنت اسکے واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہرگز نہیں قسم اوس شخص کی جسکے قبضہ
میں میری جان ہے وہ کمبل جو اس نے حنین کی لڑائی میں غنیمت کے مال سے قبل تقسیم کے لیا تھا آگ ہو کر اوس پر
جل رہا ہے جب لوگوں نے یہ سنا ایک شخص ایک یا دو تسمے لیکر آیا آپنے فرمایا یہ تسمہ یا دو تسمہ آگ کے تھے **ف**

یعنی یتیمہ تو دخل کرتا تو آخرت میں بھی تتمہ آگ ہو کر لپٹتا عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّہٗ قَالَ مَا ظَہَرَ الْغُلُوْلُ فِیْ
قَوْمٍ قَطُّ اِلَّا اُلْقِیَ فِیْ قُلُوْبِہِمُ الرُّعْبُ وَلَا فَشَی الزِّنَا فِیْ قَوْمٍ قَطُّ اِلَّا کَثُرَ فِیْہِمُ الْمَوْتُ وَلَا نَقَصَ قَوْمٌ الْمِکْیَالَ
وَالْمِیْزَانَ اِلَّا قُطِعَ عَنْہُمُ الرِّزْقُ وَلَا حَکَمَ قَوْمٌ بِغَیْرِ الْحَقِّ اِلَّا فَشَا فِیْہِمُ الدَّمُ وَلَا خَتَرَ قَوْمٌ بِالْعَہْدِ اِلَّا سُلِّطَ عَلَیْہِمُ
الْعَدُوُّ ترجمہ عبد اللہ بن عباس نے کہا جو قوم غنیمت کے مال مین چوری کرتی ہے اونکے دل بودے ہوجاتے مین اور جس
قوم مین زنا زیادہ ہوجاتی ہے انمین موت بھی بہت ہوجاتی ہے اور جو قوم ناپ تول مین کمی کرتی ہے اونکی روزی
بند ہوجاتی ہے اور جو قوم ناحق فیصلہ کرتی ہے ان مین خون زیادہ ہوجاتا ہے اور جو قوم عہد توڑتی ہے اسپر دشمن
غالب ہوجاتا ہے **ف** طحاوی نے اس حدیث کو ابن عباس سے مرفوعًا بیان کیا اُس مین یہ ہے کہ جو قوم زکوۃ روکتی
ہے اوسپے بارش رکجاتی ہے **اَلشُّہَدَآءُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ** شہادت کا بیان عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رض
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوَدِدْتُ اَنِّیْ اُقَاتِلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَاُقْتَلُ
ثُمَّ اُحْیٰی فَاُقْتَلُ ثُمَّ اُحْیٰی فَاُقْتَلُ فَکَانَ اَبُوْ ہُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ ثَلَاثًا اَشْہَدُ لِلّٰہِ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے
کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے مینے چاہی یہ بات کہ اللہ کی راہ مین لڑون
پہر قتل کیا جاؤن پہر جلایا جاؤن پہر قتل کیا جاؤن پہر جلایا جاؤن پہر قتل کیا جاؤن ابو ہریرہ کہتے تھے یہ
بات تین بار گواہی دیتا ہون مین اس بات کی کہ حضرت نے ایسا ہی فرمایا عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَضْحَکُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِلٰی رَجُلَیْنِ یَقْتُلُ اَحَدُہُمَا الْاٰخَرَ کِلَاہُمَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ
یُقَاتِلُ ہٰذَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَیُقْتَلُ ثُمَّ یَتُوْبُ اللّٰہُ عَلَی الْقَاتِلِ فَیُقَاتِلُ فَیُسْتَشْہَدُ ترجمہ ابو ہریرہ سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہنسے گا اللہ قیامت کے دن دو شخصون پر کہ ایک دوسرے کا قاتل ہوگا
اور دونو جنت مین جاوینگے - ایک شخص نے جہاد کیا اللہ کی راہ مین اور مارا گیا بعد اوسکے مارنیوالے پر اللہ
نے رحم کیا وہ مسلمان ہوا اور جہاد کیا اور شہید ہوا عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ
وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا یُکْلَمُ اَحَدٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِمَنْ یُّکْلَمُ فِیْ سَبِیْلِہٖ اِلَّا جَآءَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ
وَجُرْحُہٗ یَثْعَبُ دَمًا اللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ وَالرِّیْحُ رِیْحُ الْمِسْکِ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اوس شخص کی جسکے قبضے مین میری جان ہے نہین زخمی ہوگا کوئی شخص اللہ کی راہ مین اور
اللہ خوب جانتا ہے اوسکو جو زخمی ہوتا ہے اسکی راہ مین مگر آویگا دن قیامت کے اور اسکے زخم سے خون جاری
ہوگا رنگ خون کا ہوگا اور خوشبو مشک کی ہو عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ کَانَ یَقُوْلُ اَللّٰہُمَّ
لَا تَجْعَلْ قَتْلِیْ بِیَدِ رَجُلٍ صَلّٰی لَکَ سَجْدَۃً وَّاحِدَۃً یُّحَاجُّنِیْ بِہَا عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ترجمہ زید بن اسلم سے روایت
ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب فرماتے تھے اے پروردگار مت قتل کروائیو مجھکو اوس شخص کے ہاتھ سے جس نے

شہیدون کا بیان

تجہ کو ایک سجدہ بھی کیا ہو اس سجدہ کی وجہ سے قیامت کے دن تیرے سامنے مجہ سے جہگڑے **ف** مقصود حضرت عمر کا یہ تہا
کہ قاتل اونکا کافر ہو جو ہمیشہ جہنم مین رہے یہ دعا قبول ہوئی ابو لولو مجوسی کے ہاتہ سے آپ شہید ہوئے **عن** ابی قتادۃ
الانصاری انہ قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ان قتلت
فی سبیل اللہ صابرا محتسبا مقبلا غیر مدبر ایکفر اللہ عنی خطایای فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نعم فلما ادبر الرجل ناداہ او امر بہ فنودی لہ فقال لہ رسول اللہ کیف قلت فاعاد علیہ
قولہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم الا الدین کذلک قال لی جبریل **ترجمہ** ابو قتادہ
انصاری سے روایت ہے کہ ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ یا رسول اللہ اگر قتل کیا جاؤن
مین اللہ کی راہ مین جس حال مین کہ مین صبر کرنے والا ہون مخلص ہون منہ سامنے رکہنے والا ہون نہ پیٹہ موڑنے
والا کیا بخشدے گا اللہ گناہ میرے فرمایا آپنے ہان جب وہ شخص پیٹہ موڑ کر چلا آپنے اوسکو پہر پکارا یا بلکوایا
پہر فرمایا آپ نے کس طرح کہا تو نے اس نے پہر وہی کہا آپنے فرمایا کہ ہان مگر قرض ایسا ہی کہا مجہ سے جبرئیل
علیہ السلام نے **ف** کیونکہ قرض حقوق الناس مین ہے اور حقوق الناس بدون ادا کیے ہوئے یا معاف کروائے
ہوئے ساقط نہین ہوتے **عن** ابی النضر مولی عمر بن عبید اللہ انہ بلغہ ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال لشہداء احد ہؤلاء اشہد علیہم فقال ابو بکر الصدیق یا رسول اللہ السنا
باخوانہم اسلمنا کما اسلموا وجاہدنا کما جاہدوا فقال رسول اللہ بلی ولکن لا ادری ما تحدثون
بعدی قال فبکی ابو بکر ثم بکی ثم قال ائنا لکائنون بعدک **ترجمہ** ابو النضر سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد کے شہیدون کے لیے فرمایا یہ وہ لوگ ہین جنکا مین گواہ ہون **ف** یعنی انکی سعی
اور کوشش اور صبر پر اور صحت ایمان پر قیامت کے دن مین گواہی دون گا۔ جنگ احد مین ستر مسلمان شہید ہوئے
بعض انمین سے ایسے تہے جنہون نے نو بیٹیان چہوڑین اور خوشی سے شہید ہوئے بعضون نے کہجورین ہاتہ
سے پہینک دین بعضون نے یہ آرزو کی کہ ہم پہر لوٹ کر گہر کو نہ جاوین بعضون کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بڑہاپے
کی وجہ سے چہوڑ گئے مگر وہ شہادت کی آرزو مین چلے آئے **ف** حضرت ابو بکر صدیق نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم انکے
بہائی نہین ہین مسلمان ہوئے ہم جیسے وہ مسلمان ہوئے اور جہاد کیا ہمنے جیسے اونہون نے جہاد کیا آپ نے
فرمایا ہان مگر مجہے معلوم نہین کہ بعد میرے کیا کرو گے تو رونے لگے اور فرمایا کیا ہم زندہ رہین گے بعد آپ کے
عن یحیی بن سعید قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالسا وقبر یحفر فی المدینۃ
فاطلع رجل فی القبر فقال بئس مضجع المومن فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بئس ما قلت
فقال الرجل انی لم ارد ہذا یا رسول اللہ انما اردت القتل فی سبیل اللہ فقال رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مِثْلَ لِلْقَتْلِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا عَلَى الْاَرْضِ بُقْعَةٌ هِيَ اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ يَكُوْنَ قَبْرِيْ بِهَا
مِنْهَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ **ترجمہ** یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے اور قبر کھد رہی تھی مدینہ میں
ایک شخص قبر کو دیکھکر بولا کیا بری جگہ ہے مسلمان کی آپنے فرمایا بری بات کہی تونے وہ شخص بولا یا رسول اللہ
میرا مطلب یہ تھا کہ اللہ کی راہ میں قتل ہونا اس سے بہتر ہے آپنے فرمایا بیشک اللہ کی راہ میں قتل ہونیکی برابر
کوئی چیز نہیں مگر ساری زمین میں کوئی ٹکڑا ایسا نہیں کہ میں اپنی قبر وہان ہونا پسند کرتا ہون مدینہ سے تین بار
آپنے یہ ارشاد فرمایا **ف** یہ حدیث بھی ایک دلیل ہے اس بات کی کہ مدینہ مکہ سے بہتر ہے موت کو حصین **عن**
زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ شَهَادَةً فِيْ سَبِيْلِكَ وَوَفَاةً بِبَلَدِ رَسُوْلِكَ
ترجمہ زید بن اسلم سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب فرمایا کرتے تھے اے پروردگار میں چاہتا ہون کہ شہید
ہون تیری راہ میں اور مرون تیرے رسول کے شہر میں **ف** جب حضرت عمر نے یہ دعا مانگی تو لوگون کو تعجب ہوا
کہ یہ دونون باتین کیسے ہوسکتی ہین اسلیے کہ مدینہ مین سب مسلمان ہین وہان جہاد نہین ہوسکتا مگر اللہ جل
جلالہ نے دعا حضرت عمر کی قبول کی مدینہ مین آپ شہید ہوئے وہین دفن ہوئے **عن** يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ
اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَقُوْلُ كَرَمُ الْمُؤْمِنِ تَقْوٰهُ وَدِيْنُهُ حَسَبُهُ وَمُرُوْءَتُهُ خُلُقُهُ وَالْجُرْاَةُ وَالْجُبْنُ
غَرَائِزُ يَضَعُهَا اللّٰهُ حَيْثُ يَشَاءُ فَالْجَبَانُ يَفِرُّ عَنْ اَبِيْهِ وَاُمِّهِ وَالْجَرِيْءُ يُقَاتِلُ مَنْ لَا يَؤُبُ بِهِ اِلٰى رَحْلِهِ
وَالْقَتْلُ حَتْفٌ مِنَ الْحُتُوْفِ وَالشَّهِيْدُ مَنِ احْتَسَبَ نَفْسَهُ عَلَى اللّٰهِ **ترجمہ** یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت
عمر بن الخطاب فرمایا کرتے تھے عزت مومن کی تقوی میں ہے اور دین اسکی شرافت ہے اور مروت اوسکا خلق ہے اور
بہادری اور نامردی دونو خلقی صفتین ہین جس شخص مین اللہ چاہتا ہے ان صفتون کو رکھتا ہے تو نامرد اپنے
ماں باپ کو چھوڑکر بھاگ جاتا ہے اور بہادر اس شخص سے لڑتا ہے جسکو جانتا ہے کہ گھر تک نہ جانے دیگا **ف**
یعنے اسکے مقابلے مین گھر جانا نصیب ہوگا مین مرنا ہوگا بعضون نے اس عبارت کے یہ معنے کیے ہین کہ نامرد
اپنے ماں باپ کو جنکا تراحق ہے دشمن کے مقابلہ مین چھوڑکر بھاگ جاتا ہے اور بہادر اوس شخص کے ساتھ ہوکر لڑتا ہے
جس سے یہ توقع نہ ہو کہ اسکا کچھ مال لیکر گھر مین آوے گا **ف** اور قتل ایک موت ہے موتون مین سے **ف** جیسے
آدمی بیماری وغیرہ سے مرجاتا ہے بچ نہین سکتا ویسا ہی قتل کو بھی سمجھنا چاہیے **ف** اور شہید وہ ہے جو اپنی
جان خوشی سے اللہ کے سپرد کردے **اَلْعَمَلُ فِيْ غُسْلِ الشُّهَدَاءِ** یعنے شہید کو غسل دینے کے بیان مین
عن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ غُسِّلَ وَكُفِّنَ وَصُلِّيَ عَلَيْهِ وَكَانَ شَهِيْدًا يَرْحَمُهُ اللّٰهُ **ترجمہ**
عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عمر غسل دیے گئے اور کفن پہنائے گئے اور نماز جنازے کی اونپر پڑھی گئی
حالانکہ وہ شہید تھے **امام مالک** کو پہونچا اہل علم سے وہ کہتے تھے کہ شہیدون کو نہ غسل دینا چاہیے نہ اون پر

نماز پڑھنا چاہیے بلکہ جن کپڑون مین شہید ہوئے ہون اونہین کپڑون مین دفن کردینا چاہیے **ف** اختلاف ہے کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے احد کے شہیدون پر نماز پڑہی یا نہین بعض روایات مین ہے کہ نماز پڑھی ہے اور بعض مین یہ ہے کہ نہین پڑہی
صرف دعا کی کہا مالک نے یہ طریقہ اون شہیدون مین ہے جو معرکہ مین قتل کیے جاوین اور وہین مرجاوین اور جو معرکہ
سے زندہ اوٹھا کر لایا جاوے پہر کچہ جی کر مرجاوے تو اسکو غسل دیا جاوے اور اسپر نماز پڑہی جاوے جیسے حضرت
عمر پر کیا گیا **ف** حضرت عمر بعد زخمی ہونے کے تین دن جیے **مَا يُكْرَهُ مِنَ الشَّيْءِ يُجْعَلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ**

عن يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَحْمِلُ فِي الْعَامِ الْوَاحِدِ عَلَى أَرْبَعِينَ أَلْفَ بَعِيرٍ
يَحْمِلُ الرَّجُلَ إِلَى الشَّامِ عَلَى بَعِيرٍ وَيَحْمِلُ الرَّجُلَيْنِ إِلَى الْعِرَاقِ عَلَى بَعِيرٍ فَجَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ
فَقَالَ احْمِلْنِي وَسُحَيْمًا فَقَالَ لَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ نَشَدْتُكَ بِاللَّهِ أَسُحَيْمٌ زِقٌّ قَالَ نَعَمْ **ترجمہ** یحیی بن سعید سے
روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب ایک سال مین چالیس ہزار اونٹ بہیجتے تہے شام کی جانب والون کو فی آدمی ایک اونٹ دیتے اور عراق کو جانیوالون کو دو آدمی میں
ایک اونٹ دیتے ایک شخص عراق کا رہنے والا آیا اور حضرت عمر سے بولا کہ مجہکو اور سحیم کو ایک اونٹ دیجیے حضرت عمر نے فرمایا
مین تجہکو قسم دیتا ہون خدا کی سحیم سے مراد تیری مشک ہے وہ بولا ہان **ف** پہلے اس شخص نے اسطرح سے کہا کہ
حضرت عمر کو معلوم ہو سحیم کوئی شخص ہے پہر آپ سمجھ گئے کہ سحیم سے مشک مراد ہے **اَلتَّرْغِيبُ فِي الْجِهَادِ** جہاد
کی فضیلت کا بیان **عن** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَهَبَ إِلَى قُبَاءٍ
يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُهُ وَكَانَتْ أُمُّ حَرَامٍ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَأَطْعَمَتْهُ وَجَلَسَتْ تَفْلِي رَأْسَهُ فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي
سَبِيلِ اللَّهِ يَرْكَبُونَ ثَبَجَ هَذَا الْبَحْرِ مُلُوكًا عَلَى الْأَسِرَّةِ أَوْ مِثْلَ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ يَشُكُّ إِسْحَاقُ قَالَ فَقُلْتُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يُضْحِكُكَ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ مُلُوكًا عَلَى الْأَسِرَّةِ أَوْ مِثْلَ
الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ كَمَا قَالَ فِي الْأُولَى قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ أَنْتِ
مِنَ الْأَوَّلِينَ قَالَ فَرَكِبَتِ الْبَحْرَ فِي زَمَانِ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِينَ
خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد قبا کو جاتے تو ام
حرام بنت ملحان (خالہ انس بن مالک کی) کے گہر مین آپ تشریف لیجاتے وہ آپ کو کہانا کہلاتین اور وہ اس زمانے
مین عبادہ بن صامت کے نکاح مین تہین ایک روز آپ انکے گہر مین گئے اونہون نے آپ کو کہانا کہلایا اور بیٹہ کر آپکے
سر کے بال دیکہنے لگین آپ سو گئے **ف** ام حرام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی والد یا جد امجد کی خالہ تہین یا آپ

کی خالہ رضاعی تہین یہ حال آپ کی محرم تہین بعضون نے کہا کہ آپ کی محرم نہ تہین لو آپ کو خاص ہی عورت سے خلوت
کرنا درست تہا کیونکہ آپ معصوم تہے بعضون نے کہا کہ اس حدیث سے خلوت معلوم نہین ہوتی شاید انکا لڑکا یا
خاوند بہی اسوقت موجود ہوتا ہو **ف** پہر آپ جاگے ہنستے ہوے ام حرام نے پوچہا آپ کیون ہنستے ہین یا رسول
اللہ آپنے فرمایا کچہ لوگ میری امت کے پیش کیے گئے میرے اوپر جو خدا کی راہ مین جہاد کے لیے سوار ہو رہے تہے
بیچ دریا مین جیسے بادشاہ تخت پر سوار ہوتے ہین ام حرام نے کہا یا رسول اللہ آپ دعا کیجیے کہ اللہ جل جلالہ
مجہکو بہی ان مین سے کرے آپنے دعا کی پہر آپ سر رکہکے سو گئے پہر جاگے ہنستے ہوے ام حرام نے پوچہا یا رسول اللہ
آپ کیون ہنستے ہین آپنے فرمایا کچہ لوگ میری امت کے پیش کیے گئے میرے اوپر جو خدا کی راہ مین جہاد کو جاتے
تہے جیسے بادشاہ تخت پر ہوتے ہین ام حرام نے کہا یا رسول اللہ آپ دعا کیجیے کہ اللہ جل جلالہ مجہکو بہی ان مین سے
کرے آپنے فرمایا تو پہلے لوگون مین سے ہو چکی **ف** یہ پیشین گوی آپ کی سچ ہوی حضرت عثمان کی خلافت
مین معاویہ لشکر کے سردار ہوکر کفار روم سے لڑنیکو دریا مین سوار ہوکر گئے **ت** ام حرام معاویہ کے ساتہہ دریا میں
سوار ہوئین جب دریا سے نکلین تو جانور پر سے گر کر مر گئین **ف** یہ پہلا جہاد تہا جو مسلمانون نے دریا مین کیا
دوسرا جہاد قسطنطنیہ پر معاویہ کے زمانہ مین ہوا اس مین لشکر کا سردار یزید بن معاویہ تہا اس حدیث سے حضرت معاویہ
کی بڑی تعریف ثابت ہوی بلکہ یزید کی بہی اور صحیح بخاری کی حدیث مین پہلی جماعت کے حق مین لفظ اوجبوا اور
دوسری جماعت کے حق مین لفظ مغفور لہم آیا ہے جس سے اور زیادہ فضیلت ثابت ہوتی ہے یہ حدیث دلیل قوی
ہے ایمان حسن خاتمہ معاویہ و یزید پر پس لعنت انپر ہرگز نہ چاہیے یہی مذہب ہے محققین اہل سنت و جماعت کا گو
بعض اعمال ایسے ان سے صادر ہوے ہون کیونکہ اہلسنت کے نزدیک عصمت خاصہ حضرات انبیا علیہم السلام
کا ہے صحابہ اور تابعین ہرگز معصوم نہین مگر فضلاً عن غیرہم با لجملہ جسکے مغفور ہونے کی خبر مخبر صادق نے دی ہے
اوسکو کافر و ملعون کہنا ناجائز ہے **عن** اَبِی هُرَیرَۃَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا اَنْ
اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَحْبَبْتُ اَنْ لَّا اَتَخَلَّفَ عَنْ سَرِیَّۃٍ تَخْرُجُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَلٰکِنْ لَّا اَجِدُ مَا اَحْمِلُهُمْ عَلَیْهِ
وَلَا یَجِدُوْنَ مَا یَتَحَمَّلُوْنَ عَلَیْهِ فَیَخْرُجُوْنَ وَیَشُقُّ عَلَیْهِمْ اَنْ یَّتَخَلَّفُوْا بَعْدِیْ فَوَدِدْتُّ اَنِّیْ اُقَاتِلُ فِیْ سَبِیْلِ
اللّٰهِ فَاُقْتَلُ ثُمَّ اُحْیٰی فَاُقْتَلُ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر میری امت پر
شاق نہ ہوتا تو مین کسی لشکر کا جو اللہ کی راہ مین نکلتا ہے ساتہہ نہ چہوڑتا **ف** یعنے جب کچہ لوگ جہاد کو جاتے
تو مین بہی ساتہہ جاتا **ت** مگر نہ میرے پاس اسقدر سواریان ہین کہ سب لوگون کو اسپر سوار کرون نہ انکے پاس اتنی
سواریان ہین کہ وہ سب سوار ہوکر نکلین اگر مین اکیلا جاؤن تو انکو میرا چہوڑنا شاق ہوتا ہے مین تو یہ چاہتا ہون
کہ اللہ کی راہ مین لڑون اور مارا جاؤن پہر جلایا جاؤن پہر مارا جاؤن پہر جلایا جاؤن پہر مارا جاؤن **عن**

يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَأْتِينِي بِخَبَرِ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ
الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَذَهَبَ الرَّجُلُ يَطُوفُ بَيْنَ الْقَتْلَى فَقَالَ لَهُ سَعْدُ بْنُ الرَّبِيعِ
مَا شَأْنُكَ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ بَعَثَنِي إِلَيْكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِآتِيَهُ بِخَبَرِكَ قَالَ فَاذْهَبْ إِلَيْهِ
فَأَقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ وَأَخْبِرْهُ أَنِّي قَدْ طُعِنْتُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ طَعْنَةً وَأَنِّي قَدْ أُنْفِذَتْ مَقَاتِلِي وَأَخْبِرْ قَوْمَكَ
أَنَّهُ لَا عُذْرَ لَهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ إِنْ قُتِلَ رَسُولُ اللّٰهِ وَوَاحِدٌ مِنْهُمْ حَيٌّ ترجمہ یحیے بن سعید سے روایت ہی کہ جنگ احد
کے روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون خبر لا کر دیتا ہے مجہکو سعد بن ربیع انصاری کی ایک شخص نے
کہا یا رسول اللہ مین دوان کا ف وہ شخص ابی بن کعب تہے آپ نے فرمایا تم جاکر دیکہو سعد بن ربیع زندہ
ہین یا مردہ اگر زندہ ہون تو میرا اسلام لیکے کہو اور میری طرف سے یہ کہو کہ تم اپنے تئین کس حال مین پاتے ہو ف
وہ جاکر لاشون مین ڈہونڈنے لگا ف کئی بار سعد کا نام لیکر پکارا انہین سے جواب نہ آیا پہر اونہون نے
یہ کہکر پکارا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو بہیجا ہے اسلیے کہ مین سعد کی خبر لا دون ف سعد نے
کہا کہ کیا کام ہے اوس شخص نے کہا مجہکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہاری خبر لینے کو بہیجا ہے
ف کہ تم زندہ ہو یا مردہ اونہون نے کہا میرا شمار مردون مین ہے ف کہا کہ تم جاؤ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے پاس اور میرا اسلام عرض کرو اور کہو کہ مجہے بارہ زخم برچہون کے لگے مین ف زید بن
ثابت کی روایت مین ہے کہ انکو ستر زخم برچہون اور تلوارون اور تیرون کے لگے تہے واقدی کی روایت مین
ہے اونہون نے یہ بہی کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہو اللہ پاک آپ کو جزا دے خیر دے مجہے جنت
کی خوشبو آرہی ہے ف اور میرے زخم کاری ہین اور اپنی قوم سے کہو کہ اللہ جل جلالہ کے سامنے تمہارا
کوئی عذر قبول نہ ہوگا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہوئے اور تم مین سے ایک بہی زندہ رہا عن
يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَغَّبَ فِي الْجِهَادِ وَذَكَرَ الْجَنَّةَ وَرَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ
يَأْكُلُ تَمَرَاتٍ فِي يَدِهِ فَقَالَ إِنِّي لَحَرِيصٌ عَلَى الدُّنْيَا إِنْ جَلَسْتُ حَتَّى أَفْرُغَ مِنْهُنَّ فَرَمَى مَا فِي يَدِهِ
فَحَمَلَ سَيْفَهُ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ ترجمہ یحیے بن سعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رغبت دلائی
جہاد مین (بدر کے روز) اور بیان کیا جنت کا حال ف آپ نے فرمایا مستعد ہو جاؤ اوس جنت کے واسطے
جسکا عرض آسمانون اور زمین کے برابر ہے عمیر بن حمام نے کہا یا رسول اللہ جنت اتنا بڑا باغ ہے آپ نے
فرمایا ہان عمیر نے کہا واہ واہ حضرت نے فرمایا تو نے واہ واہ کیون کہا عمیر نے کہا قسم خدا کی یا رسول اللہ مینے
اس آرزو سے کہا کہ مین بہی اس باغ کے لوگون مین سے ہو جاؤن آپ نے فرمایا تو بہی ان مین سے ہے
ف اتنے مین ایک شخص انصاری (وہی عمیر بن الحمام) کہجورین ہاتہ مین لیے ہوئے کہا رہا تہا وہ بولا

مجھے بڑی حرص ہے دنیا کی اگر مین بیٹھا رہون اس انتظار مین کہ کھجورین کہالون پہر کھجورین پہینک دین اور تلوار اٹھا کر لڑائی شروع کی اور شہید ہوا عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّهُ قَالَ الْغَزْوُ غَزْوَانِ فَغَزْوٌ تُنْفَقُ فِيْهِ الْكَرِيْمَةُ وَيُيَاسَرُ فِيْهِ الشَّرِيْكُ وَيُطَاعُ فِيْهِ ذُو الْاَمْرِ وَيُجْتَنَبُ فِيْهِ الْفَسَادُ فَذٰلِكَ الْغَزْوُ خَيْرٌ كُلُّهٗ وَغَزْوٌ لَا تُنْفَقُ فِيْهِ الْكَرِيْمَةُ وَلَا يُيَاسَرُ فِيْهِ الشَّرِيْكُ وَلَا يُطَاعُ فِيْهِ ذُو الْاَمْرِ وَلَا يُجْتَنَبُ فِيْهِ الْفَسَادُ فَذٰلِكَ الْغَزْوُ لَا يَرْجِعُ صَاحِبُهٗ كَفَافًا ترجمہ یحیی بن سعید سے روایت ہے کہ معاذ بن جبل نے کہا جہاد دو قسم کے ہین ایک وہ جہاد جس مین عمدہ سے عمدہ مال صرف کیا جاتا ہے اور رفیق کے ساتھ محبت کی جاتی ہے اور افسر کے اطاعت کیجاتی ہے اور فساد سے پرہیز رہتا ہے یہ جہاد سب کا سب ثواب ہے دوسرا ایک وہ جہاد ہے جسمین اچھا مال صرف نہین کیا جاتا اور رفیق سے محبت نہین ہوتی اور افسر کی نافرمانی ہوتی ہے اور فساد سے پرہیز نہین ہوتا یہ جہاد ایسا ہے اسمین جو کوئی جاوے ثواب تو کیا خالی لوٹ آنا مشکل ہے **ف** یعنے ایسے جہاد مین اگر گناہ سے بچ جاوے تو بہی غنیمت ہے ثواب کا کیا ذکر

مَا جَاءَ فِي الْخَيْلِ وَالْمُسَابَقَةِ بَيْنَهَا وَالنَّفَقَةِ فِي الْغَزْوِ

گھوڑون کا اور گھوڑ دوڑ کا بیان اور جہاد مین صرف کرنیکا بیان عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑونکی پیشانی مین بہتری اور برکت بندہی ہوئی ہے قیامت تک **ف** کیونکہ گھوڑا ذریعہ ہے جہاد کا اور اشرف ہے اسیوجہ سے تمام حیوانات مین عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِيْ قَدْ اُضْمِرَتْ مِنَ الْحَفْيَاءِ وَكَانَ اَمَدُهَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِيْ لَمْ تُضْمَرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ اِلٰى مَسْجِدِ بَنِيْ زُرَيْقٍ وَاَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ مِمَّنْ سَابَقَ بِهَا ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شرط لگائی آگے بڑہنے کی اون گھوڑون مین جو تیار کیئے گئے تہے گھوڑ دوڑ کے لیے حفیا سے (ایک مقام ہے باہر مدینہ کے) ثنیہ الوداع تک (پانچ میل ہے حفیا سے) اور جو گھوڑے تیار نہین کیے گئے تہے انکی حد ثنیہ الوداع سے مسجد بنی زریق تک (ایک میل ہے) مقرر کی عبد اللہ بن عمر بہی گھوڑ دوڑ مین شریک تہے عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ لَيْسَ بِرِهَانِ الْخَيْلِ بَاْسٌ اِذَا اُدْخِلَ فِيْهَا مُحَلِّلٌ فَاِنْ سَبَقَ اَخَذَ السَّبَقَ وَاِنْ سُبِقَ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ شَيْءٌ ترجمہ یحیی بن سعید سے روایت ہے کہ سعید بن المسیب کہتے تہے گھوڑ دوڑ کی شرط مین کچہ قباحت نہین ہے جب دو شخصون کے بیچ مین ایک اور شخص آجاوے اگر وہ آگے بڑہجاوے تو شرط کا روپیہ لے لے اور جب پیچہے رہجاوے کچہ نہ دیوے **ف** گھوڑ دوڑ مین دو آدمیون کا اس طرح پر شرط لگانا کہ جو اُن مین سے آگے بڑہجائیگا وہ روپیہ شرط کا لیگا اور جو پیچہے رہجائیگا وہ دیگا اتفاقاً ممنوع ہے اور یکطرفہ شرط کرنا یا مفت گھوڑ دوڑ کرنا اتفاقاً جائز ہے اگر دو آدمی دونون طرف سے شرط لگا کر گھوڑ دوڑ

ف گھوڑون کا اور گھوڑ دوڑ کا بیان اور جہاد مین صرف کرنیکا بیان

کرین تو اوسکے علت کی یہ صورت ہے کہ ایک تیسرے شخص کو شریک کر لین جسکو محلل کہتے ہین اگر یہ محلل آگے بڑہ جاویگا تو دونون سے شرط کا روپیہ لیگا اور جو پیچھے رہجائیگا تو محلل کو کچھ دینا نہ ہوگا مگر ان دونون آدمیون مین سے جو کوئی آگے بڑہیگا وہ اپنی شرط کا روپیہ دوسرے سے لیگا **عن** یحیی بن سعید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای وھو یمسح وجہ فرسہ بردائہ فسئل عن ذلک فقال انی عوتبت اللیلۃ فی الخیل **ترجمہ** یحیی بن سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگون نے دیکھا کہ اپنے گھوڑیکا مونہ چادر سے پونچھتے ہین لوگون نے اسکا سبب پوچھا آپنے فرمایا کہ رات مجھپر عتاب ہوا گھوڑیکی خبر نہ لینے پر **عن** انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین خرج الی خیبر اتاھا لیلا وکان اذا اتی قوما بلیل لم یغر حتی یصبح فخرجت یھود بمساحیھم ومکاتلھم فلما راوہ قالوا محمد واللہ محمد والخمیس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ اکبر خربت خیبر انا اذا نزلنا بساحۃ قوم فساء صباح المنذرین **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب چلے خیبر کو پہونچے وہان رات کو اور آپ جب کسی قوم پر رات کو پہونچتے تو جنگ شروع نہ کرتے یہانتک کہ صبح ہو جب صبح ہوئی تو خیبر کے یہودی اپنی کودالین اور زنبیلین لیکر نکلے جب اونہون نے حضرت کو دیکھا تو کہنے لگے قسم ہے خدا کی محمد ہین اور پورا لشکر اونکے ساتھ ہے **ف** پورا لشکر وہ ہے جسمین میمنہ اور میسرہ اور مقدمہ اور قلب اور جناح ہو **ت** تو فرمایا آپنے اللہ اکبر خراب ہوا خیبر انا اذا نزلنا بساحۃ قوم فساء صباح المنذرین **ف** یعنے جب اترے ہم کسی قوم کے سامنے پس بری ہوئی صبح ڈرائے گیونکی آپنے یہودیون کے ہاتھ مین کدالین دیکھکر فال نیک لی اس امر کی کہ خیبر تباہ ہوجایگا کیونکہ کدال کھودنیکا آلہ ہے بعضون نے کہا خیبر کے نام سے خرابی نکالی آپنے **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من انفق زوجین فی سبیل اللہ نودی فی الجنۃ یا عبد اللہ ھذا خیر فمن کان من اھل الصلوۃ دعی من باب الصلوۃ ومن کان من اھل الجھاد دعی من باب الجھاد ومن کان من اھل الصدقۃ دعی من باب الصدقۃ ومن کان من اھل الصیام دعی من باب الریان فقال ابو بکر الصدیق یا رسول اللہ ما علی من تدعی من ھذہ الابواب من ضرورۃ فھل یدعی احد من ھذہ الابواب کلھا قال نعم وارجو ان تکون منھم **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایک جوڑا مثلا دو اونٹ یا دو بکریان یا دو روپیہ اصرف کرے اللہ کی راہ مین تو قیامت کے روز جنت کے دروازہ پر پکارا جاویگا اے بندہ اللہ کے یہ خیر ہے تو جو شخص نمازی ہوگا وہ نماز کے دروازے سے بلایا جاویگا جو شخص جہادی ہوگا وہ شخص جہاد کے دروازے سے بلایا جاویگا جو شخص صدقہ دینے والا ہوگا وہ صدقہ کے دروازے سے بلایا جاویگا جو شخص روزے بہت رکھیگا وہ باب الریان سے بلایا جاویگا

حضرت ابوبکر صدیق نے کہا یا رسول اللہ جو شخص کسی ایک دروازے سے بلایا جاوے اوسکو کچھ حرج نہ ہوگی مگر کوئی ایسا بھی ہوگا جو سب دروازون سے بلایا جاوے آپ نے فرمایا ہان اور مجھے امید ہی کہ تم ان مین سے ہوگے **ف** یعنے ان لوگون مین سے جو سب دروازون سے بلائے جاوینگے

اِحْرَازُ مَنْ اَسْلَمَ مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ اَرْضَهٗ ذمیون مین سے جو کوئی مسلمان ہوجاوے اوسکی زمین کا بیان **ف** ذمی اس کافر کو کہتے ہین جو دار الاسلام مین رہتا ہے اور اس سے جزیہ لیا جاتا ہے **سوال** ہوا امام مالک سے کہ اگر امام نے کسی قوم پر کافرون کے جزیہ مقرر کیا اون کافرون مین سے کوئی شخص مسلمان ہوگیا تو اسکی زمین اور جائداد اوسی کو ملیگی یا مسلمانون کے ملک ہوجاویگی امام مالک نے جواب دیا کہ اس مین دو صورتین ہین اگر وہ کافر صلح کرکے خوشی سے بدون جنگ کے جزیہ پر راضی ہوگئے ہین اون مین سے جو کوئی مسلمان ہوگا اوسکی زمین اور جائداد اوسی کو ملیگی اگر وہ کفار جنگ سے تلوار کے زور سے مطیع ہوئے ہون تو اون کے زمین اور جائداد مسلمانون کی ملک ہوجاویگی اگرچہ کوئی اُنمین سے مسلمان ہوجاوے

اَلدَّفْنُ فِیْ قَبْرٍ وَّاحِدٍ مِّنْ ضَرُوْرَةٍ وَّ اِنْفَاذِ اَبِیْ بَکْرٍ عِدَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ وَفَاتِهٖ دو آدمیون یا زیادہ کو ایک قبر مین دفن کرنیکا بیان اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وعدے کا بعد آپکی وفات کے ابوبکر کو وفا کرنیکا بیان

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ صَعْصَعَةَ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عَمْرَو بْنَ الْجَمُوْحِ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو الْاَنْصَارِیَّیْنِ ثُمَّ السَّلَمِیَّیْنِ کَانَا قَدْ حَفَرَ السَّیْلُ قَبْرَهُمَا وَکَانَ قَبْرُهُمَا مِمَّا یَلِی السَّیْلَ وَکَانَا فِیْ قَبْرٍ وَّاحِدٍ وَّهُمَا مِمَّنِ اسْتُشْهِدَ یَوْمَ اُحُدٍ فَحُفِرَ عَنْهُمَا لِیُغَیَّرَا مِنْ مَّکَانِهِمَا فَوُجِدَا لَمْ یَتَغَیَّرَا کَاَنَّهُمَا مَاتَا بِالْاَمْسِ وَکَانَ اَحَدُهُمَا قَدْ جُرِحَ فَوَضَعَ یَدَهٗ عَلٰی جُرْحِهٖ فَدُفِنَ وَهُوَ کَذٰلِكَ فَاُمِیْطَتْ یَدُهٗ عَنْ جُرْحِهٖ ثُمَّ اُرْسِلَتْ فَرَجَعَتْ کَمَا کَانَتْ وَکَانَ بَیْنَ اُحُدٍ وَّبَیْنَ یَوْمِ حُفِرَ عَنْهُمَا سِتٌّ وَّاَرْبَعُوْنَ سَنَةً **ترجمہ** عبد الرحمن بن ابی صعصعہ سے روایت ہی کہ عمرو بن الجموح اور عبد اللہ بن عمرو انصاری سلمی جو شہید ہوئے تھے جنگ احد مین انکی قبر کو پانیکی بہاؤ نے اوکھیڑ دیا تہا اور قبر انکی بہاؤ کے نزدیک تہی اور دونون ایک ہی قبر مین تہے تو قبر کہودی گئی تاکہ لاش انکی نکالکر اور جگہہ دفن کرین دیکہا تو انکی لاشین ویسی ہی ہین جیسے وہ شہید ہوئے تہے گویا کل مرے ہین ان مین سے ایک شخصکو جب زخم لگا تہا تو اس نے ہاتہہ اپنے زخم پر رکہہ لیا تہا جب انکو دفن کرنے لگے تو ہاتہہ وہان سے ہٹایا پہر ہاتہہ وہین آلگا جب انکی لاشین کہودی ہین تو جنگ احد کو چہیالیس برس گذر چکے تہے کہا مالک نے اگر دو یا تین آدمی ایک قبر مین دفن کیے جاوین ضرورت کے سبب سے تو کچھ قباحت نہین ہے مگر جو سب مین بڑا ہو اوسکو قبلہ کے نزدیک رکہین **عَنْ** رَبِیْعَةَ بْنِ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ قَالَ قَدِمَ عَلٰی اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ مَالٌ مِّنَ الْبَحْرَیْنِ فَقَالَ مَنْ کَانَ لَهٗ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

ف ذمیون مین سے جو کوئی مسلمان ہوجاوے اوسکی زمین کا بیان

ف دو دو آدمیون یا زیادہ کو ایک قبر مین دفن کرنیکا بیان اور رسول اللہ صلعم کے وعدہ کو بعد وفات کے ابوبکر کو وفا کرنیکا بیان

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاْيٌ اَوْعِدَةٌ فَلْيَأْتِنَا فَجَاءَهُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَحَثَنَ لَهُ ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ ترجمہ ربیعہ بن ابی عبد الرحمن سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق کے پاس روپیہ آیا بحرین سے آپنے منادی کرائی کہ جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ دینے کا وعدہ کیا ہو وہ ہمارے پاس آوے پس آئے جابر بن عبد اللہ انصاری حضرت ابو بکر صدیق نے انکو تین لپ بھر کر دیے ف آنحضرت نے اپنی زندگی مین جابر بن عبد اللہ سے وعدہ کیا تھا کہ بحرین سے جب روپیہ آویگا تو تین لپ بھر کر تجھہ کو دونگا ابو بکر صدیق نے بعد آپکے وفات کے اوس وعدہ کو پورا کیا کمل کِتَابُ الْجِهَادِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ پوری ہوئی کتاب جہاد کی شکر خدا کا

كِتَابُ النُّذُوْرِ

کتاب نذرون کے بیان مین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مَا يَجِبُ مِنَ النُّذُوْرِ فِي الْمَشْيِ پیدل چلنے کی نذرون کا بیان **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اُمِّيْ قَدْ مَاتَتْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ وَلَمْ تَقْضِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْضِهِ عَنْهَا ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ سعد بن عبادہ نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ میری مان مر گئی اور اسپر ایک نذر واجب تھی اور نے اوسنین کی آپنے فرمایا تو ادا کر اوسکی طرف سے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَمَّتِهِ اَنَّهَا حَدَّثَتْهُ عَنْ جَدَّتِهِ اَنَّهَا كَانَتْ جَعَلَتْ عَلٰى نَفْسِهَا مَشْيًا اِلٰى مَسْجِدِ قُبَاءٍ فَمَاتَتْ وَلَمْ تَقْضِهِ فَاَفْتٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ اِبْنَتَهَا اَنْ تَمْشِيَ عَنْهَا ترجمہ عبد اللہ بن ابی بکر سے روایت ہے اونہون نے سنا اپنی پھوپھی سے اونہون نے بیان کیا کہ انکے دادی نے نذر کی مسجد قبا مین پیدل جانے کی پہر مر گئین اور اس نذر کو ادا نہین کیا تو عبد اللہ بن عباس نے انکے بیٹے کو حکم کیا کہ وہ انکی طرف سے اس نذر کو ادا کرین کہا مالک نے کوئی کسی کی طرف سے پیدل چلنے کی نذر ادا نکرے ف امام مالک کے نزدیک یہ نذر لازم نہین سو انکے پیدل جانے کے اور کہین پیدل جانیکی نذر کا پورا کرنا ضرور نہین ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبَةَ قَالَ قُلْتُ لِرَجُلٍ وَاَنَا يَوْمَئِذٍ حَدِيْثُ السِّنِّ مَا عَلَى الرَّجُلِ اَنْ يَقُوْلَ عَلَيَّ مَشْيٌ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ وَلَمْ يَقُلْ عَلَيَّ نَذْرُ مَشْيٍ فَقَالَ لِيْ رَجُلٌ هَلْ لَكَ اَنْ اُعْطِيَكَ هٰذَا الْجِرْوَ لِجِرْوِ قِثَّاءٍ فِيْ يَدِهِ وَتَقُوْلُ عَلَيَّ مَشْيٌ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ قَالَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقُلْتُهُ وَاَنَا يَوْمَئِذٍ حَدِيْثُ السِّنِّ ثُمَّ مَكَثْتُ حَتّٰى عَقَلْتُ فَقِيْلَ لِيْ اِنَّ عَلَيْكَ مَشْيًا فَجِئْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ فَسَاَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ عَلَيْكَ مَشْيٌ فَمَشَيْتُ ترجمہ عبد اللہ بن ابی حبیبہ سے روایت ہے کہ مین نے

کہا ایک شخص سے اور مین کم سن تہا کہ اگر کوئی شخص صرف اتنا ہی کہے کہ عَلَیَّ مَشْیٌ اِلَی بَیْتِ اللّٰہِ یعنے اوپر میرے پیدل
چلنا ہے بیت اللہ تک اور یہ نہین کہی کہ میرے اوپر نذر ہے پیدل چلنے کی بیت اللہ تک تو اوسپر کچہ لازم
نہین آتا وہ شخص مجہہ سے بولا کہ میرے ہاتہہ مین یہ لکڑی ہے تجہے دیتا ہون تو اتنا کہدے کہ میرے اوپر پیدل
چلنا ہے بیت اللہ تک مینے کہا ہان کہتا ہون تو مین نے کہدیا اور مین کم سن تہا پہر ٹہیر کر تہوڑی دیر مین مجہے
عقل آئی اور لوگون نے مجہہ سے کہا کہ تجہپر پیدل چلنا بیت اللہ تک واجب ہوا مین سعید بن المسیب پاس
آیا اور اُن سے پوچہا اونہون نے بہی کہا کہ تجہپر پیدل چلنا واجب ہوا بیت اللہ تک تو مین پیدل چلا بیت اللہ
تک کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہی حکم ہے **مَا جَاءَ فِی مَنْ نَذَرَ مَشْیًا اِلَی بَیْتِ اللّٰہِ** جو
شخص نذر کرے پیدل چلنے کی بیت اللہ تک اُسکا بیان **عَنْ** عُرْوَۃَ بْنِ اُذَیْنَۃَ اللَّیْثِیِّ اَنَّہٗ قَالَ خَرَجْتُ
مَعَ جَدَّۃٍ لِّیْ عَلَیْہَا مَشْیٌ اِلَی بَیْتِ اللّٰہِ حَتّٰی اِذَا کُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِیْقِ عَجَزَتْ فَاَرْسَلَتْ مَوْلًی لَّہَا یَسْئَلُ عَبْدَ اللّٰہِ
بْنَ عُمَرَ فَخَرَجْتُ مَعَہٗ فَسَاَلَ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ فَقَالَ لَہٗ عَبْدُ اللّٰہِ مُرْہَا فَلْتَرْکَبْ ثُمَّ لْتَمْشِ مِنْ حَیْثُ
عَجَزَتْ **ترجمہ** عروہ بن اذینہ لیثی سے روایت ہے کہا کہ مین نکلا اپنے دادی کے ساتہ اور اُس نے نذر کی تہی
بیت اللہ تک پیدل جانے کی راستے مین تہک گئے تو اپنے غلام کو بہیجا عبد اللہ بن عمر پاس مسئلہ پوچہنے
کو مین بہی ساتہہ گیا اوس نے عبد اللہ بن عمر سے پوچہا اونہون نے جواب دیا کہ اب سوار ہو جائے پہر دوبارہ
جب لَوٹے جہان سے سوار ہوئے تہی وہان سے پیدل چلے کہا مالک نے اور باوجود اسکے ایک ہدی بہی اوسپر
واجب ہوگی **ف** عبد الرزاق نے ابن عباس سے ایسا ہی روایت کیا ہے اور محمد حسن نے حضرت علی سے
روایت کیا کہ جو شخص نذر کرے بیت اللہ تک پیدل جانیکی پہر عاجز ہو جاوے تو سوار ہو کر جاوے اور ہدی دیوے
اب دوبارہ جب آئے تو پیدل چلنا ضرور نہین ابو حنیفہ کا یہی قول ہے **عَنْ** مَالِکٍ اَنَّہٗ بَلَغَہٗ اَنَّ سَعِیْدَ بْنَ
الْمُسَیَّبِ وَاَبَا سَلَمَۃَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ کَانَا یَقُوْلَانِ مِثْلَ قَوْلِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ **ترجمہ** سعید بن المسیب
اور ابا سلمہ بن عبد الرحمن کہتے تہے اس مسئلہ مین جیسا عبد اللہ بن عمر نے کہا **عَنْ** یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ اَنَّہٗ قَالَ
کَانَ عَلَیَّ مَشْیٌ فَاَصَابَتْنِیْ خَاصِرَۃٌ فَرَکِبْتُ حَتّٰی اَتَیْتُ مَکَّۃَ فَسَاَلْتُ عَطَاءَ بْنَ اَبِیْ رَبَاحٍ وَغَیْرَہٗ فَقَالُوْا عَلَیْکَ
ہَدْیٌ فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِیْنَۃَ سَاَلْتُ فَاَمَرُوْنِیْ اَنْ اَمْشِیَ مَرَّۃً اُخْرٰی مِنْ حَیْثُ عَجَزْتُ فَمَشَیْتُ **ترجمہ** یحیے بن
سعید نے کہا کہ مینے بیت اللہ تک پیدل چلنے کی نذر کی تہی میری ناف مین درد ہونے لگا مین سوار ہو کر مکے مین
آیا اور عطا ابن ابی رباح وغیرہ سے پوچہا اونہون نے کہا تجہکو ہدی لازم ہے جب مین مدینہ مین آیا وہان لوگون
سے پوچہا اونہون نے کہا تجہ کو دوبارہ پیدل چلنا چاہیے جہان سے سوار ہوا تہا تو پیدل چلا مین کہا مالک
نے ہمارے نزدیک جو شخص یہ کہے کہ مجہپر پیدل چلنا ہے بیت اللہ تک اور چلے پہر عاجز ہو جائے تو سوار ہو جاوے

جو شخص نذر کرے پیدل جانیکی بیت اللہ تک اسکا بیان

پھر دوبارہ جب آوے تو جہان سے سوار ہوا تھا وہان سے پیدل چلے اگر چلنے کی طاقت نہ ہو تو جہانتک ہو سکے چلے پھر آ
ہو جاوے اور ہدی مین ایک اونٹ یا گائے دیوے اگر نہ ہو سکے تو بکری دیوے **سوال** ہوا مالک سے کہ اگر کوئی
شخص کسی سے کہے مین تجھہ کو بیت اللہ تک اٹھا لے چلون گا تو کیا حکم ہے مالک رحمۃ اللہ علیہ نے
جواب دیا کہ اگر اس کی نیت یہ تھی کہ مین اپنی گردن پر اٹھا کے لے چلون گا اور اس کہنے سے صرف
اپنے تئین تکلیف مین ڈالنا منظور تھا تو اس صورت مین کچھہ اس پر لازم نہ ہوگا
بلکہ پیدل چلے اور ایک ہدی دیوے اور جو اس نے کچھ نیت نہ کی ہو تو حج کرے سوار ہو کر اور اپنے ساتھ حج کو اس
شخص کو بھی لیجائے کیونکہ اوس نے کہا تھا کہ مین تجھ کو بیت اللہ تک اوٹھا لیچلون گا البتہ اگر وہ شخص انکار کرے اسکے
ساتھ جانے سے تو اس شخص پر کچھ لازم نہین کیونکہ یہ اپنا کام پورا کر چکا **سوال** ہوا مالک سے کہ اگر کوئی شخص چند
نذرین ایسی کرے جنکا پورا کرنا سارے عمر ممکن نہ ہو مثلاً بیت اللہ کو پیدل جاؤن گا اگر باپ بھائی سے بات
نہ کرون گا تو اوسکو کافی ہے ایک نذر ادا کرنا یا سب نذرین پورا کرنا ضرور ہے امام مالک نے جواب دیا کہ میرے
نزدیک تمام نذرین پورا کرنا ضرور ہے جہانتک اور جستک ہو سکے چلے اور اللہ جل جلالہ سے قرب حاصل کرے
نیکیون سے جہانتک ہو سکے **العمل فی المشی الی الکعبۃ** کعبہ کیطرف پیدل جانیکا حال کہا مالک نے
اگر مرد یا عورت قسم کھاوے کعبہ شریف کو پیدل جانے کی پھر قسم اوسکی ٹوٹے اور اسکو پیدل جانا کعبہ کو لازم آوے تو
عمرہ مین جب تک سعی سے فارغ ہو پیدل چلے اور حج مین جب تک طواف الزیارۃ سے فارغ ہو پیدل چلے کہا
مالک نے پیدل چلنے کی نذر دو ہی چیزون مین ہوتی ہے حج یا عمرے مین **ما لا یجوز من النذور فی
معصیۃ اللہ** جو نذرین درست نہین جنمین اللہ کی نافرمانی ہوتی ہے اون کا بیان **عن** حمید بن
قیس و ثور بن زید الدیلی انھما اخبراہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و احدھما یزید فی الحدیث
علی صاحبہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای رجلا قائما فی الشمس فقال ما بال ھذا فقالوا نذر
ان لا یتکلم ولا یستظل ولا یجلس ویصوم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مروہ فلیتکلم ولیستظل
ولیجلس ولیتم صیامہ ترجمہ حمید بن قیس اور ثور بن یزید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ایک شخص کو دھوپ مین کھڑا ہوا دیکھا آپ نے اسکا باعث پوچھا لوگون نے کہا اس نے نذر کی ہے کہ مین کسی سے بات
نکرونگا نہ سایہ لونگا نہ بیٹھون گا اور روزے سے رہونگا آپ نے فرمایا کہ اسکو حکم کرو بات کرے سایہ مین آوے
بیٹھے روزہ اپنا پورا کرے کہا مالک نے مینے نہین سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو کفارہ دینے کا حکم
کیا ہو بلکہ آپ نے یہ فرمادیا کہ جو عبادت ہے اسکو پورا کرے اور جو برا ہے اسکو ترک کرلے **عن** القاسم بن محمد
سمعہ یقول اتت امرأۃ الی عبد اللہ بن عباس فقالت انی نذرت ان انحر ابنی فقال ابن عباس لا تنحری

ف جو نذرین درست نہین جنمین اللہ کی نافرمانی ہوتی ہے انکا حال

اُبْنَكِ وَكَفِّرِي عَنْ يَمِيْنِكِ فَقَالَ شَيْخٌ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَكَيْفَ يَكُوْنُ فِي هٰذَا كَفَّارَةٌ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّ اللّٰهَ قَالَ وَالَّذِيْنَ يُظَاهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِنْ نِسَائِهِمْ ثُمَّ جَعَلَ فِيْهِ مِنَ الْكَفَّارَةِ مَا رَأَيْتَ **ترجمہ** قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ ایک عورت عبداللہ بن عباس کے پاس آئی اور بولی مینے نذر کی اپنے بیٹے کو ذبح کرنے کی ابن عباس نے کہا مت ذبح کر اپنے بیٹے کو اور کفارہ دے اپنی قسم کا **ف** یعنے دس مسکینون کو کھانا کھلانا یا کپڑا پہنانا یا ایک بردہ آزاد کرنا اگر یہ نہ ہو سکے تو تین روزے رکھنا اور بعضون نے کہا کہ مراد ابن عباس کی کفارے سے فدیہ ہے یعنے ایک بدی ذبح کرنا لازم ہوگا ابو حنیفہ اور مالک کا یہی قول ہے اور ابو یوسف اور شافعی کے نزدیک یہ نذر لغو ہے **ت** ایک شخص بولا ابن عباس سے اس نذر مین کفارہ کیونکر ہوگا **ف** کیونکہ یہ نذر معصیت ہے اور نذر معصیت لغو ہے اُس مین کفارہ لازم نہین آتا **ت** ابن عباس نے جواب دیا کہ ظہار بھی ایک معصیت ہے اور اُسمین اللہ نے کفارہ مقرر کیا کہا مالک نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو یہ فرمایا اگر کوئی نذر کرے اللہ کی معصیت کی تو معصیت نہ کرے مراد اس سے یہ ہے کہ مثلاً آدمی نذر کرے شام یا مصر یا ربذہ مین جانے کی یا اور کسی کام کی جو ثواب نہین ہے اگر ایسے امورات مین اسکی قسم ٹوٹے مثلاً یون کہے کہ اگر مین زید سے بات کرون تو مصر جاؤن گا پھر زید سے بات کرے تو اسپر کچھ لازم نہین آتا بلکہ اُس نذر کا پورا کرنا ضرور ہے جس مین ثواب ہو **اَللَّغْوُ فِي الْيَمِيْنِ** لغو قسم کا بیان **عَنْ** عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنَّهَا كَانَتْ تَقُوْلُ لَغْوُ الْيَمِيْنِ قَوْلُ الْإِنْسَانِ لَا وَاللّٰهِ وَبَلٰى وَاللّٰهِ **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھین کہ لغو قسم وہ ہے جو آدمی باتون مین کہتا ہے نہین واللہ ہان واللہ **ف** یعنے عادت کے طور سے تکیہ کلام ہو جاتا ہے کہا مالک نے **ف** قسم کی تین قسمین ہین ایک **ت** لغو قسم وہ ہے کہ آدمی ایک بات کو سچ جانکر اُسپر قسم کھا دے پھر اُسکے خلاف نکلے **ف** اس قسم مین کفارہ نہین ہوتا دوسرے **ت** منعقدہ وہ قسم ہے جو آیندہ کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے پر کھاوے مثلاً یون کہے قسم خدا کی مین اپنا کپڑا دس دینار کو نہ بیچون گا پھر دس دینار کو بیچڈالے یا قسم خدا کی مین اُسکے غلام کو مارون گا پھر اوسکو نہ مارے اس قسم مین کفارہ لازم آتا ہے **ف** تیسرے غموس ہے **ت** وہ وہ قسم ہے کہ آدمی ایک کام کو جانتا ہے کہ ایسا نہین ہوا باوجود اسکے قصداً جھوٹ قسم کھاوے کہ ایسا ہوا کسی کے خوش کرنے کو یا عذر قبول کرانیکو یا کسیکا مال مارنیکو اس قسم مین اتنا بڑا گناہ ہے کہ اسکا کفارہ دنیا مین نہین ہو سکتا **ف** اس قسم کا نام غموس ہے کیونکہ یہ ڈبو دیتی ہے جہنم مین قسم کھانے والے کو **مَا لَا يَجِبُ فِيْهِ الْكَفَّارَةُ مِنَ الْأَيْمَانِ** جن قسمون مین کفارہ واجب نہین ہوتا اُن کا بیان **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ قَالَ وَاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ لَمْ يَفْعَلِ الَّذِيْ حَلَفَ عَلَيْهِ لَمْ يَحْنَثْ

ف لغو قسم کا بیان

ف جن قسمون مین کفارہ واجب نہین ان کا بیان

عبداللہ بن عمر کہتے تھے جو شخص قسم کھاوے اللہ کی پھر کہے انشاء اللہ پھر نہ کرے اُس کام کو جس پر قسم کھائی تھی تو اوسکی قسم نہین ٹوٹیگی کہا مالک نے انشاء اللہ کہنے سے یہ مراد ہے قسم کے ساتھ کہے اور سلسلہ کلام کا باقی ہو اگر قسم کہا کے چپ ہو رہا پھر انشاء اللہ کہا تو کچھ مفید نہ ہوگا کہا مالک نے اگر کسی شخص نے کہا اگر مین یہ کام کرون تو کافر ہوان یا مشرک ہون پھر وہ کام کرے تو اوسپر کفارہ نہ ہوگا اور نہ کافر اور مشرک ہو جائیگا جب تک دل مین اسکے شرک اور کفر کا عقیدہ نہ ہو مگر گنہگار ہوگا توبہ کرے اور پھر ایسی بات نہ کہے **مَا يَجِبُ فِيهِ الْكَفَّارَةُ مِنَ الْأَيْمَانِ** جن قسمون مین کفارہ واجب ہوتا ہے انکا بیان **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ بِيَمِينٍ فَرَأَى خَيْرًا مِنْهَا فَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِينِهِ وَلْيَفْعَلِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قسم کھاوے کسی کام پر پھر اوسکے خلاف بہتر معلوم ہو تو کفارہ دے قسم کا اور کرے جو بہتر معلوم ہو **ف** ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ کفارہ قسم توڑنے سے پہلے دیدینا درست ہے یہی مذہب ہے شافعی اور مالک اور احمد اور اکثر علما کا اور ابوحنیفہ کے نزدیک قسم توڑنے سے پہلے کفارہ دینا درست نہین کہا مالک نے جو شخص یہ کہے میرے اوپر نذر ہے اور یہ کچھ نہ کہے کہ کس بات کی نذر ہے تو اوسپر کفارہ قسم کا لازم ہے کہا مالک نے اگر ایک قسم کو چند مرتبہ کہے تو ان سب مین ایک ہی کفارہ لازم آوے گا کہا مالک نے ایک شخص نے یون قسم کھائی کہ قسم خدا کی مین یہ کھانا نہین کھاؤن گا اور یہ کپڑا نہ پہنون گا اور اس گھر مین نہ جاؤن گا پھر یہ سب کام کیے تو ایک ہی کفارہ لازم آویگا اسکی مثال ایسی ہے کہ کوئی اپنی عورت سے کہے کہ تجھ کو طلاق ہے اگر یہ کپڑا تجھ کو پہناؤن اور مسجد جانے کی تجھ کو اجازت دون تو یہ ایک کام گنا جاوے گا اب اگر اسمین سے کوئی امر جائیگا تو طلاق پڑجاوے گی پھر اگر دوسرا امر ہو گا تو دوبارہ طلاق نہ پڑے گی کہا مالک نے عورت کو نذر کرنا درست ہے بغیر خاوند کی اجازت کے جب اوس نذر سے خاوند کو کچھ ضرر نہ ہو اور جو خاوند کو ضرر ہو تو اس سے منع کر سکتا ہے مگر وہ نذر عورت پر واجب رہیگی جب موقع ملے ادا کرے۔

الْعَمَلُ فِي كَفَّارَةِ الْأَيْمَانِ قسم کے کفارہ کا بیان **عَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مَنْ حَلَفَ بِيَمِينٍ فَوَكَّدَهَا ثُمَّ حَنِثَ فَعَلَيْهِ عِتْقُ رَقَبَةٍ أَوْ كِسْوَةُ عَشَرَةِ مَسَاكِينَ وَمَنْ حَلَفَ بِيَمِينٍ فَلَمْ يُوَكِّدْهَا فَحَنِثَ فَعَلَيْهِ إِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِينَ لِكُلِّ مِسْكِينٍ مُدٌّ مِنْ حِنْطَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر کہتے تھے جو شخص قسم کھاوے پھر اوسکو مستحکم کر رکھے پھر قسم توڑے تو اوسپر ایک بردہ کا آزاد کرنا یا دس مسکینون کو کپڑا پہنانا لازم آوے گا اگر ایک ہی مرتبہ کہے تو دس مسکینون کو کھانا دیوے ہر مسکین کو ایک مد گیہون کا اگر اسپر قدرت نہ ہو تو تین روزے رکھے۔

ف۱ جن قسمون مین کفارہ واجب ہوتا ہے انکا بیان

فصل۲ قسم کے کفارہ کا بیان

عن سلیمان بن یسار انه قال ادرکت الناس وهم اذا اعطوا فی کفارة الیمین اعطوا مدا من حنطة بالمد الاصغر ورأوا ذلك مجزیا عنهم ترجمہ سلیمان بن یسار نے کہا کہ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ جب کفارہ قسم کا دیتے تھے تو ہر ایک مسکین کو ایک ایک مد گیہوں کا چھوٹے مد سے دیا کرتے تھے اور اسکو کافی سمجھتے تھے ف چھوٹا مد مدینہ کا مد ہے ایک رطل اور تہائی رطل کا ہوتا ہے کہا مالک نے جو شخص قسم کے کفارے میں مسکینوں کو کپڑا پہناوے اگر مسکین مرد ہوں تو دیوے تو ایک ایک کپڑا دینا کافی ہے اور اگر عورتوں کو دیوے تو دو دو کپڑے دیوے ایک کرتا اور ایک سربند جسکو خمار کہتے ہیں کیونکہ اسقدر سے کم میں نماز درست نہیں ہے عن عبد الله بن عمر انه كان يكفر عن يمينه باطعام عشرة مساكين لكل مسكين مد من حنطة وكان يعتق المرار اذا وكد اليمين ترجمہ عبد اللہ بن عمر جب اپنے قسم کا کفارہ دیتے تھے تو دس مسکینوں کو کھانا کھلاتے تھے اور ہر مسکین کو ایک مد گیہوں کا دیتے تھے اور جب ایک قسم کو چند بار کہتے تھے تو اتنے ہی بردے آزاد کرتے تھے

جامع الایمان

قسم کے بیان میں مختلف حدیثیں عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ادرك عمر بن الخطاب وهو يسير في ركب وهو يحلف بابيه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله ينهاكم ان تحلفوا بآبائكم فمن كان حالفا فليحلف بالله او ليصمت ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملے عمر بن خطاب سے اور وہ جاتے تھے سواروں میں اور قسم کھا رہے تھے اپنے باپ کی فرمایا آپ نے اللہ جل جلالہ منع کرتا ہے تمکو اس بات سے کہ قسم کھاؤ تم اپنے باپوں کی جو شخص تم میں سے قسم کھانا چاہے تو اللہ کی قسم کھاوے یا چپ رہے ف ترمذی اور حاکم نے ابن عمر سے روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا جو شخص قسم کھاوے سوا خدا کے اور کسی کی تو اس نے کفر کیا یا شرک غیر اللہ کی قسم کھانا مالکیہ و شافعیہ کے نزدیک مکروہ تنزیہی ہے اور حنابلہ اور ظاہریہ کے نزدیک حرام ہے۔ اگر سوا اللہ کے اور کسی کی قسم کھاوے جیسے پیغمبر یا کعبہ یا فرشتوں کی پھر قسم توڑ ڈالے تو کفارہ واجب ہوگا عن مالك انه بلغه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقول لا ومقلب القلوب ترجمہ امام مالک کو پہونچا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے قسم مقلب القلوب کی عن ابن شهاب انه بلغه ان ابا لبابة بن عبد المنذر لما تاب الله عليه قال يا رسول الله اهجر دار قومي التي اصبت فيها الذنب واجاورك وانخلع من مالي صدقة الى الله ورسوله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يجزئك عنك من ذلك الثلث ترجمہ ابن شہاب سے روایت ہے کہ ابو لبابہ کی توبہ جب اللہ نے قبول کی تو انہوں نے کہا یا رسول اللہ کیا چھوڑ دوں میں اپنی قوم کے گھر کو جس میں میں نے گناہ کیا اور آپ کے قریب رہوں اور اپنے مال میں سے صدقہ نکالوں اللہ و رسول کیواسطے تو فرمایا آپ نے تہائی مال تجکو اپنے مال میں سے صدقہ نکالنا کافی ہے ف ابو لبابہ بنی قریظہ کو سمجھانے گئے

تہی جب اپنی قوم مین گئی تو انسے اتنا قصور ہوا کہ اونہون نے اپنی قوم کے رونے پیٹنے کے سبب اونپر رحم کہایا اور آنحضرت صلعم نے جو انکے حقمین تجویز کی تہی اس سے انکو مطلع کردیا پہر اس خیانت پر نادم ہوئے اور مسجد کے ستون سے اپنے تئین باندہ دیا بہت دنون تک بندہے رہے صرف پاخانے پیشاب کو انکی بی بی آنکر کہولدیتین پہر باندہ دیتین یہانتک کہ اللہ نے اُنکا قصور معاف کیا اونہون نے نذر کی کہ مین اپنا مال صدقہ کردون کا آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ تہائی مال صدقہ کرنا کافی ہے **عَنْ** عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّهَا سُئِلَتْ عَنْ رَجُلٍ قَالَ مَالِي فِي رِتَاجِ الْكَعْبَةِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يُكَفِّرُهُ مَا يُكَفِّرُ الْيَمِيْنَ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے سوال ہوا ایک شخص نے کہا مال میرا کعبہ کے دروازے پر وقف ہے اونہون نے کہا اسمین کفارہ قسم کا لازم آویگا کہا مالک نے جو شخص یہ کہے کہ مال میرا خدا کی راہ مین ہے تو تہائی مال صدقہ کرے کیونکہ حضرت نے ابی لبابہ کو ایسا ہی حکم کیا **ف** شافعی اور احمد کے نزدیک قسم کا کفارہ دینا کافی ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک سارا مال صدقہ دینا ضرور ہے۔ پوری ہوئی کتاب نذرون اور قسمون کی

كِتَابُ الذَّكَاةِ

کتاب ذبیحون کے بیان مین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلتَّسْمِيَةُ عَلَى الذَّبِيْحَةِ ذبیحہ پر بسم اللہ کہنے کا بیان **عَنْ** عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيْلَ لَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ نَاسًا مِّنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ يَاْتُوْنَنَا بِلُحْمَانٍ وَلَا نَدْرِيْ هَلْ سَمَّوُا اللّٰهَ عَلَيْهَا اَمْ لَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوا اللّٰهَ عَلَيْهَا ثُمَّ كُلُوْهَا **ترجمہ** عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا کہ بدو لوگ گوشت لیکر ہمارے پاس آتے ہین اور ہمکو نہین معلوم کہ اونہون نے بسم اللہ کہی تہی یا نہین ذبح کے وقت آپنے فرمایا تم بسم اللہ کہکے اوسکو کہالو کہا مالک نے یہ حدیث ابتدای اسلام کی ہے **ف** یعنے جب تک یہ آیت نہین اوتری تہی وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ یعنے مت کہاؤ اُس جانور کو جسپر نہ لیا جاوے اللہ کا نام مگر یہ توجیہ ضعیف ہے کیونکہ یہ آیت مکہ مین اوتر چکی تہی اور یہ حدیث آپنے مدینہ مین ارشاد فرمائی۔ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ مسلمان اگر گوشت لیکر آوے تو اوسکو لے لینا چاہیے اور یہ تردد نکرنا چاہیے کہ اوسنے بسم اللہ کہی تہی یا نہین البتہ مشرک سے گوشت لینا درست نہین **عَنْ** يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَيَّاشِ بْنِ اَبِيْ رَبِيْعَةَ الْمَخْزُوْمِيَّ اَمَرَ غُلَامًا لَهُ اَنْ يَذْبَحَ ذَبِيْحَةً فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ يَذْبَحَهَا قَالَ لَهُ سَمِّ اللّٰهَ فَقَالَ لَهُ الْغُلَامُ قَدْ سَمَّيْتُ فَقَالَ لَهُ سَمِّ اللّٰهَ وَيْحَكَ فَقَالَ لَهُ قَدْ سَمَّيْتُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَيَّاشٍ وَاللّٰهِ لَا اُطْعِمُهَا اَبَدًا **ترجمہ** یحیی بن سعید سے روایت ہے عبد اللہ بن عیاش نے

عن سلیمان بن یسار انہ قال ادرکت الناس وہم اذا اعطوا فی کفارۃ الیمین اعطوا مدا من حنطۃ بالمد الاصغر ورأوا ذلک مجزیا عنہم **ترجمہ** سلیمان بن یسار نے کہا کہ مین نے لوگون کو دیکھا کہ جب کفارہ قسم کا دیتے تہے تو ہر ایک مسکین کو ایک ایک مد گیہون کا چہوٹے مد سے دیا کرتے تہے اور اسکو کافی سمجہتے تہے **ف** چہوٹا مد مدینہ کا مد ہی ایک رطل اور تہائی رطل کا ہوتا ہے کہا مالک نے جو شخص قسم کے کفارے مین مسکینون کو کپڑا پہناوے اگر مسکین مرد ہون تو ان کو دیوے تو ایک ایک کپڑا دینا کافی ہے اور اگر عورتون کو دیوے تو دو دو کپڑے دیوے ایک کرتا اور ایک سربند جسکو خمار کہتے مین کیونکہ اسقدر سے کم مین نماز درست نہین ہے **عن** عبد اللہ بن عمر انہ کان یکفر عن یمینہ باطعام عشرۃ مساکین لکل مسکین مد من حنطۃ وکان یعتق المرار اذا وکد الیمین **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر جب اپنے قسم کا کفارہ دیتے تہے تو دس مسکینون کو کہانا کہلاتے تہے اور ہر مسکین کو ایک مد گیہون کا دیتے تہے اور جب ایک قسم کو چند بار کہتے تہے تو اوتنے ہی بردے آزاد کرتے تہے **جامع الایمان** قسم کے بیان مین مختلف حدیثین **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادرک عمر ابن الخطاب وہو یسیر فی رکب وہو یحلف بابیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ ینہاکم ان تحلفوا بآبائکم فمن کان حالفا فلیحلف باللہ او لیصمت **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر بن خطاب سے اور وہ صحابہ تہے سوارون مین اور قسم کہا رہے تہے اپنے باپ کی فرمایا آپ نے اللہ جل جلالہ منع کرتا ہے تمکو اس بات سے کہ قسم کہاؤ تم اپنے باپون کی جو شخص تم مین سے قسم کہانا چاہے تو اللہ کی قسم کہاوے یا چپ رہے **ف** ترمذی اور حاکم نے ابن عمر سے روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قسم کہاوے سوا خدا کے اور کسی کی تو اس نے کفر کیا یا شرک غیر اللہ کی قسم کہانا مالکیہ و شافعیہ کے نزدیک مکروہ تنزیہی ہے اور حنابلہ اور ظاہریہ کے نزدیک حرام ہے۔ اگر سوا اللہ کے اور کسی کی قسم کہاوے جیسے پیغمبر یا کعبہ یا فرشتون کی پہر قسم توڑ ڈالے تو کفارہ واجب نہ ہوگا **عن** مالک انہ بلغہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول لا ومقلب القلوب **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے قسم مقلب القلوب کی **عن** ابن شہاب انہ بلغہ ان ابا لبابۃ بن عبد المنذر لما تاب اللہ علیہ قال یا رسول اللہ اہجر دار قومی التی اصبت فیہا الذنب واجاورک وانخلع من مالی صدقۃ الی اللہ ورسولہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجزئک من ذلک الثلث **ترجمہ** ابن شہاب سے روایت ہے کہ ابو لبابہ کی توبہ جب اللہ نے قبول کی تو اونہون نے کہا یا رسول اللہ کیا چہوڑ دون مین اپنی قوم کے گہر کو جس مین مین نے گناہ کیا اور آپ کے قریب رہون اور اپنے مال مین سے صدقہ نکالون اللہ و رسول کیواسطے تو فرمایا آپ نے تہائی مال تجہ کو اپنے مال مین سے صدقہ نکالنا کافی ہے **ف** ابو لبابہ بنی قریظہ کو سمجہانے گئے

تہی جب اپنی قوم مین گئی تو اونسے اتنا قصور ہوا کہ اونہون نے اپنی قوم کے رونے پیٹنے کے سبب سے اونپر رحم کہایا اور
آن حضرت صلعم نے جو اونکے حقمین تجویز کی تہی اس سے اونکو مطلع کر دیا پہر اس خیانت پر نادم ہوئے اور مسجد کے ستون سے اپنے
تئین باندہ دیا بہت دنون تک بندہی رہے صرف پاخانے پیشاب کو اونکی بی بی آکر کہولدیتین پہر باندہ دیتین
یہانتک کہ اللہ نے اونکا قصور معاف کیا اونہون نے نذر کی کہ مین اپنا مال صدقہ کر دون گا آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ
تہائی مال صدقہ کرنا کافی ہے **عَنْ** عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنَّهَا سُئِلَتْ عَنْ رَجُلٍ قَالَ مَالِیْ فِیْ رِتَاجِ الْکَعْبَةِ
فَقَالَتْ عَائِشَةُ یُکَفِّرُهٗ مَا یُکَفِّرُ الْیَمِیْنَ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے سوال ہوا ایک شخص سے کہ مال میرا کعبے کے دروازے
پر وقف ہے اونہون نے کہا اسمین کفارہ قسم کا لازم آویگا کہا مالک نے جو شخص یہ کہے کہ مال میرا خدا کی راہ مین ہے
تو تہائی مال صدقہ کرے کیونکہ حضرت نے ابی لبابہ کو ایسا ہی حکم کیا **ف** شافعی او احمد کے نزدیک قسم کا کفارہ
دینا کافی ہے اور ابوحنیفہ کے نزدیک سارا مال صدقہ دینا ضرور ہے - پوری ہوئی کتاب نذرون اور قسمون کی

كِتَابُ الذَّكَاةِ

کتاب ذبیحون کے بیان مین

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلتَّسْمِیَةُ عَلَی الذَّبِیْحَةِ ذبیحہ پر بسم اللہ کہنے کا بیان **عَنْ** عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّهٗ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ
اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقِیْلَ لَهٗ یَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّ نَاسًا مِّنْ اَهْلِ الْبَادِیَةِ یَاْتُوْنَنَا بِالْحُمَانِ وَلَا نَدْرِیْ
هَلْ سَمَّوُا اللهَ عَلَیْهَا اَمْ لَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوا اللهَ عَلَیْهَا ثُمَّ کُلُوْهَا **ترجمہ** عروہ
بن زبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا کہ بدو لوگ گوشت لیکر ہمارے پاس آتے ہین اور
ہمکو نہین معلوم کہ اونہون نے بسم اللہ کہی تہی یا نہین ذبح کے وقت آپ نے فرمایا تم بسم اللہ کہہ کے اوسکو کہالو کہا
مالک نے یہ حدیث ابتدائے اسلام کی ہے **ف** یعنے جب تک یہ آیت نہین اوتری تہی وَلَا تَاْکُلُوْا مِمَّا لَمْ یُذْکَرِ اسْمُ
اللهِ عَلَیْهِ یعنی مت کہاؤ اوس جانور کو جسپر نہ لیا جاوے اللہ کا نام مگر یہ توجیہ ضعیف ہے کیونکہ یہ آیت مکہ مین اوتر چکی تہی
اور یہ حدیث آپ نے مدینہ مین ارشاد فرمائی - اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ مسلمان اگر گوشت لیکر آوے تو اوسکو لے
لینا چاہیے اور یہ تردد نکرنا چاہیے کہ اوس نے بسم اللہ کہی تہی یا نہین البتہ مشرک سے گوشت لینا درست نہین
عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ اَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَیَّاشِ بْنِ اَبِیْ رَبِیْعَةَ الْمَخْزُوْمِیَّ اَمَرَ غُلَامًا لَهٗ اَنْ یَّذْبَحَ ذَبِیْحَةً
فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ یَّذْبَحَهَا قَالَ لَهٗ سَمِّ اللهَ فَقَالَ لَهُ الْغُلَامُ قَدْ سَمَّیْتُ فَقَالَ لَهٗ سَمِّ اللهَ وَیْحَكَ فَقَالَ لَهٗ قَدْ
سَمَّیْتُ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَیَّاشٍ وَاللهِ لَا اُطْعِمُهَا اَبَدًا **ترجمہ** یحیے بن سعید سے روایت ہے عبداللہ بن

عن سُلَيمانَ بنِ يَسارٍ اَنَّهُ قالَ اَدرَكتُ النّاسَ وَهُم اِذا اَعطَوا فِي كَفّارَةِ اليَمينِ اَعطَوا مُدّاً مِن حِنطَةٍ بِالمُدِّ الاَصغَرِ وَرَاَوا ذٰلِكَ مُجزِئاً عَنهُم **ترجمہ** سلیمان بن یسار نے کہا کہ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ جب کفارہ قسم کا دیتے تھے تو ہر ایک مسکین کو ایک ایک مد گیہوں کا چھوٹے مد سے دیا کرتے تھے اور اسکو کافی سمجھتے تھے **ف** چھوٹا مد مدینہ کا مد ہے ایک رطل اور تہائی رطل کا ہوتا ہے کہا مالک نے جو شخص قسم کے کفارے میں مسکینوں کو کپڑا پہناوے اگر مسکین مرد ہوں تو انکو دیوے تو ایک ایک کپڑا دینا کافی ہے اور اگر عورتوں کو دیوے تو دو کپڑے دیوے ایک کرتا اور ایک سربند جسکو خمار کہتے ہیں کیونکہ اسقدر سے کم میں نماز درست نہیں ہے **عن** عَبدِ اللّٰہِ بنِ عُمَرَ اَنَّہُ کانَ یُکَفِّرُ عَن یَمینِہِ بِاِطعامِ عَشَرَۃِ مَساکینَ لِکُلِّ مِسکینٍ مُدٌّ مِن حِنطَۃٍ وَکانَ یُعتِقُ المِرارَ اِذا وَکَّدَ الیَمینَ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر جب اپنے قسم کا کفارہ دیتے تھے تو دس مسکینوں کو کھانا کھلاتے تھے اور ہر مسکین کو ایک مد گیہوں کا دیتے تھے اور جب ایک ہی قسم کو چند بار کہتے تھے تو ادتنے ہی بردے آزاد کرتے تھے **جامع الایمان** قسم کے بیان میں مختلف حدیثیں **عن** ابنِ عُمَرَ اَنَّ رَسولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اَدرَکَ عُمَرَ بنَ الخَطّابِ وَھُوَ یَسیرُ فِي رَکبٍ وَھُوَ یَحلِفُ بِاَبیہِ فَقالَ رَسولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ یَنھاکُم اَن تَحلِفوا بِآبائِکُم فَمَن کانَ حالِفاً فَلیَحلِف بِاللّٰہِ اَو لِیَصمُت **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملے عمر بن خطاب سے اور وہ چند لوگوں کے ساتھ سوار جاتے تھے سوار وان میں اور قسم کھا رہے تھے اپنے باپ کی فرمایا آپ نے اللہ جل جلالہ منع کرتا ہے تمکو اس بات سے کہ قسم کھاؤ تم اپنے باپوں کی جو شخص تم میں سے قسم کھانا چاہے تو اللہ کی قسم کھاوے یا چپ رہے **ف** ترمذی اور حاکم نے ابن عمر سے روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قسم کھاوے سوا خدا کے اور کسی کی تو اس نے کفر کیا یا شرک۔ غیر اللہ کی قسم کھانا مالکیہ و شافعیہ کے نزدیک مکروہ تنزیہی ہے اور حنابلہ اور ظاہریہ کے نزدیک حرام ہے۔ اگر سوا اللہ کے اور کسی کی قسم کھاوے جیسے پیغمبر یا کعبہ یا فرشتوں کی پھر قسم توڑ ڈالے تو کفارہ واجب نہ ہوگا **عن** مالِکٍ اَنَّہُ بَلَغَہُ اَنَّ رَسولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ کانَ یَقولُ لا وَمُقَلِّبِ القُلوبِ **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے قسم مقلب القلوب کی **عن** ابنِ شِھابٍ اَنَّہُ بَلَغَہُ اَنَّ اَبا لُبابَۃَ بنَ عَبدِ المُنذِرِ لَمّا تابَ اللّٰہُ عَلَیہِ قالَ یا رَسولَ اللّٰہِ اَھجُرُ دارَ قَومِيَ الَّتي اَصَبتُ فیھا الذَّنبَ وَاُجاوِرُکَ وَاَنخَلِعُ مِن مالي صَدَقَۃً اِلَی اللّٰہِ وَرَسولِہِ فَقالَ رَسولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ یُجزِئُکَ مِن ذٰلِکَ الثُّلُثُ **ترجمہ** ابن شہاب سے روایت ہے کہ ابو لبابہ کی توبہ جب اللہ نے قبول کی تو انہوں نے کہا یا رسول اللہ کیا چھوڑ دوں میں اپنی قوم کے گھر کو جس میں میں نے گناہ کیا اور آپ کے قریب رہوں اور اپنے مال میں سے صدقہ نکالوں اللہ و رسول کے واسطے تو فرمایا آپ نے تہائی مال تجھکو اپنے مال میں سے صدقہ نکالنا کافی ہے **ف** ابو لبابہ بنی قریظہ کو سمجھانے گئے

تہی جب اپنی قوم مین گئی تو انسے اتنا قصور ہوا کہ اونہون نے اپنی قوم کے رونے پیٹنے کے سبب سے اونپر رحم کہایا اور
آنحضرت صلعم نے جو انکے حق مین تجویز کی تہی اس سے انکو مطلع کر دیا پہر اس خیانت پر نادم ہوئے اور مسجد کے ستون سے اپنے
تئین باندہ دیا بہت دنون تک بندہی رہے صرف پاخانے پیشاب کو انکی بی بی آنکر کہولدتین پہر باندہ دیتین
یہانتک کہ اللہ نے اُنکا قصور معاف کیا اونہون نے نذر کی کہ مین اپنا مال صدقہ کر دون گا آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ
تہائی مال صدقہ کرنا کافی ہے **عن** عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّهَا سُئِلَتْ عَنْ رَجُلٍ قَالَ مَالِیْ فِیْ رِتَاجِ الْكَعْبَةِ
فَقَالَتْ عَائِشَةُ يُكَفِّرُهُ مَا يُكَفِّرُ الْيَمِيْنَ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے سوال ہوا ایک شخص نے کہا مال میرا کعبہ کے دروازے
پر وقف ہے اونہون نے کہا اسمین کفارہ قسم کا لازم آویگا کہا مالک نے جو شخص یہ کہے کہ مال میرا خدا کی راہ مین ہے
تو تہائی مال صدقہ کرے کیونکہ حضرت نے ابی لبابہ کو ایسا ہی حکم کیا **ف** شافعی اور احمد کے نزدیک قسم کا کفارہ
دینا کافی ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک سارا مال صدقہ دینا ضرور ہے۔ پوری ہوئی کتاب نذرون اور قسمون کی

كِتَابُ الذَّبَائِحِ

کتاب ذبیحون کے بیان مین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلتَّسْمِيَةُ عَلَى الذَّبِيْحَةِ ذبیحہ پر بسم اللہ کہنے کا بیان **عن** عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيْلَ لَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ نَاسًا مِّنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ يَاْتُوْنَنَا بِاللُّحْمَانِ وَلَا نَدْرِیْ
هَلْ سَمَّوُا اللّٰهَ عَلَيْهَا اَمْ لَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوا اللّٰهَ عَلَيْهَا ثُمَّ كُلُوْهَا **ترجمہ** عروہ
بن زبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا کہ بدو لوگ گوشت لیکر ہمارے پاس آتے ہین اور
ہمکو نہین معلوم کہ اونہون نے بسم اللہ کہی تہی یا نہین ذبح کے وقت آپ نے فرمایا تم بسم اللہ کہکے اوسکو کہالو کہا
مالک نے یہ حدیث ابتدائے اسلام کی ہے **ف** یعنے جب تک یہ آیت نہین اوتری تہی وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ
اللّٰهِ عَلَيْهِ یعنے کہاؤ اُس جانور کو جسپر نلیا جاوے اللہ کا نام مگر یہ توجیہ ضعیف ہے کیونکہ یہ آیت مکہ مین اوتر چکی تہی
اور یہ حدیث آپ نے مدینہ مین ارشاد فرمائی۔ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ مسلمان اگر گوشت لیکر آوے تو اوسکو
لینا چاہیے اور یہ تردد نکرنا چاہیے کہ اوس نے بسم اللہ کہی تہی یا نہین البتہ مشرک سے گوشت لینا درست نہین
عن يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَيَّاشِ بْنِ اَبِیْ رَبِيْعَةَ الْمَخْزُوْمِیَّ اَمَرَ غُلَامًا لَهُ اَنْ يَّذْبَحَ ذَبِيْحَةً
فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ يَّذْبَحَهَا قَالَ لَهُ سَمِّ اللّٰهَ فَقَالَ لَهُ الْغُلَامُ قَدْ سَمَّيْتُ فَقَالَ لَهُ سَمِّ اللّٰهَ وَيْحَكَ فَقَالَ لَهُ قَدْ
سَمَّيْتُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَيَّاشٍ وَاللّٰهِ لَا اُطْعِمُهَا اَبَدًا **ترجمہ** یحیے بن سعید سے روایت ہے عبد اللہ بن عیاش نے

علم کیا اپنے غلام کو ایک جانور ذبح کرنے کا جب ذبح کرنے لگا تو عبداللہ نے کہا بسم اللہ کہہ غلام نے کہا میں کہہ چکا پھر عبداللہ نے کہا بسم اللہ کہہ خرابی تیری غلام نے کہا میں کہہ چکا عبداللہ نے کہا قسم ہے خدا کی میں یہ گوشت کبھی نہیں کھاؤنگا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر مسلمان ذبح کی وقت قصداً بسم اللہ ترک کرے تو ذبیحہ مردار ہو جاتا ہے یہی قول ہے ابوحنیفہ اور مالک اور اکثر ائمہ کا اور شافعی کے نزدیک وہ ذبیحہ درست ہے

مَا يَجُوزُ مِنَ الذَّكَاةِ عَلَى حَالِ الضَّرُورَةِ ذکاۃ ضروری کا بیان

ف ذکاۃ ضروری کا بیان

ف ایک ذکاۃ اختیاری ہے جیسے کاٹے بکری کو ذبح کرنا یا اونٹ کو نحر کرنا دوسرے اضطراری اس جانور کی جو اختیار میں نہیں **عَنْ** عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ بَنِي حَارِثَةَ كَانَ يَرْعَى لِقْحَةً لَهُ بِأُحُدٍ فَأَصَابَهَا الْمَوْتُ فَذَكَّاهَا بِشِظَاظٍ فَسُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَيْسَ بِهَا بَأْسٌ فَكُلُوهَا **ترجمہ** عطا بن یسار سے روایت ہے کہ ایک شخص انصاری اپنی اونٹنی چرا رہا تھا احد میں یکایک وہ مرنے لگی تو اوس نے ایک دھاردار لکڑی سے ذبح کر دیا پھر آنحضرت سے پوچھا آپ نے فرمایا کچھ اندیشہ نہیں کھاؤ اوسکو **عَنْ** مُعَاذِ بْنِ سَعْدٍ أَوْ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ أَنَّ جَارِيَةً لِكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ كَانَتْ تَرْعَى غَنَمًا لَهَا بِسَلْعٍ فَأُصِيبَتْ شَاةٌ مِنْهَا فَأَدْرَكَتْهَا فَذَكَّتْهَا بِحَجَرٍ فَسُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهَا فَكُلُوهَا **ترجمہ** معاذ بن سعد یا سعد بن معاذ سے روایت ہے کہ ایک لونڈی کعب بن مالک کی بکریاں چرا رہی تھی سلع میں (ایک پہاڑ ہے مدینہ کے پاس) ایک بکری آفت میں مرنے لگی تو اوس نے پتھر سے ذبح کر دیا پھر آنحضرت سے پوچھا آپ نے فرمایا کچھ حرج نہیں کھاؤ اوسکو **ف** بوقت ضرورت کے پتھر یا لکڑی دھاردار سے ذبح کرنا درست ہے اور عورت کا ذبیحہ بھی درست ہے **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ ذَبَائِحِ نَصَارَى الْعَرَبِ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهَا وَتَلَا هَذِهِ الْآيَةَ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے سوال ہوا کہ عرب کے نصاریٰ کا ذبیحہ درست ہے یا نہیں اونہوں نے کہا درست ہے بعد اسکے پڑھا اس آیت کو وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ **ف** یعنے جو کوئی دوست رکھے کافروں کو وہ اونہیں میں سے ہے اس آیت کو ابن عباس نے اسواسطے پڑھا کہ اگرچہ ذبیحہ یہود نصاریٰ کا درست ہے مگر ان سے دوستی کرنا اور اختلاط رکھنا درست نہیں ہے **عَنْ** مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَقُولُ مَا فَرَى الْأَوْدَاجَ فَكُلُوهُ **ترجمہ** مالک کو پہونچا ہے کہ عبداللہ بن عباس کہتے تھے جو چیز کاٹ دے رگوں کو پس کھاؤ اوسکو **عَنْ** سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مَا ذُبِحَ بِهِ إِذَا بَضَعَ فَلَا بَأْسَ بِهِ إِذَا اضْطُرِرْتَ إِلَيْهِ **ترجمہ** سعید بن المسیب کہتے تھے جس چیز سے ذبح کیا جاوے جب وہ کاٹ دے کچھ حرج نہیں کھانے میں اسکے جب ضرورت ہو

مَا يُكْرَهُ مِنَ الذَّبِيحَةِ فِي الذَّكَاةِ جس ذبیحہ کا کھانا مکروہ ہے اسکا بیان

عَنْ أَبِي مُرَّةَ مَوْلَى عَقِيلِ بْنِ

ابی طالب انه سال اباھریرۃ عن شاۃ ذبحت فتحرك بعضها فامرہ ان یاکلها ثم سال زید بن
ثابت فقال ان المیتة لتتحرك ونهاہ عن اکلها **ترجمہ** ابومرہ نے پوچھا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ
ایک بکری ذبح کرتے وقت تھوڑا سا ہلی **ف** یعنے اس بکری کو ایسا صدمہ ہونچا تھا کہ قریب مرگ کے ہوگئی
تھی اسحالت مین ذبح کی گئی ذبح کرتے وقت جیسے چاہیئے ویسی حرکت اوسنے نہ کی **ف** ابوہریرہ نے اسکی
کھانے کا حکم دیا پھر ابومرہ نے زید بن ثابت سے پوچھا اونھون نے کہا مردہ بھی ہلتا ہے اور منع کیا اسکے کھانے
سے **سوال** ہوا امام مالک سے کہ اگر ایک بکری اوپر سے گرے اوسکا ہاتھ یا دان ٹوٹ گئے مالک نے یہ حال
دیکھا اوسکو ذبح کردیا اور ذبح کرتے وقت خون چلا مگر اس نے حرکت نہ کی تو مالک نے جواب دیا کہ اگر ذبح
کے وقت اسکا خون جاری ہوا اور اسکی آنکھ پھر لی ہی تو اوسکو لیوے **ذکاۃ مافی بطن**
الذبیحة پیٹ کے بچہ کی ذکات کا بیان **عن** عبد اللہ بن عمر انه کان یقول اذا نحرت الناقة
فذکاۃ ما فی بطنها فی ذکاتها اذا کان قد تم خلقه ونبت شعرہ فاذا خرج من بطن امه
ذبح حتی یخرج الدم من جوفه **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر کہتے تھے جب نحر کیجائے اونٹنی تو اسکے پیٹ کے
بچہ کی بھی ذکات ہوجائیگی بشرطیکہ اس بچے کے تمام اعضا پورے ہوگئے ہون اور بال نکل آئے ہون
اگر وہ بچہ پیٹ سے زندہ نکل آوے تو اسکا ذبح کرنا ضرور ہے تاکہ خون اوسکے پیٹ سے نکل جاوے
ف حنفیہ کے نزدیک پیٹ کا بچہ جو مردہ نکلے مطلقاً درست نہین ہے اور شافعی کے نزدیک مطلقاً
درست ہے **عن** سعید بن المسیب انه کان یقول ذکاۃ ما فی البطن فی ذکاۃ امه اذا کان قد
تم خلقه ونبت شعرہ **ترجمہ** سعید بن المسیب کہتے تھے کہ ذکات پیٹ کے بچے کی اسکی مان کی ذکات
سے ہوجاویگی جب وہ بچہ پورا ہوگیا ہو اور بال نکل آئے ہون فقط

كتاب الصيد

کتاب شکار کے بیان مین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ترك اكل ما قتل المعراض والحجر جو جانور لکڑی یا پتھر سے مارا جاوے اوس کے
کھانے کا بیان **عن** نافع انه قال رمیت طائرین بحجر وانا بالجرف فاصبتهما فاما احدهما
فمات فطرحه عبد اللہ بن عمر واما الاخر فذهب عبد اللہ یذکیه بقدوم فمات قبل ان
یذکیه فطرحه عبد اللہ **ترجمہ** نافع نے کہا کہ مینے دو چڑیان مارین پتھر سے جرف مین ایک گرگئی

اوسکو پہینک دیا عبداللہ بن عمر نے اور دوسرے کو دوڑے ذبح کرنے کو لبکتے وہ مرگئی ذبح سے پہلے اوسکو بہی
پہینک دیا عبداللہ بن عمر نے **عَنْ** مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ الْقَاسِمَ ابْنَ مُحَمَّدٍ كَانَ يَكْرَهُ مَا قَتَلَ الْمِعْرَاضُ
وَالْبُنْدُقَةُ ترجمہ قاسم بن محمد مکروہ جانتے تہے اُس جانور کا کہانا جو لاٹہی یا گولی سے مارا جاوے **عَنْ**
مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ تُقْتَلَ الْاِنْسِيَّةُ بِمَا يُقْتَلُ بِهِ الصَّيْدُ مِنَ الرَّمْيِ
وَاَشْبَاهِهِ ترجمہ سعید بن المسیب مکروہ جانتے تہے پلے ہوئے جانور کا مارنا اس طرح جیسے شکار کو مارتے
مین تیر وغیرہ سے **ف** اگر پلے ہوئے جانور کو تیر وغیرہ سے مار ڈالے تو اُسکا کہانا درست نہین ہے مالک کے
نزدیک اور ابوحنیفہ کے نزدیک اگر پلا ہوا جانور وحشی ہوجاوے آدمیون سے بہاگنے لگے تو شکار کیطرح
اوسکو مار کر کہالینا درست ہے کہا مالک نے جس لاٹہی مین نوکدار لوہا لگا ہو اگر اوسکی نوک شکار پر لگے اور
اُسکو زخمی کرے تو اُسکا کہانا درست ہے **ف** اور جو وہ لکڑی اپنے عرض کیطرف سے شکار پر جاکر پڑے اور
اوسکے بوجہ سے شکار مرجاوے تو اُسکا کہانا درست نہین کہا مالک نے فرمایا اللہ تعالی نے اے ایمان والو البتہ
آزماویگا تمکو اوس شکار سے جسکو پہونچین ہاتہہ تمہارے اور تیر تمہارے اور جس جانور کو آدمی اپنے ہاتہون
اور تیرون سے مارے وہ شکار مین داخل ہے کہا مالک نے مین نے سُنا اہل علم سے کہتے تہے اگر کسی شخص نے
شکار کو زخم پہونچایا پہر اُس شکار کو دوسرا صدمہ بہی پہونچا جیسے پانی مین گر پڑا یا غیر مُعَلَّم کتے نے اوس پر
چوٹ کی تو اُس شکار کو نہ کہاوینگے مگر اُس صورت مین جب یقین ہوجاوے کہ وہ جانور شکار مارنیوالے
کے زخم سے مرا کہا مالک نے اگر شکار زخم کہا کر غائب ہوجاوے پہر ملا اور اوسپر نشان ہو شکاری کتے کے
زخم کا یا شکاری کا تیر اوس مین لگا ہوا ہو تو اُسکا کہانا درست ہے البتہ اگر رات گذر گئی ہو تو اُسکا کہانا مکروہ
ہے

باب سکھائے ہوئے درندون کے شکار کے بیان مین

مَا جَاءَ فِيْ صَيْدِ الْمُعَلَّمَاتِ

سکھائے ہوئے درندونکے شکار کے بیان مین **ف** جو
جانور سکھائے جاوین جیسے کتا یا چیتا یا باز وغیرہ اگر انکو بسم اللہ کہکے شکار پر چہوڑین اور وہ شکار کو جاکر مار ڈالین
تو اُسکا کہانا درست ہے اور تعلیم اُنکی جب پوری ہوگی کہ جب انکو چہوڑین تو شکار پر دوڑین اور جب ڈانٹ
دیں تو رک جاوین اور امام ابوحنیفہ اور شافعی کے نزدیک ایک شرط اور ہے وہ یہ ہے کہ شکار کے جانور
مین سے کچہ کہاوین نہین بلکہ اوسکو دبوچ کر رکہہ چہوڑین **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ فِي
الْكَلْبِ الْمُعَلَّمِ كُلْ مَا اَمْسَكَ عَلَيْكَ اِنْ قَتَلَ وَاِنْ لَمْ يَقْتُلْ ترجمہ عبداللہ بن عمر کہتے تہے کہ سکہایا ہوا کتا
جس شکار کو پکڑ لے اوسکا کہانا درست ہے خواہ اس شکار کو مار ڈالے یا زندہ پکڑے رہے **عَنْ** نَافِعٍ يَقُوْلُ قَالَ
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اِنْ اَكَلَ وَاِنْ لَمْ يَاْكُلْ ترجمہ عبداللہ بن عمر کہتے ہین اگرچہ وہ کتا اس شکار مین سے کچہ کہا
لیوے جب بہی اسکا کہانا درست ہے **ف** صحیحین مین عدی بن حاتم سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کتا شکار مین سے کہا لیوے تو تو اوسکو نہ کہا امام ابو حنیفہ اور احمد اور اسحاق وسفیان وعبد اللہ بن
المبارک وشافعی کا یہی مذہب ہے **عَنْ** مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الْكَلْبِ الْمُعَلَّمِ
اِذَا قَتَلَ الصَّيْدَ فَقَالَ سَعْدٌ كُلْ وَاِنْ لَمْ يَبْقَ اِلَّا بَضْعَةٌ وَاحِدَةٌ **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص سے سوال ہوا کہ سکہا
ہوا کتا اگر شکار کو مار کر کہا لیوے تو سعد نے کہا کہ کہا لے تو جسقدر بچ رہے اگرچہ ایک ہی بوٹی ہو **کہا** مالک نے مین نے
سنا اہل علم سے کہتے تہے کہ باز اور عقاب اور صقر اور جو جانور انکے مشابہ ہین اگر انکو تعلیم دیجاوے اور وہ سمجہدار
ہو جاوین جیسے سکہاے ہوئے کتے سمجہ دار ہوتے ہین تو انکا مارا ہوا جانور بہی درست ہے بشرطیکہ بسم اللہ کہکر چہوڑے
جاوین **کہا** مالک نے اگر باز کے پنجے سے یا کتے کے منہ سے شکار چہوٹ کر مر جاوے تو اوسکا کہانا درست نہین **کہا**
مالک نے جس جانور کے ذبح کرنے پر آدمی قادر ہو جاوے مگر اسکو ذبح نہ کرے اور باز کے پنجے یا کتے کے موہنہ مین
رہنے دیوے یہانتک کہ باز یا کتا اوسکو مار ڈالے تو اسکا کہانا درست نہین **کہا** مالک نے اسیطرح اگر شکار کو تیر مارے
پہر اوسکو زندہ پاوے اور ذبح کرنے مین دیر کرے یہانتک کہ وہ جانور مر جاوے تو اوسکا کہانا درست نہین
کہا مالک نے کہ اگر مسلمان مشرک کے سکہاے ہوئے کتے کو شکار پر چہوڑے اور وہ شکار کو جا کر مارے تو
اس کا کہانا درست ہے اوسکی مثال ایسی ہے کہ مسلمان مشرک کی چہری سے کسی جانور کو ذبح کرے یا اوسکی
تیر کمان لیکر شکار کرے تو اس جانور کا کہانا درست ہے **کہا** مالک نے مشرک اگر مسلمان کے سکہاے ہوے
کتے کو شکار پر چہوڑے تو اس شکار کا کہانا درست نہین جیسے مشرک مسلمان کی چہری سے کسی جانور کو ذبح
کرے یا مسلمان کے تیر کمان لیکر شکار کرے تو اوسکا کہانا درست نہین **مَا جَاءَ فِیْ صَيْدِ الْبَحْرِ**
دریا کے شکار کے بیان مین **عَنْ** نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِیْ هُرَيْرَةَ سَاَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ
مَا لَفَظَ الْبَحْرُ فَنَهَاهُ عَنْ اَكْلِهٖ ذٰلِكَ قَالَ نَافِعٌ ثُمَّ انْقَلَبَ عَبْدُ اللّٰهِ فَدَعَا بِالْمُصْحَفِ فَقَرَاَ
اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ قَالَ نَافِعٌ فَاَرْسَلَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اِلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ هُرَيْرَةَ
اَنَّهٗ لَا بَاْسَ بِاَكْلِهٖ **ترجمہ** عبد الرحمن بن ابی ہریرہ نے پوچہا عبد اللہ بن عمر سے اوس جانور کو جسکو دریا
پہینک دے تو منع کیا عبد اللہ نے اوسکو کہانے سے پہر عبد اللہ گہر گیا اور کلام اللہ کو منگوایا اور پڑہا اس آیت کو حلال
کیا گیا واسطے تمہارے شکار دریا کا اور طعام دریا کا **ف** دریا کے طعام سے وہ جانور مراد ہے جو مر جاوے
اور دریا اسکو پہینک دے یا پانی کی کمی سے وہ جانور خود بخود اٹک جاوے **ف** نافع نے کہا پہر عبد اللہ
بن عمر نے مجہہ کو بہیجا عبد الرحمان بن ابی ہریرہ پاس یہ کہنے کو کہ اس جانور کا کہانا درست ہے **عَنْ** سَعْدٍ
الْجَارِیْ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنِ الْحِيْتَانِ يَقْتُلُ بَعْضُهَا بَعْضًا اَوْ
تَمُوْتُ صَرَدًا فَقَالَ لَيْسَ بِهَا بَاْسٌ قَالَ سَعْدٌ ثُمَّ سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَقَالَ مِثْلَ

ف دریا کے شکار کے بیان میں

ذٰلِکَ ترجمہ سعد جاری ہوا عمر بن الخطاب نے کہا کہ مین نے پوچہا عبد اللہ بن عمر سے جو مچہلیان انکو مچہلیان مار ڈالین یا
ردی ہو کر مر جاوین اونہون نے کہا اونکا کہانا درست ہے پہر مین نے عبد اللہ بن عمرو سے پوچہا اونہون نے بہی ایسا ہی کہا
عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَزَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهُمَا کَانَا لَا یَرَیَانِ بِمَا لَفَظَ الْبَحْرُ بَاْسًا ترجمہ ابوہریرہ اور زید بن ثابت
اُس جانور کا کہانا جسکو دریا پہینک دے درست جانتے تہے عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ نَاسًا
مِنْ اَهْلِ الْجَارِ قَدِمُوْا عَلٰی مَرْوَانَ بْنِ الْحَکَمِ فَسَاَلُوْهُ عَنْ مَا لَفَظَ الْبَحْرُ فَقَالَ لَیْسَ بِهٖ بَاْسٌ وَقَالَ
اذْهَبُوْا اِلٰی زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ فَسَلُوْهُمَا ثُمَّ ائْتُوْنِیْ فَاَخْبِرُوْنِیْ مَاذَا یَقُوْلَانِ فَاَتَوْهُمَا فَسَاَلُوْهُمَا
فَقَالَا لَا بَاْسَ بِهٖ فَاَتَوْا مَرْوَانَ فَاَخْبَرُوْهُ فَقَالَ مَرْوَانُ قَدْ قُلْتُ لَکُمْ ترجمہ ابی سلمہ بن عبد الرحمن سے روایت
ہے کہ کچہ لوگ جار کے رہنے والے (جار ایک مقام ہے سمندر کے کنارے پر قریب مدینہ منورہ کے) مروان پاس آئے
اور پوچہا کہ جس جانور کو دریا پہینک دے اوسکا کیا حکم ہے مروان نے کہا اوسکا کہانا درست ہے اور تم جاؤ زید بن
ثابت اور ابوہریرہ پاس اور پوچہو اُن سے پہر مجہکو آنکر خبر کرو کیا کہتے ہین اونہون نے پوچہا اون دونون سے
دونون نے کہا درست ہے اون لوگون نے پہر آنکر مروان سے کہا مروان نے کہا مین تو تم سے پہلے کہہ
چکا تہا کہا مالک نے مشرک اگر مچہلیون کا شکار کرے تو اون کا کہانا درست ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا دریا کا پانی پاک ہے مردہ اسکا حلال ہے جب مردہ دریا کا حلال ہوا تو کوئی بہی شکار کرے اسکا
کہانا درست ہے تَحْرِیْمُ اَکْلِ کُلِّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ ہر دانت والے درندے
کے حرام ہونیکا بیان عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَکْلُ کُلِّ ذِیْ
نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ حَرَامٌ ترجمہ ابو ثعلبہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر درندے دانت
والے کا کہانا حرام ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَکْلُ کُلِّ ذِیْ نَابٍ
مِّنَ السِّبَاعِ حَرَامٌ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر درندے دانت والے کا کہانا
حرام ہے مَا یُکْرَهُ مِنْ اَکْلِ الدَّوَابِّ جن جانورون کا کہانا مکروہ ہے اون کا بیان کہا
مالک نے گہوڑون اور خچرون اور گدہون کو نہ کہاوین کیونکہ اللہ جل جلالہ نے فرمایا اور پیدا کیا ہمنے گہوڑون اور
خچرون اور گدہون کو سواری اور آرایش کیواسطے اور فرمایا باقی چارپایون کے حق مین پیدا کیا ہمنے انکو
تو کہ تم اونپر سوار ہو اور انکو کہاؤ اور فرمایا اللہ تعالی نے تاکہ لیوین نام اللہ کا اون چارپایون پر جو دیا اللہ نے
انکو سو کہاؤ اون مین سے اور کہلاؤ فقیر اور مانگنے والے کو کہا مالک نے پس اللہ تعالی نے گہوڑون اور خچرون
اور گدہون کو سواری کے لیے بیان کیا باقی جانورون کو سواری اور کہانے دونون کے واسطے بیان کیا
مَا جَاءَ فِیْ جُلُوْدِ الْمَیْتَةِ مردہ کی کہالون کا بیان عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ

[ف: ہر دانت والے درندے کے حرام ہونیکا بیان]

[ف: جن جانورون کا کہانا مکروہ ہے اون کا بیان]

[ف: مردہ کی کہالون کا بیان]

اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ مَيْتَةٍ كَانَ اَعْطَاهَا مَوْلًى لِمَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَفَلَا اسْتَنْفَعْتُمْ بِجِلْدِهَا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ اِنَّمَا حَرُمَ اَكْلُهَا ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گذرے ایک مردہ بکری پر جو دیدی تھی آپ نے ایک غلام کو میمونہ کے جو بی بی تھین آپ کی فرمایا آپ نے کیون کام مین نہ لائے تم کھال اوسکی اونہون نے کہا یا رسول اللہ وہ مردار ہے آپ نے فرمایا مردار کا کھانا حرام ہے ف نہ اوسکی کھال سے نفع اوٹھانا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دُبِغَ الْاِهَابُ فَقَدْ طَهُرَ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کھال دباغت کیجاوے پاک ہوجاویگی عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اَنْ يُسْتَمْتَعَ بِجُلُودِ الْمَيْتَةِ اِذَا دُبِغَتْ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے جو بی بی آنحضرت کی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردون کی کھالون سے نفع اوٹھانیکو جب دباغت کیجاوین مَا جَاءَ فِي مَنْ يُضْطَرُّ اِلَى الْمَيْتَةِ جو شخص بے قرار ہوجاوے مردے کے کھانے پر اوسکا بیان ف جب آدمی کو مارے بھوک کے مرنیکا یقین ہوجاوے اور حلال چیز نہ ملے اوسکو مضطر کہتے ہین ایسے شخص کو مردہ کھالینا درست ہے کہا مالک نے مضطر کو درست ہے کہ مردہ پیٹ بھر کر کھاوے اور اوس مین سے کچھ توشہ اوٹھا رکھے لیکن اگر حلال ملجاوے تو اوس توشے کو پھینک دیوے سوال ہوا مالک سے کہ مضطر مردہ کو کھاوے یا کسی شخص کے باغ کے میوے یا کھیت یا بکری کو کھا جاوے مالک نے جواب دیا کہ اگر باغ یا کھیت یا بکری کا مالک مضطر کو سچا سمجھے اور چور سمجھ کے اوسکا ہاتھ نہ کٹواوے تو ان چیزون کا کھالینا مردہ سے بہتر ہے۔ اگر مضطر کو خوف ہو کہ ان چیزون کا مالک اسکو سچا نہ سمجھے گا بلکہ چور خیال کرکے اسکا ہاتھ کٹواویگا تو مردہ کھانا بہتر ہے اور اگر پرایا مال کھا جانا ہر حال مین مردہ سے بہتر ہو تو بہت بدمعاش لوگ پرائے مال اسی بہلانے سے چکھہ جاوین گے

كِتَابُ الْعَقِيقَةِ

کتاب عقیقے کے بیان مین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

مَا جَاءَ فِي الْعَقِيقَةِ عقیقہ کا بیان عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي ضَمْرَةَ عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَقِيقَةِ فَقَالَ لَا اُحِبُّ الْعُقُوقَ وَكَاَنَّهُ اِنَّمَا كَرِهَ الْاِسْمَ وَقَالَ مَنْ وُلِدَ لَهُ وَلَدٌ فَاَحَبَّ اَنْ يَنْسُكَ عَنْ وَلَدِهِ فَلْيَفْعَلْ ترجمہ بنی ضمرہ کے ایک شخص سے

روایت ہے اوسنے اپنے باپ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے عقیقے سے آپنے فرمایا مین عقوق
کو پسند نہین کرتا **ف** عقوق کہتے ہین والدین کی نافرمانی کرنیکو عقیقہ اور عقوق کا مادہ ایک ہی ہے اسواسطے
ت آپنے اس نام کو مکروہ جانا اور فرمایا جسشخص کا بچہ پیدا ہو اور وہ اپنے بچہ کیطرف سے قربانی کرنا چاہے
تو کرے **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْبَاقِرِ اَنَّهٗ قَالَ وَزَنَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
شَعْرَ حَسَنٍ وَّحُسَيْنٍ وَّزَيْنَبَ وَاُمِّ كُلْثُوْمٍ فَتَصَدَّقَتْ بِزِنَةِ ذٰلِكَ فِضَّةً **ترجمہ** امام محمد باقر سے روایت ہے
کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت امام حسن اور امام حسین اور زینب اور ام کلثوم کے بال تولکر انکے برابر
چاندی دی **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ اَنَّهٗ قَالَ وَزَنَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَعْرَ حَسَنٍ وَّحُسَيْنٍ فَتَصَدَّقَتْ بِزِنَتِهٖ
فِضَّةً **ترجمہ** امام محمد باقر سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے امام حسن اور حسین کے بال تولکر اون کے برابر
چاندی دی

اَلْعَمَلُ فِي الْعَقِيْقَةِ عقیقے کی ترکیب کا بیان

عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ
لَمْ يَكُنْ يَسْاَلُهٗ اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِهٖ عَقِيْقَةً اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهَا وَكَانَ يَعُقُّ عَنْ وَّلَدِهٖ بِشَاةٍ شَاةٍ عَنِ الذُّكُوْرِ
وَالْاِنَاثِ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر سے جو کوئی انکے گھروالون مین سے عقیقے کو کہتا وہ دیتے اور
اپنی اولاد کیطرف سے خواہ لڑکا ہو یا لڑکی ایک ایک بکری عقیقے مین دیتے **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ
الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يَسْتَحِبُّ الْعَقِيْقَةَ وَلَوْ بِعُصْفُوْرٍ **ترجمہ** محمد بن ابراہیم بن الحارث التیمی
سے روایت ہے کہ انکے باپ بہتر جانتے تہے عقیقے کو اگرچہ ایک چڑیا ہی ہو **ف** ایک بکری سے کم عقیقہ درست
نہین مگر یہ مبالغے کے واسطے کہا **عَنْ** مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّهٗ عُقَّ عَنْ حَسَنٍ وَّحُسَيْنٍ اِبْنَيْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ
ترجمہ حضرت امام حسن اور حسین کا عقیقہ ہوا تہا **عَنْ** هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ اَنَّ اَبَاهُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ كَانَ يَعُقُّ
عَنْ بَنِيْهِ الذُّكُوْرِ وَالْاِنَاثِ بِشَاةٍ شَاةٍ **ترجمہ** عروہ بن زبیر اپنی اولاد کیطرف سے خواہ لڑکا ہو خواہ لڑکی
ایک ایک بکری کرتے تہے عقیقے مین **ف** ترمذی نے حضرت عائشہ سے باسناد صحیح روایت کیا کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا عقیقے مین لڑکے کیطرف سے دو بکریان دینے کا اور لڑکی کے طرف سے ایک بکری دینے
کا کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہہ حکم ہے کہ لڑکا ہو یا لڑکی ہر ایک کیطرف سے ایک بکری دیوے اور عقیقہ واجب
نہین ہے مستحب ہے مگر عقیقے کی بکری مثل قربانی کے چاہیے کانی اور دبلی اور سینگ ٹوٹی اور بیمار نہ ہو اور
عقیقے کا گوشت اور کہال بیچنا درست نہین اور ہڈیان اوسکی توڑنا چاہیے **ف** ایام جاہلیت مین لوگ عقیقے
کی بکری کی ہڈی توڑنا منحوس جانتے تہے اور ہڈی نہ توڑنا مبارک اور بچہ کی حیات کا باعث جانتے تہے
ہماری شریعت مین یہ امر لغو ہے اسکی کچہ اصل نہین (زرقانی) **ف** اور عقیقہ کرنے والے عقیقہ کے
گوشت مین سے کہاوین اور فقیرون کو کہلاوین اور عقیقے کی بکری کا خون بچہ کو نہ لگاوین **ف** یہ بہی جاہلیت
کا ایک دستور تہا

عقیقے کی ترکیب کا بیان

کِتَابُ الضَّحَایَا

کتاب قربانیون کی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مَا یُنْہٰی عَنْہُ مِنَ الضَّحَایَا جن جانورون کی قربانی کرنا منع ہے **عَنْ** عُبَیْدِ بْنِ فَیْرُوزَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ مَاذَا یُتَّقٰی مِنَ الضَّحَایَا فَاَشَارَ بِیَدِہٖ وَقَالَ اَرْبَعٌ وَکَانَ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ یُشِیْرُ بِیَدِہٖ وَیَقُوْلُ یَدِیْ اَقْصَرُ مِنْ یَدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْعَرْجَاءُ الْبَیِّنُ ظَلَعُہَا وَالْعَوْرَاءُ الْبَیِّنُ عَوَرُہَا وَالْمَرِیْضَۃُ الْبَیِّنُ مَرَضُہَا وَالْعَجْفَاءُ الَّتِیْ لَا تُنْقِیْ **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے قربانی مین کن جانورون سے بچنا چاہیے آپ نے اپنی انگلیون سے بتایا کہ چار سے بچنا چاہیے براء بن عازب بھی اپنی انگلیون سے بتایا کرتے اور کہتے کہ میرا ہاتھ چھوٹا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے ایک لنگڑے جو چل نہ سکے اور کانی جسکا کانا پن کھلا ہوا اور بیمار جسکی بیماری ظاہر ہو اور دُبلی جسمین گودا نہین ہے **عَنْ** نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ کَانَ یَتَّقِیْ مِنَ الضَّحَایَا وَالْبُدْنِ الَّتِیْ لَمْ تُسِنَّ وَالَّتِیْ نَقَصَ مِنْ خَلْقِہَا **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر اون قربانیون سے بچتے تھے جو مسنہ نہ ہوتین اور جسکا کوئی عضو نہ ہوتا **ف** مسنہ ایک برس کی بکری اور تین برس کی گائے اور چھ برس کے اونٹ کو کہتے ہین اس سے کم سن جانور قربانی مین درست نہین اور حنفیہ اور حنابلہ کے نزدیک دو برس کی گائے اور پانچ برس کا اونٹ بھی درست ہے کہا مالک نے مجھے یہ روایت بہت پسند ہے **اَلنَّہْیُ عَنْ ذَبْحِ الضَّحِیَّۃِ قَبْلَ انْصِرَافِ الْاِمَامِ** جب تک امام عید کی نماز سے فارغ نہ ہو قربانی کی ممانعت کا بیان **عَنْ** بُشَیْرِ بْنِ یَسَارٍ اَنَّ اَبَا بُرْدَۃَ بْنَ نِیَارٍ ذَبَحَ ضَحِیَّتَہٗ قَبْلَ اَنْ یَّذْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْاَضْحٰی فَزَعَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَہٗ اَنْ یَّعُوْدَ بِضَحِیَّۃٍ اُخْرٰی فَقَالَ اَبُوْ بُرْدَۃَ لَا اَجِدُ اِلَّا جَذَعًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاِنْ لَّمْ تَجِدْ اِلَّا جَذَعًا فَاذْبَحْہُ **ترجمہ** بشیر بن یسار سے روایت ہے کہ ابا بردہ بن نیار نے ذبح کی قربانی اپنی قبل اس بات کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذبح کرین تو آپ نے دوسری قربانی کا اون کو حکم دیا اونہون نے کہا کہ یا رسول اللہ میرے پاس تو اب کچھ نہین صرف ایک بکری ہے ایک سال کی آپ نے فرمایا اسی کو ذبح کر **عَنْ** عَبَّادِ بْنِ تَمِیْمٍ اَنَّ عُوَیْمِرَ بْنَ اَشْقَرَ ذَبَحَ ضَحِیَّتَہٗ قَبْلَ اَنْ یَّغْدُوَ یَوْمَ الْاَضْحٰی وَاَنَّہٗ ذَکَرَ ذٰلِکَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَہٗ اَنْ یَّعُوْدَ بِضَحِیَّۃٍ اُخْرٰی **ترجمہ** عباد بن تمیم سے روایت ہے کہ عویمر بن اشقر نے ذبح کی قربانی اپنی

دسوین تاریخ کی مجہ سے ہیشتر **ف** اور ایک روایت مین یہ ہو کہ نماز کے اول ذبح کی **ف** جب آن حضرت سے بیان کیا آپ نے دوسری قربانی کرنے کا حکم دیا **مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الضَّحَايَا** جس جانور کی قربانی مستحب ہے اسکا بیان **عَنْ** نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ ضَحّٰى مَرَّةً بِالْمَدِيْنَةِ قَالَ نَافِعٌ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اَشْتَرِيَ لَهُ كَبْشًا فَحِيْلًا اَقْرَنَ ثُمَّ اَذْبَحَهُ يَوْمَ الْاَضْحٰى فِيْ مُصَلَّى النَّاسِ قَالَ نَافِعٌ فَفَعَلْتُ ثُمَّ حُمِلَ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَحَلَقَ رَاْسَهُ حِيْنَ ذُبِحَ الْكَبْشُ وَكَانَ مَرِيْضًا لَمْ يَشْهَدِ الْعِيْدَ مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَ نَافِعٌ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ لَيْسَ حِلَاقُ الرَّاْسِ بِوَاجِبٍ عَلٰى مَنْ ضَحّٰى وَقَدْ فَعَلَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر نے قربانی کی ایکبار مدینہ مین تو مجہ کو حکم کیا ایک بکرا سینگ دار خریدنیکا اور اسکے ذبح کرنے کا عید لضحے کے روز عید گاہ مین مینے ایسا ہی کیا پہر وہ بکرا ذبح کیا ہوا بہیجا گیا عبداللہ بن عمر پاس جب اونہون نے اپنا سر مونڈایا اون دنون مین وہ بیمار تہے عید کی نماز کو بہی نہین آئے کہا نافع نے عبداللہ بن عمر کہتے تہے کہ سر مونڈانا قربانی کرنے والے پر واجب نہین ہو مگر عبداللہ بن عمر نے یون ہی سر منڈایا۔

اِدِّخَارُ لُحُوْمِ الضَّحَايَا قربانیکا گوشت رکہ چہوڑنیکا بیان **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ السَّلَمِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ثُمَّ قَالَ بَعْدُ كُلُوْا وَتَصَدَّقُوْا وَتَزَوَّدُوْا وَادَّخِرُوْا **ترجمہ** جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے منع کیا تہا قربانیکا گوشت رکہ چہوڑنے سے تین دن سے زیادہ پہر فرمایا بعد اسکے کہاؤ اور صدقہ دو اور توشہ بناؤ اور رکہ چہوڑو **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَاقِدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَتْ صَدَقَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ دَفَّ النَّاسُ مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ حَضْرَةَ الْاَضْحٰى فِيْ زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادَّخِرُوا الثُّلُثَ وَتَصَدَّقُوْا بِمَا بَقِيَ قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ كَانَ النَّاسُ يَنْتَفِعُوْنَ بِضَحَايَاهُمْ وَيَجْمِلُوْنَ مِنْهَا الْوَدَكَ وَيَتَّخِذُوْنَ مِنْهَا الْاَسْقِيَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا ذَاكَ اَوْ كَمَا قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَهَيْتَ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلٰثٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا نَهَيْتُكُمْ مِنْ اَجْلِ الدَّافَّةِ الَّتِيْ دَفَّتْ عَلَيْكُمْ حَضْرَةَ الْاَضْحٰى فَكُلُوْا وَتَصَدَّقُوْا وَادَّخِرُوْا يَعْنِيْ بِالدَّافَّةِ قَوْمًا مَسَاكِيْنَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ **ترجمہ** عبداللہ بن واقد سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا قربانیون کے گوشت کہانے سے بعد تین دن کے عبداللہ بن ابی بکر نے کہا مینے یہ عمرہ بنت عبدالرحمان سے بیان کیا وہ بولین سچ

ف جس جانور کی قربانی مستحب ہے اسکا بیان

ف قربانیکا گوشت رکہ چہوڑنیکا بیان

کہا عبداللہ بن واقد نے مین نے سنا حضرت بی بی عائشہ سے کہ کچہ لوگ جنگل کے رہنے والے آئے عید اضحے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین تو فرمایا آپنے تین روز تک کا گوشت رکہہ لو اور باقی للہ دے دو بعد اسکے لوگون نے آپسے عارض کیا کہ یا رسول اللہ قبل اسکے لوگ اپنی قربانیون سے منفعت اوٹہاتے تہے اور چربی انکی اوتار رکہتے تہے اور کہالون کی مشکین بناتے تہے آپ نے فرمایا کیا مطلب ہے اونہون نے عرض کیا کہ اب آپنے منع کر دیا ہے تین روز سے زیادہ قربانی کے گوشت رکہنے کو آپنے فرمایا مینے اسواسطے منع کیا تہا کہ کچہ لوگ مسکین جنگل سے آگئے تہے اب قربانی کے گوشت کہاؤ اور صدقہ دو اور رکہہ چہوڑو **ف** علما نے اختلاف کیا ہے کہ پیشتر جو آپنے تین دن سے زیادہ قربانی کے گوشت رکہنے کو منع کیا یہ نہی تنزیہی تہے یا تحریمی صحیح یہ ہے کہ یہ ممانعت مصلحت تہے کیونکہ اسوقت مین مسکین زیادہ آگئے تہے انکو گوشت پہونچانا منظور تہا اگر تین روز سے زیادہ اجازت دیتے تو لوگ گوشت بہت رکہہ چہوڑتے مسکین بہوکے رہتے بخاری مسلم نے سلمہ بن الاکوع سے روایت کیا کہ آپنے فرمایا مینے اسواسطے منع کیا کہ اس سال لوگون کو تکلیف تہی **عَنْ** اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّهُ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَقَدَّمَ اِلَيْهِ اَهْلُهُ لَحْمًا فَقَالَ اُنْظُرُوا اَنْ يَكُونَ هٰذَا مِنْ لُحُومِ الْاَضَاحِيِّ فَقَالُوا هُوَ مِنْهَا فَقَالَ اَبُو سَعِيدٍ اَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهَا قَالُوا اِنَّهُ قَدْ كَانَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا بَعْدَكَ اَمْرٌ فَخَرَجَ اَبُو سَعِيدٍ فَسَاَلَ عَنْ ذٰلِكَ فَاَخْبَرَ اَبُو سَعِيدٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْاَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلٰثٍ فَكُلُوا وَتَصَدَّقُوا وَادَّخِرُوا وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ الْاِنْتِبَاذِ فَانْتَبِذُوا وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا وَلَا تَقُولُوا هُجْرًا يَعْنِي لَا تَقُولُوا سُوْءً **ترجمہ** ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سفر سے آئے انکے گہر کے لوگون نے گوشت سامنے رکہا انہون نے کہا دیکہو کہین قربانی کا گوشت نہ ہو اونہون نے کہا قربانی ہی کا تو ہے ابو سعید نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا تہا لوگون نے کہا بعد آپکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس باب مین دوسرا حکم فرمایا ابو سعید گہر سے نکلے اس امر کی تحقیق کرنے کو جب اون کو خبر پہونچی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مینے تمکو منع کیا تہا قربانی کے گوشت کہانے سے بعد تین روز کے لیکن اب کہاؤ اور صدقہ دو اور رکہہ چہوڑو اور مینے تمکو منع کیا تہا نبیذ بنانے سے بعض برتنون مین اب بناؤ جس برتن مین چاہو لیکن جو چیز نشہ پیدا کرے وہ حرام ہے اور مین نے تمکو منع کیا تہا قبرون کی زیارت سے اب زیارت کرو قبرون کی مگر مونہہ سے بری بات نہ نکالو یعنے کفر و ناشکری کی باتین **اَلشِّرْكَةُ فِي الضَّحَايَا** ایک قربانی مین کئی آدمیون کے شریک ہونے کا بیان **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

ایک قربانی مین کئی آدمیون کے شریک ہونے کا بیان

اَنَّهُ قَالَ نَحَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ نحر کیا ہمنے حدیبیہ کے سال اونٹ سات آدمیون کیطرف سے اور گائے ذبح کی سات آدمیون کیطرف سے

ف ابوحنیفہ اور شافعی اور اکثر علما کا یہی قول ہے عَنْ عُمَارَةَ بْنِ صَيَّادٍ اَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَا اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيَّ اَخْبَرَهُ قَالَ كُنَّا نُضَحِّي بِالشَّاةِ الْوَاحِدَةِ يَذْبَحُهَا الرَّجُلُ عَنْهُ وَعَنْ اَهْلِ بَيْتِهِ ثُمَّ تَبَاهَى النَّاسُ بَعْدُ فَصَارَتْ مُبَاهَاةً ترجمہ عمارہ بن صیاد سے روایت ہے کہ عطاء بن یسار نے خبر دی انکو ابوایوب انصاری سے سنکر کہتے تھے ہم قربانی کرتے تھے ایک بکری کی اپنے اور اپنے تمام گھر والون کیطرف سے بعد اوسکے لوگون نے فخر کیا کہ ہر ایک کی طرف سے ایک ایک بکری کرنا شروع کی۔

ف مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا قول یہ ہے کہ ایک بکری سارے گھر والون کی طرف سے کافی ہے مگر ابوحنیفہ کے نزدیک کافی نہین ہے کہا مالک نے جو بہتر سنا ہے اس باب مین وہ یہ ہے کہ آدمی اپنے اور اپنے گھر والون کیطرف سے ایک اونٹ یا گائے یا بکری جسکا وہ مالک ہو ذبح کرے اور سب آدمیون کو ثواب مین شریک کرے لیکن یہ صورت کہ ایک آدمی ایک اونٹ یا گائے یا بکری خرید کرے اور کئی آدمیون کو قربانی مین شریک کرے یعنے ہر ایک سے حصہ سے قیمت لیوے اور اسکی موافق گوشت دیوے مکروہ ہے ہمنے تو یہ سنا ہے کہ قربانی مین شرکت نہین ہوسکتی بلکہ ایک گھر کے لوگون کی طرف سے ایک قربانی ہوسکتی ہے عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّهُ قَالَ مَا نَحَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ وَعَنْ اَهْلِ بَيْتِهِ اِلَّا بَدَنَةً وَاحِدَةً اَوْ بَقَرَةً وَاحِدَةً ترجمہ ابن شہاب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی اپنے اور اپنے اہل بیت کی طرف سے ایک اونٹ یا ایک گائے سے زیادہ نہین قربانی کیا کہا مالک نے مجھے یاد نہین ابن شہاب ایک اونٹ کہا یا ایک گائے

الضَّحِيَّةُ عَمَّا فِي بَطْنِ الْمَرْاَةِ جو بچہ پیٹ مین ہو اوسکی طرف سے قربانی کرنا عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ الْاَضْحٰى يَوْمَانِ بَعْدَ يَوْمِ الْاَضْحٰى ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر نے کہا قربانی دو دن تک درست ہے بعد عید اضحے کے عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ مِثْلُ ذٰلِكَ ترجمہ حضرت علی نے بھی ایسا ہی ارشاد فرمایا عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ لَمْ يَكُنْ يُضَحِّي عَمَّا فِي بَطْنِ الْمَرْاَةِ ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر پیٹ کے بچے کی طرف سے قربانی نہین کرتے تھے

ف کیونکہ وہ ابھی پیدا نہین ہوا اور معلوم نہین کہ زندہ پیدا ہوگا یا مردہ کہا مالک نے قربانی سنت ہے واجب نہین ہے اور جو شخص قربانی خرید کرسکتا ہو اوسکو ترک کرنا اچھا نہین ہے تَمَّ كِتَابُ الضَّحَايَا

تمام ہوئی کتاب قربانیون کی وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ حَقَّ حَمْدِهٖ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ

مِنْ خَلْقِهِ وَصَفْوَتِهِ مِنْ بَرِيَّتِهِ مُحَمَّدٍ عَبْدِهِ وَرَسُوْلِهِ اِلٰى جَمِيْعِ خَلْقِهِ وَتَمَامِهِ تَمَّ الْجُزْءُ الْاَوَّلُ مِنْ مُوَطَّا مِنْ تَجْزِيَةِ جُزْئَيْنِ اللہ کا شکر ہے جیسا اوسکو لائق ہے اور رحمت کاملہ نازل ہو اوس شخص پر جو اوسکی تمام مخلوقات مین بہتر ہے اور فضل اور منتخب ہے یعنے محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر جو اوس کے بندے اور رسول ہین تمام مخلوقات کیطرف۔ تمام ہوا ربع ثانی موطا شریف کا اب نصف کتاب پوری ہوی اللہ جل جلالہ اوسکو قبول فرماوے اور نصف اخیر کو بہی تمام کرنا نصیب کرے +

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ط

تَمَّ النِّصْفُ الْاَوَّلُ

وَيَتْلُوْهُ النِّصْفُ الثَّانِيْ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

كِتَابُ النِّكَاحِ

کتاب نکاح کے بیان مین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مَا جَاءَ فِي الْخِطْبَةِ نکاح کا پیام دینے کے بیان مین **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَخْطُبُ اَحَدُكُمْ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ پیام بہیجے نکاح کا کوی تم میں سے اپنے بہائی مسلمان کے پیغام پر **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَخْطُبُ اَحَدُكُمْ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ پیام بہیجے نکاح کا کوی تم مین سے اپنے بہای مسلمان کے پیغام پر کہا مالک نے اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب ایک شخص کی نسبت کسی عورت سے ٹہیر جاوے اور عورت کا دل اوسی مرد کی طرف مائل ہو جاوے اور مہر ٹہیر جاوے اب یہ اوس عورت کو دوسرا کوی شخص پیام نہ دیوے اور یہ غرض

نہین کہ کسی شخص نے ایک عورت کو پیام دیا ہوا اور اُسکا پیام ٹہیرا نہو تو دوسرے کو پیام دینا درست نہین **عن**
الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَلَاجُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ
النِّسَاۤءِ اَوْ اَكْنَنْتُمْ فِيْ اَنْفُسِكُمْ اَنْ يَقُوْلَ الرَّجُلُ لِلْمَرْاَةِ وَهِيَ فِيْ عِدَّتِهَا مِنْ وَفَاةِ زَوْجِهَا اِنَّكِ عَلَيَّ
لَكَرِيْمَةٌ وَاِنِّيْ فِيْكِ لَرَاغِبٌ وَاِنَّ اللّٰهَ لَسَائِقٌ اِلَيْكِ خَيْرًا اَوْ رِزْقًا وَنَحْوُ هٰذَا مِنَ الْقَوْلِ **ترجمہ** قاسم بن محمد کہتے
تھے اس آیت کی تفسیر مین ولاجناح علیکم فیما عرضتم الے آخرہ یعنے گناہ نہین ہے تمپر تعریض کرنا کسی عورت سے جب
وہ عدت مین ہو تعریض اسکو کہتے مین کہ مرد عورت سے کہلا بہیجے تو مجہے پسند ہے یا مین تجہہ سے رغبت کرتا ہون
یا اللہ تجہہ کو بہتری اور روزی پہونچانے والا ہے یا ایسی کوئی اور بات کہے **ف** یعنے اشارے اور کنایہ سے گفتگو
کرے صاف صاف یہ کہنا کہ مین تجہسے نکاح کیا چاہتا ہون عدت کے اندر منع ہے البتہ بعد عدت کے درست ہے

اِسْتِئْذَانُ الْبِكْرِ وَالْاَيِّمِ فِيْ اَنْفُسِهِمَا عورت بکر اور ثیبہ سے اذن لینے کا بیان

عن عَبْدِ اللّٰهِ
ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاَيِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَاْذَنُ فِيْ
نَفْسِهَا وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ثیبہ زیادہ حق
دار ہے اپنے نفس پر ولی سے اور بکر سے اذن لیا جاویگا اور اذن اُسکا سکوت ہے **ف** یعنے ثیبہ پر ولی
کا جبر نہین ہوسکتا بالغہ ہو یا نابالغہ ہو اور بکر پر ہوسکتا ہے اور ابوحنیفہ کے نزدیک بالغہ پر جبر نہین ہوسکتا بکر
ہو یا ثیبہ اور نابالغہ پر جبر ہوسکتا ہے **عن** مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَا تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ اِلَّا بِاِذْنِ وَلِيِّهَا اَوْ ذِي الرَّاْيِ مِنْ اَهْلِهَا اَوِ السُّلْطَانِ **ترجمہ** سعید بن
المسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا نہین نکاح کیا جاوے کا عورت کا مگر اوسکے ولی کے اذن سے یا اسکے
کنبے مین جو شخص عقلمند ہو اوسکے اذن سے یا بادشاہ کے اذن سے **ف** اگر اسکا کوئی ولی نہو مراد حضرت
عمر کی عورت سے یہان بکر ہے کیونکہ ثیبہ اپنے آپ نکاح کرسکتی ہے **عن** مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ
مُحَمَّدٍ وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ كَانَا يُنْكِحَانِ بَنَاتِهِمَا الْاَبْكَارَ وَلَا يَسْتَاْمِرَانِهِنَّ **ترجمہ** قاسم بن محمد
اور سالم بن عبداللہ نکاح کرتے تہے اپنی بکر بیٹیون کا اور نہین پوچہتے تہے اذن سے **ف** کیونکہ بکر سے پوچہنا
مستحب ہے نہ واجب کہا مالک نے ہمارے نزدیک الساہی حکم ہے بکر عورتون مین کہا مالک نے بکر کو اپنے مال مین
تصرف نہین پہونچتا جب تک اپنے خاوند کے گہر مین نہ آوے اور اسکا حال نہ معلوم ہو **عن** مَالِكٍ اَنَّهٗ
بَلَغَهٗ اَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ فِي الْبِكْرِ
يُزَوِّجُهَا اَبُوْهَا بِغَيْرِ اِذْنِهَا اِنَّ ذٰلِكَ لَازِمٌ لَهَا **ترجمہ** قاسم بن محمد اور سالم بن عبداللہ اور سلیمان
بن یسار کہتے تہے اگر عورت باکرہ کا نکاح اُسکا باپ بغیر اذن کے کردے تو نکاح اوسکا لازم ہوجاتا ہے

عورت باکرہ اور ثیبہ سے اذن لینے کا بیان

مَا جَاءَ فِي الصَّدَاقِ وَالْحِبَاءِ مہر کا اور حبا کا بیان **ف** حبا کہتے ہیں مفت سلوک کرنیکو **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي وَهَبْتُ نَفْسِي لَكَ فَقَامَتْ قِيَامًا طَوِيلًا فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ زَوِّجْنِيهَا إِنْ لَمْ تَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ تُصْدِقُهَا إِيَّاهُ فَقَالَ مَا عِنْدِي إِلَّا إِزَارِي هٰذَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَعْطَيْتَهَا إِيَّاهُ جَلَسْتَ لَا إِزَارَ لَكَ فَالْتَمِسْ شَيْئًا فَقَالَ مَا أَجِدُ شَيْئًا قَالَ فَالْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَالْتَمَسَ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ فَقَالَ نَعَمْ سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا لِسُوَرٍ سَمَّاهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَنْكَحْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ **ترجمہ** سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہے کہ ایک عورت آئی جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اوس نے کہا تحقیق بخشے مین نے جان اپنی واسطے آپکے اور کہڑے رہے دیر تک پہر ایک شخص کہڑا ہوا اور کہا یا رسول اللہ نکاح کر دو میرا اس سے اگر آپکو کچہ حاجت نہین ہے اوسکے نکاح کی حضرت نے فرمایا تیرے پاس کچہ چیز ہے کہ مہر مین دیوے اوسکو وہ شخص بولا اس تہبند کے سوا میرے پاس کچہ نہین ہے آپنے فرمایا اگر تو اپنا تہبند اوسکو دیدے گا تو بغیر تہبند کے بیٹہے گا کوئی چیز ڈہونڈہ اوس نے کہا مجہے کچہ نہین ملتا آپنے فرمایا ڈہونڈہ اگرچہ لوہے کی ایک انگوٹہی ہو اوس نے ڈہونڈہا مگر کچہ نہ پایا تب آپنے پوچہا تجہے کچہ قرآن یاد ہے بولا ہان فلانی فلانی سورت یاد ہے کئی سورتون کا نام لیا آپنے فرمایا مینے نکاح کر دیا اس عورت کا تیرے ساتہ اوس قرآن کے عوض مین جو تجہکو یاد ہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مہر کی کمی کی کوئی حد نہین جیسے اوسکی زیادتی کی حد نہین اور تعلیم قرآن کے عوض مین نکاح ہو سکتا ہے **عَنْ** سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَيُّمَا رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً بِهَا جُنُونٌ أَوْ جُذَامٌ أَوْ بَرَصٌ فَمَسَّهَا فَلَهَا صَدَاقُهَا كَامِلًا وَذٰلِكَ لِزَوْجِهَا غُرْمٌ عَلَى وَلِيِّهَا **ترجمہ** سعید بن المسیب نے کہا کہ حضرت عمر بن الخطاب نے فرمایا جو شخص کسی عورت سے نکاح کرے اور اوسکو جنون یا جذام یا برص ہو اور خاوند جماع کرے اوس سے نہ جانکر اوس عورت کو خاوند پورا مہر دیوے اور اوسکے ولی سے پہیر لیوے کہا مالک نے ولی کو مہر اوس صورت مین واپس دینا ہوگا جب وہ عورت کا باپ یا بہائی یا ایسا قریب ہو کہ عورت کا حال جانتا ہو اور جو وہ ولی محرم نہ ہو جیسے چچا کا بیٹا یا مولی یا اور کوئی کنبے والا ہو جسکو عورت کا حال معلوم نہ ہو تو اوسپر مہر پہیرنا لازم نہ ہوگا بلکہ اس عورت سے مہر پہیر لیا جاوے گا صرف اسقدر چہوڑ دیا جاوے گا جس سے اوسکی فرج حلال ہو **ف**

بعضے ربع دینار سے ہوا **عن** نافع ان ابنة عبید اللّٰه ابن عمر و امّھا بنت زید بن الخطاب کانت تحت ابن لعبد اللّٰہ ابن عمر فمات ولم یدخل بھا ولم یسم لھا صداقًا فابتغت امھا صداقھا فقال عبد اللّٰہ بن عمر لیس لھا صداق ولو کان لھا صداق لم نمسکہ ولم نظلمھا فابت امھا ان تقبل ذالک فجعلوا بینھم زید بن ثابت فقضی ان لا صداق لھا ولھا المیراث **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبید اللہ بن عمر کی بیٹی جنکی مان زید بن خطاب کی بیٹی تہین عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے بیٹے کے نکاح مین آئین وہ مرگئے مگر اونھون نے اس سے صحبت نہین کی نہ اون کا مہر مقرر ہوا تھا تو انکی مان نے مہر مانگا عبد اللہ بن عمر نے کہا مہر کا انکو استحقاق نہین اگر ہوتا توہم رکھ نہ لیتے نہ ظلم کرتے اونکی مان نے نہ مانا زید بن ثابت کے کہنے پر رکھا زید نے یہ فیصلہ کیا کہ اون کو مہر نہین ملے گا البتہ ترکہ ملیگا **ف** ابو حنیفہ کے نزدیک اگر مہر مقرر نہ ہو تو مہر مثل دلایا جاوے گا یہ مذہب عبد اللہ بن مسعود کا ہے **عن** مالک انہ بلغہ ان عمر بن عبد العزیز کتب فی خلافتہ الی بعض عمالہ ان کلما اشترط المنکح من کان ابا او غیرہ من حباء او کرامۃ فھو للمرأۃ ان ابتغتہ **ترجمہ** عمر بن عبد العزیز نے لکھا اپنے ایک عامل کو نکاح کردینے والا باپ ہو یا کوئی اور اگر شرط کرے خاوند سے کچھ تحفہ یا ہدیہ لینے کے تو وہ عورت کو ملیگا اگر طلب کرے کہا مالک نے جس عورت کا نکاح اوسکا باپ کردیوے اور اسکے مہر مین کچھ حبا کی شرط کرے اگر وہ شرط ایسی ہو جسکے عوض مین نکاح ہوا ہے تو وہ حبا اوسکی بیٹی کو ملیگا اگر چاہے **ف** اور جو نہ چاہے باپ کو ملجاوے گا اگر بعد نکاح کے خاوند کچھ حبا اپنی بی بی کے باپ کو دیوے تو وہ بطور تحفہ کے باپ کا حق ہوگا (ابن قاسم عن مالک) **ف** اگر خاوند نے قبل صحبت کے بی بی کو چھوڑ دیا تو خاوند حبا مین سے نصف پھیر لیگا کہا مالک نے جو شخص اپنے نابالغ لڑکے کا نکاح کرے اور اس لڑکے کا کوئی ذاتی مال نہ ہو تو مہر اوسکے باپ پر واجب ہوگا اور اگر اس لڑکے کا ذاتی مال ہو تو اس مال مین سے دلایا جاویگا مگر جس صورت مین باپ مہر کو اپنے ذمہ کرلیوے اور یہ نکاح لڑکے پر لازم ہوگا جب وہ نابالغ ہو اور اپنے باپ کی ولایت مین ہو کہا مالک نے جو شخص اپنے بی بی کو قبل صحبت کے طلاق دیوے تو بی بی اگر باکرہ ہو اوسکا باپ خاوند کو نصف مہر معاف کردے تو درست ہے اسلیے کہ اللہ جل جلالہ نے فرمایا اگر طلاق دو تم اپنی عورتون کو قبل جماع کے اور مہر مقرر کرچکے ہو تو تمکو آدھا مہر دینا ہوگا مگر جس صورت مین کہ عورتین اپنا مہر معاف کردین یا وہ شخص معاف کردے جسکے اختیار مین نکاح کا عقدہ ہے وہ شخص باپ ہے اپنی باکرہ لڑکی کا اور مالک اپنی لونڈی کا کہا مالک نے مین نے ایسا ہی سنا اہل علم سے اس باب مین میرے نزدیک ایسا ہی حکم ہے کہا مالک نے اگر یہودی کا نکاح یہودیہ سے

ہو یا نصرانی کا نصرانیہ سی پہر قبل صحبت کے وہ یہودیہ یا نصرانیہ مسلمان ہوجاوے تو اوسکو مہر نہ ملیگا کہا مالک نے
میرے نزدیک ربع دینار سے کم مہر نہین ہوسکتا اور نہ ربع دینار کی چوری مین ہاتہہ کاٹا جاوے گا **ف** اور
ابوحنیفہ کے نزدیک مہر دس درم سے کم نہین ہوسکتا اور صحیح یہ ہے کہ مہر کی کمی کی کوئی حد نہین جیسے زیادتی
کی حد نہین **مَا جَاءَ فِي إِرْخَاءِ السُّتُورِ** خلوت صحیحہ کے بیان مین **عَنْ** سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ
أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَضَى فِي الْمَرْأَةِ إِذَا تَزَوَّجَهَا الرَّجُلُ أَنَّهُ إِذَا أُرْخِيَتِ السُّتُورُ فَقَدْ وَجَبَ الصَّدَاقُ
ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب نے حکم کیا کہ جب کوئی شخص کسی عورت سے نکاح
کرے اور خلوت صحیحہ ہوجاوے تو مہر واجب ہوگیا **عَنْ** مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ
كَانَ يَقُولُ إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بِالْمَرْأَةِ فِي بَيْتِهَا صُدِّقَ عَلَيْهَا وَإِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ فِي بَيْتِهِ صُدِّقَتْ
عَلَيْهِ **ترجمہ** سعید بن المسیب کہتے تہے کہ جب مرد عورت کے گہر مین جاوے تو مرد کی تصدیق ہوگی اور
جو عورت مرد کے گہر مین جاوے تو عورت کی تصدیق ہوگی **کہا مالک** نے مطلب اسکا یہ ہے کہ جب مرد
عورت کے گہر مین رہے پہر اختلاف ہو عورت کہے مجہہ سے جماع کیا ہے اور مرد کہے نہین کیا ہے تو مرد کی
بات کا اعتبار ہوگا اور جو عورت مرد کے گہر مین رہے پہر اختلاف ہو تو عورت کی بات کا اعتبار ہوگا۔
الْمُقَامُ عِنْدَ الْأَيِّمِ وَالْبِكْرِ ثیبہ اور باکرہ پاس رہنے کا بیان **عَنْ** أَبِي بَكْرِ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تَزَوَّجَ أُمَّ سَلَمَةَ وَأَصْبَحَتْ عِنْدَهُ قَالَ لَهَا
لَيْسَ بِكِ عَلَى أَهْلِكِ هَوَانٌ إِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ عِنْدَكِ وَسَبَّعْتُ عِنْدَهُنَّ وَإِنْ شِئْتِ ثَلَّثْتُ عِنْدَكِ وَدُرْتُ
عَلَيْهِنَّ فَقَالَتْ ثَلِّثْ **ترجمہ** ابی بکر بن عبد الرحمان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
جب نکاح کیا ام سلمہ سے اور صبح ہوی تو آپنے فرمایا مین ایسا کام نہ کرونگا جسکے سبب سے تو اپنے لوگون
مین ذلیل ہو اگر تجہکو منظور ہے تو سات دن تک تیرے پاس رہونگا پہر سات سات دن ایک ایک بی بی
کے پاس رہونگا اور جو تو چاہے تو تین دن تیرے پاس رہون اور ایک ایک دن سب کے پاس رہ کر
آؤن ام سلمہ نے کہا تین دن رہیے **ف** جس شخص کی کئی عورتین ہون پہر وہ نئی عورت کرے
اگر بکر ہو تو سات دن اوسکے پاس رہے اور جو ثیبہ ہو تو تین دن اُسکے پاس رہے پہر سب کے برابر اسکے
پاس بہی رہا کرے **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لِلْبِكْرِ سَبْعٌ وَلِلثَّيِّبِ ثَلَاثٌ
ترجمہ انس بن مالک کہتے تہے کہ بکر عورت کے سات دن مین اور ثیبہ کے تین دن **کہا مالک** نے ہمارے
نزدیک یہی حکم ہے **کہا مالک** نے جس عورت سے اوس نے نکاح کیا اگر اوسکے سوا اور بہی اوسکی کئی عورتیں
ہون تو بعد ان دنون کے پہر سب کے پاس برابر رہا کرے مگر یہ دن نئی عورت کے حساب مین مجرا نہ ہونگے

ف خلوت صحیحہ کے بیان مین

ف ثیبہ اور باکرہ کے پاس رہنے کا بیان

مَا لَا يَجُوزُ مِنَ الشُّرُوطِ فِي النِّكَاحِ جو شرطین نکاح مین درست نہین اونکا بیان اسیر کہ یہ بھی عورت کا حق ہے

عَنْ مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ سُئِلَ عَنِ الْمَرْاَةِ تَشْتَرِطُ عَلٰى زَوْجِهَا اَنَّهُ لَا يَخْرُجُ بِهَا مِنْ بَلَدِهَا فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ يَخْرُجُ بِهَا اِنْ شَاءَ **ترجمہ** سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے سوال ہوا کہ اگر کوئی عورت شرط کرے اپنے خاوند سے کہ میرے شہر سے مجہہ کو نہ نکالنا سعید بن مسیب نے جواب دیا کہ باوجود اسکے خاوند نکال سکتا ہے کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ اگر مرد عورت سے نکاح کرتے وقت اس امر کی شرط کرے کہ مین تیرے اوپر دوسرا نکاح نہ کرونگا یا لونڈی نہ رکہونگا تو اس شرط کا پورا کرنا ضرور نہین البتہ اگر اوسنے طلاق یا عتاق کو دوسرے نکاح پر معلق کر دیا ہو تو دوسرے نکاح سے طلاق یا عتاق ضرور ہوجاویگا

نِكَاحُ الْمُحَلِّلِ وَمَا اَشْبَهَهُ حلالہ کا نکاح اور جو اسکے مشابہ ہے اوسکا بیان **ف** جب کوئی شخص اپنی عورت کو تین طلاق دیدے تو پہر اوس عورت سے نکاح درست نہین جب تک وہ عورت کسی دوسرے شخص سے نکاح نکرے اب دوسرا شوہر اگر اوسکو چہوڑدے تو پہلے شوہر کو نکاح کر لینا درست ہے لیکن اس نیت سے نکاح کرنا کہ پہلے شوہر کو وہ عورت درست ہو جاوے حرام ہے اور یہ حلالہ کہلاتا ہے

عَنْ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الزَّبِيرِ اَنَّ رِفَاعَةَ بْنَ سِمْوَالٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ تَمِيمَةَ بِنْتَ وَهْبٍ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثًا فَنَكَحَتْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الزَّبِيرِ فَاعْتَرَضَ عَنْهَا فَلَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يَمَسَّهَا فَفَارَقَهَا فَاَرَادَ رِفَاعَةُ اَنْ يَنْكِحَهَا وَهُوَ زَوْجُهَا الْاَوَّلُ الَّذِي كَانَ طَلَّقَهَا فَذُكِرَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَهَاهُ عَنْ تَزْوِيجِهَا وَقَالَ لَا تَحِلُّ لَكَ حَتّٰى تَذُوقَ الْعُسَيْلَةَ **ترجمہ** زبیر بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ رفاعہ بن سموال قرظی نے تین طلاق دی اپنی بی بی تمیمہ بنت وہب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین تو اونہون نے نکاح کیا عبد الرحمن بن زبیر سے مگر عبد الرحمن اوسپر قادر نہ ہوے اور جماع نکر سکے اسواسطے عبد الرحمن نے اوسکو چہوڑ دیا تب رفاعہ جو شوہر اول تہے اونہون نے پہر نکاح کرنا چاہا جب آنحضرت سے اسکا ذکر ہوا آپنے منع کیا اور فرمایا رفاعہ سے کہ وہ عورت تجہہ کو حلال نہین جب تک دوسرے شخص سے جماع نہ کراوے **ف** یعنے صرف نکاح کرنا دوسرے شوہر سے حلالی کیواسطے کافی نہین صحبت ضرور ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا سُئِلَتْ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ الْبَتَّةَ فَتَزَوَّجَهَا رَجُلٌ اٰخَرُ فَطَلَّقَهَا قَبْلَ اَنْ يَمَسَّهَا هَلْ يَصْلُحُ لِزَوْجِهَا الْاَوَّلِ اَنْ يَتَزَوَّجَهَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ لَا حَتّٰى يَذُوقَ عُسَيْلَتَهَا **ترجمہ** حضرت عائشہ سے سوال ہوا کہ ایک شخص اپنی عورت کو تین طلاق دیوے بعد اسکے اس سے دوسرا شخص نکاح کرے پہر طلاق دیدے اب پہلا شوہر اوس سے نکاح

کرسکتا ہے جواب دیا کہ نہین کرسکتا جب تک دوسرا شوہر اوس سے جماع نہ کرے **عن** مالک انہ بلغہ ان القاسم بن محمد سئل عن رجل طلق امراتہ البتۃ ثم تزوجہا بعدہ رجل اخر فمات عنہا قبل ان یمسہا ہل یحل لزوجہا الاول ان یراجعہا فقال القاسم بن محمد لا یحل لزوجہا الاول ان یراجعہا **ترجمہ** قاسم بن محمد سے سوال ہوا کہ ایک شخص نے اپنی عورت کو تین طلاق دی پھر اس سے دوسرے شخص نے نکاح کیا اور مرگیا قبل جماع کرنے کے کیا پہلے شوہر کو اس سے نکاح کرلینا درست ہے جواب دیا نہین کہا مالک نے جو شخص حلالہ کی نیت سے نکاح کرے اوسکا نکاح فاسد ہے پھر نئے سرے سے نکاح کرے اگر جماع کرچکا ہے تو مہر اوسپر واجب ہوگا **ما لا یجمع بینہ من النساء** جن عورتون کا جمع کرنا درست نہین نکاح مین **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یجمع بین المراۃ وعمتہا ولا بین المراۃ وخالتہا **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پھوپی اور بھتیجی اور خالہ اور بھانجی مین جمع نہ کرے **ف** یعنی جب پھوپی نکاح مین ہو تو بھتیجی سے نکاح کرنا درست نہین اوسیطرح جب خالہ نکاح مین ہو تو بھانجی سے نکاح کرنا درست نہین

عن سعید بن المسیب انہ کان یقول ینہی ان تنکح المراۃ علی عمتہا او علی خالتہا وان یطا الرجل ولیدۃ وفی بطنہا جنین لغیرہ **ترجمہ** سعید بن المسیب کہتے تھے منع ہے بھتیجے سے پھوپی کے اوپر اور بھانجی سے خالہ کے اوپر اور منع ہے جماع کرنا اس لونڈی سے جو حاملہ ہو کسی اور شخص سے **ما لا یجوز من نکاح الرجل ام امراتہ** ساس سے نکاح جائز نہ ہونے کا بیان **عن** یحیی بن سعید انہ قال سئل زید بن ثابت عن رجل تزوج امراۃ ثم فارقہا قبل ان یصیبہا ہل تحل لہ امہا فقال زید بن ثابت لا الام مبہمۃ لیس فیہا شرط وانما الشرط فی الربائب **ترجمہ** یحیی بن سعید نے کہا کہ سوال ہوا زید بن ثابت سے ایک شخص نے نکاح کیا ایک عورت سے پھر چھوڑ دیا اوسکو قبل جماع کے کیا اوسکی مان سے نکاح درست ہے بولے نہین کیونکہ اللہ جل جلالہ نے فرمایا حرام ہین تمپر مائین تمہاری بیبیون کی اور اوس مین کچھ شرط نہین لگائی کہ جن بیبیون سے تم جماع کرچکے ہو بلکہ شرط ربائب مین لگائی ہے **ف** ربائب جمع ربیبہ کی ربیبہ اوس لڑکی کو کہتے ہین جو بی بی پہلے خاوند سے لیکر آوے اسمین اللہ نے قید لگائی فرمایا حرام ہین تمپر ربائب تمہاری جو تمہاری گودون مین ہین اون عورتون سے جن سے تم جماع کرچکے ہو اگر جماع نہین کیا تو ربائب سے نکاح کرنا گناہ نہین **عن** غیر واحد ان عبد اللہ بن مسعود استفتی وہو بالکوفۃ عن نکاح الام بعد الابنۃ اذا لم تکن الابنۃ مست فارخص فی ذلک ثم ان ابن مسعود قدم المدینۃ فسال عن ذلک فاخبر انہ لیس کما قال وانما الشرط فی الربائب فرجع ابن مسعود الی الکوفۃ فلم یصل الی منزلہ حتی اتی الرجل

الحرۃ آزاد عورت کے ہوتے ہوے لونڈی سے نکاح کرنیکا بیان **عن** مالک انہ بلغہ ان عبداللہ
ابن عباس وعبداللہ بن عمر سئلا عن رجل کانت تحتہ امرأۃ حرۃ فاراد ان ینکح علیہا امۃ
فکرہا ان یجمع بینہما **ترجمہ** عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن عمر سے سوال ہوا کہ ایک شخص کے نکاح مین
آزاد عورت موجود ہو پھر وہ لونڈی سے نکاح کرنا چاہے جواب دیا اون دونون نے کہ مکروہ ہے **عن** سعید
بن المسیب انہ کان یقول لا تنکح الامۃ علی الحرۃ الا ان تشاء الحرۃ فان طاعت الحرۃ فلہا الثلثان
من القسم **ترجمہ** سعید بن المسیب کہتے تھے آزاد عورت کے ہوتے ہوے لونڈی سے نکاح نہ کیا جاوے گا
مگر جب آزاد عورت راضی ہوجاوے دو دن خاوند اوسکے پاس رہے گا اور ایک دن لونڈی کے پاس
کہا مالک نے آزاد شخصکو جب آزاد عورت کرنے کی قدرت ہو تو لونڈی سے نکاح نکرے اور اگر
آزاد عورت کرنیکی قدرت نہ ہو تو بھی لونڈی سے نکاح نکرے مگر اس حالت مین کہ زنا کا خوف ہو
کیونکہ اللہ جل جلالہ فرماتا ہے جو شخص تم مین سے قدرت نہ رکھے آزاد مسلمان عورتون سے نکاح
کرنے کی تو مسلمان لونڈیون سے نکاح کرے یہ اوس شخصکو واسطے ہے جو خوف کرے زنا کا تم مین
سے **ماجاء فی الرجل یملک امرأۃ وقد کانت تحتہ ففارقہا** تین طلاق کے
بعد لونڈی کے خرید لینے کا بیان **عن** زید بن ثابت انہ کان یقول فی الرجل یطلق الامۃ ثلاثا
ثم یشتریہا انہا لا تحل لہ حتی تنکح زوجا غیرہ **ترجمہ** زید بن ثابت کہتے تھے جو شخص لونڈی کو
تین طلاق دیکر پھر اوسکو خرید کرلے تو صحبت کرنا درست نہین جب تک دوسرے شخص سے نکاح نکرے۔
عن مالک انہ بلغہ ان سعید بن المسیب وسلیمان بن یسار سئلا عن رجل زوج عبدا
لہ جاریۃ لہ فطلقہا العبد البتۃ ثم وہبہا سیدہا لہ ہل تحل لہ بملک الیمین فقالا لا
حتی تنکح زوجا غیرہ **ترجمہ** سعید بن المسیب اور سلیمان بن یسار سے سوال ہوا کہ ایک شخص نے
اپنے غلام کا اپنی لونڈی سے نکاح کردیا پھر غلام نے لونڈی کو دو طلاق دی بعد اوسکے مولی نے وہ
لونڈی غلام کو ہبہ کردی اب وہ لونڈی غلام کو درست ہے یا نہین اون دونون نے جواب دیا درست
نہین یہانتک کہ اور کسی شخص سے کرے **ف** آزاد مرد کے واسطے تین طلاق تک گنجایش ہے
اور غلام کو دو طلاق تک بعد اوسکے حلالہ واجب ہے کہا مالک نے مین نے ابن شہاب سے پوچھا ایک شخص
کے نکاح مین ایک لونڈی تھی اوس نے ایک طلاق دی پھر اوسکو خرید لیا تو وہ لونڈی حلال ہوجاویگی
ملک یمین کی وجہ سے دو طلاق کا بھی یہی حکم ہے اگر تین طلاق دے چکا تھا تو حلال نہ ہوگی جب تک
دوسرے شخص سے نکاح کرے کہا مالک نے ایک شخص نکاح کرے ایک لونڈی سے پھر اوس سے

آزاد عورت کے ہوتے ہوے لونڈی سے نکاح کرنیکا بیان

تین طلاق کے بعد لونڈی کو خرید لینے کا بیان

بچہ پیدا ہوا بعد اوسکے اوس لونڈی کو خرید کرے تو وہ لونڈی پہلے بچہ کی وجہ سے اوسکی ام ولد نہ ہوگی البتہ اگر بعد
خریدنے کے دوسرا بچہ مالک سے پیدا ہو تو ام ولد ہوجاویگی اور جو اوس لونڈی کو خریدا حمل کیحالت مین اور وہ
حمل خریدنے والے کا تہا پہر اوسکے پاس آنکر جنے تو ام ولد ہوجاویگی مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ إِصَابَةِ
الْأُخْتَيْنِ بِمِلْكِ الْيَمِينِ وَالْمَرْأَةِ وَابْنَتِهَا دو بہنوں کو یا ماں بیٹیوں کو ملک یمین سے رکہنے کا بیان
عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سُئِلَ عَنِ الْمَرْأَةِ وَابْنَتِهَا
مِنْ مِلْكِ الْيَمِينِ تُوطَأُ إِحْدَاهُمَا بَعْدَ الْأُخْرَى فَقَالَ عُمَرُ مَا أُحِبُّ أَنْ أَخْبُرَهُمَا جَمِيعًا وَنَهَى
عَنْ ذٰلِكَ ترجمہ حضرت عمر بن خطاب سے سوال ہوا کہ ماں بیٹی دونوں سے جماع کرنا آگے پیچہے ملک یمین
کی وجہ سے درست ہے آپنے کہا میرے نزدیک اچھا نہین اور منع کیا اوسکو عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ أَنَّ رَجُلًا
سَأَلَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ عَنِ الْأُخْتَيْنِ مِنْ مِلْكِ الْيَمِينِ هَلْ يُجْمَعُ بَيْنَهُمَا فَقَالَ عُثْمَانُ أَحَلَّتْهُمَا
آيَةٌ وَحَرَّمَتْهُمَا آيَةٌ أُخْرَى فَأَمَّا أَنَا فَلَا أُحِبُّ أَنْ أَصْنَعَ ذٰلِكَ قَالَ فَخَرَجَ مِنْ عِنْدِهِ فَلَقِيَ رَجُلًا
مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لَوْ كَانَ لِي مِنَ الْأَمْرِ
شَيْءٌ ثُمَّ وَجَدْتُ أَحَدًا فَعَلَ ذٰلِكَ لَجَعَلْتُهُ نَكَالًا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أُرَاهُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ ترجمہ
قبیصہ بن ذویب سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عثمان بن عفان سے پوچہا کہ دو بہنوں کو ملک یمین سے
رکہنا درست ہے یا نہین حضرت عثمان نے فرمایا کہ درست ہے ایک آیت کی رو سے ف وہ آیت یہ ہے
إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ یا یہ إِلَّا عَلَى أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ ت اور نادرست ہے ایک آیت کی رو سے
ف وَأَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ ت مگر مین اس امر کو پسند نہین کرتا پہر وہ شخص چلا گیا اور ایک
اور صحابی سے ملا اون سے بہی یہی مسئلہ پوچہا اونہون نے کہا اگر مین حاکم ہوتا اور کسیکو ایسا کرتے
دیکہتا تو سخت سزا دیتا ابن شہاب نے کہا مین سمجہتا ہون کہ وہ صحابی حضرت علی تہے عَنْ مَالِكٍ
أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ مِثْلُ ذٰلِكَ ترجمہ زبیر بن عوام سے بہی ایسی ہی روایت ہے کہا
مالک نے اگر کسی شخص کے پاس ایک لونڈی ہو وہ اوس سے جماع کرے پہر اوسکی بہن سے جماع کرنا چاہے
تو یہ نادرست ہے جبتک پہلی بہن کی فرج اپنے اوپر حرام نکر لیوے مثلا اسکا نکاح کردے یا آزاد کردے
یا اپنے غلام سے بیاہ دے النَّهْيُ عَنْ أَنْ يُصِيبَ الرَّجُلُ أَمَةً كَانَتْ لِأَبِيهِ
جو لونڈی باپ کے تصرف مین آوے اوس سے جماع کرنے کی ممانعت کے بیان مین عَنْ مَالِكٍ
أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَهَبَ لِابْنِهِ جَارِيَةً فَقَالَ لَا تَمَسَّهَا فَإِنِّي قَدْ كَشَفْتُهَا ترجمہ
حضرت عمر بن الخطاب نے اپنے لڑکے کو ایک لونڈی ہبہ کی اور کہا اوسے صحبت نکرنا کیونکہ مین نے اوسکا بدن

ف دو بہنون کو یا ماں بیٹیون کو ملک یمین سے رکہنے کا بیان

اسکا بدن کہولا تہا **ف** جو شخص کسی عورت سے وطی کرے تو وہ اوسکے بیٹے پر حرام ہو جاتی ہے اگر بوسہ لے یا شہوت سے مساس کرے تو بہی حرمت ثابت ہوتی ہے مالک کے نزدیک اور ابو حنیفہ کے نزدیک شہوت سے دیکہنا اوسکے فرج کیطرف بہی موجب حرمت کا ہوتا ہے۔ یہ حدیث ابو حنیفہ کے قول کی مؤید ہے اور شافعی کے نزدیک بغیر جماع کے حرمت ثابت نہین ہوتی **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمُجَبَّرِ اَنَّهٗ قَالَ وَهَبَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ لِاِبْنِهٖ جَارِيَةً فَقَالَ لَا تَقْرَبْهَا فَاِنِّيْ قَدْ اَرَدْتُهَا فَلَمْ اَنْبَسِطْ لَهَا **ترجمہ** عبد الرحمان بن المجبر نے کہا کہ سالم بن عبد اللہ نے اپنے بیٹے کو ایک لونڈی ہبہ کی اور کہا کہ اس سے جماع نکرنا کیونکہ مین نے ارادہ کیا تہا اس سے جماع کا مگر میں رک گیا **عَنْ** يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ اَبَا نَهْشَلِ بْنَ اَسْوَدَ قَالَ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ اِنِّيْ رَاَيْتُ جَارِيَةً لِّيْ مُنْكَشِفًا عَنْهَا وَهِيَ فِي الْقَمَرِ فَجَلَسْتُ مِنْهَا مَجْلِسَ الرَّجُلِ مِنِ امْرَاَتِهٖ فَقَالَتْ اِنِّيْ حَائِضٌ فَقُمْتُ فَلَمْ اَقْرَبْهَا بَعْدُ اَفَاَهَبُهَا لِاِبْنِيْ يَطَاُهَا فَنَهَاهُ الْقَاسِمُ عَنْ ذٰلِكَ **ترجمہ** یحیے بن سعید سے روایت ہے کہ ابو نہشل بن اسود نے قاسم بن محمد سے کہا کہ مین نے اپنی لونڈی کو ننگا دیکہا چاندنی مین تو مین اسکے پاؤن اوٹہا کر مستعد ہو گیا جماع کو وہ بولی مین حائضہ ہون تو مین اوٹہہ کہڑا ہوا اب مین اوس لونڈی کو ہبہ کر دون اپنے بیٹے کو تاکہ وہ اوس سے جماع کرے قاسم بن محمد نے منع کیا **عَنْ** عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ اَنَّهٗ وَهَبَ لِصَاحِبٍ لَّهٗ جَارِيَةً ثُمَّ سَاَلَهٗ عَنْهَا فَقَالَ قَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَهَبَهَا لِاِبْنِيْ فَيَفْعَلُ بِهَا كَذَا وَكَذَا فَقَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ لَمَرْوَانُ كَانَ اَوْرَعَ مِنْكَ وَهَبَ لِاِبْنِهٖ جَارِيَةً ثُمَّ قَالَ لَا تَقْرَبْهَا فَاِنِّيْ قَدْ رَاَيْتُ سَاقَهَا مُنْكَشِفَةً **ترجمہ** عبد الملک بن مروان نے ایک لونڈی ہبہ کی اپنے دوست کو پہر پوچہا اوس سے حال اوس لونڈی کا اوس نے کہا میرا ارادہ ہے کہ مین اوس لونڈی کو ہبہ کر دون اپنے بیٹے کو تاکہ وہ اس سے جماع کرے عبد الملک نے کہا کہ مروان تجہہ سے زیادہ پرہیزگار تہا اوس نے اپنے بیٹے کو ایک لونڈی ہبہ کی اور کہدیا کہ اس سے صحبت نہ کرنا کیونکہ مینے اسکی پنڈلیاں کہلی ہوئین دیکہین تہین **اَلنَّهْيُ عَنْ نِكَاحِ اِمَاءِ اَهْلِ الْكِتَابِ** یہود نصاری کی لونڈیون سے نکاح کرنے کی ممانعت کے بیان مین کہا مالک نے یہودی لونڈی اور نصرانی لونڈی سے نکاح کرنا درست نہین اور اللہ جل جلالہ نے اپنی کتاب مین جو اہل کتاب کی عورتون سے نکاح درست کیا ہے اون سے آزاد عورتین مراد ہین اور فرمایا اللہ جل جلالہ نے جو شخص تم مین سے مسلمان آزاد عورتون سے نکاح کرنے کی طاقت نہ رکہے تو وہ مسلمان لونڈیون سے نکاح کرے حلال کیا اللہ نے مسلمان لونڈیون سے نکاح کرنا نہ اہل کتاب لونڈیون سے البتہ یہودی یا نصرانی لونڈی سے اوسکے مالک کو جماع کرنا درست ہے مگر مشرکہ لونڈی سے درست نہین **مَا جَاءَ فِي الْاِحْصَانِ** احصان کا بیان **عَنْ** سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ قَالَ الْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ

یہود و نصاریٰ کی لونڈیون سے نکاح کرنے کی ممانعت کا بیان

احصان کا بیان

هُنَّ اُولَاتُ الْاَزْوَاجِ وَيَرْجِعُ ذٰلِكَ اِلٰى اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ الزِّنَا **ترجمہ** سعید بن المسیب نے کہا کہ محصنات سے وہ عورتیں مراد ہیں جو خاوند والیاں ہیں مطلب اسکا یہ ہے کہ اللہ نے زنا کو حرام کیا **عَنْ** ابْنِ شِهَابٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّهُمَا كَانَا يَقُوْلَانِ اِذَا نَكَحَ الْحُرُّ الْاَمَةَ فَمَسَّهَا فَقَدْ اَحْصَنَتْهُ **ترجمہ** ابن شہاب اور قاسم بن محمد کہتے تھے اگر آزاد شخص نے لونڈی سے نکاح کیا اور اس سے جماع کیا تو وہ محصن ہو گیا **ف** اب اگر یہ شخص زنا کریگا تو رجم کیا جاوے گا **کہا** مالک نے میں نے جن لوگوں کو پایا یہی کہتے پایا کہ لونڈی سے آزاد شخص جب نکاح کرے پھر اوس سے جماع کرے تو وہ شخص محصن ہو جاوے گا **کہا** مالک نے غلام اگر آزاد عورت سے نکاح کر کے صحبت کرے تو وہ محصن نہ ہوگا مگر عورت محصن ہو جاوے گی البتہ اگر غلام آزاد ہو جاوے اور بعد آزادی کے اوس سے جماع کرے تو غلام محصن ہو جاوے گا اور جو قبل آزادی کے وہ غلام اوس عورت کو چھوڑ دے تو محصن نہ ہوگا جب تک کہ بعد آزادی کے پھر نکاح کر کے جماع نہ کرے **کہا** مالک نے لونڈی اگر آزاد شخص کے نکاح میں ہو پھر خاوند اوسکو چھوڑ دے قبل آزادی کے تو وہ محصنہ نہ ہوگی جب تک بعد آزادی کے نکاح نہ کرے اور صحبت نہ کراوے **کہا** مالک نے لونڈی اگر آزاد شخص کے نکاح میں ہو اور آزاد ہو جاوے آزادی کے نکاح میں تو وہ محصنہ ہو جاویگی بشرطیکہ خاوند اوسکا بعد آزادی کے اس سے جماع کرے **کہا** مالک نے اگر آزاد عورت نصرانی یا یہودی یا مسلمان لونڈی سے آزاد مسلمان مرد نکاح کر کے صحبت کرے تو محصن ہو جاویگا

نِكَاحُ الْمُتْعَةِ متعہ کا بیان

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ **ترجمہ** حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا متعے سے جنگ خیبر کے روز اور گدہوں کے گوشت کھانے سے **ف** ائمہ اربعہ اور جمہور علماء کے نزدیک متعہ ناجائز ہے اوائل اسلام میں متعہ درست تھا پھر خیبر کے روز حرام ہوا پھر عمرۂ قضا میں درست ہوا پھر فتح مکہ کے روز حرام ہوا پھر جنگ اوطاس میں درست ہوا پھر حرام ہوا پھر تبوک میں درست ہوا پھر حجۃ الوداع میں حرام ہوا اس بار بار کی حرمت اور حلت سے لوگوں کو شبہ باقی رہا بعض لوگ متعہ کرتے تھے بعض نہیں کرتے تھے یہانتک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور حضرت ابو بکر کی خلافت میں بھی ایسا ہی رہا اور حضرت عمر کی اوائل خلافت میں بھی یہی حال رہا بعد اوسکے حضرت عمر نے اوسکی حرمت بر سر منبر بیان کی جب سے لوگوں نے متعہ کرنا چھوڑ دیا مگر بعض صحابہ اوسکے جواز کے قائل رہے جیسے جابر بن عبد اللہ اور عبد اللہ بن مسعود اور ابو سعید اور معاویہ اور اسماء بنت ابی بکر اور عبد اللہ بن عباس اور عمرو بن حریث اور سلمہ بن الاکوع اور ایک جماعت تابعین میں سے بھی جواز کی قائل ہوئی ہے ملخصاً زرقانی **عَنْ** عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ خَوْلَةَ بِنْتَ حَكِيْمٍ دَخَلَتْ عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَتْ اِنَّ رَبِيْعَةَ بْنَ اُمَيَّةَ اسْتَمْتَعَ بِامْرَاَةٍ مُوَلَّدَةٍ فَحَمَلَتْ مِنْهُ فَخَرَجَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَزِعًا يَجُرُّ رِدَاءَهُ فَقَالَ هٰذِهِ الْمُتْعَةُ وَلَوْ كُنْتُ

نقدمت فیہا الرجمت ترجمہ عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ خولہ بنت حکیم حضرت عمر کے پاس گئیں اور کہا کہ ربیعہ بن
امیہ نے متعہ کیا تھا ایک عورت سے تو ولد ہوا ف مولدہ وہ عورت ہے جو عرب ملک میں پیدا ہوئی اور ماں باپ اوسکے
عرب نہ ہوں (مستوی) ف وہ حاملہ ہے ربیعہ سے پس نکلے حضرت عمر گھبرا کر چادر گھسیٹتے ہوئے اور کہا یہ متعہ ہے اگر میں
پہلے اوسکے ممانعت کرچکا ہوتا تو رجم کرتا ف متعہ کرنے والے پر بالاتفاق زنا کی حد لازم نہیں آتی حضرت
عمر نے ڈرانے کے واسطے یہ کہا تاکہ لوگ متعہ سے باز رہیں **نکاح العبد** غلام کے نکاح کا بیان **عن**
مالک انہ سمع ربیعۃ بن عبد الرحمن یقول ینکح العبد اربع نسوۃ **ترجمہ** ربیعہ بن ابی عبد الرحمان کہتے
تھے غلام چار عورتوں سے نکاح کرسکتا ہے **کہا مالک** نے یہ قول بہت اچھا ہے میرے نزدیک **ف** سالم اور قاسم
اور مجاہد اور زہری کا بھی یہی قول ہے اور حضرت عمر اور علی اور عبد الرحمن بن عوف اور اکثر صحابہ کے نزدیک غلام
کو دو عورتوں سے زیادہ نکاح کرنا درست نہیں ابو حنیفہ اور شافعی اور جمہور علما کا یہی قول ہے **کہا مالک** نے
غلام کا نکاح مولے کی اجازت پر موقوف ہے اگر وہ اجازت دیگا تو صحیح ہوگا ورنہ تفریق کیجاوے گی اور حلالہ کا
نکاح ہر طرح سے ٹھہرایا جاویگا **کہا مالک** نے اگر زوج زوجہ کا مالک ہو جاوے یا زوجہ زوج کی تو نکاح خود بخود فسخ ہو
جاوے گا بغیر طلاق کے اب اگر پھر نکاح کرینگے تو خاوند کو تین طلاق کا اختیار رہیگا **کہا مالک** نے اگر زوجہ اپنے
خاوند کو خرید کر آزاد کردے اور وہ عدت میں ہو تو وہ دونوں بغیر نئے نکاح کے مل نہیں سکتے میں **نکاح
المشرک اذا اسلمت زوجتہ قبلہ** مشرک کی زوجہ کا خاوند سے پہلے مسلمان ہونے کا بیان **عن**
ابن شہاب انہ بلغہ ان نساء کن فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسلمن بارضہن وہن
غیر مہاجرات وازواجہن حین اسلمن کفار منہن بنت الولید بن المغیرۃ وکانت تحت صفوان
بن امیۃ فاسلمت یوم الفتح وہرب زوجہا صفوان بن امیۃ من الاسلام فبعث الیہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابن عمہ وہب بن عمیر بردائ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امانا لصفوان
ابن امیۃ ودعاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الاسلام وان یقدم علیہ فان رضی امرا
قبلہ والا سیرہ شہرین فلما قدم صفوان علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بردائہ ناداہ
علی رؤس الناس فقال یا محمد ان ہذا وہب بن عمیر جاءنی بردائک وزعم انک دعوتنی
الی القدوم علیک فان رضیت امرا قبلتہ والا سیرتنی شہرین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم انزل ابا وہب فقال لا واللہ لا انزل حتی تبین لی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بل لک تسیر اربعۃ اشہر فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل ہوازن بحنین فارسل الی
صفوان یستعیرہ اداۃ وسلاحا عندہ فقال صفوان اطوعا ام کرہا فقال بل طوعا فاعارہ

(غلام کے نکاح کا بیان)

(مشرک کی زوجہ کا خاوند سے پہلے مسلمان ہونے کا بیان)

الاداۃ والسلاح التی عندہ ثم خرج مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو کافر فشھد حنینا والطائف
وھو کافر وامراتہ مسلمۃ ولم یفرق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینہ وبین امراتہ حتی اسلم
صفوان واستقرت عندہ امراتہ بذلک النکاح ترجمہ ابن شہاب سے روایت ہے کہ چند عورتین رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین مسلمان ہوجاتی تہین اپنے ملک مین ہجرت نہین کرتی تہین اور خاوند
انکے کافر ہوتے تہے انہین عورتون مین سے عاتکہ ولید بن مغیرہ کی بیٹی تہین جو صفوان بن امیہ کے نکاح
مین تہین وہ مسلمان ہوئین فتح مکہ کے روز اور خاوند انکے صفوان بہاگ گئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
انکے چچازاد بہائی وہب بن عمیر کو اپنی چادر نشانی کے واسطے دیکر صفوان کے پاس بہیجا اور انکو امان
دی اور اسلام کیطرف بلایا اور یہ کہلا بہیجا کہ میرے پاس آؤ اگر تمہاری خوشی ہوگی تو مسلمان ہونا نہین تو تم کو
دو مہینے کی مہلت ملیگی جب صفوان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آپ کی چادر لیکر آئے تو لوگون کے
سامنے پکار اوٹہے اے محمد وہب بن عمیر میرے پاس تمہاری چادر لیکر آئے اور مجہ سے کہا کہ تم نے مجہ کو
بلایا ہے اس شرط پر کہ اگر مین چاہون تو مسلمان ہوجاؤن نہین تو مجہ کو دو مہینے کی مہلت ملیگی آپنے فرمایا
اوترو اے ابو وہب **ف** صفوان پاس ڈٹے اونٹ پر سے نہ اوترے ابو وہب کنیت ہے صفوان کی
آپنے کنیت کہکر پکارا تاکہ وہ خوش ہون باوجودیکہ اونہون نے بدخلقی سے آپ کا نام لیکر پکارا تہا **ت**
صفوان نے کہا قسم خدا کی مین کبہی نہ اوترونگا جبتک تم یہ بیان نہ کردوگے کہ وہب بن عمیر کا پیام صحیح
ہے آپنے فرمایا وہ تو کیا مین تمہین چار مہینے کی مہلت دیتا ہون پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبیلہ ہوازن
کیطرف حنین مین گئے اور آپنے صفوان سے کچہ ہتیار اور سامان عاریت مانگا صفوان نے کہا آپ خوشی
سے مانگتے ہین یا زبردستی آپنے فرمایا خوشی سے صفوان نے ہتیار اور سامان دیے پہر رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم لوٹے اور صفوان کفر ہی کیحالت مین آپکے ساتہ رہے جنگ حنین مین اور طائف مین اور
عورت انکی مسلمان رہین مگر آپنے انکی عورت کو اون سے نہ چہوڑایا یہانتک کہ صفوان بہی مسلمان ہوگئے
اور انکی عورت بدستور انکے پاس رہین **عن** ابن شہاب انہ قال کان بین اسلام صفوان
وبین اسلام امراتہ نحو من شھر قال ابن شہاب ولم یبلغنا ان امراۃ ھاجرت الی اللہ ورسولہ
وزوجھا کافر مقیم بدار الکفر الا فرقت ھجرتھا بینھا وبین زوجھا الا ان یقدم زوجھا مھاجرا
قبل ان تنقضی عدتھا ترجمہ ابن شہاب نے کہا کہ صفوان کی بی بی خاوند سے ایک مہینا پہلے اسلام لائین
تہین اور جو عورت دار الکفر سے مسلمان ہوکر دار الاسلام مین ہجرت کر آوے تو وہ اپنے خاوند سے جدا ہو
جاویگی اور عدت کرکے دوسرا نکاح کرلیگی مگر جس صورت مین خاوند اوسکا عدت کے اندر مسلمان ہوکر چلا آوے

اللہ جل جلالہ فرماتا ہے جو لوگ چاہتے ہین کہ مسلمانون مین بُری بات پھیلے انکو دکہ کی مار ہے دنیا اور آخرت مین **عن**
رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَعُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ كَانَا يَقُولَانِ فِي الرَّجُلِ يَكُونُ عِنْدَهُ
أَرْبَعُ نِسْوَةٍ فَيُطَلِّقُ إِحْدَاهُنَّ الْبَتَّةَ أَنَّهُ يَتَزَوَّجُ إِنْ شَاءَ وَلَا يَنْتَظِرُ إِلَى أَنْ تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا **ترجمہ** ربیعہ بن ابی
عبد الرحمن سے روایت ہے کہ قاسم بن محمد اور عروہ بن زبیر کہتے تہے جس شخص کی چار عورتین ہون پہر وہ انمین سے
ایک عورت کو تین طلاق دیدے تو ایک عورت نئی اور کر سکتا ہے اوسکی عدت گذرنے کا انتظار ضرور نہین **ف**
مگر ابو حنیفہ کے نزدیک پانچوین عورت سے نکاح درست نہین جب تک اوس عورت کی عدہ جسکو طلاق دی ہے گذر
نہ جاوے ابن ابی شیبہ نے حضرت علی اور ابن عباس سے ایسا ہی روایت کیا ہے **عن** رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَعُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَفْتَيَا الْوَلِيدَ بْنَ عَبْدِ الْمَلِكِ عَامَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ بِذٰلِكَ غَيْرَ
أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ قَالَ لَهُ طَلَّقَهَا فِي مَجَالِسَ شَتّٰى **ترجمہ** ربیعہ بن ابی عبد الرحمان سے روایت ہے کہ قاسم
بن محمد اور عروہ بن زبیر نے ولید بن عبد الملک کو جس سال وہ مدینہ مین آیا تہا ایسا ہی فتوے دیا مگر قاسم بن محمد
نے یہ کہا کہ اوس عورت کو کئی مجلسون مین طلاق دیا ہو **ف** اوپر کی روایت مین یہ ہے کہ فَيُطَلِّقُ إِحْدَاهُنَّ
الْبَتَّةَ یعنے ایک عورت کو ان مین سے طلاق بتہ یعنے بالکل قطع کا طلاق یعنے تین طلاق دیوے اور اس
روایت مین قاسم نے یون کہا طَلَّقَهَا فِي مَجَالِسَ شَتّٰى یعنے کئی مجلسون مین اوسکو طلاق دے مطلب ایک ہی
ہے کہ تین طلاق دیدیے اب اوس عورت سے ملنے کی توقع نہ رہی تو پانچوین عورت سے نکاح کرنا اوسکی عدت
کے اندر درست ہوا **عن** سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ قَالَ ثَلَاثٌ لَيْسَ فِيهِنَّ لَعِبٌ النِّكَاحُ وَالطَّلَاقُ
وَالْعِتْقُ **ترجمہ** سعید بن المسیب نے کہا تین چیزین ایسی ہین جنمین کہیل نہین ہوتا نکاح اور طلاق اور عتاق
ف اگر ہنسی سے نکاح کرے یا طلاق دے یا آزاد کردے تو یہ امور واقع ہوجاوینگے **عن**
رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّهُ تَزَوَّجَ بِنْتَ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ الْأَنْصَارِيِّ فَكَانَتْ عِنْدَهُ حَتّٰى كَبِرَتْ فَتَزَوَّجَ
عَلَيْهَا فَتَاةً شَابَّةً فَآثَرَ الشَّابَّةَ عَلَيْهَا فَنَاشَدَتْهُ الطَّلَاقَ فَطَلَّقَهَا وَاحِدَةً ثُمَّ أَمْهَلَهَا حَتّٰى إِذَا كَادَتْ
تَحِلُّ رَاجَعَهَا ثُمَّ عَادَ فَآثَرَ الشَّابَّةَ عَلَيْهَا فَنَاشَدَتْهُ الطَّلَاقَ فَطَلَّقَهَا وَاحِدَةً ثُمَّ رَاجَعَهَا ثُمَّ عَادَ فَآثَرَ
الشَّابَّةَ عَلَيْهَا فَنَاشَدَتْهُ الطَّلَاقَ فَقَالَ مَا شِئْتِ إِنَّمَا بَقِيَتْ وَاحِدَةٌ فَإِنْ شِئْتِ اسْتَقْرَرْتِ عَلٰى
مَا تَرَيْنَ مِنَ الْأَثَرَةِ وَإِنْ شِئْتِ فَارَقْتُكِ قَالَتْ بَلْ أَسْتَقِرُّ عَلَى الْأَثَرَةِ فَأَمْسَكَهَا عَلٰى ذٰلِكَ وَلَمْ يَرَ
رَافِعٌ عَلَيْهِ إِثْمًا حِينَ قَرَّتْ عِنْدَهُ عَلَى الْأَثَرَةِ **ترجمہ** رافع بن خدیج نے نکاح کیا محمد بن مسلمہ انصاری
کی بیٹی سے وہ انکے پاس رہین جب بڈہی ہوگئین تو رافع نے ایک جوان عورت سے نکاح کیا اوسکی طرف زیادہ
مائل ہوئے بڈہی عورت نے طلاق مانگی محمد بن مسلمہ نے ایک طلاق دیدی پہر جب عدت اوسکی گذرنے

رجعت کرلی اور جہاں عورت کی طرف مائل ہوئے بڈہی نے پہر طلاق مانگی اونہوں نے ایک طلاق اور دیدی پہر جب عدت گذرنے لگی رجعت کرلی اور جہاں عورت
کیطرف مائل ہوئے بڈہی نے پہر طلاق مانگی تب رافع بن خدیج نے کہا اب تجہے کیا منظور ہے ایک طلاق اور رہگئی ہے اگر تو چاہتی ہے اسی حال سے میرے
پاس رہ نہیں تو مین چہوڑ دوں اونہوں نے کہا مجہے اسی حال سے رہنا منظور ہے رافع نے اسکو رکہہ لیا اور اپنے اوپر کچہ گناہ نہ سمجہا **ف** اگرچہ عورتوں
مین عدل کرنا فرض ہے مگر جب عورت اپنا حق آپ چہوڑنے پر راضی ہو جاوے تو مرد پر کچہ گناہ نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سودہ کی باری مین انکی رضامندی
سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پاس رہا کرتے تہے

کتاب الطلاق

کتاب طلاق کے بیان مین بسم اللہ الرحمن الرحیم **ماجاء فی البتۃ** طلاق بتہ یعنے تین طلاق کے بیان مین عن مالک انہ بلغہ ان رجلا قال لابن عباس انی طلقت امراتی مائۃ
تطلیقۃ فماذا تری علی فقال لہ ابن عباس طلقت منک بثلاث وسبع وتسعون اتخذت بہا آیات اللہ ہزوا **ترجمہ** ایک شخص نے
کہا ابن عباس سے کہ مینے اپنی عورت کو سو طلاق دی ابن عباس نے جواب دیا کہ وہ تین طلاق مین تجہسے بائن ہوگئی اور ستانوے طلاقون سے تو نے ٹہٹہا کیا
اللہ کی آیتوں سے **ف** یعنی تین طلاق کافی تہی سو طلاق کی کیا حاجت عن مالک انہ بلغہ ان رجلا جاء الی عبد اللہ بن مسعود
فقال انی طلقت امراتی بمائتی تطلیقات فقال ابن مسعود فماذا قیل لک قال قیل لی انہا قد بانت منی فقال ابن مسعود
صدقوا من طلق کما امرہ اللہ فقد بین اللہ لہ ومن لبس علی نفسہ لبسا جعلنا لبسہ بہ لا تلبسوا علی انفسکم
ونتحملہ عنکم ہو کما یقولون **ترجمہ** ایک شخص عبد اللہ بن مسعود کے پاس آیا اور کہا مینے اپنی عورت کو دو سو طلاق دی ابن مسعود نے کہا لوگون
نے تجہسے کیا کہا وہ بولا مجہسے یہ کہا کہ عورت تیری تجہسے بائن ہوگئی ابن مسعود نے کہا سچ ہے جو شخص طلاق دیگا اللہ کے حکم کے موافق تو اللہ نے اسکی صورت
بیان کر دی اور جو گڑبڑ کریگا اوسکی بلا اوسکے سر لگا دینگے مت گڑبڑ کرو تاکہ ہمکو مصیبت اوٹہانا پڑے وہ لوگ سچ کہتے ہین عورت تیری تجہسے جدا ہوگئی
ف سنت یہ ہے کہ اول تو تین طلاق ہی نہ دے ایک طلاق دیدے جب عدت گذر جاویگی تو وہ عورت خود بخود بائن ہو جاویگی اور اگر دے تو طہر مین تین طلاق
دیا کرے مگر ہر طہر مین وطی نکرے جب تین طہر گذر جاوینگے تو تین طلاق پوری ہو جاوینگی عن ابی بکر بن حزم ان عمر بن عبد العزیز قال البتۃ
ما یقول الناس فیہا قال ابو بکر فقلت لہ کان ابان بن عثمان یجعلہا واحدۃ فقال عمر بن عبد العزیز لو کان الطلاق الفا
ما ابقت البتۃ منہا شیئا من قال البتۃ فقد رمی الغایۃ القصوی **ترجمہ** ابی بکر بن ابی حزم سے روایت ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے
کہا طلاق بتہ مین لوگ کیا کہتے ہین ابو بکر نے کہا کہ ابان بن عثمان اسکو ایک طلاق سمجہتے تہے عمر بن عبد العزیز نے کہا کہ اگر طلاق ہزار تک ہوتی
تو بتہ اس مین سے کچہ باقی نرکہتا جسنے بتہ کہا وہ انتہا کو پہونچ گیا **ف** بتہ کہتے ہین کاٹ دینے کو ہین اگر کوئی اپنی جورو سے کہے انت طالق بتۃ یا انت
بتۃ تو اسمین صحابہ کا اختلاف ہے حضرت عمر کے نزدیک ایک طلاق پڑیگی حضرت علی کے نزدیک تین پڑینگی امام مالک کا یہی مذہب ہے سفیان ثوری اور اہل
کوفہ کے نزدیک جو نیت ہوگی وہ واقع ہوگی مگر بائن پڑیگی شافعی کے نزدیک رجعی ہوگی عن ابن شہاب ان مروان بن الحکم کان یقضی فی الذی
یطلق امراتہ البتۃ انہا ثلاث تطلیقات **ترجمہ** ابن شہاب سے روایت ہے کہ مروان طلاق بتہ مین تین طلاق کا حکم کرتا تہا **ف** مروان
حاکم تہا مدینہ منورہ مین علما کے سامنے حکم کرتا تہا اسلئے حجت ہوا کہا مالک نے یہ روایت مجہے بہت پسند ہے **ماجاء فی الخلیۃ والبریۃ و
اشباہ ذلک** خلیہ اور بریہ اور انکے مشابہ کا بیان **ف** خلیہ کے معنی خالی اور بریہ کے معنے پاک تو الفاظ جو انکے مشابہ ہین کنایات کہلاتے

میں جیسی طلاق کی نیت کرے ویسی پڑے گی عن مالك انه بلغه انه كُتب الى عمر بن الخطاب من العراق ان رجلا قال لامرأته حبلك على
غاربك فكتب عمر بن الخطاب الى عامله ان مُرْه ان يوافيني بمكة في الموسم فبينا عمر يطوف بالبيت اذ لقيه الرجل
فسلم عليه فقال عمر من انت فقال انا الرجل الذي امرت ان أُجلَب عليك فقال عمر اسألك برب هذه البنية ما
اردت بقولك حبلك على غاربك فقال الرجل يا امير المؤمنين لو استحلفتني في غير هذا الموضع ما صدقتك
اردت بذلك الفراق فقال عمر بن الخطاب هو ما اردت **ترجمہ** حضرت عمر بن خطاب کے پاس عراق سے لکھا ہوا آیا کہ ایک شخص نے
اپنی عورت سے کہا حبلک علی غاربک **ف** یعنی رسی تیری تیری گردن پر ہے مطلب اسکا یہ ہے کہ تو خود مختار ہے **ق** حضرت عمر بن خطاب نے
جواب میں لکھا اس شخص سے کہدو کہ حج کے موسم میں مکہ میں مجھ سے ملے جب حضرت عمر طواف کر رہے تھے کعبے کا ایک شخص ملا اور سلام کیا پوچھا تو کون ہے
بولا میں وہی شخص ہوں جسکو آپ نے حکم بھیجا تھا کہ مکہ میں ملے حضرت عمر نے کہا قسم ہے تجھکو رب اس گھر کی حبلک علی غاربک سے تیری مراد کیا تھی وہ
بولا اگر اور کسی جگہ آپ مجھکو قسم دیتے تو میں سچ نہ کہتا اب سچ کہتا ہوں کہ میری نیت چھوڑ دینے کی تھی حضرت عمر نے فرمایا جیسی تو نے نیت کی
ویسا ہی ہوگا **ش** امام مالک نے کہا یہاں تین طلاق پڑجاوینگی عن مالك انه بلغه ان علي بن ابي طالب كان يقول في الرجل يقول
لامرأته انت علي حرام انها ثلاث تطليقات **ترجمہ** حضرت علی کہتے تھے جو شخص اپنی عورت سے کہے تو مجھ پر حرام ہے تو تین طلاق پڑجاوینگی
گی کہا مالک نے یہ روایت بہت اچھی ہے جو میں نے سنی عن نافع ان عبد الله بن عمر كان يقول في الخلية والبرية انها ثلاث تطليقات
كل واحدة منهما **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر کہتے تھے کہ خلیہ اور بریہ لفظ سے تین تین طلاق پڑینگی عن القاسم بن محمد ان رجلا كانت تحته
وليدة لقوم فقال لاهلها شأنكم بها فرأى الناس انها تطليقة واحدة **ترجمہ** قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ ایک شخص کے نکاح
میں ایک لونڈی تھی اسنے لونڈی کے مالکوں سے کہا تم جانو تمہارا کام جانے لوگوں نے اسکو ایک طلاق سمجھا عن مالك انه سمع ابن شهاب يقول
في الرجل يقول لامرأته برئت مني وبرئت منك انها ثلاث تطليقات بمنزلة البتة **ترجمہ** ابن شہاب کہتے تھے اگر مرد عورت
سے کہے میں تجھ سے بری ہوا اور تو مجھ سے بری ہوئی تو تین پڑینگی مثل بتہ کے کہا مالک نے اگر کوئی شخص کہے اپنی عورت کو تو خلیہ ہے یا بریہ یا بائنہ ہے تو تین
طلاق پڑینگی اگر اس عورت سے صحبت کر چکا ہے اور جو صحبت نہیں کی اسکی نیت کے موافق پڑیگی اگر اسنے کہا میں نے ایک کی نیت کی تھی تو حلف
لیکر اسکو سچا سمجھینگے مگر وہ عورت ایک ہی طلاق میں بائن ہو جاویگی اب صحبت نہیں کر سکتا البتہ نکاح نئے سرے سے کر سکتا ہے کیونکہ جس عورت سے
صحبت نکی ہو وہ ایک ہی طلاق میں بائن ہو جاتی ہے اور جس سے صحبت کر چکا ہو وہ تین طلاق میں بائن ہوتی ہے کہا مالک نے یہ روایت مجھے بہت
پسند ہے **ما يبين من التمليك** جس تملیک سے طلاق بائن پڑتی ہے اسکا بیان عن مالك انه بلغه ان
رجلا جاء الى عبد الله بن عمر فقال يا ابا عبد الرحمن اني قد جعلت امر امرأتي في يدها فطلقت نفسها
فماذا ترى فقال ابن عمر اراه كما قالت فقال الرجل لا تفعل يا ابا عبد الرحمن فقال ابن عمر انا افعل انت
فعلته **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا کہ ایک شخص عبد اللہ بن عمر پاس آیا اور بولا کہ میں نے اپنی عورت کو اختیار دیا تھا طلاق کا اس نے
اپنے تئیں طلاق دی لی اب کیا کہتے ہو ابن عمر نے کہا کہ طلاق پڑگئی وہ شخص بولا ایسا تو مت کرو ابن عمر نے کہا میں نے کیا تو نے ای

اب کیا عن نافع ان عبد الله بن عمر کان یقول اذا ملک الرجل امرأته امرها فالقضاء ما قضت الا ان ینکر
علیها فیقول لم ارد الا واحدة فیحلف علی ذلک ویکون املک بها ما کانت فی عدتها **ترجمہ** نافع سے روایت
ہے کہ عبد اللہ بن عمر کہتے تہے جب مرد اپنی عورت کو مالک کر دے طلاق کا تو جبہی طلاق عورت چاہے لپنے اوپر ڈال لیوے
مگر جب خاوند انکار کرے اور کہے مینے ایک طلاق کا اختیار دیتہا اور حلف کرے تو مستحق ہوگا اس عورت کا جب
تک وہ عدت مین ہے **ما یجب فیه تطلیقة واحدة من التملیک** جس تملیک سے ایک طلاق
پڑتی ہے اس کا بیان عن خارجة بن زید بن ثابت انه اخبره انه کان جالسا عند زید بن ثابت فاتاه
محمد بن ابی عتیق وعیناه تدمعان فقال له زید ما شانک فقال ملکت امرأتی امرها ففارقتنی
فقال له زید ما حملک علی ذلک فقال القدر فقال له زید ارتجعها ان شئت فانما هی واحدة
وانت املک بها **ترجمہ** خارجہ بن زید سے روایت ہے وہ اپنے باپ زید بن ثابت پاس بیٹہے تہے اتنے مین محمد بن ابی
عتیق روتے ہوئے آئے زید نے پوچھا کیون اونہون نے کہا مینے اپنی عورت کو طلاق کا اختیار دیا تہا
اوس نے مجھے چھوڑ دیا زید نے کہا تو نے کیون اختیار دیا اونہون نے کہا تقدیر مین یون ہی تہا زید نے کہا اگر تو
چاہے تو رجعت کرے کیونکہ ایک طلاق پڑی ہے ابہی تو اسکا مالک ہے۔ عن القاسم بن محمد ان
رجلا من ثقیف ملک امرأته امرها فقالت انت الطلاق فسکت ثم قالت انت الطلاق فقال
بفیک الحجر ثم قالت انت الطلاق فقال بفیک
الحجر فاختصما الی مروان بن الحکم فاستحلفه ما ملکها الا واحدة وردها الیه **ترجمہ**
قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ ایک شخص ثقفی نے اپنی عورت کو طلاق کا اختیار دیا اوس نے اپنے تئین ایک طلاق
دی یہ چپ ہو رہا پہر اوس نے دوسری طلاق دی اوس نے کہا تیرے منہ مین پتہر پہر اوس نے تیسری طلاق دی اس نے کہا تیرے
منہ مین پتہر پہر دونون لڑتے ہوئے مروان پاس آئے مروان نے مرد سے قسم لی اس بات کی کہ مینے ایک طلاق کا اختیار
دیا تہا بعد اسکے وہ عورت اسکے حوالے کر دی کہا مالک نے عبد الرحمن کہتے تہے کہ قاسم بن محمد اس فیصلہ کو
پسند کرتے تہے اور مجھے بہی بہت پسند ہے **ما لا یبین من التملیک** جس تملیک سے طلاق بائن نہین پڑتی
اسکا بیان عن عائشة ام المؤمنین رضی الله عنها انها خطبت علی عبد الرحمن ابن ابی بکر
قریبة بنت ابی امیة فزوجوه ثم انهم عتبوا علی عبد الرحمن وقالوا ما زوجنا الا عائشة
فارسلت عائشة الی عبد الرحمن فذکرت ذلک له فجعل امر قریبة بیدها فاختارت زوجها
فلم یکن ذلک طلاقا **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے اونہون نے اپنے بہائی عبد الرحمن کا پیام بہیجا قریبہ بنت ابی
امیہ پاس انکے لوگون نے نکاح کر دیا انکا عبد الرحمن کے ساتہ بعد اوسکے لڑائی ہوئی اون لوگون نے

کہا یہ نکاح حضرت عائشہ نے کروایا حضرت عائشہ نے عبد الرحمان سے کہا عبد الرحمن نے ذبیہ کو اختیار دیدیا قریبہ نے اپنے خاوند کو اختیار کیا اوسکو طلاق نہ سمجھا **ف** جب عورت کو اختیار دیا جاوے طلاق کا اور وہ اپنی تئین طلاق نہ دے بلکہ خاوند کو اختیار کرے تو طلاق نہ پڑیگی **عن** القَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَوَّجَتْ حَفْصَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُنْذِرَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ غَائِبٌ بِالشَّامِ فَلَمَّا قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ وَمِثْلِي يُصْنَعُ بِهِ هٰذَا وَمِثْلِي يُفْتَاتُ عَلَيْهِ فَكَلَّمَتْ عَائِشَةُ الْمُنْذِرَ بْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ الْمُنْذِرُ فَاِنَّ ذٰلِكَ بِيَدِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ مَا كُنْتُ لِاَرُدَّ اَمْرًا قَضَيْتِهِ فَقَرَّتْ حَفْصَةُ عِنْدَ الْمُنْذِرِ وَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ طَلَاقًا **ترجمہ** قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ نے نکاح کیا حفصہ بنت عبد الرحمن کا اپنے بھتیجی کا منذر بن زبیر سے اور عبد الرحمن لڑکی کی باپ شام کو گئے ہوئے تھے جب عبد الرحمان آئے تو اونہون نے کہا کیا مجھی سے ایسا کرنا تھا اور میرے اوپر جلدی کرنا تھا **ف** یعنے عبد الرحمان اس بات سے ناراض ہوئے کہ انکی بیٹی کا نکاح انکی غیبت مین کر دیا **ت** حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے منذر بن زبیر سے بیان کیا منذر نے کہا عبد الرحمن کو اختیار ہے عبد الرحمان نے کہا حضرت عائشہ سے جس کام کو تم کر چکین اوسکو مین توڑنے والا نہین پہر رہین حفصہ منذر کے پاس اور اس اختیار کو طلاق نہ سمجھا **عن** مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ وَاَبَا هُرَيْرَةَ سُئِلَا عَنِ الرَّجُلِ يُمَلِّكُ امْرَاَتَهُ اَمْرَهَا فَتَرُدُّ ذٰلِكَ اِلَيْهِ وَلَا تَقْضِي فِيهِ شَيْئًا فَقَالَا لَيْسَ ذٰلِكَ بِطَلَاقٍ **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا کہ عبد اللہ بن عمر اور ابو ہریرہ سے سوال ہوا ایک شخص مالک کر دے اپنی عورت کو طلاق کا مگر عورت اوسکو قبول نہ کرے نہ اپنے تئین طلاق دے اونہون نے کہا طلاق نہ پڑے گی **عن** سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهُ قَالَ اِذَا مَلَّكَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهُ اَمْرَهَا فَلَمْ تُفَارِقْهُ وَقَرَّتْ عِنْدَهُ فَلَيْسَ ذٰلِكَ بِطَلَاقٍ **ترجمہ** سعید بن المسیب نے کہا جب مرد اپنی عورت کو طلاق کا مالک کر دے مگر عورت خاوند سے جدا ہونا قبول نہ کرے اوسی کے پاس رہنا چاہے تو طلاق نہ ہوگی کہا مالک نے جس مجلس مین خاوند عورت کو طلاق کا اختیار دے اوسی مجلس مین عورت کو اختیار ہوگا اگر وہ مجلس برخاست ہوئی اور عورت نے طلاق نہ لی تو پہر اختیار نہ رہے گا **الایلاء**

ایلا کا بیان **ف** خاوند اگر قسم کہاوے کہ مین عورت سے صحبت نکرونگا اوسکو ایلا کہتے ہین **عن** عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ اِذَا اٰلَى الرَّجُلُ مِنِ امْرَاَتِهِ لَمْ يَقَعْ عَلَيْهِ طَلَاقٌ وَاِنْ مَضَتِ الْاَرْبَعَةُ الْاَشْهُرِ حَتّٰى يُوقَفَ فَاِمَّا اَنْ يُطَلِّقَ وَاِمَّا اَنْ يَفِيءَ **ترجمہ** حضرت علی فرماتے تہے جب مرد اپنی عورت سے ایلا کرے تو عورت پر طلاق نہ پڑے گی اگرچہ چار مہینے گذر جاوین جب تک مقدمہ حاکم کے سامنے پیش

ایلا کا بیان

نہ ہو اور خاوند مجبور کیا جاوے یا طلاق دے یا جماع کرے **ف** جماع کرنے سے ایلا ٹوٹ جاوے گا اور کفارہ
قسم کا لازم آوے گا۔ اہل کوفہ کے نزدیک جب چار مہینے تک بعد ایلا کے صحبت نکرے گا تو خود بخود طلاق
پڑجاوے گی **کہا مالک** نے ہمارے نزدیک یہی حکم ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ اَيُّمَا
رَجُلٍ اٰلٰى مِنِ امْرَاَتِهٖ فَاِنَّهٗ اِذَا مَضَتِ الْاَرْبَعَةُ الْاَشْهُرِ يُوْقَفُ حَتّٰى يُطَلِّقَ اَوْ يَفِيْءَ وَلَا يَقَعُ عَلَيْهِ
طَلَاقٌ اِذَا مَضَتِ الْاَرْبَعَةُ الْاَشْهُرُ حَتّٰى يُوْقَفَ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر کہتے تھے جو شخص ایلا کرے اپنی عورت
سے جب چار مہینے گذرجاوین تو خاوند کو حاکم کے سامنے مجبور کرین طلاق دے یا رجوع کرے اور ایلا سے پہر
جاوے اور صحبت کرے اور بغیر طلاق دیے چار مہینے گذرجانے سے عورت پر طلاق نہ پڑے گی **عَنِ**
ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَاَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ كَانَا يَقُوْلَانِ فِي الرَّجُلِ يُوْلِيْ مِنِ
امْرَاَتِهٖ اَنَّهَا اِذَا مَضَتِ الْاَرْبَعَةُ الْاَشْهُرُ فَهِيَ تَطْلِيْقَةٌ وَلِزَوْجِهَا عَلَيْهَا الرَّجْعَةُ مَا كَانَتْ فِي الْعِدَّةِ
ترجمہ ابن شہاب سے روایت ہے کہ سعید بن المسیب اور ابوبکر بن عبدالرحمن کہتے تھے جو شخص ایلا کرے اپنی
عورت سے تو جب چار مہینے گذرجاوین ایک طلاق پڑجاویگی مگر خاوند کو اختیار ہے کہ جب تک عورت
عدہ مین ہے رجعت کرلے **عَنْ** مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ كَانَ يَقْضِيْ فِي الرَّجُلِ
اِذَا اٰلٰى مِنِ امْرَاَتِهٖ اَنَّهَا اِذَا مَضَتِ الْاَرْبَعَةُ الْاَشْهُرُ فَهِيَ تَطْلِيْقَةٌ وَلَهٗ عَلَيْهَا الرَّجْعَةُ مَا دَامَتْ فِيْ
عِدَّتِهَا **ترجمہ** مالک کو پہونچا کہ مروان بن حکم حکم کرتے تھے جب کوئی شخص اپنی عورت سے ایلا کرے اور چار
مہینے گذرجاوین تو ایک طلاق پڑجاویگی مگر خاوند کو اختیار رہے گا کہ جب تک عورت عدہ مین ہے رجعت
کرلے **کہا مالک** نے ابن شہاب کی راے یہی تہی **کہا مالک** نے جو شخص اپنی عورت سے ایلا کرے پہر مجبور کیا جاوے
چار مہینے گذرنے پر اور طلاق دیدے پہر زبان سے رجعت کرلے تو اگر عدت گذرنے تک اوس سے جماع نہین
کیا رجعت صحیح نہ ہوگی مگر جس صورت مین بیمار ہو یا قید ہو یا اور کوئی عذر ہو تو زبان سے رجعت صحیح ہو جاوے
گی اگر عدہ گذر گئی بعد عدت کے اوس نے پہر نکاح کیا پہر چار مہینے تک صحبت نہ کی تو دوبارہ مجبور کیا جاوے گا
اگر ایلا سے رجوع نہ کیا تو طلاق پڑجاویگی اب نہ خاوند رجعت کرسکتا ہے نہ عورت پر عدہ ہوگی کیونکہ
یہ طلاق قبل دخول کے ہوئی **کہا مالک** نے جو شخص ایلا کرے اپنی عورت سے پہر مجبور کیا جاوے چار مہینے
کے بعد تو طلاق دیوے پہر رجعت کرے اور جماع نکرے چار مہینے تک تو عدت گذرنے سے پیشتر اوس پر
جبر نہ کیا جاویگا نہ طلاق پڑے گی۔ اگر عدت گذرنے سے پہلے اوس سے جماع کرلے تو عورت اوسی کے
رہیگی اور جو جماع سے پہلے عدت گذرجاوے تو خاوند کو کچھ اختیار عورت پر نہ رہیگا **کہا مالک** نے یہ بات
اچھا سنا مینے اس باب مین **کہا مالک** نے جو شخص ایلا کرے اپنی عورت سے پہر طلاق دیدے اور طلاق

کی عدت گذرنے سے پہلے چار مہینے پورے ہوجاوین تو اگر خاوند ایلا سے رجوع کرے دو طلاق پڑینگی البتہ اگر عدۃ طلاق کی چار مہینے پورے ہونے سے پہلے گذر جاوے تو ایلا لغو ہوجاوے گا کیونکہ جسدن ایلا کی مدت گذری اوس روز وہ عورت اوسکی زوجہ نہ رہی کہا مالک نے جو شخص حلف کرے اپنی عورت سے صحبت نہ کرونگا ایک دن یا ایک مہینے تک پہر ٹہیرا رہے چار مہینے یا زیادہ تک تو یہ ایلا نہ ہوگا ایلا یہ ہے کہ چار مہینے سے زیادہ صحبت نہ کرنے پر قسم کہاوے اور جو چار مہینے یا کم پر قسم کہاوے تو ایلا نہ ہوگا کیونکہ جب مجبور کیے جانے کے دن آوینگے اوسوقت قسم کا حکم ہی نہ ہوگا کہا مالک نے جو شخص قسم کہاوے کہ مین اپنی عورت سے جب تک بچے کو دودہ پلاتی ہے جماع نہ کرونگا تو یہ ایلا نہ ہوگا **ف** اور شافعی کے نزدیک اگر چار مہینے یا زیادہ کی مدت دودہ چہوٹنے مین باقی ہے تو ایلا ہوجاویگا کہا مالک نے حضرت علی نے بہی اسکو ایلا نہ سمجہا

اِيلَاءُ الْعَبْدِ غلام کے ایلا کا بیان **عَنْ** مَالِكٍ اَنَّهٗ سَاَلَ ابْنَ شِهَابٍ عَنْ اِيلَاءِ الْعَبْدِ فَقَالَ هُوَ نَحْوُ اِيلَاءِ الْحُرِّ وَهُوَ عَلَيْهِ وَاجِبٌ وَاِيلَاءُ الْعَبْدِ شَهْرَانِ **ترجمہ** امام مالک نے ابن شہاب سے پوچہا غلام کی ایلا کا حال ابن شہاب نے کہا مثل آزاد شخص کے غلام کا بہی ایلا ہے مگر غلام کی ایلا کی مدت دو مہینے ہیں

ظِهَارُ الْحُرِّ آزاد کی ظہار کا بیان **ف** اپنی بی بی کو محرم عورت کی کسی عضو سے تشبیہ دینے کو ظہار کہتے ہیں جیسے کوئی اپنی بی بی سے کہے تو میرے اوپر ایسی ہے جیسے میری مان کا پیٹ یا پیٹھ **عَنْ** سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ اَنَّهٗ سَاَلَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَةً اِنْ هُوَ تَزَوَّجَهَا فَقَالَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ اِنَّ رَجُلًا جَعَلَ امْرَاَةً عَلَيْهِ كَظَهْرِ اُمِّهٖ اِنْ هُوَ تَزَوَّجَهَا فَاَمَرَهٗ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رض اِنْ هُوَ تَزَوَّجَهَا اَنْ لَا يَقْرَبَهَا حَتّٰى يُكَفِّرَ كَفَّارَةَ الْمُتَظَاهِرِ **ترجمہ** سعید بن عمر نے پوچہا قاسم بن محمد سے اگر کوئی شخص کسی عورت سے کہے اگر مین تجہہ سے نکاح کرون تو تجہہ کو طلاق ہے قاسم بن محمد نے کہا کہ ایک شخص نے حضرت عمر کے زمانے مین ایک عورت کی نسبت یہ کہا تہا اگر مین اوس سے نکاح کرون وہ مجہہ پر ایسی ہے جیسے میری مان کی پیٹہ حضرت عمر نے حکم دیا کہ اگر وہ شخص اس عورت سے نکاح کرے تو جماع نہ کرے جب تک کفارہ ظہار کا نہ دیوے **ف** قاسم بن محمد نے طلاق معلق کو ظہار معلق پر قیاس کیا **عَنْ** مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ تَظَاهَرَ مِنِ امْرَاَةٍ قَبْلَ اَنْ يَنْكِحَهَا فَقَالَا اِنْ نَكَحَهَا فَلَا يَمَسَّهَا حَتّٰى يُكَفِّرَ كَفَّارَةَ الْمُتَظَاهِرِ **ترجمہ** مالک کو پہونچا کہ ایک شخص نے قاسم بن محمد اور سلیمان بن یسار سے پوچہا اگر کوئی شخص ظہار کرے کسی عورت سے قبل نکاح کے دونون نے کہا کہ اگر وہ شخص اس عورت سے نکاح کرے تو جماع نہ کرے جبتک کفارہ ظہار کا ادا نہ کرے **عَنْ** عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ قَالَ فِي رَجُلٍ تَظَاهَرَ مِنْ اَرْبَعِ نِسْوَةٍ لَهٗ بِكَلِمَةٍ وَّاحِدَةٍ اِنَّهٗ لَيْسَ عَلَيْهِ

غلام کے ایلا کا بیان

ظہار کا بیان

اِلَّا كَفَّارَةٌ وَّاحِدَةٌ ترجمہ عروہ بن زبیر نے کہا جو شخص ظہار کرے چار عورتون سے ایک ہی دفعہ تو اوسپر ایک
کفارہ لازم آوے گا عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مِثْلَ ذٰلِكَ ترجمہ ربیعہ بن عبد الرحمن نے بہی ایسا
ہی کہا کہا مالک نے میرے نزدیک بہی ایسا ہی حکم ہے کہا مالک نے فرمایا اللہ تعالے نے ظہار کے کفارہ مین
جو لوگ ظہار کرتے ہین تم مین سے اپنی عورتون سے انکو ایک بردہ آزاد کرنا پڑے گا قبل جماع کے اگر بردہ
نہ ملے تو دو مہینے پے درپے روزے رکہنا ہونگے قبل جماع کے اگر اوسکی بہی طاقت نہ ہو تو ساٹہہ سکینون
کو کہانا کہلانا پڑے گا کہا مالک نے جو شخص ظہار کرے اپنی عورت سے کئی مرتبہ کئی مجلسون مین اوسپر ایک
کفارہ لازم آوے گا البتہ اگر ایک مرتبہ ظہار کر کر کفارہ دیدیا پہر دوبارہ ظہار کیا تو پہر کفارہ لازم ہوگا
کہا مالک نے اگر کسی شخص نے ظہار کیا پہر کفارہ سے پہلے عورت سے جماع کیا تو اوسپر ایک ہی کفارہ لازم
آویگا اب جبتک کفارہ نہ دے عورت سے علیحدہ رہے اور خدا سے استغفار کرے کہا مالک نے یہ مین ایہا سنا
کہا مالک نے ظہار مین محرم رضاعی یا محرم نسبی سے تشبیہ دے دونون برابر ہین کہا مالک نے عورتون
پر ظہار کا کفارہ نہین ہے کہا مالک نے یہہ جو اللہ نے فرمایا جو لوگ ظہار کرتے ہین اپنی عورتون سے پہر لوٹ
کر وہی بات کرتے ہین اوسکا مطلب یہ ہے کہ بعد ظہار کے پہر عورت کو رکہنا اور اس سے صحبت کرنا چاہتے
ہین تو انپر کفارہ اللہ نے واجب کیا اور جو بعد ظہار کے عورت کو طلاق دیدے اور نہ رکہے تو کچہ کفارہ
نہین اگر بعد طلاق کے پہر اوس سے نکاح کیا تو صحبت نکرے جبتک ظہار کا کفارہ نہ دے کہا مالک نے
جو شخص اپنی لونڈی سے ظہار کرے پہر اوس سے صحبت کرنا چاہے تو درست نہین جب تک کفارہ نہ دے کہا
مالک نے ظہار سے ایلا نہین ہوتا البتہ جب ظہار سے یہ نیت ہو کہ کفارہ نہ دینگے اور عورت کو ضرر پہونچا وینگے
تو ایلا ہو جاوے گا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَجُلًا يَسْاَلُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ عَنْ رَجُلٍ
قَالَ لِامْرَاَتِهٖ كُلُّ امْرَاَةٍ اَنْكِحُهَا عَلَيْكِ مَا عِشْتِ فَهِيَ عَلَيَّ كَظَهْرِ اُمِّيْ فَقَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ
يُجْزِيْهِ مِنْ ذٰلِكَ عِتْقُ رَقَبَةٍ ترجمہ ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عروہ بن زبیر سے پوچہا
اگر کوئی شخص اپنی عورت سے کہے جب تک تو جیے گی اگر مین دوسری عورت سے نکاح کرون تو وہ میرے پر ایسی
ہے جیسے میری مان کی پیٹہ عروہ نے جواب دیا کہ اوس شخص کو ایک بردہ آزاد کرنا کافی ہے ظِهَارُ
الْعَبْدِ غلام کی ظہار کا بیان عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ سَاَلَ ابْنَ شِهَابٍ عَنْ ظِهَارِ الْعَبْدِ قَالَ
نَحْوُ ظِهَارِ الْحُرِّ ترجمہ امام مالک نے ابن شہاب سے پوچہا غلام کے ظہار کا حال اونہون نے کہا مثل
آزاد کے ہے کہا مالک نے مطلب یہ ہے کہ غلام پر بہی کفارہ لازم آتا ہے جیسے آزاد پر کہا مالک نے
غلام بہی ظہار مین دو مہینے روزے رکہے ف یعنے سزا مین غلام اور آزاد دونون برابر ہین اور

ظہار غلام کا بیان

غلام رہے وہ آزاد ہونے میں کر سکتا البتہ اگر ولی اجازت دے تو کہا نہ کہلا سکتا ہے کہا مالک نے غلام کے ظہار میں ایلا
شریک نہ ہوگا کیونکہ غلام جب دو مہینے روزے رکھے گا ایلا کی طلاق پہلے ہی پڑ جاوے گی **مَا جَاءَ فِي الْخِيَارِ** آزادی کے وقت اختیار ہونیکا بیان **عَنْ** عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَتْ فِي
بَرِيرَةَ ثَلَاثُ سُنَنٍ فَكَانَتْ إِحْدَى السُّنَنِ الثَّلَاثِ أَنَّهَا أُعْتِقَتْ فَخُيِّرَتْ فِي زَوْجِهَا وَقَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَدَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْبُرْمَةُ
تَفُورُ بِلَحْمٍ فَقُرِّبَ إِلَيْهِ خُبْزٌ وَأُدْمٌ مِنْ أُدْمِ الْبَيْتِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ أَرَ بُرْمَةً
فِيهَا لَحْمٌ فَقَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَلَكِنْ ذَلِكَ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ وَأَنْتَ لَا تَأْكُلُ
الصَّدَقَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ لَنَا مِنْهَا هَدِيَّةٌ **ترجمہ** حضرت
عائشہ نے فرمایا کہ بریرہ کے سبب سے تین باتیں شرع کی معلوم ہوئیں ایک یہ کہ بریرہ جب آزاد ہوئی اوسکو اختیار
ہوا اگر چاہے اپنے خاوند کو چھوڑ دے **ف** جب لونڈی آزاد ہوجاوے اور خاوند اوسکا غلام ہو تو لونڈی کو
اختیار ہوتا ہے اگر چاہے نکاح اپنا فسخ کر ڈالے مالک اور احمد اور اسحاق اور شافعی کے نزدیک یہی حکم ہے اور
ابوحنیفہ کے نزدیک اگر خاوند اوسکا آزاد ہو جب بھی لونڈی کو اختیار ہوتا ہے جسوقت بریرہ آزاد ہوئی اسکا
خاوند آزاد تہا یا غلام اسمیں بڑا اختلاف ہے **ف** دوسری یہ کہ بریرہ جب آزاد ہوئی تو آپنے فرمایا کہ ولا اوسکو
ملیگی جو آزاد کرے **ف** حضرت عائشہ نے بریرہ کو خرید کر آزاد کردیا چاہا تو اوسکے لوگوں نے یہ شرط لگائی
کہ ولا ہمکو ملے آنحضرت نے فرمایا حضرت عائشہ سے کہ تم یہ شرط قبول کرلو ولا اوسیکو ملیگی جو آزاد کرے **ف**
تیسرے یہ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے بریرہ پاس اور ہانڈی گوشت کی چڑہی ہوئی تہی بریرہ
نے آنحضرت کے سامنے روٹی اور سالن پیش کیا آپنے فرمایا وہ ہانڈی چڑہی ہوئی ہے گوشت کی لوگوں
نے کہا یا رسول اللہ وہ گوشت صدقہ کا ہے اور آپ صدقہ نہیں کہاتے آپنے فرمایا کہ صدقہ ہے بریرہ پر اور
ہدیہ ہے ہمارے واسطے بریرہ کیطرف سے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ جو چیز مسکین کو صدقہ میں ملے اگر وہ ہدیہ
کے طور سے غنی کو دے تو غنی کو استعمال اوسکا درست ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ
فِي الْأَمَةِ تَكُونُ تَحْتَ الْعَبْدِ فَتُعْتَقُ أَنَّ لَهَا الْخِيَارَ مَا لَمْ يَمَسَّهَا **ترجمہ** عبداللہ بن عمر کہتے تہے کہ
لونڈی اگر غلام کے نکاح میں ہو پہر آزاد ہوجاوے تو اوسکو اختیار رہیگا جب تک بعد آزادی کے اوسکا
شوہر اوس سے جماع نہ کرے کہا مالک نے اگر خاوند نے بعد آزادی کے اوس سے جماع کیا اور لونڈی نے
یہ کہا کہ مجہکو یہ مسئلہ اختیار کا معلوم نہیں تہا تو یہ عذر اوسکا مسموع نہ ہوگا اور اوسکو اختیار نہ رہیگا **عَنْ**
عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ مَوْلَاةً لِبَنِي عَدِيٍّ يُقَالُ لَهَا زَبْرَاءُ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ عَبْدٍ وَهِيَ أَمَةٌ

يومئذٍ فعُتِقَتْ قالتْ فأرْسَلَتْ إلَيَّ حَفْصَةُ زوجُ النبيِّ صلى الله عليه وسلم فدَعَتْني فقالتْ إنّي مُخبِرَتُكِ
خبرًا ولا أحبُّ أن تصنعي شيئًا إنّ أمرَكِ بيدِكِ ما لم يمسَسْكِ زوجُكِ فإن مَسَّكِ فليس لكِ من
الأمرِ شيءٌ قالت فقلتُ هو الطلاقُ ثم الطلاقُ ثم الطلاقُ ففارقَتْهُ ثلاثًا **ترجمہ** عروہ بن زبیر سے
روایت ہے ایک لونڈی بنی عدی کی جسکا نام زبرا تھا ایک غلام کے نکاح میں تھی وہ آزاد ہو گئی حضرت حفصہ
نے اسکو بلایا اور کہا میں تجھسے ایک بات کہتی ہوں مگر یہ نہیں چاہتی کہ تو کچھ کر بیٹھے تجھے اختیار ہے جب
تک تیرا خاوند تجھ سے جماع نہ کرے اگر جماع کرے گا پھر تجھے اختیار نہ رہیگا زبرا بول اٹھی اگر ایسا ہی تو طلاق ہے
پھر طلاق ہے پھر طلاق ہے جدا ہو گئی اپنے خاوند سے تین بار کہکر **عن** مالك أنه بلغه عن سعيد بن
المسيب أنه قال أيما رجلٍ تزوج امرأةً وبه جنونٌ أو ضررٌ فإنها تُخيَّرُ فإن شاءت قرَّتْ وإن
شاءت فارقَتْ **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا کہ سعید بن المسیب نے کہا جو شخص کسی عورت سے نکاح کرے اور خاوند کو
جنون ہو یا اور کوئی مرض ہو جیسے جذام یا برص نکلے تو عورت کو اختیار ہے خواہ مرد کے پاس رہے یا جدا ہو جاوے
کہا مالک نے جو لونڈی غلام کے نکاح میں ہو پھر آزاد ہو جاوے قبل صحبت کے اور خاوند سے جدا ہونا اختیار
کرے تو اسکو مہر نہ ملیگا ہمارے نزدیک یہی حکم ہے **کہا** مالک نے ابن شہاب سے سنے جب مرد اپنی عورت کو اختیار
دے اور عورت خاوند کو اختیار کرے تو طلاق نہ پڑیگی **کہا** مالک نے میں نے یہ اچھا سنا **کہا** مالک نے جب مرد
عورت کو اختیار دیوے اور عورت اپنے تئیں اختیار کرے (یعنے خاوند سے جدائی چاہے) تو تین طلاق پڑ جاوینگی
اگر خاوند کہے میں نے ایک طلاق کا اختیار دیا تھا تو یہ نہ سنا جاویگا **کہا** مالک نے اگر خاوند نے بی بی کو طلاق کا اختیار
دیا عورت نے کہا میں نے ایک طلاق قبول کی خاوند نے کہا میری غرض یہ نہ تھی میں نے تجھے تین طلاق کا اختیار
دیا تھا مگر عورت ایک ہی طلاق کو قبول کرے زیادہ نہ لیوے تو وہ خاوند سے جدا نہ ہوگی

ما جاء في الخلع

خلع کا بیان **عن** حبيبةَ بنتِ سهلٍ الأنصاريِّ أنها كانت تحت ثابت بن قيس بن شماس
وأن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم خرج إلى الصبح فوجد حبيبة بنت سهل عند بابه في
الغلس فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من هذه فقالت أنا حبيبة بنت سهل يا رسول الله
قال ما شأنك قالت لا أنا ولا ثابت بن قيس لزوجها فلما جاء زوجها ثابت بن قيس قال له رسول
الله صلى الله عليه وسلم هذه حبيبة بنت سهل قد ذكرت ما شاء الله أن تذكر فقالت حبيبة
يا رسول الله كل ما أعطاني عندي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لثابت خذ منها فأخذ
منها وجلست في أهلها **ترجمہ** حبیبہ بنت سہل ثابت بن قیس کے نکاح میں تھیں ایک روز رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم اندھیرے منہ نکلے نماز کو حبیبہ کو دروازہ پر پایا پوچھا کون ہے بولی میں حبیبہ ہوں بنت سہل یا

رسول اللہ آپنے فرمایا کیون کیا ہے بولے یا میں نہیں یا ثابت بن قیس نہیں جب ثابت بن قیس آئے آپنے اون سے
کہا یہ حبیبہ بنت سہل ہے جو کچھ اللہ کو منظور تہا مجہسے کہا ف جو کچھ اونکا تہین حبیبہ نے آپ کے سامنے کہی تہین آپنے
انکے خاوند کے سامنے سب بیان کرنا مناسب جانا صرف مطلب پر اقتصار کیا ت حبیبہ نے کہا یا رسول اللہ
ثابت نے جو کچھ مجہے دیا ہے وہ سب میرے پاس موجود ہے آپنے ثابت سے فرمایا تم اپنی چیزیں لو اونہون نے لے لی اور
حبیبہ اپنے میکے مین بیٹہ رہین ف یہ پہلا خلع تہا دین اسلام مین خلع اسی کو کہتے ہین کہ خاوند عورت سے
کچھ مال لیکر اوسکو چہوڑ دے عَنْ مَوْلَاةٍ لِصَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ أَنَّهَا اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا
بِكُلِّ شَيْءٍ لَهَا فَلَمْ يُنْكِرْ ذَلِكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ ترجمہ صفیہ بنت ابی عبید کی لونڈی نے خلع کیا اپنے خاوند سے
ساری مال کے بدلے مین تو عبد اللہ بن عمر نے اوسکو برا نہ جانا کہا مالک نے جو عورت مال دیکر اپنا پیچہا چہوڑاوے
پہر معلوم ہو کہ خاوند نے سراسر ظلم کیا تہا اور عورت کا کچھ قصور نہ تہا خاوند نے زور ڈالکر زبردستی سے اوسکا پیسا
مال لیا تو عورت پر طلاق پڑجاویگی اور مال اوسکا پہر وا دیا جاویگا مینے یہی سنا اور میرے نزدیک یہی حکم ہے
اگر عورت جتنا خاوند نے اوسکو دیا ہے اوس سے زیادہ دیکر اپنا پیچہا چہوڑاوے تو کچھ قباحت نہین طَلَاقُ
الْمُخْتَلِعَةِ خلع کی طلاق کا بیان عَنْ نَافِعٍ أَنَّ رُبَيِّعَ بِنْتَ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ جَاءَتْ هِيَ وَعَمُّهَا إِلَى
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فَأَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا فِي زَمَانِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَبَلَغَ ذَلِكَ عُثْمَانَ بْنَ
عَفَّانَ فَلَمْ يُنْكِرْهُ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عِدَّتُهَا عِدَّةُ الْمُطَلَّقَةِ ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ ربیع بنت
معوذ بن عفراء اور انکی پہوپہی آئین عبد اللہ بن عمر پاس اور بیان کیا کہ اونہون نے خلع کیا تہا اپنے خاوند سے
حضرت عثمان کے زمانے مین جب یہ خبر حضرت عثمان کو پہونچی اونہون نے برا نہ جانا عبد اللہ بن عمر نے کہا جو
عورت خلع کرے اوسکی عدۃ مثل مطلقہ کی عدت کے ہے عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ
وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ وَابْنَ شِهَابٍ كَانُوا يَقُولُونَ عِدَّةُ الْمُخْتَلِعَةِ مِثْلُ عِدَّةِ الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثَةُ قُرُوءٍ ترجمہ
سعید بن المسیب اور سلیمان بن یسار اور ابن شہاب کہتے تہے جو عورت خلع کرے وہ تین طہر تک عدت کرے
جیسے مطلقہ عدت کرتی ہے کہا مالک نے جو عورت مال دیکر اپنا پیچہا چہوڑاوے تو پہر اپنے خاوند سے مل نہین
سکتی مگر نیا نکاح کر کے ف کیونکہ خلع کی طلاق باین ہوتی ہے جسکے بعد رجعت نہین ہوسکتی ت اگر
اوسنے نکاح کیا اوسی خاوند سے اور اوسنے چہوڑ دیا قبل جماع کے تو دوبارہ عدت نہ کرے بلکہ پہلے عدت
پوری کرلے یہ مینے اچہا سنا کہا مالک نے جب عورت خاوند کو کچھ مال دے اس شرط پر کہ خاوند اوسکو طلاق
دیدے اور خاوند تین طلاق ایک ہی دفعہ اسکو دیدے تو تین طلاق پڑجاوینگی اور جو ایک طلاق دے کے
چپ ہو رہے پہر دوسری یا تیسری طلاق دے تو چپ ہو جانیکے بعد جو طلاق دے ہے لغو ہو جاوے گی

عدۃ مختلعہ / طلاق خلع کا بیان

ف کیونکہ وہ پہلے طلاق سے باین ہوگئی اب دوسری تیسری طلاق کا محل نہ رہا

ماجاء في اللعان

لعان کا بیان ف خاوند اگر اپنی بی بی کو زنا کی تہمت کرے تو قاضی کے سامنے جورو اور خاوند دونوں سے
قسمین لیکر تفریق کر دیتے ہین اسکو لعان کہتے ہین اور خاوند جورو کو متلاعنین عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ
السَّاعِدِيِّ أَنَّ عُوَيْمِرَ الْعَجْلَانِيَّ جَاءَ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ لَهُ يَا عَاصِمُ أَرَأَيْتَ رَجُلًا
وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَيَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ سَلْ لِي يَا عَاصِمُ عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عَاصِمٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَكَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا حَتَّى كَبُرَ عَلَى عَاصِمٍ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ إِلَى أَهْلِهِ جَاءَ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ يَا عَاصِمُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ عَاصِمٌ لِعُوَيْمِرٍ لَمْ تَأْتِنِي بِخَيْرٍ قَدْ كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْأَلَةَ الَّتِي سَأَلْتُهُ عَنْهَا
فَقَالَ عُوَيْمِرٌ وَاللَّهِ لَا أَنْتَهِي حَتَّى أَسْأَلَهُ عَنْهَا فَأَقْبَلَ عُوَيْمِرٌ حَتَّى أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَطَ
النَّاسِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَيَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَزَلَ فِيكَ وَفِي صَاحِبَتِكَ فَاذْهَبْ فَأْتِ بِهَا قَالَ سَهْلٌ فَتَلَاعَنَا
وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَا مِنْ تَلَاعُنِهِمَا قَالَ عُوَيْمِرٌ كَذَبْتُ عَلَيْهَا
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَالِكٌ قَالَ
ابْنُ شِهَابٍ فَكَانَتْ تِلْكَ بَعْدُ سُنَّةَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ **ترجمہ** سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہے کہ عویمر
عجلانی عاصم بن عدی پاس آئے اور پوچھا کہ اگر کوئی شخص اپنی جورو کے ساتھ غیر مرد کو پاوے اگر اوسکو مار ڈالے تو
خود بھی مارا جاتا ہے پھر کیا کرے تم میرے واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مسئلہ کو پوچھو عاصم نے آنحضرت
سے پوچھا آپنے اس سوال کو ناپسند کیا اور برا کہا عاصم کو یہ امر نہایت دشوار ہوا جب لوٹ کر اپنے گھر مین آئے
عویمر نے آنکر پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا عاصم نے کہا تم سے مجھے بھلائی نہ پہونچی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سوال کو برا جانا عویمر نے کہا قسم خدا کی مین تو آنحضرت سے بغیر پوچھے نہ رہونگا پھر
عویمر آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لوگ سب جمع تھے اونھون نے پوچھا یا رسول اللہ اگر کوئی بیگانے
مرد کو اپنی بی بی کے ساتھ پاوے اور اسکو مار ڈالے تو خود مارا جاتا ہے پھر کیا کرے آپنے فرمایا تمہارے
اور تمہاری بی بی کے حق مین اللہ کا حکم اوترا ہے تم اپنی بی بی کو لے آؤ سہل نے کہا دونون نے آنکر لعان
کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اور مین اسوقت موجود تھا جب لعان سے فارغ ہوئے عویمر نے کہا
یا رسول اللہ اگر مین پھر اس عورت کو رکھون تو گویا مین نے جھوٹ بولا یہ کہکر تین طلاق دیدیئے بغیر رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کے کہنے سے ابن شہاب نے کہا پہر یہی طریقہ متلاعنین کا جاری رہا **ف** ہر چند متلاعنین میں لعان کے بعد خود بخود تفریق کیجاتی ہے پہر کبہی مل نہیں سکتی مگر عویمر نے غصے مین آکر تین طلاق دے دیں **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا لَاعَنَ امْرَاَتَهُ فِیْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَانْتَفٰی مِنْ وَلَدِهَا فَفَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَهُمَا وَاَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْمَرْاَةِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ ایک شخص نے لعان کیا اپنی عورت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین اور اسکے لڑکے کو یہ کہا کہ میرا نہین ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تفریق کر دی اندونون مین اور لڑکے کو مان کے حوالے کر دیا کہا مالک نے فرمایا اللہ تعالی نے اور جو لوگ کہ تہمت لگاتے مین اپنی جورووں کو اور کوئی گواہ نہ ہو اونکے پاس سوا انکی خود کے تو ایسے کسی کی گواہی یہ کہ چار گواہی دیوے اللہ کے نام کی مقرر یہ شخص سچا ہے اور پانچوین یہ کہ اللہ کی پہٹکار ہوا اس شخص پر اگر وہ جہوٹا ہو اور عورت سے ٹلتی ہے مار یون کہ گواہی دے چار گواہی اللہ کے نام کی مقرر وہ شخص جہوٹا ہے اور پانچوین یہ کہ اسکا غضب آوے اس عورت پر اگر وہ شخص سچا ہے کہا مالک نے ہمارے نزدیک سنت یہ ہے کہ متلاعنین پہر کبہی آپس مین نکاح نہین کر سکتے اور اگر خاوند بعد لعان کے اپنے تئین جہوٹلا دے تو اوسکے تازیانے حد قذف کے لگینگے اور لڑکے کا نسب اوس سے ملا دیا جاوے گا جب مرد اپنی عورت کو طلاق بائن دے پہر اوسکے حمل کو کہے کہ یہ میرا نہین ہے تو لعان واجب ہوگا جس حالت مین وہ حمل اسکے دنون کا ہو کہ اسکا ہو سکتا ہو ہمارے نزدیک یہی حکم ہے اور مینے ایسا ہی سنا کہا مالک نے جس شخص نے اپنی عورت کو تین طلاق دی اور وہ حاملہ تہی اور حمل کا اسکو اقرار تہا بعد اوسکے اوسکو زنا کی تہمت لگائی تو خاوند پر حد قذف پڑیگی اور لعان اوس پر واجب نہ ہوگا البتہ اگر بعد طلاق کے اوسکے حمل کا انکار کرے تو لعان واجب ہے مینے ایسا ہی سنا کہا مالک نے غلام بہی آزاد شخص کے مثل ہے لعان مین اور قذف مین مگر جو شخص لونڈی کو تہمت زنا کی لگائی تو اوسپر حد قذف لازم نہ ہوگی کہا مالک نے مسلمان لونڈی اور آزاد عورت یہودی یا نصرانی کو مسلمان آزاد مرد نکاح کرے اور اسکو تہمت زنا کی لگا دے تو اوسپر لعان واجب ہوگا ہمارے نزدیک یہی حکم ہے کہا مالک نے غلام جب نکاح کرے آزاد مسلمان عورت سے یا مسلمان لونڈی سے یا آزاد عورت نصرانی یا یہودی سے پہر اوسکو تہمت زنا کی لگا دے تو لعان واجب ہوگا کہا مالک نے جو شخص لعان کرے اپنی عورت سے پہر ایک یا دو گواہیون کے بعد اپنے تئین جہوٹلا دے تو حد قذف لگایا جاوے گا اور تفریق نہ ہوگی کہا مالک نے جو شخص اپنی عورت کو طلاق دے پہر تین مہینے کے بعد عورت کہے مین حاملہ ہون اور خاوند اوسکے حمل کا انکار کرے تو لعان واجب ہوگا کہا مالک نے جب لونڈی سے خاوند اسکا لعان کرے پہر اوسکو خرید لے تو اوس سے وطی نہ کرے کیونکہ سنت جاری ہے کہ متلاعنین کبہی جمع نہین ہوتے کہا مالک

نے اگر خاوند لعان کرے اپنی عورت سے قبل صحبت کے تو عورت کو آدہا مہر ملیگا **مِيرَاثُ وَلَدِ الْمُلَاعِنَةِ**
جس عورت سے لعان کیا جاوے اوس عورت کے بچے کی میرات کا بیان **عَنْ** مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ
الزُّبَيْرِ كَانَ يَقُولُ فِي وَلَدِ الْمُلَاعِنَةِ وَوَلَدِ الزِّنَا أَنَّهُ إِذَا مَاتَ وَرِثَتْهُ أُمُّهُ حَقَّهَا فِي كِتَابِ اللهِ وَ
إِخْوَتُهُ لِأُمِّهِ حُقُوقَهُمْ وَيَرِثُ الْبَقِيَّةَ مَوَالِي أُمِّهِ إِنْ كَانَتْ مَوْلَاةً وَإِنْ كَانَتْ عَرَبِيَّةً وَرِثَتْ حَقَّهَا وَ
وَرِثَتْ إِخْوَتُهُ لِأُمِّهِ حُقُوقَهُمْ وَكَانَ مَا بَقِيَ لِلْمُسْلِمِينَ **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا عروہ بن زبیر کہتے تہے کہ
ملاعنہ کا بچا اور ولد زنا جب مر جاوے تو ماں اوسکی اپنے حصہ کے موافق وارث ہوگی اور جو اوسکی مادری بہائی
مین وہ بہی وارث ہونگے اور جو کچہ بچیگا وہ اوس کی ماں کے مولی کو ملیگا اگر ماں اوسکی لونڈی ہو آزاد کی ہوئی اور
جو آزاد ہو عربی تو بعد دینے ماں اور بہائیون کے حصے کے جو کچہ بچیگا وہ بیت المال مین داخل ہوگا کہا
مالک نے سلیمان بن یسار سے بہی مجہے ایسا ہی پہونچا اور ہمیشہ سے اہل علم کو پایا **طَلَاقُ الْبِكْرِ** بکر کی
طلاق کا بیان **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ إِيَاسِ بْنِ الْبُكَيْرِ أَنَّهُ قَالَ طَلَّقَ رَجُلٌ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ
بِهَا ثُمَّ بَدَا لَهُ أَنْ يَنْكِحَهَا فَجَاءَ يَسْتَفْتِي فَذَهَبْتُ مَعَهُ أَسْأَلُ لَهُ فَسَأَلَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا
هُرَيْرَةَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَا لَا نَرَى أَنْ تَنْكِحَهَا حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ قَالَ فَإِنَّمَا كَانَ طَلَاقِي إِيَّاهَا
وَاحِدَةً قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَرْسَلْتَ مِنْ يَدِكَ مَا كَانَ لَكَ مِنْ فَضْلٍ **ترجمہ** محمد بن ایاس بن بکیر نے کہا
ایک شخص نے اپنی بی بی کو تین طلاق دیے قبل وطی کے پہر اوس نے نکاح کرنا چاہا پہر گیا مسئلہ پوچہنے مین بہی اوسکے
ساتہہ گیا اوس نے عبد اللہ بن عباس اور ابو ہریرہ سے پوچہا دونون نے کہا کہ تجہ کو نکاح اوس عورت سے درست
نہین جب تک وہ عورت دوسرے شخص سے نکاح نکرے وہ شخص بولا میرے ایک طلاق سے وہ عورت باین ہوگئی ابن
عباس نے کہا تو نے اپنے ہاتہہ سے خود اختیار کہو دیا یعنے ایک طلاق کافی تہی تین طلاق بیفائدہ دی اب
جب دیدی تو کیا ہو سکتا ہے بدون حلالہ کے درست نہین **عَنْ** عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ يَسْأَلُ
عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّهَا قَالَ عَطَاءٌ فَقُلْتُ إِنَّمَا طَلَاقُ
الْبِكْرِ وَاحِدَةٌ فَقَالَ لِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ إِنَّمَا أَنْتَ قَاصٌّ الْوَاحِدَةُ تُبِينُهَا وَالثَّلَاثُ تُحَرِّمُهَا
حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ **ترجمہ** عطا بن یسار سے روایت ہے ایک شخص آیا عبد اللہ بن عمرو سے پوچہنے لگا جو
شخص اپنی عورت کو تین طلاق دے قبل جماع کے اوسکا کیا حکم ہے عطا نے کہا کہ بکر پر ایک طلاق پڑتی ہے عبد اللہ
بن عمرو نے کہا تو تو قصہ خوان ہے **ف** یعنے بغیر سمجہے بوجہے جو بات چاہتا ہے کہدیتا ہے قاص کہتے ہین
اس شخص کو جو وعظ و نصیحت کرے حکایتین بیان کرے مگر علم فقہ مین دخل نہ رکہتا ہو **ف** ایک طلاق سے
بائن ہو جاتی ہے اور تین طلاق سے حرام ہو جاتی ہے یہانتک کہ دوسرے شخص سے نکاح کرے **عَنْ**

بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِي عَيَّاشٍ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهُ كَانَ جَالِسًا مَعَ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَعَاصِمِ بْنِ عُمَرَ قَالَ فَجَاءَ هُمَا مُحَمَّدُ بْنُ اِيَاسِ بْنِ الْبُكَيْرِ فَقَالَ اِنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ
الْبَادِيَةِ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ ثَلٰثًا قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَمَاذَا تَرَيَانِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ اِنَّ هٰذَا
الْاَمْرَ مَا بَلَغَ لَنَا فِيهِ قَوْلٌ فَاذْهَبْ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِي هُرَيْرَةَ فَاِنِّي تَرَكْتُهُمَا عِنْدَ
عَائِشَةَ فَاسْاَلْهُمَا ثُمَّ ائْتِنَا فَاَخْبِرْنَا فَذَهَبَ فَسَاَلَهُمَا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِاَبِي هُرَيْرَةَ اَفْتِهِ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ
فَقَدْ جَاءَتْكَ مُعْضِلَةٌ فَقَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ الْوَاحِدَةُ تُبِيْنُهَا وَالثَّلٰثُ تُحَرِّمُهَا حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ وَ
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِثْلَ ذٰلِكَ **ترجمہ** معاویہ بن ابی عیاش عبداللہ بن زبیر اور عاصم بن عمر کے پاس بیٹھے ہوے
تھے کہ اتنے مین محمد بن ایاس بن بکیر آئے اور کہا کہ ایک شخص بدوی نے اپنی عورت کو تین طلاقدیے قبل صحبت
کے تمہاری کیا راے ہے عبداللہ بن زبیر نے کہا اس مسئلہ مین ہمین کچھ نہین پہونچا عبداللہ بن عباس اور ابوہریرہ
پاس جاؤ مین اون دونون کو حضرت عائشہ کے پاس چھوڑ کر آیا ہون اور جو وہ کہین اس سے مجھے بھی خبر کرنا محمد
بن ایاس وہان گئے اور ان سے جا کر پوچھا عبداللہ بن عباس نے ابوہریرہ سے کہا تم بتاؤ ایک مشکل مسئلہ
تمہارے پاس آیا ہے ابوہریرہ نے کہا ایک طلاق مین وہ عورت بائن ہوگئی اور تین طلاق مین حرام ہوگئی
جب تک دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے پھر عبداللہ بن عباس نے بھی ایسا ہی کہا کہا مالک نے ہمارے نزدیک
یہی حکم ہے اگر ثیبہ عورت سے کوئی نکاح کرے اور قبل جماع کے اوسے تین طلاق دیدے تو وہ حرام ہوجاویگی
یہان تک کہ دوسرے خاوند سے نکاح کرے **طَلَاقُ الْمَرِيْضِ** بیمار کی طلاق کا بیان **عَنْ** طَلْحَةَ بْنِ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ وَكَانَ اَعْلَمَهُمْ بِذٰلِكَ وَعَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ عَبْدَ
الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ الْبَتَّةَ وَهُوَ مَرِيْضٌ فَوَرَّثَهَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ مِنْهُ بَعْدَ انْقِضَاءِ عِدَّتِهَا
ترجمہ عبدالرحمان عوف نے بیماری کی حالت مین اپنی عورت کو تین طلاق دی حضرت عثمان نے عبدالرحمن
کے ترکہ مین سے انکو حصہ دلایا بعد عدت گذرنے کے **ف** خاوند اپنی بیماری مین اس خیال سے کہ عورت کو
ترکہ نہ پہونچے طلاق دیکر مرجاوے تو امام مالک کے نزدیک ہر طرح سے وارث ہوتی ہے اور امام احمد کے نزدیک
جب تک دوسرے شخص سے نکاح نکرے وارث ہوتی ہے اور شافعی کے نزدیک وارث نہین ہوتے اور امام ابوحنیفہ
کے نزدیک اگر عدت کے اندر خاوند مرگیا تو وارث ہوتی ہے ورنہ نہین **عَنْ** الْاَعْرَجِ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ
وَرَّثَ نِسَاءَ ابْنِ مُكْمِلٍ مِنْهُ وَكَانَ طَلَّقَهُنَّ وَهُوَ مَرِيْضٌ **ترجمہ** عبدالرحمن بن ہرمز اعرج سے روایت ہے
حضرت عثمان بن عفان نے ابن مکمل کی عورتون کو ترکہ دلایا اور وہ بیماری مین طلاق دیکر مرگیا تھا۔
ف طلاق سے دو برس کے بعد مرا تو عدت کے بعد حضرت عثمان نے ترکہ دلایا ؁ زرقانی **عَنْ** رَبِيْعَةَ

بْنِ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُوْلُ بَلَغَنِي اَنَّ امْرَاَةَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ سَاَلَتْهُ اَنْ يُطَلِّقَهَا فَقَالَ اِذَا حِضْتِ ثُمَّ طَهُرْتِ فَاٰذِنِيْنِي فَلَمْ تَحِضْ حَتّٰى مَرِضَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فَلَمَّا طَهُرَتْ اٰذَنَتْهُ فَطَلَّقَهَا الْبَتَّةَ اَوْ تَطْلِيْقَةً لَمْ يَكُنْ بَقِيَ لَهُ عَلَيْهَا مِنَ الطَّلَاقِ غَيْرُهَا وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ يَوْمَئِذٍ مَرِيْضٌ فَوَرَّثَهَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ مِنْهُ بَعْدَ انْقِضَاءِ عِدَّتِهَا **ترجمہ** ربیعہ بن ابی عبدالرحمان کہتے تہے کہ عبدالرحمان بن عوف کی بی بی نے اون سے طلاق مانگی عبدالرحمن نے یہ کہا جب تو حیض سے پاک ہو مجہے خبر کر دینا اوسکو حیض ہی نہ آیا یہانتک کہ عبدالرحمان بیمار ہو گئے اوسوقت حیض سے پاک ہوئی اور عبدالرحمن سے کہا عبدالرحمن نے اسکو تین طلاق دیدی یا آخری طلاق دیدیا پہر عبدالرحمن مر گئے حضرت عثمان نے انکی بی بی کو ترکہ دلایا باوجود عدت گذرنے کے **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ قَالَ كَانَتْ عِنْدَ جَدِّيْ حَبَّانَ امْرَاَتَانِ هَاشِمِيَّةٌ وَاَنْصَارِيَّةٌ فَطَلَّقَ الْاَنْصَارِيَّةَ وَهِيَ تُرْضِعُ فَمَرَّتْ بِهَا سَنَةٌ ثُمَّ هَلَكَ وَلَمْ تَحِضْ فَقَالَتْ اَنَا اَرِثُهُ لَمْ اَحِضْ فَاخْتَصَمَتَا اِلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَقَضٰى لَهَا بِالْمِيْرَاثِ فَلَامَتِ الْهَاشِمِيَّةُ عُثْمَانَ فَقَالَ هٰذَا عَمَلُ ابْنِ عَمِّكِ هُوَ اَشَارَ عَلَيْنَا بِهٰذَا يَعْنِي عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ **ترجمہ** محمد بن یحیے بن حبان سے روایت ہے کہ میرے دادا حبان بن منقذ پاس دو بیبیان تہین ایک ہاشمی اور ایک انصاری کو اُنہون نے طلاق دی اور وہ دودہ پلایا کرتی تہی ایک برس تک اوسکو حیض نہ آیا بعد اوسکے حبان مر گئے وہ بولی مین ترکہ لونگی کیونکہ مجہے حیض نہین آیا اور میری عدت نہین گذری جب حضرت عثمان پاس یہ مقدمہ پیش ہوا اونہون نے ترکہ دلانیکا حکم کیا ہاشمی عورت حضرت عثمان کو برا کہنے لگی اونہون نے کہا یہ حکم تو تیرے چچا کے بیٹے کا ہے اونہون نے مجہسے ایسا ہی کہا تہا یعنے حضرت علی کا **ف** حضرت علی بہی ہاشمی تہے وہ عورت بہی ہاشمی تہی اوسکے دل خوش کرنے کو حضرت عثمان نے یہ کہدیا کہا مالک نے ابن شہاب کہتے تہے اگر کوئی بیماری مین اپنی عورت کو تین طلاق دیکر مر جاوے تو اوسکو ترکہ ملیگا کہا مالک نے اگر بیماری مین ایسے عورت کو طلاق دے جس سے صحبت نہ کی ہو تو اوسکو آدہا مہر اور ترکہ ملیگا اور عدت لازم نہ آوے گی اور اگر صحبت کی بعد طلاق دے تو پورا مہر اور ترکہ ملے گا بکر اور ثیبہ اس حکم مین برابر ہین **مَا جَاءَ فِي مُتْعَةِ الطَّلَاقِ** طلاق مین متعہ دینے کا بیان

ف متعہ اوسکو کہتے ہین جو خاوند عورت کو طلاق کے وقت سلوک کے طور پر کچہ دیتا ہے ادنی اوسکا یہ ہے کہ ایک جوڑا کپڑا دیوے اور اعلی یہ ہے کہ ایک غلام یا لونڈی دیوے متعہ دینا ہر عورت مطلقہ کو مستحب اور جس عورت کا مہر مقرر نہ ہوا ہو اور قبل صحبت کے خاوند اوسکو طلاق دے دے متعہ دینا واجب ہے **عَنْ** مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ طَلَّقَ امْرَاَةً لَهُ فَمَتَّعَ بِوَلِيْدَةٍ **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا کہ عبدالرحمن بن عوف نے اپنی عورت کو طلاق دی متعہ مین ایک لونڈی دے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ

ف طلاق مین متعہ دینے کا بیان

بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ عَيَّاشٍ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهٗ كَانَ جَالِسًا مَعَ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَعَاصِمِ بْنِ عُمَرَ قَالَ فَجَاءَهُمَا مُحَمَّدُ بْنُ اِيَاسِ بْنِ الْبُكَيْرِ فَقَالَ اِنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ
الْبَادِيَةِ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ ثَلٰثًا قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَمَاذَا تَرَيَانِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ اِنَّ هٰذَا
الْاَمْرَ مَا بَلَغَ لَنَا فِيْهِ قَوْلٌ فَاذْهَبْ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ فَاِنِّيْ تَرَكْتُهُمَا عِنْدَ
عَائِشَةَ فَاسْاَلْهُمَا ثُمَّ ائْتِنَا فَاَخْبِرْنَا فَذَهَبَ فَسَاَلَهُمَا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِاَبِيْ هُرَيْرَةَ اَفْتِهٖ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ
فَقَدْ جَاءَتْكَ مُعْضِلَةٌ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ الْوَاحِدَةُ تُبِيْنُهَا وَالثَّلٰثُ تُحَرِّمُهَا حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ وَ
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِثْلَ ذٰلِكَ **ترجمہ** معاویہ بن ابی عیاش عبداللہ بن زبیر اور عاصم بن عمر کے پاس بیٹھے ہوئے
تھے کہ اتنے مین محمد بن ایاس بن بکیر آئے اور کہا کہ ایک شخص بدوی نے اپنی عورت کو تین طلاق دیے قبل صحبت
کے تمہاری کیا راے ہے عبداللہ بن زبیر نے کہا اس مسئلہ مین ہمین کچھ نہین پہونچا عبداللہ بن عباس اور ابوہریرہ
پاس جاؤ مین اون دونون کو حضرت عائشہ کے پاس چھوڑ کر آیا ہون اور جو وہ کہین اس سے مجھے بھی خبر کرنا محمد
بن ایاس وہان گئے اور ان سے جاکر پوچھا عبداللہ بن عباس نے ابوہریرہ سے کہا تم بتاؤ ایک مشکل مسئلہ
تمہارے پاس آیا ہے ابوہریرہ نے کہا ایک طلاق مین وہ عورت بائن ہوگئی اور تین طلاق مین حرام ہوگئی
جب تک دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے پھر عبداللہ بن عباس نے بھی ایسا ہی کہا کہا مالک نے ہمارے نزدیک
یہی حکم ہے۔ اگر ثیبہ عورت سے کوئی نکاح کرے اور قبل جماع کے اوسے تین طلاق دیدے تو وہ حرام ہوجاویگی
یہان تک کہ دوسرے خاوند سے نکاح کرے **طَلَاقُ الْمَرِيْضِ** بیمار کی طلاق کا بیان **عَنْ** طَلْحَةَ بْنِ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ وَكَانَ اَعْلَمَهُمْ بِذٰلِكَ وَعَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ عَبْدَ
الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ الْبَتَّةَ وَهُوَ مَرِيْضٌ فَوَرَّثَهَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ مِنْهُ بَعْدَ انْقِضَاءِ عِدَّتِهَا
ترجمہ عبدالرحمن بن عوف نے بیماری کی حالت مین اپنی عورت کو تین طلاق دی حضرت عثمان نے عبدالرحمن
کے ترکہ مین سے انکو حصہ دلایا بعد عدت گذرنے کے **ف** خاوند اپنی بیماری مین اس خیال سے کہ عورت کو
ترکہ نہ پہونچے طلاق دیکر مرجاوے تو امام مالک کے نزدیک ہر طرح سے وارث ہوتی ہے اور امام احمد کے نزدیک
جب تک دوسرے شخص سے نکاح نکرے وارث ہوتی ہے اور شافعی کے نزدیک وارث نہین ہوتے اور امام ابوحنیفہ
کے نزدیک اگر عدت کے اندر خاوند مرگیا تو وارث ہوتی ہے ورنہ نہین **عَنْ** الْاَعْرَجِ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ
وَرَّثَ نِسَاءَ ابْنِ مُكْمِلٍ مِنْهُ وَكَانَ طَلَّقَهُنَّ وَهُوَ مَرِيْضٌ **ترجمہ** عبدالرحمن بن ہرمز اعرج سے روایت ہے
حضرت عثمان بن عفان نے ابن مکمل کی عورتون کو ترکہ دلایا اور وہ بیماری مین طلاق دیکر مرگیا تھا۔
ف طلاق سے دو برس کے بعد مرا تو عدت کے بعد حضرت عثمان نے ترکہ دلایا (زرقانی) **عَنْ** رَبِيْعَةَ

بن ابی عبد الرحمن یقول بلغنی ان امرأۃ عبد الرحمن بن عوف سألتہ ان یطلقہا فقال اذا حضت ثم طہرت فآذنینی فلم تحض حتی مرض عبد الرحمن بن عوف فلما طہرت آذنتہ فطلقہا البتۃ او تطلیقۃ لم یکن بقی لہ علیہا من الطلاق غیرہا وعبد الرحمن بن عوف یومئذ مریض فورثہا عثمان بن عفان منہ بعد انقضاء عدتہا **ترجمہ** ربیعہ بن ابی عبد الرحمان کہتے تہے کہ عبد الرحمان بن عوف کی بی بی نے اون سے طلاق مانگی عبد الرحمن نے یہ کہا جب تو حیض سے پاک ہو مجہے خبر کر دینا اوسکو حیض ہی نہ آیا یہانتک کہ عبد الرحمان بیمار ہو گئے اوس وقت حیض سے پاک ہوئی ار عبد الرحمن سے کہا عبد الرحمن نے اسکو تین طلاق دیدی یا آخری طلاق دیدیا پہر عبد الرحمن مر گئے حضرت عثمان نے انکی بی بی کو ترکہ دلایا باوجود عدت گذرنے کے **عن** محمد بن یحیی بن حبان قال کانت عند جدی حبان امرأتان ہاشمیۃ وانصاریۃ فطلق الانصاریۃ وہی ترضع فمرت بہا سنۃ ثم ہلک ولم تحض فقالت انا ارثہ لم احض فاختصما الی عثمان بن عفان فقضی لہا بالمیراث فلامت الہاشمیۃ عثمان فقال ہذا عمل ابن عمک ہو اشار علینا بہذا یعنی علی بن ابی طالب **ترجمہ** محمد بن یحیے بن حبان سے روایت ہی کہ میرے دادا حبان بن منقذ پاس دو بیبیان تہین ایک ہاشمی اور ایک انصاری انصاری کو اونہون نے طلاق دی اور وہ دودہ پلایا کرتی تہی ایک برس تک اوسکو حیض نہ آیا بعد اوسکے حبان مر گئے وہ بولی مین ترکہ لونگی کیونکہ مجہے حیض نہین آیا اور میری عدت نہین گذرے جب حضرت عثمان پاس یہ مقدمہ پیش ہوا اونہون نے ترکہ دلانیکا حکم کیا ہاشمی عورت حضرت عثمان کو برا کہنے لگی اونہون نے کہا یہ حکم تو تیرے چچا کے بیٹے کا ہے اونہون نے مجہسے ایسا ہی کہا تہا یعنے حضرت علی کا **ف** حضرت علی بہی ہاشمی تہے وہ عورت بہی ہاشمی تہی اسکے دل خوش کرنے کو حضرت عثمان نے یہ کہدیا کہا مالک نے ابن شہاب کہتے تہے اگر کوئی بیماری مین اپنی عورت کو تین طلاق دیکر مر جاوے تو اوسکو ترکہ ملیگا کہا مالک نے اگر بیماری مین ایسے عورت کو طلاق دے جس سے صحبت کی ہو تو اوسکو آدہا مہر اور ترکہ ملیگا اور عدت لازم نہ آوے گی اور اگر صحبت کی بعد طلاق دے تو پورا مہر اور ترکہ ملے گا بکر اور ثیبہ اس حکم مین برابر ہین

ماجاء فی متعۃ الطلاق طلاق مین متعہ دینے کا بیان

ف متعہ اوسکو کہتے ہین جو خاوند عورت کو طلاق دے تب سلوک کے طور پر کچہ دیتا ہے ادنی اوسکا یہ ہے کہ ایک جوڑا کپڑا دیوے اور اعلی یہ ہے کہ ایک غلام یا لونڈی دیوے متعہ دینا ہر عورت مطلقہ کو مستحب اور جس عورت کا مہر مقرر نہ ہوا ہو اور قبل صحبت کے خاوند اوسکو طلاق دے دے متعہ دینا واجب ہے **عن** مالک انہ بلغہ ان عبد الرحمن بن عوف طلق امرأۃ لہ فمتع بولیدۃ **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا کہ عبد الرحمن بن عوف نے اپنی عورت کو طلاق دی متعہ مین ایک لونڈی دے **عن** عبد اللہ بن عمر انہ کان یقول

ف طلاق مین متعہ دینے کا بیان

غلام کی طلاق کا بیان

لِكُلِّ مُطَلَّقَةٍ مُتْعَةٌ اِلَّا الَّتِي تُطَلَّقُ وَقَدْ فُرِضَ لَهَا صَدَاقٌ وَلَمْ تُمَسَّ فَحَسْبُهَا نِصْفُ مَا فُرِضَ لَهَا ترجمہ
عبد اللہ بن عمر کہتے تھے ہر مطلقہ کو متعہ ملیگا مگر جس عورت کا مہر مقرر ہو گیا ہو اور قبل صحبت کے اسکو طلاق دیا جاوے
اوسکو آدھا مہر دینا کافی ہے کہا مالک نے ابن شہاب کہتے تھے ہر مطلقہ کو متعہ ملیگا قاسم بن محمد سے بھی مجھے ایسا ہی
پہونچا **ف** کہا مالک نے ہمارے نزدیک متعہ کے کوئی حد نہیں ہے نہ قلیل کی نہ کثیر کی **مَا جَاءَ فِي طَلَاقِ
الْعَبْدِ** غلام کی طلاق کا بیان **عَنْ** سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ نُفَيْعًا مُكَاتَبًا كَانَ لِاُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ عَبْدًا كَانَتْ تَحْتَهُ امْرَاَةٌ حُرَّةٌ فَطَلَّقَهَا اثْنَتَيْنِ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يُرَاجِعَهَا فَاَمَرَهُ
اَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَاْتِيَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَيَسْاَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ فَلَقِيَهُ عِنْدَ الدَّرَجِ اٰخِذًا
بِيَدِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَسَاَلَهُمَا فَابْتَدَرَاهُ جَمِيعًا فَقَالَا حَرُمَتْ عَلَيْكَ حَرُمَتْ عَلَيْكَ **ترجمہ** سلیمان بن
یسار سے روایت ہے کہ نفیع مکاتب تھا حضرت ام سلمہ کا یا غلام تھا اوسکے نکاح میں ایک عورت آزاد تھی اوسکو دو
طلاق دی پھر رجعت کرنا چاہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بیبیون نے اوسکو حکم کیا کہ حضرت عثمان سے جا کر
مسئلہ پوچھے وہ حضرت عثمان سے جا کر ملا درج (ایک مقام کا نام ہے مدینہ میں) وہ حضرت زید بن ثابت کا ہاتھ پکڑے
ہوئے تھے جب اوس نے مسئلہ پوچھا دونون نے کہا وہ عورت تجھپر حرام ہو گئی **ف** کیونکہ غلام کو دو ہی طلاق
کا اختیار ہے جیسے آزاد کو تین طلاق کا **عَنْ** سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ اَنَّ نُفَيْعًا مُكَاتَبًا كَانَ لِاُمِّ سَلَمَةَ
زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ حُرَّةً تَطْلِيقَتَيْنِ فَاسْتَفْتَى عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَقَالَ
حَرُمَتْ عَلَيْكَ **ترجمہ** سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ نفیع جو مکاتب تھا حضرت ام سلمہ کا اوسنے اپنی آزاد
بی بی کو دو طلاق دی پھر حضرت عثمان سے مسئلہ پوچھا اونہون نے کہا حرام ہو گئی تجھپر **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ
ابْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ اَنَّ نُفَيْعًا مُكَاتَبًا كَانَ لِاُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَفْتَى زَيْدَ بْنَ
ثَابِتٍ فَقَالَ اِنِّي طَلَّقْتُ امْرَاَةً حُرَّةً تَطْلِيقَتَيْنِ فَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ حَرُمَتْ عَلَيْكَ **ترجمہ** محمد بن ابراہیم
بن حارث تیمی سے روایت ہے کہ نفیع جو مکاتب تھا حضرت بی بی ام سلمہ کا اوسنے مسئلہ پوچھا زید بن ثابت سے کہ
مینے اپنی عورت کو (آزاد) دو طلاق دی ہین زید بن ثابت نے کہا وہ عورت حرام ہو گئی تیرے اوپر **عَنْ** نَافِعٍ اَنَّ
عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ اِذَا طَلَّقَ الْعَبْدُ امْرَاَتَهُ تَطْلِيقَتَيْنِ فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْهِ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا
غَيْرَهُ حُرَّةً كَانَتْ اَوْ اَمَةً وَعِدَّةُ الْحُرَّةِ ثَلٰثُ حِيَضٍ وَعِدَّةُ الْاَمَةِ حَيْضَتَانِ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے
عبد اللہ بن عمر کہتے تھے جب غلام اپنی عورت کو دو طلاق دے تو وہ اوسپر حرام ہو جاویگی یہانتک کہ دوسرے
خاوند سے نکاح کرے خواہ اوسکی بی بی لونڈی ہو یا آزاد اور آزاد عورت کی عدت تین حیض ہے اور لونڈی
کی عدت دو حیض ہین **عَنْ** نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ مَنْ اَذِنَ لِعَبْدِهِ اَنْ يَنْكِحَ

الطلاق فی ید العبد لیس بید غیرہ من طلاقہ شئ فاما ان یاخذ الرجل امۃ غلامہ او امۃ ولیدتہ فلا جناح علیہ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے عبداللہ بن عمر کہتے تھے جو شخص اپنے غلام کو نکاح کی اجازت دے تو طلاق غلام کی اختیار مین ہوگی نہ اور کسی کے ہاتھ مین البتہ اگر آدمی اپنے غلام کی لونڈی یا لونڈی کی لونڈی چھین کر اوس سے وطی کرے تو درست ہے

ما جاء فی نفقۃ الامۃ اذا طلقت وہی حامل لونڈی حاملہ کو جب طلاق دیجاوے اوسکے نفقہ کا بیان **کہا مالک نے** آزاد شخص یا غلام لونڈی کو طلاق دے یا غلام آزاد بی بی کو طلاق دے اگرچہ وہ حاملہ ہو تو اوسکا نفقہ اوسپر لازم نہ آوے گا جب طلاق بائن ہو جس مین رجعت نہین ہوسکتی **کہا مالک نے** اگر آزاد مرد کسی کی لونڈی سے نکاح کرے اور اس سے بچہ پیدا ہو تو دودہ پلوائی کا خرچ خاوند پر نہ ہوگا بلکہ اوس کی ماں کے مالک پر ہوگا کیونکہ وہ بچہ اسی کا غلام ہے اور اگر غلام کسی کی لونڈی سے نکاح کرے اور اس سے بچہ پیدا ہو تو دودہ پلوائی کا خرچ غلام پر نہ ہوگا کیونکہ غلام کو مولی کا مال صرف کرنا اوس شخص پر جو مولی کے ملک نہین بغیر مولی کی اجازت کے ناجائز ہے

عدۃ التی تفقد زوجہا جس عورت کا خاوند گم ہو جاوے اوسکی عدت کا بیان **عن** سعید بن المسیب ان عمر بن الخطاب قال ایما امراۃ فقدت زوجہا فلم تدر این ہو فانہا تنتظر اربع سنین ثم تعتد اربعۃ اشہر وعشرا ثم تحل **ترجمہ** سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب نے کہا جس عورت کا خاوند گم ہو جاوے اور اسکا پتہ معلوم نہ ہو کہان ہے تو جس روز سے اسکی خبر بند ہوئی ہے چار برس تک عورت انتظار کرے بعد چار برس کے بعد چار مہینے دس دن عدت کرکے اگر چاہے دوسرا نکاح کرے **ف** حضرت عثمان اور حضرت علی سے بھی ایسی ہی روایت ہے بعضون نے کہا کہ صحابہ نے اسپر اجماع کیا اور جمہور علما کا یہی قول ہے مگر ابوحنیفہ کے نزدیک جبتک اوسکے خاوند کے ہم عمر لوگ سب نہ مرجاوین اوس عورت کو دوسرا نکاح کرنا درست نہین **کہا مالک نے** اگر عورت کی عدت گذر گئی اور اس نے دوسرا نکاح کرلیا تو پھر پہلے خاوند کو اختیار نہ رہیگا خواہ دوسرے خاوند نے اوس سے صحبت کی ہو یا نہ کی ہو ہمارے نزدیک یہی حکم ہے **کہا مالک نے** اگر اس عورت کی عدت کے اندر پہلا خاوند آگیا تو وہ اپنی بی بی کا حقدار ہوگا اور مینے لوگون کو پایا انکار کرتے ہوئے اوس شخص کو جو یہ کہتا ہے کہ اگر وہ دوسرا نکاح کرلے بعد اوسکے پہلا خاوند آوے تو حضرت عمر کے نزدیک پہلے خاوند کو اختیار رہے کہ اپنا مہر دوسرے خاوند سے وصول کرلیوے یا بی بی کو لیوے **ف** یعنے یہ روایت غلط ہے حضرت عمر سے اسکی کچھ اصل نہین اور صحیح یہی ہے کہ پہلے خاوند کو کچھ اختیار نہ رہیگا جب وہ عورت دوسرا نکاح کرلے **کہا مالک نے** مجھے حضرت عمر سے پہونچا آپنے فرمایا جس عورت کا خاوند کسی ملک مین چلا گیا ہو وہان سے طلاق کہلا بھیجے بعد اوسکے رجعت کرلے مگر عورت کو رجعت کی خبر نہ ہو

اور وہ دوسرا نکاح کر لے بعد اوسکے پہلا خاوند آوے تو اوسکو کچھ اختیار نہ ہوگا خواہ دوسرے خاوند نے صحبت کی ہو یا نکی ہو کہا مالک نے مجھے یہ روایت اور مفقود کی روایت بہت پسند ہے **مَا جَاءَ فِي الْأَقْرَاءِ وَعِدَّةِ الطَّلَاقِ وَطَلَاقِ الْحَائِضِ** قرء کا اور طلاق کی عدۃ کا اور حائضہ کی طلاق کا بیان

عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ يُمْسِكْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَ بَعْدُ وَإِنْ شَاءَ طَلَّقَ قَبْلَ أَنْ يَمَسَّ فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللّٰهُ أَنْ يُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ ترجمہ نافع سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر نے طلاق دی اپنی عورت کو حیض کیحالت مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین حضرت عمر بن خطاب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا انکو حکم کرو رجعت کر لین پھر رہنے دین یہانتک کہ حیض سے پاک ہو پھر حائضہ ہو پھر حیض سے پاک ہو اب اختیار ہے خواہ رکھے یا طلاق دے اگر طلاق دے تو اوس طہر مین صحبت نہ کرے یہی عدت ہے جس مین حکم دیا اللہ نے طلاق دینے کا **ف** فرمایا اللہ تعالی نے فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ یعنے طلاق دو تم عورتون کو اونکی عدت کیوقت مین یعنے جب طہر شروع ہو تو طلاق دو مطلقہ کے عدت اکثر علما کے نزدیک تین طہر ہین اور کلام اللہ مین تین قروء کی عدت جو مذکور ہے مراد قروء سے طہر ہین اور ابو حنیفہ کے نزدیک تین حیض مراد ہین مگر یہ آیت اور حدیث اونپر حجت ہے جب شروع طہر مین طلاق دیا پھر حیض آیا پھر طہر ہوا اب تیسرا حیض آتے ہی عدت پوری ہوجاویگی کیونکہ تین طہر گذر گئے اور ابو حنیفہ کے نزدیک جب تیسرا حیض گذرے گا اوسوقت عدت ختم ہوگی حیض کی حالت مین طلاق دینا بالاتفاق حرام اور ممنوع ہے

عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا انْتَقَلَتْ حَفْصَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ حِينَ دَخَلَتْ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَتْ صَدَقَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَقَدْ جَادَلَهَا فِي ذٰلِكَ نَاسٌ فَقَالُوا إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ فِي كِتَابِهِ ثَلٰثَةَ قُرُوءٍ فَقَالَتْ عَائِشَةُ صَدَقْتُمْ وَهَلْ تَدْرُونَ مَا الْأَقْرَاءُ إِنَّمَا الْأَقْرَاءُ الْأَطْهَارُ ترجمہ حضرت عائشہ نے اپنی بھتیجی حفصہ بنت عبد الرحمان کو عدت سے اٹھا دیا جب تیسرا حیض شروع ہوا ابن شہاب نے کہا مین نے یہ عمرہ سے بیان کیا عمرہ نے کہا عروہ نے سچ کہا ملکہ حضرت عائشہ سے اسباب مین لوگون نے جھگڑا کیا اور کہا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے مطلقہ عورتین روک رکھین اپنے نفسون کو تین قروء تک اونہون نے کہا سچ کہتے ہو لیکن قروء سے جانتے ہو کیا مراد ہے قروء سے طہر مراد ہین **عَنْ** ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُولُ مَا أَدْرَكْتُ أَحَدًا مِنْ فُقَهَائِنَا إِلَّا وَهُوَ يَقُولُ هٰذَا يُرِيدُ

قُرُوْءٍ ثَلَاثَةٍ ترجمہ ابن شہاب نے کہا میں نے ابوبکر بن عبدالرحمان سے سُنا کہتے تہے میں نے سب فقیہوں کو حضرت عائشہ کی مثل کہتے ہوئے پایا ف یعنے قروء سے طہر مراد ہیں عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ الْاَحْوَصَ هَلَكَ بِالشَّامِ حِيْنَ دَخَلَتِ امْرَاَتُهٗ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ وَكَانَ قَدْ طَلَّقَهَا فَكَتَبَ مُعٰوِيَةُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ اِلٰى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ يَسْاَلُهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَكَتَبَ اِلَيْهِ زَيْدٌ اَنَّهَا اِذَا دَخَلَتْ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ وَبَرِئَ مِنْهَا وَلَا تَرِثُهٗ وَلَا يَرِثُهَا ترجمہ سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ احوص نے اپنی عورت کو طلاق دی دی تھی جب تیسرا حیض اوسکو شروع ہوا احوص مر گئے معاویہ بن ابی سفیان نے زید بن ثابت کو لکہکر بہیجا اسکا کیا حکم ہے زید بن ثابت نے جواب لکہا کہ جب اوسکو تیسرا حیض شروع ہو گیا تو خاوند کو اس سے علاقہ نہ رہا اور نہ اوسکو خاوند سے نہ وہ اوسکی وارث ہوگی نہ وہ اسکا وارث ہوگا عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَسَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ وَابْنِ شِهَابٍ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ اِذَا دَخَلَتِ الْمُطَلَّقَةُ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ فَقَدْ بَانَتْ مِنْ زَوْجِهَا وَلَا مِيْرَاثَ بَيْنَهُمَا وَلَا رَجْعَةَ لَهٗ عَلَيْهَا ترجمہ امام مالک کو پہنچا کہ قاسم بن محمد اور سالم بن عبد اللہ اور ابوبکر بن عبدالرحمن اور سلیمان بن یسار اور ابن شہاب کہتے تہے جب مطلقہ عورت کو تیسرا حیض شروع ہو جاوے تو وہ اپنے خاوند سے بائن ہو جاویگی اور خاوند کو رجعت کا اختیار نہ رہیگا اب ایک کا ترکہ دوسرے کو نہ ملیگا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ فَدَخَلَتْ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ وَبَرِئَ مِنْهَا وَلَا تَرِثُهٗ وَلَا يَرِثُهَا ترجمہ عبد اللہ بن عمر کہتے تہے جب مرد اپنی عورت کو طلاق دے اور تیسرا حیض شروع ہو جاوے تو اس عورت کو خاوند سے علاقہ نہ رہا اور نہ خاوند کو اوس سے نہ وہ اسکا وارث ہوگا اور نہ وہ اوسکی کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہی حکم ہے عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ اَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ كَانَا يَقُوْلَانِ اِذَا طُلِّقَتِ الْمَرْاَةُ فَدَخَلَتْ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ فَقَدْ بَانَتْ مِنْهُ وَحَلَّتْ ترجمہ فضیل بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ قاسم بن محمد اور سالم بن عبد اللہ کہتے تہے جب مطلقہ عورت کو تیسرا حیض شروع ہو جاوے تو وہ اپنے خاوند سے بائن ہو جاویگی اور اسکو دوسرا نکاح کرنا درست ہو جاویگا عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَابْنِ شِهَابٍ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ عِدَّةُ الْمُخْتَلِعَةِ ثَلٰثَةُ قُرُوْءٍ ترجمہ سعید بن المسیب اور ابن شہاب اور سلیمان بن یسار کہتے تہے جو عورت خلع کرے اوس کی عدت تین قروء ہے عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ شِهَابٍ يَقُوْلُ عِدَّةُ الْمُطَلَّقَةِ الْاَقْرَاءُ وَاِنْ تَبَاعَدَتْ ترجمہ ابن شہاب کہتے تہے مطلقہ کی عدت طہروں سے ہوگی اگرچہ بہت دن لگیں عَنْ يَحْيَى بْنِ

الانصار ان امراتہ سالتہ الطلاق فقال لھا اذا حضت فاذنینی فلما حاضت اذنتہ فقال اذا طھرت فاذنینی فلما طھرت اذنتہ فطلقھا ترجمہ ایک انصاری کی بی بی نے اپنے خاوند سے طلاق مانگی اوس نے کہا جب تجھ کو حیض آوے تو مجھے خبر دینا جب حیض آیا اوس نے خبر کی کہا جب پاک ہونا تو مجھے خبر کرنا جب پاک ہوی خبر کی اوسوقت اونہون نے طلاق دیدی کہا مالک نے یہ اچھا سنا **عدۃ المراۃ فی بیتھا اذا طلقت فیہ** جس گہر مین طلاق ہو وہین عدت کرنیکا بیان **عن** یحیی بن سعید عن القاسم بن محمد و سلیمان بن یسار انہ سمعھما یذکران ان یحیی بن سعید بن العاص طلق بنت عبد الرحمن بن الحکم البتۃ فانتقلھا عبد الرحمن بن الحکم فارسلت عائشۃ ام المومنین الی مروان بن الحکم وھو امیر المدینۃ فقالت اتق اللہ واردد المراۃ الی بیتھا فقال مروان فی حدیث سلیمان ان عبد الرحمن غلبنی وقال مروان فی حدیث القاسم اوما بلغک شان فاطمۃ بنت قیس فقالت عائشۃ لا یضرک ان لا تذکر حدیث فاطمۃ فقال مروان ان کان بک الشر فحسبک ما بین ھذین من الشر ترجمہ قاسم بن محمد اور سلیمان بن یسار ذکر کرتے تہے کہ یحیے بن سعید نے طلاق دی عبد الرحمان بن حکم کے بیٹے کو طلاق تہا انکے باپ عبد الرحمان نے اوس مکان سے انکو اوٹھوا منگوایا تو حضرت عائشہ نے مروان کے پاس کہلا بہیجا اور دنون مین وہ حاکم تہا مدینہ کا خدا سے ڈر اور عورت کو اوسی گہر مین پہونچا دے جس گہر مین طلاق ہوی ہے سلیمان کی روایت مین ہے کہ مروان نے کہا عبد الرحمن مجہہ پر غالب ہے مین اوسکو منع نہین کر سکتا اور قاسم کی روایت مین ہے کہ مروان نے کہا حضرت عائشہ سے کیا تم کو فاطمہ بنت قیس کی حدیث یاد نہین **ف** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عدت کے اندر نقل مکان کرنے کی اجازت دی فاطمہ بنت قیس کو اسوجہ سے کہ وہ مکان ایک جنگل مین واقع تہا یا فاطمہ بنت قیس بدزبان تہی لڑائی جہگڑے کا خوف تہا خاوند سے **ف** حضرت عائشہ نے کہا اگر فاطمہ کی حدیث تم یاد نہ کرو تو کچہ ضرر نہین مروان نے کہا اگر تمہارے نزدیک فاطمہ کی نقل مکان کرنیکی یہ وجہ تہی کہ جورو اور خاوند مین لڑائی تہی تو وہ وجہ یہان بہی موجود ہے **ف** حنفی المقدور عورت کو عدۃ اوس مکان مین کرنا چاہیے جہان طلاق ہو یا موت ہو البتہ اگر کوئی عذر پیش آوے جیسے مکان کا اکیلا ہونا یا صاحب مکان کا اوٹہا دینا یا کرایہ مکان پر قادر نہ ہونا یا لڑائی جہگڑا ہونا تو اس مکان سے اوٹہ جانا درست ہے **عن** نافع ان ابنۃ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کانت تحت عبد اللہ بن عمرو بن عثمان بن عفان فطلقھا البتۃ فانتقلت فانکر ذلک علیھا عبد اللہ بن عمر ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ سعید بن زید کی بیٹی عبد اللہ بن عمرو بن عثمان کے نکاح مین تہی اونہون نے اوسکو تین طلاق دی وہ اوس مکان سے اوٹہ گئے

(ف) جس گہر مین طلاق ہو وہین عدت کرنے کا بیان

عبداللہ بن عمر نے روایت ہے عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَاَۃً لَہٗ فِیْ مَسْکَنِ حَفْصَۃَ زَوْجِ
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَانَ طَرِیْقُہٗ اِلَی الْمَسْجِدِ فَکَانَ یَسْلُکُ الطَّرِیْقَ الْاُخْرٰی مِنْ اَدْبَارِ الْبُیُوْتِ
کَرَاھِیَۃَ اَنْ یَّسْتَاْذِنَ عَلَیْہَا حَتّٰی رَاجَعَھَا **ترجمہ** نافع سے روایت ہے عبداللہ بن عمر نے طلاق دی اپنی بی بی
کو حضرت حفصہ کے مکان میں اور راستہ تہا ان کا مسجد کو تو عبداللہ بن عمر دوسرے راستہ سے جاتے
تہے گہرون کے پیچہے سے تاکہ اذن نہ لینا پڑے اوس مطلقہ عورت کے گہر مین جانے کو اون لیکر نہ جائے **عَنْ**
یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ اَنَّ سَعِیْدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ سُئِلَ عَنِ امْرَاَۃٍ طَلَّقَہَا زَوْجُہَا وَھِیَ فِیْ بَیْتٍ بِکِرَاءٍ عَلٰی مَنِ
الْکِرَاءُ قَالَ سَعِیْدٌ عَلٰی زَوْجِہَا قَالَ فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ عِنْدَ زَوْجِہَا قَالَ فَعَلَیْہَا قَالَ فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ عِنْدَھَا
قَالَ فَعَلَی الْاَمِیْرِ **ترجمہ** یحیی بن سعید سے روایت ہے سعید بن المسیب سے سوال ہوا اگر عورت گہر مین کرایہ
سے ہو اور خاوند طلاق دیدے تو عدت تک کرایہ کون دیگا سعید نے کہا خاوند دیگا اوس نے کہا اگر خاوند کو
پاس نہ ہو سعید نے کہا عورت دیگی اوس نے کہا کہ اگر اوس کے پاس بہی نہ ہو سعید نے کہا حاکم **باب مَا جَاءَ**
فِیْ نَفَقَۃِ الْمُطَلَّقَۃِ مطلقہ کے نفقہ کا بیان **عَنْ** فَاطِمَۃَ بِنْتِ قَیْسٍ اَنَّ اَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصٍ طَلَّقَہَا
الْبَتَّۃَ وَھُوَ غَائِبٌ بِالشَّامِ فَاَرْسَلَ اِلَیْہَا وَکِیْلُہٗ بِشَعِیْرٍ فَسَخِطَتْہُ فَقَالَ وَاللّٰہِ مَا لَکِ عَلَیْنَا
مِنْ شَیْءٍ فَجَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَتْ ذٰلِکَ لَہٗ فَقَالَ لَیْسَ لَکِ عَلَیْہِ نَفَقَۃٌ
وَاَمَرَھَا اَنْ تَعْتَدَّ فِیْ بَیْتِ اُمِّ شَرِیْکٍ ثُمَّ قَالَ تِلْکَ امْرَاَۃٌ یَغْشَاھَا اَصْحَابِیْ اعْتَدِّیْ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰہِ
ابْنِ اُمِّ مَکْتُوْمٍ فَاِنَّہٗ رَجُلٌ اَعْمٰی تَضَعِیْنَ ثِیَابَکِ فَاِذَا حَلَلْتِ فَاٰذِنِیْنِیْ قَالَتْ فَلَمَّا حَلَلْتُ ذَکَرْتُ
لَہٗ اَنَّ مُعَاوِیَۃَ بْنَ اَبِیْ سُفْیَانَ وَاَبَا جَھْمِ بْنَ ھِشَامٍ خَطَبَانِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اَمَّا اَبُوْ جَھْمٍ فَلَا یَضَعُ عَصَاہُ عَنْ عَاتِقِہٖ وَاَمَّا مُعَاوِیَۃُ فَصُعْلُوْکٌ لَا مَالَ لَہٗ اِنْکِحِیْ اُسَامَۃَ بْنَ
زَیْدٍ قَالَتْ فَکَرِھْتُہٗ ثُمَّ قَالَ اِنْکِحِیْ اُسَامَۃَ بْنَ زَیْدٍ فَنَکَحْتُہٗ فَجَعَلَ اللّٰہُ فِیْہِ خَیْرًا وَاغْتَبَطْتُ بِہٖ
ترجمہ فاطمہ بنت قیس کو طلاق دی ابوعمرو بن حفص نے طلاق بتہ اور وہ شام مین تہے اونہون نے اپنے
وکیل کو جو دیکر بہیجا فاطمہ بنت قیس خفا ہوئین وکیل بولا تمہارا کچہ دینا نہین آتا فاطمہ خفا ہوکر آن حضرت صلے
اللہ علیہ وسلم کے پاس آئین آپ نے فرمایا بیشک تیرا خرچ خاوند پر نہین ہے **ف** کیونکہ جب عورت کو تین طلاق
ہوئی ہون اور وہ حاملہ نہ ہو اوسکا نفقہ عدت کا خاوند پر نہین ہے اور ابوحنیفہ کے نزدیک ہے **ت** اور تو
عدت کر ام شریک کے گہر مین پہر آپ نے فرمایا ام شریک کے یہان رات دن میرے اصحاب آیا جایا کرتے ہین عبداللہ
بن ام مکتوم کے گہر مین تو عدت کر کیونکہ وہ اندہا ہے تو اگر اپنے کپڑے اوتار یگی تو بہی کچہ قباحت نہین جب
تیری عدت گذر جاوے تو مجہے کہنا فاطمہ بنت قیس نے کہا جب میری عدت گذر گئی تو مین نے حضرت سے کہا

کہ معاویہ بن ابی سفیان اور ابو جہم بن ہشام دونون نے مجھ پر پیام دیا ہے آپنے فرمایا ابو جہم تو اپنی لکڑی کبھی ہاتھ
سے رکھتا ہی نہین **ف** یعنے عورتون کو اکثر مار اکرتا ہے **ت** اور معاویہ مفلس ہین اونکے پاس مال نہین
تو اسامہ بن زید سے نکاح کر مینے اسامہ کو ناپسند کیا آپنے پہر فرمایا تو اسامہ سے نکاح کر فاطمہ نے کہا مینے اسامہ سے
نکاح کر لیا اللہ نے اوس مین برکت دی اور لوگ رشک کرنے لگے **عَنْ** ابْنِ شِہَابٍ یَقُولُ الْمَبْتُوتَۃُ لَا تَخْرُجُ مِنْ
بَیْتِہَا حَتّٰی تَحِلَّ وَلَیْسَتْ لَہَا نَفَقَۃٌ اِلَّا اَنْ تَکُوْنَ حَامِلًا فَیُنْفَقُ عَلَیْہَا حَتّٰی تَضَعَ حَمْلَہَا **ترجمہ** ابن شہاب
کہتے تہے جس عورت کو تین طلاق ہوئے ہون وہ اپنے گہر سے نہ نکلے یہانتک کہ عدت سے فارغ ہو اور اسکو نفقہ نہ
ملیگا مگر جس صورت مین حاملہ ہو تو وضع حمل تک ملیگا کہا مالک نے ہمارے نزدیک بہی یہی حکم ہے **عِدَّۃُ الْاَمَۃِ
مِنْ طَلَاقِ زَوْجِہَا** لونڈی کی عدت کا بیان کہا مالک نے اگر لونڈی کو غلام طلاق دے پہر وہ لونڈی آزاد
ہوجاوے تو اوسکی عدت لونڈی کی سی ہے گی اور غلام کو رجعت کا حق باقی رہیگا نہ یہ کہا مالک نے ایسا ہی اگر غلام کو طلاق دیکر پہر آزاد ہوجاوے تو غلام ہی کی سی عدت ہوگی کہا مالک نے
آزاد شخص کو لونڈی پر تین طلاق کا اختیار ہے مگر عدت لونڈی کی دو حیض ہین اور غلام کو آزاد عورت پر دو
طلاق کا اختیار ہے مگر عدت اوسکی تین طہر ہین **کہا** مالک نے اگر لونڈی کسی کے نکاح مین ہو پہر خاوند اوسکو خرید
کرلے اور آزاد کردے تو دو حیض سے عدت کرے اگر بعد خریدنے کے اس سے صحبت نہ کی ہو ورنہ ایک حیض سے
استبرا کافی ہے **جَامِعُ عِدَّۃِ الطَّلَاقِ** عدۃ کے بیان مین مختلف حدیثین **عَنْ** یَزِیْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ
بْنِ قُسَیْطٍ اللَّیْثِیِّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّہٗ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَیُّمَا امْرَاَۃٍ طُلِّقَتْ فَحَاضَتْ حَیْضَۃً
اَوْ حَیْضَتَانِ ثُمَّ رُفِعَتْہَا حَیْضَتُہَا فَاِنَّہَا تَنْتَظِرُ تِسْعَۃَ اَشْہُرٍ فَاِنْ بَانَ بِہَا حَمْلٌ فَذٰلِکَ وَاِلَّا اعْتَدَّتْ
بَعْدَ التِّسْعَۃِ الْاَشْہُرِ ثَلٰثَۃَ اَشْہُرٍ ثُمَّ حَلَّتْ **ترجمہ** سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا جس عورت
کو طلاق ہو پہر ایک یا دو حیض کے بعد اوسکا حیض بند ہوجاوے تو وہ نو مہینے تک انتظار کرے اگر حمل معلوم
ہو تو بہتر ورنہ پہر تین مہینے عدۃ کرکے دوسرا نکاح کرلے **عَنْ** سَعِیْدِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ الطَّلَاقُ
لِلرِّجَالِ وَالْعِدَّۃُ لِلنِّسَاءِ **ترجمہ** سعید بن المسیب کہتے تہے کہ طلاق مردون کے لحاظ سے ہے اور عدۃ عورتون
کے **ف** یعنے اگر مرد آزاد ہو تو تین طلاق کا مالک ہے اگر غلام ہو تو دو طلاق کا چاہے عورت آزاد ہو یا لونڈی
اسیطرح آزاد عورت کی عدت تین طہر ہین اور لونڈی کے دو حیض اگرچہ مرد غلام ہو یا آزاد **عَنْ** سَعِیْدِ بْنِ
الْمُسَیَّبِ اَنَّہٗ قَالَ عِدَّۃُ الْمُسْتَحَاضَۃِ سَنَۃٌ **ترجمہ** سعید بن المسیب نے کہا عورت مستحاضہ کی عدت
ایک برس تک ہے **ف** مستحاضہ اوس عورت کو کہتے ہین جسکا خون ہمیشہ جاری رہے کبھی بند نہ ہو **کہا**
مالک نے ہمارے نزدیک حکم ہے کہ عورت مطلقہ کا اگر حیض بند ہوجاوے تو وہ نو مہینے تک انتظار کرے
اگر جبتک بہی حیض نہ آوے تین مہینے عدۃ کرے اگر تین مہینے پورے ہونے سے پہلے حیض آنے لگے

لونڈی کی عدت کا بیان

عدت کے بیان مین مختلف حدیثین

توبہر عدۃ حیض سے شروع کرے اگر پہر نو مہینے تک حیض نہ آوے پہر تین مہینے عدۃ کرے اگر ان تین مہینے کے اندر پہر حیض آجاوے پہر حیض سے عدۃ شروع کرے پہر اگر نو مہینے تک حیض نہ آوے تین مہینے عدۃ کرے اگر پہر ان تین مہینون مین حیض آجاوے تو اب عدۃ حیضون سے پوری ہوگئی اور جو حیض نہ آوے تو تین مہینے عدت کرکے دوسرا نکاح کرلے اس تین برس کی عدۃ مین خاوند کو اختیار ہے اگر چاہے رجعت کرلے مگر جب تین طلاق دیچکا ہو **کہا** مالک نے اگر مرد اپنی عورت کو طلاق دے جب عدت گذرنے لگے رجعت کرے پہر طلاق دیدے اور صحبت نہ کرے تو عورت کو نئے سرے سے عدت کرنی ہوگی پہلے دنون کا شمار نہ ہوگا مگر خاوند گنہگار ہوگا اگر اوس نے تکلیف دینی کی نیت کی ہو **ف** پہلے لوگ اپنی عورتون کو طلاق دیا کرتے جب عدۃ گذرنے لگتی پہر رجعت کرلیتے اس خیال سے کہ عورت کو تکلیف ہو اللہ جل جلالہ نے اس سے منع کیا اور فرمایا جب تم طلاق دو عورتون کو اور عدۃ اون کی گذرنے پر ہو تو رکہہ لو انکو موافق دستور کے یا رخصت کردو اون کو موافق دستور کے اور مت روک رکہو انکو تکلیف دینے کے لیے تاکہ ظلم کرو تم الی آخرہ **کہا** مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ اگر عورت مسلمان ہوجاوے اور خاوند کافر ہو پہر خاوند بھی مسلمان ہو عدت کے اندر تو وہ عورت اوسی کی رہے گی اگر عدت گذرجاوے پہر کچہ عورت سے علاقہ نہ رہے گا البتہ نکاح کرسکتا ہے پہر تین طلاق کا مالک ہوگا کیونکہ عورت کے مسلمان ہونے سے طلاق نہین پڑی بلکہ نکاح فسخ ہوگیا تہا

مَا جَاءَ فِي الْحَكَمَيْنِ حکم کے بیان مین (پنچونکا بیان)

عَنْ مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ قَالَ فِي الْحَكَمَيْنِ الَّذَيْنِ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوا حَكَمًا مِنْ اَهْلِهِ وَحَكَمًا مِنْ اَهْلِهَا اِنْ يُرِيدَا اِصْلَاحًا يُوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيمًا خَبِيرًا اِنَّ اِلَيْهِمَا الْفُرْقَةَ بَيْنَهُمَا وَالْاِجْتِمَاعَ **ترجمہ** حضرت علی نے فرمایا اللہ جل جلالہ نے جو فرمایا اگر تم کو خوف ہو خاوند اور جورو کی آپس مین لڑائی کا تو ایک حکم (پنچ) مقرر کرو خاوند والون مین سے اور ایک حکم جورو والون مین سے اگر وہ بہلائی چاہین گے اللہ بہی اوسکی توفیق دیگا بیشک اللہ جانتا خبردار ہے۔ ان حکمون کو اختیار ہے کہ خاوند اور جورو مین تفریق کردین یا ملاپ کردین **کہا** مالک نے مینے یہ اچہا سنا کہ حکمون کا قول تفریق اور ملاپ مین معتبر اور نافذ ہے **ف** خواہ خاوند اور جورو کے اذن سے حکم ہوئے ہون یا بلا اذن اور بعضون کے نزدیک ملاپ مین اونکا قول نافذ ہے تفریق بغیر خاوند کے طلاق دی ہوئی نہین ہوسکتی البتہ اگر خاوند نے حکم کو طلاق کا اختیار دیدیا ہو تو طلاق نافذ ہوجاویگی

يَمِينُ الرَّجُلِ بِطَلَاقِ مَا لَمْ يَنْكِحْ جس عورت سے نکاح نہ کیا ہو اوسکی طلاق پر قسم کہانے کا بیان

عَنْ مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَالْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَابْنَ شِهَابٍ

وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ كَانُوا يَقُولُونَ إِذَا حَلَفَ الرَّجُلُ بِطَلَاقِ امْرَأَةٍ قَبْلَ أَنْ يَنْكِحَهَا ثُمَّ أَثِمَ إِنَّ ذَلِكَ لَازِمٌ
لَهُ إِذَا نَكَحَهَا ترجمہ حضرت عمر بن خطاب سے عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن مسعود اور سالم بن عبداللہ اور قاسم بن محمد
اور ابن شہاب اور سلیمان بن یسار کہتے تھے جو کوئی شخص قسم کہاوے کسی عورت کی طلاق پر قبل نکاح کے
پہر بعد نکاح کے وہ قسم ٹوٹے تو طلاق پڑجاویگی ف مثلا یہہ کہے اگر میں اس عورت سے نکاح کرون تو اسپر طلاق ہے
پہر اوس سے نکاح کیا تو طلاق پڑجاویگی مالک اور ابوحنیفہ کے نزدیک اور احمد اور شافعی اور جمہور علما کے نزدیک
نہین پڑے گی عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ كَانَ يَقُولُ فِيمَنْ قَالَ كُلُّ امْرَأَةٍ أَنْكِحُهَا
فَهِيَ طَالِقٌ أَنَّهُ إِذَا لَمْ يُسَمِّ قَبِيلَةً أَوِ امْرَأَةً بِعَيْنِهَا فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ ترجمہ عبداللہ بن مسعود کہتے تھے جو شخص
کہے میں جس عورت سے نکاح کرون اوس عورت پر طلاق ہے اور کسی قبیلہ خاص اور عورت معین کا ذکر نہین
کیا تو یہہ کلام لغو ہوجاوے گا ف امام اعظم کے نزدیک لغو نہ ہوگا بلکہ جس عورت سے نکاح کرے گا اوسپر طلاق
پڑجاویگی مگر ایک طلاق پڑے گی اوسکے بعد رجعت کرسکتا ہے البتہ اگر یہہ کہدے میں جس عورت سے نکاح
کرون اوسپر تین طلاق ہین تو رجعت نہ کرسکے گا اور سوای لونڈی خریدنے کے کسی عورت سے نکاح نہ کر نہین
سکتا کہا مالک نے میں نے یہہ اچہا سنا کہا مالک نے جو شخص اپنی عورت سے کہے اگر مین فلانا کام نہ کرون تو تجہہ
طلاق ہے اور جس عورت سے نکاح کرون اوسپر طلاق ہے اور مال اسکا اللہ کی راہ مین صدقہ ہے پہر اوسکام
کو نہ کیا تو اوسکے عورت پر طلاق پڑجاویگی مگر یہہ جو کہا کہ جس عورت سے نکاح کرون اوسپر طلاق ہے اگر کسی
عورت معین یا قبیلہ معین کا نام نہ لیا تو لغو ہوجاوے گی اور مال مین سے تہائی صدقہ دینا ہوگا أَجَلُ الَّذِي
لَا يَمَسُّ امْرَأَتَهُ جو شخص اپنی عورت سے جماع نہ کرسکے اوسکو مہلت دینے کا بیان عَنْ سَعِيدِ بْنِ
الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مَنْ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَمَسَّهَا فَإِنَّهُ يُضْرَبُ لَهُ أَجَلُ سَنَةٍ فَإِنْ
مَسَّهَا وَإِلَّا فُرِّقَ بَيْنَهُمَا ترجمہ سعید بن المسیب کہتے تہے جو شخص نکاح کرے کسی عورت سے پہر اس سے جماع نکر سکے
اوسکو ایک برس کی مہلت دیجاوے اس عرصہ مین اگر جماع کرے گا تو بہتر نہین تو تفریق کردیجاویگی عَنْ
مَالِكٍ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ شِهَابٍ مَتَى يُضْرَبُ لَهُ الْأَجَلُ أَمِنْ يَوْمِ يَبْنِي بِهَا أَمْ مِنْ يَوْمِ تُرَافِعُهُ فَقَالَ
بَلْ مِنْ يَوْمِ تُرَافِعُهُ إِلَى السُّلْطَانِ ترجمہ امام مالک نے ابن شہاب سے پوچہا کہ کب سے ایک برس کی مہلت دی
جاویگی جس روز سے خلوت ہوئی یا جس روز سے مقدمہ پیش ہوا حاکم کے سامنے اونہون نے کہا جس روز سے
مقدمہ پیش ہوا اوس روز سے مہلت دیجاویگی کہا مالک نے جو شخص اپنی عورت سے جماع کرچکا پہر کسیوجہ سے
عاجز ہوگیا اوسکو مہلت دینے کی ضرورت نہین نہ تفریق ہوگی جَامِعُ الطَّلَاقِ طلاق کی مختلف
حدیثون کا بیان عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

ف جو شخص اپنی عورت سے جماع نہ کرسکے اسکو مہلت دینے کا بیان

ف طلاق کی مختلف حدیثون کا بیان

رَجُلٍ مِنْ ثَقِيفٍ اَسْلَمَ وَعِنْدَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ حِينَ اَسْلَمَ الثَّقَفِيُّ اَمْسِكْ مِنْهُنَّ اَرْبَعًا وَفَارِقْ سَائِرَهُنَّ ترجمہ
ابن شہاب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص ثقفی کو فرمایا جو مسلمان ہوا تھا اور اسکی دس بیبیاں
تھیں چار رکھ لے باقی کو چھوڑ دے **عن** ابن شہاب انہ قال سمعت سعید بن المسیب وحمید بن
عبد الرحمن بن عوف وعبید اللہ بن عبد اللہ ابن عتبۃ بن مسعود وسلیمان بن یسار کلہم
یقول سمعت ابا ہریرۃ یقول سمعت عمر بن الخطاب یقول ایما امراۃ طلقہا زوجہا تطلیقۃ او
تطلیقتین ثم ترکہا حتی تحل وتنکح زوجا غیرہ فیموت عنہا او یطلقہا ثم ینکحہا زوجہا الاول فانہا
تکون عندہ علی ما بقی من طلاقہا **ترجمہ** ابن شہاب نے کہا میں نے سنا سعید بن المسیب اور حمید بن عبد الرحمان
بن عوف اور عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود اور سلیمان بن یسار سے سب کہتے تھے کہ ہم نے سنا ابوہریرہ سے
کہتے تھے سنا میں نے حضرت عمر سے کہتے تھے جس عورت کو خاوند اوسکا ایک طلاق یا دو طلاق دے پھر چھوڑ دے
یہانتک کہ عدۃ اوسکی گذر جاوے اور دوسرے خاوند سے نکاح کرے پھر وہ دوسرا خاوند مرجاوے یا طلاق دیوے
پھر اوس سے پہلا خاوند نکاح کرے تو اوسکو ایک طلاق کا اختیار رہیگا **ف** اور ابو حنیفہ کے نزدیک پھر نئے
سرے سے تین طلاق کا اختیار ہوگا کہا مالک نے ہمارے نزدیک اسمین کچھ اختلاف نہیں ہے **عن** ثابت
الاحنف انہ تزوج ام ولد لعبد الرحمن بن زید بن الخطاب قال فدعانی عبد اللہ بن
عبد الرحمن بن زید بن الخطاب فجئتہ فدخلت علیہ فاذا سیاط موضوعۃ واذا قیدان
من حدید وعبدان لہ قد اجلسہما فقال لی طلقہا والا والذی یحلف بہ فعلت بک کذا
کذا قال فقلت ہی الطلاق الفا قال فخرجت من عندہ فادرکت عبد اللہ بن عمر بطریق مکۃ
فاخبرتہ بالذی کان من شانی فتغیظ عبد اللہ بن عمر وقال لیس ذلک بطلاق وانہا لم تحرم
علیک فارجع الی اہلک قال فلم تقررنی نفسی حتی اتیت عبد اللہ بن الزبیر وہو یومئذ بمکۃ
امیر علیہا فاخبرتہ بالذی کان من شانی وبالذی قال لی عبد اللہ بن عمر فقال لی عبد اللہ
بن الزبیر لم تحرم علیک فارجع الی اہلک وکتب الی جابر بن الاسود الزہری وہو امیر
المدینۃ یامرہ ان یعاقب عبد اللہ بن عبد الرحمن وان یخلی بینی وبین اہلی قال فقدمت
المدینۃ فجہزت صفیۃ امراۃ عبد اللہ بن عمر امراتی حتی ادخلتہا علی بعلم عبد اللہ بن عمر
ثم دعوت عبد اللہ بن عمر یوم عرسی لولیمتی فجاءنی **ترجمہ** ثابت احنف نے نکاح کیا عبد الرحمن
بن زید بن خطاب کی ام ولد سے انکو بلایا عبد اللہ نے جو بیٹے تھے عبد الرحمان بن زید بن خطاب کے ثابت نے
کہا میں انکے پاس گیا دیکھا تو کوڑے رکھے ہوئے ہیں اور دو بیڑیاں لوہے کی رکھی ہوئی ہیں اور دو غلام

تہی حالت مین عبداللہ نے مجہ سے کہا تو طلاق دیدے اوس ام ولد کو نہین تو مین تیرے ساتہہ ایسا ایسا کرونگا
ف یعنے سخت سزا دونگا اور مارونگا ف مین نے کہا ایسا ہے تو مینے ہزار طلاق اوسکو دیے
جب مین انکے پاس سے نکلا تو مکہ کی راستہ مین عبداللہ بن عمر مجہ کو ملے مینے اون سے ذکر کیا وہ غصے
ہوے اور کہا یہ طلاق نہین ہے اور وہ ام ولد تیرے اوپر حرام نہین ہے تو جا اپنے گہر مین ثابت کہ مجہکو
تسکین نہ ہوئی یہانتک کہ مین مکہ مین عبداللہ بن زبیر کے پاس آیا اور وہ حاکم تہے ان دنون مین مکہ کے مین نے
اون سے یہ قصہ بیان کیا اور عبداللہ بن عمر نے جو کہا تہا وہ بہی ذکر کیا عبداللہ بن زبیر نے کہا بیشک وہ عورت
تجہ پر حرام نہین ہوئی تو اپنی بی بی پاس جا اور جابر بن اسود زہری جو حاکم تہے مدینہ کے اونکو لکہا کہ عبداللہ
بن عبدالرحمن کو سزا دو اور اون کی بی بی کو انکے حوالے کردو ثابت کہتے ہین مین مدینہ مین آیا تو عبداللہ بن
عمر کی بی بی صفیہ نے میری عورت کو بنا سنوار کر میرے پاس بہیجا عبداللہ بن عمر کی اطلاع سے پہر مینے ولیمے
کی دعوت کی اور عبداللہ بن عمر کو بلایا وہ دعوت مین آئے ف مالک اور شافعی اور احمد اور جمہور علماء
کا مذہب یہی ہے کہ زبردستی سے طلاق نہین پڑتی اور ابوحنیفہ کے نزدیک پڑجاتی ہے **عن** عَبْدِ اللهِ
ابْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قَرَءَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِقُبُلِ عِدَّتِهِنَّ
ترجمہ عبداللہ بن دینار نے کہا مینے عبداللہ بن عمر کو سنا یون پڑہتے تہے یا ایہا النبی اذا طلقتم النساء فطلقوہن
لقبل عدتہن اے نبی جب تم طلاق دو اپنی عورتون کو تو طلاق دو انکو انکی عدت کے استقبال مین کہا اسکا
مطلب یہ ہے کہ ہر طہر مین ایک طلاق دے **عن** عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ
إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثُمَّ ارْتَجَعَهَا قَبْلَ أَنْ تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا كَانَ ذَلِكَ لَهُ وَإِنْ طَلَّقَهَا أَلْفَ مَرَّةٍ فَعَمَدَ
رَجُلٌ إِلَى امْرَأَتِهِ فَطَلَّقَهَا حَتَّى إِذَا شَارَفَتِ انْقِضَاءَ عِدَّتِهَا رَاجَعَهَا ثُمَّ طَلَّقَهَا ثُمَّ قَالَ وَاللهِ لَا آوِيكِ
إِلَيَّ وَلَا تَحِلِّينَ أَبَدًا فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ فَاسْتَقْبَلَ
النَّاسُ الطَّلَاقَ جَدِيدًا مِنْ يَوْمَئِذٍ مَنْ كَانَ مِنْهُمْ طَلَّقَ أَوْ لَمْ يُطَلِّقْ ترجمہ عروہ بن زبیر کہتے تہے
پہلے یہ دستور تہا کہ مرد اپنی عورت کو طلاق دیتا جب عدت گذرنے لگتی رجعت کر لیتا ایسا ہی ہمیشہ کیا
کرتا اگرچہ ہزار مرتبہ طلاق دے ایک شخص نے اپنی عورت کے ساتہہ ایسا ہی کیا اوسکو طلاق دی جب عدت گزرنے
لگے رجعت کرلے پہر طلاق دی اور کہا قسم خدا کی نہ مین تجہے اپنے ساتہہ ملاؤن گا نہ اور کسی سے ملنے دونگا جب
اللہ تعالی نے یہ آیت اوتاری طلاق دو بار ہے پہر یا تو رکہہ لے موافق دستور کے یا رخصت کرے موافق دستور
کے اوس دن سے لوگون نے نئے سرے سے طلاق شروع کی جنہون نے طلاق دی تہی اور جنہون نے نہ دی تہی
سب نے **عن** ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدِّيلِيِّ أَنَّ الرَّجُلَ كَانَ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثُمَّ يُرَاجِعُهَا وَلَا حَاجَةَ لَهُ بِهَا وَلَا يُرِيدُ

إِمْسَاكُهَا كَيْمَا يُطَوِّلَ بِذَٰلِكَ عَلَيْهَا الْعِدَّةَ لِيُضَارَّهَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى وَلَا تُمْسِكُوهُنَّ ضِرَارًا لِتَعْتَدُوا وَمَنْ يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ يَعِظُهُمُ اللَّهُ بِذَٰلِكَ ترجمہ ثور بن زید دیلی سے روایت ہی کہ اگلو زمانہ مین لوگ طلاق دیتے تہے اپنی عورتون کو پہر رجعت کر لیتے تہے اور انکے رکہنے کی نیت نہ ہوتی تہی تاکہ عدۃ اون کی بڑہجاوے اور انکو ضرر پہونچے تب اللہ تعالی نے یہ آیت اوتاری مت روک رکہو عورتون کو ضرر پہونچانے کے لیے جو ایسا کریگا اوس نے اپنے نفس پر ظلم کیا یہ نصیحت کرتا ہے پروردگار لوگون کو **عن** مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ سُئِلَا عَنْ طَلَاقِ السَّكْرَانِ فَقَالَا إِذَا طَلَّقَ السَّكْرَانُ جَازَ طَلَاقُهُ وَإِنْ قَتَلَ قُتِلَ ترجمہ سعید بن المسیب اور سلیمان بن یسار سے سوال ہوا کہ جو شخص نشے مین مست ہو اور طلاق دیوے اوسکا کیا حکم ہے دونون نے کہا کہ طلاق پڑجاوے گی اور اگر وہ نشے مین کسی کو مار ڈالے گا مارا جاویگا کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہی حکم ہے **عن** مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ كَانَ يَقُولُ إِذَا لَمْ يَجِدِ الرَّجُلُ مَا يُنْفِقُ عَلَى امْرَأَتِهِ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا ترجمہ سعید بن المسیب کہتے تہے جب خاوند جورو کو نان ونفقہ نہ دے سکے تو تفریق کردیجاوے گی کہا مالک نے مینے اپنے شہر کے عالمون کو اسی پر پایا **ف** شافعی کا بہی یہی قول ہے مگر ابو حنیفہ کے نزدیک تفریق نہ ہوگی بلکہ جورو کو حکم دیا جاوے گا کہ خاوند کی نام سے قرض لیکر کہاوے

عِدَّةُ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا إِذَا كَانَتْ حَامِلًا

جب حاملہ عورت کا خاوند مرجاوے اوسکی عدت کا بیان **عن** أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَٰنِ أَنَّهُ سُئِلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ وَأَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ الْمَرْأَةِ الْحَامِلِ يُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ آخِرُ الْأَجَلَيْنِ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا وَلَدَتْ فَقَدْ حَلَّتْ فَدَخَلَ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَٰنِ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهَا عَنْ ذَٰلِكَ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَلَدَتْ سُبَيْعَةُ الْأَسْلَمِيَّةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِنِصْفِ شَهْرٍ فَخَطَبَهَا رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا شَابٌّ وَالْآخَرُ كَهْلٌ فَحَطَّتْ إِلَى الشَّابِّ فَقَالَ الْكَهْلُ لَمْ تَحْلِلْ بَعْدُ وَكَانَ أَهْلُهَا غُيَّبًا وَرَجَا إِذَا جَاءَ أَهْلُهَا أَنْ يُؤْثِرُوهُ بِهَا فَجَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ لَهُ ذَٰلِكَ فَقَالَ قَدْ حَلَلْتِ فَانْكِحِي مَنْ شِئْتِ ترجمہ ابی سلمہ بن عبد الرحمان سے روایت ہی کہ عبد اللہ بن عباس اور ابو ہریرہ سے سوال ہوا کہ حاملہ عورت کا خاوند اگر مرجاوے تو وہ کس حساب سے عدت کرے **ف** یعنے چار مہینے دس دن تک عدت کرے یا وضع حمل تک انتظار کرے **ت** ابن عباس نے کہا کہ دونون عدتون مین سے جو عدت دور ہو اوسکو اختیار کرے **ف** یعنے اگر وضع حمل کے ایام قریب ہو اور چار مہینے دس دن گذرنے مین عرصہ ہو تو چار مہینے دس دن اختیار کرے اگر وضع حمل مین چار مہینے دس دن سے بہی زیادہ دیر ہو تو وضع حمل تک انتظار کرے **ت** اور ابو ہریرہ نے کہا وضع حمل تک انتظار کرے پہر ابو سلمہ

حب حاملہ عورت کا خاوند مرجاوے اوسکی عدت کا بیان

حضرت ام سلمہ پاس گئی اور سارا حال کہکر پوچھا اونہون نے کہا کہ سبیعہ اسلمیہ اپنے خاوند کے مرنے کے بعد پندرہ دن جنی
پہر دو شخصون نے اوسکو پیام بہیجا ایک جوان تہا اور دوسرا ادہیڑ وہ جوان کی طرف مائل ہوئی ادہیڑ نے کہا
تیری عدت ہی ابہی نہین گذری اوسکا خیال یہ ہے کہ اوسکے عزیز وہان نہ تہے جب وہ آوین گے تو شاید اس عورت کو
میری طرف مائل کردین پہر سبیعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور یہ حال بیان کیا آپ نے فرمایا
تیری عدت گذرگئی تو جس سے چاہے نکاح کرے عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ سُئِلَ عَنِ الْمَرْاَۃِ یُتَوَفّٰی
عَنْھَا زَوْجُھَا وَھِیَ حَامِلٌ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ اِذَا وَضَعَتْ حَمْلَھَا فَقَدْ حَلَّتْ فَاَخْبَرَہٗ رَجُلٌ
مِنَ الْاَنْصَارِ کَانَ عِنْدَہٗ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لَوْ وَضَعَتْ وَزَوْجُھَا عَلٰی سَرِیْرِہٖ لَمْ یُدْفَنْ بَعْدُ
لَحَلَّتْ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے سوال ہوا کہ اگر عورت حاملہ کا خاوند مرجاوے تو اوسکی عدت کیا ہے عبداللہ
بن عمر نے کہا جب وہ جنے اوسکی عدت پوری ہوگئی اتنے مین ایک شخص انصاری نے کہا کہ حضرت عمر بن
الخطاب نے فرمایا اگر خاوند کا جنازہ تخت پر رکہا ہو اور اسکی عورت جنے تو اوسکی عدت گذرجاویگی عَنِ
الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَۃَ اَنَّ سُبَیْعَۃَ الْاَسْلَمِیَّۃَ نُفِسَتْ بَعْدَ وَفَاۃِ زَوْجِھَا بِلَیَالٍ فَقَالَ لَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ حَلَلْتِ فَانْکِحِیْ مَنْ شِئْتِ ترجمہ مسور بن مخرمہ سے روایت ہے کہ سبیعہ اسلمیہ اپنے خاوند
کے مرنے کے بعد چند روز جنی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا اب تیری عدت گذرگئی جس
سے چاہے نکاح کرے عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عَبَّاسٍ وَاَبَا سَلَمَۃَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
بْنِ عَوْفٍ اخْتَلَفَا فِی الْمَرْاَۃِ تُنْفَسُ بَعْدَ وَفَاۃِ زَوْجِھَا بِلَیَالٍ فَقَالَ اَبُوْ سَلَمَۃَ اِذَا وَضَعَتْ مَا فِیْ
بَطْنِھَا فَقَدْ حَلَّتْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اٰخِرُ الْاَجَلَیْنِ فَجَاءَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ فَقَالَ اَنَا مَعَ ابْنِ اَخِیْ یَعْنِیْ
اَبَا سَلَمَۃَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَبَعَثُوْا کُرَیْبًا مَوْلٰی عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ اِلٰی اُمِّ سَلَمَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْاَلُھَا عَنْ ذٰلِکَ فَجَاءَھُمْ فَاَخْبَرَھُمْ اَنَّھَا قَالَتْ وَلَدَتْ سُبَیْعَۃُ الْاَسْلَمِیَّۃُ
بَعْدَ وَفَاۃِ زَوْجِھَا بِلَیَالٍ فَذَکَرَتْ ذٰلِکَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ حَلَلْتِ
فَانْکِحِیْ مَنْ شِئْتِ ترجمہ سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عباس اور ابوسلمہ بن عبدالرحمان نے
اختلاف کیا اوس عورت کی عدت مین جو چند روز بعد اپنے خاوند کے مرنیکے جنے ابوسلمہ نے کہا جب وہ
جنے تو اوسکی عدت گزرگئی اور عبداللہ بن عباس نے کہا نہین دونون عدتون مین جو دور ہو وہان تک
انتظار کرے اتنے مین حضرت ابوہریرہ آئے اونہون نے کہا کہ مین اپنے بہائی ابوسلمہ کے ساتھ ہون پہر ان
سب لوگون نے کریب کو جو عبداللہ بن عباس کے مولے تہے بہیجا حضرت ام سلمہ پاس اس مسئلہ کو پوچھنے کے
واسطے اونہون نے کہا کہ سبیعہ اسلمیہ اپنے خاوند کے مرنے کے بعد چند روز کے جنی جب آنحضرت صلے اللہ

علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا تو حلال ہو گئی جس سے چاہے نکاح کرے کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہی حکم ہے اور ہمارے شہر کے عالم اسی مذہب پر ہیں

مُقَامُ الْمُتَوَفّٰی عَنْهَا زَوْجُهَا فِیْ بَیْتِهَا حَتّٰی تَحِلَّ

جس عورت کا خاوند مرجاوے اسکو عدت تک اوسی گھر مین رہنے کا بیان **عَنْ** زَیْنَبَ بِنْتِ کَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ اَنَّ الْفُرَیْعَةَ بِنْتَ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ وَهِیَ اُخْتُ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَخْبَرَتْهَا اَنَّهَا جَاءَتْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَسْاَلُهٗ اَنْ تَرْجِعَ اِلٰی اَهْلِهَا فِیْ بَنِیْ خُدْرَةَ فَاِنَّ زَوْجَهَا خَرَجَ فِیْ طَلَبِ اَعْبُدٍ لَهٗ اَبَقُوْا حَتّٰی اِذَا کَانُوْا بِطَرَفِ الْقَدُوْمِ اَدْرَکَهُمْ فَقَتَلُوْهُ قَالَتْ فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَرْجِعَ اِلٰی اَهْلِیْ فِیْ بَنِیْ خُدْرَةَ فَاِنَّ زَوْجِیْ لَمْ یَتْرُکْنِیْ فِیْ مَسْکَنٍ یَمْلِکُهٗ وَلَا نَفَقَةٍ قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَتْ فَانْصَرَفْتُ حَتّٰی اِذَا کُنْتُ فِی الْحُجْرَةِ نَادَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوْ اَمَرَ بِیْ فَنُوْدِیْتُ لَهٗ فَقَالَ کَیْفَ قُلْتِ فَرَدَدْتُ عَلَیْهِ الْقِصَّةَ الَّتِیْ ذَکَرْتُ لَهٗ مِنْ شَاْنِ زَوْجِیْ فَقَالَ امْکُثِیْ فِیْ بَیْتِكِ حَتّٰی یَبْلُغَ الْکِتَابُ اَجَلَهٗ قَالَتْ فَاعْتَدَدْتُ فِیْهِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا قَالَتْ فَلَمَّا کَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ اَرْسَلَ اِلَیَّ فَسَاَلَنِیْ عَنْ ذٰلِكَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَاتَّبَعَهٗ وَقَضٰی بِهٖ **ترجمہ** زینب بنت کعب بن عجرہ سے روایت ہے کہ فریعہ بنت مالک بن سنان جو بہن ہین ابوسعید خدری کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس آئین اور پوچھا کہ مجھے اپنے لوگون مین جانے کی اجازت ہے کیونکہ میرے خاوند کے چند غلام بھاگ گئے تھے وہ انکے ڈھونڈھنے کو نکلے جب قدوم (ایک مقام ہے مدینہ سے سات میل پر) مین پہونچی وہان غلامون کو پایا مگر غلامون نے میرے خاوند کو مارڈالا اور میرا خاوند میرے لیے نہ کوئی مکان ذات کا چھوڑ گیا ہے نہ کچھ خرچ دے گیا ہے اگر آپ کہیے تو مین اپنے کنبے والون مین چلی جاؤن آپ نے فرمایا چلی جا جب مین لوٹ کر چلی حجرے کے باہر نہین پہونچی تھی کہ پھر آپ نے پکارا یا کسی اور نے آپ کے کہنے سے پکارا اور مجھ سے پوچھا تو نے کیا کہا تھا مینے پھر سارا قصہ بیان کیا آپ نے فرمایا اپنے گھر مین رہ یہانتک کہ عدۃ پوری ہووے مینے اسی گھر مین عدت کی چار مہینے دس دن تک جب حضرت عثمان خلیفہ ہوئے اونھون نے مجھ سے یہ مسئلہ پوچھوا بھیجا اور اسی کے موافق حکم کیا **عَنْ** سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ کَانَ یَرُدُّ الْمُتَوَفّٰی عَنْهُنَّ اَزْوَاجُهُنَّ مِنَ الْبَیْدَاءِ یَمْنَعُهُنَّ الْحَجَّ **ترجمہ** سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب اون عورتون کو جو خاوند کے مرنے سے عدت مین ہوتی تھین بیدا سے پھیر دیتے تھے حج کو نہ جانے دیتے تھے **عَنْ** یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ السَّائِبَ بْنَ خَبَّابٍ تُوُفِّیَ وَاَنَّ امْرَاَتَهٗ جَاءَتْ اِلٰی عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَذَکَرَتْ لَهٗ وَفَاةَ زَوْجِهَا وَذَکَرَتْ لَهٗ حَرْثًا لَهُمْ بِقَنَاةٍ وَسَاَلَتْهُ هَلْ یَصْلُحُ لَهَا اَنْ تَبِیْتَ فِیْهِ فَنَهَاهَا عَنْ ذٰلِكَ فَکَانَتْ تَخْرُجُ مِنَ الْمَدِیْنَةِ سَحَرًا فَتُصْبِحُ فِیْ حَرْثِهِمْ

فَتَظَلُّ فِيهِ يَوْمَهَا ثُمَّ تَدْخُلُ الْمَدِينَةَ إِذَا أَمْسَتْ فَتَبِيتُ فِي بَيْتِهَا ترجمہ سائب بن خباب کا انتقال ہو گیا
انکی بی بی عبداللہ بن عمر پاس آئیں اور اپنے خاوند کا مرنا بیان کیا اور کہا کہ میری کچھ کھیتی ہے چاہیں اگر آپ اجازت
دیویں تو وہیں رہا کروں انہوں نے منع کیا تو وہ مدینہ سے صبح کو جاتیں دن بھر اپنی کھیت میں رہتیں اور سارا دن وہان کاٹتیں شام کو پھر مدینہ
میں آجاتیں اور رات بھر اپنے گھر میں بسر کرتیں عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الْمَرْأَةِ الْبَدَوِيَّةِ يُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا أَنَّهَا
تَنْتَوِي حَيْثُ انْتَوَى أَهْلُهَا ترجمہ ہشام بن عروہ سے روایت ہے ان کے باپ عروہ رضی اللہ تعالی عنہ کہتے تھے کہ جو لوگ
جنگل میں رہا کرتے ہیں اگر ان میں سے کسی کا خاوند مرجاوے تو وہ اپنے لوگوں کے ساتھ رہے جہاں وہ اتریں
وہاں وہ بھی اترے اعذر کی وجہ سے عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لَا تَبِيتُ الْمُتَوَفَّى
عَنْهَا زَوْجُهَا وَلَا الْمَبْتُوتَةُ إِلَّا فِي بَيْتِهَا ترجمہ عبداللہ بن عمر کہتے تھے جس عورت کا خاوند مرجاوے یا
طلاق دیدیوے وہ رات کو اپنے گھر میں رہا کرے (عدت تک)

عِدَّةُ أُمِّ الْوَلَدِ إِذَا تُوُفِّيَ سَيِّدُهَا

جب ام ولد کا مالک مرجاوے اوسکی عدت کا بیان عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ يَقُولُ إِنَّ يَزِيدَ بْنَ عَبْدِ الْمَلِكِ فَرَّقَ
بَيْنَ رِجَالٍ وَبَيْنَ نِسَائِهِمْ وَكُنَّ أُمَّهَاتِ أَوْلَادِ رِجَالٍ هَلَكُوا فَتَزَوَّجُوهُنَّ بَعْدَ حَيْضَةٍ أَوْ حَيْضَتَيْنِ فَفَرَّقَ
بَيْنَهُمْ حَتَّى يَعْتَدِدْنَ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا فَقَالَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ سُبْحَانَ اللَّهِ يَقُولُ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ
وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا مَا هُنَّ مِنَ الْأَزْوَاجِ ترجمہ قاسم بن محمد کہتے تھے کہ یزید بن
عبدالملک نے تفریق کر دی درمیان میں مردوں کے اور ان عورتوں کے جو ام ولد تھیں لوگوں کی اور ان کے مولے
مرگئے تھے اونہوں نے ایک حیض یا دو حیض کے بعد نکاح کر لیے تھے اور حکم دیا چار مہینے دس دن عدت کرنیکو
تب قاسم بن محمد نے کہا سبحان اللہ اللہ فرماتا ہے جو لوگ تم میں سے مرجاویں اور بیبیاں چھوڑ جاویں وہ چار مہینے
دس دن عدت کریں اور ام ولد بیبیوں میں داخل نہیں **ف** قاسم بن محمد نے یزید بن عبدالملک پر انکار
کیا اس بات سے کہ اونہوں نے ام ولد کی عدت کو چار مہینے دس دن قرار دیا حالانکہ ام ولد بیبیوں میں داخل
نہیں ہے عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ عِدَّةُ أُمِّ وَلَدٍ إِذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا سَيِّدُهَا حَيْضَةٌ ترجمہ
عبداللہ بن عمر نے کہا ام ولد کا مولی جب مرجاوے تو ایک حیض تک عدت کرے عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ
أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ عِدَّةُ أُمِّ الْوَلَدِ إِذَا تُوُفِّيَ سَيِّدُهَا حَيْضَةٌ ترجمہ قاسم بن محمد کہتے تھے ام ولد کا مولے
جب مرجاوے تو ایک حیض تک عدت کرے کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہی حکم ہے کہا مالک نے اگر اس ام ولد کو
حیض نہ آتا ہو تو تین مہینے تک عدت کرے

عِدَّةُ الْأَمَةِ إِذَا تُوُفِّيَ سَيِّدُهَا أَوْ زَوْجُهَا

لونڈی کا جب مولی یا خاوند مرجاوے اوسکی عدت کا بیان عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ
وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ كَانَا يَقُولَانِ عِدَّةُ الْأَمَةِ إِذَا هَلَكَ عَنْهَا زَوْجُهَا شَهْرَانِ وَخَمْسُ لَيَالٍ ترجمہ سعید

ابن المسیب اور سلیمان بن یسار کہتے تھے لونڈی کا خاوند جب مر جاوے تو عدت اوسکی دو مہینے پانچ دن ہی عَنِ
ابْنِ شِهَابٍ مِثْلَ ذٰلِكَ ترجمہ ابن شہاب نے بھی ایسا ہی کہا ہے کہا مالک نے جو غلام لونڈی کو طلاق رجعی دیوے
پھر مر جاوے اور اسکی عورت عدت مین ہو تو اب دو مہینے پانچ دن تک عدت کرے۔ اگر وہ لونڈی آزاد ہو جاوے اور
اپنے خاوند سے جدا ہونا چاہے یہانتک کہ خاوند اسکا عدت مین مر جاوے تو اب وہ لونڈی مثل آزاد عورت
کے چار مہینے دس دن تک عدت کرے کیونکہ عدت وفات کی بعد آزادی کے اوسپر لازم ہوئی تو مثل آزاد عورت
کے کرنا چاہیے ہمارے نزدیک یہی حکم ہے مَا جَاءَ فِي الْعَزْلِ عزل کے بیان مین **ف** انزال کے وقت
ذکر کو باہر نکال لینا اور باہر منزل ہونا اسکا نام عزل ہے عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ أَنَّهُ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَرَأَيْتُ
أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَأَصَبْنَا سَبْيًا مِنْ سَبْيِ الْعَرَبِ فَاشْتَهَيْنَا النِّسَاءَ وَاشْتَدَّتْ
عَلَيْنَا الْعُزْبَةُ وَأَحْبَبْنَا الْفِدَاءَ فَأَرَدْنَا أَنْ نَعْزِلَ فَقُلْنَا نَعْزِلُ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ
أَظْهُرِنَا قَبْلَ أَنْ نَسْأَلَهُ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ مَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةٍ إِلَى يَوْمِ
الْقِيَامَةِ إِلَّا وَهِيَ كَائِنَةٌ ترجمہ ابن محیریز سے روایت ہے کہ مین جامع مین گیا ابو سعید خدری کو بیٹھے دیکھا مین
پوچھا عزل درست ہے اونہون نے کہا ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ بنی المصطلق مین گئے وہان
عورتین کافرون کی قید ہوئین ہم لوگون کو شہوت ہوئی اور مجردی دشوار گذری اور یہ بھی ہم چاہتے تھے
کہ اون عورتون کو بیچکر روپیہ حاصل کرین اسلیے ہمنے چاہا کہ عزل کرین **ف** کیونکہ اگر عزل نہ کرینگے تو
حمل کا خوف ہی اور جب حمل ہو جاویگا تو بیچنا مشکل ہوگا **ت** پھر ہمنے یہ سوچا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و
سلم موجود ہین بغیر اونسے پوچھے کیونکر عزل کرین اسلیے آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا عزل کرنے مین کچھ قباحت
نہین کیونکہ جس جان کا پیدا کرنا اللہ کو منظور ہے وہ خواہ نخواہ پیدا ہوگی قیامت تک **ف** بعض علماء نے عزل
کو جائز کہا ہے بعضون نے مکروہ مگر ترک اوسکا بہتر ہے عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّهُ كَانَ يَعْزِلُ
ترجمہ سعد بن ابی وقاص عزل کرتے تھے عَنْ أُمِّ وَلَدٍ لِأَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ كَانَ يَعْزِلُ ترجمہ
ابو ایوب انصاری عزل کرتے تھے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ لَا يَعْزِلُ وَكَانَ يَكْرَهُ الْعَزْلَ ترجمہ عبد اللہ
بن عمر عزل نہین کرتے تھے اور مکروہ جانتے تھے عزل کو عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرِو بْنِ غَزِيَّةَ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا
عِنْدَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَجَاءَهُ ابْنُ فَهْدٍ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ يَا أَبَا سَعِيدٍ إِنَّ عِنْدِي جَوَارِيَ
لَيْسَ نِسَائِيَ اللَّاتِي كُنَّ بِأَعْجَبَ إِلَيَّ مِنْهُنَّ وَلَيْسَ كُلُّهُنَّ يُعْجِبُنِي أَنْ تَحْمِلَ مِنِّي أَفَأَعْزِلُ فَقَالَ زَيْدٌ
أَفْتِهِ يَا حَجَّاجُ فَقُلْتُ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ إِنَّمَا نَجْلِسُ عِنْدَكَ لِنَتَعَلَّمَ مِنْكَ قَالَ أَفْتِهِ يَا حَجَّاجُ قَالَ

قَالَ فَقُلْتُ هُوَ حَرْثُكَ إِنْ شِئْتَ سَقَيْتَهُ وَإِنْ شِئْتَ اَعْطَشْتَهُ قَالَ وَكُنْتُ اَسْمَعُ ذٰلِكَ مِنْ زَيْدٍ فَقَالَ زَيْدٌ صَدَقَ **ترجمہ** حجن بن عمرو بن غنیہ زید بن ثابت پاس بیٹھے تھے اتنے مین ابن فہد ایک شخص یمن کا رہنے والا آیا اور کہا اے ابا سعید کنیت ہے زید بن ثابت کی، میرے پاس چند لونڈیان ہین جو میری بیبیون سے بہتر ہین مگر مین یہ نہین چاہتا کہ وہ سب حاملہ ہوجاوین کیا مین انسے عزل کرون زید نے حجاج سے کہا مسئلہ بتاؤ حجاج نے کہا اللہ تمہین بخشے ہم تو تمہارے پاس علم سیکھنے کو آتی ہین زید نے کہا بتاؤ حجاج نے کہا وہ تیری کھیتیان ہین تیرا جی چاہے انہین پانی پہونچا یا جی چاہے سوکہا رکھ **ف** یعنے چاہے انسے جماع کر اور نطفہ ٹھیرنے دے چاہے عزل کر اور نطفہ ٹھیرنے نہ دے **ف** مین ایسا ہی سنا کرتا تھا زید سے زیدنے کہا سچ بولا **عَنْ** رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ ذَفِيفٌ اَنَّهُ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ الْعَزْلِ فَدَعَا جَارِيَةً لَهُ فَقَالَ اَخْبِرِيهِمْ فَكَاَنَّهَا اسْتَحْيَتْ فَقَالَ هُوَ ذٰلِكَ اَمَّا اَنَا فَاَفْعَلُهُ يَعْنِي اَنَّهُ يَعْزِلُ **ترجمہ** ذفیف سے روایت ہے کہ ابن عباس سے سوال ہوا عزل کرنا درست ہے یا نہین اونہون نے اپنی ایک لونڈی کو بلا کر کہا تو ان کو بتادے اوس نے شرم کی عبداللہ بن عباس نے کہا دیکھ لو ایسا ہی حکم ہے مین تو عزل کیا کرتا ہون کہا مالک نے آزاد عورت سے عزل کرنا بغیر اوسکی اجازت کے درست نہین اور اپنی لونڈی سے بغیر اوسکی اجازت کے درست ہے اور پرائی لونڈی سے اوسکے مالک کی اجازت لینا ضرور ہے **مَا جَاءَ فِي الْاِحْدَادِ** سوگ کا بیان **عَنْ** حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِي سَلَمَةَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ هٰذِهِ الْاَحَادِيثَ الثَّلٰثَةَ قَالَتْ زَيْنَبُ دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَ اَبُوهَا اَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ فَدَعَتْ اُمُّ حَبِيبَةَ بِطِيبٍ فِيهِ صُفْرَةُ خَلُوقٍ اَوْ غَيْرُهُ فَدَهَنَتْ بِهِ جَارِيَةً ثُمَّ مَسَحَتْ بِعَارِضَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ اَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلٰثِ لَيَالٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ زَيْنَبُ ثُمَّ دَخَلْتُ عَلٰى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَ اَخُوهَا فَدَعَتْ بِطِيبٍ فَمَسَّتْ مِنْهُ ثُمَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا لِي بِالطِّيبِ حَاجَةٌ غَيْرَ اَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ تُحِدُّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلٰثِ لَيَالٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ زَيْنَبُ وَسَمِعْتُ اُمِّي اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنَتِي تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَقَدِ اشْتَكَتْ عَيْنَيْهَا اَفَنَكْحُلُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلٰثًا كُلَّ ذٰلِكَ يَقُولُ لَا ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا هِيَ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَقَدْ كَانَتْ اِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلٰى رَاْسِ الْحَوْلِ قَالَ حُمَيْدٌ فَقُلْتُ لِزَيْنَبَ وَمَا تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ

(سوگ کا بیان)

اَعلیٰ رَاسِ الحَولِ فَقَالَتْ زَیْنَبُ کَانَتِ الْمَرْاَۃُ اِذَا تُوُفِّیَ عَنْھَا زَوْجُھَا دَخَلَتْ حِفْشًا وَلَبِسَتْ شَرَّ ثِیَابِھَا وَلَمْ تَمَسَّ طِیْبًا وَلَا شَیْئًا حَتّٰی تَمُرَّ بِھَا سَنَۃٌ ثُمَّ تُؤْتٰی بِدَابَّۃٍ حِمَارٍ اَوْ شَاۃٍ اَوْ طَائِرٍ فَتَفْتَضُّ بِہٖ فَقَلَّ مَا تَفْتَضُّ بِشَیْءٍ اِلَّا مَاتَ ثُمَّ تَخْرُجُ فَتُعْطٰی بَعْرَۃً فَتَرْمِیْ بِھَا ثُمَّ تُرَاجِعُ بَعْدُ مَا شَاءَتْ مِنْ طِیْبٍ وَغَیْرِہٖ **ترجمہ** حمید بن رافع سے روایت ہی کہ زینب بنت ابی سلمہ نے تین حدیثین اسنے بیان کین ایک تو یہ کہ مین ام حبیبہ کے پاس گئی جو بی بی تہین آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جب اونکا باپ ابوسفیان بن حرب مرے تہے تو ام حبیبہ نے خوشبو منگوائی جس مین زردی ملی ہوئی تہی وہ خوشبو ایک لونڈی کو لگا کر اپنے گلے پر لگالی اور کہا قسم خدا کی مجھے خوشبو کی احتیاج نہین مگر مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے جو عورت ایمان لاوے اللہ پر اور پچہلے دن پر اوسکو درست نہین کہ کسی مردے پر تین رات سے زیادہ سوگ کرے سوا خاوند کے کہ اوسپر چار مہینے دس دن تک سوگ کرے **دوسری حدیث** ہے کہ زینب نے کہا مین زینب بنت جحش پاس جو بی بی تہین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی گئی جب انکے بہائی مر گئے تہے اونہون نے خوشبو منگا کر لگائی اور کہا قسم خدا کی مجھے خوشبو کی حاجت نہین مگر مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے جو عورت ایمان لاوے اللہ پر اور پچہلے دن پر اوسکو درست نہین کہ سوگ کرے کسی مردے پر تین روز سے زیادہ مگر خاوند پر چار مہینے دس دن سوگ کرے **تیسری حدیث** یہ ہی کہ زینب نے کہا مین اپنی مان ام سلمہ پاس گئی جو بی بی تہین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اونہون نے کہا ایک عورت آئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس اور کہنے لگے یا رسول اللہ میری بیٹی کا خاوند مر گیا اور اوسکی آنکہین دکہتی ہین اگر فرمایے تو سرمہ لگا دون آپنے فرمایا نہین نہین دو بار یا تین بار بلکہ چار مہینے دس دن تک پرہیز کرنا ضرور ہے اور جاہلیت مین ایک سال تک پرہیز کرتی تہی جب سال ختم ہوتا تو اونٹ کی مینگنی پہینکتی تہی حمید نے کہا مینے زینب سے پوچہا اونٹ کی مینگنی پہینکنے سے کیا مطلب ہے اونہون نے کہا زمانہ جاہلیت مین جب عورت کا خاوند مر جاتا تو ایک کہندڑ مین چلے جاتے اور برے سے برے کپڑے پہن لیتے پہر ایک سال تک خوشبو وغیرہ کچہ نہ لگاتے بعد ایک سال کے ایک جانور لاتے گدہا یا بکری یا کوئی پرندہ اوسکو اپنے بدن پر ملتے اکثر وہ جانور مر جاتا بعد اسکے باہر نکلتے تو ایک اونٹ کی مینگنی اوسکو دیتے اوسکو پہینک کر پہر اختیار ہوتا چاہے خوشبو لگا وے یا اور کوئی کام کرے عَنْ عَائِشَۃَ وَحَفْصَۃَ زَوْجَیِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَحِلُّ لِامْرَاَۃٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰی مَیِّتٍ فَوْقَ ثَلٰثِ لَیَالٍ اِلَّا عَلٰی زَوْجٍ **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ اور حضرت ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت ایمان لاوے اللہ پر اور پچہلے دن پر اوسکو درست نہین سوگ کرنا کسی مردے پر تین راتون سے زیادہ مگر خاوند پر عَنْ مَالِکٍ اَنَّہٗ بَلَغَہٗ اَنَّ اُمَّ سَلَمَۃَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ

لِامْرَأَةٍ حَادٍّ عَلَى زَوْجِهَا اشْتَكَتْ عَيْنَهَا فَبَلَغَ ذٰلِكَ مِنْهَا اكْتَحِلِي بِكُحْلِ الْجَلَاءِ بِاللَّيْلِ وَامْسَحِيهِ بِالنَّهَارِ ترجمہ
حضرت ام سلمہ نے ایک عورت سے کہا جو سوگ مین تھی اپنے خاوند کے اور اسکی آنکھہ دکھتی تھی رات کو وہ سرمہ لگالے
جب سے آنکھہ روشن ہو اور دنکو پونچھہ ڈال عن مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَسُلَيْمَانَ بْنِ
يَسَارٍ اَنَّهُمَا كَانَا يَقُولَانِ فِي الْمَرْاَةِ يُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا اِذَا خَشِيَتْ فِي بَصَرِهَا مِنْ رَمَدٍ بِهَا اَوْ شَكْوٰى
اَصَابَهَا اَنَّهَا تَكْتَحِلُ وَتَتَدَاوٰى بِدَوَاءٍ اَوْ بِكُحْلٍ وَاِنْ كَانَ فِيهِ طِيبٌ ترجمہ سالم بن عبداللہ اور سلیمان
بن یسار کہتے تھے جب عورت کا خاوند مرجاوے اور اسکو اپنی جان کے آشوب کے یا کسی اور دکھہ کی شکایت ہو
وہ سرمہ لگاوے اور دوا کرے اگرچہ اسمین خوشبو ہو کہا مالک نے جب ضرورت ہو تو اللہ جل جلالہ کا دین آسان ہے عن
صَفِيَّةَ بِنْتِ اَبِي عُبَيْدٍ اَنَّهَا اشْتَكَتْ عَيْنَيْهَا وَهِيَ حَادٌّ عَلَى زَوْجِهَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَلَمْ تَكْتَحِلْ حَتّٰى كَادَتْ
عَيْنَاهَا تَرْمَصَانِ ترجمہ صفیہ بنت ابی عبید اپنے خاوند کے سوگ مین تھین یعنے عبداللہ بن عمر کے اونہون نے
سرمہ نہ لگایا اور انکی آنکھین دکھتی تھین یہانتک کہ چیپڑ آنے لگا کہا مالک نے جو عورت کا خاوند مرجاوے وہ تیل
زیتون کا یا تل کا جسمین خوشبو نہ ہو لگاوے کہا مالک نے جو عورت سوگ مین ہو اپنے خاوند کے وہ زیور کی
قسم سے کچھ نہ پہنے نہ انگھوٹی نہ پاے زیب نہ اور زیور نہ رنگین کا کپڑا اگر جب موٹا اور سخت ہو نہ رنگا ہوا کپڑا اگر سیاہ
نہ کنگی کرے نہ کھلی ڈالے مگر بیری وغیرہ کے پتون سے بالون کو دہو سکتی ہے یا اور کسی چیز سے جس مین خوشبو نہ
ہو عن مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حَادٌّ عَلٰى اَبِي سَلَمَةَ وَقَدْ جَعَلَتْ عَلٰى عَيْنَيْهَا صَبِرًا فَقَالَ مَا هٰذَا يَا اُمَّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ
اِنَّمَا هُوَ صَبِرٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَاجْعَلِيهِ بِاللَّيْلِ وَامْسَحِيهِ بِالنَّهَارِ ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام سلمہ پاس
گئے اور وہ سوگ مین تھین اپنے خاوند ابو سلمہ کے اونہون نے اپنی آنکھون پر ایلوا لگایا تھا آپنے پوچھا کیا
لگایا اے ام سلمہ اونہون نے کہا یہ ایلوا ہے یارسول اللہ آپنے فرمایا رات کو لگایا کر اور دن کو پونچھہ ڈالا کر۔
کہا مالک نے اگر عورت نابالغ ہو اور اسکو حیض نہ آتا ہو وہ بھی مثل بالغہ کے سوگ کرے جب خاوند اسکا مرجاوے
اور جن امور سے بالغہ کو پرہیز کرنا لازم ہے ان سے وہ بھی پرہیز کرے کہا مالک نے جب لونڈی کا خاوند مرجاوے
وہ دو مہینے پانچ دن تک سوگ کرے کہا مالک نے جب ام ولد کا مولی مرجاوے یا لونڈی کا مولی مرجاوے تو
وہ سوگ نکرے کیونکہ سوگ ان عورتون پر لازم ہے جو خاوند والیان ہون عن مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ اُمَّ
سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ تَقُولُ تَجْمَعُ الْحَادُّ رَاْسَهَا بِالسِّدْرِ وَالزَّيْتِ ترجمہ
حضرت بی بی ام سلمہ فرماتی تھین جو عورت سوگ مین ہو وہ اپنے سر کو بیری کے پتے سے دہو سکتی ہے اور زیتون
کا تیل ڈال سکتی ہے الحمدللہ کتاب نکاح اور طلاق کی تمام ہوئی

كِتَابُ الرَّضَاعِ

کتاب رضاع کے بیان میں **ف** یعنے دودہ پلانے کے بیان میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

رَضَاعَةُ الصَّغِيْرِ بچے کو دودہ پلانیکا بیان **عَنْ** عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَأَنَّهَا سَمِعَتْ صَوْتَ رَجُلٍ يَسْتَأْذِنُ فِيْ بَيْتِ حَفْصَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا صَوْتُ رَجُلٍ يَسْتَأْذِنُ فِيْ بَيْتِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرَاهُ فُلَانًا لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ كَانَ فُلَانًا حَيًّا لِعَمِّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ دَخَلَ عَلَيَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ إِنَّ الرَّضَاعَةَ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوِلَادَةُ **ترجمہ** رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ پاس تہے انکے گہر مین اتنے مین حضرت عائشہ نے ایک مرد کی آواز سنی جو حفصہ کے گہر مین جانیکی اجازت چاہتا تہا حضرت عائشہ بولین یا رسول اللہ یہ کون شخص ہے جو آپکے گہر مین جانا چاہتا ہے آپ نے فرمایا مین سمجہتا ہون فلان شخص ہے حضرت حفصہ کے رضاعی چچا کا نام لیا جب حضرت عائشہ نے کہا یا رسول اللہ اگر میرا رضاعی چچا زندہ ہوتا تو کیا میرے سامنے آتا آپنے فرمایا ہان رضاعت حرام کرتی ہے جیسے نسب حرام کرتاہے **ف** یعنے جیسے نسبی باپ یا چچا یا بہائی محرم ہے اوس سے نکاح درست نہین ایسا ہی رضاعی باپ یا چچا یا بہائی بہی محرم ہے **عَنْ** عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنَّهَا قَالَتْ جَاءَ عَمِّيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ يَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ عَلَيَّ حَتّٰى أَسْأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ إِنَّهُ عَمُّكِ فَأْذَنِيْ لَهُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّمَا أَرْضَعَتْنِي الْمَرْأَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ فَقَالَ إِنَّهُ عَمُّكِ فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ قَالَتْ عَائِشَةُ وَذٰلِكَ بَعْدَ مَا ضُرِبَ عَلَيْنَا الْحِجَابُ وَقَالَتْ عَائِشَةُ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ **ترجمہ** حضرت عائشہ نے کہا میرا چچا رضاعی میرے پاس آیا اور مجہہ سے اجازت مانگی اندر آنے کی مینے کہا بغیر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پوچہے ہوئے اجازت ندونگی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے تو مینے پوچہا آپنے فرمایا وہ تیرا چچا ہے تو اجازت دے اوسکو آنے کی مینے کہا یا رسول اللہ مجہکو تو عورت نے دودہ پلایا تہا نہ مرد نے آپنے فرمایا وہ تیرا چچا ہے بیشک تیرے پاس آویگا اور یہ گفتگو جب کی ہے کہ آیت حجاب اتر چکی تہی حضرت عائشہ نے کہا جو رشتے نسب سے حرام ہین وہ رضاعت سے بہی حرام ہین **عَنْ** عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أَفْلَحَ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ جَاءَ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا وَهُوَ عَمُّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ بَعْدَ مَا نَزَلَ الْحِجَابُ قَالَتْ فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ عَلَيَّ فَلَمَّا جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْتُهُ بِالَّذِيْ صَنَعْتُ فَأَمَرَنِيْ أَنْ آذَنَ لَهُ عَلَيَّ **ترجمہ** حضرت عائشہ نے کہا کہ میرا چچا رضاعی افلح میرے پاس آیا بعد اترنے آیت حجاب کے مینے اوسکو اندر آنیکی اجازت ندی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے مینے انسے بیان کیا آپنے فرمایا اسکو اجازت دو آنیکی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ مَا كَانَ

فِي الْحَوْلَيْنِ وَإِنْ كَانَتْ مَصَّةً وَاحِدَةً فَإِنَّهُ يُحَرِّمُ ترجمہ عبداللہ بن عباس کہتے تھے دو برس کے اندر بچہ اگر ایک
دفعہ بھی دودھ چوسے تو رضاعت کی حرمت ثابت ہو جاویگی عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ
سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ امْرَأَتَانِ فَأَرْضَعَتْ إِحْدَاهُمَا غُلَامًا وَأَرْضَعَتِ الْأُخْرَى جَارِيَةً فَقِيلَ لَهُ
هَلْ يَتَزَوَّجُ الْغُلَامُ الْجَارِيَةَ فَقَالَ لَا اللِّقَاحُ وَاحِدٌ ترجمہ عمرو بن شرید سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عباس سے سوال
ہوا اگر ایک شخص کے دو بیبیاں ہوں اون میں سے ایک بی بی ایک لڑکے کو دودھ پلا دے اور دوسری بی بی ایک
لڑکے کو کیا اوس لڑکیکا نکاح اوس لڑکی سے درست ہے جواب دیا نہیں درست ہے کیونکہ دونوں کا باپ ایک ہی
ہے عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ لَا رَضَاعَةَ إِلَّا لِمَنْ أُرْضِعَ فِي الصِّغَرِ وَلَا رَضَاعَةَ
لِكَبِيرٍ ترجمہ عبداللہ بن عمر کہتے تھے رضاعت وہی ہے جو دو برس کے اندر ہو اسکے بعد رضاعت ثابت نہیں
ہوتی ف ائمہ اربعہ اور جمہور علما کا یہی قول ہے مگر حضرت عائشہ کے نزدیک بڑے آدمی کو بھی دودھ پلانے
سے رضاعت ثابت ہو جاتی ہے عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَرْسَلَتْ بِهِ وَهُوَ
يَرْضَعُ إِلَى أُخْتِهَا أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَتْ أَرْضِعِيهِ
عَشْرَ رَضَعَاتٍ حَتَّى يَدْخُلَ عَلَيَّ قَالَ سَالِمٌ فَأَرْضَعَتْنِي أُمُّ كُلْثُومٍ ثَلَاثَ رَضَعَاتٍ ثُمَّ مَرِضَتْ فَلَمْ تُرْضِعْنِي
غَيْرَ ثَلَاثِ رَضَعَاتٍ فَلَمْ أَكُنْ أَدْخُلُ عَلَى عَائِشَةَ مِنْ أَجْلِ أَنَّ أُمَّ كُلْثُومٍ لَمْ تُتِمَّ لِي عَشْرَ رَضَعَاتٍ ترجمہ حضرت
عائشہ نے سالم بن عبداللہ کو جب وہ شیرخوار تھے اپنی بہن ام کلثوم پاس بھیجا اسلیے کہ دس بار انکو دودھ پلا دیں
تو بغیر پردہ کے میرے سامنے آیا جایا کریں سالم نے کہا ام کلثوم نے مجھکو تین بار دودھ پلایا بعد اوسکے میں بیمار
ہو گیا اسلیے میں حضرت عائشہ کے سامنے نہیں جاتا تھا کیونکہ مینے ام کلثوم کا دس بار دودھ نہیں پیا تھا ف
بعض علما کے نزدیک ایک یا دو مرتبہ دودھ چوسنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی جب تک دس بار نہ ہووے
اور بعضوں کے نزدیک جبتک پانچ بار نہ ہووے شافعی اور احمد کا یہی قول ہے اور ابو حنیفہ اور مالک کے نزدیک
تھوڑا یا بہت دودھ پینے سے حرمت ثابت ہو جاتی ہے عَنْ نَافِعٍ أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ أَبِي عُبَيْدٍ أَخْبَرَتْهُ
أَنَّ حَفْصَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَرْسَلَتْ بِعَاصِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعْدٍ إِلَى أُخْتِهَا فَاطِمَةَ بِنْتِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
تُرْضِعُهُ عَشْرَ رَضَعَاتٍ لِيَدْخُلَ عَلَيْهَا وَهُوَ صَغِيرٌ يَرْضَعُ فَفَعَلَتْ فَكَانَ يَدْخُلُ عَلَيْهَا ترجمہ صفیہ بنت
ابی عبید سے روایت ہے کہ ام المؤمنین حفصہ نے عاصم بن عبداللہ بن سعد کو جب وہ شیرخوار تھے اپنی بہن فاطمہ
بنت عمر بن خطاب پاس بھیجا تاکہ انکو دس مرتبہ دودھ پلا دیں جب وہ بڑے ہو جاویں تو انکے سامنے ہوا کریں
فاطمہ نے عاصم کو دودھ پلا دیا پھر عاصم جب بڑے ہوئے تو حضرت حفصہ ان کے سامنے ہوا کرتیں عَنِ الْقَاسِمِ
بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْخُلُ عَلَيْهَا مَنْ أَرْضَعَتْهُ أَخَوَاتُهَا وَ

بنات أخيها ولا يدخل عليها من أرضعته نساء إخوتها ترجمہ قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ سامنے
ہوتیں اون لوگوں کے جنکو دودہ پلایا تہا اونکی بہنوں نے اور بھتیجیوں نے اور نہیں سامنے ہوتی تہیں اون
لوگوں کے جنکو دودہ پلایا تہا اونکی بہاوجوں نے **ف** شاید یہ حضرت عائشہ کا مذہب ہوگا کہ رضاعت کی حرمت عورت
سے ثابت ہوتی ہے نہ مرد سے مگر جمہور علما کے نزدیک اگر بہاوج کا دودہ بہائی سے ہووے تو وہ لڑکا محرم ہوجاویگا
کیونکہ یہ عورت اسکی بہوپی ہوئی **عن** إبراهيم بن عقبة أنه سأل سعيد بن المسيب عن الرضاعة فقال
سعيد كل ما كان في الحولين وإن كانت قطرة واحدة فهو يحرم وما كان بعد الحولين فإنما هو
طعام يأكله قال إبراهيم بن عقبة ثم سألت عروة بن الزبير فقال مثل ما قال سعيد
ابن المسيب ترجمہ ابراہیم بن عقبہ نے سعید بن المسیب سے پوچہا رضاعة کا حکم سعید نے کہا جو رضاعت دو برس کے
اندر ہو اوس سے حرمت ثابت ہوجاویگی اگرچہ ایک قطرہ ہو اور جو بعد دو برس کے ہو اوس سے حرمت ثابت نہ ہوگی
بلکہ وہ مثل اور کہانوں کے ہے ابراہیم نے کہا پہر میں نے عروہ بن زبیر سے پوچہا اونہوں نے بہی ایسا ہی کہا
عن يحيى بن سعيد أنه قال سمعت سعيد بن المسيب يقول لا رضاعة إلا ما كان في المهد
وإلا ما أنبت اللحم والدم ترجمہ یحیی بن سعید نے کہا سعید بن المسیب کہتے تہے رضاعت وہی ہے جو بچپنے
میں ہو جب بچہ جہولی میں رہتا ہو اور اس رضاعت سے خون اور گوشت بڑہے **عن** ابن شهاب أنه كان
يقول الرضاعة قليلها وكثيرها تحرم والرضاعة من قبل الرجال تحرم ترجمہ ابن شہاب کہتے
تہے رضاعت تہوڑی ہو یا بہت حرمت ثابت کردیتی ہے اور رضاعت مرد کی طرف سے بہی حرمت ثابت کردیتی ہے کہا یحیی نے امام مالک کہتے تہے دو برس کے
اندر رضاعة قلیل ہو یا کثیر حرمت ثابت کردیتی ہے اور بعد دو برس کے رضاعت سے حرمت ثابت نہیں ہوتی بلکہ وہ مثل
اور کہانوں کے ہے **ما جاء في الرضاعة بعد الكبر** بڑے پن میں رضاعت کا بیان **عن** ابن
شهاب أنه سئل عن رضاعة الكبير فقال أخبرني عروة بن الزبير أن أبا حذيفة بن عتبة بن ربيعة وكان من أصحاب
رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان قد شهد بدرا وكان تبنى سالما الذي كان يقال له
سالم مولى أبي حذيفة كما تبنى رسول الله صلى الله عليه وسلم زيد بن حارثة وأنكح أبو حذيفة
سالما وهو يرى أنه ابنه أنكحه ابنة أخيه فاطمة بنت الوليد بن عتبة بن ربيعة وهي يومئذ
من المهاجرات الأول وهي يومئذ من أفضل أيامى قريش فلما أنزل الله تعالى في كتابه في زيد
بن حارثة ما أنزل فقال ادعوهم لآبائهم هو أقسط عند الله فإن لم تعلموا آباءهم فإخوانكم
في الدين ومواليكم رد كل واحد تبني من أولئك إلى أبيه فإن لم يعلم أبوه رد إلى مولاه فجاءت
سهلة بنت سهيل وهي امرأة أبي حذيفة وهي من بني عامر بن لؤي إلى رسول الله صلى الله عليه

وسلم فقالت يا رسول الله كنا نرى سالما ولدا وكان يدخل علي وانا فضل وليس لنا الا بيت واحد
فماذا ترى في شانه فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم فيما بلغنا ارضعيه خمس رضعات
فيحرم بلبنها وكانت تراه ابنا من الرضاعة فاخذت بذلك عائشة ام المؤمنين فيمن كانت
تحب ان يدخل عليها من الرجال فكانت تامر اختها ام كلثوم بنت ابي بكر الصديق وبنات اخيها
ان يرضعن لها من احبت ان يدخل عليها من الرجال وابى سائر ازواج النبي صلى الله عليه
وسلم ان يدخل عليهن بتلك الرضاعة احد من الناس وقلن لا والله ما نرى الذي امر به رسول
الله صلى الله عليه وسلم سهلة بنت سهيل الا رخصة من رسول الله صلى الله عليه وسلم في رضاعة
سالم وحده والله لا يدخل علينا بهذه الرضاعة احد من الناس فعلى هذا كان ازواج النبي صلى
الله عليه وسلم في رضاعة الكبير **ترجمہ** ابن شہاب سے سوال ہوا کہ بڑہپن میں کوئی آدمی عورت کا دودہ پئے
تو اس کا کیا حکم ہے انہون نے کہا مجہ سے عروہ بن الزبیر نے بیان کیا کہ ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ جو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ مین سے تہے اور جنگ بدر مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ تہے انہون نے
بیٹا بنایا تہا سالم کو تو سالم مولی کہلاتے تہے ابی حذیفہ کے جیسے زید کو بیٹا کیا تہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
اور ابو حذیفہ نے سالم کا نکاح اپنی بہتیجی فاطمہ بنت ولید سے کردیا تہا جو پہلے ہجرت کرنے والون مین تہی اور
قریش کی ثیبہ عورتون مین افضل تہین جب اللہ جل جلالہ نے اپنی کتاب مین اوتارا زید بن حارثہ کے
حق مین کہ انکو اپنے باپ کا بیٹا کہو یہ اچہا ہے اللہ کے نزدیک اگر اونکے باپ کا نام معلوم نہ ہو تو بہائی اور
سمجہو جتنے متبنے تہے سب اپنے باپون کیطرف نسبت ہونے لگے اگر کسی کے باپ کا نام معلوم نہ ہوتا ا
مالک کیطرف نسبت کیے جاتے تو سہلہ بنت سہیل ابو حذیفہ کی جورو جو بنی عامر بن لوی کی اولاد مین سے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور کہا یا رسول اللہ ہم تو سالم کو اپنا بچہ سمجہتے تہے ہم ننگے کہلے
تہے وہ اندر چلا آتا تہا اب کیا کرنا چاہیے دوسرا گہر بہی ہمارے پاس نہین ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
نے فرمایا اوسکو پانچ بار دودہ پلادے تو وہ تیرا محرم ہوجاویگا پہر ابو حذیفہ کی جورو نے ایسا ہی کیا اور سا
اپنا رضاعی بیٹا سمجہنے لگی **ف** اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ عورت کا دودہ حلال ہے علی الخصوص بیماری
وجہ سے اگر کوئی دوا کے طور پر اوسکو پئے اور یہ بہی معلوم ہوا کہ بڑا آدمی بہی جب کسی عورت کا دودہ
توو وہ اوسکی محرم ہوجاتی ہے مگر ائمہ اربعہ اور جمہور علما نے اس حدیث پر عمل نہین کیا اور کہتے ہین کہ یہ حکم
تہا سہلہ کے لیے اور کو نہین ہو سکتا اب اسمین اختلاف ہے کہ سہلہ نے اپنی چہاتی سے سالم کو دودہ پلایا
لیکن راجح یہی ہے کہ چہاتی سے پلایا اور ظاہر حدیث بہی اسپر دال ہے واللہ اعلم **ت** حضرت ام المؤ

عائشہ اسی حدیث پر عمل کرتین تہین اور جس مرد کو چاہتین کہ اپنے پاس آیا جایا کرے تو اپنی بہن ام کلثوم کو حکم کرتین اور اپنی بہتیجیون کو کہ اوس شخصکو اپنا دودہ پلادین لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بیبیان اسکا انکار کرتین تہین کہ بڑہ پن مین کوئی دودہ پیکر انکا محرم نہوجاوے اور انکے پاس آیا جایا کرے اور وہ یہ کہتی تہین کہ یہ خاص رخصت تہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے سہلہ بنت سہیل کو قسم خدا کی ایسی رضاعت کی وجہ سے ہمارا کوئی محرم نہین ہوسکتا **ف** عطا اور لیث اور بعض تابعین کا مذہب حضرت عائشہ کے موافق ہے ابن المواز نے کہا اگر کوئی شخص سحدیث پر عمل کرے اور ایسی رضاعت کی وجہ سے حجاب نکرے تو اوسپر کچہ عیب نہین ہوسکتا اور اگر یہ حدیث خاص ہوتی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہ فرما دیتے کہ یہ حکم تجہہ سے خاص ہے اور کسی کو اسکا اختیار نہین مگر آپنے ایسا نہ کہا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حکم عام ہے ابن عربی نے کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے عبداللہ بن صالح نے کہا کہ ایک عورت آئی لیث پاس اور کہا مین چاہتی ہون حج کو جاؤن مگر محرم نہین ملتا آپنے فرمایا تو کسی بی بی پاس جا وہ تجہہ کو دودہ پلادیگی اوس بی بی کا خاوند تیرا باپ ہوجاوے گا اوسکے ساتہ حج کر زرقانی نے کہا حجت لیث کیحدیث ہے حضرت عائشہ کی اور حضرت عائشہ اسی حدیث پر فتوی دیتی تہین اور اعدل الاقوال اور اقوی المسالک اس باب مین وہ ہے جو شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے اختیار کیا ہے اور اسیکو ابن القیم وقاضی شوکانی نے ترجیح دی ہے وہ یہ ہے کہ رضاع بین صغر معتبر ہے مگر جس مقام پر کہ حاجت داعی ہو جیسے رضاع اوس کبیر کا جو عورت کے پاس جانے سے پرہیز نہین کرسکتا ہے اور عورت کو اس سے پردہ کرنا دشوار ہے جیسا کہ سالم کے لیے تہا اس حدیث سالم مخصص ہوگی واسطے عموم انما الرضاعۃ من المجاعۃ ولارضاع الا فی الحولین ولارضاع الا مافتق الامعاء وکان قبل الفطام ولارضاع الا ما انشر العظم وانبت اللحم کے اور اس تقدیر پر سب احادیث مین بخوبی توفیق ہوجاتی ہے اور تعسف جانبین کا مندفع ہوجاتی ہے والتفصیل فی النیل ومسک الختام والروضۃ الندیہ من شاء فلیرجع الیہا عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ دِیْنَارٍ اَنَّہٗ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَا مَعَہٗ عِنْدَ دَارِ الْقَضَاءِ یَسْاَلُہٗ عَنْ رَضَاعَۃِ الْکَبِیْرِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ اِنِّیْ کَانَتْ لِیْ وَلِیْدَۃٌ وَکُنْتُ اَطَاُھَا فَعَمَدَتِ امْرَاَتِیْ اِلَیْھَا فَاَرْضَعَتْھَا فَدَخَلْتُ عَلَیْھَا فَقَالَتْ دُوْنَکَ فَقَدْ وَاللّٰہِ اَرْضَعْتُھَا فَقَالَ عُمَرُ اَوْجِعْھَا وَاْتِ جَارِیَتَکَ فَاِنَّمَا الرَّضَاعَۃُ رَضَاعَۃُ الصَّغِیْرِ ترجمہ عبداللہ بن دینار سے روایت ہے کہ ایک شخص عبداللہ بن عمر پاس آیا مین انکے ساتہ تہا دار القضا کے پاس پوچہنے لگا بڑے آدمی کی رضاعت کا کیا حکم ہے عبداللہ بن عمر نے کہا ایک شخص حضرت عمر پاس آیا بولا میری ایک لونڈی تہی اوس سے مین صحبت کیا کرتا تہا میری جورو نے قصد اوسے دودہ پلا دیا جب مین اوسکے پاس جانے لگا بولی سن لے قسم خدا کی مین اسکو دودہ پلا چکی ہون

ف اقوی المسالک اس باب مین وہ ہے جو شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے اختیار کیا ہے

وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كُنَّا نَرَى سَالِمًا وَلَدًا وَكَانَ يَدْخُلُ عَلَيَّ وَأَنَا فُضُلٌ وَلَيْسَ لَنَا إِلَّا بَيْتٌ وَاحِدٌ
فَمَاذَا تَرَى فِي شَأْنِهِ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا بَلَغَنَا أَرْضِعِيهِ خَمْسَ رَضَعَاتٍ
فَيَحْرُمُ بِلَبَنِهَا وَكَانَتْ تَرَاهُ ابْنًا مِنَ الرَّضَاعَةِ فَأَخَذَتْ بِذٰلِكَ عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ فِيمَنْ كَانَتْ
تُحِبُّ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهَا مِنَ الرِّجَالِ فَكَانَتْ تَأْمُرُ أُخْتَهَا أُمَّ كُلْثُومٍ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَبَنَاتِ أَخِيهَا
أَنْ يُرْضِعْنَ لَهَا مَنْ أَحَبَّتْ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهَا مِنَ الرِّجَالِ وَأَبَى سَائِرُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهِنَّ بِتِلْكَ الرَّضَاعَةِ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ وَقُلْنَ لَا وَاللّٰهِ مَا نَرَى الَّذِي أَمَرَ بِهِ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْلَةَ بِنْتَ سُهَيْلٍ إِلَّا رُخْصَةً مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَضَاعَةِ
سَالِمٍ وَحْدَهُ وَاللّٰهِ لَا يَدْخُلُ عَلَيْنَا بِهٰذِهِ الرَّضَاعَةِ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ فَعَلَى هٰذَا كَانَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَضَاعَةِ الْكَبِيرِ **ترجمہ** ابن شہاب سے سوال ہوا کہ بڑے پن میں کوئی آدمی عورت کا دودھ پیے
تو اس کا کیا حکم ہے اونہوں نے کہا مجھ سے عروہ بن الزبیر نے بیان کیا کہ ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ جو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے تھے اور جنگ بدر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اونہوں نے
بیٹا بنایا تھا سالم کو تو سالم یوں کہلاتے تھے ابی حذیفہ کے جیسے زید کو بیٹا کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اور ابوحذیفہ نے سالم کا نکاح اپنی بھتیجی فاطمہ بنت ولید سے کر دیا تھا جو پہلے ہجرت کرنے والوں میں تھی اور تمام
قریش کی ثیبہ عورتوں میں افضل تھیں جب اللہ جل جلالہ نے اپنی کتاب میں اوتارا زید بن حارثہ کے
حق میں کہ انکو اپنے باپ کا بیٹا کہو یہ اچھا ہے اللہ کے نزدیک اگر اونکے باپ کا نام معلوم نہ ہو تو بھائی اور مولے
سمجھو جتنے متبنے تھے سب اپنے باپوں کیطرف نسبت ہونے لگے اگر کسی کے باپ کا نام معلوم نہ ہوتا اپنے
مالک کیطرف نسبت کیے جاتے تو سہلہ بنت سہیل ابوحذیفہ کی جورو جو بنی عامر بن لوی کی اولاد میں سے تھی
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور کہا یا رسول اللہ ہم تو سالم کو اپنا بچہ سمجھتے تھے ہم ننگے کھلے ہوتے
تھے وہ اندر چلا آتا تھا اب کیا کرنا چاہیے دوسرا گھر بھی ہمارے پاس نہیں ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اوسکو پانچ بار دودھ پلا دے تو وہ تیرا محرم ہو جاویگا پھر ابوحذیفہ کی جورو نے ایسا ہی کیا اور سالم کو
اپنا رضاعی بیٹا سمجھنے لگی **ف** اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ عورت کا دودھ حلال ہے علی الخصوص بیماری کی
وجہ سے اگر کوئی دوا کے طور پر اوسکو پیے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ بڑا آدمی بھی جب کسی عورت کا دودھ پی لے
تو وہ اوسکی محرم ہو جاتی ہے مگر ائمہ اربعہ اور جمہور علما نے اس حدیث پر عمل نہیں کیا اور کہتے ہیں کہ یہ حکم خاص
تھا سہلہ کے لیے اور کو نہیں ہو سکتا اب اسمیں اختلاف ہے کہ سہلہ نے اپنی چھاتی سے سالم کو دودھ پلایا یا نچوڑ کر
لیکن راجح یہی ہے کہ چھاتی سے پلایا اور ظاہر حدیث بھی اسی پر دال ہے واللہ اعلم **ف** حضرت ام المؤمنین

عائشہ اسی حدیث پر عمل کرتین تھین اور جس مرد کو چاہتین کہ اپنے پاس آیا جایا کرے تو اپنی بہن ام کلثوم کو حکم
کرتین اور اپنی بھتیجیون کو کہ اوس شخص کو اپنا دودہ پلادین لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بی بیان اسکا
انکار کرتین تھین کہ بڑہ پن مین کوئی دودہ پیکر انکا محرم نبجاوے اور انکے پاس آیا جایا کرے اور وہ یہ
کہتی تھین کہ یہ خاص رخصت تھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سی سہلہ بنت سہیل کو قسم خدا کی ایسی رضاعت
کی وجہ سی ہمارا کوئی محرم نہین ہوسکتا **ف** عطا اور لیث اور بعض تابعین کا مذہب حضرت عائشہ کے موافق
ہے ابن المواز نے کہا اگر کوئی شخص سحدیث پر عمل کرے اور ایسی رضاعت کی وجہ سے حجاب نکرے تو اوسپر
کچہ عیب نہین ہوسکتا اور اگر یہ حدیث خاص ہوتی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہ فرما دیتے کہ یہ حکم تجہسے خاص
ہے اور کسی کو اسکا اختیار نہین مگر آپنے ایسا نہ کہا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حکم عام ہے ابن عربی نے کہا کہ
یہ حدیث صحیح ہے عبداللہ بن صالح نے کہا کہ ایک عورت آئی لیث پاس اور کہا مین چاہتی ہون حج کو جاؤن مگر محرم
نہین ملتا آپنے فرمایا تو کسی بی بی پاس جا وہ تجہہ کو دودہ پلادیگی اوس بی بی کا خاوند تیرا باپ ہوجاوے کا
اوسکے ساتہہ حج کر زرقانی نے کہا حجت لیث کی حدیث ہی حضرت عائشہ کی اور حضرت عائشہ اسی حدیث پر فتوی
دیتی تہین اور اعدل الاقوال اور اقوی المسالک اس باب مین وہ ہی جو شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے اختیار
کیا ہے اور اسیکو ابن القیم وقاضی شوکانی نے ترجیح دی ہے وہ یہ ہے کہ رضاع بین صغر معتبر ہے مگر جس
مقام پر کہ حاجت داعی ہو جیسے رضاع اوس کبیر کا جو عورت کے پاس جانے سے پرہیز نہین کرسکتا ہے اور
عورت کا اس سے پردہ کرنا دشوار ہے جیسا کہ سالم کے لیے تہا پس حدیث سالم مخصص ہوگی واسطے عموم انما
الرضاعۃ من المجاعۃ ولا رضاع الا فی الحولین ولا رضاع الا ما فتق الامعاء وکان قبل الفطام ولا رضاع الا ما
انشز العظم وانبت اللحم کے اور اس تقدیر پر سب احادیث مین بخوبی توفیق ہوجاتی ہے اور تعسف جانبین کا
مندفع ہوجاتی ہے والتفصیل فی النیل ومسک الختام والروضۃ الندیہ من شاء فلیرجع الیہا عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ
دِیْنَارٍ اَنَّہٗ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَا مَعَہٗ عِنْدَ دَارِ الْقَضَاءِ یَسْأَلُہٗ عَنْ رَضَاعَۃِ الْکَبِیْرِ
فَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ اِنِّیْ کَانَتْ لِیْ وَلِیْدَۃٌ وَکُنْتُ اَطَاُھَا فَعَمَدَتِ
امْرَاَتِیْ اِلَیْھَا فَاَرْضَعَتْھَا فَدَخَلْتُ عَلَیْھَا فَقَالَتْ دُوْنَکَ فَقَدْ وَاللّٰہِ اَرْضَعْتُھَا فَقَالَ عُمَرُ اَوْجِعْھَا وَ
ائْتِ جَارِیَتَکَ فَاِنَّمَا الرَّضَاعَۃُ رَضَاعَۃُ الصَّغِیْرِ ترجمہ عبداللہ بن دینار سے روایت ہے کہ ایک شخص عبداللہ بن
عمر پاس آیا مین انکے ساتہہ تہا دار القضا کے پاس پوچہنے لگا بڑے آدمی کی رضاعت کا کیا حکم ہے عبداللہ
بن عمر نے کہا ایک شخص حضرت عمر پاس آیا بولا میری ایک لونڈی تہی اوس سے مین صحبت کیا کرتا تہا میری جورو
نے قصد اوسے دودہ پلادیا جب مین اوسکے پاس جانے لگا بولی سن لے قسم خدا کی مین اسکو دودہ پلا چکی ہون

فما اقوی الاقوال فی ہذا الباب من مذہب ہو جو شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے اختیار کیا ہے

حضرت عمرنے فرمایا اپنی بی بی کو سزا دی اور اپنی لونڈی سے صحبت کر رضاعت چہوٹےپن مین ہوتی ہے اندرہ پن

مین عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیدٍ اَنَّ رَجُلًا سَأَلَ اَبَا مُوسَی الْاَشْعَرِیَّ فَقَالَ اِنِّی مَصَصْتُ عَنِ امْرَاَتِی مِنْ

ثَدْیِهَا لَبَنًا فَذَهَبَ فِی بَطْنِی فَقَالَ اَبُو مُوسَی الْاَشْعَرِیُّ لَا اُرَاهَا اِلَّا قَدْ حَرُمَتْ عَلَیْكَ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ

بْنُ مَسْعُودٍ اُنْظُرْ مَا تُفْتِی بِهِ الرَّجُلَ فَقَالَ اَبُو مُوسَی فَمَا تَقُولُ اَنْتَ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ لَا رَضَاعَةَ

اِلَّا مَا كَانَ فِی الْحَوْلَیْنِ فَقَالَ اَبُو مُوسَی لَا تَسْأَلُونِی عَنْ شَیْءٍ مَا كَانَ هٰذَا الْحَبْرُ بَیْنَ اَظْهُرِكُمْ

ترجمہ یحیے بن سعید سے روایت ہے ایک شخص نے ابوموسے اشعری سے کہا مین اپنی عورت کا دودھ چہاتی سے

چوس رہا تہا وہ میرے پیٹ مین چلا گیا ابوموسی نے کہا میرے نزدیک وہ عورت تجہہ پر حرام ہوگئی عبداللہ بن مسعود

نے کہا دیکہو کیا مسئلہ بتاتے ہو اس شخص کو ابوموسے بولے اچہا تم کیا کہتے ہو عبداللہ بن مسعود نے کہا رضاعت

وہی جو دو برس کے اندر ہو جب ابوموسی نے کہا مجہہ سے کچہہ مت پوچہا کرو جب تک یہ عالم تم مین موجود ہے یعنے

عبداللہ بن مسعود کو

جَامِعُ مَا فِی الرَّضَاعَةِ رضاعت کی مختلف حدیثون کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا یَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ

ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رضاعت سے حرام ہوجاتا ہے

جو نسب سے حرام ہوتا ہے عَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ الْاَسَدِیَّةِ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ

وَسَلَّمَ یَقُولُ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَنْهٰی عَنِ الْغِیلَةِ حَتّٰی ذَكَرْتُ اَنَّ الرُّومَ وَفَارِسَ یَصْنَعُونَ ذٰلِكَ فَلَا یَضُرُّ

اَوْلَادَهُمْ شَیْئًا ترجمہ جدامہ بنت وہب سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مینے قصد کیا تہا

کہ منع کردون جماع سے جب تک عورت اپنی بچے کو دودہ پلاوے پہر مجہے معلوم ہوا کہ روم اور فارس کے لوگ ایسا

کیا کرتے ہین اور انکی اولاد کو ضرر نہین ہوتا عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ

فِیمَا اُنْزِلَ مِنَ الْقُرْاٰنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ یُحَرِّمْنَ ثُمَّ نُسِخْنَ بِخَمْسٍ مَعْلُومَاتٍ فَتُوُفِّیَ رَسُولُ

اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُنَّ مِمَّا یُقْرَاُ فِی الْقُرْاٰنِ ترجمہ حضرت عائشہ نے فرمایا پہلے قرآن شریف

مین یہ اترا تہا کہ دس بار دودہ پلاوے تو حرمت ثابت ہوتی ہے پہر منسوخ ہوگیا اور پانچ بار پلانا ٹہرا رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور لوگ اوسکو قرآن مین پڑہتے تہے **ف** بعض لوگ پڑہتے ہونگے

اور اسکے منسوخ التلاوۃ ہونے سے مطلع نہ ہونگے اگر یہ آیت ہوگی تو بہی تلاوت اوسکی منسوخ

ہوگئی اب کلام اللہ مین نہین ہے کہا مالک نے اس حدیث پر عمل نہین ہے بلکہ قلیل اور کثیر رضاعت سے حرمت ثابت ہوتی ہے

ف رضاعت کی مختلف حدیثون کا بیان

کِتَابُ الْعِتْقِ وَالْوَلَاءِ

کتاب عتق اور ولا کے بیان مین بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ **مَا جَآءَ فِیۡمَنۡ اَعۡتَقَ شِرۡکًا لَّہٗ فِیۡ عَبۡدٍ** جو شخص غلام مین سے اپنا حصہ آزاد کرے **عَنۡ** عَبۡدِ اللّٰہِ بۡنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ سَلَّمَ قَالَ مَنۡ اَعۡتَقَ شِرۡکًا لَّہٗ فِیۡ عَبۡدٍ وَّکَانَ لَہٗ مَالٌ یَّبۡلُغُ ثَمَنَ الۡعَبۡدِ قُوِّمَ عَلَیۡہِ قِیۡمَۃَ الۡعَدۡلِ فَاُعۡطِیَ شُرَکَآءُہٗ حِصَصَہُمۡ وَعَتَقَ عَلَیۡہِ الۡعَبۡدُ وَاِلَّا فَقَدۡ عَتَقَ مِنۡہُ مَا عَتَقَ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مشترک غلام مین سے اپنا حصہ آزاد کردے اور اس شخص کے پاس اتنا مال ہو کہ غلام کی قیمت دیسکے تو اس غلام کی قیمت لگا کر ہر ایک شریک کو موافق حصے کے ادا کرے گا اور غلام اوسکی طرف سے آزاد ہو جاویگا اور اگر اوسکے پاس مال نہین ہے تو جسقدر اوس غلام میں سے آزاد ہوا ہے اوتنا ہی حصہ آزاد رہیگا

ف مالک اور شافعی اور احمد کا یہی مذہب ہے اور ابو حنیفہ اور اوزاعی اور لیث اور اسحاق کے نزدیک اگر آزاد کرنے والا مفلس ہو تو باقی شریک غلام سے محنت کرا کر اپنے حصون کی دام وصول کرلیوین جب وہ محنت کرکے اپنے شریکون کا حصہ ادا کردیوے تو پورا آزاد ہو جاویگا کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اتفاقی ہے کہ مولی اگر اپنے مرنے کے بعد اپنے غلام کا ایک حصہ جیسے ثلث یا ربع یا نصف آزاد کرجاوے تو بعد مولی کے مرجانے کے اسیقدر حصہ جسقدر مولی نے آزاد کیا تھا آزاد ہو جاوے گا کیونکہ اس حصہ کی آزادی بعد مولی کے مرجانے کے لازم ہوئی اور جب تک مولی زندہ تھا اوسکو اختیار تھا جب مر گیا تو موافق اوسکی وصیت کے اوسیقدر حصہ آزاد ہوگا اور باقی غلام آزاد نہ ہوگا اس واسطے کہ وہ غیر کی ملک ہوگیا تو باقی غلام میت کیطرف سے کیونکر آزاد ہوگا نہ اوس نے آزادی شروع کی اور نہ ثابت کی اور نہ اوسکے واسطے ولا ہے بلکہ یہ میت کا فعل ہے اوسینے آزاد کیا اور اسینے اپنے لیے ولا ثابت کی تو غیر کے مال مین کیونکر درست ہوگا البتہ اگر یہ وصیت کرجاوے کہ باقی غلام بھی اوسکے مال مین سے آزاد کردیا جاوے اور ثلث مال مین سے وہ غلام آزاد ہو سکتا ہو تو آزاد ہو جاویگا پھر اوسکے شریکون یا وارثون کو تعرض نہین پہونچتا کیونکہ انکا کچھ ضرر نہین **کہا مالک نے** اگر کسی شخص نے اپنی بیماری مین تہائی غلام آزاد کردیا تو وہ ثلث مال مین سے پورا آزاد ہو جاویگا کیونکہ یہ مثل اوس شخص کے نہین ہے جو اپنی تہائی غلام کی آزادی اپنی موت پر معلق کردیوے اسواسطے کہ اوسکی آزادی قطعی نہین جب تک زندہ ہے رجوع کرسکتا ہے اور جس نے اپنی مرض مین تہائی غلام قطعاً آزاد کردیا اگر وہ زندہ رہگیا تو کل غلام آزاد ہو جاوے گا اور جو مرگیا تو تہائی مال مین سے آزاد ہو جاویگا کیونکہ میت کا تہائی مال مین تصرف درست ہے جیسے صحیح سالم کا تصرف کل مال مین درست ہے **اَلشَّرۡطُ فِی الۡعِتۡقِ** آزادی مین شرط کرنیکا بیان **کہا مالک نے** جس شخص نے اپنا غلام قطعی طور پر آزاد کردیا یہانتک کہ اوسکی شہادت جائز ہوگئی اور اوسکی حرمت پوری ہوگئی اور اوسکی میراث ثابت ہوگئی اب اوسکے مولی کو نہین پہنچتا کہ اوس پر کسی مال یا خدمت کی شرط لگادی یا اوس پر کچھ غلامی کا بوجھ ڈالے کیونکہ آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا حصہ غلام مین سے

جو شخص غلام مین سے اپنا حصہ آزاد کرے

آزادی مین شرط لگانیکا بیان

آزاد کردے تو اوسکی قیمت انکو ادا کرے ایسے تک کو موافق حصے کے اور غلام اوسکے اوپر آزاد ہو جاویگا پس
جس صورت مین وہ غلام خود محنت کر کے قیمت ادا کرے تو پوری آزادی اوسکی پوری کر نیکا حقدار ہوگا اور غلامی کا بوجہ
... **مَنْ اَعْتَقَ رَقِيقًا لَا يَمْلِكُ مَالًا غَيْرَهُمْ** جو شخص سوا چند غلامون کے اور
کچھ مال نہ رکھتا ہو وہ اور انکو آزاد کر دے **عَنْ** الْحَسَنِ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ
اَنَّ رَجُلًا فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتَقَ عَبِيْدًا لَهُ سِتَّةً عِنْدَ مَوْتِهِ فَاَسْهَمَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ فَاَعْتَقَ ثُلُثَ تِلْكَ الْعَبِيْدِ **ترجمہ** حسن بصری اور محمد بن سیرین سے روایت ہے
کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین اپنے چھہ غلامون کو مرتے وقت آزاد کر دیا آپنے قرعہ ڈالکر
دو کی آزادی قائم رکھی **ف** کیونکہ دو ثلث ہین چھہ کا اور مریض کا تصرف ثلث مال مین نافذ ہے باقی وارثون
کا حق ہے۔ قرعہ ڈالنے سے مراد یہ ہے کہ چھہ کاغذ کے ٹکڑے لیکر چار پر غلامی کا لفظ اور دو پر آزادی کا لکھا پھر ان کو
لپیٹ کر گولیان بنا کر ہر ایک غلام کے نام پر ایک ایک گولی کو نکالا جسکے نام پر آزادی کا پرچہ نکلا وہ آزاد ہو گیا
اور جسکے نام پر غلامی کا نکلا وہ غلام ہو گیا ائمہ ثلثہ کا یہی مذہب ہے اور ظاہر حدیث سے یہی مستفاد ہے مگر ابو حنیفہ کے
نزدیک ہر ایک غلام کا تہائی حصہ آزاد ہو جاویگا اور باقی کے واسطے محنت مزدوری کر کے وارثون کو دو
تہائی دام ادا کرینگے بعد اوسکی آزاد ہو جاوینگے کہا مالک نے مجھے یہ خبر پہونچی کہ اوس شخص کے پاس سوا اون
چھہ غلامون کے اور کچھ مال نہ تھا **عَنْ** رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ رَجُلًا فِيْ اِمَارَةِ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ
اَعْتَقَ رَقِيْقًا لَهُ كُلَّهُمْ جَمِيْعًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ فَاَمَرَ اَبَانُ بْنُ عُثْمَانَ بِتِلْكَ الرَّقِيْقِ فَقُسِمَتْ
اَثْلَاثًا ثُمَّ اَسْهَمَ عَلٰى اَيِّهِمْ يَخْرُجُ سَهْمُ الْمَيِّتِ فَيَعْتِقُوْنَ فَوَقَعَ السَّهْمُ عَلٰى اَحَدِ الْاَثْلَاثِ فَعَتَقَ الثُّلُثُ
الَّذِيْ وَقَعَ عَلَيْهِ السَّهْمُ **ترجمہ** ربیعہ بن ابی عبد الرحمان سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ابان بن عثمان کی خلافت
مین اپنے سب غلامون کو آزاد کر دیا اور سوا اون غلامون کے اور کچھ مال اوس شخص پاس نہ تھا تو ابان بن عثمان
نے حکم کیا ان غلامون کے تین حصے کیے گئے پھر جس حصے پر میت کا حصہ نکلا وہ غلام آزاد ہو گئے اور جن حصون پر
وارثون کا نام نکلا وہ غلام رہے **مَالُ الْمَمْلُوْكِ اِذَا اُعْتِقَ** جب غلام آزاد ہو جاوے اسکا مال کون
لیوے **عَنْ** ابْنِ شِهَابٍ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ مَضَتِ السُّنَّةُ اَنَّ الْعَبْدَ اِذَا عَتَقَ تَبِعَهُ مَالُهُ **ترجمہ** ابن
شہاب کہتے تھے کہ سنت جاری ہے اس بات پر جب غلام آزاد ہو جاوے اوسکا مال اسیکو ملیگا **ف** یعنی جو مال
اوسنے قبل آزادی کے حاصل کیا ہے اور غلام کے پاس موجود ہے یہ مذہب امام مالک اور بعض علما کا ہے اکثر
علما کے نزدیک وہ مولی کا حق ہے کہا مالک نے اوسکی نظیر یہ ہے کہ غلام جب مکاتب کیا جاوے تو جو مال اسکے
پاس ہو وہ غلام ہی کا رہے گا اور اولاد مین یہ حکم نہین ہو سکتا غلام کی جو اولاد آزاد یا مکاتب کرتے وقت ہوگی

وہ مولی کو ملے گی کہا مالک نے اسکی دلیل یہ ہے کہ غلام اور مکاتب جب مفلس ہوجاویں تو اونکے مال اور ام ولد لے لیں گے
مگر اولاد کو نہ لیں گے کیونکہ اولاد غلام کی غلام کا مال نہیں ہے کہا مالک نے اسکی دلیل یہ بھی ہے کہ غلام جب بیچا جاوے
اور خریدار اوسکا مال لینے کی شرط کرے تو اولاد اسمین داخل نہ ہوگی کہا مالک نے غلام اگر کسیکو زخمی کرے تو اولاد
دیت مین وہ خود اور مال اسکا گرفت کیا جاویگا مگر اوسکی اولاد سے مواخذہ نہ ہوگا **عِتْقُ اُمَّهَاتِ الْاَوْلَادِ**

وَجَامِعُ الْقَضَاءِ فِي الْعَتَاقَةِ ام ولد کا آزاد ہونا اور آزاد کرنیکے اقسام کا بیان **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ
ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ اَيُّمَا وَلِيْدَةٍ وَلَدَتْ مِنْ سَيِّدِهَا فَاِنَّهُ لَا يَبِيْعُهَا وَلَا يَهَبُهَا وَلَا يُوَرِّثُهَا وَهُوَ
يَسْتَمْتِعُ مِنْهَا فَاِذَا مَاتَ فَهِيَ حُرَّةٌ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب نے فرمایا جو لونڈی
اپنے مالک سے جنے پھر مالک اسکو نہ بیچے نہ ہبہ کرے نہ وہ مالک کے وارثوں کو ملے بلکہ حب تک
مالک زندہ رہے اوس سے نفع لیوے جب مرجاوے وہ آزاد ہوجاویگی **ف** ائمہ اربعہ اور جمہور علما کا عمل اسی
قول پر ہے اور بعض لوگوں نے ام ولد کا بیچنا درست رکھا ہے **عَنْ** مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ
اَتَتْهُ وَلِيْدَةٌ قَدْ ضَرَبَهَا سَيِّدُهَا بِنَارٍ اَوْ اَصَابَهَا بِهَا فَاَعْتَقَهَا **ترجمہ** حضرت عمر بن خطاب کے پاس ایک لونڈی
آئی جسکو اوسکے مولی نے آگ سے جلایا تھا آپنے اوسکو آزاد کردیا **ف** یعنی اوسکی آزادی کا حکم دیدیا دارقطنی
اور حاکم نے ابن عباس سے روایت کیا کہ ایک لونڈی حضرت عمر پاس آکر بولی میرے مولی نے مجھپر تہمت لی اور مجھے
آگ پر بٹھایا میری شرمگاہ جل گئی آپنے فرمایا اوس نے کوئی امر تیرا دیکھا تھا بولی نہیں پھر فرمایا تو نے قصور کا
اقرار کیا تھا بولی نہیں آپنے فرمایا اوسکے مولی کو بلاؤ وہ آیا آپنے اوس سے کہا اللہ کے عذاب جیسے عذاب دیگا
تو بھی اوسی سے عذاب دیتا ہے بولا میں نے اوسکو قصوروار سمجھا اپنے جی میں آپنے فرمایا تو نے کوئی امر اپنی
آنکھوں سے دیکھا بولا نہیں پھر آپنے فرمایا اوس نے اقرار کیا بولا نہیں حب آپنے فرمایا قسم خدا کی اگر میں نے
جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ نہ سنا ہوتا کہ مالک سے مملوک کا بدلا نہ لیا جاویگا تو مین اسکا عوض لیتا
پھر آپنے اوسکو سو کوڑے مارے اور لونڈی سے کہا جا تو آزاد ہے اللہ نے تجھے آزاد کیا اور اسکے رسول نے
اگر مولی اپنے غلام یا لونڈی کو سخت تکلیف پونچاوے تو وہ بیچ کیا جاویگا اوسکو آزاد کرنے پر کہا مالک نے
جس شخص پر اتنا قرض ہو کہ سارا مال اسکا قرض میں جا سکے وہ اگر غلام یا لونڈی کو آزاد کرے تو درست نہیں
اسیطرح نابالغ کا آزاد کرنا اپنے غلام یا لونڈی کا درست نہیں جب تک بالغ نہ ہوجاوے نہ اوسکے ولی کو جبتک
ولایت اوسپر قائم ہے **مَا يَجُوْزُ مِنَ الْعِتْقِ فِي الرِّقَابِ الْوَاجِبَةِ** جس لونڈی یا غلام کا
عتاق واجب میں آزاد کرنا درست ہے اوسکا بیان **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ اَنَّهُ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ جَارِيَةً لِيْ كَانَتْ تَرْعٰى غَنَمًا لِيْ فَجِئْتُهَا وَقَدْ فُقِدَتْ مِنْهَا شَاةٌ

عتق امہات الاولاد اور قضا فی العتاقہ کا بیان

ماجوز من العتق فی الرقاب الواجبہ کا بیان

آزاد کردے تو اوسکی قیمت اونکا ہر ایک تہائی کو موافق حصہ کے ادا کرے اور غلام اوس کے اوپر آزاد ہوجاویگا پس جس صورت مین وہ غلام خاص اوسی شریک کا ہوتا تو پوری آزادی اوسکی آزادی پوری کرنیکا حقدار ہوگا اور غلامی کا بوجھ اوسپر نہ رہیگا **مَنْ اَعْتَقَ رَقِيقًا لَا يَمْلِكُ مَالًا غَيْرَهُمْ** جو شخص سوا چند غلامون کے اور کچھ مال نہ رکھتا ہووے اور اونکو آزاد کردے **عَنِ** الْحَسَنِ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ اَنَّ رَجُلًا فِي زَمَانِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتَقَ عَبِيْدًا لَهُ سِتَّةً عِنْدَ مَوْتِهِ فَاَسْهَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ فَاَعْتَقَ ثُلُثَ تِلْكَ الْعَبِيْدِ **ترجمہ** حسن بصری اور محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین اپنے چھہ غلامون کو مرتیوقت آزاد کردیا آپ نے قرعہ ڈالکر دو کی آزادی قائم رکہی **ف** کیونکہ دو ثلث ہی چھہ کا اور مریض کا تصرف ثلث مال مین نافذ ہے باقی وارثون کا حق ہے۔ قرعہ ڈالنے سے مراد یہ ہے کہ چھہ کاغذ کے ٹکڑے لیکر چار پر غلامی کا لفظ اور دو پر آزادی کا لکھا پہران کو لپیٹ کر گولیان بنا کر ہر ایک غلام کے نام پر ایک ایک گولی کو نکالا جسکے نام پر آزادی کا پرچہ نکلا وہ آزاد ہوگیا اور جسکے نام پر غلامی کا نکلا وہ غلام ہوگیا ائمہ ثلثہ کا یہی مذہب ہے اور ظاہر حدیث سے یہی مستفاد ہے مگر ابو حنیفہ کے نزدیک ہر ایک غلام کا تہائی حصہ آزاد ہوجاویگا اور باقی کے واسطے محنت مزدوری کرکے وارثون کو دو تہائی دام ادا کرینگے بعد اوسکی آزاد ہوجاوینگے **کہا** امام مالک نے مجھے یہ خبر پہونچی کہ اوس شخص کے پاس سوا اون چھہ غلامون کے اور کچھ مال نہ تھا **عَنْ** رَبِيعَةَ بْنِ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ رَجُلًا فِي اِمَارَةِ اَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ اَعْتَقَ رَقِيقًا لَهُ كُلَّهُمْ جَمِيعًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ فَاَمَرَ اَبَانُ بْنُ عُثْمَانَ بِتِلْكَ الرَّقِيقِ فَقُسِمَتْ اَثْلَاثًا ثُمَّ اَسْهَمَ عَلَى اَيِّهِمْ يَخْرُجُ سَهْمُ الْمَيِّتِ فَيَعْتِقُوْنَ فَوَقَعَ السَّهْمُ عَلَى اَحَدِ الْاَثْلَاثِ فَعَتَقَ الثُّلُثُ الَّذِي وَقَعَ عَلَيْهِ السَّهْمُ **ترجمہ** ربیعہ بن ابی عبد الرحمان سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ابان بن عثمان کی خلافت مین اپنے سب غلامون کو آزاد کردیا اور سوا اون غلامون کے اور کچھ مال اوس شخص پاس نہ تھا تو ابان بن عثمان نے حکم کیا اون غلامون کے تین حصے کیے گئے پہر جس حصے پر میت کا حصہ نکلا وہ غلام آزاد ہوگئے اور جن حصون پر وارثون کا نام نکلا وہ غلام رہے **مَالُ الْمَمْلُوكِ اِذَا اُعْتِقَ** جب غلام آزاد ہوجاوے اسکا مال کون لیوے **عَنِ** ابْنِ شِهَابٍ اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مَضَتِ السُّنَّةُ اَنَّ الْعَبْدَ اِذَا عَتَقَ تَبِعَهُ مَالُهُ **ترجمہ** ابن شہاب کہتے تہے کہ سنت جاری ہے اس بات پر جب غلام آزاد ہوجاوے اوسکا مال اسیکو ملیگا **ف** یعنی جو مال اوسنے قبل آزادی کے حاصل کیا ہے اور غلام کے پاس موجود ہے یہ مذہب امام مالک اور بعض علما کا ہے اکثر علما کے نزدیک وہ مولی کا حق ہے کہا مالک نے اوسکی نظیر یہ ہے کہ غلام جب مکاتب کیا جاوے تو جو مال اسکے پاس ہو وہ غلام ہی کا رہیگا اور اولاد مین یہ حکم نہین ہوسکتا غلام کی جو اولاد آزاد یا مکاتب کرتیوقت ہوگی

ف جو شخص سوا چند غلامون کے اور کچھ مال نہ رکھتا ہو اور مرتے وقت اونکو آزاد کرے

ف جب غلام آزاد ہوجاوے تو مال اوسکا اوسی کا ہے

وہ سونا کو ٹ گئی کہا مالک نے اوسکی دلیل یہ ہے کہ غلام اور مکاتب حسب قیاس ہوجاوین تو اونکے مال اور ام ولد لے لیں گے
مگر اولاد کو نہ لینگے کیونکہ اولاد غلام کی غلام کا مال نہین ہے کہا مالک نے اسکی دلیل یہ بھی ہے کہ غلام جب بیچا جاوے
اور خریدار اوسکے مال لینے کی شرط کرے تو اولاد اسمین داخل نہ ہوگی کہا مالک نے غلام اگر کسیکو زخمی کرے تو اسکی
دیت مین وہ خود اور مال اسکا گرفت کیا جاویگا مگر اوسکی اولاد سے مواخذہ نہ ہوگا

عتق امهات الاولاد وجامع القضاء فی العتاقة

ام ولد کا آزاد ہونا اور آزاد کرنیکے انتشیر کا بیان عن عبد اللہ ابن عمر ان عمر بن الخطاب قال ایما ولیدة ولدت من سیدها فانہ لا یبیعها ولا یهبها ولا یورثها وهو یستمتع منها فاذا مات فهی حرة ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب نے فرمایا جو لونڈی اپنے مالک سے جنے پھر مالک اوسکو نہ بیچے نہ ہبہ کرے نہ وہ مالک کے وارثون کے ہاتھ مین آسکتی ہے بلکہ جب تک مالک زندہ رہے اوس سے نفع لیوے جب مرجاوے وہ آزاد ہوجاویگی ف امام اربعہ اور جمہور علما کا عمل اسی قول پر ہے اور بعض لوگون نے ام ولد کا بیچنا درست رکھا ہے عن مالک انہ بلغہ ان عمر بن الخطاب اتتہ ولیدة قد ضربها سیدها بنار او اصابها بها فاعتقها ترجمہ حضرت عمر بن خطاب کے پاس ایک لونڈی آئی جسکو اوسکے مولی نے آگ سے جلایا تھا آپنے اوسکو آزاد کردیا ف یعنی اوسکی آزادی کا حکم دیدیا دار قطنی اور حاکم نے ابن عباس سے روایت کی کہ ایک لونڈی حضرت عمر کے پاس آئی بولی میرے مولی نے مجھ پر تہمت کی اور مجھے آگ پر بٹھایا میری شرمگاہ جل گئی آپ نے فرمایا اوس نے کوئی امر تیرا دیکھا تھا بولی نہین پھر فرمایا تو نے قصور کا اقرار کیا تھا بولی نہین آپنے فرمایا اوسکے مولی کو بلاؤ وہ آیا آپنے اوس سے کہا اللہ جس چیز سے عذاب دیگا تو بھی اوسی سے عذاب دیتا ہے بولا مین نے اوسکو قصور وار سمجھا اپنے جی مین آپنے فرمایا تو نے کوئی امر اپنی آنکھون سے دیکھا بولا نہین پھر آپنے فرمایا اوس نے اقرار کیا بولا نہین جب آپنے فرمایا قسم خدا کی اگر مین نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہ سنا ہوتا کہ مالک سے مملوک کا بدلا نہ لیا جاویگا تو مین اسکا عوض لیتا پھر آپنے اوسکو سو کوڑے مارے اور لونڈی سے کہا جا تو آزاد ہے اللہ نے تجھے آزاد کیا اور اسکے رسول نے اگر مولی اپنے غلام یا لونڈی کو سخت تکلیف پہونچاوے تو وہ جبر کیا جاویگا اوسکو آزاد کرنے پر کہا مالک نے جس شخص پر اتنا قرض ہو کہ سارا مال اسکا قرض مین جاسکے وہ اگر غلام یا لونڈی کو آزاد کرے تو درست نہین اسیطرح نابالغ کو آزاد کرنا اپنے غلام یا لونڈی کا درست نہین جب تک بالغ نہ ہوجاوے اور اوسکے ولی کو جنکی ولایت اوسپر قائم ہے

ما یجوز من العتق فی الرقاب الواجبة

جس لونڈی یا غلام کا عتاق واجب مین آزاد کرنا درست ہے اوسکا بیان عن عمر بن الحکم انہ قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ ان جاریة لی کانت ترعی غنما لی فجئتها وقد فقدت منها شاة

مِنَ الْغَنَمِ فَسَأَلْتُهَا عَنْهَا فَقَالَتْ اَكَلَهَا الذِّئْبُ فَاَسِفْتُ عَلَيْهَا وَكُنْتُ مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ فَلَطَمْتُ وَجْهَهَا وَ عَلَيَّ رَقَبَةٌ اَفَاُعْتِقُهَا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْنَ اللّٰهُ قَالَتْ فِي السَّمَاءِ فَقَالَ مَنْ اَنَا فَقَالَتْ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتِقْهَا **ترجمہ** عمرو بن الحکم سے روایت ہے **ف** یہ وہم ہے امام مالک سے صحیح معاویہ بن الحکم ہے باجماع محدثین **ف** کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ میری ایک لونڈی بکریان چرا رہی تہی جب مین وہان گیا دیکہا تو ایک بکری گم ہے پوچہا مینے ایک بکری کہان ہے بولی اوسکو بہیڑیا کہا گیا مجہے غصہ آیا آخر مین آدمی تہا مینے ایک طمانچہ اوسکے مونہہ پر مارا ۔ میرے ذمے ایک بردہ آزاد کرنا واجب ہے کیا اوسی کو آزاد کردون آپنے اس لونڈی سے فرمایا اللہ جل جلالہ کہان ہے وہ بولی آسمان پر ہے **ف** یعنے آسمانون کے اوپر عرش پر اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ جل جلالہ کو پوچہہ سکتے ہین کہ وہ کہان ہے کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خود پوچہا اور دوسرے حدیث مین ہے کہ صحابہ نے حضرت سے پوچہا این ربنا کہان ہے پروردگار ہمارا **ف** پہر آپنے فرمایا مین کون ہون بولی آپ اللہ کے رسول ہین جب آپنے فرمایا اُسکو آزاد کردے **ف** ایک روایت مین ہے آپنے فرمایا وہ مومنہ ہے یہ حدیث صحیح ہے روایت کیا اوسکو مسلم نے اپنی صحیح مین اور بہت سے ائمہ حدیث نے ذہبی نے کتاب العرش والعلو مین اس حدیث کو کئی طریقون سے بیان کیا ہے اور جو شخص اس حدیث کو ضعیف کہتا ہے وہ جاہل ہے علم حدیث سے **عَنْ** عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ جَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَارِيَةٍ لَهُ سَوْدَاءَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ عَلَيَّ عِتْقَ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ اَفَاُعْتِقُ هٰذِهِ فَاِنْ كُنْتَ تَرَاهَا مُؤْمِنَةً اَعْتَقْتُهَا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَشْهَدِيْنَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ اَفَتَشْهَدِيْنَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ اَتُوْقِنِيْنَ بِالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ قَالَتْ نَعَمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتِقْهَا **ترجمہ** عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت ہے کہ ایک شخص انصاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کالی لونڈی لیکر آیا اور کہا یا رسول اللہ میرے اوپر ایک مسلمان بردہ آزاد کرنا واجب ہے کیا مین اوسکو آزاد کردون اگر آپ کہتے ہین کہ یہ مومن ہے تو مین اسکو آزاد کردون آپنے اس لونڈی سے فرمایا کیا تو یقین کرتی ہے اس بات کا کہ نہین ہے کوئی معبود سچا سوا اللہ پاک کے وہ بولی ہان پہر آپنے فرمایا تو یقین کرتی ہے اس بات کا کہ بعد مرنیکے پہر جی کر اُٹہین گے بولی ہان تب آپنے فرمایا اوسکو آزاد کردے **ف** یہ تو مومنہ ہے **عَنْ** سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ اَنَّهُ قَالَ سُئِلَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ الرَّجُلِ يَكُوْنُ عَلَيْهِ رَقَبَةٌ هَلْ يُعْتِقُ فِيْهَا ابْنَ زِنًا فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ نَعَمْ ذٰلِكَ يُجْزِيْهِ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے سوال ہوا کہ جس شخص پر ایک بردہ آزاد کرنا لازم

ہو گیا وہ ولد الزنا کو آزاد کر سکتا ہے جواب دیا ہاں کر سکتا ہے **عَنْ** فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَ
مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ تَكُونُ عَلَيْهِ رَقَبَةٌ هَلْ يَجُوزُ لَهُ أَنْ
يُعْتِقَ وَلَدَ زِنًا قَالَ نَعَمْ ذَلِكَ يُجْزِي عَنْهُ **ترجمہ** فضالہ بن عبید انصاری سے روایت ہے اون سے پوچھا جس
شخص پر ایک بردہ آزاد کرنا لازم ہو گیا وہ ولد الزنا کو آزاد کر سکتا ہے جواب دیا ہاں کر سکتا ہے **مَا لَا يَجُوزُ
مِنَ الْعِتْقِ فِي الرِّقَابِ الْوَاجِبَةِ** جن بردون کا آزاد کرنا درست نہین واجب اعتاق مین **عَنْ**
مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ سُئِلَ عَنِ الرَّقَبَةِ الْوَاجِبَةِ هَلْ تُشْتَرَى بِشَرْطٍ فَقَالَ لَا **ترجمہ**
عبد اللہ بن عمر سے سوال ہوا کہ جس بردہ کا آزاد کرنا واجب ہو وہ شرط لگا کر خرید کیا جاوے کہا نہین **ف**
یعنے مشتری یہ شرط لگا کر خرید کرے کہ مین آزاد کر دون گا۔ اس شرط سے خرید کرنا ممنوع ہے **کہا مالک نے** جو شخص
غلام کو آزادی کے لیے خریدے اور اوسپر آزاد کرنا واجب ہو تو اس شرط سے نہ خریدے کہ مین آزاد کر دون گا
اسواسطے کہ اگر اس شرط سے خریدیگا تو بائع رعایت کرے اوسکی قیمت کم کر دیگا اسصورت مین وہ پورا رقبہ نہ
ہوگا **کہا مالک نے** اگر نفل طور پر غلام آزاد کرنا چاہے تو آزادی کی شرط لگا کر خرید کر سکتا ہے **کہا مالک نے**
جن کفارات مین بردہ آزاد کرنا واجب ہی ضرور ہے کہ وہ بردہ مسلمان ہو اگر نصرانی یا یہودی یا مکاتب یا مدبر یا
معتق الے اجل یا ام ولد یا اندھا ہو تو درست نہین البتہ نفل طور پر یہودی یا نصرانی یا مجوسی غلام آزاد کر سکتا ہی
کیونکہ اللہ جل جلالہ نے فرمایا اپنی کتاب مین فَإِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَاءً من سے مراد مفت آزاد کر دینا ہے **کہا
مالک نے** جس بردہ کا آزاد کرنا واجب ہو اوسکا مسلمان ہونا ضرور ہے اسیطرح کفارات مین اونہین مسکینون کو
کھانا کھلانا چاہیے جو مسلمان ہون کافرون کو درست نہین **عِتْقُ الْحَيِّ عَنِ الْمَيِّتِ** مردہ کیطرف سے
آزاد کرنیکا بیان **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ أُمَّهُ أَرَادَتْ أَنْ تُوصِيَ ثُمَّ أَخَّرَتْ
ذَلِكَ إِلَى أَنْ تُصْبِحَ فَهَلَكَتْ وَقَدْ كَانَتْ هَمَّتْ بِأَنْ تُعْتِقَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَقُلْتُ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ
أَيَنْفَعُهَا أَنْ أُعْتِقَ عَنْهَا فَقَالَ الْقَاسِمُ إِنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ أُمِّي هَلَكَتْ فَهَلْ يَنْفَعُهَا أَنْ أُعْتِقَ عَنْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ **ترجمہ**
عبد الرحمن بن ابی عمرہ کی مان نے وصیت کرنیکا ارادہ کیا پھر صبح تک دیر کی رات کو مر گئین اونکا قصد بردہ
آزاد کرنیکا تھا عبد الرحمن نے کہا مین نے قاسم بن محمد سے پوچھا اگر مین اپنی مان کیطرف سے آزاد کرون تو انکو
کچھ فائدہ ہوگا قاسم نے کہا کہ سعد بن عبادہ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میری مان مر گئی اگر
مین اسکی طرف سے بردہ آزاد کرون کیا اوسکو فائدہ ہوگا آپ نے فرمایا ہان **عَنْ** يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّهُ قَالَ تُوُفِّيَ
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ فِي نَوْمٍ نَامَهُ فَأَعْتَقَتْ عَنْهُ عَائِشَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِقَابًا

مِنَ الْغَنَمِ فَسَأَلْتُهَا عَنْهَا فَقَالَتْ أَكَلَهَا الذِّئْبُ فَأَسِفْتُ عَلَيْهَا وَكُنْتُ مِنْ بَنِي آدَمَ فَلَطَمْتُ وَجْهَهَا وَ عَلَيَّ رَقَبَةٌ أَفَأُعْتِقُهَا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ اللّٰهُ قَالَتْ فِي السَّمَاءِ فَقَالَ مَنْ أَنَا فَقَالَتْ أَنْتَ رَسُولُ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتِقْهَا **ترجمہ** عمرو بن الحکم سے روایت ہے **ف** یہ وہم ہے امام مالک سے صحیح معاویہ بن الحکم ہے باجماع محدثین **ف** کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ میری ایک لونڈی بکریاں چرا رہی تھی جب مین وہان گیا دیکھا تو ایک بکری گم ہے پوچھا مینے ایک بکری کہان ہے بولی اوسکو بھیڑیا کہا گیا مجھے غصہ آیا آخر مین آدمی تھا مینے ایک طمانچہ اوسکے سونہہ پر چڑہایا۔ میرے ذمے ایک بردہ آزاد کرنا واجب ہے کیا اوسی کو آزاد کردون آپنے اس لونڈی سے فرمایا اللہ جل جلالہ کہان ہے وہ بولی آسمان پر ہے **ف** یعنے آسمانون کے اوپر عرش پر اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ جل جلالہ کو پوچھہ سکتے ہین کہ وہ کہان ہے کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خود پوچھا اور دوسرے حدیث مین ہے کہ صحابہ نے حضرت سے پوچھا این ربنا کہان ہے پروردگار ہمارا **ف** پھر آپنے فرمایا مین کون ہون بولی آپ اللہ کے رسول ہین جب آپنے فرمایا اُسکو آزاد کردے **ف** ایک روایت مین ہے آپنے فرمایا وہ مومنہ ہے یہ حدیث صحیح ہے روایت کیا اوسکو مسلم نے اپنی صحیح مین اور بہت سے ائمہ حدیث نے ذہبی نے کتاب العرش والعلو مین اس حدیث کو کئی طریقون سے بیان کیا ہے اور جو شخص اس حدیث کو ضعیف کہتا ہے وہ جاہل ہے علم حدیث سے **عَنْ** عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَارِيَةٍ لَهُ سَوْدَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ عَلَيَّ عِتْقَ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ أَفَأُعْتِقُ هٰذِهِ فَإِنْ كُنْتَ تَرَاهَا مُؤْمِنَةً أَعْتِقْهَا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْهَدِينَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ أَفَتَشْهَدِينَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ أَتُؤْمِنِينَ بِالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ قَالَتْ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتِقْهَا **ترجمہ** عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت ہے کہ ایک شخص انصاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کالی لونڈی لیکر آیا اور کہا یا رسول اللہ میرے اوپر ایک مسلمان بردہ آزاد کرنا واجب ہے کیا مین اوسکو آزاد کردون اگر آپ کہتے ہین کہ یہ مومن ہے تو مین اسکو آزاد کرون آپنے اس لونڈی سے فرمایا کیا تو یقین کرتی ہے اس بات کا کہ نہین ہے کوئی معبود سچا سوا اللہ پاک کے وہ بولی ہان پھر آپنے فرمایا تو یقین کرتی ہے اس بات کا کہ بعد مرنے کے پھر جی کر اُٹھین گے بولی ہان تب آپنے فرمایا اوسکو آزاد کردے **ف** یہ تو مومنہ ہے **عَنْ** سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ أَنَّهُ قَالَ سُئِلَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ عَلَيْهِ رَقَبَةٌ هَلْ يُعْتَقُ فِيهَا ابْنُ زِنًا فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَعَمْ ذٰلِكَ يُجْزِيهِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے سوال ہوا کہ جس شخص پر ایک بردہ آزاد کرنا لازم

ہوگیا وہ ولد الزنا کو آزاد کر سکتا ہے جواب دیا ہان کر سکتا ہے **عَنْ** فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ تَكُونُ عَلَيْهِ رَقَبَةٌ هَلْ يَجُوزُ لَهُ أَنْ يُعْتِقَ وَلَدَ زِنًا قَالَ نَعَمْ ذٰلِكَ يَجْزِي عَنْهُ ترجمہ فضالہ بن عبید انصاری سے روایت ہے اون سے پوچھا جس شخص پر ایک بردہ آزاد کرنا لازم ہوگیا وہ ولد الزنا کو آزاد کر سکتا ہے جواب دیا ہان کر سکتا ہے

مَا لَا يَجُوزُ مِنَ الْعِتْقِ فِي الرِّقَابِ الْوَاجِبَةِ

جن بردون کا آزاد کرنا درست نہین واجب اعتاق مین **عَنْ** مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ سُئِلَ عَنِ الرَّقَبَةِ الْوَاجِبَةِ هَلْ تُشْتَرٰى بِشَرْطٍ فَقَالَ لَا ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے سوال ہوا کہ جس بردہ کا آزاد کرنا واجب ہو وہ شرط لگا کر خرید کیا جاوے کہا نہین ف یعنے مشتری یہ شرط لگا کر خرید کرے کہ مین آزاد کر دون گا۔ اس شرط سے خرید کرنا ممنوع ہے کہا مالک نے جو شخص غلام کو آزادی کے لیے خریدے اور اسپر آزاد کرنا واجب ہو تو اس شرط سے نہ خریدے کہ مین آزاد کر دون گا اسواسطے کہ اگر اس شرط سے خریدیگا تو بائع رعایت کرکے اوسکی قیمت کم کر دیگا اس صورت مین وہ پورا رقبہ نہ ہوگا کہا مالک نے اگر نفل طور پر غلام آزاد کرنا چاہے تو آزادی کی شرط لگا کر خرید کر سکتا ہے کہا مالک نے جن کفارات مین بردہ آزاد کرنا واجب ہے ضرور ہے کہ وہ بردہ مسلمان ہو اگر نصرانی یا یہودی یا مکاتب یا مدبر یا معتق الے اجل یا ام ولد یا اندھا ہو تو درست نہین البتہ نفل طور پر یہودی یا نصرانی یا مجوسی غلام آزاد کر سکتا ہے کیونکہ اللہ جل جلالہ نے فرمایا اپنی کتاب مین فَإِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَاءً من سے مراد مفت آزاد کر دینا ہے کہا مالک نے جس بردیکا آزاد کرنا واجب ہو اوسکا مسلمان ہونا ضرور ہے اسیطرح کفارات مین اونہین مسکینون کو کھانا کھلانا چاہیے جو مسلمان ہون کافرون کو درست نہین

عِتْقُ الْحَيِّ عَنِ الْمَيِّتِ

مردے کیطرف سے آزاد کرنیکا بیان **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ أُمَّهُ أَرَادَتْ أَنْ تُوصِيَ ثُمَّ أَخَّرَتْ ذٰلِكَ إِلَى أَنْ تُصْبِحَ فَهَلَكَتْ وَقَدْ كَانَتْ هَمَّتْ بِأَنْ تُعْتِقَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَقُلْتُ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَيَنْفَعُهَا أَنْ أُعْتِقَ عَنْهَا فَقَالَ الْقَاسِمُ إِنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمِّي هَلَكَتْ فَهَلْ يَنْفَعُهَا أَنْ أُعْتِقَ عَنْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ ترجمہ عبد الرحمن بن ابی عمرہ کی مان نے وصیت کرنیکا ارادہ کیا پھر صبح تک دیر کی رات کو مر گئین اور انکا قصد بردہ آزاد کرنیکا تھا عبد الرحمن نے کہا مین نے قاسم بن محمد سے پوچھا اگر مین اپنی مان کیطرف سے آزاد کرون تو انکو کچھ فائدہ ہوگا قاسم نے کہا کہ سعد بن عبادہ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میری مان مر گئی اگر مین اسکی طرف سے بردہ آزاد کرون کیا اوسکو فائدہ ہوگا آپنے فرمایا ہان **عَنْ** يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّهُ قَالَ تُوُفِّيَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ فِي نَوْمٍ نَامَهُ فَأَعْتَقَتْ عَنْهُ عَائِشَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِقَابًا

كَثِيْرَةً ترجمہ یحیی بن سعید نے کہا عبد الرحمان بن ابو بکر سوتے سوتے مر گیے حضرت عائشہ نے اون کیطرف سے بہت سے بردے آزاد کیے کہا مالک نے مجھے یہ روایت بہت پسند ہے **فَضْلُ الرِّقَابِ وَعِتْقُ الزَّانِيَةِ وَابْنِ الزِّنَا** بردے آزاد کرنے کی فضیلت اور زانیہ اور ولد زنا کی آزاد کرنیکا بیان **عَنْ** عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الرِّقَابِ الْوَاجِبَةِ اَيُّهَا اَفْضَلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَغْلَاهَا ثَمَنًا وَاَنْفَسُهَا عِنْدَ اَهْلِهَا ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا کون سا بردہ آزاد کرنا افضل ہے آپنے فرمایا جسکی قیمت بھاری ہو اور اسکے مالکون کو بہت مرغوب ہو **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُ اَعْتَقَ وَلَدَ زِنًا وَاُمَّهُ ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے ولد الزنا کو اور اوسکی مان کو آزاد کیا **مَصِيْرُ الْوَلَاءِ لِمَنْ اَعْتَقَ** ولا اوسی کو ملے گی جو آزاد کرے **عَنْ** عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ جَاءَتْ بَرِيْرَةُ فَقَالَتْ اِنِّيْ كَاتَبْتُ اَهْلِيْ عَلٰى تِسْعِ اَوَاقٍ فِيْ كُلِّ عَامٍ اُوْقِيَّةٌ فَاَعِيْنِيْنِيْ قَالَتْ عَائِشَةُ اِنْ اَحَبَّ اَهْلُكِ اَنْ اَعُدَّهَا لَهُمْ عَدَدْتُهَا وَيَكُوْنُ لِيْ وَلَاؤُكِ فَعَلْتُ فَذَهَبَتْ بَرِيْرَةُ اِلٰى اَهْلِهَا فَقَالَتْ ذٰلِكَ لَهُمْ فَاَبَوْا عَلَيْهَا فَجَاءَتْ مِنْ عِنْدِ اَهْلِهَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَقَالَتْ لِعَائِشَةَ اِنِّيْ قَدْ عَرَضْتُ ذٰلِكِ عَلَيْهِمْ فَاَبَوْا عَلٰى ذٰلِكِ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَسَمِعَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهَا فَاَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذِيْهَا وَاشْتَرِطِيْ لَهُمُ الْوَلَاءَ فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ فَفَعَلَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَمَا بَالُ رِجَالٍ يَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَاِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ قَضَاءُ اللّٰهِ اَحَقُّ وَشَرْطُ اللّٰهِ اَوْثَقُ وَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ ترجمہ حضرت عائشہ کے پاس بریرہ آئی اور کہا کہ مجھکو میرے لوگون نے مکاتب کیا ہے نو اوقیہ پر ہر سال مین ایک اوقیہ **ف** اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے **ت** تو میری مدد کرو حضرت عائشہ نے کہا اگر تیرے لوگون کو منظور ہو تو مین ایک دفعہ مین سب دیدیتی ہون مگر تیرے ولا مین لونگی بریرہ اپنے لوگون کے پاس گئی اون سے بیان کیا اونہون نے ولا دینے سے انکار کیا پہر بریرہ لوٹ کر آئی حضرت عائشہ پاس اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہی وہان بیٹھے ہوئے تہے اور کہا مینے اپنے لوگون سے بیان کیا وہ انکار کرتے ہین اور کہتے ہین ولا ہم لینگے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ سنکر پوچہا کیا حال ہے حضرت عائشہ نے سارا قصہ بیان کیا آپنے فرمایا تم بریرہ کو لیو اور ولا کی شرط اونہین لوگون کیواسطے کر دو کیونکہ اوسکو ولا ملیگی جو آزاد کرے **ف** یعنی شرع کے رو سے ولا کا مستحق وہی ہے جو آزاد کرے پہر جو شرط

ف بردون کے آزاد کرنیکی فضیلت اور زانیہ اور ولد الزنا کے آزاد کرنیکا بیان

اسکے خلاف کیجاوے وہ لغو ہے تم یہ شرط منظور کرلو اس سے کچھ نہ ہوگا ولا تمہین کو ملیگی **ف** حضرت عائشہ نے ایسا ہی کیا بعد اوسکے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لوگون مین گئے اور کھڑے ہوکر اللہ جل جلالہ کی تعریف کی پھر فرمایا کیا حال ہے لوگون کا ایسی شرطین لگاتے ہین جو اللہ کی کتاب مین نہین ہین جو شرط اللہ کی کتاب مین نہو وہ باطل ہے گو سو بار لگائی جاوے اللہ کا حکم سچا اور اسکی شرط مضبوط ہے ولا اوسیکو ملیگی جو آزاد کرے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَرَادَتْ اَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً تَعْتِقُهَا فَقَالَ اَهْلُهَا نَبِيْعُكِهَا عَلٰى اَنَّ وَلَاءَهَا لَنَا فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يَمْنَعُكِ ذٰلِكِ اِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ نے ایک لونڈی کو خرید کر آزاد کرنا چاہا اوسکے لوگون نے کہا ہم اس شرط سے بیچتے ہین کہ ولا ہم کو ملے حضرت عائشہ نے یہ امر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپنے فرمایا تیرا کچھ حرج نہین ولا اسی کو ملے گی جو آزاد کرے **عَنْ** عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ بَرِيْرَةَ جَاءَتْ تَسْتَعِيْنُ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ اِنْ اَحَبَّ اَهْلُكِ اَنْ اَصُبَّ لَهُمْ ثَمَنَكِ صَبَّةً وَاحِدَةً وَاُعْتِقَكِ فَعَلْتُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ بَرِيْرَةُ لِاَهْلِهَا فَقَالُوْا لَا اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ لَنَا وَلَاءُكِ **ترجمہ** عمرہ بنت عبد الرحمان سے روایت ہے کہ بریرہ آئی حضرت عائشہ سے مدد مانگنے کو **ف** بدل کتابت کے ادا کرنے مین **ف** حضرت عائشہ نے کہا اگر تیرے لوگون کو یہ منظور ہو کہ مین یکمشت انکو تیری قیمت ادا کردون اور تجھکو آزاد کردون تو مین راضی ہون بریرہ نے یہ اپنے لوگون سے بیان کیا اونہون نے کہا ہم نہین بیچین گے مگر اس شرط سے کہ ولا ہمکو ملے۔ **قَالَ** مَالِكٌ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ فَزَعَمَتْ عَمْرَةُ اَنَّ عَائِشَةَ ذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرِيْهَا وَاَعْتِقِيْهَا فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ **ترجمہ** عمرہ نے کہا کہ حضرت عائشہ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ بیان کیا آپنے فرمایا تو خرید کر آزاد کردے ولا اسی کو ملے گی جو آزاد کرے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ولا کی بیع یا ہبہ سے **ف** زمانہ جاہلیت مین لوگ غلامون کو آزاد کرکے انکی ولا بیچڈالتے تھے یا ہبہ کرتے تھے آپنے اس سے منع کیا کہا مالک نے جو غلام اپنے تئین مولی سے مول لیوے اس شرط سے کہ میری ولا جسکو مین چاہونگا اسکو ملیگی تو یہ جائز نہین کیونکہ ولا اوسی کو ملے گی جو آزاد کرے اور اگر مولے نے غلام کو اجازت دیدی کہ جس سے جی چاہے موالات کا عقد کرے تو بھی جائز نہوگا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ولا اوسکو ملے گی جو آزاد کرے اور منع کیا آپنے ولا کی بیع اور ہبہ سے پس اگر مولی کو یہ امر جائز ہو کہ غلام سے ولا کی شرط کرے یا اجازت دے جسکو وہ چاہے ولا ملے اسصورت مین ولا کا ہبہ ہوجاویگا **جَرُّ الْعَبْدِ الْوَلَاءَ اِذَا اُعْتِقَ** جب غلام آزاد

ہو تو ولا اپنی طرف کھینچ لیتا ہے عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ اشْتَرَى عَبْدًا فَأَعْتَقَهُ وَلِذَلِكَ الْعَبْدِ بَنُونَ مِنِ امْرَأَةٍ حُرَّةٍ فَلَمَّا أَعْتَقَهُ الزُّبَيْرُ قَالَ هُمْ مَوَالِيَّ وَقَالَ مَوَالِي أُمِّهِمْ بَلْ هُمْ مَوَالِينَا فَاخْتَصَمُوا إِلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَقَضَى عُثْمَانُ لِلزُّبَيْرِ بِوَلَائِهِمْ ترجمہ ربیعہ بن ابی عبد الرحمان سے روایت ہے کہ زبیر بن عوام نے ایک غلام خرید کر آزاد کیا اوس غلام کی اولاد ایک آزاد عورت سے تھی جب زبیر نے غلام کو آزاد کر دیا تو زبیر نے کہا اوسکی اولاد میرے مولی ہیں اور اوسکی ماں کے لوگوں نے کہا ہمارے مولی ہیں دونوں نے جھگڑا کیا حضرت عثمان پاس آپنے حکم کیا کہ اون کی ولا زبیر کے لیے عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ سُئِلَ عَنْ عَبْدٍ لَهُ وَلَدٌ مِنِ امْرَأَةٍ حُرَّةٍ لِمَنْ وَلَاؤُهُمْ قَالَ سَعِيدٌ إِنْ مَاتَ أَبُوهُمْ وَلَمْ يُعْتَقْ فَوَلَاؤُهُمْ لِمَوَالِي أُمِّهِمْ ترجمہ سعید بن المسیب سے سوال ہوا اگر ایک غلام کا لڑکا آزاد عورت سے ہو تو اس لڑکے کی ولا کس کو ملے گی سعید بن المسیب نے کہا اگر اوس لڑکے کا باپ غلامی کی حالت میں مر جاوے تو ولا اوسکی ماں کے موالی کو ملے گی کہا مالک نے مثال اسکی یہ ہے ملاعنہ عورت کا لڑکا اپنے ماں کے موالی کی طرف منسوب ہوگا اگر وہ مر جاویگا وہی اوسکے وارث ہوں گے اگر جنایت کریگا وہی دیت دینگے پھر اگر اس عورت کا خاوند اقرار کرے کہ یہ میرا لڑکا ہے تو اوسکی ولا باپ کے موالی کو ملیگی وہی وارث ہونگے وہی دیت بھی دینگے مگر اوسکے باپ پہ حد قذف پڑیگی کہا مالک نے اسیطرح اگر عورت ملاعنہ عربی ہو اور خاوند اوسکے لڑکے کا اقرار کرے کہ میرا ہے تو وہ لڑکا اپنے باپ سے ملا دیا جاویگا جب تک خاوند اقرار نہ کرے تو اس لڑکے کا ترکہ اوسکی ماں اور اخیافی بھائیوں کو حصہ دیکر جو بچ رہیگا مسلمانوں کا حق ہوگا اور ملاعنہ کے لڑکے کی میراث اوسکی ماں کے موالی کو اسواسطے ملتی ہے کہ جب تک اوسکے خاوند نے اقرار نہیں کیا نہ اوس لڑکے کا نسب ہے نہ اوسکا کوئی عصبہ ہے جب خاوند نے اقرار کر لیا نسب ثابت ہو گیا اپنے عصبہ سے ملجاویگا کہا مالک نے جس غلام کی اولاد آزاد عورت سے ہو اور غلام کا باپ آزاد ہو تو وہ اپنے پوتے کے ولا کا مالک ہوگا جبتک باپ غلام رہے گا جب باپ آزاد ہو جاوے گا تو ولا اوسکے موالی کو ملے گی اگر باپ غلامی کی حالت میں مر جاوے گا تو میراث اور ولا دادا کو ملیگی - اگر اوس غلام کے دو آزاد لڑکوں میں سے ایک لڑکا مر جاوے اور باپ انکا غلام ہو تو ولا اور میراث اوسکے دادا کو ملے گی کہا مالک نے حاملہ لونڈی اگر آزاد ہو جاوے اور خاوند اوسکا غلام ہو پھر خاوند بھی آزاد ہو جاوے وضع حمل سے پہلے یا بعد تو ولا اوس بچہ کی اوسکی ماں کے موالی کو ملے گی کیونکہ یہ بچہ قبل آزادی کے اوسکا غلام ہو گیا البتہ جو حمل اس عورت کو بعد آزادی کے ٹھہرے گا اوسکی ولا اوسکے باپ کو ملے گی جب وہ آزاد کر دیا جاوے کہا مالک نے جو غلام اپنے مولی کے اذن سے اپنے غلام کو آزاد کرے تو اوسکی ولا مولی کو ملے گی غلام کو نہ ملیگی اگرچہ آزاد ہو جاوے

مِيرَاثُ الْوَلَاءِ ولا کی میراث کا بیان عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّ الْعَاصِيَ بْنَ هِشَامٍ هَلَكَ وَتَرَكَ بَنِينَ لَهُ

ثلاثة اثنان لام ورجل لعلة فهلك احد الذين لام وترك مالا وموالي فورثه اخوه لابيه وامه ماله
وولاء مواليه ثم هلك الذي ورث المال وولاء الموالي وترك ابنه واخاه لابيه فقال ابنه قد احرزت
ما كان ابي احرز من المال وولاء الموالي وقال اخوه ليس كذلك انما احرزت المال واما ولاء الموالي
فلا ارايت لو هلك اخي اليوم الست ارثه انا فاختصما الى عثمان بن عفان فقضى لاخيه بولاء الموالي **ترجمہ**
ابی بکر بن عبدالرحمان سے روایت ہے کہ عاصی بن ہشام مرگئے اور تین بیٹے چھوڑ گئے دو اونمین سگے بھائی تھے
اور ایک سوتیلا (یعنے ماں اوسکی اور تھی) تو سگے بھائیون مین سے ایک بھائی مرگیا اور مال اور غلام آزاد کیے ہوے
چھوڑ گیا اوسکا وارث سگا بھائی ہوا مال اور غلامون کی سب ولا اوسنے لی پھر وہ بھائی بھی مرگیا اور ایک بیٹا
اور سوتیلا بھائی (یعنے وہی عاصی بن ہشام کا بیٹا) چھوڑ گیا بیٹے نے کہا مین اپنے باپ کے مال اور ولا کا مالک
ہون بھائی نے کہا بیشک مال کا تو مالک ہے مگر ولا کا مالک نہین فرض کر کہ اگر پہلا بھائی میرا آج مرتا تو مین اسکا
وارث ہوتا یا تو **ف** ملکہ مین ہوتا کیونکہ مین اسکا سوتیلا بھائی ہون اور تو بھائی کا بیٹا ہے اور بھائی کے ہوتے
ہوئے ولا بھتیجے کو نہین پہونچتی **ف** پھر دونون نے جھگڑا کیا حضرت عثمان پاس آئے آپنے ولا بھائی کو دلائی
عن ابي بكر بن حزم انه كان جالسا عند ابان بن عثمان فاختصم اليه نفر من جهينة و
نفر من بني الحارث بن الخزرج وكانت امراة من جهينة عند رجل من بني الحارث بن الخزرج يقال له
ابراهيم بن كليب فماتت المراة وتركت مالا وموالي فورثها ابنها وزوجها ثم مات ابنها فقال
ورثته لنا ولاء الموالي قد كان ابنها احرزه فقال الجهنيون ليس كذلك انما هم موالي صاحبتنا
فاذا مات ولدها فلنا ولاؤهم ونحن نرثهم فقضى ابان بن عثمان للجهنيين بولاء الموالي **ترجمہ**
ابوبکر بن حزم ابان بن عثمان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے مین کچھ لوگ جہینہ کے اور کچھ لوگ بنی الحارث بن خزرج
کے لڑتے جھگڑتے آئے مقدمہ یہ تھا کہ ایک عورت جہینہ کی نکاح مین تھی ایک شخص کے بنی الحارث بن خزرج
مین جسکا نام ابراہیم بن کلیب تھا وہ عورت مرگئی اور مال اور غلام آزاد کیے ہوئے چھوڑ گئی اوسکا خاوند اور بیٹا
وارث ہوا پھر اسکا بیٹا مرگیا اب بیٹے کے وارثون نے کہا ولا ہمکو ملے گی کیونکہ عورت کا بیٹا اوس ولا پر قابض
ہوگیا تھا اور جہینہ کے لوگ یہ کہتے تھے کہ ولا کے مستحق ہم ہین کسلیے کہ وہ غلام ہمارے کنبے کی عورت کی غلام
ہین جب اوس عورت کا لڑکا مرگیا ولا ہمکو ملے گی ابان بن عثمان نے جہینہ کی لوگون کو ولا دلائی **عن** مالك
انه بلغه ان سعيد بن المسيب قال في رجل هلك وترك بنين له ثلثة وترك موالي اعتقهم هو
عتاقة ثم ان الرجلين من بنيه هلكا وتركا اولادا فقال سعيد بن المسيب يرث الموالي الباقي من
الثلثة فاذا هلك هو فولده وولد اخويه في الموالي شرع سواء **ترجمہ** سعید بن المسیب نے کہا جو شخص مرجاوے

سائبہ کی میراث کا بیان اور یہودی یا نصرانی آزاد کرنیوالے کا بیان

اور تین بیٹے چھوڑ جاوے اور آزاد کیے ہوئے غلام چھوڑ جاوے پھر اون تین بیٹون مین سے دو بیٹے مرجاوین
اور اولاد اپنی چھوڑ جاوین تو ولا کا وارث تیسرا بھائی ہوگا جب وہ مرجاوے تو اوسکی اولاد اور اون دونو بھائیون
کی اولاد ولا کے استحقاق مین برابر ہونگے **مِيرَاثُ السَّائِبَةِ وَوَلَاءُ مَنْ اَعْتَقَ الْيَهُودِيُّ وَ
النَّصْرَانِيُّ** سائبہ کی میراث کا بیان اور یہودی یا نصرانی آزاد کرنے والیکا بیان **ف** سائبہ کے معنے
آزاد بے قید یہان مراد اوس غلام سے ہے جسکو مالک آزاد کردے اور یہ کہدے کہ ولا تیری کسیکا حق نہین ہے
عَنْ مَالِكٍ اَنَّهُ سَاَلَ ابْنَ شِهَابٍ عَنِ السَّائِبَةِ فَقَالَ يُوَالِي مَنْ شَاءَ فَاِنْ مَاتَ وَلَمْ يُوَالِ اَحَدًا فَمِيرَاثُهُ
لِلْمُسْلِمِيْنَ وَعَقْلُهُ عَلَيْهِمْ **ترجمہ** امام مالک نے ابن شہاب سے پوچھا سائبہ کا حکم اونہون نے کہا سائبہ جس شخص سے
چاہے عقد موالات کرلے اگر مرجاوے اور کسی سے موالاۃ نہ کرے تو اوسکی میراث مسلمانون کو ملیگی اگر
وہ جنایت کریگا تو دیت بھی وہی دینگے کہا مالک نے میرے نزدیک یہی کہ سائبہ کسی سے عقد موالاۃ نہ کرے اور
میراث اوسکی مسلمانون کو ملیگی اور دیت بھی وہی دینگے کہا مالک نے اگر یہودی یا نصرانی کا غلام مسلمان
ہوجاوے پھر وہ اوسکو آزاد کردے تو اوسکے ولا مسلمانون کو ملیگی اگر بعد اوسکے وہ یہودی یا نصرانی بھی
مسلمان ہوجاوے تو ولا اوسکی طرف نہ جاویگی البتہ اگر یہودی یا نصرانی یہودی یا نصرانی غلام کو آزاد کردے
پھر وہ غلام مسلمان ہوجاوے بعد اوسکے اوسکا مالک مسلمان ہو تو ولا اوسی کو ملیگی اسواسطے کہ آزادی
کے دن بھی ولا کا مستحق وہی تہا کہا مالک نے اگر یہودی یا نصرانی کا لڑکا مسلمان ہو تو وہ اپنے باپ کے
آزاد کیے ہوئے غلام کی ولا پاویگا جب وہ غلام مسلمان ہوگیا ہو مگر باپ اوسکا مسلمان نہ ہوا ہو جس نے
آزاد کیا ہے اور اگر وہ غلام آزادی کے وقت بھی مسلمان تہا تو یہودی یا نصرانی کے مسلمان لڑکے کو ولا
نہ ہوگی بلکہ وہ مسلمانون کا حق ہوگی فقط

كِتَابُ الْمُكَاتَبِ

کتاب مکاتب کے بیان مین

کتاب مکاتب کے بیان مین

ف مکاتب وہ غلام ہے جس سے مولی یہ کہے اگر تو اسقدر مال مجہکو اسقدر مدت مین ادا کردیوے تو تو
آزاد ہے جسقدر مال عوض مین آزادی کے ٹہیرے اوسکو بدل مکاتب کہتے ہین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْقَضَاءُ فِي الْمُكَاتَبِ مکاتب کے احکام کا بیان **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ
اَلْمُكَاتَبُ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ شَيْءٌ مِنْ كِتَابَتِهِ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر کہتے تہے مکاتب غلام

ہے گا جب تک اوسپر کچھ بھی بدل کتابت مین سے باقی رہے **ف** ابن ابی شیبہ کی روایت مین ہے مکاتب غلام ہے جبتک اوسپر ایک درم باقی ہے اور ابوداؤد اور نسائی اور حاکم نے اسقول کو مرفوعًا روایت کیا **عَنْ** مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ كَانَا يَقُوْلَانِ الْمُكَاتَبُ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ كِتَابَتِهِ شَيْءٌ **ترجمہ** عروہ بن الزبیر اور سلیمان بن یسار کہتے تھے مکاتب غلام ہے جب تک اوسپر کچھ بھی بدل کتابت مین سے باقی ہے کہا مالک نے میری راے یہی ہے کہا مالک نے اگر مکاتب اپنی بدل کتابت سے زیادہ مال چھوڑ کر مرجاوے اور اپنی اولاد کو جو حالت کتابت مین پیدا ہوئی تھی یا عقد کتابت مین داخل تھی چھوڑ جاوے تو پہلے اوسکے مال مین سے بدل کتابت ادا کرینگے جسقدر بچ رہے گا اوسکی وارث مکاتب کی اولاد ہوگی۔

عَنْ حُمَيْدِ بْنِ قَيْسٍ الْمَكِّيِّ اَنَّ مُكَاتَبًا كَانَ لِابْنِ الْمُتَوَكِّلِ هَلَكَ بِمَكَّةَ وَتَرَكَ عَلَيْهِ بَقِيَّةً مِنْ كِتَابَتِهِ وَتَرَكَ دُيُوْنًا لِلنَّاسِ وَتَرَكَ ابْنَةً فَاَشْكَلَ عَلٰى عَامِلِ مَكَّةَ الْقَضَاءُ فِيْهِ فَكَتَبَ اِلٰى عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ مَرْوَانَ يَسْاَلُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَكَتَبَ اِلَيْهِ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ اَنِ ابْدَاْ بِدُيُوْنِ النَّاسِ ثُمَّ اقْضِ مَا بَقِيَ مِنْ كِتَابَتِهِ ثُمَّ اقْسِمْ مَا بَقِيَ مِنْ مَالِهِ بَيْنَ ابْنَتِهِ وَمَوْلَاهُ **ترجمہ** حمید بن قیس مکی سے روایت ہے کہ ایک مکاتب ابن متوکل کا مکے مین مرگیا اور کچھ بدل کتابت اوسپر باقی رہگیا تھا اور لوگون کا قرض بھی تھا اور ایک بیٹی چھوڑ گیا تو مکے کے عامل کو اسباب مین حکم کرنا دشوار ہوا اوس نے عبدالملک بن مروان کو لکھا عبدالملک نے اوسکے جواب مین لکھا کہ پہلے لوگون کا قرض ادا کرو جسقدر بدل کتابت باقی رہگیا ہے اوسکو ادا کر بعد اوسکے جو کچھ بچے وہ اوسکے بیٹے اور مولی کو تقسیم کردے **ف** یعنے نصف بیٹے کو اور نصف مولے کو کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم ہے اگر غلام اپنے مولے سے کہے مجھکو مکاتب کردے تو مولی پر جبر نہین خواہ مخواہ مکاتب کرے اور مینے کسی عالم سے نہین سُنا کہ مولی پر جبر ہوگا اپنے غلام کے مکاتب کرنے پر اور جب کوئی شخص اون سے اللہ جل جلالہ کے اس قول کو بیان کرتا کہ مکاتب کرو اپنے غلامون کو اگر اونمین بہتر جانو **ف** یعنے اللہ جل جلالہ نے اس آیت مین امر فرمایا مکاتب کرنیکا اور امر وجوب کے واسطے ہے **ف** تو وہ یہ آیتین پڑھتے جب تم احرام کھولڈالو شکار کرو جب نماز ہوجاوے تو پھیل جاؤ زمین مین اور اللہ کا فضل ڈھونڈھو **ف** یعنے ان آیتون مین جیسا امر وجوب کے واسطے نہین ہے ایسا ہی مکاتب کرنیکا امر بھی وجوب کے واسطے نہین ہے، کہا مالک نے بلکہ یہ امر اذن کے واسطے ہے نہ وجوب کے واسطے کہا مالک نے مین نے بعض اہل علم سے سُنا اس آیت کی تفسیر مین (دو تم اپنے مکاتبون کو اوس مال سے جو دیا تمکو اللہ تعالی نے) کہتے تھے مراد اس سے یہ ہے کہ آدمی اپنے غلام کو مکاتب کرے پھر اوسکے بدل کتابت مین سے کچھ معاف کردیوے کہا مالک نے مینے یہ اچھا سُنا اور اسیپر لوگون کو عمل کرتے ہوے پایا کہا مالک نے مجھے یہ پہونچا کہ عبداللہ

ابن عمر نے اپنے غلام کو مکاتب کیا پینتیس ہزار درم پر پھر آخر مین اوسسے پانچہزار درم معاف کردیے کہا مالک نے
جب غلام مکاتب ہو جاوے اسکا مال بھی کو ملیگا مگر اولاد اوسکے عقد کتابت مین داخل نہ ہوگی البتہ جب شرط لگالے
تو اولاد بھی داخل ہو جاوے کہا مالک نے جس شخص نے اپنے غلام کو مکاتب کیا اور اس غلام کی ایک لونڈی تھی جو
حاملہ تھی اوس سے مگر حمل کا حال نہ غلام کو معلوم تھا نہ مولی کو تو وہ بچہ جب پیدا ہوگا مکاتب کو نہ ملیگا بلکہ ہوئے
کو ملیگا البتہ لونڈی مکاتب ہی کی ہے کیونکہ وہ اوسکا مال ہے کہا مالک نے اگر ایک عورت اپنا مکاتب
چھوڑکر مر گئی اور اسکے وارث ہین ایک خاوند اور ایک لڑکا اوس عورت کا پھر مکاتب مر گیا قبل ادا کرنے
بدل کتابت کے تو خاوند اور لڑکا موافق کتاب اللہ کے اوسکی میراث کو تقسیم کر لینگے ایک ربع خاوند کا ہوگا
اور باقی بیٹے کا، اور جو بعد ادا کرنے بدل کتابت کے مرا تو میراث اوسکی سب بیٹے کو ملے گی خاوند کو کچھ نہ ملیگی
کہا مالک نے اگر مکاتب اپنے غلام کو مکاتب کرے تو دیکھینگے اگر اوس نے رعایت کی طور پر بدل کتابت کم ٹھیرایا
ہے تو یہ کتابت جائز نہ ہوگی اور جو بدل کتابت اپنا فائدہ دیکھکر ٹھیرایا ہے تو جائز ہوگی کہا مالک نے جو شخص
اپنی مکاتبہ لونڈی سے صحبت کرے اور وہ حاملہ ہو جاوے تو اوس لونڈی کو اختیار ہے چاہے وہ ام ولد بنکر رہے
چاہے اپنی کتابت قائم رکھے اگر حاملہ نہ ہو تو وہ مکاتب رہیگی کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اتفاقی
ہے کہ جو غلام دو آدمیون مین مشترک ہو اسکو کوئی مکاتب نہین کر سکتا اگرچہ دوسرا شریک اجازت بھی دیوے
بلکہ دونون شریک ملکر مکاتب کر سکتے ہین کیونکہ اگر ایک شریک اپنے حصہ کو مکاتب کر دیگا اور مکاتب بدل کتابت
ادا کر دیگا تو اوسقدر حصہ آزاد ہو جاویگا اب اوس شریک پر لازم نہین کہ دوسرے شریک کو ضمان دیکر اوسکی
آزادی پوری کرے کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ جو حکم فرمایا ہے دوسرے شریک کے حصہ کی قیمت ادا
کریگا وہ عتاق مین ہے نہ کتابت مین کہا مالک نے اگر اس شریک کو یہ مسئلہ معلوم نہ ہو وہ اپنے حصہ کو مکاتب
کرکے کل یا بعض بدل کتابت وصول کرے تو جسقدر وصول کیا ہو اوسکو وہ اور اسکا شریک اپنے حصون کے
موافق بانٹ لیوین کتابت باطل ہو جاویگی اور وہ مکاتب بدستور غلام رہیگا کہا مالک نے جو مکاتب دو
آدمیون مین مشترک ہو پھر ایک آدمی اون مین سے اوسکو مہلت دیوے اور دوسرا نہ دیوے اور جس شخص
نے مہلت نہ دی وہ اپنا کچھ حق وصول کرے بعد اوسکے مکاتب مر جاوے اور اسقدر مال نہ چھوڑے کہ
اوسکے بدل کتابت کو کافی ہو تو جسقدر مال چھوڑ گیا ہے اوسکو دونو شریک اپنے بقایا حصون کے موافق
تقسیم کر لینگے۔ اگر مکاتب اپنے بدل کتابت سے زیادہ مال چھوڑ گیا ہے تو پہلے دونو شریک اپنے اپنے
بقایا وصول کر کے جو کچھ بچیگا برابر بانٹ لیوین گے۔ اگر مکاتب عاجز ہو گیا اور جس شخص نے مہلت نہ دی
تھی اوس نے دوسرے شریک کی نسبت کچھ زیادہ وصول کر لیا ہے تو غلام دونون مین آدھون آدھ مشترک

رہیگا اور جسنے زیادہ لیا ہے وہ اپنے شریک کو کچہ نہ پہیریگا کیونکہ اوسنے اپنے شریک کی اجازت سے لیا ہے اگر ایک نے
اپنا حصہ معاف کردیا تہا اور دوسرے نے کچہ وصول کیا پہر غلام عاجز ہوگیا تو وہ غلام دونوین مشترک رہیگا اور جسنے کچہ وصول
کرلیا ہی وہ دوسرے شریک کو کچہ نہ دیگا کیونکہ اوسنے اپنا حق وصول کیا اسکی مثال یہ ہے کہ دو آدمیون کا قرض ایک ہی دستاویز
کے رو سے ایک آدمی پر ہو پہر ایک شخص اسکو مہلت دیوے اور دوسرا شخص حرص کرکے کچہ وصول کرلیوے بعد اوسکے قرضدار
مفلس ہوجاوے پہر جس شخص نے وصول کرلیا ہے وہ دوسرے شریک کو اسمین سے کچہ نہ دیگا **الحمالۃ فی الکتابۃ**
کتابت مین ضمانت کا بیان کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ امر اتفاقی ہے کہ چند غلام اگر ایک ہی عقد مین مکاتب
کیے جاوین تو ایک کا بار دوسرے کو اوٹہانا پڑیگا اگر کوئی انمین سے مرجاویگا تو بدل کتابت کم نہوگا اگر کوئی انمین سے
عاجز ہوکر ہاتہ پاؤن چہوڑ دے تو اوسکے ساتہیونکو چاہیے کہ موافق طاقت کے اوس سے مزدوری کراوین اور بدل کتابت
کے ادا کرنیمین مدد لیوین اگر سب آزاد ہونگے وہ بہی آزاد ہوگا اور جو سب غلام ہونگے وہ بہی غلام ہوگا کہا مالک نے
ہمارے نزدیک یہ امر اتفاقی ہے کہ بدل کتابت کی ضمانت نہین ہوسکتی تو غلام کو جب مولےٰ مکاتب کرے تو بدل کتابت
کی ضمانت اگر غلام عاجز ہوجاوے یا مرجاوے کسی سے نہین لے سکتا نہ یہ مسلمانون کا طریقہ ہے کیونکہ اگر کوئی شخص مکاتب کے
بدل کتابت کا ضامن ہو اور مولے اوسکا پیچہا کرکے ضامن سے بدل کتابت وصول کرے تو یہ وصول کرنا ناجائز طور پر ہوگا
کیونکہ ضامن نے نہ مکاتب کو خرید کیا تاکہ جو مال دیا ہے اسکا عوض مین آجاوے نہ مکاتب آزاد ہوا کہ وہ مال اسکی آزادی کا
بدلہ ہو بلکہ مکاتب جب عاجز ہوگیا تو پہر اپنے مولی کا غلام ہوگیا اوسکی وجہ یہ ہے کہ کتابت دین صحیح نہین جسکی ضمانت
درست ہو ف دین صحیح وہ ہے کہ مدیون کے ذمہ سے ساقط نہ ہو کسیطرح بغیر ادا کیے یا قرضخواہ کے معاف کیے
ہوئے ف بلکہ کتابت ایک شے ہے اگر مکاتب اوسکو ادا کردیگا آزاد ہوجاویگا ورنہ غلام ہوجاویگا اسیواسطے اگر
مکاتب مرجاوے اور لوگون کا قرضدار ہو تو مولی اور قرضخواہ ہونکے برابر حصہ نہ بانٹیگا بلکہ قرضخواہ اوسکے مال کے
زیادہ حقدار ہونگے اگر مکاتب عاجز ہوجاوے اور لوگون کا قرضدار ہو تو وہ اپنے مولےٰ کا غلام ہوجاویگا اور قرضخواہون
کا قرضہ اوسکے ذمہ پر رہیگا جب آزاد ہو اسوقت اوسکا پیچہا کرینگے یہ اختیار نہ ہوگا اوسکو بیچکر اپنا قرضہ وصول کرین
کہا مالک نے جب چند غلام ایک ہی عقد مین مکاتب کیے جاوین اور ان مین آپس مین ایسی قرابت نہ ہو جسکے سبب سے
ایک دوسرے کے وارث ہون تو وہ سب ایکدوسرے کے کفیل ہونگے کوئی اون مین سے بغیر دوسرے کے آزاد نہ ہوسکیگا
یہانتک کہ بدل کتابت پورا پورا ادا کرین اگر انمین سے کوئی مرگیا اور اسقدر مال چہوڑ گیا جو سب کے بدل کتابت سے زیادہ ہے
تو اس مال مین سے بدل کتابت ادا کیا جاویگا اور جو کچہ بچ رہیگا مولےٰ لے گا اوسکے ساتہیونکو نہ ملیگا پہر ہر ایک غلام کی
آزادی مین جسقدر روپیہ اوس مال مین سے صرف ہوا ہے اوسکو مولی ہر ایک غلام سے مجرا لیگا کیونکہ جو غلام مرگیا ہے
وہ انکا کفیل تہا جسقدر روپیہ اسکا انکے آزادی مین اوٹہا وہ انکو ادا کرنا پڑیگا۔ اگر ایسا مکاتب جو مرگیا کوئی آزاد

لڑکا ہو جو حالت کتابت مین پیدا نہوا ہو نہ عقد کتابت اوسپر واقع ہوا ہو تو وہ اوسکا وارث نہوگا کیونکہ مکاتب تو اوسوقت آزاد نہ تہا **اَلْقِطَاعَةُ فِي الْكِتَابَةِ** مکاتب سے قطاعہ کرنیکا بیان **ف** قطاعہ اوسکو کہتے ہین کہ مولی بدل کتابت کچہہ چہوڑکر کسیقدر نقد لینے پر غلام سے راضی ہوجاوے تاکہ وہ جلدی آزاد ہو **عن** مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ تُقَاطِعُ مُكَاتِبِيهَا بِالذَّهَبِ وَ الْوَرِقِ **ترجمہ** حضرت ام سلمہ اپنے مکاتبون سے قطاعت کرتین سونے چاندی پر کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ امر اتفاقی ہے کہ جو مکاتب دو آدمیون مین مشترک ہو تو ایک شریک کو جائز نہین کہ بغیر دوسرے شریک کے اذن کے اپنے حصہ کی قطاعت کرے کیونکہ غلام اور اسکا مال دونون مین مشترک ہے ایک کو نہین پہونچتا کہ اوسکے مال مین تصرف کرے بغیر دوسرے شریک کے پوچہے ہوئے۔ اگر ایک شریک نے قطاعت کی بغیر دوسرے سے پوچہے ہوئے اور زر قطاعت وصول کر لیا بعد اوسکے مکاتب کچہہ مال چہوڑکر مرگیا یا عاجز ہوگیا تو جو قطاعت کرچکا اوسکو اس مکاتب کے مال مین استحقاق نہوگا نہ یہ ہوسکیگا کہ زر قطاعت کو پہیر دے اور اس مکاتب کو پہر غلام کرلے البتہ جو شخص اپنے شریک کے اذن سے قطاعت کرے پہر مکاتب عاجز ہوجاوے اور قطاعت کرنیوالا یہ چاہے کہ زر قطاعت پہیر کر اوس غلام کا بقدر حصہ کے موافق مالک ہوجاوے تو ہوسکتا ہے۔ اگر مکاتب مرجاوے اور مال چہوڑ جاوے تو جس شریک نے قطاعت نہین کی اوسکا بدل کتابت ادا کرکے جو کچہہ مال بچیگا اوسکو دونو شریک اپنے حصہ کے موافق بانٹ لیوینگے اگر ایک نے قطاعت کی اور دوسرے نے نہ کی بعد اوسکے مکاتب عاجز ہوگیا تو جس نے قطاعت کی اوس سے کہا جاویگا اگر تجہہ کو منظور ہے تو جسقدر روپیہ تونے قطاعت کا لیا ہے اوسکا آدہا اپنے شریک کو پہیر دے غلام تم دونو مین مشترک رہیگا ورنہ پورا غلام اس شخص کا ہوجاویگا جس نے قطاعت نہین کی کہا مالک نے جو مکاتب دو آدمیون مین مشترک ہو ایک آدمی اذن سے قطاعت کرے دوسرے کی اذن سے پہر جس نے قطاعت نہین کی وہ بہی اوسیقدر غلام سے وصول کرے جتنا قطاعت والے نے وصول کیا ہے یا اس سے زیادہ بعد اوسکے مکاتب عاجز ہوجاوے تو قطاعت والا نہ قطاعت والے سے کچہہ پہیر نہ سکیگا اگر دوسرے شریک نے قطاعت سے کم وصول کیا پہر غلام عاجز ہوگیا تو قطاعت والے کو اختیار ہے اگر چاہے تو جتنے قطاعت زیادہ ہے اوسکا نصف اپنے شریک کو دیکر غلام مین آدہم ساجہا کرین اگر نہ دے تو سارا غلام دوسرے شریک کا ہوجاویگا۔ اگر مکاتب مرگیا اور مال چہوڑ گیا اور قطاعت والے نے چاہا کہ جتنا زیادہ لیا ہے اوسکا نصف اپنے شریک کو پہیر دے اور میراث مین شریک ہوجاوے تو ہوسکتا ہے اگر جس نے قطاعت نہین کی وہ بہی مکاتب سے قطاعت کے برابر یا اوس سے زیادہ وصول کرچکا ہے اسصورت مین میراث دونو کو ملیگی کیونکہ ہر ایک نے اپنا حق وصول کر لیا کہا مالک نے جو مکاتب دو آدمیون مین مشترک ہو ایک اوس سے قطاعت کرے اپنے حق کے نصف پر دوسرے کے اذن سے پہر جس نے قطاعت نہین کی وہ بہی مکاتب سے قطاعت سے کم وصول کرے بعد اوسکے مکاتب عاجز

مکاتب سے قطاعت کرنیکا بیان

ہوجاوے تو قطاعت والا اگر چاہے جتنے قطاعت زیادہ ہے اوسکا آدہا اپنے شریک کو دیکر غلام مین آدہم ساجہا کرلین ورنہ
اوسقدر حصہ غلام کا دوسرے شریک کا ہوجاویگا کہا مالکنے اسکی شرح یہ ہے کہ مثلاً ایک غلام دو آدمیون مین شریک
ہو دونون ملکر اوسکو مکاتب کرین پہر ایک شریک اپنے نصف حق پر غلام سے قطاعت کرلے یعنے پورے غلام کے
ربع پر بعد اوسکے مکاتب عاجز ہوجاوے تو جسنے قطاعت کی ہے اوس سے کہا جاویگا کہ جسقدر تونے زیادہ لیا ہے
اوسکا نصف اپنے شریک کو پہیردے اور غلام مین آدہم ساجہا رکہہ اگر وہ انکار کرے تو قطاعت والے کا ربع غلام بہی
اوس شریک کو ملجاوے گا اس صورت مین اس شریک کے تین ربع ہونگے اور اسکا ایک ربع کہا مالکنے اگر مکاتب
سے اوسکا مولی قطاعت کرے اور وہ آزاد ہوجاوے اور جسقدر قطاعت کا روپیہ مکاتب پر رہجاوے وہ اوسپر
قرض رہے بعد اوسکے مکاتب مرجاوے اور وہ مقروض ہو لوگون کا تو مولے اور قرضخواہون کے برابر نہ ہوگا بلکہ
اوسکے مال مین سے پہلے اور قرضخواہ اپنا قرضہ وصول کرین گے کہا مالکنے جو مکاتب مقروض ہو اس سے مولے
قطاعت نہ کرے ایسا نہ ہو کہ وہ غلام آزاد ہوجاوے بعد اوسکے سارا مال اوسکا قرضخواہون کو ملجاوے مولے
کو کچہ نہ ملے کہا مالکنے ہمارے نزدیک یہ حکم ہے اگر کوئی شخص اپنے غلام کو مکاتب کرے پہر اوس سے سونے پر قطاعت
کرے اور بدل کتابت معاف کردے اس شرط سے کہ زر قطاعت فی الفور دیدے تو اس مین کچہ قباحت نہین ہے
اور جس شخص نے اوسکو مکروہ رکہا ہے اوسنے یہ خیال کیا کہ اوسکی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص کا میعادی قرضہ کسی پر
ہو وہ اوسکے بدلے مین کچہ نقد لیکر قرضہ چہوڑدے حالانکہ یہ قرض کی مثل نہین ہے بلکہ قطاعت اسلیے ہوتی
ہے کہ غلام جلد آزاد ہوجاوے اور اسکے لیے میراث اور شہادت کی اہلیت اور حدود کی جلد ثابت ہوجاوے اور
یہ نہین ہے کہ اوس نے روپیون کو روپیون کے عوض مین یا سونیکو سونے کے عوض مین خریدا بلکہ اوسکی مثال یہ ہے
ایک شخص نے اپنے غلام سے کہا تو مجہے اسقدر اشرفیان لادے اور تو آزاد ہے پہر اوس سے کم کرکے کہا اگر اتنے
ہی لادے تو بہی تو آزاد ہے کیونکہ بدل کتابت دین صحیح نہین ہے ورنہ جب مکاتب مرجاتا تو مولی بہی اور قرضخواہون
کے برابر اوسکے مال کا دعوی دار ہوتا **جراح المکاتب** مکاتب کسی شخصکو زخمی کرے کہا مالکنے اگر
مکاتب کسی شخص کو ایسا زخمی کرے جسمین دیت واجب ہو تو اگر مکاتب اپنی بدل کتابت کے ساتہہ دیت بہی ادا کرسکے
تو دیت ادا کردے وہ مکاتب بنا رہیگا اگر اوسپر قادر نہ ہو تو اپنی کتابت سے عاجز ہوا کیونکہ دیت کا ادا کرنا کتابت
پر مقدم ہے پہر جب دیت دینے سے عاجز ہوجاوے تو اسکے مولی کو اختیار ہے اگر چاہے تو دیت ادا کردے اور مکاتب کو غلام سمجہکر
رکہہ لیوے اب وہ بدستور اوسکا غلام ہوجاویگا اگر چاہے تو خود مکاتب کو اوس شخص کے حوالے کردے جو زخمی
ہوا ہے مگر مولی پر لازم نہین ہے کہ غلام دے ڈالنے سے زیادہ اور کچہ اپنا نقصان کرے کہا مالکنے اگر چند غلام
ایک ساتہہ مکاتب ہون پہر اون مین سے ایک غلام کسی شخصکو زخمی کرے تو سب غلامون سے کہا جاوے گا

دیت ادا کرو اگر ادا کر دینگے اپنی کتابت پر قائم رہینگے اگر نہ کرینگے سب کے سب عاجز سمجھے جاوینگے اور مولی کو اختیار ہوگا
چاہے دیت ادا کردے سب اوسکے غلام ہوجاوینگے چاہے جس غلام نے زخمی کیا ہے اوسکو حوالے کردے باقی غلام بدستور
مولی کے غلام ہوجاوینگے کیونکہ وہ دیت دینے سے عاجز ہوگئے کہا مالک نے اگر مکاتب کو یا اوسکی اولاد کو جو کتابت
مین داخل ہو کوئی زخمی کرے تو اوسکی دیت غلامون کی سی ہوگی اور وہ دیت مولی کو دیجاویگی اور بمقدر بدل کتابت
مین سے وضع کیا جاویگا کہا مالک نے اسکی شرح یون ہے ایک شخص نے اپنے غلام کو تین ہزار درم پر مکاتب کیا اور اس
کے زخم کی دیت ایک ہزار درم وصول پائی تو اب جب وہ مکاتب دو ہزار درم ادا کریگا آزاد ہوجاویگا اگر مولی کے
اس غلام پر ہزار ہی درم بابت کتابت کے باقی تھے کہ ایکہزار درم دیت کی پائے تو وہ آزاد ہوجاویگا اگر جسقدر
درم باقی تھے اوس سے زیادہ دیت کے درم پائے تو مولی جتنے باقی تھے اوتنے لیکر باقی مکاتب کو پھیر دیگا اور مکاتب
آزاد ہوجاویگا یہ درست نہین کہ مکاتب کی دیت اسی کو حوالہ کردین وہ کہا پی کر برابر کردے پھر اگر عاجز ہوجاوے تو
کانا لنگڑا لولا ہوکر اپنے مولی کے پاس آوے کیونکہ مولی نے اوسکو اختیار دیا تھا اوسکی مال اور کمائی پر نہ اپنی اولاد
کی قیمت یا اپنی دیت پر کہ وہ کہا پی کر برابر کردے بلکہ مکاتب کی دیت اور اسکی اولاد کی دیت جو حالت کتابت میں
پیدا ہوئی یا اذن پر عقد کتابت ہوا اسکے مولی کو دیجاوے گی اور اسکے بدل کتابت مین مجرا ہوگی

بیع المکاتب

مکاتب کی کتابت کو بیچنے کا بیان کہا مالک نے جو شخص اپنے غلام کو روپیون اشرفیون پر مکاتب کرے وہ اسکی
کتابت کو کسی اسباب کے بدلے مین بیچے مگر نقداً نقد نہ وعدے پر کیونکہ اگر وعدہ کرے گا تو کالی کی بیع بعوض کالی
کے ہوجاویگی یعنے دین کے بعوض دین کے اور اگر کسی مال پر مکاتب کیا ہو جیسے اونٹ یا گائے یا بکریان یا غلامون پر
تو مشتری کو جائز ہے کہ روپیہ اشرفی دیکر اوسکی کتابت خرید کرے یا دوسری جنس دیکر سوا اوس جنس کے جسپر مکاتب ہوا
ہے مگر یہ ضرور ہے کہ دام نقداً نقد دیدے دیر نہ کرے کہا مالک نے جب مکاتب کی کتابت بک جاوے تو مکاتب اپنی کتابت کو مشتری سے
پھر وہی دام دیکر جو اوسکے مولی کو مشتری نے دیئے ہین خرید کر سکتا ہے کیونکہ مکاتب کو اپنی جان آپ خریدنا گویا آزادی ہے
اور آزادی بہ نسبت اور وصیتون کے مقدم ہے کہا مالک نے اگر چند شریک ہین ایک مکاتب مین اونمین سے ایک شریک
نے اپنا حصہ کتابت بیچنا چاہا ثلث یا ربع یا نصف تو مکاتب کو مثل شفیع کے یہ حق نہین پہونچتا کہ اوس حصے کو خود خرید
کرے کیونکہ یہ خرید مثل قطاعت کے ہے اور مکاتب کو یہ درست نہین کہ اپنے ایک شریک سے قطاعت کرلیوے مگر اور شریکون
کے اذن سے اور اسقدر حصہ خریدنے سے اسکو پوری آزادی بھی حاصل نہین ہوتی اور وہ اپنی مال پر قادر نہین ہے بلکہ
تھوڑا حصہ خریدنے مین یہ بھی خیال ہے کہ عاجز ہوجاوے کیونکہ اوسکا مال اس خرید مین صرف ہوجاوے گا اور یہ
اوسکی مثل نہین ہے کہ مکاتب اپنے تئین پورا پورا خرید کرلیوے ہان جس صورت مین باقی شرکا بھی اجازت دین تو
اور ون سے زیادہ اس کو اس حصے کے خریدنے کا استحقاق ہوگا کہا مالک نے مکاتب کی قسط کی

مکاتب کی کتابت بیچنے کا بیان

بیع درست نہین کیونکہ اُس مین دہوکا ہے اسواسطے کہ اگر مکاتب عاجز ہوگیا تو اُسکے ذمہ پر جو روپیہ تہا باطل ہوگیا اور
اگر مکاتب مرگیا یا مفلس ہوگیا اور اُسپر لوگون کے قرضے ہین تو جس شخص نے اُسکی قسط خریدی وہ اگر قرضخواہون کے برابر نہ
ہوگا بلکہ مثل مکاتب کے مولی کے ہوگا اور مولی کے مکاتب کے اور قرضخواہون کے برابر نہین ہوتا اسیطرح خراج سو
کا اگر غلام کے ذمہ پر جمع ہوجاوے تب بہی مولی اور قرضخواہون کے برابر نہوگا کہا مالک نے مکاتب اگر اپنی کتابت
کو خرید کر لے نقد روپیہ اشرفی کے بدلے مین یا کسی اسباب کے بدلے مین جو بدل کتابت کی جنس سے نہ ہو یا اسی جنس
سے مؤجل ہو یا معجل تو درست ہے کہا مالک نے اگر مکاتب مرجاوے اور اپنی ام ولد اور اولاد صغار کو جو اُسی ام ولد سے ہو یا
کسی اور عورت سے چھوڑ جاوے اور اولاد اُسکی محنت مزدوری پر قادر نہو اور کتابت سے عاجز ہوجانیکا خوف ہو تو ام ولد
کو بیچ ڈالینگے جب اُسکی قیمت اسقدر ہو کہ بدل کتابت پورا پورا ادا ہو سکے کیونکہ مکاتب کو اگر خوف ہوتا عجز کا
تو وہ اُس ام ولد کو بیچ سکتا تہا اسیطرح اولاد پر جب خوف ہو گا عجز کا تو اُن کے باپ کی ام ولد بیچی جاویگی اور وہ
آزاد ہوجاوینگے ۔ اگر اس ام ولد کی قیمت بدل کتابت کو مکتفی نہو اور ام ولد سے محنت مزدوری نہو سکے نہ مکاتب
کی اولاد سے تو سب کے سب اپنے مولی کے غلام ہوجاوینگے کہا مالک نے جو شخص مکاتب کی کتابت خرید کرے پہر
مکاتب مرجاوے قبل اپنی کتابت ادا کرنیکے تو جس شخص نے کتابت خریدی ہے وہی اُسکا وارث ہوگا اگر مکاتب
عاجز ہوجاوے تو اُسیکا غلام ہوجاویگا اور اگر مکاتب نے بدل کتابت اُس شخص کو ادا کردیا اور آزاد ہوگیا تو ولا اُس شخص
کو ملے گی جس نے اُسکو مکاتب کیا تہا نہ اُس شخص کو جس نے اُسکی کتابت خرید کی تہی **سعی المکاتب** مکاتب
کی محنت مزدوری کا بیان **عَنْ** مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ سُئِلَا عَنْ رَجُلٍ
كَاتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ وَعَلٰى بَنِيْهِ ثُمَّ مَاتَ هَلْ يَسْعٰى بَنُو الْمُكَاتَبِ فِيْ كِتَابَةِ اَبِيْهِمْ اَمْ هُمْ عَبِيْدٌ
فَقَالَ لَا بَلْ يَسْعَوْنَ فِيْ كِتَابَةِ اَبِيْهِمْ وَلَا يُوْضَعُ عَنْهُمْ لِمَوْتِ اَبِيْهِمْ شَيْءٌ **ترجمہ** عروہ بن زبیر اور سلیمان بن یسار
سے سوال ہوا جو شخص اپنے تئین اور اپنے بیٹون کو مکاتب کرکے پہر مرجاوے تو اُسکے بیٹے بدل کتابت کو ادا کرینگے محنت
مزدوری کرینگے یا غلام رہینگے اُنہون نے کہا سعی کرینگے اپنے باپ کی کتابت مین اور اُنکے باپ کے مرجانیکی وجہ سے بدل
کتابت مین کچہ کمی نہ ہوگی کہا مالک نے اگر مکاتب کے بیٹے کم سن ہون محنت مزدوری نہ کرسکین تو اُنکے بڑے ہونیکا
انتظار نکیا جاویگا اور اپنے باپ کے مولی کے غلام ہوجاوینگے مگر جس صورت مین مکاتب اسقدر مال چہوڑ جاوے جو اُنکی
بلوغ تک کی قسطون کو کافی ہو اسصورت مین بلوغ تک انتظار کیا جاوے گا بعد بلوغ کے اگر بدل کتابت کو ادا کردین
تو آزاد ہوجاوینگے اور اگر عاجز ہوجاوین تو غلام ہوجاوینگے کہا مالک نے اگر مکاتب مرجاوے اور اسقدر مال چہوڑ جاوے
جو بدل کتابت کو مکتفی نہو اور اپنی اولاد اور ام ولد کو جو کتابت مین داخل ہو چہوڑ جاوے پہر ام ولد یہ چاہے وہ مال لیکر
اولاد کے اور اپنے آزاد کرنے مین محنت مزدوری کرے تو اگر وہ ام ولد معتبر اور مشقت محنت پر قادر ہو تو وہ

مال اسکی حوالہ کیا جاویگا ورنہ وہ مال مولی لے لیگا اور امّ ولد اور مکاتب کی اولاد غلام ہوجاوینگے مولی کے کہا
مالک نے اگر چند غلام ایک ہی عقد مین مکاتب کیے جاوین اور ان مین آپس مین کوئی قرابت نہو پھر بعض ان مین سے عاجز
ہوجاوین اور بعض محنت مزدوری کر کے بدل کتابت ادا کرین تو سب آزاد ہوجاوینگے پھر جن لوگون نے محنت
مزدوری کی ہے وہ ان لوگون سے جو عاجز ہوگئے تھے ان کا حصہ پھیر لیوینگے **عِتْقُ الْمُكَاتَبِ إِذَا أَدَّى
مَا عَلَيْهِ قَبْلَ مَحِلِّهِ** اگر مکاتب جو قسطین مقرر ہوئی تہین اس سے پہلے بدل کتابت ادا کردے تو آزاد ہوجاویگا

عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَبِيعَةَ بْنَ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَغَيْرَهُ يَذْكُرُونَ أَنَّ مُكَاتَبًا كَانَ لِلْفُرَافِصَةِ بْنِ عُمَيْرٍ الْحَنَفِيِّ
وَأَنَّهُ عَرَضَ عَلَيْهِ أَنْ يَدْفَعَ إِلَيْهِ جَمِيعَ مَا عَلَيْهِ مِنْ كِتَابَتِهِ فَأَبَى الْفُرَافِصَةُ فَأَتَى الْمُكَاتَبُ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ وَهُوَ
أَمِيرُ الْمَدِينَةِ فَذَكَرَ لَهُ ذٰلِكَ فَدَعَا مَرْوَانُ الْفُرَافِصَةَ بْنَ عُمَيْرٍ فَقَالَ لَهُ ذٰلِكَ فَأَبَى فَأَمَرَ مَرْوَانُ بِذٰلِكَ الْمَالِ
أَنْ يُقْبَضَ مِنَ الْمُكَاتَبِ فَيُوضَعَ فِي بَيْتِ الْمَالِ وَقَالَ لِلْمُكَاتَبِ اذْهَبْ فَقَدْ عَتَقْتَ فَلَمَّا رَأَى الْفُرَافِصَةُ
ذٰلِكَ قَبَضَ الْمَالَ **ترجمہ** ربیعہ بن ابی عبدالرحمن وغیرہ سے روایت ہے کہ فرافصہ بن عمیر کا ایک مکاتب تہا جو مدت پوری
ہونیکے پہلے سب بدل کتابت لیکر آیا فرافصہ نے اسکے لینے سے انکار کیا مکاتب مروان کے پاس گیا جو حاکم تہا مدینہ کا اور
اس سے بیان کیا مروان نے فرافصہ کو بلا بہیجا اور کہا بدل کتابت لیلے فرافصہ نے انکار کیا مروان نے حکم کیا کہ مکاتب
سے وہ مال لیکر بیت المال مین رکہا جاوے اور مکاتب سے کہا جا تو آزاد ہوگیا جب فرافصہ نے یہ حال دیکہا تو مال لے
لیا **کہا** مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ مکاتب اگر اپنی سب قسطون کو مدت سے پیشتر ادا کردے تو درست ہے
اسکے مولی کو درست نہین کہ لینے سے انکار کرے کیونکہ مولی اسکے سبب سے ہر شرط کو اور خدمت کو اسکے ذمہ سے اتار دیتا ہے
اسلیے کہ کسی آدمی کی آزادی پوری نہین ہوتی جبتک اسکی حریت تمام نہو اور اسکی گواہی جائز نہو اور اسکو میراث کا
استحقاق نہو اور اسکے مولی کو لائق نہین کہ بعد آزادی کے اسپر کسی کام یا خدمت کی شرط لگاوے **کہا** مالک نے جو
مکاتب سخت بیمار ہوجاوے اور وہ یہ چاہے کہ سب قسطین اپنے مولی کو ادا کرکے آزاد ہوجاوے تا کہ اسکے وارث میراث پاوین
جو پہلے سے آزاد ہین اسکی کتابت مین داخل نہین ہین تو مکاتب کو یہ امر درست ہے کیونکہ اس سے اسکی حریت
پوری ہوتی ہے اور اسکی گواہی درست ہوتی ہے اور جن آدمیون کے قرضہ کا اقرار کرے وہ اقرار جائز ہوتا
ہے اور اسکی وصیت درست ہوتی ہے اور اسکے مولی کو انکار نہین پہونچتا اس خیال سے کہ اپنا مال بچایا چاہتا
ہے **مِيرَاثُ الْمُكَاتَبِ إِذَا عَتَقَ** جب مکاتب آزاد ہوجاوے اسکی میراث کا بیان

عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ سُئِلَ عَنْ مُكَاتَبٍ كَانَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَأَعْتَقَ أَحَدُهُمَا
نَصِيبَهُ فَمَاتَ الْمُكَاتَبُ وَتَرَكَ مَالًا كَثِيرًا فَقَالَ يُؤَدّٰى إِلَى الَّذِي تَمَاسَكَ بِكِتَابَتِهِ الَّذِي بَقِيَ لَهُ ثُمَّ
يَقْتَسِمَانِ مَا بَقِيَ بِالسَّوِيَّةِ **ترجمہ** سعید بن المسیب سے سوال ہوا کہ ایک مکاتب دو آدمیون مین مشترک ہوا ایک

شخص اُن مین سے اپنا حصہ آزاد کر دیوے پہر مکاتب مرجاوے اور بہت سا مال چھوڑ جاوے سعید نے کہا جس نے آزاد
نہین کیا اُسکا بدل کتابت ادا کرکے باقی جو کچہ بچے گا دونو شخص بانٹ لیوینگے کہا مالک نے جب مکاتب آزاد ہوجاوے تو
اسکا وارث وہ شخص ہوگا جس نے مکاتب کیا یا مکاتب کا قریب سے قریب رشتہ دار مردون مین سے جب مکاتب مرا
ہے لڑکا ہو یا اور عصبہ کہا مالک نے اسیطرح جو شخص آزاد ہوجاوے تو اُسکی میراث اُس شخص کو ملیگی جو آزاد کرنیوالے
کا قریب سے قریب رشتہ دار ہو لڑکا ہو یا اور کوئی عصبہ جس دن وہ غلام مرا ہے کہا مالک نے اگر چند بہائی اکہٹا مکاتب
کر دیے جاوین اور اُنکی کوئی اولاد نہو جو کتابت مین پیدا ہوئی ہو یا عقد کتابت مین داخل ہو تو وہ بہائی آپس مین
ایکدوسرے کے وارث ہونگے اگر اُن مین سے کسیکا لڑکا ہوگا جو کتابت مین پیدا ہوا ہو یا اُسپر عقد کتابت واقع ہوا
ہو اور وہ مرجاوے تو پہلے اُسکے مال مین سے سبکا بدل کتابت ادا کرکے جو کچہ بچ رہے گا وہ اُسکی اولاد کو
ملیگا اُسکے بہائیون کو نہ ملیگا

اَلشَّرطُ فِے الْمُکَاتَبِ

مکاتب پر شرط لگانیکا بیان کہا مالک نے جس
شخص نے اپنے غلام کو مکاتب کیا سونے یا چاندی پر اور اُسکی کتابت مین کوئی شرط لگا دی سفر یا خدمت
یا اضحیہ کی لیکن اُس شرط کو معین کر دیا پہر مکاتب اپنی قسطون کے ادا کرنے پر مدت سے پہلے قادر ہوگیا اور
اُس نے قسطین ادا کر دین مگر یہ شرط اُسپر باقی ہے تو وہ آزاد ہوجاوے گا اور حرمت اُسکی پوری ہوجاویگی اب
اُس شرط کو دیکہینگے اگر وہ شرط ایسی ہے جو مکاتب کو خود کرنا پڑتی ہے (جیسے سفر یا خدمت کی شرط) تو یہ
مکاتب پر لازم نہ ہوگی اور نہ مولی کو اُس شرط کی پورا کرانے کا استحقاق ہوگا اور جو وہ شرط ایسی ہے جس
مین کچہ دینا پڑتا ہے جیسے اضحیہ یا کپڑے کی شرط تو یہ مانند روپیون اشرفیون کے ہوگی اُس چیز کی قیمت لگاکر
وہ بہی اپنی قسطون کے ساتہ ادا کر دے گا جب تک ادا نکرے گا آزاد نہوگا کہا مالک نے مکاتب مثل اُس
غلام کے ہے جسکو مولی آزاد کر دے دس برس تک خدمت کرنے کے بعد اگر مولی مرجاوے اور دس برس نگذرے
ہون تو وارثوں کی خدمت مین دس برس پوری کرے گا اور ولا اُسکی اُسیکو ملے گی جس نے اُسکی آزادی ثابت کی
یا اُسکی اولاد کو مردون مین سے یا عصبہ کو کہا مالک نے جو شخص اپنے مکاتب پر شرط لگاوے تو سفر نہ کرنا
یا نکاح نکرنا یا میرے ملک مین سے باہر نہ جانا بغیر میرے پوچہے ہوے اگر تو ایسا کرے تو تیری کتابت باطل کر دینا
میرے اختیار مین ہوگا - اس صورت مین کتابت کا باطل کرنا اُسکے اختیار مین نہوگا اگرچہ مکاتب ان کامون
مین سے کوئی کام کرے اگر مکاتب کی کتابت کو مولی باطل کرے تو مکاتب کو چاہیے کہ حاکم کے سامنے
فریاد کرے وہ حکم کر دیگا کہ کتابت باطل نہین ہوسکتی مگر اتنی بات ہے کہ مکاتب کو نکاح کرنا یا سفر کرنا یا
ملک سے باہر جانا بغیر سید کے پوچہے ہوے درست نہین ہے خواہ اُسکی شرط ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو اس کی وجہ یہ
ہے کہ آدمی اپنے غلام کو سو دینار کے بدلے مین مکاتب کرتا ہے اور غلام کے پاس ہزار دینار موجود ہوتے

مکاتب پر شرط لگانیکا بیان

مال اسکی حوالہ کیا جاویگا ورنہ وہ مال مولی لے لیگا اور اُم ولد اور مکاتب کی اولاد غلام ہو جاوینگے مولی کے **کہا**
مالک نے اگر چند غلام ایک ہی عقد مین مکاتب کیے جاوین اور اُن مین آپس مین کوئی قرابت نہو پھر بعض اُن مین سے عاجز
ہو جاوین اور بعض محنت مزدوری کر کے بدل کتابت ادا کرین تو سب آزاد ہو جاوینگے پھر جن لوگون نے محنت
مزدوری کی ہے وہ اُن لوگون سے جو عاجز ہو گئے تھے اُن کا حصہ پھیر لیوینگے

عِتْقُ الْمُكَاتَبِ إِذَا أَدَّى مَا عَلَيْهِ قَبْلَ مَحَلِّهِ

اگر مکاتب جو قسطین مقرر ہوئی تھین اُس سے پہلے بدل کتابت ادا کردے تو آزاد ہو جاویگا

عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَبِيعَةَ بْنَ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَغَيْرَهُ يَذْكُرُونَ أَنَّ مُكَاتَبًا كَانَ لِلْفُرَافِصَةِ بْنِ عُمَيْرٍ الْحَنَفِيِّ وَأَنَّهُ عَرَضَ عَلَيْهِ أَنْ يَدْفَعَ إِلَيْهِ جَمِيعَ مَا عَلَيْهِ مِنْ كِتَابَتِهِ فَأَبَى الْفُرَافِصَةُ فَأَتَى الْمُكَاتَبُ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ وَهُوَ أَمِيرُ الْمَدِينَةِ فَذَكَرَ لَهُ ذٰلِكَ فَدَعَا مَرْوَانُ الْفُرَافِصَةَ بْنَ عُمَيْرٍ فَقَالَ لَهُ ذٰلِكَ فَأَبَى فَأَمَرَ مَرْوَانُ بِذٰلِكَ الْمَالِ أَنْ يُقْبَضَ مِنَ الْمُكَاتَبِ فَيُوضَعَ فِي بَيْتِ الْمَالِ وَقَالَ لِلْمُكَاتَبِ اذْهَبْ فَقَدْ عَتَقْتَ فَلَمَّا رَأَى الْفُرَافِصَةُ ذٰلِكَ قَبَضَ الْمَالَ

ترجمہ ربیعہ بن ابی عبد الرحمن وغیرہ سے روایت ہے کہ فرافصہ بن عمیر کا ایک مکاتب تھا جو مدت پوری
ہونیکے پہلے سب بدل کتابت لیکر آیا فرافصہ نے اُسکو لینے سے انکار کیا مکاتب مروان کے پاس گیا جو حاکم تھا مدینہ کا اور
اُس سے بیان کیا مروان نے فرافصہ کو بلا بھیجا اور کہا بدل کتابت لیلے فرافصہ نے انکار کیا مروان نے حکم کیا کہ مکاتب
سے وہ مال لیکر بیت المال مین رکھا جاوے اور مکاتب سے کہا جا تو آزاد ہو گیا جب فرافصہ نے یہ حال دیکھا تو مال لے
لیا **کہا مالک** نے ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ مکاتب اگر اپنی سب قسطون کو مدت سے پیشتر ادا کردے تو درست ہے
اُسکے مولی کو درست نہین کہ لینے سے انکار کرے کیونکہ مولی اُسکو سب سے ہر شرط کو اور خدمت کو اسکے ذمہ سے اُتار دیتا ہے
اسلیے کہ کسی آدمی کی آزادی پوری نہین ہوتی جبتک اُسکی حرمت تمام نہو اور اسکی گواہی جائز نہو اور اسکو میراث کا
استحقاق نہو اور اُسکے مولی کو لائق نہین کہ بعد آزادی کے اسپر کسی کام یا خدمت کی شرط لگادے **کہا مالک** نے جو
مکاتب سخت بیمار ہو جاوے اور وہ یہ چاہے کہ سب قسطین اپنے مولی کو ادا کرکے آزاد ہو جاوے تاکہ اسکے وارث میراث پاوین
جو پہلے سے آزاد ہین اُسکی کتابت مین داخل نہین ہین تو مکاتب کو یہ امر درست ہے کیونکہ اس سے اسکی حرمت
پوری ہوتی ہے اور اسکی گواہی درست ہوتی ہے اور جن آدمیون کے قرضہ کا اقرار کرے وہ اقرار جائز ہوتا
ہے اور اسکی وصیت درست ہوتی ہے اور اسکے مولی کو انکار نہین پہونچتا اس خیال سے کہ اپنا مال بچایا چاہتا
ہے

مِيرَاثُ الْمُكَاتَبِ إِذَا عَتَقَ

جب مکاتب آزاد ہو جاوے اسکی میراث کا بیان

عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ سُئِلَ عَنْ مُكَاتَبٍ كَانَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَأَعْتَقَ أَحَدُهُمَا نَصِيبَهُ فَمَاتَ الْمُكَاتَبُ وَتَرَكَ مَالًا كَثِيرًا قَالَ يُؤَدَّى إِلَى الَّذِي تَمَاسَكَ بِكِتَابَتِهِ الَّذِي بَقِيَ لَهُ ثُمَّ يَقْتَسِمَانِ مَا بَقِيَ بِالسَّوِيَّةِ

ترجمہ سعید بن المسیب سے سوال ہوا کہ ایک مکاتب دو آدمیون مین مشترک ہوا ایک

٩ اگر مکاتب جو قسطین مقرر ہوئی تھین اُس سے پہلے بدل کتابت ادا کردے تو آزاد ہو جاویگا

٩ جب مکاتب آزاد ہو جاوے تو اسکی میراث کا بیان

شخص اُن مین سے اپنا حصہ آزاد کردیوے پہر مکاتب مرجاوے اور بہت سا مال چھوڑ جاوے سعید نے کہا جس نے آزاد نہین کیا اُسکا بدل کتابت ادا کرکے باقی جو کچھ بچے گا دونو شخص بانٹ لیوینگے کہا مالک نے جب مکاتب آزاد ہوجاوے تو اسکا وارث وہ شخص ہوگا جس نے مکاتب کیا یا مکاتب کا قریب سے قریب رشتہ دار مردون مین سے جب مکاتب مرا ہے لڑکا ہو یا اور عصبہ کہا مالک نے اسیطرح جو شخص آزاد ہوجاوے تو اُسکی میراث اُس شخصکو ملیگی جو آزاد کرنیوالے کا قریب سے قریب رشتہ دار ہو لڑکا ہو یا اور کوئی عصبہ جس دن وہ غلام مرا ہے کہا مالک نے اگر چند بہائی اکٹہا مکاتب کردیے جاوین اور اُنکی کوئی اولاد نہو جو کتابت مین پیدا ہوئی ہو یا عقد کتابت مین داخل ہو تو وہ بہائی آپس مین ایکدوسرے کے وارث ہونگے اگر اُن مین سے کسیکا لڑکا ہوگا جو کتابت مین پیدا ہوا ہو یا اُسپر عقد کتابت واقع ہوا ہو اور وہ مرجاوے تو پہلے اُسکے مال مین سے سبکا بدل کتابت ادا کرکے جو کچھ بچ رہے گا وہ اُسکی اولاد کو ملیگا اُسکے بہائیون کو نہ ملیگا

اَلشَّرْطُ فِی الْمُکَاتَبِ

مکاتب پر شرط لگانیکا بیان کہا مالک نے جس شخص نے اپنے غلام کو مکاتب کیا سونے یا چاندی پر اور اُسکی کتابت مین کوئی شرط لگا دی سفر یا خدمت یا اضحیہ کی لیکن اُس شرط کو معین کردیا پہر مکاتب اپنی قسطون کے ادا کرنے پر مدت سے پہلے قادر ہوگیا اور اُس نے قسطین ادا کردین مگر یہ شرط اُسپر باقی ہے تو وہ آزاد ہوجاوے گا اور حرمت اُسکی پوری ہوجاویگی اب اُس شرط کو دیکہینگے اگر وہ شرط ایسی ہے جو مکاتب کو خود کرنا پڑتی ہے (جیسے سفر یا خدمت کی شرط) تو یہ مکاتب پر لازم نہ ہوگی اور نہ مولی کو اُس شرط کی پورا کرانے کا استحقاق ہوگا اور جو وہ شرط ایسی ہے جس مین کچھ دینا پڑتا ہے جیسے اضحیہ یا کپڑے کی شرط تو یہ مانند روپیون اشرفیون کے ہوگی اُس چیز کی قیمت لگا کر وہ بہی اپنی قسطون کے ساتہہ ادا کردے گا جب تک ادا نکرے گا آزاد نہوگا کہا مالک نے مکاتب مثل اُس غلام کے ہے جسکو مولی آزاد کردے دس برس تک خدمت کرنے کے بعد اگر مولی مرجاوے اور دس برس نگذرے ہون تو ورثہ کی خدمت مین دس برس پوری کرے گا اور ولا اُسکی اُسیکو ملے گی جس نے اُسکی آزادی ثابت کی یا اُسکی اولاد کو مردون مین سے یا عصبہ کو کہا مالک نے جو شخص اپنے مکاتب سے شرط لگاوے تو سفر نہ کرنا یا نکاح نکرنا یا میرے ملک مین سے باہر نہ جانا بغیر میرے پوچھے ہوے اگر تو ایسا کرے تو تیری کتابت باطل کردینا میرے اختیار مین ہوگا - اس صورت مین کتابت کا باطل کرنا اُسکے اختیار مین نہوگا اگرچہ مکاتب ان کامون مین سے کوئی کام کرے اگر مکاتب کی کتابت کو مولی باطل کرے تو مکاتب کو چاہیے کہ حاکم کے سامنے فریاد کرے وہ حکم کردیگا کہ کتابت باطل نہین ہوسکتی مگر اتنی بات ہے کہ مکاتب کو نکاح کرنا یا سفر کرنا یا ملک سے باہر جانا بغیر سید کے پوچھے ہوے درست نہین ہے خواہ اُسکی شرط ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو اس کی وجہ یہ ہے کہ آدمی اپنے غلام کو سو دینار کے بدلے مین مکاتب کرتا ہے اور غلام کے پاس ہزار دینار موجود ہوتے

فی مکاتب پر شرط لگانیکا بیان

ہین تو وہ نکاح کرکے اُن دینارون کو مہر کے بدلے مین تباہ کرکے پہر عاجز ہوکر مولی کے پاس آتا ہے نہ اُسکے پاس مال ہوتا ہے نہ کچہ اس مین سراسر مولی کا نقصان ہے یا مکاتب سفر کرتا ہے اور قسطون کے دن آجاتے ہین لیکن وہ حاضر نہین ہوتا تو اس مین مولی کا ہرج ہوتا ہے اسی نظر سے مکاتب کو درست نہین کہ بغیر سید کے پوچہے ہوئے نکاح کرے یا سفر کرے بلکہ ان امورات کا اختیار مولی کو ہے چاہے اجازت دی چاہے منع کرے **وَلَاءُ الْمُكَاتَبِ إِذَا أَعْتَقَ** مکاتب جب آزاد کرے اسکی ولا کا بیان **کہا مالک نے** مکاتب اپنے غلام کو آزاد نہین کرسکتا مگر مولی کے اذن سے اگر مولی نے اذن دیدیا پہر مکاتب بہی آزاد ہوگیا تو ولا اُسکو مکاتب کو ملیگی اگر مکاتب آزاد ہونے سے پہلے مرگیا تو اُسکی ولا مکاتب کے مولی کو ملیگی اسیطرح اگر وہ غلام مکاتب کی آزادی سے پہلے مرگیا جب بہی اُسکی ولا مکاتب کے مولی کو ملے گی **کہا مالک نے** اگر مکاتب نے بہی اپنے غلام کو مکاتب کیا پہر مکاتب کا مکاتب مکاتب سے پہلے آزاد ہوگیا تو اُس کی ولا مکاتب کے مولی کو ملے گی جب تک مکاتب آزاد نہ ہو جب مکاتب آزاد ہوجاویگا تو اُسکے مکاتب کی ولا اسکی طرف لوٹ آویگی۔ اگر مکاتب بدل کتابت ادا کرنے سے پہلے مرگیا یا عاجز ہوگیا تو اُسکی آزاد اولاد اپنے باپ کے مکاتب کی ولا نہ پاوین گے کیونکہ اُنکے باپ کو ولا کا استحقاق نہین ہوا تہا اسواسطے کہ وہ آزاد نہین ہوا تہا **کہا مالک نے** جو مکاتب دو آدمیون مین مشترک ہو پہر ایک شخص اپنا حق معاف کردی اور دوسرا نکرے پہر مکاتب مرجاوے اور مال چہوڑ جاوے تو جس شخص نے معاف نہین کیا وہ اپنا حق وصول کرکے جس قدر مال بچے گا وہ دونو تقسیم کرین گے جیسے وہ غلامی کی حالت مین مرتا کیونکہ جس شخص نے اپنا حق چہوڑ دیا اُس نے آزاد نہین کیا بلکہ اپنا حق معاف کردیا **کہا مالک نے** اسکی دلیل یہ ہے ایک شخص مرگیا اور ایک مکاتب چہوڑ گیا اور بیٹے اور بیٹیان بہی چہوڑ گیا پہر ایک بیٹی نے اپنا حصہ آزاد کردیا تو ولا اُسکو واسطے ثابت نہوگی اگر یہ آزادی ہوتی تو ولا اُسکے لیے ضرور ثابت ہوتی **کہا مالک نے** یہ بہی اسکی دلیل ہے کہ اگر ایک شخص نے اپنا حصہ آزاد کردیا پہر مکاتب عاجز ہوگیا تو جس شخص نے آزاد کیا ہے اُسکو باقی حصون کی قیمت نہ دینا ہوگی اگر یہ آزادی ہوتی تو اُسکو اورون کے حصہ کی قیمت موجب حدیث کے دینا پڑتی **کہا مالک نے** اسکی دلیل یہ بہی ہے کہ مسلمانون کا طریقہ جس مین کچہ اختلاف نہین یہ ہے کہ جو شخص ایک حصہ اپنا مکاتب مین سے آزاد کردے تو وہ اُسکے مال مین سے آزاد نہ ہوگا کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو ولا اُسکو ملتی اُسکے شریکون کو نہ ملتی **کہا مالک نے** اسکی دلیل یہ بہی ہے کہ مسلمانون کا طریقہ یہ بہی ہے کہ جو شخص عقد کتابت کرے ولا اُسکو ملیگی اور مکاتب کے مولے کے وارثون مین سے عورتون کو ولا نہ ملیگی اگرچہ اپنا حصہ کچہ آزاد کردین بلکہ ولا مکاتب کے مولی کے لڑکون کو یا اور عصبوان کو ملے گی **ف** اگرچہ درحقیقت آزادی ہوتی تو عورتون کو بہی ولا ملتی کیونکہ عورتون کو اپنے آزاد کیے ہوئے غلام کی ولا ملا کرتی ہے

ف مکاتب جب آزاد کرے اسکی ولا کا بیان

مَا لَا يَجُوزُ مِنْ عِتْقِ الْمُكَاتَبِ

جس مکاتب کا آزاد کرنا درست نہیں اُسکا بیان کہا مالک نے اگر چند غلام ایک ہی عقد میں مکاتب کیے جاویں تو مولے اُن میں سے ایک غلام کو آزاد نہیں کرسکتا جبتک باقی مکاتب راضی نہوں اگر وہ کم سن ہوں تو اُنکی رضامندی کا اعتبار نہیں اسکی وجہ یہ ہے کہ چند غلاموں میں ایک غلام نہایت ہوشیار اور محنتی ہوتا ہے اور اُسکے سبب سے توقع یہ ہوتی ہے کہ محنت مزدوری کرکے اور ونکو بھی آزاد کرادے مولی کیا کرتا ہے کہ اُسی شخص کو آزاد کردیتا ہے تاکہ باقی غلام محنت سے عاجز ہوکر غلام ہوجاویں تو یہ جائز نہیں ہے کیونکہ اس میں باقی غلاموں کا ضرر ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ضرر ہے اسلام میں کہا مالک نے اگر چند غلام مکاتب کیے جاویں اور اُن میں کوئی غلام ایسا ہو کہ نہایت بوڑھا ہو یا نہایت کم سن ہو جسکے سبب سے اور غلاموں کو بدل کتابت کی ادا کرنے میں مدد نہ ملتی ہو تو مولی کو اُسکا آزاد کردینا درست ہے

جَامِعُ مَا جَاءَ فِي عِتْقِ الْمُكَاتَبِ وَأُمِّ وَلَدِهِ

مکاتب کی اور ام ولد کی آزادی کا بیان کہا مالک نے جو شخص اپنے غلام کو مکاتب کرے پھر مکاتب مرجاوے اور اُم ولد چھوڑ جاوے اور اس قدر مال چھوڑ جاوے کہ اُس کے بدل کتابت کو مکتفی ہو تو وہ اُم ولد مکاتب کی مولی کی لونڈی ہوجاوے گی کیونکہ وہ مکاتب مرتےوقت آزاد نہیں ہوا نہ اولاد چھوڑ گیا جس کے ضمن میں ام ولد بھی آزاد ہوجاوے کہا مالک نے اگر مکاتب اپنے غلام کو آزاد کردے یا اپنے مال میں سے کچھ صدقہ دیدے اور مولی کو اُسکی خبر نہو یہانتک کہ مکاتب آزاد ہوجاوے تو اب مکاتب کو بعد آزادی کے اُس صدقہ یا عتاق کا باطل کرنا نہیں پہونچتا البتہ اگر مولی کو قبل آزادی کے اُسکی خبر ہوگئی اور اُس نے اجازت ندی تو وہ صدقہ یا عتاق لغو ہوجاویگا اب پھر مکاتب کو لازم نہیں کہ بعد آزادی کے اُس غلام کو پھر آزاد کرے یا صدقہ نکالے البتہ خوشی سے کرسکتا ہے

الْوَصِيَّةُ فِي الْمُكَاتَبِ

مکاتب کے باب میں وصیت کرنیکا بیان کہا مالک نے اگر مولے مرتےوقت اپنے مکاتب کو آزاد کردے تو مکاتب کی اُس حالت میں جس میں وہ ہے قیمت لگاویں گے اگر قیمت اُسکی بدل کتابت سے کم ہے تو ثلث مال میں وہ قیمت مکاتب کو معاف ہوجاویگی اور جس قدر بدل کتابت اُسپر باقی ہے اُسکی مقدار کی طرف خیال نہ کیا جاوے گا کیونکہ وہ اگر کسی کے ہاتھ سے مارا جاوے تو اُسکے قاتل پر قتل کے دن کی قیمت لازم آویگی اور اگر مجروح ہو تو زخمی کرنے والے پر اُس دن کی دیت لازم آوے گی اور ان سب امور میں بدل کتابت کی مقدار کیطرف خیال نہ کریں گے کیونکہ جب تک اُسپر بدل کتابت میں سے باقی ہے وہ غلام ہے البتہ اگر بدل کتابت قیمت سے کم باقی ہے تو جسقدر بدل کتابت باقی رہگیا ہے وہ ثلث مال میں معاف ہوجاوے گا گویا میت نے مکاتب کیواسطے اُسقدر مال کی وصیت کی کہا مالک نے تفسیر اسکی یہ ہے مثلاً قیمت مکاتب کی ہزار درم ہوں اور بدل کتابت میں اُسپر سو درم باقی ہوں تو گویا مولے نے

فی مکاتب کی اور ام ولد کی آزادی کا بیان

فی مکاتب کے باب میں وصیت کرنیکا بیان

اسکے لیے سو درم کی وصیت کی اگر ثلث مال مین سے سو درم نکل سکین تو آزاد ہو جاوے گا کہا مالک نے جو شخص
اپنے غلام کو مکاتب کرے مرتے وقت تو اُس کی قیمت لگاوین گے اگر ثلث مال مین گنجایش ہوگی تو یہ عقد کتابت
جائز ہوگا کہا مالک نے اسکی تفسیر یہ ہے کہ غلام کی قیمت ہزار دینار ہو اور مولی اُسکو مرتے وقت دو سو دینار
کو مکاتب کرے اور ثلث مال مولی کا ہزار دینار کے مقدار ہو تو کتابت جائز ہوگی گویا یہ مولی نے وصیت کی
اپنے مکاتب کے لیے ثلث مال مین اگر مولی نے اور بھی لوگون کو وصیتین کی ہین اور ثلث مال مکاتب کی قیمت
سے زیادہ نہین ہے تو پہلے کتابت کی وصیت کو ادا کرین گے کیونکہ کتابت کا نتیجہ آزادی ہے اور آزادی
اور وصیتون پر مقدم ہے پھر اور وصیت والون کو حکم ہوگا کہ مکاتب کا پیچھا کرین اور اُس سے اپنی وصیتین
وصول کرین اور میت کے وارثون کو اختیار ہے چاہین وصیت والون کو اُنکی وصیتین ادا کر دین اور مکاتب کی
کتابت آپ لیلین اگر چاہین مکاتب کو اور اُسکے بدل کتابت کو وصیت والون کے حوالے کر دین کیونکہ ثلث
مال مکاتب ہی مین رہ گیا ہے اور یہ اسواسطے کہ جب کوئی شخص وصیت کرے پھر اُسکے وارث یہ کہین کہ یہ وصیت
ثلث سے زیادہ ہے اور میت نے اپنے اختیار سے زیادہ تصرف کیا تو اُسکے ورثہ کو اختیار ہوگا چاہین تو
وصیت والون کو اُن کی وصیتین ادا کرین اور چاہین تو میت کا ثلث مال وصیت والون کو سپرد کرین پس
اگر وارثون نے مکاتب کو وصیت والون کے سپرد کر دیا تو بدل کتابت وصیت والون کا ہو جاویگا اب
اگر مکاتب نے بدل کتابت ادا کر دیا تو سب وصیت والے اپنے حصون کے موافق بانٹ لیوین گے اگر مکاتب
عاجز ہو گیا تو وصیت والون کا غلام ہو جاوے گا اب وصیت والے اُس غلام کو وارثون پر پھیر نہین سکتے
کیونکہ وارثون نے اپنے اختیار سے اُسے چھوڑ دیا اور اسواسطے کہ وصیت والون کو جب وہ غلام مل گیا
تو وہ اُسکے ضامن ہو گئے اگر وہ غلام مرجاتا تو وارثون سے یہ کچھ نہ لے سکتے۔ اگر مکاتب بدل کتابت
ادا کرنے سے پہلے مر گیا اور بدل کتابت سے زیادہ مال چھوڑ گیا تو وہ مال وصیت والون کو ملیگا اگر مکاتب
نے بدل کتابت ادا کر دیا تو وہ آزاد ہو جاویگا اور ولا اُسکی مکاتب کرنیوالے کے عصبون کو ملے گی کہا مالک نے
جس مکاتب پر مولی کے دس ہزار درم آتے ہون پھر مرتے وقت ہزار درم معاف کر دے تو مکاتب کی قیمت
لگائی جاویگی اگر اُسکی قیمت ہزار درم ہون گے تو گویا دسوان حصہ کتابت کا معاف ہوا اور قیمت کی رو سے
دو سو درم ہوئے تو گویا دسوان حصہ قیمت کا اُس نے معاف کر دیا اسکی مثال ایسی ہے کہ اگر مولی سب بدل
کتابت کو معاف کر دیتا تو ثلث مال مین صرف مکاتب کی قیمت کا حساب ہوتا یعنے ہزار درم کا اگر نصف
معاف کرتا تو ثلث مال مین نصف کا حساب ہوتا اگر اس سے کم زیادہ ہو وہ بھی اسی حساب سے کہا مالک نے جو
شخص مرتے وقت اپنے مکاتب کو ہزار درم دس ہزار درم مین سے معاف کر دے مگر یہ نہ کہے کہ کون قسط مین سے

معافی ہوگی اول مین یا آخر مین تو ہر قسط مین سے دسوان حصہ معاف کیا جاوے گا کہا مالک نے جب آدمی اپنے مکاتب کو ہزار درم اول کتابت یا آخر کتابت مین معاف کردے اور بدل کتابت تین ہزار درم ہون تو مکاتب کی قیمت لگا دینگے پہر اُس قیمت کو تقسیم کرینگے ہر ایک ہزار پر جو ہزار کہ مدت اسکی کم ہے اُسکی قیمت کم ہوگی بہ نسبت اُس ہزار کے جو اُسکے بعد ہے اسیطرح جو ہزار سب کے اخیر مین ہوگا اُسکی قیمت سب سے کم ہوگی کیونکہ جسقدر میعاد بڑہتی جاویگی اُسیقدر قیمت گہٹتی جاویگی پہر جس ہزار پر معافی ہوئی ہے اُسکی جو قیمت اٹکل پڑے گی وہ ثلث مال مین سے وضع کی جاویگی اگر اس سے کم زیادہ ہو وہ بہی اسی حساب سے ہے کہا مالک نے جس شخص نے مرتے وقت ربع مکاتب کی کسی کے لیے وصیت کی اور ربع کو آزاد کردیا پہر وہ شخص مرگیا بعد اسکے مکاتب مرگیا اور بدل کتابت سے زیادہ مال چہوڑ گیا تو پہلے مولی کے وارثون کو اور موصی لہ کو جسقدر بدل کتابت باقی تہا دلا دینگے پہر جسقدر مال بچ رہیگا ثلث اُسمین سے موصی لہ کو ملے گا اور دو ثلث وارثون کو کہا مالک نے جس مکاتب کو مولی مرتے وقت آزاد کردیوے اور ثلث مال مین سے وہ آزاد نہو سکے تو جسقدر گنجایش ہوگی اُسیقدر آزاد ہوگا اور بدل کتابت مین سے اُتنا وضع ہو جاویگا مثلاً مکاتب پر پانچ ہزار درم تہے اور اُسکی قیمت دو ہزار درم تہی اور میت کا ثلث مال ہزار درم ہے تو نصف مکاتب آزاد ہو جاویگا اور نصف بدل کتابت یعنی اڑہائی ہزار روپیہ ساقط ہو جاوینگے کہا مالک نے اگر ایک شخص نے وصیت کی کہ فلانا غلام میرا آزاد ہے اور فلانے کو مکاتب کرنا پہر ثلث مال مین دونو کی گنجایش نہ ہو تو آزادی مقدم ہوگی کتابت پر

كِتَابُ الْمُدَبَّرِ

کتاب مدبر کے بیان مین **ف** مدبر اُس غلام یا لونڈی کو کہتے ہین جس سے مولے کہدے تو بعد میرے مرنیکے آزاد ہے

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْقَضَاءُ فِي وَلَدِ الْمُدَبَّرَةِ

مدبرہ کی اولاد کا بیان کہا مالک نے جو شخص اپنی لونڈی کو مدبر کرے بعد اُسکے اسکی اولاد پیدا ہو پہر وہ لونڈی مولی کے سامنے مرجاوے تو اُسکی اولاد اپنی مان کیطرح مدبر رہیگی جب مولے مرجاویگا اور ثلث مال مین گنجایش ہو تو آزاد ہو جاویگی کہا مالک نے ہر عورت کی اولاد اپنی مان کی مثل ہوگی اگر اُنکی مان آزاد ہے اور بعد آزادی کے وہ اولاد پیدا ہوئی ہے تو وہ بہی آزاد ہوگی اگر وہ مدبرہ ہے یا مکاتبہ ہے یا معتقہ الی اجل ہے یا مخدمہ ہے **ف** یعنی اُس کی آزادی ایک مدت کی خدمت پر معلق ہے **ت** یا معتقۃ البعض ہے یا گرو ہے یا ام ولد ہے ہر ایک کی اولاد اپنی مان کی مثل ہوگی وہ آزاد تو وہ آزاد اور وہ لونڈی ہو جاویگی تو وہ بہی مملوک ہو جاویگی کہا مالک نے اگر لونڈی حالت حمل مین مدبر ہوئی تو اُسکا بچہ بہی مدبر ہو جاوے گا اسکی نظیر یہ ہے کہ اگر ایک شخص نے اپنی حاملہ لونڈی کو آزاد کردیا اور اُسکو معلوم نہ تہا کہ یہ حاملہ ہے تو اُسکا بچہ بہی آزاد ہو جاوے گا کہا مالک نے اسیطرح اگر ایک شخص حاملہ لونڈی کو بیچے تو وہ لونڈی اور اُسکے پیٹ کا بچہ مشتری کا ہوگا خواہ مشتری نے اُسکی شرط لگائی ہو یا نہ لگائی ہو

فصل مدبرہ کی اولاد کا بیان

کہا مالک نے اسیطرح باتم کو درست نہین کہ لونڈی کو بیچے اور اُسکا حمل نہ بیچے کیونکہ اس مین دہوکا ہے شاید بچہ پیدا ہوتا ہی
یا نہین ہوتا ہے اسکی مثال ایسی ہے کوئی شخص پیٹ کے بچہ کو بیچے اُسکی بیع درست نہین کہا مالک نے اگر مکاتب یا مدبر
ایک لونڈی خرید کر کے اُس سے وطی کرین اور وہ حاملہ ہو کر بچہ جنے تو ہر ایک کا بچہ اپنے باپ کی تبع ہوگا اُس کے آزادی
کے ساتہہ اُس کی بہی آزادی ہوگی اور اُسکی غلامی کے ساتہہ اُسکی بہی غلامی ہوگی۔ اگر وہ مکاتب یا مدبر آزاد ہوگیا
تو ام ولد اسکی مثل اور اسکے مال کی اُسکے سپرد کی جاویگی **ف** اور وہ جو حمل کتابت یا تدبیر کے زمانہ مین اُسکو
ہوا تہا اسکے سبب سے ام ولد نہ ہوگی کیونکہ اُسوقت اسکا مولی آزاد نہ تہا

جَامِعُ مَاجَاءَ فِی التَّدْبِیرِ

مدبر کے احکام کا بیان

ف مدبر کے احکام کا بیان

کہا مالک نے اگر مدبر اپنے مولی سے کہے تو مجہے ابہی آزاد کردے مین تجہے پچاس دینار قسط وار دیتا ہون
مولی کہے اچہا تو آزاد ہے تو مجہے پچاس دینار پانچ برس مین دیجیو ہر سال دس دینار کے حساب سے مدبر اُسپر راضی
ہوجاوے بعد اسکے دو تین دن مین مولی مرجاوے تو وہ آزاد ہوجاویگا اور پچاس دینار اُسپر قرض ہین گے
اور اُسکی گواہی جائز ہوجاوے گی اور اسکی حرمت اور میراث اور حدود پورے ہوجاوین گے اور مولی کے مرجانے سے
اُن پچاس دینار مین کچہ کمی نہ ہوگی کہا مالک نے جو شخص اپنے غلام کو مدبر کرے پہر مرجاوے اور اسکا مال کچہ موجود ہو کچہ
غائب ہو جسقدر موجود ہے اسکی ثلث مین سے مدبر آزاد نہ ہوسکے تو مدبر کو روک رکہین گے اور اُسکی کمائی کو بہی
جمع کرتے جاوینگے یہانتک کہ جو مال غائب ہے وہ بہی نکل آوے پہر اگر مولی کے کل مال کے ثلث مین سے مدبر آزاد ہوسکیگا
تو آزاد ہوجاویگا اور مدبر کے مال اور کمائی اُسیکو ملیگی اور جو ثلث مین سے کل آزاد نہو سکے گا تو ثلث ہی کے مقدار
آزاد ہوجاویگا اور اسکا مال اُسیکے پاس رہیگا

اَلْوَصِیَّۃُ فِی التَّدْبِیرِ

مدبر کرنے کی وصیت کا بیان

ف مدبر کرنے کی وصیت کا بیان

کہا مالک نے کہ آزادی کی جتنی وصیتین ہین صحت مین ہون یا مرض مین اُن مین رجوع اور تغیر کرسکتا ہے
مگر تدبیر مین جب کسیکو مدبر کردیا اب اُسکی فسخ کا اختیار نہ ہوگا کہا مالک نے جس لونڈی کے آزاد کرنے کی وصیت
کی اور اُس کو مدبر نہ کیا تو اُسکی اولاد اپنی مان کے ساتہہ آزاد نہ ہوگی اسلیے کہ مولی کو اُس وصیت کے بدل ڈالنے
کا اختیار تہا نہ انکی مان کے لیے آزادی ثابت ہوئی تہی بلکہ یہ ایسا ہے کوئی کہے اگر فلانی لونڈی میرے مرنے
تک رہی تو وہ آزاد ہے پہر وہ اُسکے مرنے تک رہی تو آزاد ہوجاوے گی مگر مولی کو اختیار ہے کہ موت سے پیشتر اسکو
یا اسکی اولاد کو بیچے تو آزادی کی وصیت اور تدبیر کی وصیت مین سنت قدیمہ کی رو سے بہت فرق ہے اگر وصیت
مثل تدبیر کے ہوتی تو کوئی شخص اپنی وصیت مین تغیر تبدل کا اختیار نہ رکہتا کہا مالک نے جو شخص اپنے چند غلامون
کو صحت کی حالت مین مدبر کرے اور سوا اُنکے کچہ مال نہ رکہتا ہو اگر اُس نے اسطرح مدبر کیا کہ پہلے ایک کو پہر
دوسرے کو تو جس کو پہلے مدبر کیا ہے وہ ثلث مال مین سے آزاد ہوجاوے گا پہر دوسرا پہر تیسرا اسیطرح جب
تک ثلث مال مین گنجایش ہو اگر سب کو ایک ساتہہ مدبر کیا ہے ایک ہی کلام مین تو ہر ایک کا ثلث آزاد ہوجاویگا جب

اسکو بیماری میں مدبر کیا **کہا** مالک نے جس شخص نے اپنے غلام کو مدبر کیا اور سوا اُسکے کچھ مال نہ تھا پھر مولی مر گیا اور
مدبر کے پاس مال ہے تو ثلث مدبر آزاد ہوجاویگا اور مال اُسکا اُسیکے پاس رہے گا **کہا** مالک نے جب مدبر کو مولی مکاتب
کردے پھر مولی مرجاوے اور سوا اُسکے کچھ مال نہ چھوڑے تو اُسکا ایک ثلث آزاد ہوجاوے گا اور بدل کتابت
میں سے بھی ایک ثلث گھٹ جاویگا اور دو ثلث مدبر کو ادا کرنا ہونگے **کہا** مالک نے ایک شخص نے اپنی مرض
موت میں اپنے غلام کا نصف یا کل آزاد کیا اور پہلے اپنے ایک غلام کو مدبر کرچکا تھا تو ثلث مال میں سے پہلے
مدبر آزاد ہوگا پھر وہ غلام اگر باقی میں سے آزاد ہوسکے تو آزاد ہوگا ورنہ جس قدر مال بچا ہے اُسیقدر آزاد ہوگا

مَسُّ الرَّجُلِ وَلِيْدَتَهُ اِذَا دَبَّرَهَا لونڈی کو جب مدبر کردے اُس سے صحبت کرنیکا
بیان **عَنْ** نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ دَبَّرَ جَارِيَتَيْنِ لَهُ فَكَانَ يَطَأُهُمَا وَهُمَا مُدَبَّرَتَانِ
ترجمہ نافع سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر نے اپنی دو لونڈیوں کو مدبر کیا تھا اور اُن سے صحبت بھی کرتے تھے **عَنْ**
يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا دَبَّرَ الرَّجُلُ جَارِيَتَهُ فَاِنَّ لَهُ اَنْ يَّطَأَهَا وَلَيْسَ
لَهُ اَنْ يَّبِيْعَهَا وَلَا يَهَبَهَا وَوَلَدُهَا بِمَنْزِلَتِهَا **ترجمہ** سعید بن المسیب کہتے تھے جب کوئی شخص اپنی لونڈی کو
مدبر کرے تو اُس سے وطی کرسکتا ہے مگر اسکو بیع یا ہبہ نہیں کرسکتا **ف** جمہور علما کا یہی مذہب ہے اور شافعی
اور اہل حدیث کے نزدیک مدبر کی بیع درست ہے صحیحین میں جابر سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
ایک شخص کے مدبر کو بیچا اور ابن عمر سے جو مرفوعاً مروی ہے کہ مدبر نہ بیچا جاوے نہ ہبہ کیا جاوے اور وہ ثلث مال میں
سے آزاد ہوجاویگا تو دارقطنی اور ابن عبد البر نے اسکو ضعیف کیا ہے **ف** اور اسکی اولاد بھی مثل اپنی ماں
کے ہوگی **بَيْعُ الْمُدَبَّرِ** مدبر کے بیچنے کا بیان **کہا** مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اتفاقی ہے کہ مدبر کو
مولی نہ بیچے اور نہ کسی طرح سے اُسکی ملک منتقل کرے **ف** یعنی ہبہ اور صدقہ کے رو سے **ت** اور مولی
اگر قرضدار ہوجاوے تو اُسکے قرضخواہ مدبر کو بیچ نہیں سکتے جبتک اُسکا مولی زندہ ہے اگر مرجاوے اور قرضدار
نہ ہو تو ثلث مال میں کل مدبر آزاد ہوجاوے گا کیونکہ اگر کل مال میں سے آزاد ہو تو سراسر مولی کا فائدہ ہے
کہ زندگی بھر اس سے خدمت لی پھر مرتے وقت آزادی کا بھی ثواب کما لیا اور ورثہ کا بالکل نقصان ہے۔ اگر
سوا اُس مدبر کے مولی کا کچھ مال نہ ہو تو ثلث مدبر آزاد ہوجاویگا اور دو ثلث وارثوں کا حق ہوگا اگر مدبر
کا مولی مرجاوے اور اسقدر مقروض ہو کہ مدبر کی کل قیمت کے برابر یا اس سے زیادہ تو مدبر کو بیچیں گے کیونکہ
مدبر جب آزاد ہوتا ہے کہ ثلث مال میں گنجایش ہو اگر قرضہ غلام کے نصف قیمت کے برابر ہو تو نصف مدبر
کو قرضہ ادا کرنے کے لیے بیچیں گے اور نصف جو باقی ہے اُسکا ایک ثلث آزاد ہوجاوے گا **کہا**
مالک نے مدبر کا بیچنا درست نہیں اور نہ کسیکو اُسکا خریدنا درست ہے مگر مدبر اپنے تئیں آپ اپنے مولی سے خرید

ف لونڈی کو جب مدبر کرے اس سے صحبت کرنیکا بیان

ف مدبر کے بیچنے کا بیان

غَرَّتْ رَجُلًا بِنَفْسِهَا وَذَكَرَتْ اَنَّهَا حُرَّةٌ فَوَلَدَتْ لَهٗ اَوْلَادًا فَقَضٰى اَنْ يُّفْدِيَ وَلَدَهٗ بِمِثْلِهِمْ

ترجمہ حضرت عمر بن خطاب یا عثمان بن عفان نے حکم کیا جو عورت دھوکا دیکر کسی سے کہے میں آزاد ہوں پھر نکاح کرے اور اولاد پیدا ہو بعد اسکے وہ کسی کی لونڈی نکلے تو اپنی اولاد کی مثل غلام لونڈی دیکر اپنی اولاد کو چھوڑا سکتا ہے **کہا مالک نے** میرے نزدیک قیمت دینا بہتر ہے **ف** ہر حدیث اکثر نسخوں میں نہیں ہے

كِتَابُ الْبُيُوْعِ

کتاب بیع کے بیان میں یعنے خرید اور فروخت کے احکام میں

مَا جَاءَ فِيْ بَيْعِ الْعُرْبَانِ

بیع عربان کے بیان میں **ف** عربان کے معنے لگے آتے ہیں عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْعُرْبَانِ **ترجمہ** عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا عربان کی بیع سے **کہا مالک نے** ہمارے نزدیک اسکے معنے یہ ہیں کہ آدمی ایک غلام یا لونڈی خریدے یا جانور کو کرایہ لے پھر بائع سے یا جانور والے سے کہدیوے کہ میں تجھے ایک دینا یا زیادہ دیتا ہوں اس شرط پر کہ اگر میں اس غلام یا لونڈی کو خرید لونگا تو وہ دینار اسکی قیمت میں سے سمجھنا یا جانور پر سوار ہی کرونگا تو کرایہ میں سے خیال کرنا ورنہ میں اگر غلام یا لونڈی تجھے پھیر دوں یا جانور پر سوار نہ ہوں تو دینار مفت تیرا مال ہو جاویگا اسکو واپس نہ لونگا **کہا مالک نے** ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ جو غلام تجارت کا فن خوب جانتا ہو زبان اچھی بولتا ہو اسکا بدلنا حبشی جاہل غلام سے درست ہے اسیطرح اور اسباب کا جو دوسرے اسباب کی مثل نہ ہو بلکہ اس سے زیادہ کہ رہا ہو اور ایک غلام کا دو غلاموں کے عوض میں یا کئی غلاموں کے بدلے میں درست ہے جب وہ دونو چیزیں ایک دوسرے سے کہلا کہلا فرق رکھتی ہوں اور جو ایک دوسرے کی مشابہ ہوں تو دو چیزوں کا ایک کے بدلے میں لینا درست نہیں **کہا مالک نے** سوا کہانے کی چیزوں کے اور اسباب کا بیچنا قبضہ سے پہلے درست ہے مگر اور کسی کے ہاتھ نہ اسی بائع کے ہاتھ بشرطیکہ قیمت دے چکا ہو **ف** مثلاً زید نے ایک غلام عمرو سے سو روپے کو خریدا اور روپے عمرو کو دیدیے مگر غلام ابھی نہیں ملا اب زید اس غلام کو بکر کے ہاتھ بیچڈالے تو درست ہے **کہا مالک نے** اگر کوئی شخص حاملہ لونڈی کو بیچے مگر اس کے حمل کو نہ بیچے تو درست نہیں کسواسطے کہ کیا معلوم ہے کہ وہ حمل مرد ہے یا عورت خوبصورت ہے یا بدصورت پورا ہے یا لنڈورا زندہ ہے یا مردہ تو کس طور سے اسکی قیمت لونڈی کی قیمت میں سے وضع کریگا **کہا مالک نے** اگر ایک شخص ایک غلام یا لونڈی سو دینار کو خریدے اور قیمت ادا کرنیکی ایک میعاد مقرر کرے مثلاً ایک مہینے کے وعدے پر اب پھر بائع شرمندہ ہو کر خریدار سے کہے کہ اس بیع کو فسخ کر ڈال اور دس دینار مجھ سے نقد یا اسقدر میعاد میں لے لے تو درست ہے اور اگر مشتری شرمندہ ہو کر بائع سے کہے کہ بیع فسخ کر ڈال اور دس دینار مجھ سے نقد لے لے یا اس میعاد کے بعد جو ٹھیری تھی تو درست نہیں کیونکہ یہ ایسا ہوا گویا بائع نے اپنی میعاد

ف کتاب بیع کے بیان میں

سو دینار کو ایک لونڈی اور دس دینار نقد یا میعادی پر بیع کیا تو سونے کی بیع سونے سے ہوئی میعاد اور یہ درست نہیں
کہا مالک نے اگر ایک شخص ایک لونڈی بیچے تیس دینار پر ایک مہینے کے وعدے پر پھر ساٹھ دینار کو چھ مہینے کے یا برس کے وعدے پر
خریدلے تو درست نہیں کیونکہ اس صورت مین پہلے خریدار کو مفت سو دینار مل گئے چھ مہینے یا برس بھر کے بعد **مَالُ الْمَمْلُوكِ**
إِذَا بِيعَ جب غلام یا لونڈی بکے تو اسکا مال کس کو ملے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ
قَالَ مَنْ بَاعَ عَبْدًا وَلَهٗ مَالٌ فَمَالُهٗ لِلْبَائِعِ اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطَهُ الْمُبْتَاعُ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہی حضرت عمر نے
فرمایا جو شخص غلام کو بیچے اور اسکے پاس مال ہو تو وہ مال بائع کو ملیگا مگر جب خریدار شرط کرلے کہ وہ مال مین لونگا کہا
مالک نے ہمارے نزدیک اسپر اجماع ہے کہ خریدار اگر شرط کرلیگا اس مال کے لینے کی تو وہ مال اسیکو ملیگا نقد ہو یا کسی
پر قرض ہو یا اسباب ہو معلوم ہو یا نہ معلوم ہو اگرچہ وہ مال اس زر ثمن سے زیادہ ہو جسکی عوض مین وہ غلام بکا ہے
کیونکہ غلام کے مال مین مولی پر زکوٰۃ نہین ہی وہ غلام ہی کا سمجھا جاویگا اور اس غلام کی اگر کوئی لونڈی ہوگی تو
مولے کو اس سے وطی کرنا درست ہو جاویگا اور اگر یہ غلام آزاد ہو جاتا یا مکاتب تو اسکا مال اسیکو ملتا اگر مفلس
ہو جاتا تو قرضخواہون کو ملتا اسکے مولی سے مواخذہ نہوتا **اَلْعُهْدَةُ فِي الرَّقِيقِ** غلام یا لونڈی کی بیع
مین بائع سے کب تک مواخذہ ہو سکتا ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَنَّ اَبَانَ
ابْنَ عُثْمَانَ وَهِشَامَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ كَانَا يَذْكُرَانِ فِيْ خُطْبَتِهِمَا عُهْدَةَ الرَّقِيْقِ فِي الْاَيَّامِ الثَّلٰثَةِ مِنْ حِيْنِ
يَشْتَرِي الْعَبْدَ اَوِ الْوَلِيْدَةَ وَعُهْدَةَ السَّنَةِ **ترجمہ** عبداللہ بن ابی بکر سے روایت ہی کہ ابان بن عثمان اور
ہشام بن اسمعیل دونون نے خطبے مین بیان کیا کہ غلام اور لونڈی کے عیب کی جوابدہی بائع پر تین روز تک ہے خریدنے
کیوقت سے اور ایک جوابدہی سال بھر تک ہے کہا مالک نے غلام اور لونڈی کو جو عارضہ لاحق ہو تین دن کے اندر
تو وہ بائع کیطرف سے سمجھا جاویگا اور مشتری کو اسکے پھیر دینے کا اختیار ہوگا اور اگر جنون یا جذام یا برص نکلی تو ایک
برس کے اندر پھیر دینے کا اختیار ہوگا بعد ایک سال کے پھر بائع سب باتون سے بری ہو جاویگا اسکو کسی عیب کی جوابدہی
لازم نہوگی۔ اگر کسی نے وارثون مین سے یا اور لوگون مین سے ایک غلام یا لونڈی کو بیچا اس شرط سے کہ بائع
عیب کی جوابدہی سے بری ہے تو پھر بائع پر جوابدہی لازم نہوگی البتہ اگر جان بوجھکر اسنے کوئی عیب چھپایا ہوگا تو جوابدہی
اسپر لازم ہوگی اور مشتری کو پھیر دینے کا اختیار ہوگا۔ یہ جواب دہی خاص غلام یا لونڈی مین ہے اور چیزون مین
نہین **اَلْعَيْبُ فِي الرَّقِيْقِ** غلام لونڈی مین عیب نکلنے کا بیان **عَنْ** سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ
عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ بَاعَ غُلَامًا لَهٗ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَبَاعَهٗ بِالْبَرَآءَةِ فَقَالَ الَّذِي ابْتَاعَهٗ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
عُمَرَ بِالْغُلَامِ دَآءٌ لَمْ تُسَمِّهٖ لِيْ فَاخْتَصَمَا اِلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَقَالَ الرَّجُلُ بَاعَنِيْ عَبْدًا وَبِهٖ دَآءٌ لَمْ يُسَمِّهٖ لِيْ
وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بِعْتُهٗ بِالْبَرَآءَةِ فَقَضٰى عُثْمَانُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنْ يَّحْلِفَ لَهٗ لَقَدْ بَاعَهُ الْعَبْدَ وَمَا بِهٖ

ف جب غلام یا لونڈی بکے تو اسکا مال کس کو ملے

ف: غلام یا لونڈی کی بیع مین بائع کو کب تک مواخذہ ہو سکتا ہے

ف غلام لونڈی مین عیب نکلنے کا بیان

دَاءٌ نَعْلَمُهُ فَأَبَی عَبْدُ اللّٰہِ اَنْ یَحْلِفَ وَارْتَجَعَ الْعَبْدَ فَصَحَّ عِنْدَہٗ فَبَاعَہٗ عَبْدُ اللّٰہِ بَعْدَ ذٰلِکَ بِاَلْفٍ وَّخَمْسِمِائَۃِ دِرْہَمٍ

ترجمہ سالم بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر نے ایک غلام بیچا آٹھہ سو درم کو اور مشتری سے شرط کر لی کہ عیب کی جوابدہی سے
مین بری ہون بعد اُسکے مشتری نے کہا غلام کو ایک بیماری ہے تمنے مجھسے اُسکا بیان نہین کیا تھا پہر دونون مین جھگڑا ہوا اور
گئے عثمان بن عفان پاس مشتری بولا کہ انہون نے ایک غلام میرے ہاتھہ بیچا اور اُسکو ایک بیماری تھی اُنہون نے بیان نہین کیا
عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ مین نے شرط کر لی تھی عیب کی جوابدہی مین نہ کرونگا حضرت عثمان نے حکم کیا کہ عبد اللہ بن عمر حلف
کرین مینے یہ غلام بیچا اور میرے علم مین اُسکو کوئی بیماری تھی عبد اللہ نے قسم کہانیسے انکار کیا تو وہ غلام پہر آیا عبد اللہ پاس پہر
اور اُس بیماری سے اچھا ہو گیا پہر عبد اللہ نے اُسکو ایکہزار پانسو درم کو بیچا **ف** یا اللہ جل جلالہ کا فضل ہوا عبد اللہ پر کہ
اُنہون نے احتیاطاً سچی قسم بہی کہانے سے انکار کیا **کہا** مالک نے ہمارے نزدیک یہ مسئلہ اتفاقی ہے کہ جو شخص خرید کرے ایک
لونڈی کو پہر وہ حاملہ ہو جاوے خریدار سے یا غلام کو خرید کرے پہر اُسکو آزاد کر دے یا کوئی اور امر ایسا کرے جسکے سبب سے اُس
غلام یا لونڈی کا پہیرنا نہ ہو سکے بعد اُسکے گواہ گواہی دین کہ اس غلام یا لونڈی مین بائع کے پاس سے کوئی عیب تھا یا بائع
خود اقرار کرے کہ میرے پاس کا یہ عیب ہے یا اور کسی صورت سے معلوم ہو جاوے کہ یہ عیب بائع کے پاس کا ہے تو اس غلام
اور لونڈی کے خرید کے روز کی عیب سمیت قیمت لگا کر بے عیب کی بہی قیمت لگا دین دونو قیمتون مین جسقدر
فرق ہو اُسقدر مشتری بائع سے پہیر لیوے **ف** مثلاً فرض کیجیے کہ وہ لونڈی پانسو درم کو مشتری نے خریدی اب
عیب سمیت اسکی قیمت لگائی گئی تو تین سو درم ہوئی اور بے عیب کی چار سو درم ہوئی تو سو درم مشتری بائع
سے پہیر لیوے **کہا** مالک نے اگر کسی شخص نے ایک غلام خریدا پہر اُس مین ایسا عیب پایا جسکی وجہ سے وہ غلام بائع
کو پہیر سکتا ہے مگر مشتری کے پاس وہ غلام اُنکر اُس مین دوسرا عیب ہو گیا مثلاً اُسکا کوئی عضو کٹ گیا یا کانا ہو گیا
تو مشتری کو اختیار ہے چاہے اُس غلام کو رکہہ لے اور بائع سے عیب کا نقصان لیلیوے چاہے غلام کو واپس کر دے
اور عیب کا تاوان دیوے۔ اگر وہ غلام مشتری کے پاس مر گیا تو عیب سمیت قیمت لگا دینگے خرید کے روز کی مثلاً
جسدن خریدا تہا اُس روز عیب سمیت اُس غلام کی قیمت اسّی دینار تہی اور بے عیب سو دینار تو مشتری بیس دینار
بائع سے مجرا لیگا مگر قیمت اُسی روز کی لگائی جاویگی جسدن خریدا تہا **کہا** مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اتفاقی ہے
کہ اگر ایک شخص نے لونڈی خریدی پہر عیب کی وجہ سے اُسے واپس کر دیا مگر اُس سے جماع کر چکا تہا تو اگر وہ لونڈی بکر
تہی تو جسقدر اُسکی قیمت مین نقصان ہو گیا مشتری کو دینا ہو گا اور اگر ثیبہ تہی تو مشتری کو کچھہ دینا نہ ہو گا **کہا** مالک
نے ہمارے نزدیک اسپر اجماع ہے کہ اگر کوئی شخص غلام یا لونڈی یا اور کوئی جانور بیچے یہ شرط لگا کر کہ اگر کچھہ عیب اُسکا ہو
تو مین بری ہون یا بائع عیب کی جوابدہی سے بری ہو جاویگا مگر جب جان بوجھکر کوئی عیب اُسمین ہو اور اُسکو
چھپا دے اگر ایسا کرے گا تو یہ شرط مفید نہو گی اور وہ چیز بائع کو واپس کی جاویگی **کہا** مالک نے اگر ایک لونڈی کو

دو لونڈیون کے بدلے مین بیچا پہر اُن لونڈیون مین سے ایک لونڈی مین کچہ عیب نکلا جس کیوجہ سے وہ پہر سکتی ہے تو پہلے اُس لونڈی کی قیمت لگائی جاویگی جسکے بدلے مین یہ دونو لونڈیان آئین ہین پہر اُن دونو لونڈیون کی بےعیب سمجہ کر قیمت لگادین گے پہر اُس لونڈی کے زرثمن کو اُن دونو لونڈیون کی قیمت پر تقسیم کرین گے ہر ایک کا حصہ جدا ہوگا بےعیب لونڈی کا اُسکے موافق اور عیب دار کا اُسکے موافق پہر عیب دار لونڈی اُس حصہ ثمن کے بدلے مین پہیر کیجاوے گی قلیل ہو یا کثیر مگر قیمت دو لونڈیون کی اُسی روز کی لگائی جاوے گی جسدن وہ لونڈیان مشتری کے قبضے مین آئی ہین **کہا مالک نے** اگر ایک شخص نے ایک غلام خریدا اور اُس سے مزدوری کرائی اور مزدوری کے دام حاصل کیے قلیل ہون یا کثیر بعد اُسکے اُس غلام مین ایسا عیب نکلا جسکی وجہ سے وہ غلام پہر سکتا ہے تو وہ اُس غلام کو پہیر دے اور مزدوری کے پیسے رکہ لیوے اُسکا واپس کرنا ضرور نہین ہمارے نزدیک جماعت علمار کا یہی مذہب ہے اسکے نظیر یہ ہے کہ اگر ایک شخص نے ایک غلام خریدا اور اُسکے ہاتہ سے ایک گہر بنوایا جسکی بنوائی اُسکی قیمت سے دو چند سہ چند ہے پہر عیب کی وجہ سے اُسے واپس کر دیا تو غلام واپس ہوجاویگا اور بائع کو یہ اختیار نہ ہوگا کہ مشتری سے گہر کے بنوانیکی مزدوری لیوے اسیطرح سے غلام کی کمائی بہی مشتری کی رہیگی **کہا** مالک نے اگر ایک شخص نے کئی غلام ایک ہی دفعہ (یعنے ایک ہی عقد مین) خریدے اب اُنمین سے ایک غلام چوری کا نکلا یا اُس مین کچہ عیب نکلا تو اگر وہی غلام سب غلامون مین عمدہ اور ممتاز ہوگا اور اُسیکی وجہ سے باقی غلام خرید کیے گئے ہون تو ساری بیع فسخ ہوجاوے گی اور سب غلام پہر واپس دیے جاوین گے - اگر ایسا نہ ہو تو صرف اُس غلام کو پہیر دے گا اور زرثمن مین سے بقدر اُسکی قیمت کے حصہ لگا کر بائع سے واپس لیگا

مَا يَفْعَلُ فِي الْوَلِيدَةِ إِذَا بِيعَتْ وَالشَّرْطُ فِيهَا لونڈی کو شرط لگا کر بیچنے کا بیان

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ ابْتَاعَ جَارِيَةً مِنِ امْرَأَتِهِ زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ وَاشْتَرَطَتْ عَلَيْهِ أَنَّكَ إِنْ بِعْتَهَا فَهِيَ لِي بِالثَّمَنِ الَّذِي تَبِيعُهَا بِهِ فَسَأَلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ ذٰلِكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَا تَقْرَبْهَا وَفِيهَا شَرْطٌ لِأَحَدٍ **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود نے ایک لونڈی خریدی اپنی بی بی زینب ثقفیہ سے اُنکی بی بی نے اس شرط سے بیچی کہ جب تم اس لونڈی کو بیچنا تو جتنے کو بیچنا منظور ہو اسی دامون کو میرے ہاتہ بیچنا عبداللہ بن مسعود نے اس امر کو حضرت عمر سے بیان کیا انہون نے کہا تو اس لونڈی سے صحبت مت کر جس مین کسیکی شرط لگی ہو **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لَا يَطَأُ الرَّجُلُ وَلِيدَةً إِلَّا وَلِيدَةً إِنْ شَاءَ بَاعَهَا وَإِنْ شَاءَ وَهَبَهَا وَإِنْ شَاءَ أَمْسَكَهَا وَإِنْ شَاءَ صَنَعَ بِهَا مَا شَاءَ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے وہ کہتے تہے آدمی کو اُس لونڈی سے وطی کرنا درست ہے جسمین سب طرح کا اختیار ہو اگر چاہے اُسکو بیچ ڈالے چاہے ہبہ کردے چاہے رکہ چہوڑے جو چاہے سو کر سکے **کہا** مالک نے جو شخص کسی لونڈی

کو اس شرط پر خرید کرے کہ اس کو بیچونگا نہیں یا ہبہ نہ کرونگا یا اُس کی مثل اور کوئی شرط لگادی تو اس لونڈی سے
وطی کرنا درست نہیں کیونکہ جب اسکو اس لونڈی کے بیچنے یا ہبہ کرنے کا اختیار نہیں ہے تو اُسکی ملک پوری نہیں ہوئی
اور جو لوازم تھے اسکی ملک کے وہ غیر کے اختیار میں ہے اور اس طرح کی بیع مکروہ ہے **اَلنَّهْيُ اَنْ يَّطَأَ الرَّجُلُ
وَلِيْدَةً وَلَهَا زَوْجٌ** خاوند والی لونڈی سے وطی کرنا منع ہونا **عَنْ** ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَامِرٍ
اَهْدٰى لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ جَارِيَةً وَلَهَا زَوْجٌ ابْتَاعَهَا بِالْبَصْرَةِ فَقَالَ عُثْمَانُ لَا اَقْرَبُهَا حَتّٰى يُفَارِقَهَا زَوْجُهَا
فَاَرْضٰى ابْنُ عَامِرٍ زَوْجَهَا فَفَارَقَهَا **ترجمہ** ابن شہاب سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عامر نے عثمان بن عفان کو ایک
لونڈی ہدیہ دی مگر اُسکا ایک خاوند تھا اور عبد اللہ نے اُس لونڈی کو بصرے میں خرید کیا تھا تو عثمان نے کہا میں
اس لونڈی سے وطی نہ کرونگا جب تک اُسکا خاوند اسکو چھوڑ نہ دے عبد اللہ نے اُسکے خاوند کو راضی کر دیا تو اُسنے چھوڑ دیا
عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ ابْتَاعَ وَلِيْدَةً فَوَجَدَهَا ذَاتَ زَوْجٍ فَرَدَّهَا **ترجمہ**
ابی سلمہ بن عبد الرحمان سے روایت ہے کہ عبد الرحمن بن عوف نے ایک لونڈی خریدی بعد اُسکے معلوم ہوا وہ خاوند
رکھتی ہے تو اُسکو واپس کر دیا **ف** کیونکہ یہ عیب ہے **مَا جَاءَ فِيْ ثَمَرِ الْمَالِ يُبَاعُ اَصْلُهٗ**
جب درخت بیچا جاوے اُسکے پھل اُسمیں شامل نہ ہونگے **عَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَاعَ نَخْلًا قَدْ اُبِّرَتْ فَثَمَرُهَا لِلْبَائِعِ اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کھجور کا درخت تابیر کیا ہوا بیچے **ف** تابیر کہتے ہیں نر کو
مادہ سے پیوند لگانے کو عرب لوگ ایک درخت کو نر فرض کرتے تھے اور دوسرے کو مادہ مادہ کو چیر کر اُس میں
نر کا گابہ شریک کر دیتے تھے اس تدبیر سے کھجوریں بہت نکلتیں **ف** تو اسکے پھل بائع کے ہونگے
مگر جس صورت میں مشتری شرط کر لیوے کہ پھل میرے ہیں **ف** اور جو وہ درخت تابیر کیا ہوا
نہ ہو تو پھل مول لینے والے کے ہونگے جمہور علما کے نزدیک مگر امام ابو حنیفہ کے نزدیک دونو صورتوں میں
وہ پھل بائع کے ہونگے مگر جب مشتری شرط کرے پھلوں کی **اَلنَّهْيُ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى
يَبْدُوَ صَلَاحُهَا** جب تک پھلوں کی پختگی معلوم نہ ہو اُسکے بیچنے کی ممانعت **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ
رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُبْتَاعَ **ترجمہ**
ابن عمر سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کے بیچنے سے یہاں تک کہ اُنکی پختگی اور بہتری کا یقین ہو جاوے
منع کیا بائع کو اور مشتری کو **ف** بائع کو بیع سے منع کیا اور مشتری کو خریدنے سے کیونکہ اگر پھل تلف ہو جاویں
تو بائع غیر کا مال بلا عوض ہضم کرے گا اور مشتری اپنے مال کو مفت کھو دیگا **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى تُزْهِيَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ وَمَا تُزْهِيَ فَقَالَ حِيْنَ تَحْمَرُّ اَوْ تَصْفَرُّ وَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ

ف: خاوند والی لونڈی سے وطی کرنا منع ہونا

ف: جب درخت بیچا جاوے تو اسکے پھل اسمیں شامل نہ ہونگے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ إِذَا مَنَعَ اللّٰهُ الثَّمَرَةَ فَبِمَ يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ مَالَ أَخِيهِ **ترجمہ** حضرت انسؓ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا پھلوں کے بیچنے سے یہانتک کہ خوش رنگ ہو جاوین لوگون نے کہا اس سے کیا مراد
ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا سرخ ہو جاوین اور آپ نے فرمایا کیا اگر اللہ اُن پھلون کو پکنے نہ دے تو کس چیز کے بدلے مین
تم مین سے کوئی اپنے بھائی کا مال لیگا **عَنْ** عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ
الثِّمَارِ حَتّٰى تَنْجُوَ مِنَ الْعَاهَةِ **ترجمہ** عمرہ بنت عبد الرحمان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع
کیا پھلون کی بیع سے یہانتک کہ آفت کا خوف جاتا رہے **کہا مالک نے** پھلون کا بیچنا انکی بہتری معلوم ہونے سے
بیشتر دہوکے کی بیع ہے جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا **عَنْ** زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ كَانَ لَا يَبِيعُ
ثِمَارَهُ حَتّٰى تَطْلُعَ الثُّرَيَّا **ترجمہ** زید بن ثابت اپنے پھلون کو اُسوقت بیچتے جب ثریا کے تارے نکل آتے **ف**
جب ثریا کے تارے صبحکو طلوع کرتے ہین تو میوون کے تلف کا خوف جاتا رہتا ہے اور فصل اچھی ہوتی ہے یہ مضمون
حدیث مین وارد ہے **کہا مالک نے** خربوزہ اور ککڑی اور گاجر کا بیچنا درست ہے جب انکی بہتر کا حال معلوم ہو جاوے
پھر جو کچھ اُگین وہ فصل کے تمام ہونے تک مشتری کے ہون گے اسکا کوئی وقت مقرر نہین ہر جگہ کے دستور اور رواج کے
موافق حکم ہوگا اگر قبل اسوقت کے کسی آفت کے سبب سے نقصان ہو تہائی مال تک تو مشتری کو وہ نقصان مجرا
دیا جاویگا اور تہائی سے کم اگر نقصان ہو تو مجرا نہ دیا جاوے گا **مَا جَاءَ فِي بَيْعِ الْعَرِيَّةِ** عریہ کے
بیان مین **ف** عریہ اسکو کہتے ہین کہ ایک درخت یا دو درخت کسی محتاج کو دیوے پھر اسکے آنے سے باغ میں
تکلیف ہو اور خشک میوہ دیکر درختون کے میوہ کو لے **عَنْ** زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْخَصَ لِصَاحِبِ الْعَرِيَّةِ أَنْ يَبِيعَهَا بِخَرْصِهَا **ترجمہ** زید بن ثابت سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی عریہ والے کو اپنا میوہ بیچنے کی اٹکل سے **ف** یعنی درختون کے میوے کا
اندازہ کر کے اسقدر خشک میوے کے بدلے مین بیچنے کو درست رکھا **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْخَصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ أَوْ فِي خَمْسَةِ أَوْسُقٍ يَشُكُّ دَاوُدُ
قَالَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ أَوْ دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت
دی عریون کے بیچنے کی بشرطیکہ پانچ وسق سے کم ہون یا پانچ وسق کے اندر ہون **ف** وسق ساٹھ صاع
کا ہوتا ہے **کہا مالک نے** عریہ کا اندازہ درختون پر کر لیا جاویگا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو جایز کہا کیونکہ یہ تولیہ
یا اقالہ یا شرکت کی مثل ہے **ف** تولیہ جس قیمت کو لیا اسی قیمت کو بیچنا اور اقالہ بیع کو فسخ کرنا **ف** اگر یہ اور
بیعون کی مثل ہوتا تو کھانے کی چیزون کا تولیہ یا اقالہ یا شرکت قبل قبضے کے نا درست ہے یہ بھی درست نہ
ہوتا **الْجَائِحَةُ فِي بَيْعِ الثِّمَارِ وَالزُّرُوعِ** پھلون اور کھیتون کی بیع مین آفت کا بیان **عَنْ**

عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ تَقُوْلُ اَبْتَاعَ رَجُلٌ ثَمَرَ حَائِطٍ فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَالَجَهُ
وَقَامَ فِيْهِ حَتّٰى تَبَيَّنَ لَهُ النُّقْصَانُ فَسَاَلَ رَبَّ الْحَائِطِ اَنْ يَّضَعَ لَهُ اَوْ اَنْ يُّقِيْلَهُ فَحَلَفَ اَنْ لَّا يَفْعَلَ فَذَهَبَتْ
اُمُّ الْمُشْتَرِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَاَلّٰى اَنْ لَّا يَفْعَلَ خَيْرًا فَسَمِعَ بِذٰلِكَ رَبُّ الْحَائِطِ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ هُوَ لَهُ **ترجمہ** عمرہ بنت عبد الرحمان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک شخص نے باغ کے
پہل خریدے اور اُسکی درستی مین مصروف ہوا مگر ایسی آفت آئی جس سے نقصان معلوم ہوا تو باغ کے مالک سے کہا یا تو
پہلون کی قیمت کم کچھ کردو یا اس بیع کو فسخ کرڈالو اُسنے قسم کہالی مین ہرگز یہ نکرونگا تب خریدار کی مان نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے آنکر یہ سب قصہ بیان کیا آپنے فرمایا کیا قسم کہالی اُسنے کہ مین بیع بہتری کا کام نہ کرونگا جب
مالک باغ کو یہ خبر پہونچی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ جیسا خریدار کہے وہ مجھکو
منظور ہے **عَنْ** مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَضٰى بِوَضْعِ الْجَائِحَةِ **ترجمہ** عمر بن عبد العزیز
نے حکم کیا مشتری کو نقصان دلانیکا جب کہیت یا میوے کو آفت پہونچے کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہی حکم ہے
لیکن یہ ضرور ہے کہ اس آفت سے تہائی مال یا زیادہ کا نقصان ہوا ہو اگر اس سے کم نقصان ہوگا اسکا شمار نہین

مَا يَجُوْزُ مِنِ اسْتِثْنَاءِ الثَّمَرِ

کچھ پہل یا میوے کا بیع سے مستثنے کرنیکا بیان **عَنْ** رَبِيْعَةَ
بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ كَانَ يَبِيْعُ ثَمَرَ حَائِطِهٖ وَيَسْتَثْنِيْ مِنْهُ **ترجمہ** قاسم بن محمد اپنے
باغ کے میوون کو بیچتے پہر اُس مین سے کچھ مستثنے کر لیتے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّ جَدَّهُ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ
حَزْمٍ بَاعَ ثَمَرَ حَائِطٍ لَهُ يُقَالُ لَهُ الْاَفْرَاقُ بِاَرْبَعَةِ اٰلَافِ دِرْهَمٍ وَاسْتَثْنٰى مِنْهُ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ تَمْرًا
ترجمہ عبد اللہ بن ابی بکر سے روایت ہے کہ انکے دادا محمد بن عمرو بن حزم نے اپنے باغ کا میوہ بیچا چار ہزار درم کو اُس
مین سے آٹھ سو درم کی کہجور مستثنے کر لیے۔ اُس باغ کا نام افراق تہا **عَنْ** اَبِي الرِّجَالِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
ابْنِ حَارِثَةَ اَنَّ اُمَّهٗ عَمْرَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ كَانَتْ تَبِيْعُ ثِمَارَهَا وَتَسْتَثْنِيْ مِنْهَا **ترجمہ** عمرہ بنت عبد الرحمٰن
اپنے پہلون کو بیچتین اور اُس مین سے کچھ نکال لیتین کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اتفاقی ہے کہ جو آدمی اپنے
باغ کا میوہ بیچے اُسکو اختیار ہے کہ تہائی مال تک مستثنی کرے اس سے زیادہ درست نہین اور جو سارے باغ مین سے ایک درخت
یا دو درخت کے پہل مستثنے کرے اور انکو معین کر دیوے تو بہی کچھ قباحت نہین ہے کیونکہ مالک نے سوا ان درختون
کے باقی کو بیچا اور انکو نہ بیچا اس امر کا مالک کو اختیار ہے **مَا يُكْرَهُ مِنْ بَيْعِ الثَّمَرِ** جو بیع پہلون اور میوون کی مکروہ ہے
اُسکا بیان **عَنْ** عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّمْرُ بِالتَّمْرِ مِثْلًا بِمِثْلٍ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّ عَامِلَكَ
عَلٰى خَيْبَرَ يَاْخُذُ الصَّاعَ بِالصَّاعَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُدْعُوْهُ لِيْ فَدُعِيَ لَهٗ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

پہلون یا میوے کا بیع سے مستثنے کرنیکا بیان

جو بیع پہلون اور میوون کی مکروہ ہے اسکا بیان

أَنَا خُذُ الصَّاعَ بِالصَّاعَيْنِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا يَبِيْعُوْنَنِيَ الْجَنِيْبَ بِالْجَمْعِ صَاعًا بِصَاعٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيْبًا **ترجمہ** عطا ابن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھجور
کو کھجور کے بدلے مین برابر برابر بیچو ایک شخص بولا یا رسول اللہ آپکا عامل خیبر پر ایک صاع کھجور لیکر دو صاع دیتا ہے آپنے
فرمایا بلاؤ اُسکو وہ بلایا گیا آپنے پوچھا تو دو صاع کھجور دیکر ایک صاع لیتا ہے وہ بولا یا رسول اللہ ایک صاع بہتر کھجور ایک
صاع بُری کھجور کے بدلے مین نہین آتی آپنے فرمایا پہلی بُری کھجور کو روپیون کے بدلے مین بیچکر پھر عمدہ کھجور کو خرید کرلے **عَنْ**
أَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلٰى خَيْبَرَ فَجَاءَهٗ بِتَمْرٍ جَنِيْبٍ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هٰكَذَا فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا لَنَأْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هٰذَا
بِالصَّاعَيْنِ وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ
جَنِيْبًا **ترجمہ** ابو سعیدؓ اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو عامل مقرر کیا خیبر پر وہ عمدہ
کھجور لیکر آیا آپنے پوچھا کیا سب کھجورین خیبر کی ایسی ہی ہین وہ بولا نہین یا رسول اللہ ہم اس کھجور مین سے ایک صاع
دو صاع کے بدلے مین یا دو صاع تین صاع کے بدلے مین خرید کیا کرتے ہین آپنے فرمایا ایسا نہ کر پہلے بُری کھجور کو روپیون
کے بدلے مین بیچکر پھر عمدہ کھجور روپیے دیکر خرید لے **عَنْ** زَيْدٍ أَبِيْ عَيَّاشٍ أَنَّهٗ سَأَلَ سَعْدَ بْنَ أَبِيْ وَقَّاصٍ
عَنِ الْبَيْضَاءِ بِالسُّلْتِ فَقَالَ لَهٗ سَعْدٌ أَيُّهُمَا أَفْضَلُ فَقَالَ الْبَيْضَاءُ فَنَهَاهُ عَنْ ذٰلِكَ وَقَالَ سَعْدٌ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْأَلُ عَنِ اشْتِرَاءِ التَّمْرِ بِالرُّطَبِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَنْقُصُ الرُّطَبُ إِذَا
يَبِسَ فَقَالُوْا نَعَمْ فَنَهٰى عَنْ ذٰلِكَ **ترجمہ** زید ابو عیاش سے روایت ہے انہونے پوچھا سعد بن ابی وقاص سے کہ جو کو سلت
(ایک غلہ کا نام ہے درمیان مین گیہون اور جو کے غور اور حجاز مین پیدا ہوتا ہے) کے بدلے مین بیچ سکتے ہین انہون
نے کہا دونو مین کون اچھا ہے بولے جو تو منع کیا اُس سے اور سعد نے کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا
آپ سے لوگون نے پوچھا کہ خشک کھجور کو رطب (تر کھجور کے) بدلے مین بیچنا کیسا ہے آپنے فرمایا رطب جب سوکھ جاتا
ہے تو وزن اُسکا کم ہوجاتا ہے لوگون نے کہا ہان آپنے منع کیا **ف** مالک شافعی اور احمد اور محمد بن حسن اور
یعقوب بن ابراہیم اکثر علماء کا عمل اسی پر ہے کہ رطب کی بیع تمر (خشک کھجور) کے ساتھ درست نہین مگر ابو حنیفہؒ
کے نزدیک برابر برابر بیچنا درست ہے وہ کہتے ہین یہ حدیث ضعیف ہے کیونکہ زید ابو عیاش اسکا راوی مجہول ہے مگر
محدثین نے اسکو تسلیم نہین کیا **مَا جَاءَ فِي الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ** مزابنہ اور محاقلہ کا بیان (ان دونو کے معنی
آگے آتے ہین) **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ بَيْعُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ
كَيْلًا وَبَيْعُ الْكَرْمِ بِالزَّبِيْبِ كَيْلًا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مزابنہ سے
مزابنہ اُسکو کہتے ہین کہ درخت پر پھل کھجور یا انگور اندازہ کرکے خشک کھجور یا انگور کے بدلے مین فروخت کیجاوین

مزابنہ و محاقلہ کا بیان

عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن بیع المزابنۃ والمحاقلۃ والمزابنۃ اشتراء
الثمر بالتمر فی رؤس النخل والمحاقلۃ کراء الارض بالحنطۃ **ترجمہ** ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے منع کیا مزابنہ اور محاقلہ سے مزابنہ کے معنے اوپر بیان ہوئے اور محاقلہ اسکو کہتے ہین کہ گیہون کا کھیت
بدلے مین خشک گیہون کے بیچے **ف** سوا گیہون کے اور جتنے اناج ہین سب کا یہی حکم ہے محاقلہ کے مشہور معنے یہی
ہین جو ترجمے مین بیان ہوئے اور حدیث مین جو مالک نے بیان کیے وہ یہ ہین کرایہ دینا زمین کو بعوض گیہون کے یعنے
ایک شخص اپنی زمین کسی کو گیہون بونے کو دیوے اور اسکا کرایہ کسیقدر گیہون ٹھیرا لیوے جب اسمین اگین اسکو
مخابرہ بھی کہتے ہین **عن** سعید بن المسیب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن المزابنۃ والمحاقلۃ و
المزابنۃ اشتراء التمر بالتمر والمحاقلۃ اشتراء الزرع بالحنطۃ واستکراء الارض بالحنطۃ **ترجمہ**
سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا مزابنہ اور محاقلہ سے ۔ دونوں کے معنی اوپر گذرے
کہا ابن شہاب نے مینے سعید بن المسیب سے پوچھا کہ زمین کو کرایہ دینا سونے اور چاندی کے عوض مین درست ہے بولے
ہان درست ہے کچھ قباحت نہین ہے **کہا** مالک نے جو چیز ڈھیر لگا کر بیچی جاوے اور اسکا وزن اور کیل معلوم نہ
ہو تولے اور ناپی ہوئی چیز کے بدلے مین وہ مزابنہ مین داخل ہے (بشرطیکہ ایک جنس ہو) اگر ایک شخص دوسرے
سے کہے کہ یہ جو ڈھیر تیرا پڑا ہے گیہون یا کھجور یا چارہ یا گٹھلیون یا گھاس یا کسم یا روئی یا کتان یا ریشم کا اسکو ناپ
یا تول یا شمار کر اگر اسقدر سے کم نکلے تو مین تجھ کو مجرا دونگا اور جو زیادہ نکلے تو مین لے لونگا اس قسم
کی بیع درست نہین ہے بلکہ یہ جوئے کے مشابہ ہے **کہا** مالک نے اسیطرح اگر کوئی شخص دوسرے سے کہے کہ یہ کپڑا
اتنی ٹوپیون کو کافی ہے اگر کم پڑے تو مین دونگا اور جو بڑہے مین لے لون گا یا اس کپڑے مین اتنی کرتے بنینگے
اگر کم پڑے مین دونگا اور جو زیادہ ہو لیلون گا یا اسقدر کہالون مین اتنی جوتی بنین گی اگر کم پڑے مین دون گا
زیادہ ہو تو لے لون گا یا اسقدر دانون مین اتنا تیل نکلیگا اگر کم نکلے تو مین دون گا زیادہ نکلے تو میرا ہے یہ سب
مزابنہ مین داخل ہے جائز نہین یا یون کہے کہ تیرے اس ڈھیر کے بدلے مین پتون یا گٹھلیون یا روئی یا ترکاری
یا کسم کے مین اسقدر پتے یا گٹھلیان یا روئی یا ترکاری یا کسم تول ناپ کو دیتا ہون ہر ایک کو اسکی جنس کے ساتھ
بیع تو بھی نادرست ہے **ف** البتہ اگر ایک جنس کو دوسری جنس کے ساتھ بیچے مثلاً گیہون کے ڈھیر کو من بھر روئی
کے یا من بھر چاول کے بدلے مین بیچے تو درست ہے **جامع بیع الثمر** پھلون اور میوون کی بیع کے مختلف
مسائل کا بیان **کہا** مالک نے جو شخص کسی باغ درختون کے پھلون کو خریدے یا ایک باغ کے میوون کو خریدے
یا کسی بکریون کے دودھ کو خریدے تو کچھ قباحت نہین ہے بشرطیکہ خریدار قیمت ادا کرتے ہی اپنا مال وصول
کرنا شروع کرے اسکی مثال ایسی ہے جیسے کوئی روپیہ دیکر ایک کپی مین سے کسیقدر گہی مول لیوے اسمین کچھ قباحت

نہین ہے اگر گیہون قبل گہی لینے کے بہٹ جاوے اور گہی بہجاوے تو خریدار اپنے روپیہ پہیر لیگا کہا مالک نے اگر خریدار
سے یہ ٹہیرا کہ جسقدر دودہ روز نکلا کرے یا جتنا میوہ روز اترا کرے وہ لیتا جاوے تو درست ہی ہر روز لیلیا کرے
اگر جتنا خریدا تہا اُسقدر مال پورا نہ پہونچا تہا کہ دودہ موقوف ہوگیا یا میوہ تلف ہوگیا تو بائع جتنا باقی رہگیا ہے
اُسکے دام خریدار کو پہیر دیگا یا خریدار دوسرا کچہ اسباب بائع سے اُسکے بدلے مین لے لیگا لیکن یہ نہین ہوسکتا کہ
بغیر لیے بائع کو چہوڑ دے ورنہ مکروہ ہوگا کیونکہ یہ بیع کالی کی ہے بعوض کالی کے اور منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اس سے **ف** دارقطنی نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کالی کی بیع سے بعوض کالی
کے یعنے دَین کے بیچنے سے بعوض دَین کے صورت اسکی یون ہی کہ ایک شخص کچہ کپڑا یا اسباب ایک مہینے کے وعدہ پر خریدے
جب مہینا پورا ہوا اور روپے نہ ملین تو اُسی کپڑے کو دو مہینے کے وعدے پر بائع کے ہاتہ بیچ ڈالے پہلی قیمت سے کچہ
زیادہ پر۔ گویا قرض کی بیع قرض کے بدلے مین ہوئی مشتری پر جو بائع کا دَین آتا تہا اسکو بائع نے بیچ ڈالا اُسی کے
ہاتہ اپنے ذمے قرض کرکے اور بالفعل کوئی چیز نہ دی البتہ اگر اسی جلسے مین مشتری کو مبیع حوالہ کرے پہر مشتری مبیع بائع کو دیدے اور قیمت اُسکی لے
تو درست ہے **سوال** ہوا مالک سے اگر کوئی باغ کی کہجور بیچے اور اُس مین کئی قسم کی کہجور کی ہون جیسے عجوہ اور کبیس ام رعذق
وغیرہ مگر مشتری یہ شرط لگاوے کہ اس باغ مین سے کوئی ایک درخت یا کئی درخت مین چہانٹ دونگا (یعنی
بیع سے مستثنے کر دونگا) تو یہ درست نہین کیونکہ اگر اُسنے عجوہ کا درخت چہوڑ دیا جس مین پندرہ صاع کہجور تہی اور
اس کے بدلے مین کبیس کا درخت لے لیا جس مین دس صاع کہجور تہی یا اس کے برعکس کیا تو گویا اُسنے عجوہ کو کبیس کے
بدلے مین کم و بیش فروخت کیا اور یہ ناجائز ہے **کہا** مالک نے مثال اسکی یہ ہے کہ ایک شخص تین ڈہیر کہجور کے لگائی
ایک عجوہ کا جو پندرہ صاع ہے اور ایک کبیس کا جو دس صاع ہے اور ایک عذق کا جو بارہ صاع ہے پہر مشتری نے
کہجور والے کو ایک دینار دیدیا اس شرط سے کہ ان تینون ڈہیرون مین سے جو مین چاہون سے لونگا تو یہ جائز نہین
سوال ہوا مالک سے کہ ایک شخص ایک باغ سے رطب خریدے اور ایک دینار اُسکو پیشگی دیدے پہر چند روز مین رطب
موقوف ہوجاوین تو مالک نے جواب دیا کہ حساب کیا جاویگا کسقدر دینار مین سے بائع کے ذمہ رہگیا ہے اگر دو ثلث دینار کے
رطب لے چکا ہے تو ایک ثلث باقی وصول کرلیوے اگر تین ربع دینار کے رطب لے چکا ہے تو ایک ربع وصول کرلیوے
یا مشتری بائع کی رضامندی سے اور کوئی میوہ اُسکے باغ مین سے لیلیوے مگر جب اور کوئی میوہ اُسکے بدلے مین ٹہیرے تو
چاہیے کہ فی الفور اُسکو وصول کرے اُسمین دیر نکرے ورنہ کالی بالکالی ہوجاویگا **کہا** مالک نے اسکی مثال ایسی ہے
کہ ایک شخص اپنے اونٹ یا غلام کو جو مزدوری یا بڑہئی یا اور کوئی کام کرتا ہو کرایہ کو دیوے یا مکان کرایہ دیوے
اور زر کرایہ پیشگی لے لیوے بعد اس کے اونٹ یا غلام مرجاوے اور گہر گر جاوے تو اونٹ والا اُسی طرح غلام
یا مکان والا حساب کرکے جسقدر اجرت اُسکے ذمہ پر باقی رہ گئی ہو واپس کردے گا فرض کیجیے کہ اگر مستاجر نے اپنا

نصف حق وصول کیا تھا تو نصف اجرت اسکو واپس ملیگی کہا مالک نے ان سب صورتون مین سلف کرنا یعنے اجرت
پیشگی دیدینا جب ہی درست ہے کہ اجرت دیتے ہی غلام یا اونٹ یا گھر پر قبضہ کرے یا رطب توڑنا شروع کردے یہ نہین کہ اس
مین دیر کرے یا کوئی میعاد ٹھیرا وے کہا مالک نے یہ سلف مکروہ ہے کہ کوئی شخص اونٹ کا کرایہ دیدیوے اور اونٹ والے سے
کہے کہ حج کے دنون مین میں تیرے اونٹ پر سوار ہونگا اور ابھی حج مین ایک عرصہ باقی ہو یا ایسا ہی غلام اور گھر مین کہے
تو یہ صورت گویا اسطرح پر ہوئی کہ اگر وہ اونٹ یا غلام یا گھر اسوقت تک باقی رہے تو اسی کرایہ سے اس کی منفعت اٹھا
لیوے اور اگر وہ اونٹ یا غلام مر جاوے اور گھر گر جاوے تو اپنے کرائے کے پیسے پھیر لیوے کہا مالک نے اگر وہ شخص
کرایہ دیتے ہی اونٹ یا غلام یا گھر پر قبضہ کر لیتا تو کراہت جاتی رہتی اسکی مثال یہ ہے کہ ایک شخص غلام یا لونڈی
خرید کر اپنے قبضے مین لاوے اور قیمت اسکی ادا کرے بعد اسکے کسی عیب کی وجہ سے وہ غلام یا لونڈی واپس کی
جاوے تو مشتری اپنا زرِ ثمن بائع سے پھیر لیوے اور اسمین کچھ قباحت نہین ہے کہا مالک نے جو شخص کسی معین
غلام یا اونٹ کو کرایہ لیوے اور قبضے کی ایک میعاد معین کر دے یعنے یہ کہدیوے کہ فلان تاریخ سے مین اونٹ
یا غلام کو اپنے قبضے و تصرف مین لونگا تو یہ جائز نہین کیونکہ نہ مستاجر نے قبضہ کیا اس اونٹ یا غلام پر نہ موجر نے
ایسے دین مین سلف کی جسکا دینا مستاجر پر واجب ہو **مَا جَاءَ فِي بَيْعِ الْفَاكِهَةِ** میوون کے بیع کا
بیان کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اتفاقی ہے جو شخص کوئی میوہ تر یا خشک خریدے اُس کو نہ بیچے جبتک
کہ اُسپر قبضہ کرے اور میوے کو میوے کے بدلے مین اگر بیچے تو اس ہاتھ دے اس ہاتھ لے اور جو میوہ ایسا ہے کہ سوکھا کر کھایا
جاتا ہے اور رکھا جاتا ہے اسکو اگر میوے کے بدلے مین بیچے اور ایک جنس ہو تو اس ہاتھ دے اُس ہاتھ لے
اور برابر برابر بیچے کمی بیشی اسمین درست نہین البتہ اگر جنس مختلف ہو تو کمی بیشی درست ہے مگر نقدا نقد بیچنا
چاہیے اسمین میعاد لگانا درست نہین اور جو میوہ سوکھایا نہین جاتا بلکہ تر کھایا جاتا ہے جیسے خربوزہ ککڑی
ترنج موز گاجر انار وغیرہ اُسکو ایک دوسرے کے بدلے مین اگرچہ جنس ایک ہو کمی بیشی سا تھہ بھی درست ہے جب
اس مین میعاد نہ ہو نقدا نقد ہو **بَيْعُ الذَّهَبِ بِالْوَرِقِ عَيْنًا وَتِبْرًا** سونے اور چاندی
کی بیع کا بیان مسکوک ہو یا غیر مسکوک **ف** اگر سونے پر سکہ لگایا جاوے جیسے اشرفی تو اُسکو عین کہتے ہین ورنہ
تبر کہتے ہین **عَنْ** يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّهُ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّعْدَيْنِ أَنْ يَبِيعَا آنِيَةً مِنَ الْمَغَانِمِ
مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ فَبَاعَا كُلَّ ثَلَاثَةٍ بِأَرْبَعَةٍ عَيْنًا أَوْ كُلَّ أَرْبَعَةٍ بِثَلَاثَةٍ عَيْنًا فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَرْبَيْتُمَا فَرُدَّا **ترجمہ** یحیے بن سعید سے روایت ہے کہ حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونو سعد کو **ف** یعنی سعد بن
ابی وقاص اور سعد بن عبادہ کو یعقوب بن شیبہ کی روایت مین صاف ان دونو کا نام مذکور ہے **ف** کہ جتنے
برتن سونے اور چاندی کے مال غنیمت مین آئے ہین انکو بیچڈالو اُنھون نے تین تین برتنون کو چار چار نقد کے

ف میوون کی بیع کا بیان

ف سونے اور چاندی کی بیع کا بیان سکوک ہو یا غیر مسکوک

عوض بیچا یا چار چار کو تین تین نقد کے عوض مین بیچا **ف** یعنے تین تین برتن دیکے چار چار برتنون کے موافق وزن مین دینار لیے یا چار چار برتن دیکر تین تین برتنون کے موافق وزن مین دینار لیے **ت** رسول الله صلے الله علیہ وسلم نے فرمایا تم دونون نے سود لیا اس بیع کو رد کردو **عَنْ** اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدِّیْنَارُ بِالدِّیْنَارِ وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ لَا فَضْلَ بَیْنَهُمَا **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول الله صلے الله علیہ وسلم نے فرمایا ایک دینار کو ایک دینار کے بدلے مین بیچو اور ایک درہم کو ایک درہم کے بدلے مین نہ زیادہ کے بدلے مین **ف** یعنی ایک دینار جب وزن مین دوسرے دینار کے برابر ہو تو بدلنا درست ہے کھوٹے کھرے کا اعتبار نہین ہے یہ نہین ہوسکتا کہ کھرا دینار دیکر دو کھوٹے دینار لی اسیطرح درہم مین **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِیْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوْا بَعْضَهَا عَلٰی بَعْضٍ وَلَا تَبِیْعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوْا بَعْضَهَا عَلٰی بَعْضٍ وَلَا تَبِیْعُوْا مِنْهَا غَائِبًا بِنَاجِزٍ **ترجمہ** ابی سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا مت بیچو سونے کو سونے کے بدلے مین مگر برابر برابر نہ زیادہ کرو ایک کو دوسرے پر اور مت بیچو چاندی کو بدلے مین چاندی کے مگر برابر برابر نہ زیادہ کرو ایک کو دوسرے پر اور نہ بیچو کچھ اس مین سے نقد وعدہ پر **ف** یعنے جب سونا سونے کے بدلے مین اور چاندی چاندی کے بدلے مین بیچے تو کمی بیشی نہ کرے برابر برابر بیچے اور نقدا نقد اگر سونیکو چاندی کے بدلے مین بیچے تو کمی بیشی درست ہے مگر نقدا نقد چاہیے **عَنْ** مُجَاهِدٍ اَنَّهٗ قَالَ کُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَجَآءَهٗ صَائِغٌ فَقَالَ یَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنِّیْ اَصُوْغُ الذَّهَبَ ثُمَّ اَبِیْعُ الشَّیْءَ مِنْ ذٰلِكَ بِاَكْثَرَ مِنْ وَزْنِهٖ فَاَسْتَفْضِلُ فِیْ ذٰلِكَ قَدْرَ عَمَلِ یَدِیْ فَنَهَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَجَعَلَ الصَّائِغُ یُرَدِّدُ عَلَیْهِ الْمَسْئَلَةَ وَعَبْدُ اللّٰهِ یَنْهَاهُ حَتّٰی اَنْتَهٰی اِلٰی بَابِ الْمَسْجِدِ اَوْ اِلٰی دَابَّةٍ یُرِیْدُ اَنْ یَّرْكَبَهَا ثُمَّ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الدِّیْنَارُ بِالدِّیْنَارِ وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ لَا فَضْلَ بَیْنَهُمَا هٰذَا عَهْدُ نَبِیِّنَا اِلَیْنَا وَعَهْدُنَا اِلَیْكُمْ **ترجمہ** مجاہد سے روایت ہے کہ مین عبد الله بن عمر پاس بیٹھا تھا اتنے مین ایک سنار آیا اور بولا اے ابا عبد الرحمن مین سونے کا زیور بناتا ہون پھر اسکے وزن سے زیادہ دینار لیکر اسکو بیچتا ہون اور یہ زیادتی اپنی محنت کے عوض مین لیتا ہون عبد الله بن عمرؓ نے اس سے منع کیا پھر وہ سونار پوچھتا رہا اور عبد الله بن عمرؓ منع کرتے رہے یہانتک کہ عبد الله بن عمرؓ مسجد کے دروازے پر آئے یا اپنے جانور پر سوار ہونے کو آئے اسوقت عبد الله بن عمرؓ نے کہا دینار کو بدلے مین دینار کے اور درہم کو بدلے مین درہم کے بیچو اور زیادتی نہ لے یہی وصیت ہے ہمارے نبی کی ہمکو اور ہماری وصیت ہے تم کو **عَنْ** مَالِكِ بْنِ اَبِیْ عَامِرٍ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِیْعُوا الدِّیْنَارَ بِالدِّیْنَارَیْنِ وَلَا الدِّرْهَمَ

بالذھبین ترجمہ حضرت عثمانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بیچو ایک دینار کو دو دینار کے بدلے
میں اور نہ ایک درم کو دو درم کے بدلے میں **عن** عطاء بن یسار ان معویۃ بن ابی سفیان باع سقایۃ من ذھب
او ورق باکثر من وزنھا فقال لہ ابو الدرداء سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینھی عن مثل
ھذا الا مثلا بمثل فقال لہ معاویۃ ما اری بمثل ھذا باسا فقال ابو الدرداء من یعذرنی من معویۃ
انا اخبرہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویخبرنی عن رایہ لا اساکنک بارض انت بھا ثم قدم
ابو الدرداء علی عمر بن الخطاب فذکر لہ ذلک فکتب عمر الی معاویۃ الا تبیع مثل ذلک الا
مثلا بمثل وزنا بوزن ترجمہ عطا بن یسار سے روایت ہے کہ معاویہ بن ابی سفیان نے ایک برتن پانی پینے کا
سونے یا چاندی کا اُسکے وزن سے زیادہ سونے یا چاندی کے بدلے میں بیچا تو ابو الدرداء نے انسے کہا میں نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ اس سے منع کرتے تھے مگر برابر بیچنا درست رکھتے تھے معاویہ نے کہا میرے نزدیک اسمیں کچھ
قباحت نہیں ہے **ف** زیور یا برتن سونے کا اگر اشرفیوں کے بدلے بیچا جاوے تو کمی زیادتی ابو حنیفہ اور جمہور
علماء کے نزدیک نادرست ہے اور شافعی اور بعض علماء کے نزدیک اگر زیور یا برتن والا اپنی بنوائی کے بدلے میں کچھ سونا
زیادہ لیوے تو درست ہے معاویہ بن ابی سفیان کا شاید یہی مذہب ہوگا اور یہی مذہب حافظ ابن القیم کا ہے اور شوکانی
نے سیل جرار میں ترجیح عدم جواز فضل کی لکھی ہے **ف** ابو الدرداء نے کہا بھلا کون میرا عذر قبول کرے گا
اگر میں معاویہ کو اُسکا بدلا دوں میں تو اُن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتا ہوں اور وہ مجھ سے
اپنی رائے بیان کرتے ہیں اب میں تمہارے ملک میں نہ ہوں گا **ف** معاویہ اُس زمانہ میں حاکم تھے شام کے
حضرت عمرؓ کی طرف سے ابو الدرداء کو یہ امر ناگوار رہا کہ حدیث کے مقابلہ میں اُنہوں نے اپنی رائے بیان کی سلف
کے نزدیک یہ امر نہایت مذموم ہے **ف** پھر ابو الدرداء مدینہ میں حضرت عمرؓ کے پاس آئے اور اُن سے یہ قصہ بیان
کیا حضرت عمر نے معاویہ کو لکھا کہ یہ ایسی بیع نکریں مگر برابر برابر تول کر **عن** عبد اللہ بن عمر ان عمر بن
الخطاب قال لا تبیعوا الذھب بالذھب الا مثلا بمثل ولا تشفوا بعضھا علی بعض ولا تبیعوا
الورق بالورق الا مثلا بمثل ولا تشفوا بعضھا علی بعض ولا تبیعوا الورق بالذھب احدھما غائب
والاخر ناجز وان استنظرک الی ان یلج بیتہ فلا تنظرہ انی اخاف علیکم الرماء والرماء ھو الربا
ترجمہ عمر بن خطاب نے فرمایا مت بیچو سونے کو بدلے میں سونے کے مگر برابر نہ زیادہ کرو ایک کو دوسرے پر اور نہ بیچو چاندی
کو بدلے میں چاندی کے مگر برابر برابر نہ زیادہ کرو ایک کو دوسرے پر اور نہ بیچو چاندی کو بدلے میں سونے کے اس طرح
پر کہ ایک نقد ہو اور دوسرا اودھار بلکہ تجھ سے اگر اتنی مہلت چاہے کہ اپنے گھر میں سے ہو کر آوے تو اتنی بھی
اجازت مت دے میں خوف کرتا ہوں تمہارے اوپر سود کا **عن** عبد اللہ بن عمر ان عمر بن الخطاب

قَالَ لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ وَلَا تَبِيعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ إِلَّا
مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ وَلَا تَبِيعُوا مِنْهَا شَيْئًا غَائِبًا بِنَاجِزٍ وَإِنِ اسْتَنْظَرَكَ إِلَى أَنْ يَلِجَ
بَيْتَهُ فَلَا تُنْظِرْهُ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمُ الرَّمَاءَ وَالرَّمَاءُ هُوَ الرِّبَا **ترجمہ** حضرت عمرؓ بن خطاب نے فرمایا مت بیچو
سونے کو بدلے سونے کے مگر برابر نہ زیادہ کرو ایک کو دوسرے پر اور نہ بیچو چاندی کو بدلے چاندی کے مگر برابر نہ زیادہ کرو ایک کو دوسرے
پر اور نہ بیچو چاندی کو بدلے میں سونے کے اسطرح پر کہ ایک نقد ہو دوسرا وعدہ پر بلکہ تجھ سے اگر اتنی مہلت چاہے کہ اپنے
گھر میں سے ہو کر آوے تو اتنی بھی اجازت مت دے میں خوف کرتا ہوں تمہارے اوپر سود کا **عن** مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ
عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الدِّينَارُ بِالدِّينَارِ وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ وَالصَّاعُ
بِالصَّاعِ وَلَا يُبَاعُ كَالِئٌ بِنَاجِزٍ **ترجمہ** حضرت عمرؓ نے کہا دینار بدلے میں دینار کے چاہیے اور درہم بدلے میں درہم
کے اور صاع بدلے میں صاع کے اور نہ بیچا جاوے نقد بدلے میں وعدے کے **عن** أَبِي الزِّنَادِ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ
بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ لَا رِبًا إِلَّا فِي ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ أَوْ مَا يُكَالُ أَوْ مَا يُوزَنُ مِمَّا يُؤْكَلُ أَوْ يُشْرَبُ **ترجمہ**
سعید بن المسیب کہتے تھے نہیں ربا ہے مگر سونے میں یا چاندی میں یا جو چیز ناپ تول کر بکتی ہے کھانے پینے کی +
عن يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ قَطْعُ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ مِنَ الْفَسَادِ فِي الْأَرْضِ
ترجمہ سعید بن المسیب کہتے تھے روپیہ اشرفی کا کاٹنا گویا ملک میں فساد کرنا ہے **ف** روپیہ اشرفی جس پر مسلمانوں کا سکہ ہو
اسکا توڑنا بغیر ضرورت کے مکروہ ہے **کہا** مالک نے اگر سونے کو چاندی کے بدلے میں یا چاندی کو سونے کے بدلے میں ڈھیر
لگا کر خریدے تو کچھ قباحت نہیں ہے جب وہ ڈلی ہوں یا زیور ہو لیکن روپے اشرفی کا خریدنا بغیر گنے ہوئے جائز نہیں بلکہ
اس میں دھوکا ہے اور مسلمانوں کے دستور کے خلاف ہے لیکن سونے چاندی کا ڈلا یا زیور جو تول کے بکتا ہے اسکو اٹکل
سے خریدنا جیسے گیہوں یا کھجور وغیرہ کو خریدتے ہیں برا نہیں ہے **کہا** مالک نے جو شخص کلام مجید یا تلوار یا انگوٹھی
جس میں سونا یا چاندی لگا ہوا ہو روپے اشرفی کے بدلے میں خرید کرے تو دیکھینگے اگر ان چیزوں میں سونا لگا ہوا
ہے اور اشرفیوں کے بدلے میں اسکو خرید کیا اور اس چیز کی قیمت دو ثلث سے کم نہیں ہے اور جس قدر سونا اسمیں
لگا ہوا ہے اسکی قیمت ایک ثلث سے زیادہ نہیں ہے تو درست ہے جب نقدا نقد ہو اسیطرح اگر چاندی لگی ہوئی
ہے اور روپیوں کے بدلے میں خرید کیا تب بھی یہی حکم ہے **ف** اگر ثلث سے زیادہ اسمیں سونا ہو تو سونے کے
بدلے میں اسکا خریدنا یا ثلث سے زیادہ چاندی ہو تو چاندی کے بدلے میں خریدنا درست نہیں **مَا جَاءَ فِي
الصَّرْفِ** بیع صرف کے بیان میں صرف کہتے ہیں چاندی سونے کی بیع کو بعوض چاندی سونے کے **عن**
مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ الْبَصْرِيِّ أَنَّهُ الْتَمَسَ صَرْفًا بِمِائَةِ دِينَارٍ قَالَ فَدَعَانِي طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ
فَتَرَاوَضْنَا حَتَّى اصْطَرَفَ مِنِّي وَأَخَذَ الذَّهَبَ يُقَلِّبُهَا فِي يَدِهِ ثُمَّ قَالَ حَتَّى يَأْتِيَ خَازِنِي مِنَ الْغَابَةِ

وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَسْمَعُ فَقَالَ عُمَرُ لَا وَاللّٰهِ لَا تُفَارِقُهُ حَتّٰى تَأْخُذَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلذَّهَبُ بِالْوَرِقِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ **ترجمہ** مالک بن اوس نے کہا مجھے حاجت ہوئی سو دینار کے درم لینے کی تو مجھے بلایا طلحہ بن عبید اللہ نے پھر ہم دونو راضی ہوئے صرف کی اوپر اور انہوں نے دینار مجھ سے لے لیے اور ہاتھ سے الٹ پلٹ کرنے لگے اور کہا صبر کرو یہانتک کہ میرا خزانچی غابہ سے آجاوے (غابہ ایک موضع ہے قریب مدینہ کے) حضرت عمرؓ نے یہ سنکر کہا نہیں قسم خدا کی مت چھوڑنا طلحہ کو بغیر روپے لیے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونیکا بیچنا چاندی کے بدلے مین ربا ہے مگر جب نقدا نقد ہو اور گیہون بدلے گیہون کے بیچنا ربا ہے مگر نقدا نقد اور کھجور بدلے کھجور کے بیچنا ربا ہے مگر نقدا نقد اور جو بدلے جو کے بیچنا ربا ہے مگر نقدا نقد اور نمک بدلے نمک کے بیچنا ربا ہے مگر نقدا نقد کہا مالک نے اگر کسی شخص نے روپے اشرفیون کے بدلے مین لیے پھر اُس مین ایک روپیہ کھوٹا نکلا اب اُسکو پھیرنا چاہے تو سب اشرفیاں اپنی پھیر لیوے اور سب روپے اُسکے واپس دیدیوے کیونکہ آنحضرتؐ نے فرمایا سونا بدلے مین چاندی کے ربا ہے مگر جب نقدا نقد ہو اور حضرت عمرؓ نے فرمایا اگر تجھ سے اپنے گھر جانیکی مہلت مانگے تو مہلت نہ دے اگر ایک روپیہ اُسکو پھیر دیگا اور اس سے جدا ہو جاوے تو مثل دین کے یا میعاد کے ہو جاویگا اسیواسطے یہ مکروہ ہے خود اس بیع کو توڑ ڈالنا چاہیے حضرت عمرؓ کا مطلب یہ ہے کہ سونا چاندی یا کھانے کی چیزین نقدا نقد بیچنا چاہیے یہ نہین چاہیے کہ ایک طرف نقد ہو دوسری طرف وعدہ خواہ ایک جنس ہون یا کئی جنس ہون **ف** یعنی سونیکو سونے کے بدلے مین یا چاندی کے بدلے مین بیچے یا گیہون کو گیہون کے بدلے مین یا چاول کے بدلے مین بیچے ہر صورت مین یہ ضرور ہے کہ نقدا نقد ہو ایک طرف نقد اور دوسری طرف وعدہ نہو

مَا جَاءَ فِي الْمُرَاطَلَةِ

مراطلہ کا بیان۔ مراطلہ کہتے ہین سونیکو سونے کے بدلے مین اور چاندی کو چاندی کے بدلے مین تول کر بیع کرنے کو **عَنْ** مَالِكٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ اَنَّهُ رَاٰى سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يُرَاطِلُ الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ فَيُفْرِغُ ذَهَبَهُ فِيْ كِفَّةِ الْمِيْزَانِ وَيُفْرِغُ صَاحِبُهُ الَّذِيْ يُرَاطِلُهُ ذَهَبَهُ فِيْ كِفَّةِ الْمِيْزَانِ الْاُخْرٰى فَاِذَا اعْتَدَلَ لِسَانُ الْمِيْزَانِ اَخَذَ وَاَعْطٰى **ترجمہ** یزید بن عبد اللہ بن قسیط نے سعید بن المسیب کو دیکھا جب سونے کو سونے کے بدلے مین بیچتے تو اپنے سونیکو ایک پلہ مین رکھتے اور دوسرا شخص اپنے سونے کو دوسرے پلہ مین رکھتا جب ترازو کا کانٹا برابر آجاتا تو دوسرے کا سونا لے لیتے اور اپنا سونا دیدیتے **ف** بعض لوگون نے احتیاطاً اتنا اور کہا ہے کہ جب ایکبار ترازو کا کانٹا برابر ہو جاوے تو ایک پلڑے کا سونا دوسرے پلڑے مین بدلکر پھر تولے شاید ترازو مین فرق ہو کہا مالک نے جو شخص سونے کو سونے کے بدلے مین تول کر بیچے تو کچھ قباحت نہین اگرچہ ایک پلڑے مین گیارہ دینار رکھے ہین اور دوسری طرف دس دینار جب نقدا نقد ہون اور وزن برابر ہو

مراطلہ کا بیان

اگرچہ شمار مین کم زیادہ ہون ایسا ہی دراہم کا حکم ہے **کہا** مالک نے جو سونے کو سونیکے بدلے مین تولکر بیچے یا چاندی کو چاندی کے بدلے مین اور ایکطرف کا سونا ایک مثقال زیادہ ہو اسکے بدلے مین دوسرا شخص چاندی یا اور کچہ دیکر وہ سونا لیلیوے تو یہ درست نہین اسلیے کہ یہ ذریعہ ہے سود کا کیونکہ اگر علیحدہ اسقدر سونا ہوتا تو کبھی اتنی چاندی کے بدلے مین نہ دیتا یہان صرف اسواسطے دیا کہ یہ بیع درست ہو جاوے **کہا** مالک نے ایک شخص کہرا سونا رکہکر ایک ڈلا کہوٹے سونیکا بہی اُسکے ساتہہ رکہدے اور دوسرے شخص سے اُسکے ہموزن متوسط سونا خریدے تو یہ جائز نہین کیونکہ کہرے سونے والے نے کہوٹا سونا ملاکر اپنا نقصان دفع کیا اگر اسکا سونا عمدہ نہ ہوتا تو متوسط سونیوالا اپنا سونا کاہیکو دیتا جب اسمین کہوٹا سونا ملا ہوا ہے اسکی مثال ایسی ہے ایک شخص نے چاہا کہ تین صاع عجوہ کہجور کے سوا دو صاع کبیس کہجور دیکر خریدے **ف** عجوہ ایک عمدہ قسم کی کہجور ہے اور کبیس اُس سے بہی عمدہ اور گران ہوتی ہین **ق** جب اس سے کہا گیا یہ بیع جائز نہین اُس نے دو صاع کبیس کے اور ایک صاع خراب کہجور کے دیکر تین صاع عجوہ کے خریدے تو یہ جائز نہین کیونکہ اگر الگ بیچتا تو کبھی ایک صاع عجوہ کے بدلے مین ایک صاع خراب کہجور نہ لیتا یہان یہ کبیس کے وجہ سے اُس نے لے لیا۔ اسکی مثال یہ بہی ہے ایک شخص نے تین صاع متوسط گیہون کی اڑہائی صاع عمدہ گیہون کے بدلے مین خریدنا چاہے جب اس سے کہا گیا یہ درست نہین تو اُس نے عمدہ گیہون کے دو صاع کے ساتہہ ایک صاع جو ملا دیے تاکہ متوسط تین صاع گیہون کی بیع درست ہو جاوے تو یہ جائز نہین کیونکہ اگر الگ بیچتا تو کبھی ایک صاع جَو کے بدلے مین ایک صاع متوسط گیہون کے نہ دیتا حاصل یہ ہے کہ سونا یا چاندی یا کہانیکی چیزین جنکا برابر بیچنا چاہیے اگر ان مین ایک طرف کہرا مال ہو اور دوسری طرف متوسط تو یہ درست نہین کہرے کے ساتہہ تہوڑا کہوٹا ملا دے تاکہ یہ بیع جائز ہو اور اپنے کہرے مال کی زیادتی کہوٹ ملانے کی وجہ سے رفع ہو جاوے اور دوسرا شخص اُس کہوٹ کو اسوجہ سے لیوے کہ کہرا مال جو اسکے مال سے بہتر ہے اُسکے ساتہہ موجود ہے اگر وہ کہرا اُسکے ساتہہ نہ ہوتا تو کبھی یہ شخص اپنے متوسط مال کو اُس کہوٹ کے بدلے نہ دیتا البتہ اگر کوئی شخص کہوٹے مال کو علیحدہ کرکے بیچے تو کچہ قباحت نہین ہے

اَلْعِيْنَةُ وَمَا يُشْبِهُهَا وَبَيْعُ الطَّعَامِ قَبْلَ اَنْ يُسْتَوْفٰى

بیع عینہ کا بیان اور کہانیکی چیزونکو قبل قبضہ کے بیچنے کا بیان

ف بیع عینہ اسکو کہتے ہین آدمی کوئی شے بیچے اور قیمت کی ایک میعاد مقرر کرے پہر اُسی شے کو مشتری سے کچہ قیمت کم کرکے خرید کرے اور قیمت نقد دیدے مثلاً زید ایک کپڑا دس روپیہ کو دو مہینے کے وعدہ پر عمرو کے ہاتہہ بیچے پہر وہی کپڑا عمرو سے آٹہہ روپیہ کو خرید کرلے اور آٹہہ روپیہ عمرو کو نقد دیدے اس سے فائدہ یہ ہے کہ عمرو کو روپیہ کی ضرورت تہی اُسنے دو روپیہ کا نقصان گوارا کرکے آٹہہ روپیہ نقد زید سے لیے اور دس روپیہ دو مہینہ کے بعد دینا کیے اگر صراحتاً ایسا کرتا تو سود ہوتا اسواسطے بیع کا حیلہ کیا بیع عینہ کو سود خوارون نے ایجاد کیا ہے اور سود لینے کے واسطے ایک حیلہ قرار دیا ہے

بیع عینہ کا بیان

ابوحنیفہ اور مالک اور احمد کے نزدیک بیع حرام ہے اور شافعی کے نزدیک درست ہے مگر مکروہ ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا یَبِعْہُ حَتّٰی یَسْتَوْفِیَہٗ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص طعام خریدے پھر اُسکو نہ بیچے جب تک اوسپر قبضہ نہ کرے ف یعنے جب غلہ خرید کرے تو پہلے ناپ تولکر اُسپر قبضہ کرے بعد اُسکے اگر بیچنا منظور ہو تو بیچے عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا یَبِعْہُ حَتّٰی یَقْبِضَہٗ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اناج خریدے پھر اسکو نہ بیچے جب تک اوسپر قبضہ نہ کرے عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ قَالَ کُنَّا فِیْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَبْتَاعُ الطَّعَامَ فَیَبْعَثُ عَلَیْنَا مَنْ یَّاْمُرُنَا بِانْتِقَالِہٖ مِنَ الْمَکَانِ الَّذِیْ ابْتَعْنَاہُ فِیْہِ اِلٰی مَکَانٍ سِوَاہُ قَبْلَ اَنْ نَبِیْعَہٗ ترجمہ عبداللہ بن عمر نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین اناج خریدتے تھے پھر آپ ہمارے پاس ایک آدمی بھیجتے تھے وہ ہمکو حکم کرتا تھا کہ غلہ اسجگہ سے اوٹھالیجاوین جہان خریدا ہے قبل اسکے کہ ہم اُسکو بیع کرین ف تاکہ وہ غلہ انکے قبضے مین آجاوے عَنْ نَافِعٍ اَنَّ حَکِیْمَ بْنَ حِزَامٍ ابْتَاعَ طَعَامًا اَمَرَ بِہٖ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِلنَّاسِ فَبَاعَ حَکِیْمُ بْنُ حِزَامٍ الطَّعَامَ قَبْلَ اَنْ یَّسْتَوْفِیَہٗ فَبَلَغَ ذٰلِکَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَرَدَّہٗ عَلَیْہِ وَقَالَ لَا تَبِعْ طَعَامًا ابْتَعْتَہٗ حَتّٰی تَسْتَوْفِیَہٗ ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ حکیم بن حزام نے غلہ خرید ا جو حضرت عمر نے لوگون کو دلوایا تھا پھر حکیم بن حزام نے اُس غلہ کو بیچڈالا قبضہ سے پہلے جب حضرت عمرؓ کو اسکی خبر پہونچی آپنے وہ غلہ حکیم بن حزام کو پھروا دیا اور کہا جس غلہ کو تو خریدے پھر اُسکو مت بیچ جب تک اُسپر قبضہ نکرے عَنْ مَالِکٍ اَنَّہٗ بَلَغَہٗ اَنَّ صُکُوْکًا خَرَجَتْ لِلنَّاسِ فِیْ زَمَانِ مَرْوَانَ بْنِ الْحَکَمِ مِنْ طَعَامِ الْجَارِ فَتَبَایَعَ النَّاسُ تِلْکَ الصُّکُوْکَ بَیْنَھُمْ قَبْلَ اَنْ یَّسْتَوْفُوْھَا فَدَخَلَ زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَرَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی مَرْوَانَ بْنِ الْحَکَمِ فَقَالَا اَتُحِلُّ بَیْعَ الرِّبٰا یَا مَرْوَانُ فَقَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ وَمَا ذَاکَ فَقَالَا ھٰذِہِ الصُّکُوْکُ تَبَایَعَھَا النَّاسُ ثُمَّ بَاعُوْھَا قَبْلَ اَنْ یَّسْتَوْفُوْھَا فَبَعَثَ مَرْوَانُ الْحَرَسَ یَتْبَعُوْنَھَا یَنْزِعُوْنَھَا مِنْ اَیْدِی النَّاسِ وَیَرُدُّوْنَھَا اِلٰی اَھْلِھَا ترجمہ امام مالک کو پہنچا کہ مروان بن حکم کی عہد حکومت مین لوگون کو سندین ملین جار کے غلہ کی ف جار ایک بندر کا نام ہے وہان پر غلہ جمع ہوکر لوگونکو تقسیم ہوتا تھا۔ مروان بن حکم مدینہ کا حاکم تھا معاویہ بن ابی سفیان کیطرف سے اُس زمانے مین غلہ لوگون کے لیے سرکار کیطرف سے مقرر تہو جو سالانہ یا ششماہہ تقسیم ہوا کرتا تھا ہر ایک شخص کے واسطے جتنا غلہ مقرر تھا حاکم کے دستخط سے اسکو سند ملجاتی تہی پھر اسکو اختیار رہتا چاہے سند دکھا کر اپنا غلہ آپ لیلیوے یا وہ سند کسی کے ہاتھ بیچڈالے غرض جو شخص دیکھاتا اسکو غلہ ملجاتا تھا ف لوگون نے اُن سندون کو بیچا ایک دوسرے کے ہاتھ قبل اس بات کے کہ غلہ اپنے قبضہ مین لاوین

تو زید بن ثابت اور ایک صحابی (ابو ہریرہ) مروان پاس گئے اور کہا کیا تو ربا کو درست جانتا ہے ای مروان مروان نے کہا
معاذ اللہ کیا کہتے ہو انہون نے کہا یہ سندین جنکو لوگون نے خرید اپہر خرید کر دوبارہ بیچا قبل غلہ لینے کے **ف** جسکو
سند ملی تھی اُس نے بیچا تو اچھا کیا مگر جس شخص نے اُس سند کو خریدا اب اسکو درست نہین جب تک غلہ پر قبضہ نہ کرے
پہر اُسکو بیچے **ت** مروان نے چوکیدارون کو بہیجا کہ وہ سندین لوگون سے چہین کر سند والون کے حوالے کر دے
عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ رَجُلًا اَرَادَ اَنْ يَّبْتَاعَ طَعَامًا مِّنْ رَجُلٍ اِلٰى اَجَلٍ فَذَهَبَ بِهِ الرَّجُلُ الَّذِيْ يُرِيْدُ
اَنْ يَّبِيْعَهُ الطَّعَامَ اِلَى السُّوْقِ فَجَعَلَ يُرِيْهِ الصُّبَرَ وَيَقُوْلُ لَهٗ مِنْ اَيِّهَا تُحِبُّ اَنْ اَبْتَاعَ لَكَ فَقَالَ الْمُبْتَاعُ
اَتَبِيْعُنِيْ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ فَاَتَيَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فَذَكَرَا ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لِلْمُبْتَاعِ لَا تَبْتَعْ
مِنْهُ مَا لَيْسَ عِنْدَهٗ وَقَالَ لِلْبَائِعِ لَا تَبِعْ مِنْهُ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا ایک شخص نے اناج
خریدا چاہا ایک شخص سے وعدہ پر تو بائع مشتری کو بازار مین لیگیا اور اسکو بوری دکہا کر کہنے لگا کونسا غلہ مین تمہاری
واسطے خرید کرون **ف** یعنے بائع پاس غلہ موجود نہ تھا وہ بازار کا مال اُسکے ہاتھہ بیچا چاہتا تھا **ت** مشتری نے
کہا کیا تو میرے ہاتھہ اُس چیز کو بیچتا ہے جو خود تیرے پاس نہین ہے پہر بائع اور مشتری دونو عبد اللہ بن عمر پاس آئے اور ان
سے بیان کیا عبد اللہ بن عمر نے مشتری سے کہا مت خرید اُس چیز کو جو بائع پاس نہین ہے اور بائع سے کہا مت بیچ اُس چیز کو جو تیرے
پاس نہین ہے **عَنْ** جُمَيْلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُؤَذِّنِ يَقُوْلُ لِسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اِنِّيْ رَجُلٌ اَبْتَاعُ مِنَ الْاَرْزَاقِ
الَّتِيْ يُعْطَى النَّاسُ بِالْجَارِ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اُرِيْدُ اَنْ اَبِيْعَ الطَّعَامَ الْمَضْمُوْنَ عَلَيَّ اِلٰى اَجَلٍ فَقَالَ لَهٗ سَعِيْدٌ
اَتُرِيْدُ اَنْ تُوَفِّيَهُمْ مِنْ تِلْكَ الْاَرْزَاقِ الَّتِي ابْتَعْتَ فَقَالَ نَعَمْ فَنَهَاهُ عَنْ ذٰلِكَ **ترجمہ** جمیل بن عبد الرحمٰن
نے سعید بن المسیب سے کہا مین ان غلون کو جو سرکار کی طرف سے لوگون کو مقرر ہین جار مین خرید کرتا ہون پہر مین چاہتا ہون
کہ غلہ کو میعاد لگا کر لوگون کے ہاتھہ بیچون سعید نے کہا تو چاہتا ہے ان لوگون کو اسی غلہ مین سے ادا کرے جو تو نے
خرید کیا ہے جمیل نے کہا ہان سعید بن المسیب نے اُس سے منع کیا کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اتفاقی ہے جو شخص اناج
خرید کرے جیسے گیہون جو جوار باجرا یا دالین وغیرہ جن مین زکوۃ واجب ہوتی ہے یا روٹی کے ساتھہ کہانیکی چیزین جیسے
زیتون کا تیل یا گہی یا شہد یا سرکہ یا پنیر یا دودہ یا تل کا تیل اور جو اسکے مشابہ ہین تو اُن مین سے کوئی چیز نہ بیچے
جبتک اسپر قبضہ نہ کر لیوے **مَا يُكْرَهُ مِنْ بَيْعِ الطَّعَامِ اِلٰى اَجَلٍ** اناج کو میعاد پر بیچنا جس
طرح مکروہ ہے اسکا بیان **عَنْ** اَبِي الزِّنَادِ اَنَّهٗ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يَنْهَيَانِ اَنْ يَّبِيْعَ
الرَّجُلُ حِنْطَةً بِذَهَبٍ اِلٰى اَجَلٍ ثُمَّ يَشْتَرِيْ بِالذَّهَبِ تَمْرًا قَبْلَ اَنْ يَّقْبِضَ الذَّهَبَ **ترجمہ** سعید بن المسیب
اور سلیمان بن یسار منع کرتے تہے اس بات سے کوئی شخص گیہون کو سونے کے بدلے مین بیچے میعاد لگا کر پہر قبل سونا
لینے کے اس کے بدلے مین کہجور کے لیوے **ف** جب تک ثمن پر قبضہ نکر لیوے

فا ناج کو میعاد پر بیچنا جس طرح مکروہ ہے اسکا بیان

اسکے بدلے میں دوسری شی لینا مکروہ ہے **عن** كثير بن فرقد انه سال ابابكر بن محمد بن عمرو بن حزم عن
الرجل يبيع الطعام من الرجل بذهب الى اجل ثم يشترى بالذهب تمرا قبل ان يقبض الذهب فكره
ذلك ونهى عنه **ترجمہ** کثیر بن فرقد نے ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے پوچھا کوئی شخص اناج کو سونے کے بدلے میعاد
لگا کر بیچے پھر قبل سونا لینے کے اسکے بدلے میں کھجور خریدے انھون نے کہا یہ مکروہ ہے اور منع کیا اس سے **عن** ابن
شهاب بمثل ذلك **ترجمہ** ابن شہاب سے بھی ایسا ہی مروی ہے **کہا مالک** نے سعید بن المسیب اور سلیمان بن یسار اور
ابوبکر بن محمد اور ابن شہاب نے اس بات سے منع کیا ہے کہ کوئی آدمی گیہون کو سونے کے بدلے میں بیچے پھر اس سونے کے بدلے
کھجور خریدے اسی شخص سے جسکے ہاتھ گیہون بیچے قبل اسبات کے کہ سونے پر قبضہ کرے اگر اس سونے کے بدلے میں
کسی اور شخص سے کھجور خریدے دوسرا اس شخص کے جسکے ہاتھ گیہون بیچے ہین اور کھجور کی قیمت کا حوالہ کر دے اس
شخص پر جسکے ہاتھ گیہون بیچے ہین تو درست ہے **کہا مالک** نے مینے بہت سے اہل علم سے اس مسئلہ کو پوچھا ان سب نے
اسکو درست کہا

السلفة فى الطعام

اناج مین سلف کرنیکا بیان **ف** سلف اور سلم اسکو کہتے ہین
کہ مشتری بیع کی قیمت نقد دیدے اور مبیع کی ایک میعاد مقرر ہو جاوے جیسے کسی نے دس روپیہ کے بدلے مین ایک پلہ
گیہون کے بیچے اور روپیہ نقد اسکو دیدے اور گیہون دینے کی میعاد ایک مہینا مقرر ہو **عن** عبد الله
بن عمر انه قال لا باس ان يسلف الرجل فى الطعام الموصوف بسعر معلوم الى اجل مسمى
ما لم يكن فى زرع لم يبد صلاحه او تمر لم يبد صلاحه **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر نے کہا کچھ قباحت نہین اگر
کوئی مرد دوسرے مرد سے سلف کرے اناج مین جب اسکا وصف بیان کر دے نرخ مقرر کر کے میعاد معین پر جب وہ سلم کسی ایسے
کھیت مین نہو جسکی بہتری کا حال معلوم نہ ہو یا ایسے کھجور مین نہ ہو جسکی بہتری کا حال معلوم نہ ہو **ف** کیونکہ ایسے کھیت
مین یا کھجور مین سلم کرنے مین دھوکا ہے شاید اس کھیت کا غلہ خراب ہو جاوے یا وہ کھجور بگڑ جاوے - اصل اسبات مین یہ
حدیث ہے جو صحیحین مین ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص سلف کرے کسی چیز مین تو چاہیے کہ سلف کرے ایک
ناپ معین اور ایک تول معین مین مدت معین تک **کہا مالک** نے ہمارے نزدیک یہ حکم ہے جو شخص سلف کرے اناج مین نرخ
مقرر کر کے مدت معین پر تو جب مدت گذر جاوے اور خریدار بائع کے پاس وہ اناج نہ پاوے اور سلف کو فسخ کرے تو خریدار کو چاہیے
اپنی چاندی یا سونا یا جو کچھ قیمت دی ہوئی بعینہ پھیر لیوے نہ کہ اسکے بدلے مین دوسری شی بائع سے خرید کر لیوے جب تک
اپنے ثمن پر قبضہ نہ کر لیوے کیونکہ اگر خریدار جو قیمت دی ہے اسکے سوا اور کچھ لیوے یا اسکے بدلے مین دوسرا اسباب خرید کرے
تو اسنے اناج کو قبل قبضہ کے بیچا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے **کہا مالک** نے اگر مشتری نے بائع سے کہا سلف
کو فسخ کر ڈال اور ثمن واپس کر نہ کہ لیے مین تجھکو مہلت دیتا ہون تو یہ جائز نہین اور اہل علم اسکو منع کرتے ہین کیونکہ جب میعاد گذر گئی
اور اناج بائع کے ذمہ پر واجب ہوا اب مشتری نے اپنی حق وصول کرنے مین دیر کی اس شرط سے کہ بائع سلم کو فسخ کر ڈالے تو گویا مشتری

نے اپنا اناج کو ایک مدت پر بیچا قبل قبضے کے **کہا** مالک نے اسکی مثال یہ ہی کہ جب مدت پوری ہوئی اور خریدار نے اناج لینا پسند
نہ کیا تو اس اناج کے بدلے مین کچھ روپے ٹھیرا لیے ایک مدت پر تو یہ اقالہ نہین ہے **ف** اقالہ کہتے ہین بیع کے فسخ کرنے کو ت
اقالہ وہ ہی جس مین کمی بیشی بائع یا مشتری کیطرف سے نہ ہو اگر اسمین کمی بیشی ہوگی یا کوئی میعاد ٹھیراویگی یا کچھ فائدہ مقرر
ہوگا بائع کا یا مشتری کا تو وہ اقالہ بیع سمجھا جاویگا اور اقالہ اور شرکت اور تولیہ **ف** تولیہ کہتے ہین صرف لاگت پر بیچنے
کو بغیر نفع کے **ف** جب تک درست ہین کہ کمی بیشی یا میعاد نہو اگر یہ چیزین ہوئین گی تو وہ نئی بیع سمجھی جاوین گی
جن وجوہ سے بیع درست ہوتی ہے یہ بھی درست ہوونگی اور جن وجوہ سے بیع نادرست ہوتی ہے یہ بھی نادرست ہونگی
کہا مالک نے جو شخص سلف مین عمدہ گیہون ٹھیرا دے پھر میعاد گذرنے کے بعد اس سے بہتر یا بُری لیا ہوے تو کچھ قباحت
نہین بشرطیکہ وزن وہی ہو جو ٹھیرا ہو یہی حکم انگور اور کھجور مین ہے **بَيْعُ الطَّعَامِ بِالطَّعَامِ لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا** اناج جب اناج کے بدلے مین بکے تو اس مین کمی بیشی نہین چاہیے **عَنْ** مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ
يَسَارٍ قَالَ فَنِيَ عَلَفُ حِمَارِ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ فَقَالَ لِغُلَامِهِ خُذْ مِنْ حِنْطَةِ اَهْلِكَ فَابْتَعْ بِهَا شَعِيْرًا وَلَا
تَاْخُذْ اِلَّا مِثْلَهُ **ترجمہ** سلیمان بن یسار نے کہا سعد بن ابی وقاص کے گدہے کا چارہ تمام ہوگیا انہون نے اپنے غلام سے
کہا گھر مین سے گیہون لیجا اور اسکے برابر جو تلوا لا زیادہ مت لیجیو **ف** امام مالک کے نزدیک گیہون اور جو ایک جنس ہے اور اکثر
علما کے نزدیک دو جنس ہین انمین کمی بیشی درست ہے **عَنْ** مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ
مُعَيْقِيْبٍ الدَّوْسِيِّ مِثْلُ ذٰلِكَ **ترجمہ** ابن معیقیب دوسی سے بھی ایسا ہی مروی ہے **عَنْ** سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ
اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْاَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوْثَ فَنِيَ عَلَفُ دَابَّتِهِ فَقَالَ لِغُلَامِهِ خُذْ مِنْ حِنْطَةِ
اَهْلِكَ طَعَامًا فَابْتَعْ بِهَا شَعِيْرًا وَلَا تَاْخُذْ اِلَّا مِثْلَهُ **ترجمہ** عبد الرحمان بن اسود کے جانور کا چارہ تمام ہوگیا انہون
نے اپنے غلام سے کہا گھر سے گیہون لیجا اور اسکے برابر جو تلوا لا **کہا** مالک نے ہمارے نزدیک یہی حکم ہے **کہا** مالک نے ہمارے نزدیک
یہ حکم اتفاقی ہے کہ نہ بیچا جاویگا گیہون بدلے مین گیہون کے اور کھجور بدلے مین کھجور کے اور گیہون بدلے مین کھجور کے اور کھجور
بدلے مین انگور کے مگر نقدا نقد کسی طرف میعاد نہو اگر میعاد ہوگی تو حرام ہوجاویگا اسیطرح جتنی چیزین روٹی کے ساتھ
کھائی جاتی ہین اگر انمین سے ایک کو دوسرے کے ساتھ بدلے تو نقدا نقد لے **کہا** مالک نے جتنی کھانیکی چیزین ہین یا روٹی کے ساتھ
لگانیکی جب جنس ایک ہو تو انمین کمی بیشی درست نہین مثلاً ایک مد گیہون کو دو مد گیہون کے بدلے مین یا ایک مد کھجور کو
دو مد کھجور کے بدلے مین یا ایک مد انگور کو دو مد انگور کے بدلے مین نہ بیچین گے اسیطرح جو چیزین انکے مشابہ ہین کھانے کی یا روٹی
کے ساتھ لگانیکی جب انکی جنس ایک ہو تو انمین کمی بیشی درست نہین اگرچہ نقدا نقد ہو جیسے کوئی چاندی کو چاندی کے بدلے
مین یا سونیکو سونیکے بدلے مین بیچے تو کمی بیشی درست نہین بلکہ ان سب چیزون مین ضرور ہے کہ برابر ہون اور نقدا نقد ہون
کہا مالک نے جب جنس مین اختلاف ہو تو کمی بیشی درست ہے مگر نقدا نقد ہونا چاہیے جیسے کوئی ایک صاع کھجور کو دو صاع گیہون کے

کے بدلے مین یا ایک صاع کھجور کو دو صاع انگور کے بدلے یا ایک صاع گیہون کو دو صاع گھی کے بدلے مین خریدی تو کچھ قباحت
نہین جب نقدا نقد ہون میعاد نہ ہو اگر میعاد ہوگی تو درست نہین کہا مالک نے یہ درست نہین کہ ایک گیہون کا بورا دیکر
دوسرا گیہون کا بورا اسکے بدلے مین لیوے **ف** اسلیے کہ کمی بیشی کا احتمال ہے **ت** یہ درست ہے کہ ایک گیہون کا بورا
دیکر کھجور کا بورا اسکے بدلے مین لیوے نقدا نقد کیونکہ کھجور کو گیہون کے بدلے مین ڈھیر لگا کر اٹکل سے بیچنا درست ہے **کہا**
مالک نے جتنی چیزین کھانیکی یا روٹی کے ساتھ لگانیکی ہین جب اُنمین جنس مختلف ہو تو ایک کو دوسرے کے بدلے مین ڈھیر لگا کر
بیچنا درست ہے جب نقدا نقد ہو اگر اُس مین میعاد ہو تو درست نہین جیسے کوئی چاندی سونے کے بدلے مین ان چیزون
کا ڈھیر لگا کر بیچے تو درست ہے **کہا** مالک نے اگر گیہون کا ڈھیر لگا کر چاندی کے بدلے مین یا کھجور کا ڈھیر لگا کر سونے کے بدلے
مین خریدی تو یہ حلال ہے اس مین کچھ قباحت نہین کہا مالک نے اگر ایک شخص نے گیہون تولکر ایک ڈھیر بنایا اور وزن چھپا کر
کسی کے ہاتھ بیچا تو یہ درست نہین **ف** کیونکہ ڈھیر لگا کر بیچنا جب درست ہے کہ بائع اور مشتری دونو مین سے کسی کو وزن
اُسکا معلوم نہ ہو **ت** اگر مشتری یہ چاہے کہ وہ گیہون بائع کو واپس کر دے اسوجہ سے کہ بائع نے دیدہ دانستہ وزن کو اُس
سے چھپایا اور دھوکا دیا تو ہو سکتا ہے اسیطرح جو چیز بائع وزن چھپا کر بیچے تو مشتری کو اُسکے پھیر دینے کا اختیار ہے
اور ہمیشہ اہل علم ایسی بیع کو منع کرتے رہے ہے **کہا** مالک نے ایک روٹی کو دو روٹیون سے بدلنا یا بڑی روٹیکو چھوٹی روٹی
سے بدلنا اچھا نہین البتہ اگر ایک روٹی کو دوسری روٹیکے برابر سمجھے تو بدلنا درست ہے اگرچہ وزن نہ کرے **کہا** مالک نے
ایک مدّ زبد اور ایک مد لین کو دو مد زبد کے بدلے مین لینا درست نہین **ف** زبد عمدہ قسم ہے کھجور کی اور لین اس
سے کم ہے **ت** کیونکہ اوسنے اپنے زبد کی عمدگی لین شریک کرکے برابر کرلی اگر علیحدہ لین کو بیچتا تو کبھی ایک صاع
لین کے بدلے مین ایک صاع زبد نہ آتی - اس قسم کا مسئلہ اوپر بیان ہو چکا **کہا** مالک نے اگر آٹے کو گیہون کے بدلے
مین برابر بیچے تو کچھ قباحت نہین اگر آدھا مد گیہون اور آدھا مد آٹا ہو اُسکو ایک مد گیہون کے بدلے مین بیچے تو درست
نہین کیونکہ اُس نے اپنی گیہون کی عمدگی آٹا شریک کرکے برابر کرلی **جَامِعُ بَيْعِ الطَّعَامِ** اناج بیچنے کے
مختلف مسائل کا بیان **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ أَنَّهُ سَأَلَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ إِنِّي رَجُلٌ
أَبْتَاعُ الطَّعَامَ يَكُونُ مِنَ الصُّكُوكِ بِالْجَارِ فَرُبَّمَا ابْتَعْتُ مِنْهُ بِدِينَارٍ وَنِصْفِ دِرْهَمٍ أَفَأُعْطِي بِالنِّصْفِ طَعَامًا فَقَالَ
سَعِيدٌ لَا وَلَكِنْ أَعْطِ أَنْتَ دِرْهَمًا وَخُذْ بَقِيَّتَهُ طَعَامًا **ترجمہ** سعید بن المسیب سے محمد بن عبد اللہ بن ابی مریم نے پوچھا مین غلہ
خرید کرتا ہون جار کا تو کبھی مین ایک دینار اور نصف درہم کو خریدتا ہون کیا نصف درہم کے بدلے اناج دیدون سعید
نے کہا نہین بلکہ ایک درہم دیدے اور جسقدر باقی رہے اُسکے بدلے مین بھی اناج لے لے **ف** کیونکہ اگر نصف
درہم کے بدلے مین یہ شخص اناج دیوے تو اناج کی بیع اناج کے بدلے مین ہوتی ہے وعدہ پر اور وہ جائز نہین **عَنْ**
مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ سِيرِينَ كَانَ يَقُولُ لَا تَبِيعُوا الْحَبَّ فِي سُنْبُلِهِ حَتَّى يَبْيَضَّ **ترجمہ**

اناج بیچنے کے مختلف مسائل کا بیان

محمد بن سیرین کہتے تہے رت بیچو دانون کو بالی کے اندر جبتک پکٹ جاوی کہا مالک نے جو شخص اناج خریدے نرخ مقرر کرکے
میعاد معین پر جب میعاد پوری ہو تو جس کے ذمہ پر اناج واجب ہے وہ کہے تیرے پاس اناج نہین ہے جو اناج میرے ذمہ ہے وہ میرے
ہی ہاتہ بیچڈال اتنی میعاد پر وہ شخص کہے یہ جائز نہین کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے اناج کے بیچنے کو جبتک
قبضے مین نہ آوے جسکے ذمہ پر اناج ہے وہ کہے اچہا تو اور کوئی اناج میرے ہاتہ بیچڈال میعاد پر تاکہ مین اُسی اناج کو تیرے حوالی
کردون تو یہ درست نہین کیونکہ وہ شخص اناج دیکر پہر پہیر لیگا اور بائع مشتری کو جو قیمت دیگا وہ گویا مشتری کی ہوگی جو
اُسنے بائع کو دی اور یہ اناج درمیان مین حلال کرنیوالا ہوگا تو گویا اناج کی بیع ہوئی قبل قبضے کے کہا مالک نے زید نے
عمرو سے غلہ خریدا عمرو کا غلہ بکر کے اوپر آتا تہا تو عمرو نے زید سے کہا جسقدر غلہ تو نے مجہہ سے خریدا ہے اُسقدر غلہ میرا بکر پر
آتا ہے مین تیرا مقابلہ بکر سے کرا دیتا ہون تو اُس سے لے لے تو اگر عمرو نے زید کے ہاتہ غلہ کو یون ہی بیچا تہا تو یہ حوالہ درست
نہین کیونکہ اناج کی بیع قبل قبضے کے لازم آتی ہے اگر عمرو نے زید سے سلم کی تہی اور میعاد گذرنے پر اس اناج کا
حوالہ بکر پر کردیا تو درست ہے کیونکہ یہ بیع نہین ہے کہا مالک نے اناج کی بیع قبل قبضے کے ممنوع ہے مگر اہل علم نے اجماع
کیا ہے کہ شرکت اور تولیہ اور اقالہ اناج وغیرہ مین درست ہے کہا مالک نے یہ اسوجہ سے کہ اہل علم نے ان چیزون مین
رواج اور دستور کا اعتبار رکہا ہے اور انکو مثل بیع کے نہین سمجہا اسکی نظیر یہ ہے اگر کسی شخص نے سلم مین ناقص
کم وزن روپے دیے پہر مسلم الیہ نے اسکو پورے وزن کے روپے ادا کردیے تو یہ درست ہے مگر ناقص روپیون کی بیع پورے
وزن کے روپیون کے بدلے مین درست نہین اگر اُس شخص نے سلم کرتے وقت ناقص کم وزن روپے دیکر پورے روپے
لینے کی شرط کی تہی تو درست نہوگا کہا مالک نے اسکی نظیر یہ بہی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنے سے منع کیا
اور عرایا کی اجازت دی وجہ یہ ہے کہ مزابنے کا معاملہ تجارت اور ہوشیاری کے طور پر ہوتا ہے اور عرایا بطور احسان
اور سلوک کے ہوتا ہے کہا مالک نے یہ درست نہین کہ ربع یا ثلث درہم یا اور کسی کسر کے بدلے مین اناج خریدے اس شرط پر
کہ اُس ربع یا ثلث یا کسر کے عوض مین اناج دیگا وعدے پر البتہ اسمین کچہ قباحت نہین کہ ربع یا ثلث درہم یا کسی کسر
کے بدلے مین اناج خریدے وعدے پر جب وعدہ گذرے تو ایک درہم حوالے کرے اور باقی کے بدلے مین کوئی اور چیز خریدکرے
کہا مالک نے اس مین کچہ قباحت نہین کسیکے پاس ایک درہم رکہواوے پہر ثلث یا ربع یا کسر کے بدلے مین کوئی چیز خریدے
جب کسرات کا نرخ معین ہو اگر نرخ معین نہو اور وہ یہ کہے کہ ہر روز کے نرخ کے حساب سے مین لیا کرونگا تو درست نہین
کیونکہ اسمین دہوکا ہے کبہی نرخ بڑہ جاتا ہے کبہی گہٹ جاتا ہے کہا مالک نے جس شخص نے اناج ڈہیر لگاکر بیچ ڈالا
اور اُس مین سے کچہ مستثنے نہ کیا بعد اس کے پہر اُس مین سے کچہ خریدنا چاہے تو اُسقدر خرید کرسکتا ہے
جتنے کا استثنا درست ہے یعنے ثلث تک یا ثلث سے کم اگر ثلث سے زیادہ ہوگا تو مزابنے کی مانند
مکروہ ہوگا کہا مالک نے ہمارے نزدیک اس حکم مین اختلاف نہین فقط

۵
[illegible]

اَلْحُكْرَةُ وَالتَّرَبُّصُ احتکار کے بیان مین **ف** احتکار اُسکو کہتے ہین کہ غلہ خرید کرکے اُسکو رکھہ چھوڑے
اور خلق خدا کے ہاتھہ نہ بیچے اس خیال سے کہ جب گران یا قحط ہوگا تو بیچین گے **عَنْ** مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ عُمَرَ بْنَ
الْخَطَّابِ قَالَ لَا حُكْرَةَ فِي سُوْقِنَا لَا يَعْمِدُ رِجَالٌ بِاَيْدِيهِمْ فُضُولٌ مِنْ اَذْهَابٍ اِلَى رِزْقٍ مِنْ اَرْزَاقِ اللّٰهِ
نَزَلَ بِسَاحَتِنَا فَيَحْتَكِرُوْنَهُ عَلَيْنَا وَلٰكِنْ اَيُّمَا جَالِبٍ جَلَبَ عَلٰى عَمُوْدِ كَبِدِهٖ فِي الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ فَذٰلِكَ
ضَيْفُ عُمَرَ فَلْيَبِعْ كَيْفَ شَاءَ اللّٰهُ وَلْيُمْسِكْ كَيْفَ شَاءَ اللّٰهُ **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا ہمارے
بازار مین کوئی احتکار نکرے جن لوگون کے ہاتھہ مین حاجت سے زیادہ روپیہ ہے وہ کسی ایک غلے کو جو ہمارے ملک مین آوے
خرید کرکے احتکار نہ کرین اور جو شخص تکلیف اٹھا کر ہمارے ملک مین غلہ لاوے گرمی یا جاڑے مین تو وہ مہمان ہے
عمر کا جسطرح اللہ کو منظور ہو بیچے اور جسطرح اللہ کو منظور ہو رکھہ چھوڑے **ف** یہ حضرت عمرؓ نے اسواسطے کہا کہ غلہ لانیوالے
خوش ہون اور زیادہ غلہ لیکر آوین تو ارزانی ہو ابن ماجہ نے حضرت عمرؓ سے روایت کیا آنحضرت صلعم نے فرمایا غلہ لانیوالا
روزی دیا جاویگا اور روک رکہنے والا لعنت کیا جاویگا۔ اگر کوئی شخص غلہ کو روک رکہے اور خلق اللہ کو اُسکی ضرورت
ہو تو حاکم جبراً اُسکا غلہ بکوا دے **عَنْ** سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مَرَّ بِحَاطِبِ بْنِ اَبِي بَلْتَعَةَ وَهُوَ
يَبِيْعُ زَبِيْبًا لَهٗ فِي السُّوْقِ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ اِمَّا اَنْ تَزِيْدَ فِي السِّعْرِ وَاِمَّا اَنْ تُرْفَعَ مِنْ سُوْقِنَا **ترجمہ**
سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ بن الخطاب حاطب بن ابی بلتعہ پاس ہو کر گذرے اور وہ انگور بیچ رہے تھے
بازار مین حضرت عمر نے فرمایا تو تم نرخ بڑہا دو یا ہمارے بازار سے اوٹھہ جاؤ **ف** تاکہ اور بازار والون کو ضرر نہو **عَنْ**
مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ كَانَ يَنْهٰى عَنِ الْحُكْرَةِ **ترجمہ** حضرت عثمان بن عفان منع کرتے تھے
احتکار سے **مَا يَجُوْزُ مِنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بَعْضِهٖ بِبَعْضٍ وَالسَّلَفِ فِيْهِ** جانور کو جانور کے
بدلے مین بیچنے کا بیان اور جانور مین سلف کرنیکا بیان **عَنْ** الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ اَنَّ
عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ بَاعَ جَمَلًا لَهٗ يُدْعٰى عُصَيْفِيْرًا بِعِشْرِيْنَ بَعِيْرًا اِلٰى اَجَلٍ **ترجمہ** حضرت علی نے اپنا اونٹ جسکا نام
عصیفیر تھا بیس اونٹون کے بدلے بیچا وعدے پر **عَنْ** نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اشْتَرٰى رَاحِلَةً بِاَرْبَعَةِ
اَبْعِرَةٍ مَضْمُوْنَةٍ عَلَيْهِ يُوْفِيْهَا صَاحِبُهَا بِالرَّبَذَةِ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر نے ایک سانڈنی چار اونٹون کی بدلے مین
خریدی اور یہ ٹہیرایا کہ ان چار اونٹون کو ربذہ مین بائع کو پہونچا دین گے **عَنْ** مَالِكٍ اَنَّهُ سَاَلَ ابْنَ شِهَابٍ
عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ اثْنَيْنِ بِوَاحِدٍ اِلٰى اَجَلٍ فَقَالَ لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ **ترجمہ** امام مالک نے ابن شہاب سے پوچھا کہ
ایک جانور کے بدلے مین دو جانور بیچنا میعاد پر درست ہے اُنہون نے کہا کچہ قباحت نہین **کہا** مالک نے ہمارے
نزدیک یہ حکم اتفاقی ہے ایک اونٹ کو دوسرے اونٹ سے بدلنے مین کچہ قباحت نہین اسیطرح ایک اونٹ اور کچہ روپے
دیکر دوسرا اونٹ لینے مین اگرچہ اونٹ کو نقد دیوے اور روپیون کو اودہار رکہے اگر روپے نقد دیوے اور اونٹ

کو ادوہار رکھے یا دونون کو ادوہار رکھی تو بہتر نہین ہے کہا مالک نے اگر دو یا تین اونٹ لادنے کے دیکر ایک اونٹ سواری کا خریدے تو کچھ قباحت نہین اگر ایک نوع کے جانور جیسے اونٹ یا بیل آپس مین ایسا اختلاف رکھتے ہون کہ ان مین کھلم کھلا فرق ہو تو ایک جانور دیکر دو جانور خریدنا نقد یا ادہار دونون طرح درست ہے اگر ایک دوسرے کے مشابہ ہون خواہ جنس ایک ہو یا مختلف تو ایک جانور دیکر دو جانور لینا وعدہ پر درست نہین ہے کہا مالک نے اس کی مثال یہ ہے کہ جو اونٹ یکسان ہون اُن مین باہم فرق نہ ہو ذات مین اور بوجہ لادنے مین تو ایسے اونٹون مین سے دو اونٹ دیکر ایک اونٹ لینا وعدے پر درست نہین البتہ اسمین کچھ قباحت نہین کہ اونٹ خرید کر قبل قبضہ کرنے کے دوسرے کے ہاتھ بیچڈالے جب کہ قیمت اُسکی نقد لے لے کہا مالک نے جانور مین سلف کرنا درست ہے جب میعاد معین ہو اور اس جانور کے اوصاف اور حلیہ بیان کردیے اور قیمت دیدے تو بائع کو اسیطرح کے جانور دینا ہونگے اور مشتری کو لینا ہونگے ہمارے شہر کے لوگ ہمیشہ سے ایسا ہی کرتے رہے اور اسی کے قائل رہے **ف** شافعی کا بھی یہی قول ہے کہ حیوان مین سلف درست ہے جب اُسکی قسم اور سن اور نوع اور صفت بیان کردیجاوے مگر ابوحنیفہ رح اور اہلحدیث کے نزدیک جانور مین سلف درست نہین دارقطنی نے سنن مین اور حاکم نے مستدرک مین ابن عباسؓ سے روایت کیا کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا سلم سے حیوان مین اور اسیکو شوکانی نے سیل جرار مین اختیار کیا ہے اس دلیل سے کہ حدیث ابن عباسؓ مین لفظ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ آیا ہے اور یہ حدیث صحیحین وغیرہما مین ہے اس سے یہ نکلا کہ جس چیز مین تفاوت عظیم ہو سکتا ہے جیسے حیوان اور موتی وغیرہ کہ مختلف القیمۃ ہوتے ہین اور وزن اُن کا معلوم نہین اس مین سلم کرنا صحیح و درست نہین ہے **مَا لَا يَجُوزُ مِنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ** جس طرح یا جس جانور کو بیچنا نادرست ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ وَكَانَ بَيْعًا يَتَبَايَعُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ الرَّجُلُ يَبْتَاعُ الْجَزُورَ إِلَى أَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ ثُمَّ تُنْتَجُ الَّتِي فِي بَطْنِهَا **ترجمہ** عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا حبل الحبلہ کی بیع سے۔ یہ بیع ایام جاہلیت مین مروج تھی آدمی اونٹ خریدتا تھا اس وعدے پر کہ جب اونٹنی کا بچہ ہوگا اور پھر بچہ کا بچہ اُسوقت مین دام دونگا **ف** تو یہ بیع بسبب جہالت میعاد کے فاسد ہے شافعی اور مالک نے اس حدیث کے معنے یہی بیان کیے ہین اور عبداللہ بن عمر سے یہی تفسیر منقول ہے اور احمد اور اسحاق اور ابو حنیفہ کے نزدیک حبل الحبلہ کے یہ معنے ہین ایک شخص کے اونٹنی حاملہ ہو وہ کسی سے کہے مین تیرے ہاتھ اس بچہ کے بچہ کو بیچتا ہون **عَنْ** سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ قَالَ لَا رِبًا فِي الْحَيَوَانِ وَإِنَّمَا نُهِيَ مِنَ الْحَيَوَانِ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ الْمَضَامِينِ وَالْمَلَاقِيحِ وَحَبَلِ الْحَبَلَةِ فَالْمَضَامِينُ

مَا فِی بُطُوْنِ اِنَاثِ الْاِبِلِ وَالْمَلَاقِیْحُ مَا فِی ظُهُوْرِ الْجِمَالِ وَحَبَلُ الْحَبَلِ مَا کَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِیَّةِ یَتَبَایَعُوْنَہٗ

ترجمہ سعید بن المسیب نے کہا حیوان مین ربا نہین ہے مگر حیوان مین تین بیعین نادرست ہین ایک مضامین کی دوسرے ملاقیح کی تیسرے حبل الحبلہ کی مضامین وہ جانور جو مادہ کے شکم مین ہین ملاقیح وہ جانور جو نر کے پشت مین ہین حبل الحبلہ کا بیان ابہی ہو چکا کہا مالک نے معین جانور کی بیع جب وہ غائب ہو خواہ نزدیک ہو یا دور درست نہین ہے اگرچہ مشتری اس جانور کو دیکہہ چکا ہو اور پسند کر چکا ہو اسکی وجہ یہ ہے کہ بائع مشتری سے دام لیکر نفع اٹہاویگا اور مشتری کو معلوم نہین وہ جانور صحیح سالم جسطور سے اُسنے دیکہا تہا ملے یا نملے البتہ اگر غیر معین جانور کو اوصاف بیان کرکے بیچے تو کچہ قباحت نہین

بَیْعُ الْحَیَوَانِ بِاللَّحْمِ جانور کو گوشت کے بدلے مین بیچنا

عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ بَیْعِ الْحَیَوَانِ بِاللَّحْمِ **ترجمہ** سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا جانور کے بیچنے سے گوشت کے بدلے مین

عَنْ دَاوٗدَ بْنِ الْحُصَیْنِ اَنَّهٗ سَمِعَ سَعِیْدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ یَقُوْلُ مِنْ مَیْسِرِ اَهْلِ الْجَاهِلِیَّةِ بَیْعُ اللَّحْمِ بِالشَّاةِ وَالشَّاتَیْنِ **ترجمہ** سعید بن المسیب کہتے تہے یہی جاہلیت کا جوا ہے گوشت کو ایک بکری یا دو بکریون کے عوض مین بیچنا **ف** جاہلیت مین جانور کے گوشت کا اندازہ کرکے اُس جانور کو گوشت کے بدلے مین بیچ ڈالتے تہے شرع مین اس کی ممانعت ہوئی کیونکہ معلوم نہین اس جانور مین اتنا ہی گوشت نکلیگا یا کم زیادہ

عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّهٗ کَانَ یَقُوْلُ نُهِیَ عَنْ بَیْعِ الْحَیَوَانِ بِاللَّحْمِ قَالَ اَبُو الزِّنَادِ فَقُلْتُ لِسَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَرَاَیْتَ رَجُلًا اشْتَرٰی شَارِفًا بِعَشَرَةِ شِیَاهٍ فَقَالَ سَعِیْدٌ اِنْ کَانَ اشْتَرَاهَا لِیَنْحَرَهَا فَلَا خَیْرَ فِیْ ذٰلِكَ قَالَ اَبُو الزِّنَادِ وَکُلُّ مَنْ اَدْرَکْتُ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ یَنْهَوْنَ عَنْ بَیْعِ الْحَیَوَانِ بِاللَّحْمِ قَالَ اَبُو الزِّنَادِ وَکَانَ یُکْتَبُ فِیْ عُهُوْدِ الْعُمَّالِ فِیْ زَمَانِ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ وَهِشَامِ بْنِ اِسْمَاعِیْلَ یَنْهَوْنَ عَنْ ذٰلِكَ +

ترجمہ سعید بن المسیب کہتے تہے جانور کو گوشت کے بدلے مین بیچنا منع ہے ابوالزناد نے کہا مینے سعید بن المسیب سے پوچہا اگر کوئی شخص دس بکریون کے بدلے مین ایک اونٹ خرید کرے تو کیا سعید نے کہا اگر ذبح کرنے کے لیے خرید کرے تو بہتر نہین **ف** کیونکہ جب ذبح کرنیکے لیے خرید کریگا تو گوشت کی طرف خیال رہیگا گویا گوشت کو جانور کے بدلے مین لیا **ف** ابوالزناد نے کہا مینے سب عالمون کو جانور کی بیع سے گوشت کے بدلے مین منع کرتے ہوئے پایا اور ابان بن عثمان اور ہشام بن اسمعیل کے زمانے مین عاملون کے پروانون مین اسکی ممانعت لکہی جاتی تہی

بَیْعُ اللَّحْمِ بِاللَّحْمِ گوشت کو گوشت کے بدلے مین بیچنے کا بیان کہا مالک نے ہماری نزدیک یہ حکم اتفاقی ہے کہ گوشت اونٹ کا ہو یا بکری کا یا اور کسی جانور کا اسکا بدلنا گوشت سے درست نہین مگر برابر برابر تول کر نقدا نقد اگر اٹکل سے برابری کرے تو بہی کافی ہے **ف** کہا مالک نے مچہلیون کا گوشت اگر اونٹ

ف جانور کو گوشت کے بدلے بیچنا

ف گوشت کو گوشت کے بدلے بیچنے کا بیان

یا گائی یا بکری کے گوشت کے بدلے مین بیچے کم و بیش تو بھی کچھ قباحت نہین ہے مگر یہہ ضرور ہے کہ نقداً نقد ہو میعاد نہ ہو کہا مالک نے پرندون کا گوشت میرے نزدیک چرندون اور مچھلیون کے گوشت سے بڑا فرق رکھتا ہے اگر یہہ کم و بیش بھی بیچے جاوین تو کچھ قباحت نہین ہے مگر یہ ضرور ہے کہ نقداً نقد ہو میعاد نہ ہو **مَا جَاءَ فِي ثَمَنِ الْكَلْبِ** کتے کی بیع کا بیان **عَنْ** أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ يَعْنِي بِمَهْرِ الْبَغِيِّ مَا تُعْطَى الْمَرْأَةُ عَلَى الزِّنَا وَحُلْوَانُ الْكَاهِنِ رِشْوَتُهُ وَمَا يُعْطَى عَلَى أَنْ يَتَكَهَّنَ **ترجمہ** ابی مسعود انصاری سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت لینے سے **ف** خواہ شکاری ہو یا غیر شکاری ہو احمد اور شافعی اور مالک اور جمہور علما کے نزدیک کتے کی بیع مطلقاً ممنوع ہے مگر ابو حنیفہ کے نزدیک کتے کی بیع درست ہے خواہ شکاری ہو یا غیر شکاری کیونکہ نسائی اور ترمذی کی روایت مین ہے کہ منع کیا آپ نے کتے کی قیمت سے مگر شکاری کتے سے۔ اس دلیل مین دو نقص ہین ایک تو یہہ کہ یہ استثنا ضعیف ہے باجماع محدثین کے دوسرے یہ کہ دعوے عام ہے اور دلیل خاص **ف** اور خرچی سے فاحشہ کے اور کمائی سے فال نکالنے والی کے **کہا** مالک نے میرے نزدیک ہر کتے کی قیمت مکروہ ہے خواہ شکاری ہو یا غیر شکاری ہو کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مطلق کتے کی قیمت سے منع کیا **اَلسَّلَفُ وَبَيْعُ الْعُرُوضِ بَعْضِهَا بِبَعْضٍ** بیع سلف کا بیان اور اسباب کو اسباب کے بدلے مین بیچنے کا بیان **عَنْ** مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعٍ وَسَلَفٍ **ترجمہ** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا بیع سے اور سلف سے **کہا** مالک نے اسکا مطلب یہ ہے کوئی شخص کسی سے کہے مین تیرا اسباب اس شرط سے لیتا ہون کہ وہ مجھہ سے سلف کرے اسطرح تو یہ جائز نہین اگر سلف کی شرط موقوف کر دیوے تو بیع جائز ہو جاوے گی **کہا** مالک نے جن کپڑون مین کھلا فرق ہے انہین سے ایک کو دو یا تین کے بدلے مین بیع کرنا نقداً نقد یا میعاد پر ہر طرح سے درست ہے جب ایک کپڑا دوسرے کپڑے کے مشابہ ہو اگرچہ نام جدا جدا ہو تو کمی بیشی درست ہے مگر ادھار درست نہین **کہا** مالک نے جس کپڑے کو خریدا اسکا بیچنا قبل قبضے کے بائع کے سوا اور کسیکے ہاتھہ درست ہے جب اوس کی قیمت نقد لے **اَلسَّلَفُ فِي الْعُرُوضِ** اسباب مین سلف کرنیکا بیان **عَنْ** الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَرَجُلٌ يَسْأَلُهُ عَنْ رَجُلٍ سَلَفَ فِي ثِيَابٍ فَأَرَادَ بَيْعَهَا قَبْلَ أَنْ يَقْبِضَهَا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تِلْكَ الْوَرِقُ بِالْوَرِقِ وَكَرِهَ ذَلِكَ **ترجمہ** قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عباس سے ایک شخص نے پوچھا جو کوئی کپڑون مین سلف کرے پھر قبل قبضے کے انکو بیچنا چاہے ابن عباس نے کہا یہ چاندی کی بیع ہے چاندی کے بدلے مین اور اسکو مکروہ جانا **کہا** مالک نے ہماری دانست مین اسکا مطلب یہ ہے کہ وہ شخص ان کپڑون کو اسی کے

کتے کی بیع کا بیان

فائدہ سلف کا بیان

اسباب مین سلف کرنیکا بیان

ہاتھہ بیچنا چاہے جس سے خریدا ہے پہلی قیمت سی کچہ زیادہ پر کیونکہ اگر وہ کسی اور شخص سے ان کپڑونکو بیچنا چاہے تو کچہ قباحت
نہین **ف** یہ بات نہین ہے بلکہ عبد اللہ بن عباسؓ کا مذہب یہ ہے کہ کسی شئے کو قبل قبضے کے بیچنا درست نہین
ہے مگر اکثر علما کے نزدیک یہ حکم غلے سے خاص ہے **کہا** مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اتفاقی ہے جو شخص
سلف کرے غلام مین یا جانور مین یا کسی اور اسباب مین اور اسکے اوصاف بیان کر دیوے ایک میعاد معین
پر جب میعاد گذرے تو مشتری اُن چیزون کو اُسی بائع کے ہاتھہ پہلی قیمت سی زیادہ پر نہ بیچے جب تک اُن
چیزون کو اپنے قبضے مین نہ لاوے ورنہ ربا ہو جاوے گا گویا بائع نے ایک مدت تک مشتری کے روپیون سی
نفع اوٹھا یا پھر زیادہ دیکر اُسکو پھیر دیا یہ تو عین ربا ہے **کہا** مالک نے جو کوئی سلف کرے سونا چاندی دیکر
کسی اسباب مین یا جانور مین اور اُسکے اوصاف بیان کر دے ایک میعاد معین پر جب میعاد گذر جاوے یا
نہ گذرے تو مشتری اس اسباب یا جانور کو بائع کے ہاتھہ کسی اور اسباب کے بدلے مین بیچ سکتا ہے مگر یہ ضرور
ہے کہ اُس اسباب کو نقد لے لیوے اُس مین میعاد نہ ہو سوا غلے کے کہ اُسکا بیچنا قبل قبضے کے درست نہین
اور اگر مشتری اس اسباب کو سوا بائع کے اور کسی کے ہاتھہ بیچے تو سونے چاندی کے بدلے مین بھی بیچ سکتا ہے مگر
یہ ضرور ہے کہ دام نقد لیوے میعاد نہ ہو ورنہ کالی کی بیع کالی کے بدلے مین ہو جاویگی یعنے دَین کے بدلے میں
دَین کی **کہا** مالک نے جو شخص کسی اسباب مین جو کھانے پینے کا نہین ہے سلف کرے ایک میعاد پر تو مشتریکو اختیار ہے کہ
اُس اسباب کو سوا بائع کے اور کسی کے ہاتھہ سونا یا چاندی یا اسباب کے بدلے مین فروخت کر ڈالے قبضے سی پیشتر مگر
یہ نہین ہو سکتا ہے کہ بائع کے ہاتھہ ہی بیچے اگر ایسا کرے تو اسباب کے بدلے مین بیچے مگر اس اسباب کو نقد لے **کہا** مالک نے
اگر اُس اسباب کی میعاد آنے سے پیشتر اُسکو بائع کے ہاتھہ کسی اور اسباب کے بدلے مین بیچ ڈالے تو کچہ قباحت نہین مگر
نقدا نقد بیچے **کہا** مالک نے جس نے روپے یا اشرفیاں دیکر سلف کی چار کپڑون مین ایک میعاد پر اور ان کپڑون
کے اوصاف بیان کر دیے جب مدت گذری تو مشتری نے بائع پر ان چیزون کا تقاضا کیا لیکن بائع پاس اُس
قسم کے کپڑے نہ نکلے بلکہ اُس سے ہلکے اُسوقت بائع نے کہا تو اس ہلکے کپڑون مین سے آٹھہ کپڑے لے لے تو مشتری کو
لینا درست ہی مگر اُسیوقت نقد لینا چاہیے دیر نکرے اگر ان آٹھہ کپڑون کی کوئی میعاد کرے گا تو درست نہین
ہے اگر قبل میعاد گذرنے کے دوسرے کپڑے اسی قسم کے ٹھیرائے تو درست نہین البتہ دوسرے قسم کے کپڑون سے
بدلنا درست ہے **بَیْعُ النُّحَاسِ وَالْحَدِیْدِ وَمَا اَشْبَهَهُمَا مِمَّا یُوْزَنُ** تانبے اور لوہے
اور جو چیزین کہ تلکر بکتی ہین اُنکا بیان **کہا** مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ جو چیزین کہ تلکر بکتی ہین سوای چاندی
اور سونے کے جیسے تانبا اور پیتل اور رانگ اور سیسا اور لوہا اور پتے اور گھاس اور روئی وغیرہ ان مین
کمی بیشی درست ہے جب نقدا نقد ہو مثلاً ایک رطل لوہیکو دو رطل لوہے کے بدلے مین یا ایک رطل پیتل کو دو رطل

پیتل کے بدلے مین لینا درست ہے مگر جب جنس ایک ہو تو وعدے پر لینا درست نہین۔ اگر جنس مختلف ہو اس طرح کہ کھلم کھلا فرق ہو (جیسے پیتل بدلے مین لوہے کے) تو وعدے پر بھی لینا درست ہے۔ اگر کھلم کھلا فرق نہ ہو صرف نام کا فرق ہو جیسے قلعی اور سیسا اور پیتل اور کانسا تو میعاد پر لینا مکروہ ہے کہا مالک نے ان چیزون کو قبضے سے پہلے بیچنا درست ہے سوا بائع کے اور کسی کے ہاتھ نقد داموں پر جب ناپ تول کر لیا ہو۔ اگر ڈھیر لگا کر لیا ہو تو نقد اور ادھار دونون طرح بیچنا درست ہے کیونکہ ڈھیر لگا کر خریدنے مین وہ چیز اوسی وقت سے مشتری کی ضمان مین آجاتی ہے اور ناپ تول کر خریدنے مین جب تک مشتری اُسکو پھر ناپ تول نہ لے اور قبضہ نہ کرے ضمان مین نہین آتی یہ حکم ان چیزون کا میننے اچھا سُنا اور ہمارے نزدیک لوگون کا عمل اسی پر رہا کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہی حکم ہے کہ جو چیزین کھانے اور پینے کی نہین ہین اور نہ تل پر بکتی ہین جیسے کسم اور گٹھلیان یا پتے وغیرہ ان مین کمی بیشی درست ہے اگرچہ جنس ایک ہو مگر ادھار درست نہین اگر جنس مختلف ہے تو ادھار بھی درست ہے اور ان چیزون کو قبل قبضے کے بھی بیچنا درست ہے سوا بائع کے اور کسی کے ہاتھ جب قیمت نقد لیوے کہا مالک نے جتنی چیزین ایسی ہین جو کام مین آتی ہین جیسے ریتی اور چونا اگر اپنی جنس کے بدلے مین بیچی جاوین میعاد پر برابر ہون یا کم و بیش ناجائز ہین اگر نقد بیچی جاوین تو درست ہے اگرچہ کم و بیش ہون **اَلنَّهْيُ عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ** ایک بیع مین دو بیع کرنے کی ممانعت **عَنْ** مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا دو بیعون سے ایک بیع مین **ف** جیسے بائع مشتری سے کہے یہ کپڑا ایک دینار کا ہے اور یہ دو دینار کا اور مشتری کو دونو مین سے ایک لینا پڑے بعضون نے کہا اسکی مثال یہ ہے بائع مشتری سے کہے مینے تیرے ہاتھ یہ کپڑا نقد دس روپیہ کو اور ادھار پندرہ روپیہ کو بیچا **عَنْ** مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَجُلٍ اِبْتَعْ لِيْ هٰذَا الْبَعِيْرَ بِنَقْدٍ حَتّٰى اَبْتَاعَهُ مِنْكَ اِلٰى اَجَلٍ فَسُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَكَرِهَهُ وَنَهٰى عَنْهُ **ترجمہ** ایک شخص نے دوسرے سے کہا تم میرے واسطے یہ اونٹ نقد خرید کر لو مین تم سے وعدے پر خرید کر لونگا عبد اللہ بن عمر نے اسکو برا جانا اور منع کیا **عَنْ** مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ اِشْتَرٰى سِلْعَةً بِعَشَرَةِ دَنَانِيْرَ نَقْدًا اَوْ بِخَمْسَةَ عَشَرَ دِيْنَارًا اِلٰى اَجَلٍ فَكَرِهَ ذٰلِكَ وَنَهٰى عَنْهُ **ترجمہ** قاسم بن محمد سے سوال ہوا ایک شخص نے ایک چیز خریدی دس دینار نقد کے بدلے مین یا پندرہ دینار ادھار کے بدلے مین تو قاسم بن محمد نے اسکو برا جانا اور اس سے منع کیا کہا مالک نے اگر کسی شخص نے ایک کپڑا اس شرط سے خریدا اگر نقد دیوے تو دس دینار دیوے اگر وعدے پر دے تو پندرہ دینار دیوے بہرحال مشتری کو دونون مین سے ایک قیمت دینا ضرور ہے تو یہ جائز نہین کیونکہ اُسنے اگر دس نقد نہ دیے تو دس کے پندرہ ادھار ہوئے اور جو دس نقد دیدیے تو گویا پندرہ ادھار اسکے بدلے

ف ایک بیع مین دو بیع کرنے کی ممانعت

مین لیے **کہا** مالک نے اگر کسی شخص نے ایک چیز خریدی ایک دینار نقد کے بدلے مین یا ایک بکری ادہار کے بدلے مین
ان دونو مین سے ایک مشتری کو ضرور دینا ہو تو یہ جائز نہین کیونکہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے دو بیعون
سے ایک بیع مین اور یہ وہی ہے **کہا** مالک نے اگر مشتری نے بائع سے کہا مین نے تجہ سے اس قسم کی کہجور پندرہ صاع
یا اس قسم کی دس صاع ایک دینار کے بدلے مین لی دونو مین سے ایک ضرور لون گا یا یون کہا مینے تجہ سے اس قسم کی
گیہون پندرہ صاع یا اس قسم کی گیہون دس صاع ایک دینار کے بدلے مین لیے دونو مین سے ایک ضرور لون گا
تو یہ درست نہین گویا اس نے دس صاع کہجور لیکر پہر اسکو چہوڑکر پندرہ صاع کہجور لی یا دس صاع گیہون چہوڑکر
اُسکے درعوض پندرہ صاع لیے یہ بہی اسی مین داخل ہے یعنی دو بیع کرنا ایک بیع مین **بَيْعُ الْغَرَرِ** جس بیع
مین دہوکا ہو اسکا بیان **عَنْ** سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ
الْغَرَرِ **ترجمہ** سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا دہوکے کی بیع سے **کہا**
مالک نے دہوکے کی بیع مین یہ داخل ہے کسی شخص کا جانور گم گیا ہو یا غلام بہاگ گیا ہو اور اُسکی قیمت پچاس
دینار ہو ایک شخص اُس سے بولے مین تیرے اس جانور یا غلام کو بیس دینار کو لیتا ہون اگر وہ مل گیا تو بائع
کے تیس دینار نقصان ہوئے اور جو نہ ملا تو مشتری کے بیس دینار گئے **کہا** مالک نے اس مین ایک بڑا دہوکا
ہے معلوم نہین وہ جانور یا غلام اُسی حال مین ہے یا اُس مین کوئی عیب ہو گیا یا ہنر ہو گیا جسکی وجہ سے اسکی قیمت
گہٹ بڑہ گئی **کہا** مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ حمل کا خریدنا بہی دہوکے کی بیع مین داخل ہے معلوم نہین
بچہ نکلتا ہے یا نہین اگر نکلے تو معلوم نہین خوبصورت ہوگا یا بدصورت پورا ہوگا یا لنڈورا نر ہو یا مادہ اور ہر
ایک کی قیمت کم و بیش ہے **کہا** مالک نے مادہ کو بیچنا اور اُسکے حمل کو مستثنے کر لینا درست نہین جیسے کوئی کسی سے
کہے میری دودہ والی بکری کی قیمت تین دینار ہین تو دو دینار کو لے مگر اُسکے پیٹ کا بچہ جب پیدا
ہوگا تو مین لونگا یہ مکروہ ہے درست نہین **کہا** مالک نے زیتون کی لکڑی اور اسکے تیل کی اور تل تیل کے بدلے مین
اور مکہن گہی کے بدلے مین بیچنا درست نہین اسلیے کہ یہ مزابنہ مین داخل ہے **ف** جیسے مزابنہ مین درخت کے پہلون
کے کٹے ہوئے پہلون کے بدلے مین تخمینا کر کے فروخت کرتے ہین ویسے ہی تل یا زیتون مین تیل کا اندازہ کر کے
اسکے عوض مین تیل لیتے ہین **ت** اور اس مین دہوکا ہے معلوم نہین اس تل یا لکڑی یا مکہن مین اسیقدر
تیل یا گہی نکلتا ہے یا اس سے کم زیادہ **کہا** مالک نے اسیطرح حب البان کا بیچنا روغن بان کے بدلے مین نادرست
ہے البتہ حب البان کو خوشبودار بان کے بدلے مین بیچنا درست ہے کیونکہ وہ خوشبو ملانے سے تیل کے حکم مین نہ رہا **کہا** مالک نے ایک شخص نے
اپنی چیز کسی کے ہاتہ اس شرط پر بیچی کہ مشتری کے نقصان نہوگا تو یہ جائز نہین گویا بائع نے مشتری کو نوکر رکہا اگر اس چیز مین نفع ہو
اور اگر اتنی ہی کو بکی جتنے کو خریدا ہے یا کم کو تو مشتری کی محنت برباد ہوئی تو یہ درست نہین مشتری کو اسکی محنت کے موافق مزدوری

جس بیع میں دھوکا ہو اسکا بیان

لیگی اور جو کچہ نفع نقصان ہو بائع کا ہوگا مگر یہ حکم جب ہے کہ مشتری اُسچیز کو بیچ چکا ہے اگر اُس نے نہین بیچا تو بیع کو فسخ کرین گے **کہا** مالک نے اگر کسی شخص نے اپنی چیز بیچ ڈالی پہر مشتری شرمندہ ہوکر بائع سے کہنے لگا کچہ قیمت کم کردے بائع نے انکار کیا اور کہا تو غم نہ کہا بیچ تجہے نقصان نہ ہوگا اس مین کچہ قباحت نہین نہ دہوکا ہے بلکہ بائع نے ایک رائے اپنی بیان کی کچہ اس شرط پر نہین بیچا ہمارے نزدیک یہی حکم ہے **اَلْمُلَامَسَۃُ وَالْمُنَابَذَۃُ** ملامسہ اور منابذہ کے بیان مین **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنِ الْمُلَامَسَۃِ وَالْمُنَابَذَۃِ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ملامسے اور منابذے سے **کہا** مالک نے ملامسہ اسکو کہتے ہین آدمی ایک کپڑے کو چہو کر خرید لیوے نہ اُسکو کہولے نہ اندر سے دیکہے یا اندہیری رات مین خریدے نہ جانے اسمین کیا ہے **ف** بعضون نے کہا ملامسہ یہ ہے کہ بائع اور مشتری یہ بات ٹہرا لین کہ جب اسکا کپڑا وہ چہولے یا وہ اسکا تو بیع لازم ہو جاوے **ف** اور منابذہ اسکو کہتے ہین کہ بائع اپنا کپڑا مشتری کیطرف پہینک دیوے اور مشتری اپنا کپڑا بائع کی طرف نہ سوچین نہ بچارین یہ اسکے بدلے مین اور وہ اسکے بدلے مین ۔ یہ دونو بیع ممنوع ہین **ف** بعضون کے نزدیک منابذہ یہ ہے کہ جب بائع مشتری کے طرف اپنا کپڑا پہینک دے اور مشتری بائع کیطرف تو بیع لازم ہو جاوے ۔ یہ دونو بیعین جاہلیت کی عہد مین مروج تہین شرع مین انکی ممانعت ہوئی اسیطرح بیع حصاۃ یعنے مشتری بائع سے کہے مین کنکر مارتا ہون جس کپڑے پر جا پڑے وہ میرا ہے **کہا** مالک نے جو تہان تہ کیا ہوا ہو یا چادر بستے مین بندہی ہو تو اُسکا بیچنا درست نہین جب تک کہولکر اندر نہ دیکہے **کہا** مالک نے برنامے کی بیع کا یہ حکم نہین **ف** برنامہ اُس کاغذ کو کہتے ہین جو گٹہری یا بستے کے اوپر لگایا جاتا ہے جس سے یہ معلوم ہو کہ اس مین اتنا مال فلان قسم کا ہے **ف** وہ جائز ہے اسلیے کہ ہمیشہ سے لوگ اُسکو کرتے ہوئے آئے اور اس سے دہوکا دینا مقصود نہین ہوتا **بَیْعُ الْمُرَابَحَۃِ** مرابحہ کا بیان **ف** مرابحہ کہتے ہین سوایا یا ڈیوڑہا یا کم و بیش نفع مقرر کرکے مال بیچنے کو **کہا** مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اتفاقی ہے جو شخص ایک شہر سے کپڑا خرید کرکے دوسرے شہر مین لادے پہر مرابحہ کے طور پر بیچنا چاہے تو اصل لاگت مین وہ لانے کی دلالی اور تہ کرنے کی مزدوری اور باندہا بوندہی کی اُجرت اور اپنا خرچ اور مکان کا کرایہ شریک نکرے البتہ کپڑے کی بار برداری اس مین شریک کرے مگر اسپر نفع نہ لیوے مگر جب مشتری کو اطلاع دیدے اور وہ اسپر بہی نفع دینے کو راضی ہوجاوے تو کچہ قباحت نہین **ف** مثلاً وہ کپڑا بارہ روپیہ کو خریدا اور سوایا نفع ٹہیرا اور بار برداری کی اُجرت تین روپے صرف ہوئے تو تین روپے بائع مشتری سے الگ لیگا اور بارہ روپے کے پندرہ لیگا کل اٹہارہ روپے لیگا یہ نہین ہوسکتا کہ تین روپیون کو لاگت مین شریک کرے اسپر بہی نفع لیوے یعنے پندرہ کے سوائے اٹہارہ روپے بارہ آنے لیوے **کہا** مالک نے کپڑون کی

دہلوائی اور سلوائی اور رنگوائی اصل لاگت مین داخل ہوگی اور سپر نفع لیا جاوے گا جیسی کپڑی پر نفع لیا جاتا ہے - اگر کپڑون کو بیچا
اور ان چیزون کا حال بیان نہ کیا تو اُن پر نفع نہ ملے گا اب اگر کپڑا تلف ہوگیا تو کرایہ بار برداری کا محسوب
ہوگا مگر اسپر نفع نہ لگایا جاوے گا - اگر کپڑا موجود ہے تو بیع کو فسخ کردین گے مگر جب دونو راضی ہوجاوین
کسی امر پر کہا مالک نے اگر کسی شخص نے کوئی اسباب سونے یا چاندی کے بدلے مین خریدا اور اسدن چاندی
سونے کا بہاؤ یہ تہا کہ دس درہم کو ایک دینار آتا تہا پہر مشتری اُس مال کو لیکر دوسرے شہر مین آیا اُسی
شہر مین مرابحے کے طور پر بیچنا چاہا اُسی نرخ پر جو سونے چاندی کا اس دن تہا اگر اُس نے دراہم کے
بدلے مین خریدا تہا اور دینارون کے بدلے مین بیچا یا دینارون کے بدلے مین خریدا تہا اور درہمون
کے بدلے مین بیچا اور اسباب موجود ہے تلف نہین ہوا تو خریدار کو اختیار ہوگا چاہے لے چاہے نہ لے
اور اگر وہ اسباب تلف ہوگیا تو مشتری سے وہ ثمن جسکے عوض مین بائع نے خریدا تہا نفع حساب کر
بائع کو دلاوین گے کہا مالک نے اگر ایک شخص نے اپنی چیز جو ۱۰۰ دینار کو پڑی تہی دس فیصدی کے نفع پر
بیچے ف یعنے دس کے گیارہ ٹہیرے کل ایکسو دس ۱۱۰ دینار ہوئے ف پہر معلوم ہوا کہ وہ چیز نوے ۹۰
دینار کو پڑی تہی اور وہ چیز مشتری پاس تلف ہوگئی تو اب بائع کو اختیار ہوگا چاہے اُس چیز کی قیمت
بازار کی لیلیوے اسدن کی قیمت جسدن وہ شے مشتری پاس آئی تہی مگر جس صورت مین قیمت بازار
کے اس ثمن سے جو اول دن مین ٹہیری تہی یعنے ایک سو دس دینار سے زیادہ ہو تو بائع کو ایک ۱۱۰ سو دس
دینار سے زیادہ نہ ملین گے اور اگر چاہے تو نوے ۹۰ دینار پر اسی حساب سے نفع لگا کر یعنے ننانوے ۹۹ دینار
لے لیوے مگر جس صورت مین یہ ثمن قیمت سے کم ہو تو بائع کو اختیار ہوگا کہا مالک نے اگر کسی شخص نے ایک
چیز مرابحہ پر بیچی اور کہا ۱۰۰ سو دینار کو مجہکو پڑی ہے پہر اُسکو معلوم ہوا ایک سو بیس دینار کو پڑی تو اب خریدار
کو اختیار ہوگا اگر چاہے تو بائع کو اُس دن کی قیمت بازار کی جسدن وہ شی لی ہے دیدے اور اگر چاہے
تو جس ثمن پر خرید کیا ہے نفع لگا کر جہانتک پہونچے مگر جس صورت مین قیمت بازار کی پہلے ثمن سے
(یعنے جو سو دینار پر لگی ہے) کم ہو تو مشتری کو یہ نہین پہونچتا کہ اُس سے کم دیوے کیونکہ مشتری اسپر راضی ہوچکا ہے
مگر بائع نے اُس سے زیادہ بیان کیا تو خریدار کو اصلی ثمن سے کم کرنیکا اختیار نہ ہوگا **اَلْبَیْعُ عَلَی الْبَرْنَامَجِ**
برنامی پر بیع کرنے کا بیان ف برنامی کا بیان اوپر ہوچکا ف کہا مالک نے اگر چند آدمیون نے ملکر
کوئی اسباب خریدا اب ایک شخص دوسرا اُنمین سے ایک شخص کو کہے تو نے جو اسباب خریدا ہے مینے اُس کے اوصاف
سنے مین تو اپنا حصہ اسقدر نفع پر مجہے دیدے مین تیری جگہہ اُن لوگون کا شریک ہوجاؤن گا اور وہ منظور
کرے بعد اسکے جب اُس اسباب کو دیکہے تو برا معلوم ہو اور گران اب اسکو اختیار نہ ہوگا لینا پڑے گا جب

برنامی پر بیع کرنے کا بیان

اُسکو ساتھ برنامہ پر بیچا ہو اوصاف بتا دیے ہون کہا مالک نے ایک شخص پاس مختلف کپڑون کی گٹھریان آئین
اور اُسنے برنامہ سُناکر ان گٹھرون کو فروخت کیا جب لوگون نے مال کھولکر دیکھا تو گران معلوم ہوا اور نادم ہوئے
اس صورت مین وہ مال اُنکو لینا ہوگا جب برنامہ کے موافق ہو کہا مالک نے ہمارے نزدیک ہمیشہ لوگون کا عمل
اسیطور پر رہا اور سب نے برنامہ کی بیع کو جائز رکھا جب اسباب برنامہ کے موافق ہو **بَیْعُ الْخِیَار** جس بیع
مین بائع اور مشتری کو اختیار ہو اُسکا بیان **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
اَلْمُتَبَايِعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِيَارِ عَلٰى صَاحِبِهٖ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا اِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ **ترجمہ** عبداللہ بن عمرؓ
سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بائع اور مشتری دونو کو اختیار ہے **ف** بیع کے فسخ کرڈالنے
کا **ت** جبتک جدا نہ ہون **ف** یعنے مجلس بیع نہ بدلے جب بائع یا مشتری اُس مجلس سے چلا جاوے گا
تو اختیار نہ رہیگا **ت** مگر جس بیع مین خیار کی شرط ہو **ف** یعنے بائع یا مشتری بیع کرتے وقت شرط لگالین
اس امر کی کہ مجھے اتنے دنون تک اختیار ہے اس صورت مین بائع اور مشتری کے جدا ہونے سے اختیار باطل نہوگا
کہا مالک نے ہمارے نزدیک خیار کی کوئی مدت مقرر نہین **ف** مگر ابو حنیفہ رح کے نزدیک تین دن سے زیادہ
خیار کی مدت نہین ہوسکتی **عَنْ** مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا بَيِّعَيْنِ تَبَايَعَا فَالْقَوْلُ مَا قَالَ الْبَائِعُ اَوْ يَتَرَادَّانِ **ترجمہ** عبداللہ بن
مسعودؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بائع اور مشتری اختلاف کرین تو بائع کا قول معتبر
ہوگا **ف** دونون حلف کرینگے **ت** اور بیع کو رد کرڈالینگے **ف** یعنے بعد بیع کے بائع اور مشتری مین
اختلاف ہوا زر ثمن مین یا مبیع کی کمی و بیشی مین تو دونون حلف کرینگے اگر ایک نے حلف کیا اور دوسرے نے
انکار کیا تو جس نے حلف کیا اُسکا قول معتبر ہوگا اگر دونو نے حلف کیا اور مبیع قائم ہے تو بیع کو فسخ کرکے مبیع بائع
کو واپس دلادینگے اگر مبیع تلف ہوگئی تو اُسکی قیمت بازار مشتری سے لیکر بائع کو دینگے **کہا مالک نے**
ایک شخص نے اپنی چیز بیچی اور بیچتے وقت یہ شرط لگائی کہ مین فلانے سے مشورہ کرونگا اگر اُس نے اجازت
دی تو بیع نافذ ہے اور جو اُس نے منع کیا تو بیع لغو ہے مشتری اس شرط پر راضی ہوگیا بعد اسکے پشیمان
ہوا تو اُسکو اختیار نہوگا بلکہ بائع کو جب وہ شخص اجازت دیگا تو بیع نافذ ہوجاوے گی **کہا مالک نے** ہمارے نزدیک
یہ حکم ہے اگر ایک شخص کوئی چیز خرید کرے کسی شخص سے پھر ثمن مین اختلاف ہو بائع کہے مینے دس دینار کو بیچا
مشتری کہے مینے پانچ دینار کو خریدا تو بائع سے کہا جاویگا اگر تیرا جی چاہے تو پانچ دینار کو مشتری کو دیدے
نہین تو تو قسم کھا اس امر پر مین نے اپنی چیز نہین بیچی مگر دس دینار کو اگر بائع نے قسم کھائی تو مشتری سے
کہا جاویگا اگر تیرا جی چاہے تو اُسکی چیز دس دینار کو لے لے نہین تو قسم کھا مین نے اس چیز کو نہین خریدا

مگر پانچ دینار کو اگر مشتری نے یہ قسم کہالی تو وہ بری ہو جاوے گا کیونکہ ہر ایک اُن میں سے دوسرے کا مدعی ہے +
ف جب دونو قسم کہالینگے تو بیع فسخ ہو جاوے گی اور وہ شے بائع کو پہیر دینگے **مَا جَاءَ فِي
الرِّبَا فِي الدَّيْنِ** قرض میں سود کا بیان **عَنْ** عُبَيْدٍ أَبِي صَالِحٍ مَوْلَى السَّفَّاحِ أَنَّهُ قَالَ بِعْتُ
بَزًّا لِي مِنْ أَهْلِ دَارِ نَخْلَةَ إِلَى أَجَلٍ ثُمَّ أَرَدْتُ الْخُرُوجَ إِلَى الْكُوفَةِ فَعَرَضُوا عَلَيَّ أَنْ أَضَعَ عَنْهُمْ
وَيَنْقُدُونِي فَسَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَقَالَ لَا آمُرُكَ أَنْ تَأْكُلَ هَذَا وَلَا تُوكِلَهُ ترجمہ
ابو صالح نے کہا میں نے اپنا کپڑا دار نخلہ (ایک مقام ہے مکہ اور طائف کے بیچ میں) والوں کے ہاتہ بیچا ایک
وعدے پر جب میں کوفے جانے لگا تو اُن لوگوں نے کہا اگر کچہ کم کر دو تو تمہارا روپیہ ہم ابہی دیدیتے ہیں +
ف یعنے مدت سے پیشتر ف میں نے یہ زید بن ثابت سے بیان کیا اُنہوں نے کہا میں تجہے اس روپیہ کی
کہانے اور کہلانیکی اجازت نہیں دیتا **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ الدَّيْنُ
عَلَى الرَّجُلِ إِلَى أَجَلٍ فَيَضَعُ عَنْهُ صَاحِبُ الْحَقِّ وَيُعَجِّلُهُ الْآخَرُ فَكَرِهَ ذَلِكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ
وَنَهَى عَنْهُ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے سوال ہوا ایک شخص کا میعادی قرض کسی پر آتا ہو قرضدار یہ کہے تو مجہہ
سے کچہ کم کر کے نقد لے لے اور قرضخواہ اس پر راضی ہو جاوے تو عبداللہ بن عمر نے اسکو مکروہ جانا اور اس سے
منع کیا ف قرضخواہ کو یہ درست ہے کہ مدت گذرنے کے بعد اپنے قرضدار کو کچہ معاف کر دے مگر مدت
سے پیشتر کچہ کم پر راضی ہو جانا درست نہیں اسلیے کہ اس میں شبہ ربو ہے کیونکہ قرضخواہ نے سو روپیہ مؤجل کو
گویا اسی روپیہ معجل کے بدلے میں بیع کیا **عَنْ** زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّهُ قَالَ كَانَ الرِّبَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ
يَكُونَ لِلرَّجُلِ عَلَى الرَّجُلِ الْحَقُّ إِلَى أَجَلٍ فَإِذَا حَلَّ الْأَجَلُ قَالَ أَتَقْضِي أَمْ تُرْبِي فَإِنْ قَضَى وَإِلَّا
زَادَهُ فِي حَقِّهِ وَأَخَّرَ عَنْهُ فِي الْأَجَلِ ترجمہ زید بن اسلم نے کہا ایام جاہلیت میں سود اسطور پر ہوتا تہا
ایک شخص کا قرض میعادی دوسرے شخص پر آتا ہو جب میعاد گذر جاوے تو قرضخواہ قرضدار سے کہے یا تم قرض
ادا کر دو یا سود دو اگر اس نے قرض ادا کیا تو بہتر ہے نہیں تو قرضخواہ اپنا قرضہ بڑہا دیتا اور پہر میعاد کراتا
ف مثلاً سو روپے ایک مہینے کے وعدے پر آتے تہے جب مہینا گذرا تو سو کے ایک سو پانچ کر دیے
اور ایک مہینے کی اور مہلت دیدے کہا مالک نے ہمارے نزدیک اس امر کی کراہت میں کچہ اختلاف نہیں
ہے ایک شخص کا میعادی قرض کسی پر آتا ہو قرضخواہ قرض میں کمی کر دے اور قرضدار نقد ادا کر دے یہ بعینہ
ایسا ہی کہ میعاد گذرنیکے بعد قرضخواہ میعاد بڑہادے اور قرضدار قرضہ کو بڑہا دے یہ تو بالکل سود ہے اسمین کچہ شک
نہیں کہا مالک نے اگر کسی شخص کے دوسرے شخص پر سو دینار آتے ہوں وعدے پر جب وعدہ گذر جاوے تو قرضدار
قرضخواہ سے کہے تو میرے ہاتہ کوئی ایسی چیز جسکی قیمت سو دینار ہوں ڈیڑہ سو دینار کو بیچڈال ایک میعاد پر

یہ بیع درست نہین اور ہمیشہ اہل علم اس سے منع کرتے رہے اسلیے کہ قرضخواہ نے اپنی چیز کے قیمت سَو دینار وصول کر لی
اور وہ جو سو دینار قرضے کے تہے اُنکی میعاد بڑہا دی بعوض پچاس دینار کے جو اُسکو فائدہ حاصل ہوا اُس شے کے بیچنے
مین **ف** مطلب یہ ہے کہ زید کے عمرو پر سَو دینار آتی تہے ایک مہینے کے وعدے پر جب مہینا گذرا تو عمرو کے پاس اُس
وقت دینار نہ تہے اُسنے زید سے کہا تم ایک شی اپنی جو نقد سَو دینار کی مالیت رکہتی ہو میرے ہاتھہ ڈیڑہ سَو دینار کو
ایک مہینے کے وعدے پر بیچڈالو زید نے ایسا ہی کیا عمرو نے اس شی کو لیکر سَو دینار کو بیچکر سَو دینار زید کے حوالے
کردیے اب ڈیڑہ سَو دینار زید کے عمرو پر ایک مہینے کے وعدے پر بیع رہے عمرو کو یہ فائدہ ہوا کہ اسکے پاس روپے
نہ تہے قرضخواہ کا تقاضا مٹا ایک مہینے کی اور مہلت ملی اور زید کو یہ فائدہ ہوا کہ سَو دینار کے ڈیڑہ سَو دینار
ہوے **ف** یہ بیع مشابہ ہے اُسکے جو زید بن اسلم نے روایت کیا کہ جاہلیت کے زمانے مین جب قرض کی مدت
گذرجاتی تو قرضخواہ قرضدار سے کہتا یا تو تو قرض ادا کر یا سود دے اگر وہ ادا کر دیتا تو لے لیتا نہین تو اور
مہلت دیکر قرضہ کو بڑہا دیتا **جَامِعُ الدَّيْنِ وَالْحُلُولِ** قرض کی مختلف مسائل کا بیان **عَنْ**
**اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَاِذَا اُتْبِعَ اَحَدُكُمْ عَلٰى مَلِيٍّ
فَلْيَتَّبِعْ** **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مالدار شخص کا دیر کرنا قرض ادا کرنے مین
ظلم ہے **ف** یعنے جس شخص کو قرض ادا کرنے کی طاقت ہو اور وہ ادا کرنے مین دیر کرے تو یہ ظلم ہے یعنی
گناہ کبیرہ ہے **ف** اور جب تم مین سے کوئی حوالہ کیا جاوے مالدار شخص پر تو چاہیے کہ حوالہ قبول کرے **ف**
حوالہ کہتے ہین قرض کے اُتار دینے کو ایک ذمہ پر سے دوسرے ذمہ پر مثلاً زید مدیون تہا عمرو کا تو زید نے عمرو کا مطالبہ
کروا دیا اُس دین کے وصول کے لیے بکر پر **عَنْ مُوْسَى بْنِ مَيْسَرَةَ اَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا يَسْئَلُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ
فَقَالَ اِنِّيْ رَجُلٌ اَبِيْعُ بِالدَّيْنِ فَقَالَ سَعِيْدٌ لَا تَبِعْ اِلَّا مَا اٰوَيْتَ اِلٰى رَحْلِكَ** **ترجمہ** موسی بن میسرہ نے
سُنا ایک شخص پوچہہ رہا تہا سعید بن المسیب سے مین قرض کے بدل مین بیچا کرتا ہون سعید نے کہا تو نہ بیچ مگر اُس
چیز کو جو تیرے پاس ہو کہا مالک نے جو شخص کوئی چیز خرید کرے اس شرط پر کہ بائع وہ شے مشتری کو اتنی مدت
مین سپرد کرے اسمین مشتری نے کوئی مصلحت دیکہی ہو مثلاً اسوقت بازار مین اس مال کی نکاسی کی امید ہو
یا اور کچہ غرض ہو پہر بائع اس وعدے مین خلاف کرے اور مشتری چاہے کہ وہ شی بائع کو پہیر دے تو مشتری کو یہ
نہین پہونچتا اور بیع لازم رہیگی اگر بائع اس شے کو قبل میعاد کے لے آیا تو مشتری پر جبر نہ کیا جاویگا اس کے
لینے پر کہا مالک نے جو شخص اناج خرید کرے اسکو تول لیوے پہر ایک خریدار آوے جو مشتری سے اس اناج کو خرید
کرنا چاہے مشتری اُس سے یہ کہے کہ مین تول چکا ہون اور وہ شخص سچا سمجہکر اُس غلے کو نقد مول لے لیوے تو کچہ قباحت
نہین مگر وعدے پر بیچنا مکروہ ہے جبتک وہ خریدار دوبارہ اُسکو تول نلیوے کہا مالک نے دین کا خریدنا درست نہین

خواہ غائب پر ہو یا حاضر پر مگر جب شخص حاضر اسکا اقرار کرے اسیطرح جو دین میت پر ہو اُسکا بھی خریدنا درست نہین کیونکہ
اسمین دھوکا ہے معلوم نہین وہ قرض اُتنا ہے یا نہین سو اسواسطے اگر میت یا غائب پر اور بھی دین نکلا تو اُسکے پیسے مفت گئے
دوسرے یہ کہ وہ قرض اسکی ضمان مین داخل نہین ہوا اگر نہ ملا تو اسکے پیسے مفت گئے کہا مالک نے بیع سلف مین
اور بیع عینہ مین یہ فرق ہے کہ بیع عینہ والا دس دینار نقد دیکر پندرہ دینار وعدے پر لیتا ہے تو یہ صریح دھوکا ہے اور
بالکل فریب ہے **مَا جَاءَ فِي الشَّرِكَةِ وَالتَّوْلِيَةِ وَالْإِقَالَةِ** شرکت اور تولیہ اور اقالہ کے بیان مین
ف تولیہ کہتے ہین جتنے کو لیا اُتنے کو بیچنے کو کہا مالک نے جس شخص نے کئی قسم کا کپڑا بیچا اور چند رقم کے
کپڑے مستثنے کر لینے کی شرط کرلی تو کچھ قباحت نہین اگر شرط نہین کی تو وہ ان کپڑون مین شریک ہو جاویگا
ف مثلاً تیس کپڑے تھے اُنمین سے دس مستثنے کیے مگر یہ شرط نہ کی کہ مین جو چاہونگا لیلونگا تو بائع
کل کپڑون مین مشتری کا شریک ہو جاویگا دو ثلث مشتری کے اور ایک ثلث بائع کا نہ ہوگا **ف** اسلیے
کہ ایک رقم کے کپڑون مین بھی قیمت کم و بیش ہوتی ہے کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ شرکت اور تولیہ
اور اقالہ کھانیکی چیزون مین درست ہے خواہ اُنپر قبضہ ہوا ہو یا نہ ہوا ہو مگر یہ ضرور ہے کہ نقد ہو میعاد نہ ہو اور
کمی بیشی نہ ہو اگر اُنمین کمی بیشی ہوگی یا میعاد ہوگی تو یہ معاملے بیع سمجھے جاوینگے شرکت اور تولیہ اور اقالہ
نہ ہونگے کہا مالک نے اگر کسی شخص نے کوئی اسباب جیسے کپڑا یا غلام لونڈی خرید کیا پھر ایک شخص نے اُس
سے کہا کہ مجھ کو بھی اس مین شریک کرلو اُسنے قبول کیا اور دونو نے ملکر بائع کو قیمت ادا کردی پھر وہ اسباب
کسی اور کا نکلا تو جو شخص بعد شریک ہوا وہ اپنے دام پہلے مشتری سے لیگا اور وہ بائع سے لیگا مگر جس
صورت مین مشتری نے خریدتے وقت بائع کے سامنے اس شریک سے کہدیا ہو کہ اگر مبیع مین فتور نکلا تو اسکی
جوابدہی بائع پر ہوگی تو اسصورت مین وہ شریک اپنا نقصان بائع سے لیگا اگر ایسا نہ ہو تو مشتری کی شرط کچھ
کام نہ آویگی اور تاوان کا نقصان اُسی پر ہوگا کہا مالک نے زید نے عمرو سے یہ کہا تو اس شے کو خرید کرلے پھر
اور اپنے ساجھی مین مین بکوا دونگا تو میری طرف سے بھی دام دیدے تو یہ درست نہین کیونکہ یہ سلف (قرض) ہے
بکوا دینے کی شرط پر اگر وہ شے تلف ہو جاوے تو عمرو زید سے اسکے حصے کے دام لے لیگا البتہ اگر عمرو ایک شے کو خرید چکا
پھر زید نے کہا مجھے بھی اس مین شریک کرلے نصف کا مین بکوا دونگا تو یہ درست ہے **مَا جَاءَ فِي إِفْلَاسِ
الْغَرِيمِ** قرضدار کے مفلس ہو جانے کا بیان **عَنْ** أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ
بْنِ هِشَامٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ بَاعَ مَتَاعًا فَأَفْلَسَ الَّذِي ابْتَاعَ
مِنْهُ وَلَمْ يَقْبِضِ الَّذِي بَاعَهُ مِنْ ثَمَنِهِ شَيْئًا فَوَجَدَهُ بِعَيْنِهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ وَإِنْ مَاتَ الَّذِي
ابْتَاعَهُ فَصَاحِبُ الْمَتَاعِ فِيهِ أُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ **ترجمہ** ابی بکر بن عبدالرحمن سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اپنا مال بیچا کسی کے ہاتھہ پہر مشتری مفلس ہوگیا اور بائع کو ثمن وصول
نہین ہوئی لیکن بائع نے اپنی چیز بجنسہ مشتری کے پاس پائی تو بائع اسچیز کا زیادہ حقدار ہوگا **ف** بہ نسبت مشتری کے
اور قرضخواہون کے **ف** اگر مشتری مرگیا تو اسچیز مین بائع اور قرضخواہون کے برابر ہوگا **ف** یعنے اسچیز کو بیچکر
بائع کے ثمن اور قرضخواہون کا قرضہ حصہ رسد ادا کرینگے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اَیُّمَا رَجُلٍ اَفْلَسَ فَاَدْرَکَ الرَّجُلُ مَالَهٗ بِعَیْنِهٖ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ مِنْ غَیْرِهٖ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اپنا مال بیچا کسی کے ہاتھہ پہر مشتری مفلس ہوگیا اور بائع نے اپنی چیز بعینہ مشتری
کے پاس پائی تو وہ اُسکا زیادہ حقدار ہے **کہا** مالک نے جس شخص نے کوئی اسباب بیچا پہر مشتری مفلس ہوگیا اور بائع
نے اپنی چیز بعینہ مشتری کے پاس پائی تو بائع اُسکو لے لیگا اگر مشتری نے اُسمین سے کچہہ بیچڈالا ہے تو جسقدر باقی ہے اُسکا
بائع زیادہ حقدار ہے بہ نسبت اور قرضخواہون کے۔ اگر بائع تہوڑی سی ثمن پاچکا ہے پہر بائع یہ چاہے کہ اس ثمن
کو پہیر کر جسقدر اسباب اپنا باقی ہے اُسکو لیوے اور جو کچہہ باقی رہجاوے اُسمین اور قرضخواہون کی برابر رہے تو
ہوسکتا ہے **کہا** مالک نے اگر کسی شخص نے سوت یا زمین خریدی پہر سوت کا کپڑا بن لیا اور زمین پر مکان بنایا بعد
اُسکے مشتری مفلس ہوگیا اب زمین کا بائع یہ کہے کہ زمین مین اور مکان سب لیے لیتا ہون تو یہ نہین ہوسکتا بلکہ زمین
کے اور عملہ کی قیمت لگادینگے پہر دیکہینگے اس قیمت کا حصہ۔ زمین پر کتنا آتا ہے اور عملہ پر کتنا آتا ہے اب
بائع اور مشتری دونون اُسمین شریک ہین گے زمین کا مالک اپنے حصہ کے موافق اور باقی قرضخواہ عملہ کے
موافق **کہا** مالک نے اسکی مثال یہ ہے جیسے زمین اور عملہ کی قیمت پندرہ سو ہوئی اس مین سے زمین کی قیمت
پانسو مین اور عملے کے ہزار ہے تو زمین والے کا ایک ثلث ہوگا اور باقی قرضخواہون کے دو ثلث ہونگے
کہا مالک نے یہی حکم سوت مین ہے جب مشتری نے اُسکو بُن لیا بعد اسکے قرضدار ہوکر مفلس ہوگیا **کہا**
مالک نے اگر مشتری نے اُسچیز مین کچہہ تصرف نہین کیا مگر اُس چیز کی قیمت بڑہ گئی اب بائع یہ چاہتا ہے کہ
اپنی شے پہیر لیوے اور قرضخواہ چاہتے ہین کہ وہ شے بائع کو ندین تو قرضخواہون کو اختیار ہے خواہ بائع
کے ثمن پورے پورے حوالے کردین اور وہ شے رکہہ لین یا بائع کی چیز پہیردین۔ اگر اُسچیز کی قیمت گہٹ
گئی تو بائع کو اختیار ہے خواہ اپنی چیز لیلیوے پہر اُسکو مشتری کے مال سے کچہہ غرض نہوگی خواہ اپنی چیز نہ لیوے
اور قرضخواہون کے ساتھہ شریک ہوجاوے **کہا** مالک نے اگر کسی شخص نے لونڈی خریدی یا جانور خریدا پہر اس
لونڈی یا جانور کا مشتری کے پاس آنکر بچہ پیدا ہوا بعد اُسکے مشتری مفلس ہوگیا تو وہ بچہ بائع کا ہوگا البتہ اگر قرضخواہ
بائع کے پوری ثمن ادا کردین تو بچہ کو اور اُسکی ماں کو دونو کو رکہہ سکتے ہین **مَا یَجُوْزُ مِنَ السَّلَفِ**
جس چیز مین سلف درست ہے **عَنْ** عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

اَنَّہٗ قَالَ اسْتَسْلَفَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَکْرًا فَجَاءَتْہُ اِبِلُ الصَّدَقَۃِ قَالَ اَبُوْرَافِعٍ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقْضِیَ الرَّجُلَ بَکْرَہٗ فَقُلْتُ لَا اَجِدُ فِی الْاِبِلِ اِلَّا جَمَلًا خِیَارًا رَبَاعِیًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْطِہٖ اِیَّاہُ فَاِنَّ خِیَارَ النَّاسِ اَحْسَنُہُمْ قَضَاءً **ترجمہ** ابورافع سے روایت ہی جو مولی (غلام آزاد کیے ہوئے) تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرض لیا ایک چھوٹا اونٹ جب صدقہ کے اونٹ آئے اور آپنے مجھکو حکم کیا ویسا ہی اونٹ ادا کرنے کو مینے کہا یا رسول اللہ صدقہ کے اونٹون مین سب اونٹ اچھے بڑے بڑے ہین چھہ چھہ برس کے آپ نے فرمایا اُس مین سے دیدے اچھے وہ لوگ ہین جو قرض اچھے طور سے ادا کرین **عَنْ** مُجَاهِدٍ اَنَّہٗ قَالَ اسْتَسْلَفَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ مِنْ رَجُلٍ دَرَاہِمَ ثُمَّ قَضَاہُ دَرَاہِمَ خَیْرًا مِّنْہَا فَقَالَ الرَّجُلُ یَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ھٰذِہٖ خَیْرٌ مِّنْ دَرَاہِمِیَ الَّتِیْ اَسْلَفْتُکَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ قَدْ عَلِمْتُ ذٰلِکَ وَلٰکِنْ نَفْسِیْ بِذٰلِکَ طَیِّبَۃٌ **ترجمہ** مجاہد سے روایت ہی کہ عبد اللہ بن عمر نے ایک شخص سے روپے قرض لیے پہر اُس سے اچھے ادا کیے وہ شخص بولا اے ابا عبد الرحمان یہ تو میرے روپیون سے اچھے ہین عبد اللہ بن عمر نے کہا ہان مین جانتا ہون مگر مینے اپنی خوشی سے دیے ہین **کہا** مالک نے جو شخص سونا یا چاندی یا اناج یا جانور قرض لیوے پہر اس سے بہتر ادا کرے تو کچھ قباحت نہین جب اسکی شرط نہ ہوئی ہو یا ایسی رسم نہ ہو یا اسکا وعدہ نہ کیا ہو اگر شرط یا رسم یا وعدے کے سبب ہو تو مکروہ ہے بہتر نہین **کہا** مالک نے دیکہو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے چھوٹا اونٹ قرض لیکر اچھا بڑا اونٹ دیا اور عبد اللہ بن عمر نے روپے قرض لیکر اُس سے بہتر دیے مگر اسکی شرط یا وعدہ نہین ہوا تہا تو جو کوئی خوشی سے ایسا کرے حلال ہے

مَا لَا یَجُوْزُ مِنَ السَّلَفِ

جو سلف درست نہین اسکا بیان **عَنْ** مَالِکٍ اَنَّہٗ بَلَغَہٗ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رض قَالَ فِیْ رَجُلٍ اَسْلَفَ رَجُلًا طَعَامًا عَلٰی اَنْ یُّعْطِیَہٗ اِیَّاہُ فِیْ بَلَدٍ اٰخَرَ فَکَرِہَ ذٰلِکَ عُمَرُ وَقَالَ فَاَیْنَ الْحَمْلُ یَعْنِیْ حُمْلَانَہٗ **ترجمہ** حضرت عمر بن خطاب نے کسینے کہا جو شخص کسیکو اناج قرض دے اس شرط پر کہ فلانے شہر مین ادا کرنا اُنہون نے اسکو مکروہ جانا اور کہا بار برداری کے اجرت کہان جاویگی **ف** یعنے اس قرض مین قرض دینے والیکو منفعت ہی وہ یہ کہ اسکا مال دوسرے شہر مین بغیر مزدوری صرف کیے ہوئے پہونچ جاویگا اور ایسا قرض درست نہین **عَنْ** مَالِکٍ اَنَّہٗ بَلَغَہٗ اَنَّ رَجُلًا اَتٰی عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ فَقَالَ یَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنِّیْ اَسْلَفْتُ رَجُلًا سَلَفًا وَاشْتَرَطْتُ عَلَیْہِ اَفْضَلَ مِمَّا اَسْلَفْتُہٗ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ فَذٰلِکَ الرِّبَا فَقَالَ فَکَیْفَ تَاْمُرُنِیْ یَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ اَلسَّلَفُ عَلٰی ثَلٰثَۃِ اَوْجُہٍ سَلَفٌ تُسْلِفُہٗ تُرِیْدُ بِہٖ وَجْہَ اللّٰہِ فَلَکَ وَجْہُ اللّٰہِ وَسَلَفٌ تُسْلِفُہٗ تُرِیْدُ بِہٖ وَجْہَ صَاحِبِکَ فَلَکَ وَجْہُ صَاحِبِکَ وَسَلَفٌ تُسْلِفُہٗ لِتَاْخُذَ

فَذٰلِكَ الرِّبَا قَالَ فَكَيْفَ تَأْمُرُنِي يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ أَرٰى أَنْ تَشُقَّ الصَّحِيفَةَ فَإِنْ أَعْطَاكَ مِثْلَ الَّذِي أَسْلَفْتَهُ قَبِلْتَهُ وَإِنْ أَعْطَاكَ دُونَ الَّذِي أَسْلَفْتَهُ فَأَخَذْتَهُ أُجِرْتَ وَإِنْ أَعْطَاكَ أَفْضَلَ مِمَّا أَسْلَفْتَهُ طَيِّبَةً بِهٖ نَفْسُهٗ فَذٰلِكَ شُكْرٌ شَكَرَهٗ لَكَ وَلَكَ أَجْرُ مَا أَنْظَرْتَهٗ **ترجمہ** ایک شخص عبداللہ بن عمر پاس آیا اور کہا مینے ایک شخص کو قرض دیا اور عمدہ اس سے ٹھیرایا عبداللہ بن عمر نے کہا یہ ربا ہے اُس نے کہا پھر کیا حکم کرتے ہو عبداللہ بن عمر نے کہا قرض تین طور پر ہے ایک خدا کیواسطے اُس مین تو خدا کی رضامندی ہے ایک اپنے دوست کی خوشی کے لیے اُسمین دوست کی رضامندی ہے ایک قرض اسواسطے ہے کہ حلال مال دیکر حرام مال لیوے یہ سود ہی ہے پھر وہ شخص بولا اب مجھکو کیا حکم کرتے ہو یا ابا عبدالرحمان اُنہوں نے کہا میرے نزدیک مینا سب یہ ہے کہ تو دستاویز کو پھاڑ ڈال (یعنے وہ دستاویز جو تونے مقروض سے لکھوائی ہے) اگر وہ شخص جسکو تونے قرض دیا ہے جیسا مال تونے دیا ہے ویسا ہی دی تو لے لے اگر اُس سے برا دی اور تو لے لے تو تجھے اجر ہوگا اگر وہ اپنی خوشی سے اُس سے اچھا دے تو اُس نے تیرا شکر ادا کیا اور تونے جو اتنے دنون تک اُسکو مہلت دی اُسکا ثواب تجھے ملا **عَنْ** نَافِعٍ أَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ مَنْ أَسْلَفَ سَلَفًا فَلَا يَشْتَرِطْ إِلَّا قَضَاءَهٗ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر کہتے تھے جو شخص کسیکو قرض دی تو سوا قرض ادا کرنیکے اور کوئی شرط نہ کرا دے **ف** یعنے مقروض پر صرف قرض کا ادا کرنا لازم ہے اسی کی شرط ہو سکتی ہے اور کوئی شرط جس مین قرض دینے والے کا نفع ہو نہین ہوسکتی **عَنْ** مَالِكٍ أَنَّهٗ بَلَغَهٗ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ كَانَ يَقُولُ مَنْ أَسْلَفَ سَلَفًا فَلَا يَشْتَرِطْ أَفْضَلَ مِنْهُ وَإِنْ كَانَ قَبْضَةً مِنْ عَلَفٍ فَهُوَ رِبًا **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود کہتے تھے جو شخص کسیکو قرض دی اُس سے زیادہ نہ ٹھیرا دے اگرچہ ایک مٹھی گھاس کی ہو **ف** یعنے ایک مٹھی گھاس کے برابر بھی فائدہ لینا درست نہین **کہا** مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اتفاقی ہے جو شخص کوئی جانور جسکا حلیہ اور صفت معلوم ہو کسیکو قرض دی تو کچھ قباحت نہین اب مقروض ویسا ہی جانور ادا کرے **ف** ابوحنیفہ کے نزدیک جانور کا قرض لینا درست نہین اسلیے کہ جانور مین مماثلت کی رعایت نہین ہو سکتی جو لوگ درست کہتے ہین اُنکی دلیل ابو رافع کی حدیث ہے جو اوپر گذری **ف** مگر لونڈی کو قرض لینا درست نہین کیونکہ یہ ذریعہ ہے حرام کے حلال کرنیکا لوگ ایک دوسرے کی لونڈی قرض لے لیوین گے پھر جبتک جی چاہیگا اُس سے جماع کرینگے بعد اسکے مالک کو پھیر دینگے تو یہ حلال نہین ہمیشہ اہل علم اس سے منع کرتے رہے اور کسیکو اسکی اجازت ندی **مَا نُهِيَ عَنْهُ مِنَ الْمُسَاوَمَةِ وَالْمُبَايَعَةِ** جو مول تول یا بیع ممنوع ہے اسکا بیان **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بیچین بعض تمہارے اوپر بعض کے **ف** یعنے جب مشتری کسی شخص کا مال لینے پر راضی ہو جاوے اب دوسرا

شخص اُسکو نہ بہکادی کہ مین تجھہ کو اس سے سستا دونگا بعضون نے کہا بیع اس جگہہ خرید کے معنون مین ہے یعنے
جب ایک شخص ایک سے ایک چیز کو مول تول ٹہرا لیوے اور بائع اُسپر راضی ہوجاوے اب دوسرا شخص اُس مین دخل
نہ دیوے عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ لِلْبَيْعِ وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ
عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تُصَرُّوا الْاِبِلَ وَالْغَنَمَ فَمَنِ ابْتَاعَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ
بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ اَنْ يَحْلِبَهَا اِنْ رَضِيَهَا اَمْسَكَهَا وَاِنْ سَخِطَهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ ترجمہ ابوہریرہ
سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مت ملو بنجارون سے آگے بڑہکر اُنکا مال خریدنے کیواسطے ف
یعنے جب بنجارے غلہ لیکر آدین تو شہر سے باہر جاکر اُن سے خرید لینا منع ہے اسکی کراہتہ کی دو صورتین ہین ایک یہ کہ
شہر مین قحط ہے اور یہ شخص قافلے مین جاکر ملا اور اُن سے سب غلہ خرید کرلیا اور شہر مین لاکر خاطر خواہ بیچا اور اگر
یہ شخص نہ جاتا اور قافلہ بنجارون کا شہر مین آتا تو اہل شہر کو فائدہ ہوتا دوسرے یہ کہ شہر مین قحط اور تنگی نہ ہو مگر یہ
کہ قافلے والون کو نرخ شہر کا معلوم نہ ہووے اور یہ شخص اُنسے سستا خرید کر لیوے فریب دیکر ف اور نہ بیچے
ایک تم مین کا دوسرے کی بیع پر اور نہ نجش کرو ف نجش کہتے ہین مال کی قیمت زیادہ کہدینے کو اس غرض سے
کہ دوسرا شخص اُسکی خرید مین رغبت کرے اور اپنے کو خریدنا منظور نہ ہو ف اور نہ بیچے بستی والا دیہات والے
کیطرف سے ف یعنے باہر کا شخص غلہ لادے اور شہری دلال اُس سے یہ کہے تو جلدی نکر مین تجھہ کو گران بیچدونگا
بعضون نے اسکے یہ معنے کیے ہین کہ شہر کے بنیے بقال شہر کے لوگون کے ہاتہ نہ بیچین بلکہ جو باہر سے لوگ آتے
ہین اُنکے ہاتہ بیچین تاکہ دام زیادہ ملے ف اور نہ جمع کرو دودہ اونٹ اور بکری کے تہنون مین ف یعنی
جب بکری یا گاے یا اونٹنی کو بیچنا چاہے تو دو تین روز تک اُسکا دودہ نہ دوہے اس غرض سے کہ دودہ بہت بہر
جاوے تو مشتری دہوکا کہاکر مہنگے دامون کو خرید لیوے ف اگر کوئی ایسی اونٹنی یا بکری خریدے پہر دودہ
دوہنے کے بعد اُسکا حال معلوم ہو تو مشتری کو اختیار رہے اگر چاہے رکہہ لیوے یا چاہے تو پہیر دیوے اور دودہ
کے بدلے مین ایک صاع کہجور دیدیوے ف شافعی اور لیث اور اسحاق اور احمد اور ابو ثور اور جمہور اہلحدیث کا
عمل اسی حدیث پر ہے ابن قاسم نے امام مالک سے پوچہا کہ تم اس حدیث پر عمل کرتے ہو انہون نے کہا ہان حدیث کے
مقابلے مین کوئی راے دے سکتا ہے مگر ابو حنیفہ نے اس حدیث پر عمل نہین کیا اور اُسکو مخالف قیاس کے قرار دیا زرقانی
نے کہا کہ اصحاب ابو حنیفہ نے جو باتین اس مقام پر کہین ہین مجرد دعوی ہین اُنکی کوئی دلیل نہین ہے اور یہ مخالف
ہے اُنکے اصول کے کیونکہ حدیث مقدم ہے قیاس پر اُنکے نزدیک کہا مالک نے یہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا نہ بیچے ایک تم مین کا دوسرے کی بیع پر اس سے مراد یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے کے مول پر مول نہ کرے جب
بائع پہلے مول پر راضی ہوچکا ہو اور اپنی چیز تولنے لگا ہو اور عیب سے اپنے تئین بری کرنے لگا ہو یا اور کوئی کام ایسا

ف بحث حدیث مصراة

جواز تقدیم حدیث بر قیاس

کری جس سے معلوم ہو کہ بائع پہلے مول پر راضی ہو چکا ہے اور جو بائع پہلے مول پر راضی نہوا ہو بلکہ وہ مال اسیطرح
بیچنے کیواسطے رکھا ہو تو ہر ایک کو اُسکا مول کرنا درست ہے اور اگر ایک شخص کے مول کرتے ہی اور لوگون کو مول کرنا
منع ہو جاوے تو اسمین بیچنے والیکا نقصان ہی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
سَلَّمَ نَہٰی عَنِ النَّجْشِ قَالَ وَالنَّجْشُ اَنْ تُعْطِیَہٗ السِّلْعَۃَ اَکْثَرَ مِنْ ثَمَنِھَا وَلَیْسَ فِیْ نَفْسِكَ اشْتِرَاؤُھَا فَیَقْتَدِیْ
بِكَ غَیْرُكَ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا نجش سے اور نجش یہ ہے
کہ مال کی قیمت اُسکی حیثیت سے زیادہ دینے لگے لینے کی نیت سے نہین بلکہ اس غرض سے کہ دوسرا شخص دہوکا کہا کر
اُس قیمت کو لیوے **جَامِعُ الْبُیُوْعِ** بیع کے مختلف مسائل کا بیان **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ
اَنَّ رَجُلًا ذَکَرَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ یُخْدَعُ فِی الْبُیُوْعِ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا بَایَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَۃَ فَکَانَ الرَّجُلُ اِذَا بَایَعَ یَقُوْلُ لَا خِلَابَۃَ **ترجمہ** عبداللہ بن عمرؓ
سے روایت ہی کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا کہ مجھکو لوگ فریب دیتے ہین خرید فروخت مین
آپنے فرمایا جب تو خرید فروخت کیا کرے تو کہدیا کر کہ فریب نہین ہے وہ شخص جب معاملہ کرتا تو یہی کہا کرتا +
ف دارقطنی اور بیہقی کی روایت مین اتنا اور ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا جب تو کسی شی کو خریدے تو تجھے تین
دن تک اختیار ہے اگر چاہے تو رکھ لے اور چاہے تو پھیر دے پھر وہ شخص زندہ رہا حضرت عثمانؓ کی خلافت
تک اُسوقت اُسکی عمر ایک سو اسی ۱۸۰ برس کی تھی جب وہ کوئی شے خریدتا تو لوگ کہتے تم ٹھگے گئے بعد اسکے کوئی صحابی
گواہی دیدیتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو تین دن کا اختیار دیا ہے اُسوقت بائع اُنکے دام واپس
کردیتا بعضون کے نزدیک یہ اختیار خاص تھا اُس شخص کے واسطے اور کسی شخص کو جب تک اختیار کی شرط نہ کرے
اختیار نہ ہوگا اور بعضون کے نزدیک جب غبن فاحش ہو تو ہر ایک کو اختیار ہے اُس شخص کے نام مین اختلاف
ہے بعض حبان بن منقذ کہتی ہین ابن الجارود اور حاکم کی روایت سے یہی معلوم ہوتا ہے بعض ابو منقذ بن عمرو
کہتے ہین ابن ماجہ اور تاریخ بخاری وغیرہ سے یہ مفہوم ہوتا ہے مگر اکثر روایت مین حبان بن منقذ کا نام مذکور
ہے **عَنْ** یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ اَنَّہٗ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْکَدِرِ یَقُوْلُ اَحَبَّ اللّٰہُ عَبْدًا سَمْحًا اِنْ بَاعَ سَمْحًا اِنِ ابْتَاعَ
سَمْحًا اِنْ قَضٰی سَمْحًا اِنِ اقْتَضٰی **ترجمہ** یحیی بن سعید سے روایت ہی محمد بن منکدر کہتے تے اللہ اُس بندے کو چاہتا ہے جو
بیچتے وقت نرمی کرتا ہے اور خریدتے وقت بھی نرمی کرتا ہے قرض ادا کرتے وقت بھی نرمی کرتا ہے قرض وصول
کرتیوقت بھی نرمی کرتا ہے **ف** یعنے ہر معاملے مین نرمی اور سہولت اور محبت اور ملائمت سے کام کرتا ہے ذرے
سے نفع یا نقصان کے لیے ٹہائین ٹہائین نہین کرتا **عن** یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ اَنَّہٗ سَمِعَ سَعِیْدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ
یَقُوْلُ اِذَا جِئْتَ اَرْضًا یُوْفُوْنَ الْمِکْیَالَ وَالْمِیْزَانَ فَاَطِلِ الْمُقَامَ بِھَا وَاِذَا جِئْتَ اَرْضًا یُنْقِصُوْنَ الْمِکْیَالَ

وَالْمِيزَانَ فَاَقِلِ الْمَقَامَ بِهَا **ترجمہ** سعید بن المسیب کہتے تھے جب تو ایسے ملک میں آئے جہاں کے لوگ پورا پورا ناپتے اور تولتے ہوں تو وہاں زیادہ رہ اور جب ایسے ملک میں آوے جہاں کے لوگ ناپ تول میں کمی کرتے ہوں تو وہاں کم رہ **ف** کیونکہ جس مقام میں لوگ ناپ تول میں کمی کرتے ہوں وہاں عذاب اُترنے کا خوف ہے حضرت اُم سلمہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کیا ہم جب بھی تباہ ہوں گے کہ ہم میں نیکبخت لوگ ہوں گے آپنے فرمایا ہاں جب بُرائی بہت ہو ابن عبد البر نے استذکار میں کہا جس ملک میں بُری باتیں پھیلی ہوں اور منع کرنے کی قدرت نہ ہو وہاں نہ رہنا چاہیے **کہا** مالک نے کوئی شخص اونٹ یا بکریاں یا کپڑا یا غلام لونڈی بے گنے جھنڈ کے جھنڈ خریدے اچھا نہیں جو چیزیں گنتی سے بکتی ہیں اُنکو گن کر لینا بہتر ہے **کہا** مالک نے اگر کوئی شخص ایک چیز اپنی کسیکو دے اس شرط پر کہ اگر تو اسکو اتنے داموں پر بیچ دے گا تو میں تجھ کو ایک دینار دوں گا اگر نہ بیچ گا تو کچھ نہ ملے گا اس میں کچھ قباحت نہیں **کہا** مالک نے اسکی نظیر یہ ہے ایک شخص دوسرے سے کہے اگر تو میرے بھاگے ہوئے غلام کو یا بھاگے ہوئے اونٹ کو پکڑ لاویگا تو میں تجھے اسقدر دوں گا یہ ایک مزدوری کی قسم سے ہے اجارہ نہیں ہے اگر اجارہ ہوتا تو درست نہ ہوتا **کہا** مالک نے اگر کوئی شخص اپنی چیز کسیکو اس شرط پر دیوے کہ جتنے دینار کو بیچے گا فی دینار اسقدر دوں گا یہ درست نہیں کیونکہ اسمیں اجرت معین نہیں معلوم نہیں کہ کے دینار کو بکتی ہے **عن** ابْنِ شِهَابٍ اَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَتَكَارَى الدَّابَّةَ ثُمَّ يُكْرِيهَا بِاَكْثَرَ مِمَّا تَكَارَاهَا بِهِ فَقَالَ لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ **ترجمہ** ابن شہاب سے سوال ہوا کوئی شخص ایک جانور کرایہ کو لے پھر دوسرے شخص کو اُس سے زیادہ پر کرایہ کو دے اُنہوں نے کہا کچھ قباحت نہیں پوری ہوئی کتاب بیع کی

كِتَابُ الْقِرَاضِ

کتاب قراض کے بیان میں **ف** قراض اور مضاربت ایک چیز ہے یعنے ایک کا مال ہو اور دوسرے کی محنت اور نفع میں دونو شریک ہوں

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مَا جَاءَ فِي الْقِرَاضِ

قراض کا بیان **عن** زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ قَالَ خَرَجَ عَبْدُ اللهِ وَعُبَيْدُ اللهِ ابْنَا عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي جَيْشٍ اِلَى الْعِرَاقِ فَلَمَّا قَفَلَا مَرَّا عَلَى اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ وَهُوَ اَمِيرُ الْبَصْرَةِ فَرَحَّبَ بِهِمَا وَسَهَّلَ ثُمَّ قَالَ لَوْ اَقْدِرُ لَكُمَا عَلَى اَمْرٍ اَنْفَعُكُمَا بِهِ لَفَعَلْتُ ثُمَّ قَالَ بَلَى هٰهُنَا مَالٌ مِنْ مَالِ اللهِ اُرِيدُ اَنْ اَبْعَثَ بِهِ اِلَى اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ فَاُسْلِفُكُمَاهُ فَتَبْتَاعَانِ بِهِ مَتَاعًا مِنْ مَتَاعِ الْعِرَاقِ ثُمَّ تَبِيعَانِهِ بِالْمَدِينَةِ فَتُؤَدِّيَانِ رَاْسَ الْمَالِ اِلَى اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَيَكُونُ لَكُمَا الرِّبْحُ فَقَالَا وَدِدْنَا فَفَعَلَ وَكَتَبَ اِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنْ يَاْخُذَ مِنْهُمَا الْمَالَ فَلَمَّا قَدِمَا بَاعَا فَاُرْبِحَا فَلَمَّا رَفَعَا ذٰلِكَ اِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اَكُلَّ الْجَيْشِ اَسْلَفَهُ مِثْلَ مَا اَسْلَفَكُمَا قَالَا لَا فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِبْنَا اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ فَاَسْلَفَكُمَا اَدِّيَا الْمَالَ وَرِبْحَهُ فَاَمَّا عَبْدُ اللهِ فَسَكَتَ وَاَمَّا عُبَيْدُ اللهِ فَقَالَ مَا يَنْبَغِي لَكَ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هٰذَا لَوْ نَقَصَ الْمَالُ اَوْ هَلَكَ لَضَمِنَّاهُ فَقَالَ اَدِّيَاهُ

فَتَكَلَّمَ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَاجَعَهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ جُلَسَاءِ عُمَرَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَوْجَعَلْتَهُ قِرَاضًا
فَاَخَذَ عُمَرُ رَأْسَ الْمَالِ وَنِصْفَ رِبْحِهٖ وَاَخَذَ عَبْدُ اللّٰهِ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ نِصْفَ رِبْحِ الْمَالِ **ترجمہ** زید بن اسلم نے
اپنے باپ سے روایت کی کہ عبد اللہ اور عبید اللہ بیٹے حضرت عمر بن خطاب کے ایک لشکر کے ساتہہ نکلے جہاد کیواسطے
عراق کیطرف جب لوٹے تو ابو موسی اشعری پاس گئے جو حاکم تہے بصرے کے اُنہون نے کہا مرحبا و سہلاً پہر
کہا کاش مین تمکو کچہ نفع پہونچا سکتا تو پہونچاتا میرے پاس کچہ روپیہ ہے اللہ کا جسکو مین بہیجا چاہتا ہون حضرت
عمر پاس تو مین اس روپیہ کو تم کو قرض دیدیتا ہون اسکا اسباب خرید لو عراق سے پہر مدینہ سے اُس مال کو بیچکر
اصل روپیہ حضرت عمر کو دیدینا اور نفع تم لے لینا اُنہون نے کہا ہم بہی یہ چاہتے ہین ابو موسی نے ایسا ہی کیا اور
حضرت عمر کو لکہہ بہیجا کہ ان دونو سے اصل روپیہ وصول کر لیجیے گا جب دونو مدینہ کو آئے اُنہون نے مال
بیچا اور نفع حاصل کیا پہر اصل مال لیکر حضرت عمر کے پاس گئے حضرت عمر نے پوچہا کیا ابو موسی نے لشکر کے سب
لوگون کو اتنا اتنا روپیہ قرض دیا تہا اُنہون نے کہا نہین حضرت عمر نے کہا پہر تم کو امیر المومنین کا بیٹا سمجہ کر یہہ
روپیہ دیا ہوگا اصل روپیہ اور نفع دونو دیدو عبد اللہ تو چپ ہو رہے اور عبید اللہ نے کہا اے امیر المومنین تم
کو ایسا نہین چاہیے اگر مال تلف ہوتا یا نقصان ہوتا تو ہم ضمان دیتے **ف** جب ضمان ہمسے لیا جاتا تو نفع
کے مستحق بہی ہم ہی ہین **ف** حضرت عمر نے کہا نہین دیدو عبد اللہ چپ ہو رہے عبید اللہ نے پہر جواب دیا اتنے
مین ایک شخص حضرت عمرؓ کے مصاحبون مین سے (عبد الرحمان بن عوف) بولا اے امیر المومنین تم اس کو مضاربت
کر دو تو بہتر ہے حضرت عمرؓ نے کہا مینے کیا پہر حضرت عمر نے اصل مال اور نصف نفع لیا اور عبد اللہ و عبید اللہ نے آدہا نفع
لیا **عَنْ** يَعْقُوْبَ الْمَدَنِيِّ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ اَعْطَاهُ مَالًا قِرَاضًا يَعْمَلُ فِيْهِ عَلٰى اَنَّ الرِّبْحَ
بَيْنَهُمَا **ترجمہ** حضرت عثمان بن عفان نے یعقوب کو مال دیا مضاربت کے طور پر تاکہ یعقوب محنت کرین
اور نفع مین شریک ہون **مَا يَجُوْزُ مِنَ الْقِرَاضِ** جسطرح مضاربت درست ہے اُسکا بیان **کہا**
مالک نے مضاربت اسطور پر درست ہے کہ آدمی ایک شخص سے روپیہ لیوے اس شرط پر کہ محنت کریگا لیکن اگر
نقصان ہو تو اُسپر ضمان نہوگا اور مضارب کا خرچ سفر کی حالت مین کہانے پینے سواری کا دستور کے
موافق اسی مال مین سے دیا جاوے گا نہ اقامت کی حالت مین **کہا** مالک نے اگر مضارب رب المال کی
مدد کرے یا رب المال مضارب کی دستور کے موافق بغیر شرط کے تو درست ہے **کہا** مالک نے اگر رب المال مضارب سے کوئی
چیز خریدے لیکن بغیر شرط کے تو کچہ قباحت نہین **کہا** مالک نے اگر رب المال ایک غیر شخص اور ایک اپنے غلام کو مال دیوے مضاربت کے طور پر اس شرط سے کہ دونون محنت کرین
درست ہے اور غلام کے حصہ کا نفع غلام کے پاس رہیگا مگر جب مولے اُس سے لے لیوے تو مولی کا ہو جاویگا **مَا لَا يَجُوْزُ مِنَ**
الْقِرَاضِ جسطور سے مضاربت درست نہین اسکا بیان **کہا** مالک نے اگر ایک شخص کا قرض

ف جسطرح مضاربت درست ہے اسکا بیان

ف جسطرح مضاربت درست نہین اسکا بیان

دوسرے پر آتا ہو پہر قرضدار یہ کہے قرضخواہ سے تو اپنا روپیہ مضاربت کے طور پر رہنے دے میرے پاس تو یہ درست نہین بلکہ
قرضخواہ کو چاہیے کہ اپنا روپیہ وصول کر لے پہر اختیار ہے خواہ مضاربت کے طور پر دیوے یا اپنے پاس رکھ چھوڑے
کیونکہ قبل روپیہ وصول کرنے کے اُسکو مضاربت کر دینے مین ربا کا شبہ ہے گویا قرضدار نے مہلت لیکر قرض
مین زیادتی کی کہا مالک نے ایک شخص نے دوسرے کو روپیہ دیا مضاربت کے طور پر پہر اُس مین سے کچہ روپیہ تلف
ہو گیا قبل تجارت شروع کرنیکے پہ مضارب نے جسقدر روپیہ بچا تہا اُس مین تجارت کر کے نفع کمایا اب مضارب
چاہے کہ راس المال اُسیکو قرار دے جو بچ رہا تہا بعد نقصان کے اور جسقدر اُس سے زیادہ ہے اُسکو نفع سمجہکر
آدہون آدہ بانٹ لیوے تو یہ نہین ہو سکتا بلکہ پہلے راس المال کی تکمیل کر کے جو کچہ بچیگا اُسکو شرط کے موافق
تقسیم کر لینگے کہا مالک نے مضاربت درست نہین ہے مگر چاندی یا سونے مین اور اسباب وغیرہ مین درست
نہین۔ لیکن قراض اور بیوع مین اگر فساد قلیل ہو اور فسخ اُنکا دشوار ہو تو جائز ہو جاوینگے برخلاف ربا
کے کہ وہ قلیل و کثیر حرام ہے کسیطرح جائز نہین کیونکہ اللہ جل جلالہ فرماتا ہے اگر تم توبہ کرو ربا سے تو تمکو اصل
مال ملیگا نہ ظلم کرو نہ ظلم کیے جاؤ

ف جو شرطیں مضاربت میں جائز اور درست ہیں انکا بیان

مَا يَجُوزُ مِنَ الشَّرْطِ فِي الْقِرَاضِ مضاربت مین جو شرط
درست ہے اُسکا بیان کہا مالک نے اگر کوئی شخص دوسرے کو اپنا مال مضاربت کے طور پر دیوے اور یہ شرط
لگا دے کہ فلان فلان قسم کا اسباب نہ خرید کرنا تو اس مین کچہ قباحت نہین کہا مالک نے اگر یہ شرط لگا دے
کہ فلان ہی قسم کا مال خرید کرنا تو مکروہ ہے **ف** کیونکہ شاید اُس قسم کا اسباب نہ ملے **ت** مگر جب وہ
اسباب کثرت سے ہر فصل مین بازار مین رہتا ہو تو کچہ قباحت نہین کہا مالک نے اگر رب المال مضاربت مین
کچہ خاص نفع اپنے لیے مقرر کرے اگرچہ ایک درہم ہو تو درست نہین **ف** شاید اس سے زیادہ نفع نہ ہو ۱۲
ت البتہ یہ درست ہے کہ مضارب کے واسطے آدہا یا تہائی یا پاؤ نفع ٹہیرا دے اور باقی اپنے لیے کہا
مالک نے اگر حصہ سے زیادہ ایک درہم بہی ٹہیرا دے گا تو مضاربت درست نہوگی

ف جو شرط مضاربت میں درست نہیں اُسکا بیان

مَا لَا يَجُوزُ مِنَ الشَّرْطِ فِي الْقِرَاضِ جو شرط مضاربت مین درست نہین اُسکا بیان کہا مالک نے رب المال کو یہ درست
نہین کہ نفع مین سے کچہ خاص اپنے لیے نکال لیوے نہ مضارب کو درست ہے اور مضاربت کے ساتھ یہ درست نہین
کہ کسی بیع یا کرایہ یا قرض یا اور کوئی احسان کی شرط ہو البتہ یہ درست ہے کہ بلا شرط ایک دوسرے کی کمک
کرے موافق دستور کے اور یہ درست نہین کہ کوئی اُنمین سے دوسرے پر زیادتی کی شرط کر لیوے خواہ وہ زیادتی
سونے یا چاندی یا طعام یا اور کسی قسم سے ہو اگر مضاربت مین ایسی شرطین ہون تو وہ اجارہ ہو جاوے گا
پہر اجارہ درست نہین مگر معین معلوم اجرت کے بدلے مین اور مضارب کو درست نہین کہ کسیکے احسان کا
بدلہ مضاربت مین سے ادا کرے نہ یہ درست ہے کہ مضاربت کے مال کو تولیہ کے طور پر دیوے یا آپ لیوے

اگر مال مین نفع ہو تو دونو نفع کو بانٹ لیوین گے اپنی شرط کے موافق اگر نفع نہ ہو یا نقصان ہو تو مضارب پر ضمان
نہ ہوگا نہ اپنے خرچ کا نہ نقصان کا بلکہ مالک کا ہوگا اور مضاربت درست ہی جب رب المال اور مضارب راضی
ہو جاوین نفع کے تقسیم کرنے پر آدہو آدہ یا دو تہائی رب المال کی اور ایک تہائی مضارب کا یا تین ربع
رب المال کے ایک ربع مضارب کا یا اس سے کم زیادہ کہا مالک نے مضارب اگر یہ شرط کرے کہ اتنے برس
تک راس المال مجھہ سے واپس نہ لیا جاوے یا رب المال یہ شرط کرے کہ اتنے برس تک مضارب اس المال مین ہووے
تو یہ درست نہین **ف** شافعی اور احمد کا بہی یہی قول ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک درست ہی **ت**
کیونکہ مضاربت مین میعاد نہین ہوسکتی جب رب المال اپنا روپیہ مضارب کے حوالے کرے اور مضارب کو
اس مین تجارت کرنا اچہا معلوم نہ ہو اگر وہ روپیہ بجنسہ اسیطرح موجود ہے تو رب المال اپنا روپیہ لے لیوے اگر
مضارب اُس روپیون کے بدلے مین کوئی اسباب خرید کر چکا تو رب المال اُس اسباب کو نہین لے سکتا نہ
مضارب دے سکتا ہے جب تک اُس اسباب کو بیچکر نقد روپیہ نہ کر لیوے کہا مالک نے اگر رب المال مضارب
سے یہ شرط کرے کہ زکوۃ اپنے نفع کے حصہ مین سے دیگا تو درست نہین نہ رب المال کو یہ شرط لگانا درست
ہے کہ مضارب خواہ مخواہ فلانے ہی شخص سے اسباب خرید کرے کہا مالک نے اگر رب المال مضارب پر
ضمان کی شرط کر لیوے تو درست نہین اس صورت مین اگر نفع ہو تو مضارب کو شرط سے زیادہ اسوجہ
سے کہ اُس نے نقصان کا تاوان لیا تہا نہ ملیگا اگر مال تلف ہوا یا اُس مین نقصان ہو تو مضارب پر تاوان
نہ ہوگا گو اُس نے تاوان کی شرط لگائی ہو کہا مالک نے اگر رب المال نے مضارب سے یہ شرط لگائی کہ راس
المال کے بدلے مین کہجور کے درخت یا جانور خرید کرنا پہر اُسکے پہل اور بچے بیچا کرنا مگر جانورون کو اور درختونکو
نہ بیچنا تو یہ درست نہین نہ یہ مضاربت کا طریقہ ہے البتہ اگر ان درختون یا جانورون کو خرید کر بیچڈالے
جیسے اور اسباب بیچتا ہے تو درست ہی کہا مالک نے اگر مضارب اس المال سے یہ شرط کرے کہ راس المال مین
سے ایک غلام خرید لونگا جو میرے اعانت کریگا تو درست ہی **اَلْقِرَاضُ فِی الْعُرُوْضِ** اسباب مین
مضاربت کا بیان کہا مالک نے مضاربت نہین درست ہی مگر سونے چاندی مین اور اسباب مین درست نہین
کیونکہ اسباب مین مضاربت دو طرح پر ہوگی ایک یہ کہ رب المال مضارب کو اسباب دے اور کہے اسکو بیچکر اسکے داموں
مین مضاربت کر یہ درست نہین کیونکہ اس مین رب المال کا ایک خاص فائدہ ہوا وہ یہ کہ اُسکا اسباب بغیر وقت
کے بک گیا دوسری شکل یہ ہے کہ رب المال مضارب کو اسباب دیکر کہے اس اسباب کے بدلے مین اور اسباب خرید کر کر
تجارت جب معاملہ ختم کرنا منظور ہو تو جیسا اسباب مینے دیا ہی ویسا ہی اسباب خرید کر دینا جو بچے وہ ہم تم بانٹ لینگے یہ بہی درست نہین کیونکہ شاید
شاید جسوقت یہ اسباب رب المال نے مضارب کو دیا ہی گران ہو یہ جسوقت ارزان ہو جاوے تو مضارب اس المال مین سے نفع کمالیگا یا جسوقت

فائدہ اسباب مین مضاربت کا بیان

رب المال کا فائدہ

اُسوقت ارزان ہو پہر معاملہ ختم ہوتے وقت گران ہو جاوے تو مضارب کا اصل اور نفع سب اُسکی خرید مین صرف
ہو جاوے اور مضارب کی محنت اور کوشش برباد ہو جاوے اُسپر بھی اگر کوئی اسطرح مضاربت کرے تو پہلے مضارب کو
اُس اسباب کے بیچنے کے دستور کے موافق اجرت دلا کر جس روز سے راس المال نقد ہوا ہے مضاربت قائم کرینگے پہر
معاملہ ختم ہوتے وقت بھی اُسی قدر نقد کو راس المال سمجہینگے **اَلْکِرَآءُ فِی الْقِرَاضِ** مضاربت کے مال مین
کرایہ کا بیان کہا مالک نے اگر مضارب اسباب خرید کرکے ایک شہر مین لیگیا وہان نہ بکا اور نقصان سمجہ کر
دوسرے شہر کو لیگیا وہان پر نقصان سے بکا اور راس المال سب کرایہ مین صرف ہو گیا بلکہ اور کچہ کرایہ باقی
رہگیا تو مضارب اُسکو اپنی ذات سے ادا کرے رب المال سے نہین لے سکتا **اَلتَّعَدِّیْ فِی الْقِرَاضِ** مضاربت
مین تصور کرنے کا بیان کہا مالک نے اگر مضارب نے تجارت کرکر نفع کمایا پہر اصل مال یا نفع مین سے ایک
لونڈی خرید کر اُس سے وطی کی وہ حاملہ ہو گئی اب مال مین نقصان ہوا تو مضارب کے ذاتی مال مین سے اُس
لونڈی کی قیمت لیکر نقصان کو پورا کرینگے جو کچہ بچ رہیگا وہ شرط کے موافق مضارب اور رب المال کا ہوگا اگر
اُس سے بھی نقصان پورا نہ ہو تو لونڈی کو بیچ کر نقصان پورا کرینگے کہا مالک نے اگر مضارب نے یہ قصور کیا کہ اسباب
خریدنے مین اپنی طرف سے خواہ مخواہ اُسکی قیمت بڑہا دی تو رب المال کو اختیار ہے اُس اسباب کو رہنے دے اور
جسقدر مضارب نے راس المال سے زیادہ دیا ہے وہ ادا کردے چاہے مضارب کا شریک ہو جاوے اُس مال مین کہا
مالک نے اگر مضارب نے مال مضاربت کسی اور کو مضاربت کے طور پر دیا بغیر رب المال کے پوچہے ہوے تو وہ مال کا
ضامن ہو جاویگا اگر اُسمین نقصان ہو تو مضارب اپنی ذات سے ادا کریگا اگر نفع ہو تو رب المال اپنا راس المال
اور نفع شرط کے موافق لیلیگا بعد اُسکے جو بچ رہیگا اُسمین مضارب اور مضارب کا مضارب شریک ہونگے کہا
مالک نے اگر مضارب مال مضاربت مین سلف کرکے کوئی اسباب اپنے لیے خریدے اگر اُسمین نفع ہوگا تو مضارب
اور رب المال شرط کے موافق اُسمین شریک ہونگے اگر نقصان ہوگا تو مضارب کو نقصان کا ضمان دینا
ہوگا کہا مالک نے اگر مضارب نے مال مضاربت مین سلف کرکے اپنے لیے کوئی اسباب خریدا تو رب المال کو
اختیار ہے خواہ اُس مال مین شریک ہو جاوے یا اُس مال کو چہوڑ دے اور اپنا راس المال مضارب سے پہیر لے اسیطرح
جو مضارب قصور کرے تو رب المال کو اپنا مال پہیر لینے کا اختیار ہے **مَا یَجُوْزُ مِنَ النَّفَقَۃِ فِی**
الْقِرَاضِ مضارب مال مضاربت مین سے کتنا خرچ کر سکتا ہے کہا مالک نے اگر مال مضاربت بہت ہو خرچ اُٹہا سکتا
ہو تو مضارب کو درست ہے کہ سفر کی حالت مین اپنا کہانا کپڑا موافق دستور کے اُسی مال مین سے کرے یا کسی شخص کو
محنت مزدوری کے لیے نوکر رکہے جب اکیلے اُس سے محنت نہ ہو سکتی ہو اور بعض کام ایسے ہین جنکو مضارب
خود نہین کر سکتا جیسے قرضداروں سے تقاضا کرنا اسباب کے باندہنا یوندہنا اور اُسکو اُٹہا کر لیجانا البتہ جب تک مضارب

ف مضاربت کے مال مین کرایہ کا بیان ف مضاربت مین قصور کرنیکا بیان

ف مضارب مال مضاربت مین سے کتنا خرچ کر سکتا ہے

اپنے شہر مین رہے تو مضاربت کے مال مین سے کہانا کپڑا نہ کرے کہا مالک نے اگر مضارب سفر مین اپنا ذاتی مال بھی لیکر
گیا تو سفر کا خرچ حصہ رسد دونو مال پر ڈالے **مَا لَا يَجُوْزُ مِنَ النَّفَقَةِ فِي الْقِرَاضِ** مضارب کے مال
مضاربت مین کونسا خرچ کرنا جائز نہین کہا مالک نے مضارب کو یہ نہین پہونچتا کہ مضاربت کے مال مین سے کچھ
ہبہ کرے یا کسی فقیر کو دے یا کسی احسان کا بدلہ ادا کرے اگر اور لوگ بھی اپنا کہانا لیکر آئے تو مضارب بھی اپنا
کہانا لا کر اُنمین شریک ہو کر کہا سکتا ہے جب دیدہ و دانستہ ضرورت سے زیادہ نہ لاوے اگر ایسا کریگا تو رب المال
سے اجازت لینا ضرور ہے اگر رب المال نے اجازت نہ دی تو جسقدر زیادہ اُسنے صرف کیا ہے اسکو مجرا دیوے
اَلدَّيْنُ فِي الْقِرَاضِ مضارب قرض پر مال بیچے تو کیا حکم ہے کہا مالک نے اگر مضارب نے مال مضاربت کی بدلے مین
ایک اسباب خریدا پہر اُس اسباب کو قرض بیچا نفع پر ابہی قرض وصول نہین ہوا تہا کہ مضارب مر گیا تو مضارب کے وارثون
کو اختیار ہوگا چاہین اُس قرض کو وصول کرکے مضارب کے قائم مقام ہو جاوین چاہین اُس قرض کا مقابلہ
رب المال سے کرا کر آپ الگ ہو جاوین اس صورت مین اُنکو کچھ نہ ملے گا۔ اگر وارثون نے تقاضا کرکے اُس
قرض کو وصول کیا تو اپنا نفع اور خرچ مضارب کی مانند اُسمین سے لینگے یہ جب ہے کہ وارث معتبر ہون اگر انکا
اعتبار نہ ہو تو ایک معتبر شخص کو مقرر کرکے قرضہ اور نفع وصول کروادین جب وصول ہو جاوے تو وہ مضارب کے
مثل ہونگے کہا مالک نے اگر رب المال نے مضارب سے یہ شرط کر لی کہ قرض نہ بیچنا اگر قرض بیچوگے تو تم ضامن ہوگے
پہر مضارب نے قرض بیچا تو وہ ضامن ہوگا **اَلْبِضَاعَةُ فِي الْقِرَاضِ** مضاربت مین بضاعۃ کا بیان۔
ف بضاعۃ مین ایک کا روپیہ ہوتا ہے ایک کی محنت مگر محنت کرنے والا نفع مین شریک نہین ہوتا
صرف اُسکو محنت کی اجرت ملتی ہے کہا مالک نے اگر مضارب نے رب المال سے کچھ قرض لیا یا رب المال نے مضارب
سے لیا یا رب المال نے مضارب کو کچھ مال بضاعۃ کے طور پر دیا کہ اُسکو بیچ لاؤ یا کچھ روپیہ دیا کہ اُسکا مال خرید کر لاؤ اگر
یہ معاملے صرف محبت کی وجہ سے ہون یا خفیف ہونے کی سبب سے مضاربت کے معاملے کو اُسمین کچھ دخل نہ ہو یعنے
اگر مضاربت کا معاملہ نہ ہوتا جب بھی یہ کام ایک دوسرے کا کر دیتا تو جائز ہے ورنہ جائز نہین اہل علم اُس سے منع
کرتے ہین **اَلسَّلَفُ فِي الْقِرَاضِ** مضاربت مین قرض کا بیان کہا مالک نے ایک شخص کا قرض
دوسرے پر آتا ہو قرض خواہ مقروض سے یہ کہے تو میرا روپیہ اپنے پاس رہنے دے مضاربت کے طور پر تو یہ درست
نہین البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ قرض خواہ اپنا قرضہ وصول کرکے پہر چاہے تو مضاربت کے طور پر دیوے یا نہ دیوے
کہا مالک نے اگر مضارب رب المال سے یہ کہے میرے پاس سب روپیہ مضاربت کا جمع ہے مگر تو اُس روپیے کو مجہے
قرض دیدے تو یہ درست نہین بلکہ مالک کو چاہیے کہ روپیہ اپنا لیکر پہر چاہے قرض دیوے **اَلْمُحَاسَبَةُ
فِي الْقِرَاضِ** مضاربت مین حساب کا بیان کہا مالک نے اگر مضارب نے تجارت کرکے نفع کمایا پہر رب المال

ف مضاربت کے مال کا خرچ

ف مضاربت مین دین کا بیان

ف مضاربت مین بضاعت کا بیان

ف مضاربت مین قرض کا بیان

ف مضاربت مین حساب کا بیان

کی غیبت مین یہ چاہے کہ نفع مین سے اپنا حصہ لیلیوے تو درست نہین جب تک رب المال موجود نہ ہو اگر لے لیگا
تو وہ اُسکا ضامن ہوگا کہا مالک نے مضارب اور رب المال کو درست نہین کہ نفع کا حساب لگا دین اور مال موجود
نہ ہو بلکہ مال سامنے لانا چاہیے پہلے رب المال اپنا راس المال لے لیوے پھر نفع کو شرط کے موافق تقسیم
کرلین کہا مالک نے اگر مضارب نے کوئی اسباب خریدا اور مضارب کے قرضخواہون نے اُسکو پکڑ کر کہا کہ اس
مال کو بیچکر جتنا حصہ نفع مین تیرا ہے وہ ہم لیلیوینگے اور رب المال وہان موجود نہین تو یہ نہین سکتا بلکہ رب
المال جب موجود ہو تو وہ اپنا راس المال لے کر پھر نفع کو تقسیم کر دیوے کہا مالک نے اگر مضارب نے تجارت
کر کے نفع کمایا پھر راس المال جدا کر کے نفع کو گواہون کے سامنے تقسیم کیا تو یہ درست نہین اگرچہ لے بھی
لیوی تو پھیر دے جب رب المال آوے وہ اپنا راس المال لے کر باقی تقسیم کر دے کہا مالک نے اگر مضارب نے تجارت
کر کے نفع کمایا پھر رب المال کے نفع کا حصہ لیکر آیا اور کہا کہ یہ تیرا حصہ ہے نفع کا اور مینے بھی اسی قدر لیا ہے
اور راس المال تیرا میرے پاس موجود ہے تو یہ درست نہین بلکہ کل مال اصل اور نفع مالک کے سامنے لیکر آوے
پھر اُسکو اختیار ہے اپنا راس المال لیکر رکھ چھوڑے یا پھر مضارب کو حوالے کرے **جامع ما جاء**
فی القراض مضاربت کے مختلف مسائل کا بیان کہا مالک نے اگر مضارب نے اسباب خریدا اور رب المال
نے کہا اُسکو بیچ ڈال مضارب نے کہا ابھی اسکا بیچنا مناسب نہین ہے تو اور تجارت پیشہ سے جو اس امر مین
مہارت رکھتے ہون پوچھین گے اگر وہ بیچنے کی رای دینگے تو بیع کر ڈالینگے ورنہ انتظار کرین گے **کہا**
مالک نے اگر مضارب نے مال مضاربت مین تجارت شروع کی پھر رب المال نے اپنا مال مانگا اُسنے کہا میرے
پاس پورا مال موجود ہے جب وہ لینے لگا تو مضارب نے کہا کچھ مال میرے پاس تلف ہو گیا پہلے مینے
اسواسطے کہدیا تہا کہ تو اپنے مال کو میرے پاس رہنے دے تو مضارب کے اس قول کا اعتبار نہ ہوگا مگر جب
وہ دلیل قائم کرے کہا مالک نے اسیطرح اگر مضارب بولا مینے اتنا اتنا نفع کمایا ہے جب مالک نے مال اور نفع طلب کیا
تو لگا کہنے نفع نہین ہوا اُسکی بات کا اعتبار نہ ہوگا جب تک دلیل نہ لاوے کہا مالک نے اگر مضارب نے نفع
کمایا پھر رب المال کہنے لگا کہ دو حصے نفع کے میرے لیے ٹہیرے تہے اور ایک حصہ تیرے لیے اور مضارب نے کہا
میرے لیے دو حصے ٹہیرے تہے اور ایک حصہ تیرے لیے تو مضارب کا قول قسم سے مقبول ہوگا مگر جب دستور کے
خلاف ہو تو رواج کے موافق حکم ہوگا کہا مالک نے زید نے عمرو کو سو دینار مضاربت کے طور پر دیے عمرو نے
اُسکے عوض مین اسباب خریدا جب بائع کو دینے لگا تو معلوم ہوا وہ سو دینار چوری گئے اب رب المال
کہتا ہے تو اس اسباب کو بیچ اگر اسمین نفع ہو تو میرا ہے اور جو نقصان ہو تجہپر ہے کیونکہ تو نے میرا مال تلف
کیا مضارب کہتا ہے تو اپنے پاس سے اس اسباب کی قیمت دے کیونکہ مینے اُسکو تیرے مال کے بدلے

مضاربت کے مختلف مسائل کا بیان

مین خرید کیا ہے تو مضارب کو حکم ہوگا اُس اسباب کی قیمت بائع کو ادا کرے اور رب المال سے کہا جاویگا اگر
تیرا جی چاہے تو سو دینار مضارب کو پہر دیدے تاکہ مضاربت بحال رہے نہین تو اس اسباب سی تجہکو کچہ
تعلق نہ ہوگا اگر رب المال نے سو دینار پہیر دیدیے تو مضاربت اپنے حال پر قائم رہیگی ورنہ وہ اسباب
مضاربت کا ہوجاویگا کہا مالک نے جب رب المال اور مضارب الگ ہوجاوین (یعنے معاملہ مضاربت ختم ہوجاوے)
لیکن مضارب پاس مال مضاربت مین سے کوئی پہٹی پُرانی مشک یا پہٹا پرانا کپڑا وغیرہ رہجاوے اگر وہ شئے
کم قیمت حقیر ہے تو مضارب ہی کی ہوجاویگی اُسکے پہیرنے کا حکم نہ ہوگا اگر وہ شئے قیمت دار ہو جیسے کوئی
جانور یا اونٹ یا عمدہ کپڑا مین کا تو اُسکا پہیرنا ضرور ہے مگر جب رب المال سے معاف کرالیوے ف
اور ابو حنیفہ رح اور شافعی رح کے نزدیک تہوڑی بہت جو چیز ہو اُسکا پہیرنا یا معاف کرالینا ضرور ہے۔
(زرقانی) الحمد للہ کتاب المضاربت پوری ہوئی اور اس کتاب کے پوری ہونے سے تین ربع موطا شریف
کے پورے ہوئے اب ایک ربع اور باقی ہے اللہ جل جلالہ اپنے فضل سے اُسکے اتمام کی بہی توفیق
دیوے۔ اور اُسکے سبب سی جمیع مسلمانون کو ہدایت اور استقامت بخشے اور سب کا خاتمہ بخیر کرے

كِتَابُ الْمُسَاقَاةِ

کتاب مساقات کے بیان مین **ف** مساقاۃ اُسکو کہتے ہین کہ ایک آدمی اپنے درختون کو دوسرے کے حوالے کرے تاکہ وہ اُنکو پرورش کرے جب پھل نکلین تو اُسکو بھی ایک حصہ اُسمین سے ملے سب ائمہ اسکے جواز کے قائل ہین مگر ابو حنیفہ رح نے ناجائز کہا ہے

مَا جَاءَ فِي الْمُسَاقَاةِ

مساقات کا بیان **عَنْ** سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيَهُودِ خَيْبَرَ يَوْمَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ أُقِرُّكُمْ عَلَى مَا أَقَرَّكُمُ اللَّهُ عَلَيْهِ عَلَى أَنَّ التَّمْرَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ قَالَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْعَثُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ رَوَاحَةَ فَيَخْرُصُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ ثُمَّ يَقُولُ إِنْ شِئْتُمْ فَلَكُمْ وَإِنْ شِئْتُمْ فَلِي فَكَانُوا يَأْخُذُونَهُ ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیبر کے یہودیون سے جبدن خیبر فتح ہوا جو تمکو اللہ نے دیا ہے اُسپر مین تہین برقرار رکھون گا اس شرط سے کہ جتنے پھل یہان پیدا ہوتے ہین ان مین تم مین مشترک ہون تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن رواحہ کو بھیجتے تھے وہ درختونکو دیکھکر اُنکے پھلون کا اندازہ کرتے تھے اور کہتے تھے اگر تم چاہو تو تم ان پھلون کو لے لو (اور جو اندازہ ہوا ہے اُسکا آدھا ہمکو دیدنا یا یہ پھل ہمکو دیدو (ہم تمکو اس اندازے کے آدھے پھل دینگے) یہود خود پھل لے لیا کرتے **ف** اور جو اندازہ ہوجاتا اُسکا نصف مسلمانون کو ادا کرتے اسحدیث سے مساقاۃ کا جواز ثابت ہوا کیونکہ جب مسلمانون نے خیبر کو فتح کیا تو وہ درخت مسلمانون کے ملک ہوگئے اُنہون نے اپنی طرف سے یہود کو مقرر کیا کہ وہی محنت اور مشقت کرین اور آدھے پھل خود لیا کرین آدھے ہمکو دیا کرین **عَنْ** سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبْعَثُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ رَوَاحَةَ إِلَى خَيْبَرَ فَيَخْرُصُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ يَهُودِ خَيْبَرَ قَالَ فَجَمَعُوا لَهُ حَلْيًا مِنْ حَلْيِ نِسَائِهِمْ فَقَالُوا هَذَا لَكَ وَخَفِّفْ عَنَّا وَتَجَاوَزْ فِي الْقَسْمِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ يَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ وَاللَّهِ إِنَّكُمْ لَمِنْ أَبْغَضِ خَلْقِ اللَّهِ إِلَيَّ وَمَا ذَاكَ بِحَامِلِي عَلَى أَنْ أَحِيفَ عَلَيْكُمْ فَأَمَّا مَا عَرَضْتُمْ مِنَ الرَّشْوَةِ فَإِنَّمَا هِيَ سُحْتٌ وَإِنَّا لَا نَأْكُلُهَا فَقَالُوا بِهَذَا قَامَتِ السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ ترجمہ سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن رواحہ کو بھیجتے تھے خیبر کی طرف وہ پھلون کا اور یہودیون کا اندازہ مقرر کر دیتے تھے ایک بار یہودیون نے اپنی عورتون کا زیور جمع کیا اور عبد اللہ بن رواحہ کو دینے لگے اور کہنے لگے یہ لیلو مگر ہماری محصول مین کچھ کمی کردو عبد اللہ بن رواحہ نے کہا اے یہودیو خدا کی ساری مخلوق مین مین تمکو زیادہ بُرا سمجھتا ہون **ف** کیونکہ تمنے خدا کے پیغمبرون قتل کیا اللہ جل جلالہ پر جھوٹ باندہا **ت** اس پر بھی مین نہین چاہتا کہ تمپر ظلم کرون اور جو تم مجھے رشوت دیتے ہو وہ حرام ہے اُسکو ہم لوگ نہین کہاتے اُسوقت یہودی کہنے لگے اسوجہ سے اب تک آسمان اور زمین قائم ہین **ف** مسلمانونکی نیک نیتی اور خدا ترسی کو دیکھکر سمجھ گئے کہ انہین لوگون کی وجہ سے دنیا قائم ہے ورنہ خدا کا عذاب اترتا قیامت آجاتی کہا مالک نے جبکسی شخص نے مساقات کی طور پر کھجور کا باغ لیا اور اُس باغ مین خالی زمین بھی موجود ہے تو اُس شخص نے خالی زمین مین

اور کچھ پیداوار اُسی کا ہوگا اگر زمین کا مالک یہ شرط لگاوے کہ خالی زمین میں جو پیداوار ہو گا تو درست نہیں اسواسطے
کہ عامل کو اُس زراعت میں بھی پانی دینا پڑے گا اور یہ زیادتی ہے عقد پر البتہ اگر وہ زراعت دونو میں مشترک ہو
تو کچھ قباحت نہیں جب محنت اور تخم اور زمین کا درست کرنا عامل پر ہو اور دوسرے شخص کی صرف زمین ہو اگر عامل نے
زمین کے مالک سے یہ شرط لگائی کہ تخم تم دینا یہ درست نہیں بلکہ مساقاۃ صرف اسی طور سے درست ہے محنت وغیرہ
سب عامل پر ہو کہا مالک نے اگر ایک چشمہ پانی کا دو آدمیوں میں مشترک ہو پھر اُسکا پانی بند ہو جاوے اب ایک شریک
اُسکی درستی کے لیے دام خرچ کرنے کو موجود ہو اور دوسرا شریک انکار کرے تو جو شخص دام خرچ کرکے اُسکو درست
کرے وہ سارا پانی لیا کرے جب تک اپنے شریک سے آدھا خرچ وصول نہ کرلے کہا مالک نے اگرچہ اور محنت سب باغ کے
مالک کی ہو مگر عامل ہاتھ سے کچھ مشقت کیا کرے تو وہ مزدور سمجھا جاوے بعوض ایک حصے کے پھلوں میں سے یہ درست
نہیں کیونکہ اجرت مجہول ہے کہا مالک نے جو شخص قراض یا مساقاۃ کرے اُسکو یہ نہیں پہونچتا کہ کچھ مال یا درخت
اُسمیں سے مستثنے کرے کہ اُنکے پھل میں لونگا کیونکہ اسمیں دہوکا ہے کہا مالک نے باغ کا مالک عامل پر ان امور کی
شرط کرسکتا ہے باغ کا سوار درست رکھنا یعنے اسکی حدبندی قائم رکھنا پانی کے چشمے صاف رکھنا نالی درختون
کے صاف رکھنا درختون کو صاف رکھنا اُنکی کاٹ چھانٹ کرنا کھجور درخت پر سے کاٹنا اور جو اسکے مشابہ کام ہین
یہ اختیار ہے کہ عامل کے واسطے آدھے پھل مقرر کرے یا کم و زیادہ بشرطیکہ دونو رضامند ہو جاوین زمین کے
مالک کو یہ درست نہیں کہ عامل پر کسی نئی چیز کے بنانے کی شرط کرے جیسے باولی یا کنوان کہودنے کی یا چشمہ
جاری کرنے کی یا اور درخت لگانے کی جسکی جڑین عامل لیکر آوے یا حوض بنانے کی اس خیال سے کہ باغ
کی آمدنی زیادہ ہو جاوے کہا مالک نے اسکی مثال یہ ہے گویا باغ کے مالک نے کسی سے کہا تو میرے لیے ایک گھر
بنادے یا کنوان کہود دے یا چشمہ درست کردے یا اور کوئی کام اسکے بدلے میں۔ میں تجھے اپنے باغ کے پھلوں میں سے
آدھا حصہ دونگا حالانکہ وہ پھل درست نہیں ہوئے نہ اُنکی بہتری کا حال معلوم ہے یہ درست نہیں اسلیے کہ یہ بیع ہے
پھلوں کی قبل اُنکی بہتری معلوم ہونے کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا کہا مالک نے
اگر پھل اچھے طور سے نکل گئے ہون اور اُنکی بہتری کا یقین ہوگیا ہو پھر کوئی شخص اُن پھلوں کے بدلے میں
ان کاموں میں سے کوئی کام کراوے تو کچھ قباحت نہیں ہے کہا مالک نے ہمارے نزدیک مساقاۃ ہر قسم
کے میوہ دار درختون میں درست ہے جیسے انگور اور کھجور اور زیتون اور انار اور زرد آلو وغیرہ میں اس شرط
سے کہ رب المال آدھے پھل لیوے یا کم و بیش باقی عامل لے کہا مالک نے اگر کھیت کا مالک اُسکی خدمت سے
عاجز ہو کر کسی سے مساقات کرے تو درست ہے جب کھیتی پھوٹ آئی ہو اور نکل چکی ہو کہا مالک نے جن درختون
میں مساقاۃ درست ہے اگر اُنمیں پھل لگ چکے ہون اسطرح کہ اُنکی بہتری کا یقین ہوگیا ہو اور اُن کی بیع

کتاب المساقاۃ کتاب مساقات کے بیان مین **ف** ساقاۃ اُسکو کہتے ہین کہ ایک
آدمی اپنے درختون کو دوسرے کے حوالے کرے تاکہ وہ انکو پرورش کرے جب پہل نکلین تو اُسکو بھی ایک حصہ
اُسمین سے ملے سب ائمہ اسکے جواز کے قائل ہین مگر ابو حنیفہ رہ نے ناجائز کہا ہے **ماجاء فی المساقاۃ**
مساقات کا بیان **عن** سعید بن المسیب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیہود خیبر یوم
افتتح خیبر اُقرکم علی ما اقرکم اللہ علیہ علی ان الثمر بیننا وبینکم قال فکان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یبعث عبد اللہ بن رواحۃ فیخرص بینہ وبینہم ثم یقول ان شئتم فلکم وان شئتم
فلی فکانوا یاخذونہ **ترجمہ** سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیبر کے یہودیون سے
جسدن خیبر فتح ہوا جو تمکو اللہ نے دیا ہے اُسیر مین تہین برقرار رکہون گا اس شرط سے کہ جتنے پہل یہان پیدا
ہوتے ہین وہ ہم مین تم مین مشترک ہون تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن رواحہ کو بہیجتے تہے وہ درختونکو
دیکہکر اُنکے پہلون کا اندازہ کرتے تہے اور کہتے تہے اگر تم چاہو تو تم ان پہلون کو لے لو اور جو اندازہ ہوا ہے اُسکا آدہا ہمکو دیدو
یا یہ پہل ہمکو دیدو (ہم تمکو اس اندازے کے آدہے پہل دینگے) یہود خود پہل لے لیا کرتے **ف** اور جو اندازہ ہوتا تہا اُسکا
نصف مسلمانون کو ادا کرتے اس حدیث سے مساقاۃ کا جواز ثابت ہوا کیونکہ جب مسلمانون نے خیبر کو فتح کیا تو وہ درخت
مسلمانون کے ملک ہو گئے اُنہون نے اپنی طرف سے یہود کو مقرر کیا کہ وہی محنت اور مشقت کرین اور آدہے پہل خود لیا کرین اور آدہے
ہمکو دیا کرین **عن** سلیمان بن یسار ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یبعث عبد اللہ بن رواحۃ الی خیبر
فیخرص بینہ وبین یہود خیبر قال فجمعوا لہ حلیا من حلی نسائہم فقالوا ھذا لک وخفف عنا وتجاوز فی
القسم فقال عبد اللہ بن رواحۃ یا معشر الیہود واللہ انکم لمن ابغض خلق اللہ الی وما ذاک بحاملی علی ان
احیف علیکم فاما ما عرضتم من الرشوۃ فانما ھی سحت وانا لا ناکلہا فقالوا بھذا قامت السموات والارض
ترجمہ سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن رواحہ کو بہیجتے تہے خیبر کی طرف وہ پہلون کا
اور یہودیون کا اندازہ مقرر کر دیتے تہے ایکبار یہودیون نے اپنی عورتون کا زیور جمع کیا اور عبد اللہ بن رواحہ کو دینے لگے
اور کہنے لگے یہ لیلو مگر ہماری محصول مین کچہ کمی کردو عبد اللہ بن رواحہ نے کہا اے یہودیو خدا کی ساری مخلوق مین مین تمکو زیادہ
برا سمجہتا ہون **ف** کیونکہ تمنے خدا کے پیغمبرون کو قتل کیا اللہ جل جلالہ پر جہوٹ باندہا **ت** اس پر بہی مین
نہین چاہتا کہ تمپر ظلم کرون اور جو تم مجہے رشوت دیتے ہو وہ حرام ہے اسکو ہم لوگ نہین کہاتے اُسوقت
یہودی کہنے لگے اسی وجہ سے اب تک آسمان اور زمین قائم ہین **ف** مسلمانونکی نیک نیتی اور خدا ترسی کو دیکہکر
سمجہ گئے کہ انہین لوگون کی وجہ سے دنیا قائم ہے ورنہ خدا کا عذاب اترتا قیامت آجاتی کہا مالک نے جب کسی شخص نے
مساقات کی طور پر کہجور کا باغ لیا اور اُس باغ مین خالی زمین بہی موجود ہے تو اُس شخص نے خالی زمین مین

اور کچھ پھر اوہ اُسی کا ہوگا اگر زمین کا مالک یہ شرط لگاوے کہ خالی زمین مین مین پھیرون گا تو درست نہین اسواسطے
کہ عامل کو اُس زراعت مین بھی پانی دینا پڑے گا اور یہ زیادتی ہے عقد پر البتہ اگر وہ زراعت دونو مین مشترک ہو
تو کچھ قباحت نہین جب محنت اور تخم اور زمین کا درست کرنا عامل پر ہو اور دوسرے شخص کی صرف زمین ہو اگر عامل نے
زمین کے مالک سے یہ شرط لگائی کہ تخم تم دینا یہ درست نہین بلکہ مساقاۃ صرف اسی طور سے درست ہی محنت وغیرہ
سب عامل پر ہو کہا مالک نے اگر ایک چشمہ پانی کا دو آدمیون مین مشترک ہو پھر اُسکا پانی بند ہو جاوے اب ایک شریک
اُسکی درستی کے لیے دام خرچ کرنے کو موجود ہو اور دوسرا شریک انکار کرے تو جو شخص دام خرچ کرکے اُسکو درست
کرے وہ سارا پانی لیا کرے جب تک اپنے شریک سے آدھا خرچ وصول نہ کرلے کہا مالک نے اگرچہ اور محنت سب باغ کے
مالک کی ہو مگر عامل ہاتھ سے کچھ مشقت کیا کرے تو وہ مزدور سمجھا جاوے بعوض ایک حصے کے پھلون مین سے یہ درست
نہین کیونکہ اجرت مجہول ہے کہا مالک نے جو شخص قراض یا مساقاۃ کرے اُسکو یہ نہین پہونچتا کہ کچھ مال یا درخت
اُسمین سے مستثنے کرے کہ اُنکے پھل مین لونگا کیونکہ اسمین دہوکا ہے کہا مالک نے باغ کا مالک عامل پر ان امور کی
شرط کرسکتا ہے باغ کا سوار درست رکھنا یعنے اسکی حدبندی قائم رکھنا یا آنی کے چشمے صاف رکھنا تہالی درختون
کے صاف رکھنا درختون کی بیخون کو صاف رکھنا اُنکی کاٹ چھانٹ کرنا کہجور درخت پر سے کاٹنا اور جو اسکے مشابہ کام ہین
یہ اختیار ہے کہ عامل کے واسطے آدہے پھل مقرر کرے یا کم و زیادہ بشرطیکہ دونو رضامند ہوجاوین زمین کے
مالک کو یہ درست نہین کہ عامل پر کسی نئی چیز کے بنانے کی شرط کرے جیسے باولی یا کنوان کہودنے کی یا چشمہ
جاری کرنے کی یا اور درخت لگانے کی جسکی جڑین عامل لیکر آوے یا حوض بنانے کی اس خیال سے کہ باغ
کی آمدنی زیادہ ہوجاوے کہا مالک نے اسکی مثال یہ ہے گویا باغ کے مالک نے کسی سے کہا تو میرے لیے ایک گھر
بنادے یا کنوان کہود دے یا چشمہ درست کردے یا اور کوئی کام اسکے بدلے مین۔ مین تجھے اپنے باغ کے پہلون مین سے
ادہا حصہ دونگا حالانکہ وہ پھل درست نہین ہوئے نہ اُنکی بہتری کا حال معلوم ہے یہ درست نہین اسلیے کہ یہ بیع ہے
پہلون کی قبل اُنکی بہتری معلوم ہونے کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا کہا مالک نے
اگر پھل اچھے طور سے نکل گئے ہون اور اُنکی بہتری کا یقین ہوگیا ہو پھر کوئی شخص اُن پہلون کے بدلے مین
ان کامون مین سے کوئی کام کراوے تو کچھ قباحت نہین ہے کہا مالک نے ہمارے نزدیک مساقاۃ ہر قسم
کے میوہ دار درختون مین درست ہی جیسے انگور اور کہجور اور زیتون اور انار اور زرد آلو وغیرہ مین اس شرط
سے کہ رب المال آدہے پھل لیوے یا کم و بیش باقی عامل لے کہا مالک نے اگر کہیت کا مالک اُسکی خدمت سے
عاجز ہوکر کسی سے مساقات کرے تو درست ہی جب کہیتی پہوٹ آئی ہو اور نکل چکی ہو کہا مالک نے جن درختون
مین مساقاۃ درست ہی اگر اُنمین پھل لگ چکے ہون اسطرح کہ اُنکی بہتری کا یقین ہوگیا ہو اور اُن کی بیع

درست ہوگئی ہو تو اب انمین مساقات درست نہین البتہ سال آئندہ کے واسطے درست ہی لیکن اگر ان پہلون کے
بہتری کا یقین نہ ہوا ہو اور بیع کے قابل نہ ہوئی ہون تو انمین مساقات درست ہی کہا مالک نے خالی زمین کو مساقاۃ
کے طور پر دینا درست نہین بلکہ کرایہ کو دینا درست ہی اور جو شخص اپنی خالی زمین کو کسی کو دیوے اسواسطے کہ
زراعت کرے اور ثلث یا ربع اسمین سے زمین کے عوض مین ٹہراوے تو یہ درست نہین کیلیے کہ اسمین دہوکا
ہے معلوم نہین کہ بہت اُگتا ہے یا نہین یکم ہوتی ہے یا زیادہ ف اسی کو مزارعت کہتے ہین یہ معاملہ اکثر علما
کے نزدیک درست ہی اور ابو حنیفہ اور مالک کے نزدیک درست نہین مسلم نے جابر سے روایت کیا کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مخابرہ سے۔ مخابرہ اہل مدینہ کی زبان مین مزارعت کو کہتے ہین ت بلکا اسکی
مثال یہ ہے ایک شخص کسی کو سفر مین ساتھہ چلنے کے لیے نوکر رکھے پہر کہنے لگے مین اس سفر مین جو نفع
کماؤن اُسکا دسوان حصہ تو لے یہی تیری اجرت ہے تو یہ درست نہین کہا مالک نے کسی شخص کو درست
نہین کہ اپنے تئین یا اپنی زمین یا اپنی کشتی کو کرایہ دے مگر اجرت معین معلوم کے بدلے مین ف اور ایک
طائفہ تابعین کا مذہب یہ ہے کہ کشتی یا جانور یا زمین کو کرایہ دے سکتا ہے ایک حصے پر اس نفع کے جو کرایہ لینے
والے کو اللہ جل جلالہ دیوے (زرقانی) کہا مالک نے کہجور کے درختون مین مساقاۃ درست ہوئی اور خالی زمین
مین درست نہین ہوئی کیونکہ خالی زمین والا اپنی زمین کو کرایہ دے سکتا ہے اور کہجور والا اپنے پہلون
کو نہین بیچ سکتا جب تک اسکی بہتری کا یقین نہ ہو کہا مالک نے مساقات دو یا تین یا چار برس تک یا
اس سے کم یا زیادہ درست ہے کہجور کے درختون مین اور جو اسکی مانند ہو ف مساقات کی مدت معین
ہونا چاہیے بعض علما کے نزدیک اور ابو ثور کے نزدیک جب مدت معین نہ ہو تو ایک برس تک رہیگی اور
ظاہر یہ کے نزدیک اگر مدت معین نہ ہو جب بھی مساقات درست ہی کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
خیبر کے یہودیون سے مساقاۃ کی تہی اور کوئی مدت معین نہین کی تہی اس صورت مین مالک کو اختیار ہوگا
کہ جب چاہی مساقاۃ فسخ کرے کہا مالک نے مساقاۃ مین زمین کا مالک عامل سے جو کچھ ٹہرا ہے اُس سے زیادہ نہین
لے سکتا سونا ہو یا چاندی یا اناج یا اور کوئی چیز اسی طرح عامل مالک سے زیادہ کچھ نہین لے سکتا کہا مالک نے مضاربت
کا بھی یہی حکم ہے۔ اگر مضاربت یا مساقاۃ مین شرط سے زیادہ کچھ ٹہریگا تو وہ اجارہ ہوگا اور ایسا اجارہ
درست نہین جسمین دہوکا ہو کہا مالک نے اگر کوئی ایسی زمین کی مساقاۃ کرے جسمین درخت بھی ہون انگور
کے یا کہجور کے اور خالی زمین بھی ہو تو اگر خالی زمین ثلث یا ثلث سے کم ہو تو مساقات درست ہی اور
اگر خالی زمین زیادہ ہو اور درخت ثلث یا ثلث سے کم ہون تو ایسی زمین کا کرایہ دینا درست ہے مگر
مساقاۃ درست نہین کیونکہ لوگون کا یہ دستور ہے کہ زمین مین مساقاۃ کیا کرتے ہین اور اسمین تہوڑے

سی زمین خالی بھی رہتی ہے یا کرایہ دیتے ہین اور تہوڑی سی زمین مین درخت بھی رہتے ہین یا جس مصحف یا تلوار
مین چاندی لگی ہو اُسکو چاندی کے بدلے مین بیچتے ہین یا ہار اور انگوٹھی کو جسمین سونا بھی ہو سونے کے بدلے
مین بیچتے ہین اور ہمیشہ سے لوگ اس قسم کی خرید فروخت کرتے چلے آئے اور اسکی کوئی حد نہین مقرر کی
کہ اس قدر سونا یا چاندی ہو تو حلال ہے اور اس سے زیادہ ہو تو حرام ہے مگر ہمارے نزدیک لوگون کی عمل درآمد
کے موافق یہ حکم ٹہیرا ہے کہ جب مصحف یا تلوار مین یا انگوٹھی مین سونا چاندی ثلث قیمت کے برابر ہو یا اس سے
کم تو اُسکی بیع چاندی یا سونے کے بدلے مین درست ہے، ورنہ درست نہین **اَلشَّرْطُ فِي الرَّقِيْقِ**
فِي الْمُسَاقَاةِ غلامون کی خدمت کی شرط کرنا مساقاۃ مین کہا مالک نے اگر عامل زمین کا مالک سے یہ شرط
کر لے کہ کام کاج کے واسطے جو غلام پہلے مقرر تھے وہ میرے پاس بھی مقرر رکھنا تو اسمین کچھ قباحت نہین ہے
کیونکہ اسمین عامل کی کچھ منفعت نہین ہے صرف اتنا فائدہ ہے کہ اُنکے ہونے سے عامل کو محنت کم پڑے گی
اگر وہ نہ ہوتی تو محنت زیادہ پڑتی اسکی مثال ایسی ہے کہ ایک مساقاۃ اُن درختون مین ہو کہ جسمین پانی چشمے
سے آتا ہے اور ایک مساقاۃ اُن درختون مین ہو کہ جہان پانی پھر کر اونٹ پر لانا پڑتا ہے دونو برابر نہین ہو سکتین
اس لیے کہ ایک مین محنت زیادہ ہے اور دوسرے مین کم کہا مالک نے عامل کو یہ نہین پہونچتا کہ اُن غلامون
سے اور کوئی کام لیوے یا مالک سے اُسکی شرط کر لیوے کہا مالک نے عامل کو یہ درست نہین کہ مالک سے
ان غلامون کی شرط کر لیوے جو پہلے سے باغ مین مقرر نہ تھے کہا مالک نے زمین کے مالک کو یہ درست
نہین کہ جو غلام پہلے سے باغ مین مقرر تھے اُنمین سے کسی غلام کے نکال لینے کی شرط مقرر کرے بلکہ اگر کسی
غلام کو نکالنا چاہے تو مساقات کے اول نکال لے اسیطرح اگر کسی کو شریک کرنا چاہے تو مساقاۃ کے اول
شریک کر لے بعد اُسکے مساقاۃ کرے کہا مالک نے اگر باغ کے غلامون مین سے کوئی مر جاوے یا غائب ہو جاوے
تو باغ کے مالک کو دوسرا غلام اُسکی جگہ پر دینا پڑیگا۔ پوری ہوئی کتاب مساقات کی **كِتَابُ كِرَاءِ**
الْاَرْضِ زمین کو کرایہ پر دینے کے بیان مین **ف** زمین کا کرایہ دینا چاندی یا سونے کے بدلے
مین بالاتفاق درست ہی مگر پیداوار کے ایک حصے پر کرایہ دینا جسکو مزارعت اور مخابرت کہتے ہین مختلف فیہ ہے
ابو حنیفہ اور مالک کے نزدیک ممنوع ہے اور احمد اور اسحاق اور ابو یوسف اور محمد اور اہلحدیث کے نزدیک درست ہے

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ قَالَ حَنْظَلَةُ
فَسَاَلْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ فَقَالَ اَمَّا بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ فَلَا بَاْسَ بِهٖ

ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کھیتون کے کرایہ دینے سے حنظلہ نے کہا
مینے رافع سے پوچھا اگر سونے چاندی کے بدلے مین کرایہ کو دے اُنہون نے کہا کچھ قباحت نہین عن

فا نوکرون کی شرط کرنی آبیاری مین

فا کراء الارض

درست ہوگئی ہو تو اب اسمین مساقات درست نہین البتہ سال آئندہ کے واسطے درست ہی لیکن اگر ان پہلون کے بہتری کا یقین نہ ہوا ہو اور بیع کے قابل نہ ہوئی ہون تو اُنمین مساقات درست ہی کہا مالک نے خالی زمین کو مساقاۃ کے طور پر دینا درست نہین بلکہ کرایے کو دینا درست ہی اور جو شخص اپنی خالی زمین کو کسی کو دیوے اسواسطے کہ زراعت کرے اور ثلث یا ربع اُسمین سے زمین کے عوض مین ٹہراوے تو یہ درست نہین کسلیے کہ اسمین دہوکا ہے معلوم نہین کہیت اُگتا ہے یا نہین پہک کم ہوتی ہے یا زیادہ **ف** اسی کو مزارعت کہتی ہین یہ معاملہ اکثر علما کے نزدیک درست ہی اور ابو حنیفہ اور مالک کے نزدیک درست نہین مسلم نے جابر سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مخابرہ سے۔ مخابرہ اہل مدینہ کی زبان مین مزارعت کو کہتے ہین **ت** بلکہ اسکی مثال یہ ہے ایک شخص کسی کو سفر مین ساتہہ چلنے کے لیے نوکر رکہے پہر کہنے لگے مین اس سفر مین جو نفع کماؤن اُسکا دسوان حصہ تولے یہی تیری اجرت ہے تو یہ درست نہین کہا مالک نے کسی شخص کو درست نہین کہ اپنے تئین یا اپنی زمین یا اپنی کشتی کو کرایہ دے مگر اجرت معین معلوم کے بدلے مین **ف** اور ایک طائفہ تابعین کا مذہب یہ ہے کہ کشتی یا جانور یا زمین کو کرایہ دے سکتا ہے ایک حصے پر اس نفع کے جو کرایہ لینے والے کو اللہ جل جلالہ دیوے (زرقانی) کہا مالک نے کہجور کے درختون مین مساقاۃ درست ہوئی اور خالی زمین مین درست نہین ہوئی کیونکہ خالی زمین والا اپنی زمین کو کرایہ دے سکتا ہے اور کہجور والا اپنے پہلون کو نہین بیچ سکتا جب تک اسکی بہتری کا یقین نہ ہو کہا مالک نے مساقات دو یا تین یا چار برس تک یا اس سے کم یا زیادہ درست ہے کہجور کے درختون مین اور جو اسکی مانند ہو **ف** مساقات کی مدت معین ہونا چاہیے بعض علما کے نزدیک اور ابو ثور کے نزدیک جب مدت معین نہ ہو تو ایک برس تک رہیگی اور ظاہریہ کے نزدیک اگر مدت معین نہ ہو جب بہی مساقات درست ہی کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے یہودیون سے مساقاۃ کی تہی اور کوئی مدت معین نہین کی تہی اس صورت مین مالک کو اختیار ہوگا کہ جب چاہی مساقاۃ فسخ کرے کہا مالک نے مساقاۃ مین زمین کا مالک عامل سے جو کچہ ٹہر ہے اُس سے زیادہ نہین لے سکتا سونا ہو یا چاندی یا اناج یا اور کوئی چیز اسی طرح عامل مالک سے زیادہ کچہ نہین لے سکتا کہا مالک نے مضاربت کا بہی یہی حکم ہے۔ اگر مضاربت یا مساقاۃ مین شرط سے زیادہ کچہ ٹہیریگا تو وہ اجارہ ہوگا اور ایسا اجارہ درست نہین جسمین دہوکا ہو کہا مالک نے اگر کوئی ایسی زمین کی مساقاۃ کرے جسمین درخت بہی ہون انگور کے یا کہجور کے اور خالی زمین بہی ہو تو اگر خالی زمین ثلث یا ثلث سے کم ہو تو مساقات درست ہی اور اگر خالی زمین زیادہ ہو اور درخت ثلث یا ثلث سے کم مین ہون تو ایسی زمین کا کرایہ دینا درست ہے مگر مساقاۃ درست نہین کیونکہ لوگون کا یہ دستور ہے کہ زمین مین مساقاۃ کیا کرتے ہین اور اُسمین تہوڑے

سی زمین خالی بھی رہتی ہے یا کرایہ دیتے ہین اور تہوڑی سی زمین مین درخت بھی رہتے ہین یا جس مصحف یا تلوار مین چاندی لگی ہو اسکو چاندی کے بدلے مین بیچتے ہین یا ہار اور انگوٹھی کو جسمین سونا بھی ہو سونے کے بدلے مین بیچتے ہین اور ہمیشہ سے لوگ اس قسم کی خرید فروخت کرتے چلے آئے اور اسکی کوئی حد نہین مقرر کی کہ اس قدر سونا یا چاندی ہو تو حلال ہے اور اس سے زیادہ ہو تو حرام ہے مگر ہمارے نزدیک لوگون کی عمل درآمد کے موافق یہ حکم ٹھیرا ہے کہ جب مصحف یا تلوار مین یا انگوٹھی مین سونا چاندی ثلث قیمت کی برابر ہو یا اس سے کم تو اسکی بیع چاندی یا سونے کے بدلے مین درست ہے، ورنہ درست نہین **اَلشَّرْطُ فِی الرَّقِيْقِ فِي الْمُسَاقَاةِ** غلامون کی خدمت کی شرط کرنا مساقاۃ مین کہا مالک نے اگر عامل زمین کا مالک سے یہ شرط کرلے کہ کام کاج کے واسطے جو غلام پہلے مقرر تھے وہ میرے پاس بھی مقرر رکہنا تو اسمین کچھ قباحت نہین کیونکہ اسمین عامل کی کچھ منفعت نہین ہے صرف اتنا فائدہ ہے کہ انکے ہونے سے عامل کو محنت کم پڑے گی اگر وہ نہ ہوتی تو محنت زیادہ پڑتی اسکی مثال ایسی ہے کہ ایک مساقاۃ ان درختون مین ہو کہ جسمین پانی چشمے سے آتا ہے اور ایک مساقاۃ ان درختون مین ہو کہ جہان پانی بھر کر اونٹ پر لانا پڑتا ہے دونو برابر نہین ہوسکتین اس لیے کہ ایک مین محنت زیادہ ہے اور دوسرے مین کم کہا مالک نے عامل کو یہ نہین پہونچتا کہ ان غلامون سے اور کوئی کام لیوے یا مالک سے اسکی شرط کرلیوے کہا مالک نے عامل کو یہ درست نہین کہ مالک سے ان غلامون کی شرط کرلیوے جو پہلے سے باغ مین مقرر نہ تھے کہا مالک نے زمین کے مالک کو یہ درست نہین کہ جو غلام پہلے سے باغ مین مقرر تھے انہین سے کسی غلام کے نکال لینے کی شرط مقرر کرے بلکہ اگر کسی غلام کو نکالنا چاہے تو مساقات کے اول نکال لے اسیطرح اگر کسی کو شریک کرنا چاہے تو مساقاۃ کے اول شریک کرلے بعد اسکے مساقاۃ کرے کہا مالک نے اگر باغ کے غلامون مین سے کوئی مرجاوے یا غائب ہوجاوے تو باغ کے مالک کو دوسرا غلام اسکی جگہ پر دینا پڑیگا۔ پوری ہوئی کتاب مساقات کی **كِتَابُ كِرَاءِ الْاَرْضِ** زمین کو کرایہ پر دینے کے بیان مین **ف** زمین کا کرایہ دینا چاندی یا سونے کے بدلے مین بالاتفاق درست ہی مگر پیداوار کے ایک حصے پر کرایہ دینا جسکو مزارعت اور مخابرت کہتے ہین مختلف فیہ ہے ابوحنیفہ اور مالک کے نزدیک ممنوع ہے اور احمد اور اسحاق اور ابو یوسف اور محمد اور اہلحدیث کے نزدیک درست ہے

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ قَالَ حَنْظَلَةُ فَسَاَلْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ فَقَالَ اَمَّا بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ فَلَا بَاْسَ بِهٖ

ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کھیتون کے کرایہ دینے سے حنظلہ نے کہا مینے رافع سے پوچھا اگر سونے چاندی کے بدلے مین کرایہ کو دے انہون نے کہا کچھ قباحت نہین عن

ف غلامون کی خدمت کی شرط کرنا مساقاۃ مین

ف کتاب کراء الارض

ابن شہاب قال سالت سعید بن المسیب عن کراء الارض بالذہب والورق فقال لا باس بذلک
ترجمہ سعید بن المسیب سے ابن شہاب نے پوچھا زمین کو کرایہ دینا سونے یا چاندی کے بدلے مین درست ہی کہا ہان کچھ
قباحت نہین عن ابن شہاب انہ سال سالم بن عبد اللہ بن عمر عن کراء المزارع فقال لا باس
بہا بالذہب والورق قال ابن شہاب فقلت لہ رایت الحدیث الذی یذکر عن رافع بن خدیج فقال
اکثر رافع بن خدیج ولو کانت لی مزرعۃ اکریتہا ترجمہ ابن شہاب نے سالم بن عبد اللہ سے پوچھا کہیتون کا کرایہ دینا کیسا
ہی انہون نے کہا کچھ قباحت نہین سونے یا چاندی کے بدلے مین ابن شہاب نے کہا کیا تمکو رافع بن خدیج کی حدیث نہین
پہونچی **ف** کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کہیتون کے کرایہ دینے سے **ت** سالم نے کہا رافع نے زیادتی
کی اگر میرے پاس مین مزروعہ ہوتی تو مین اسکو کرایہ پر دیتا عن مالک انہ بلغہ ان عبد الرحمن بن عوف تکاری
ارضا فلم تزل فی یدیہ بکراء حتی مات قال ابنہ فما کنت اراہا الا لنا من طول ما مکثت فی یدیہ حتی
ذکرہا لنا عند موتہ فامرنا بقضاء شیء کان بقی علیہ من کرائہا ذہب او ورق ترجمہ عبد الرحمن بن
عوف نے ایک مین کرایہ کو لی ہمیشہ انکے پاس رہی مرتے دم تک انکے بیٹے نے کہا ہم اسکو اپنی ملک سمجھتے تھے اس وجہ
سے کہ مدت تک ہمارے پاس رہی جب عبد الرحمن مرنے لگے تو انہون نے ذکر کیا کہ وہ کرایہ کی ہے اور حکم کیا کرایہ کے ادا
کرنے کا جو انپر باقی تہا سونے یا چاندی کے قسم سے عن عروۃ بن الزبیر انہ کان یکری ارضہ بالذہب والورق
ترجمہ عروہ بن زبیر اپنی زمین کو کرایہ پر دیتے تہے چاندی یا سونے کے بدلے مین امام مالک سے سوال ہوا کوئی شخص اپنی
زمین کرایہ دے اس شرط سے کہ جب اسمین کہجور یا گیہون یا اور کوئی چیز پیدا ہوگی تو اسقدر لونگا مثلاً سو صاع مالک نے
اسکو مکروہ جانا **کتاب الشفعۃ** کتاب شفعے کے بیان مین **ف** شفعہ کہتے ہین اس استحقاق کو جو
شریک کو حاصل ہوتا ہے زمین یا مکان کے بکنے کے وقت مثلاً ایک مکان یا باغ چار آدمیون مین مشترک
تہا اب ایک شخص نے انمین سے اپنا حصہ کسی غیر شخص کے ہاتہہ بیچا تو باقی شریکون کو شفعے کا حق حاصل ہوگا
اگر وہ چاہین تو مشتری کو اتنے دام جتنے کو اسنے خرید اہے دیکر جبراً وہ حصہ لے لین بسم اللہ الرحمن الرحیم
ما یقع فیہ الشفعۃ جس چیز مین شفعہ ثابت ہوتا ہے اسکا بیان عن سعید بن المسیب
وعن ابی سلمۃ بن عبد الرحمن بن عوف ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی بالشفعۃ فیما
لم یقسم بین الشرکاء فاذا وقعت الحدود بینہم فلا شفعۃ فیہ ترجمہ سعید بن المسیب اور ابی سلمہ
بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا شفعہ کا اس چیز مین جو تقسیم نہ ہوئی
ہو شریکون مین جب تقسیم ہو جاوے اور حدین قائم ہو جاوین پہر اسمین شفعہ نہین کہا مالک نے ہمارے نزدیک
یہی حکم ہے اور اسمین کچھ اختلاف نہین ہے **ف** احمد اور شافعی اور جمہور علما کا یہی قول ہے انکے نزدیک

ہمسایہ کو حق شفعہ نہین ہے اور ابو حنیفہ اور سفیان ثوری کے نزدیک ہمسایہ کو بھی حق شفعہ ہے عَنْ مَالِكٍ
أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ سُئِلَ عَنِ الشُّفْعَةِ هَلْ فِيهَا مِنْ سُنَّةٍ قَالَ نَعَمْ الشُّفْعَةُ فِي الدُّورِ
وَالْأَرَضِينَ وَلَا تَكُونُ إِلَّا بَيْنَ الشُّرَكَاءِ ترجمہ سعید بن المسیب سے سوال ہوا کہ شفعے مین کیا حکم ہے انہون
نے کہا شفعہ مکانون مین اور زمین مین ہوتا ہے اور شفعے کا استحقاق صرف شریک کو ہوتا ہے عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ
عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ مِثْلُ ذَلِكَ ترجمہ سلیمان بن یسار نے بھی ایسا ہی کہا کہا مالک نے اگر ایک شخص نے
مشترک زمین کا ایک حصہ کسی جانور یا غلام کے بدلے مین خریدا اب دوسرا شریک مشتری سے شفعے کا مدعی
ہوا لیکن وہ جانور یا غلام تلف ہوگیا اور اوسکی قیمت معلوم نہین مشتری کہتا ہے اوسکی قیمت سو دینار تھی
اور شفیع کہتا ہے پچاس دینار تھی تو مشتری سے قسم لینگے اس امر پر کہ اوس جانور یا غلام کی قیمت سو دینار
تھی بعد اوسکے شفیع کو اختیار ہوگا چاہے سو دینار دیکر زمین کے اوس حصے کو لیلے چاہے چھوڑ دے البتہ
اگر شفیع گواہ لاوے اس امر پر کہ اوس جانور یا غلام کی قیمت پچاس دینار تھی تو اوسکا قول معتبر ہوگا کہا مالک نے
جس شخص نے اپنے مشترک گھر یا مشترک زمین کا ایک حصہ کسیکو ہبہ کیا موہوب لہ نے واہب کو اوسکے بدلے مین
کچھ نقد دیا یا کچھ چیز دی تو اور شریک موہوب لہ کو جسقدر نقد دیا ہو یا اوس چیز کی قیمت دیکر شفعہ سے لینگے کہا مالک نے
اگر کسی شخص نے اپنا حصہ مشترک زمین یا مشترک گھر مین ہبہ کیا لیکن موہوب لہ نے اوسکا بدلہ نہین دیا تو شفیع کو شفعے کا
استحقاق نہوگا جب موہوب لہ بدلہ دیگا تو شفیع موہوب لہ کو اوس ہبہ کی قیمت دیکر شفعہ سے لیگا کہا مالک
نے جس شخص نے ایک حصہ مشترک زمین مین سے وعدے پر خریدا اب شریک نے شفعے کا دعوے کیا اگر وہ مالدار
ہے تو اوسی قیمت پر اوسی وعدے پر لیلیگا اگر اوسپر بھروسا نہو وعدے پر دام ادا کرنیکا تو جب وہ ایک
معتبر شخص کی ضمانت داخل کرے جو مشتری کے برابر ہو تو شفعہ سے لیگا کہا مالک نے اگر بیع کے وقت شفیع غائب ہو
تو اوسکا شفعہ باطل نہوگا اگرچہ کتنی ہی مدت گذر جاوے کہا مالک نے زید مر گیا اور ایک زمین چھوڑ گیا عمرو
اور بکر اوسکے بیٹے اوس زمین کے وارث ہوئے اب عمرو سالم و ناصر دو بیٹے چھوڑ کر مر گیا عمرو کے حصے کی زمین سالم
و ناصر مین مشترک ہوئی سالم نے اپنا حصہ بیچ ڈالا تو شفعے کا دعوے ناصر کو پہونچیگا نہ بکر کو کہا مالک نے اگر کئی
شریکون کو شفعے کا استحقاق ہو تو ہر ایک اون مین سے اپنے حصے کے موافق مبیع مین سے لینگے اگر ایک شخص نے
مشترک حصہ خرید کیا اور سب شریکون نے شفعے کا دعوے چھوڑ دیا مگر ایک شریک نے مشتری سے یہ کہا کہ مین اپنے حصے
کے موافق تیری زمین مین سے شفعہ لونگا مشتری یہ کہے یا تو تو پوری زمین جسقدر مین نے خریدی ہے سب لےلے یا شفعے کا
دعوے چھوڑ دے تو شفیع کو لازم ہوگا یا تو پورا حصہ مشتری سے لیلیوے یا شفعے کا دعوے چھوڑ دے کہا
مالک نے ایک شخص نے زمین کو خرید کر اوسمین درخت لگا دے یا کنوان کھودے پھر ایک شخص اوس زمین کے

شفعے کا دعوے کرتا ہوا ہے تو اوسکو شفعہ نہ ملیگا جب تک مشتری کے کنوئین اور درختون کی بہی قیمت نہ دیوے
کہا مالک نے جس شخص نے مشترک گہر یا زمین مین سے اپنا حصہ بیچا جب بائع کو معلوم ہوا کہ شفیع اپنا شفعہ لیگا تو
اوس بیع کو فسخ کر ڈالا اسصورت مین شفیع کا شفعہ ساقط نہ ہوگا بلکہ شفیع اوسقدر دام دیکر جتنے کو وہ حصہ بکا
تہا اوس حصہ کو لیلیگا کہا مالک نے اگر ایک شخص نے ایک حصہ مشترک گہر یا زمین کا اور ایک جانور اور کچہہ اسباب
ایک ہی عقد مین خرید کیا پہر شفیع نے اپنا حصہ یا شفعہ اوس زمین یا گہر مین مانگا مشتری کہنے لگا جتنی چیزین میںنے
خریدی ہین تو اون سب کو لیلے کیونکہ مینے اون سب کو ایک عقد مین خرید اہے تو شفیع زمین یا گہر مین اپنا شفعہ
لیگا اسطرح پر کہ اون سب چیزون کی علیحدہ علیحدہ قیمت لگا دینگے اور پہر ثمن کو ہر ایک قیمت پر حصہ رسد تقسیم کرینگے
جو ثمن کا زمین یا مکان کی قیمت پر آوے اسقدر شفیع دیکر وہ حصہ زمین یا مکان کا لیگا اور یہ ضرور نہین کہ اوس
جانور اور اسباب کو بہی لیلیوے البتہ اگر اپنی خوشی سے لیوے تو مضائقہ نہین کہا مالک نے جس شخص نے مشترک
زمین مین سے ایک حصہ خرید کیا اور سب شفیعون نے شفعے کا دعوے چہوڑ دیا مگر ایک شفیع نے شفعہ طلب کیا
تو اوس شفیع کو چاہیے کہ پورا حصہ مشتری کا لیلے یہ نہین ہوسکتا کہ اپنے حصے کے موافق اوسمین سے لیلے کہا
مالک نے اگر ایک گہر مین چند آدمی شریک ہون اور ایک آدمی اونمین سے اپنا حصہ بیچے سب شرکا کی غیبت مین مگر
ایک شریک کی موجودگی مین اب جو شریک موجود ہے اوس سے کہا جاوے تو شفعہ لیتا ہے یا نہین لیتا وہ کہے یا نفعل
مین اپنے حصے کے موافق لیلیتا ہون بعد اوسکے جب میرے شریک آوینگے اگر وہ اپنے حصونکو خرید کرینگے تو بہتر
نہین تو مین کل شفعہ لیلونگا تو یہ نہین ہوسکتا بلکہ جو شریک موجود ہے اس سے صاف کہدیا جاویگا یا تو شفعہ کل
لیلے یا چہوڑ دے اگر وہ لیلیگا تو بہتر نہین تو اوسکا شفعہ ساقط ہوجاویگا

مَا لَا یَقَعُ فِیْهِ الشُّفْعَةُ

جن چیزون مین شفعہ نہین ہے اونکا بیان عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَالَ
اِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ فِی الْاَرْضِ فَلَا شُفْعَةَ فِیْهَا وَلَا شُفْعَةَ فِیْ بِئْرٍ وَّلَا فِیْ فَحْلِ النَّخْلِ ترجمہ حضرت عثمان نے
کہا جب زمین مین حدین پڑ جاوین تو اوسمین شفعہ نہ ہوگا اور نہین شفعہ ہے کنوئین مین اور نہ کہجور کے نر درخت مین
ف عرب مین ہر ایک شخص کی کہجور کے درخت علیحدہ علیحدہ ہوتے تہے اور نر درخت ایک ہوتا جسمین سب شریک
ہوتے ہر ایک اوسکا گابہا لیتا اور اپنے مادہ درختون مین شریک کیا کرتا اونمین سے اگر کوئی شخص اپنے درختون
کو بیچے تو اور درخت والون کو شفعہ نہ ہوگا اسوجہ سے کہ نر درخت مین شریک ہین کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہی حکم
ہے کہا مالک نے رستے مین شفعہ نہین ہے خواہ وہ تقسیم کے لائق ہو یا نہ ہو کہا مالک نے اسیطرح جب ایک
مکان کی کوٹہریان تقسیم ہوجاوین پہر اوسکے آنگن مین شفعہ نہ ہوگا خواہ وہ تقسیم کے لائق ہو یا نہ ہو کہا مالک نے
اگر مشتری نے خیار کی شرط سے زمین کے ایک حصہ کو خرید اتو شفیع کو شفعے کا حق نہ ہوگا جب تک مشتری کا خیال

جن چیزون مین شفعہ نہین ہے اونکا بیان

پورا نہ ہوا اور وہ اسکو قطعی طور پر نہ لیوے کہا مالک نے اگر ایک شخص نے زمین خریدی اور مدت تک اوسپر قابض رہا
بعد اوسکے ایک شخص نے اس زمین مین اپنا حق ثابت کیا تو اسکو شفعہ ملیگا اور جو کچھہ زمین مین منفعت ہوئی ہے وہ مشتری
کی ہوگی جس تاریخ تک اوسکا حق ثابت ہوا ہے کیونکہ وہ مشتری اوس زمین کا ضامن تہا اگر وہ تلف ہو جاتی یا اوسکے
درخت تلف ہو جاتے۔ اگر بہت مدت گذر گئی یا گواہ مر گئے یا بائع اور مشتری مر گئے یا وہ زندہ ہین مگر بیع کو بہوت لگئے بہت
مدت گذرنے کی وجہ سے اسصورت مین اوس شخص کو اسکا حق تو ملیگا مگر شفعے کا دعوے نہ پہونچیگا اگر زمانہ بہت
نہین گذرا ہے اور اُس شخص کو معلوم ہوا کہ بائع نے قصداً شفعہ باطل کرنیکے واسطے بیع کو چہپایا ہے تو اصل زمین
کی قیمت اور جو اوسمین زیادہ ہوگیا ہے اوسکی قیمت وہ شخص ادا کرکر شفعہ سے لیگا کہا مالک نے جیسے زندگی مال
مین شفعہ ہے ویسے میت کے مال مین بہی شفعہ ہے البتہ اگر میت کے وارث اوسکے مال تقسیم کرین پہر بیچین تو
اسمین شفعہ نہ ہوگا کہا مالک نے ہمارے نزدیک غلام اور لونڈی اور اونٹ اور گائے اور بکری اور جانور اور کپڑے
مین شفعہ نہین ہے نہ اس کنوئے مین جسکے متعلق زمین نہین ہے کیونکہ شفعہ اوس چیز مین ہوتا ہے جو تقسیم کے
قابل ہو اور اوسمین حدود ہوتے ہین زمین کے قسم سے جو چیز ایسی نہین ہے اوسمین شفعہ بہی نہین ہے کہا
مالک نے اگر کسی شخص نے ایسی زمین خریدی جسمین لوگون کو حق شفعہ پہونچتا ہے تو چاہیے کہ شفیعون کو حاکم پاس لیجاوے
یا شفعہ لیوین یا چہوڑ دین اگر مشتری شفیعون کو حاکم کے پاس نہین لیگیا لیکن اونکو خریدنے کی خبر ہوگئی تہی اور انہون
نے مدت تک شفعہ کا دعوے نکیا بعد اوسکے دعوے کیا تو مسموع نہ ہوگا۔ پوری ہوئی کتاب شفعے کی کتاب

الاقضیة

کتاب حکمون کی بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الترغیب فی القضاء بالحق

سچے حکم کرنیکا بیان عَنۡ اُمِّ سَلَمَۃَ زَوۡجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَاِنَّکُمۡ تَخۡتَصِمُوۡنَ اِلَیَّ وَلَعَلَّ بَعۡضَکُمۡ اَنۡ یَّکُوۡنَ اَلۡحَنَ بِحُجَّتِہٖ مِنۡ بَعۡضٍ فَاَقۡضِیَ لَہٗ عَلٰی نَحۡوِ مَا اَسۡمَعُ مِنۡہُ فَمَنۡ قَضَیۡتُ لَہٗ بِشَیۡءٍ مِّنۡ حَقِّ اَخِیۡہِ فَلَا یَاۡخُذۡ مِنۡہُ شَیۡئًا فَاِنَّمَا اَقۡطَعُ لَہٗ قِطۡعَۃً مِّنَ النَّارِ ترجمہ حضرت
ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین بہی بشر ہون **ف** یعنے جیسے اور لوگون کو
غیب کا حال معلوم نہین ظاہر پر حکم کرتے ہین ویسا ہی مجہکو بہی ہر ایک بات غیب کی معلوم نہین اس حدیث سے
رد ہو گیا اون لوگون کا جو سمجہتے ہین کہ آنحضرت کو ہر ایک بات غیب کی معلوم تہی (زرقانی) **ت** اور تم میرے
پاس لڑتے جہگڑتے آتے ہو شاید تم مین سے کوئی باتین بنا کر اپنے دعوے کو ثابت کرے پہر مین اوسکے موافق
فیصلہ کر دون اوسکے کہنے پر **ف** اوسکو سچا سمجہکر اور درحقیقت وہ جہوٹا ہو **ت** تو جس شخص کو مین اوسکے
بہائی کا حق دلادون وہ نہ لے کیونکہ مین ایک انگارا آگ کا اوسکو دلاتا ہون **ف** یعنے میرے حکم دینے کی وجہ سے وہ
یہ نہ سمجہے کہ غیر کا حق اوڑالینا درست ہوگیا بلکہ اگر وہ جہوٹا ہے تو فیصلہ ہو جانیکے بعد بہی اللہ سے ڈرے اور اپنے

بہائیکا مال یا حق نہ دباوے - اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قاضی کی قضا ظاہر مین نافذ ہوتی ہے نہ باطن مین یہی مذہب
ہے ائمہ ثلاثہ کا مگر ابو حنیفہ کے نزدیک معاملات مین جیسے نکاح اور بیع اور شرا اور طلاق مین قاضی کا حکم باطن
مین بھی نافذ ہو جاتا ہے مثلاً ایک عورت نے جہوٹ موٹ گواہ قائم کر دیے نکاح پر اور قاضی نے نکاح کا حکم کر دیا
تو مرد کو اس عورت سے جماع درست ہو جاویگا یا عورت نے جھوٹ موٹ طلاق کے اوپر گواہ قائم کر دیے اور قاضی
نے طلاق کا حکم کر دیا تو اس عورت کو دوسرے مرد سے نکاح درست ہو جاویگا یہ قول ابو حنیفہ کا احادیث صحیحہ کے
برخلاف ہے **عَنْ** سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اِخْتَصَمَ اِلَيْهِ مُسْلِمٌ وَيَهُوْدِيٌّ فَرَاٰى عُمَرُ بْنُ
الْخَطَّابِ اَنَّ الْحَقَّ لِلْيَهُوْدِيِّ فَقَضٰى لَهٗ عُمَرُ فَقَالَ لَهُ الْيَهُوْدِيُّ وَاللّٰهِ لَقَدْ قَضَيْتَ بِالْحَقِّ فَضَرَبَهٗ عُمَرُ
بِالدِّرَّةِ ثُمَّ قَالَ وَمَا يُدْرِيْكَ فَقَالَ لَهُ الْيَهُوْدِيُّ اِنَّا نَجِدُ اَنَّهٗ لَيْسَ قَاضٍ يَقْضِيْ اِلَّا كَانَ عَنْ يَمِيْنِهٖ
مَلَكٌ وَعَنْ شِمَالِهٖ مَلَكٌ يُسَدِّدَانِهٖ وَيُوَفِّقَانِهٖ لِلْحَقِّ مَادَامَ مَعَ الْحَقِّ فَاِذَا تَرَكَ الْحَقَّ عَرَجَا وَتَرَكَاهُ
ترجمہ حضرت عمر بن خطاب کے پاس ایک یہودی اور ایک مسلمان لڑتے ہوئے آئے حضرت عمر کو یہودی کی طرف حق معلوم
ہوا اونہون نے اسکی موافق فیصلہ کیا پہر یہودی بولا قسم خدا کی تمنے سچا فیصلہ کیا حضرت عمر نے اوسکو درے سے
مارا **ف** اسواسطے کہ حضرت عمر کو خوشامد بری معلوم ہوئی کیونکہ اونہون نے خدا کے واسطے فیصلہ کیا نہ یہ کہ لوگ تعریف
کرین **ت** اور کہا تجہے کیونکر معلوم ہوا **ف** یہودی کو تو معلوم تہا کہ حق کس طرف ہے کیونکہ وہ صاحب مقدمہ
تہا پہر یہ کہنا حضرت عمر کا کہ تجہے کیونکر معلوم ہوا ذہن نشین نہین ہوتا مگر ایک روایت مین ہے کہ یہودی نے یہ کہا قسم
خدا کی دو فرشتے جبرئیل اور میکائیل تمہاری زبان پر بات کرتے ہین اور تمہارے ساتھ ہین تب حضرت عمر نے اسکو
درے سے مارا اور کہا تجہے کیونکر معلوم ہوا اس صورت مین یہ سوال صحیح ہوگا **ت** یہودی نے کہا ہماری کتابون مین
لکہا ہے جو حاکم سچا فیصلہ کرتا ہے اوسکے داہنے ایک فرشتہ ہوتا ہے اور بائین ایک فرشتہ دونو اسکو مضبوط
کرتے ہین اور سیدھی راہ بتلاتے ہین جب تک وہ حاکم حق پر رہتا ہے جب حق چھوڑ دیتا ہے وہ فرشتے
بہی اسکو چھوڑ کر آسمان پر چڑھ جاتے ہین

اَلشَّهَادَاتُ گواہیون کا بیان

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الشُّهَدَاءِ الَّذِيْ يَاْتِيْ بِشَهَادَتِهٖ
قَبْلَ اَنْ يُّسْاَلَهَا اَوْ يُخْبِرُ بِشَهَادَتِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّسْاَلَهَا ترجمہ زید بن خالد جہنی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دون مین تمکو سب سے بہتر گواہ کی جو گواہی دیتا ہے قبل اسکے کہ پوچہا جاوے
ف یعنے حقوق اللہ مین جیسے طلاق عتاق وقف مین یا جب مدعی سچا ہو اور اسکا گواہ نہ ملتا ہو اور کسی
شخص کو اوسکے حق کا حال معلوم ہو وہ شخص خود بخود جا کر حاکم کے پاس گواہی دیوے تا کہ اسکا حق تلف نہ ہو
اس قسم کی گواہی ثواب ہے اور یہ حدیث اس حدیث کی مخالف نہین کہ ایک قوم ایسی پیدا ہوگی جو گواہی دینگے

قبل پوچھے جانیکے کیونکہ اُس حدیث مین مراد جہوٹی گواہی ہے یا گواہی سے قسم مقصود ہو یعنے وہ گواہ قسم کہا وینگے قبل
قسم لینے کے بعضون نے اس حدیث کے یہ معنے کیے ہین کہ بغیر پوچھے جاوینگے گواہی دینگے ورنہ جو کہا قبل پوچھے جانے
کے گواہی مین مبالغہ ہے ہمارے زمانہ کے صورت یہی ہے عن ربیعة بن ابی عبد الرحمن انه قال قدم علی عمر بن الخطاب
رجل من اهل العراق فقال لقد جئتك لامر ما له راس ولا ذنب فقال عمر وما هو قال شهادة
الزور ظهرت بارضنا فقال عمر او قد كان ذلك قال نعم فقال عمر والله لا يؤسر رجل في الاسلام
بغير العدول ترجمہ ربیعہ بن ابی عبد الرحمن سے روایت ہے کہ ایک شخص عراق کا حضرت عمر پاس آیا اور
بولا مین تمہارے پاس ایسی بات لیکر آیا ہون جسکا سر پیر کچھ نہین ف یعنے بہت گندی بات ہے حضرت
عمر نے کہا کیا ہے اوسنے کہا جہوٹی گواہی ہمارے ملک مین بہت پہیل گئی ہین حضرت عمر نے کہا سچ اوسنے
کہا ہان تب حضرت عمر نے کہا اب کوئی شخص مسلمان قید نہ کیا جاویگا بغیر معتبر گواہون کے عن مالك انه بلغه
ان عمر بن الخطاب قال لا تجوز شهادة خصم ولا ظنين ترجمہ حضرت عمر نے کہا نہین درست ہے
گواہی دشمن کی اور متہم کی **القضاء في شهادة المحدود** جسکو حد قذف پڑی ہو اوسکی گواہی
کا بیان عن مالك انه بلغه عن سليمان بن يسار وغيره انهم سئلوا عن رجل جلد الحد أتجوز
شهادته فقالوا نعم اذا ظهرت منه التوبة ترجمہ سلیمان بن یسار وغیرہ سے سوال ہوا کہ ایک شخص
کو حد قذف پڑی پہر اوسکی گواہی درست ہے انہون نے کہا ہان جب وہ توبہ کرلے اور اوسکی توبہ کی سچائی اوسکے
اعمال سے معلوم ہو جاوے عن مالك انه سمع ابن شهاب يسال عن ذلك فقال مثل ما قال
سليمان بن يسار ترجمہ ابن شہاب سے بہی یہی سوال ہوا اونہون نے بہی ایسا ہی کہا مالک نے کہا ہمارے نزدیک
یہی حکم ہے کیونکہ اللہ جل جلالہ نے فرمایا جو لوگ تہمت لگاتے ہین نیک عورتون بی بیون کو پہر چار گواہ نہین لاتے
اونکو اسی کوڑے مارو پہر کبہی اونکی گواہی قبول نہ کرو وہی گنہگار رہین مگر جو لوگ اونمین سے توبہ کرین بعد اوسکے اور
نیک ہو جاوین تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے پس جو شخص حد قذف لگایا جاوے پہر توبہ کرے اور نیک
ہو جاوے اوسکی گواہی درست ہے ف یہی مذہب ہے شافعی اور احمد اور اکثر علماء کا اور ابو حنیفہ کے نزدیک محدود
فی القذف کی شہادت کبہی درست نہین ہے اگرچہ توبہ بہی کرے **القضاء باليمين مع
الشاهد** ایک گواہ اور قسم پر فیصلہ کرنیکا بیان ف یعنے جب مدعی کے پاس ایک ہی گواہ ہو تو
قاضی مدعی سے قسم لیکر ایک گواہ اور ایک قسم پر مدعی کا حق ثابت کرے اور قسم اوسکی قائم مقام دوسرے گواہ
کے ہوگی یہی مذہب ہے ائمہ ثلاثہ اور جمہور علماء کا اور ابو حنیفہ اور ثوری اور اوزاعی کے نزدیک ایک گواہ اور قسم پر فیصلہ
نہین ہوسکتا جب تک دو گواہ نہ ہون لیکن متعدد روایات سے یہ بات ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک

شاہد اور قسم پر فیصلہ کیا عن محمد الباقر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی بالیمین مع الشاہد
ترجمہ امام محمد باقر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا ایک قسم ایک گواہ پر عن الاعرج
ان عمر بن عبد العزیز کتب الی عبد الحمید بن عبد الرحمن بن زید بن الخطاب وھو عامل علی
الکوفۃ ان اقض بالیمین مع الشاہد ترجمہ عمر بن عبد العزیز نے لکھا عبد الحمید بن عبد الرحمن کو اور وہ
عامل تھے کوفہ کے کہ ایک قسم اور ایک گواہ پر فیصلہ کیا کر عن مالک انہ بلغہ ان ابا سلمۃ بن عبد الرحمن
وسلیمان بن یسار سئلا ھل یقضی بالیمین مع الشاہد فقالا نعم ترجمہ ابا سلمہ بن عبد الرحمن
اور سلیمان بن یسار سے سوال ہوا کہ ایک گواہ اور ایک قسم پر فیصلہ کرنا درست ہے اونہوں نے کہا ہاں کہا مالک
نے جب مدعی پاس ایک گواہ ہو تو اوسکے گواہی لیکر مدعی کو قسم دینگے اگر وہ قسم کہا لیگا تو اوسکا دعوے ثابت
ہو جاویگا اگر قسم کہانے سے انکار کرے تو مدعا علیہ سے قسم لینگے اگر وہ قسم کہا لیگا تو بری ہو جاویگا اگر قسم کہانے سے
انکار کرے تو مدعی کا دعوے اوسپر ثابت ہو جاویگا کہا مالک نے ایک قسم اور ایک گواہ سے فیصلہ کرنا صرف اموال
کے دعوے مین ہوگا اور حدود اور نکاح اور طلاق اور عتاق اور سرقہ اور قذف مین ایک گواہ اور ایک قسم پر فیصلہ
کرنا درست نہین اور جس شخص نے عتاق کو اموال کے دعوے مین داخل کیا اوسنے غلطی کی کیونکہ اگر ایسا ہوتا
تو غلام جب ایک گواہ لاتا اس امر پر کہ مولے نے اسکو آزاد کر دیا ہے تو چاہیئے کہ غلام سے حلف لیکر اوسکو آزاد
کر دیتے حالانکہ ایسا نہین ہے بلکہ جب غلام اپنی آزادی پر ایک گواہ لادے تو اوسکے مولا سے حلف لینگے
اگر حلف کریگا تو آزادی ثابت نہ ہوگی کہا مالک نے اسیطرح اگر عورت ایک گواہ لائے اس امر پر کہ اوسکے خاوند
نے اوسکو طلاق دی تو خاوند سے قسم لینگے اگر وہ قسم کہائے اس امر پر کہ مینے طلاق نہین دی تو طلاق ثابت
نہ ہوگی کہا مالک نے طلاق اور عتاق مین جب ایک گواہ ہو تو خاوند اور مولا پر قسم لازم آویگی کیونکہ عتاق ایک حد
شرعی ہے جسمین عورتون کی گواہی درست نہین اسلیئے کہ غلام جب آزاد ہو جاتا ہے تو اوسکی حرمت ثابت
ہو جاتی ہے اور اسکی حدین اوروںپر پڑتی ہین اور اونکے حدین اسپر پڑتی ہین اگر وہ زنا کرے اور محصن ہو
تو رجم کیا جاویگا اگر اوسکو کوئی مار ڈالے تو قاتل بھی مارا جاویگا اور اوسکے وارثون کو میراث کا استحقاق حاصل
ہوگا اگر کوئی حجت کرنیوالا یہ کہے کہ مولا جب غلام آزاد کرے پھر ایک شخص اپنا قرضہ مولے سے مانگنے آوے اور ایک
مرد اور دو عورتون کی گواہی سے اپنا قرضہ ثابت کرے تو مولے پر قرضہ ثابت ہو جاویگا اگر مولے پاس سوا اوس غلام
کے کوئی مال نہ ہوگا تو اوس غلام کی آزادی کو فسخ کر ڈالینگے اس سے یہ بات نکالی کہ عورتون کی گواہی عتاق مین
درست ہے تو یہ نہین ہو سکتا کیونکہ عورتون کی گواہی قرضے کے اثبات مین معتبر ہوئی نہ عتاق مین اسکی مثال یہ ہے
ایک شخص اپنے غلام کو آزاد کرے پھر اوسکا قرضخواہ ایک گواہ اور ایک قسم سے اپنا قرضہ مولے پر ثابت کرے

اور اسکی وجہ سے آزادی فسخ کیجاوے یا سوا اسکے قرضے کا دعوے کرے اور گواہ نہ رکھتا ہو سوے تو قسم لیجاوے اور وہ
انکار کرے تو مدعی سے قسم لیکر اوسکا قرضہ ثابت کر دیا جاوے اور آزادی فسخ کیجاوے اسیطرح ایک شخص نکاح
کرے لونڈی سے پھر لونڈی کہے وہ نکاح فاسد ہے تب تو کہنے لگے کہ تو نے اور فلان شخص نے ملکر میری اس لونڈی کو اپنے
دینار دینے کے عوض میں خرید کیا ہے اور خاوند انکار کرے تو ہووے ایک مرد اور دو عورتون کو گواہ لاوے اپنے قول پر
اس صورت میں بیع ثابت ہوجاویگی اور وہ لونڈی خاوند پر حرام ہوجاویگی **ف** کیونکہ وہ لونڈی مشترک ہوگئی
دو شخصون میں **ت** اور نکاح فسخ ہوجاویگا حالانکہ طلاق مین عورتون کی گواہی درست نہین کہا مالک نے
اسیطرح اگر ایک شخص قذف کرے ایک شخص کو پھر ایک مرد یا دو عورتین گواہی دین کہ جس شخص کو قذف کیا
ہے وہ غلام ہے تو قاذف کے ذمہ سے حد ساقط ہوجاویگی حالانکہ قذف مین شہادت عورتون کی درست نہین
کہا مالک نے یہ بھی اسکی مثال ہے کہ دو عورتین گواہی دین بچے کے رونے پر تو اوس بچے کے لیے میراث ثابت ہو
جاویگی اور جو بچہ مرگیا ہوگا تو اوسکے وارثون کو میراث ملیگی حالانکہ ان دو عورتون کے ساتھ نہ کوئی مرد ہے نہ
قسم ہے اور کبھی میراث کا مال کثیر ہوتا ہے جیسے سونا چاندی مین باغ غلام وغیرہ اگر یہی دو عورتین ایک درم پر
یا اوس سے کم پر بھی گواہی دین تو اونکی گواہی سے کچھ ثابت نہ ہوگا جب تک اونکے ساتھ ایک مرد یا ایک
قسم نہ ہو کہا مالک نے بعضے لوگ کہتے ہین کہ ایک قسم اور ایک گواہ سے حق ثابت نہین ہوتا بسبب قول
اللہ تعالے کے فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ الایۃ تو حجت اُن لوگون پر یہ ہے کہ آیا تم نہین دیکھتے کہ اگر ایک شخص نے
دعوے کیا ایک شخص پر مال کا کیا نہین حلف لیا جاتا مدعی علیہ سے تو اگر حلف کرتا ہے باطل ہوجاتا ہے اوسکا
یہ حق اگر نکول کرتا ہے پھر حلف دلاتے ہین صاحب حق کو تو یہ ایسا امر ہے کہ نہین ہے اختلاف اسمین کسیکا
لوگون مین سے اور نہ کسی شہر مین شہرون مین سے تو کس دلیل سے نکالا ہے اسکو اور کس کتاب اللہ مین پایا اس
مسئلے کو تو جب اس امر کو اقرار کرے تو ضرور ہی اقرار کرے یمین مع الشاہد کا اگرچہ نہین ہے یہ کتاب اللہ مین مگر
حدیث مین تو موجود ہے آدمی کو چاہیے کہ ٹھیک راستہ پہچانے اور دلیل کا موقع دیکھے اس صورت مین اگر خدا
چاہیگا تو اوسکی مشکل حل ہوجاویگی **اَلْقَضَاءُ فِيْمَنْ هَلَكَ وَلَهُ دَيْنٌ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ
لَهُ فِيْهِ شَاهِدٌ وَاحِدٌ** ح ایک شخص مرجاوے اور اسکا قرض لوگون پر ہو جسکا ایک گواہ ہو اور لوگون کا
قرض اوسپر ہو جسکا ایک گواہ ہو تو کسطرح فیصلہ کرنا چاہیے کہا مالک نے اگر ایک شخص مرجاوے اور وہ لوگون کا قرضدار
ہو جسکا ایک گواہ ہو اور اسکا بھی قرض ایک پر آتا ہو اوسکا بھی ایک گواہ ہو اور اوسکے وارث قسم کھانے سے انکار
کرین تو قرضخواہ قسم کھا کر اپنا قرضہ وصول کرین اگر کچھ بچ رہے تو وہ وارثون کو نہ ملیگا کیونکہ اونھون نے قسم نہ
کھا کر اپنا حق آپ چھوڑ دیا مگر جب وارث یہ کہین کہ ہمکو معلوم نہ تھا کہ قرض مین سے کچھ بچ رہیگا اسیواسطے ہمنے

قسم نہیں کہائی اور حاکم کو معلوم ہو جاوے کہ وارثوں نے بسبب اسکے قسم نہ کہائی تھی تو اس صورت میں وارث کہا کر جو کچھ
مال بچ رہا ہے وصول کر سکتے ہیں **اَلْقَضَاءُ فِی الدَّعْوٰی** دعوے کے فیصلے کا بیان **عَنْ** جَمِيلِ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُؤَذِّنِ اَنَّهُ كَانَ يَحْضُرُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ يَقْضِي بَيْنَ النَّاسِ فَاِذَا جَاءَهُ الرَّجُلُ
يَدَّعِي عَلَى الرَّجُلِ حَقًّا نَظَرَ فَاِنْ كَانَتْ بَيْنَهُمَا مُخَالَطَةٌ اَوْ مُلَابَسَةٌ اَحْلَفَ الَّذِي ادُّعِيَ عَلَيْهِ وَ
اِنْ لَمْ يَكُنْ شَيْءٌ مِنْ ذٰلِكَ لَمْ يُحَلِّفْ **ترجمہ** جمیل بن عبد الرحمن عمر بن عبد العزیز کے پاس آیا کرتے تھے جب وہ
فیصلہ کرتے تھے لوگوں کا جو شخص کسی پر دعوے کرتا اگر مدعی اور مدعی علیہ میں باہمی کچھ تعلق اور ارتباط معلوم
ہوتا تو مدعی علیہ سے حلف لیتے ورنہ حلف نہ لیتے **ف** عمر بن عبد العزیز اور اکثر علماء مدینہ کا مذہب یہی ہے
کہ جب مدعی علیہ مدعی سے کچھ علاقہ نہ رکھتا ہو نہ جان پہچان نہ معاملہ نہ اتحاد تو مدعی علیہ سے حلف لینا ضرور نہیں لیکن
جمہور علما اور ائمہ ثلاثہ اسکے برخلاف ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ جب مدعی علیہ منکر ہو اور مدعی کے پاس گواہ نہو تو مدعی علیہ سے
قسم لیجاویگی زرقانی نے کہا مالک نے یہ مذہب اس سبب سے اختیار کیا کہ اگر مدعی علیہ سے عموماً حلف لیجاوے تو ہر شخص ذلت
دینے کے خیال سے شریف اور بھلے آدمیوں سے حلف لیا کریگا کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہی حکم ہے جو شخص
دعوے کرے دوسرے پر تو دیکھا جاویگا اگر مدعی کو مدعی علیہ سے ملاپ اور تعلق معلوم ہوگا تو مدعی علیہ سے حلف لینگے
اگر حلف کریگا تو مدعی کا دعوے باطل ہوگا اگر انکار کرے تو پھر مدعی سے حلف لینگے اگر وہ حلف کریگا تو اپنا حق
لے لیگا **اَلْقَضَاءُ فِی شَهَادَةِ الصِّبْيَانِ** لڑکوں کی گواہی کا بیان **عَنْ** هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ اَنَّ
عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ كَانَ يَقْضِي بِشَهَادَةِ الصِّبْيَانِ فِيمَا بَيْنَهُمْ مِنَ الْجِرَاحِ **ترجمہ** ہشام بن عروہ سے روایت
ہے کہ عبد اللہ بن زبیر لڑکوں کی گواہی پر حکم کرتے تھے اونکے آپس کی مار پیٹ پر کہا مالک نے لڑکے لڑیں اور ایک دوسرے
کو زخمی کریں تو اونکی گواہی درست ہے لیکن لڑکوں کی گواہی اور مقدمات میں درست نہیں ہے اور یہ بھی جب درست ہے
کہ لڑکے اگر جدا نہ ہوگئے ہوں نہ کیا ہو اگر جدا جدا ہوگئے ہوں تو پھر اونکی گواہی درست نہیں ہے مگر جب عادل
لوگوں کو اپنی شہادت پر شاہد کر گئے ہوں **ف** ائمہ ثلاثہ اور جمہور علماء کے نزدیک لڑکوں کی گواہی کسی مقدمے
میں درست نہیں ہے **اَلْحِنْثُ عَلٰى مِنْبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر شریف پر جھوٹی قسم کہانے کا بیان **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ
اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى مِنْبَرِي اٰثِمًا تَبَوَّاَ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ
ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص میرے منبر پر جھوٹی قسم کہاوے وہ اپنا
ٹھکانا بنالے جہنم میں **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تغلیظ قسم کی مسجد یا مکان سے درست ہے جمہور علماء
کا یہی مذہب ہے **عَنْ** اَبِي اُمَامَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ

دعوے کے فیصلہ کا بیان

لڑکوں کی گواہی کا بیان

بِيَمِينِهِ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَأَوْجَبَ لَهُ النَّارَ قَالُوا وَإِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيرًا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَإِنْ كَانَ
قَضِيبًا مِنْ أَرَاكٍ وَإِنْ كَانَ قَضِيبًا مِنْ أَرَاكٍ وَإِنْ كَانَ قَضِيبًا مِنْ أَرَاكٍ قَالَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ترجمہ ابوامامہ
سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے بھائی مسلمان کا حق اڑالیوے جھوٹی قسم کہا کر تو اللہ جنت کو
اوسپر حرام کریگا اور جہنم اوسکے لیے ضرور کریگا صحابہ نے کہا یا رسول اللہ اگرچہ وہ حق تہوڑا ہو آپنے فرمایا اگرچہ ایک شاخ
ہو پیلو کی اگرچہ ایک شاخ ہو پیلو کی اگرچہ ایک شاخ ہو پیلو کی تین بار فرمایا ف مبالغہ اور زجر کے واسطے یعنے قلیل کثیر
مین فرق نہین حقوق العباد تہوڑے ہون یا بہت اونکا معاف ہونا دشوار ہے اور قید مسلمان کی اتفاقی ہے کافر
کا مال بہی ناحق اوڑالینا یہی حکم رکہتا ہے۔ اگر کسی سے ایسا ہو جاوے تو وہ مال ادا کرکے پہر استغفار کرے جامع

مَا جَاءَ فِي الْيَمِينِ عَلَى الْمِنْبَرِ منبر پر قسم کہانیکا بیان عَنْ أَبِي غَطَفَانَ بْنِ طَرِيفٍ الْمُرِّيِّ
يَقُولُ اخْتَصَمَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَابْنُ مُطِيعٍ فِي دَارٍ كَانَتْ بَيْنَهُمَا إِلَى مَرْوَانَ ابْنِ الْحَكَمِ وَهُوَ أَمِيرٌ عَلَى
الْمَدِينَةِ فَقَضَى مَرْوَانُ عَلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ بِالْيَمِينِ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ أَحْلِفُ لَهُ مَكَانِي
فَقَالَ مَرْوَانُ لَا وَاللَّهِ إِلَّا عِنْدَ مَقَاطِعِ الْحُقُوقِ قَالَ فَجَعَلَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ يَحْلِفُ أَنَّ حَقَّهُ لَحَقٌّ وَيَأْبَى أَنْ يَحْلِفَ عَلَى
الْمِنْبَرِ فَجَعَلَ مَرْوَانُ ابْنُ الْحَكَمِ يَعْجَبُ مِنْ ذَلِكَ ترجمہ ابی غطفان سعد بن طریف سے روایت ہے کہ زید بن ثابت اور
عبد اللہ بن مطیع نے جھگڑا کیا ایک گہر مین جو دونون مین مشترک تہا تو لیگئے مقدمہ مروان بن حکم پاس وہ اون دنون مین حاکم
تہا مدینہ کا مروان نے فیصلہ کیا اس بات پر کہ زید بن ثابت قسم کہاوین منبر شریف پر زید نے کہا مین اپنی جگہہ پر قسم کہاونگا
مروان نے کہا نہین وہین قسم کہاؤ جہان لوگون کے قضیے چکتے ہین (منبر شریف پر) تو زید بن ثابت قسم کہاتے تہے
مین سچا ہون لیکن منبر پر قسم کہانے سے انکار کرتے تہے اور مروان کو تعجب ہوتا تہا کہا مالک نے ربع دینار یعنے تین درم سے
کم مین منبر پر حلف نہ لیجاویگی ف اور شافعی کے نزدیک بیس دینار سے کم مین حلف منبر پر نہ لیجاویگی

كِتَابُ الرَّهْنِ

کتاب رہن کے بیان مین یعنے گرو رکہنے کے بیان مین **مَا لَا يَجُوزُ مِنْ غَلْقِ الرَّهْنِ** رہن کا روکنا درست نہین ہے ف گرو لینے والے کو مرتہن اور رکہنے والے کو راہن اور
اُس شئے کو رہن اور مرہون بولتے ہین عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَا يَغْلَقُ الرَّهْنُ ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
نہ روکی جاوے گی رہن کہا مالک نے ہمارے نزدیک اسکی تفسیر یہ ہے کہ ایک شخص سو روپے کا مال بیس
روپے کو گرو رکہے اور یہ کہدے کہ اگر اتنی مدت تک مین .... نہ چھوڑاون تو یہ مال تیرا ہو جاویگا
یہ درست نہین اگر ایسا کیے بہی تو جب راہن زر رہن ادا کرے مرتہن کو وہ مال دینا پڑے گا اور شرط لغو ہو
جاویگی **الْقَضَاءُ فِي رَهْنِ الثَّمَرِ وَالْحَيَوَانِ** پہلون اور جانورون

کے رہن کا بیان کہا مالک نے جو شخص باغ رہن کرے ایک میعاد معین پر تو پہل اوس باغ مین رہن سے پہلے نکل چکے تھے وہ رہن نہ ہونگے مگر جس صورت مین مرتہن نے شرط کرلی ہو تو وہ پہل بہی رہن رہین گے اور جو کوئی شخص حاملہ لونڈی کو رہن رکہے یا بعد رہن کے وہ حاملہ ہوجاوے تو اسکا بچہ بہی اوسکے ساتہہ رہن رہیگا یہی فرق ہے پہل اور بچے مین اسواسطے کہ پہل بیع مین بہی داخل نہین ہوتے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے کہجور کے درخت بیچے تو پہل بائع کو ملین گے مگر جب مشتری شرط کرلیوے کہا مالک نے ہمارے نزدیک اس مین کچہہ اختلاف نہین ہے اگر کوئی لونڈی یا جانور بیچے اور اوسکے پیٹ مین بچہ ہو تو وہ بچہ مشتری کا ہوگا خواہ مشتری اسکی شرط لگاوے یا نہ لگاوے تو کہجور کا درخت جانور کے مانند نہین نہ پہل کہجور کے بچے کی مانند ہین کہا مالک نے یہی اسکی دلیل ہے کہ آدمی درخت کی پہلون کو رہن کرسکتا ہے بغیر درختون کے اور یہ نہین ہوسکتا کہ پیٹ کے بچے کو رہن کرے بغیر اوسکی مان کے آدمی ہو یا جانور ؎

اَلْقَضَاءُ فِي الرَّهْنِ مِنَ الْحَيَوَانِ

جانور کو رہن رکہنے کا بیان کہا مالک نے ہمارے نزدیک اس حکم مین کچہہ اختلاف نہین ہے کہ شے مرہون اگر ایسی ہو جسکا تلف ہونا معلوم ہوجاوے جیسے زمین اور گہر اور جانور تو اس صورت مین شے مرہون کے تلف ہونے سے مرتہن کا کچہ حق کم نہ ہوگا بلکہ راہن کا نقصان ہوگا اور جو شے مرہون ایسی ہو جسکا تلف ہونا صرف مرتہن کے کہنے سے معلوم ہووے (جیسے کپڑے سونا چاندی وغیرہ) تو مرتہن اوسکی قیمت کا ضامن ہوگا (جس صورت مین گواہ نہ رکہتا ہو اوسکے تلف ہونیکا) اب اگر راہن اور مرتہن زر رہن مین اختلاف کرین تو مرتہن سے کہا جاوے گا تو حلف شے مرہون کے اوصاف اور زر رہن کو بیان کر جب وہ بیان کریگا تو نگاہ والے لوگ اس شے کی قیمت مرتہن نے جو اوصاف بیان کیے ہین اون کے لحاظ سے لگادینگے اگر قیمت زر رہن سے زیادہ ہو تو راہن جسقدر زیادہ ہے مرتہن سے وصول کرلیگا اور اگر قیمت زر رہن سے کم ہو تو راہن سے حلف لینگے اگر وہ حلف کرلیگا تو جسقدر مرتہن نے زر رہن قیمت سے زیادہ بیان کیا ہے وہ اوسکے ذمہ سے ساقط ہوجائیگا اور جو حلف سے انکار کرے تو اوسقدر مرتہن کو ادا کرے گا اگر مرتہن نے کہا مین شے مرہون کی قیمت نہین جانتا تو راہن سے شی مرہون کے اوصاف پر حلف لیکر اوس کے بیان پر فیصلہ کرینگے جب وہ کوئی امر خلاف واقع بیان نہ کرے کہا مالک نے یہ جب ہے کہ شے مرہون مرتہن کے پاس ہو اور اوس نے دوسرے کے پاس نہ رکہوائی ہو (ورنہ مرتہن پر ضمان نہ ہوگا اگرچہ وہ گواہ نہ لاسکے) زرقانی

اَلْقَضَاءُ فِي الرَّهْنِ يَكُونُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ

دو آدمیون کے پاس رہن رکہنے کا بیان کہا مالک نے اگر ایک شے دو آدمیون کے پاس رہن ہو ایک مرتہن اپنے دین کا تقاضا کرے اور شے مرہون کو

بیچنا چاہے اور ایک مرتہن راہن کو مہلت دیوے اگر شے مرہون ایسی ہے کہ اوسکے نصف بیچڈالنے سے
دوسرے مرتہن کا نقصان نہین ہوتا تو آدہی بیچکر ایک مرتہن کا دین ادا کر دینگے اور جو نقصان ہوتا ہے
تو کل شے مرہون کو بیچکر جو مرتہن تقاضا کرتا تہا اوسکو نصف دیدینگے اور جس مرتہن نے مہلت دی ہے
وہ اگر خوشی سے چاہے تو نصف ثمن کو راہن کے حوالہ کر دیوے نہین تو حلف کرے مینے اسواسطے مہلت
دی تہی کہ شے مرہون اپنے حال پر میرے پاس رہے پہر اوسکا حق اوسیوقت ادا کر دیا جاویگا کہا مالک نے
اگر غلام کو رہن رکہے تو غلام کا مال راہن ہی لیگا مگر جب مرتہن شرط کرلے کہ اسکا مال بہی اوسکے ساتہ رہن
رہے

القضاء فی جامع الرہون

رہن کی مختلف مسائل کا بیان کہا مالک نے ایک
شخص نے اسباب رہن کہا وہ مرتہن کے پاس تلف ہو گیا لیکن راہن اور مرتہن کو زر رہن کے مقدار مین اختلاف
نہین ہے البتہ شے مرہون کی قیمت مین اختلاف ہے راہن کہتا ہے اسکی قیمت بیس دینار ہے اور مرتہن کہتا
ہے اسکی قیمت دس دینار تہی اور زر رہن بیس دینار ہے تو مرتہن سے کہا جاوے گا کہ شے مرہون کی اوصاف
بیان کر جب وہ بیان کرے تو اوس سے حلف لیکر نگاہ والون سے ایسی شے کی قیمت دریافت کرین
اگر وہ قیمت زر رہن سے زیادہ ہو تو مرتہن سے کہا جاوے گا جسقدر زیادہ ہے وہ راہن کو دیوے
اگر قیمت کم ہے تو مرتہن جسقدر کم ہے راہن سے لیلیوے اگر برابر ہے تو خیر قصہ چکا نہ یہ کچہہ دے نہ وہ
کچہہ دیوے کہا مالک نے اگر شے مرہون موجود ہو لیکن راہن زر رہن دس دینار بیان کرے اور مرتہن
بیس دینار تو مرتہن حلف کرے اگر شے مرہون کی بیس دینار قیمت ہو تو اوسی شے مرہون کو اپنے دین کے
بدلے مین لیلیوے البتہ اگر راہن بیس دینار ادا کرکے اپنے شے لیا چاہے تو لے سکتا ہے۔ اگر اوس شے
مرہون کی قیمت بیس دینار سے کم ہو تو مرتہن سے حلف لیوے پہر راہن کو اختیار ہے یا بیس دینار دیکر اپنی شے
لیلیوے یا خود بہی حلف کرے کہ مینے اتنے پر رہن کی تہی اگر حلف کرے تو جسقدر شے مرہون کی قیمت سے
مرتہن نے دین زیادہ بیان کیا ہے وہ اوسکے ذمے سے ساقط ہو جاوے گا ورنہ دینا پڑیگا کہا مالک نے اگر
وہ شے مرہون تلف ہو گئی اب اختلاف ہوا زر رہن کے مقدار اور شے مرہون کی قیمت مین مرتہن نے کہا زر
رہن بیس دینار تہا اور شے مرہون کی قیمت دس دینار تہی اور راہن نے کہا زر رہن دس دینار تہا اور شے
مرہون کی قیمت بیس دینار تہی تو مرتہن کہین گے شے مرہون کے اوصاف بیان کر جب وہ بیان کرے تو اوس
سے حلف لیکر نگاہ والون سے قیمت اونکوا دین اگر قیمت بیس دینار سے زیادہ تو مرتہن سے حلف لیکر
جسقدر قیمت زیادہ ہے راہن کو دلا دین گے اگر قیمت بیس دینار سے کم ہو تو مرتہن سے زر رہن پر حلف لیکر
جسقدر قیمت ہے وہ گویا مرتہن کو وصول ہو چکی باقی کے واسطے راہن سے حلف لین گے اگر وہ حلف کریگا

تو مرتہن اوس سے کچھہ نہ لے سکیگا اگر حلف کرے تو بیس دینار مین جتنا کم ہے وہ راہن سے مرتہن کو دلاوینگے
اَلْقَضَاءُ فِی کِرَاءِ الدَّابَّۃِ وَالتَّعَدِّیْ فِیْھَا جانور کو کرایہ لینے اور اوسمین زیادتی کرنیکا
بیان کہا مالک نے اگر کوئی شخص جانور کرایہ کو لیوے اس اقرار سے کہ فلان مقام تک جاؤنگا پہر اوس سے
آگے بڑہ جاوے تو جانور کے مالک کو اختیار ہے اگر چاہے جتنا آگے گیا ہے اتنی دور کا کرایہ دستور کے
موافق اور لیلے نہین تو اپنے جانور کی قیمت اوسدن کی اور اوس مقام کی جہانتک جانا ٹہیرا تہا کرایہ دار سے لے
لیوے اور کرایہ جو پہلے ٹہیر چکا تہا وہ بہی لیلیوے اگر صرف جانے پر کرایہ ہوا تہا اور جو آنے پر کرایہ ہوا تہا تو
جو کرایہ ٹہیرا تہا اسکا نصف لیوے کیونکہ نصف کرایہ جانیکا تہا اور نصف آنیکا اور جسوقت کرایہ دار نے زیادتی
کی اوسوقت اوسپر نصف ہی کرایہ واجب ہوا تہا **ف** اب مالک نصف کرایہ لیکر مختار ہے چاہے جتنا آگے بڑہ گیا تہا
اوسکا اور پہر آنیکا کرایہ دستور کے موافق لیلے یا جانور اوسدن اوس مقام کی قیمت پر کرایہ دار کے حوالے کرے **ت**
اگر کرایہ دار نے جانے آنے پر جانور کرایہ لیا جب جانیکی جگہہ پہنچا تو وہ جانور مر گیا تو کرایہ دار پر تاوان نہ ہوگا اور مالک کو
نصف کرایہ ملیگا اسیطرح اگر رب المال مضارب کو منع کردے کہ فلان فلان مال نہ خریدنا اور مضارب وہی خریدے
اس خیال سے کہ مین ضمان دیدونگا اور نفع سارا مار کہاؤنگا تو رب المال کو اختیار ہے چاہے اوس سے مال مین
مضاربت قائم رکہے چاہے اپنا راس المال پہیر لیوے اسیطرح بضاعت مین صاحب مال اگر یہ کہے کہ فلان فلان
مال خریدنا اور وہ شخص دوسرا مال خریدے تو صاحب مال کو اختیار ہے چاہے اسی مالکو اپنا سمجہے یا اپنا راس المال
پہیر لیوے **اَلْقَضَاءُ فِی الْمُسْتَکْرَھَۃِ مِنَ النِّسَاءِ** جس عورت سے جبرًا کوئی جماع کرے تو کیا حکم
ہے **عَنْ** ابْنِ شِھَابٍ اَنَّ عَبْدَ الْمَلِکِ بْنَ مَرْوَانَ قَضٰی فِیْ امْرَأَۃٍ اُصِیْبَتْ مُسْتَکْرَھَۃً بِصِدَاقِھَا
عَلٰی مَنْ فَعَلَ ذٰلِکَ بِھَا **ترجمہ** ابن شہاب سے روایت ہے کہ عبد الملک بن مروان نے حکم کیا ایک عورت کے
مہر دینے کا اوس شخص پر جس نے اوس سے جبرًا جماع کیا تہا **ف** یہی مذہب ہے جمہور علما کا کہا مالک نے ہمارے
نزدیک حکم ہے جو شخص کسی عورت کو غصب کرے باکرہ ہو یا ثیبہ اگر وہ آزاد ہے تو اوسپر مہر مثل لازم ہے اور اگر لونڈی
ہے تو جتنی قیمت اوسکی جماع کی وجہ سے کم ہوگئی دینا ہوگی اور اوسکے ساتہہ غصب کرنیوالے کو سزا بہی ہوگی
لیکن لونڈی کو سزا نہ ہوگی **ف** کیونکہ وہ مجبور ہے یہی مذہب ہے شافعی اور لیث اور مالک اور اکثر علما کا
اور ثوری اور ابوحنیفہ اور ابن شبرمہ اور حماد کا مذہب یہ ہے کہ زنا کرنے والے پر حد واجب ہوگی اور مہر دینا نہ آویگا
ت اگر غلام نے کسیکی لونڈی غصب کرکے یہ کام کیا تو تاوان اوسکے مولی پر ہوگا مگر جب مولی اس غلام کو
جنایت کے بدلے مین دیڈالے **اَلْقَضَاءُ فِی اسْتِھْلَاکِ الْحَیَوَانِ وَالطَّعَامِ** کوئی شخص کسیکا جانور
یا کہانا تلف کرے تو کیا حکم ہے کہا مالک نے جو مالک سے بن پوچہے اوسکے جانور کو ہلاک کردیوے تو اوسدن کی

قیمت دینا ہوگی نہ اوسکے مانند اور جانور ہیطرح جانور کے بدلے مین ہمیشہ قیمت دیجاویگی نہ جانور یہی حکم ہے اور اسباب کا کہا مالک نے البتہ اگر کسیکا اناج تلف کردے تو اوسی قسم کا اوتنا ہی اناج دیدے کیونکہ اناج چاندی سونیکے مشابہ ہے جنکا مثل ہوا کرتا ہے نہ جانور کے کہا مالک نے اگر امانت کی روپیون سے کچھہ مال خریدا اور نفع کمایا تو وہ نفع اوس شخص کا ہوجاویگا جسکے پاس روپے امانت تہے مالک کو دینا ضرور نہین کیونکہ اوسنے جب امانت مین تصرف کیا تو وہ اسکا ضامن ہوگیا اَلْقَضَاءُ فِيْمَنِ ارْتَدَّ عَنِ الْاِسْلَامِ مرتد کا حکم ف مرتد اسکو کہتے ہین جو مسلمان دین اسلام سے پہر جاوے اور کفر اختیار کرے عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ غَيَّرَ دِيْنَهٗ فَاضْرِبُوْا عُنُقَهٗ ترجمہ زید بن اسلم سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اپنا دین بدلڈالے (یعنے دین اسلام چھوڑکر اور دین اختیار کرے) تو اوسکی گردن مارو ف مرد ہو یا عورت یہی قول ہے شافعی اور مالک اور احمد اور اکثر علما کا ابو حنیفہ کے نزدیک عورت کو قتل نہ کرینگے کہا مالک نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جو فرمایا جو شخص اپنا دین بدل ڈالے اوسکی گردن مارو ہمارے نزدیک اسکے معنی یہ ہین جو مسلمان اسلام سے باہر ہوجاوین جیسے زنادقہ ف جمع ہے زندیق کی زندیق ہر کافر بیدین کو کہتے ہین یہودی ہو یا نصرانی مجوسی ہو یا بت پرست جو ظاہر مین اسلام کا دعوے کرتا ہو اور اوسکے عقائد کفر کے ہون۔ اس زمانے مین بہت لوگ ایسے ہین جو اسلام کا دعوے کرتے ہین اور لوگون سے کہتے ہین ہم مسلمان ہین مگر اسلام کے اصول کا انکار کرتے ہین وہ سب مرتد ہین مینے سنا اور بعضون کو اپنی آنکھہ سے دیکھا وہ یہ عقائد رکہتے ہین حشر اور نشر اور عذاب قبر اور پلصراط اور جنت دوزخ سب اعتبار فرضی ہین یا دنکے معانی ظاہرہ مراد نہین ہین ..... آدم کا انکار اور شیطان کا انکار اونکا شعار ہے ارکان اسلام نماز روزہ حج زکوۃ سبکو فضول اور بیکار سمجھتے ہین لباس کفار کا پہنتے ہین اور انکی سیرت اور خصلت کا دم بہرتے ہین اللہ جل جلالہ اون کے شر سے ہمکو بچاوے اور سچے دین پر جیسے صحابہ کرام اور اہلبیت عظام تہے مرتے دم تک ثابت اور قائم رکہے یا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قُلُوْبَنَا عَلٰى دِيْنِكَ ت یا اونکی مانند تو جب مسلمانون پر غلبہ پاوین اونکو قتل کرین یہ بہی ضرور نہین کہ پہلے اونسے توبہ کرنیکو کہین کیونکہ اونکی توبہ کا اعتبار نہین ہوسکتا وہ کفر کو دل مین رکہتے ہین اور ظاہر مین اپنے تئین مسلمان کہتے ہین لیکن اگر کوئی مسلمان شخص (کسی شبہے کی وجہ سے) علانیہ دین اسلام سے پہر جاوے تو اوس سے توبہ کراوین (اور جو شبہہ ہوا ہو اسکا رد کردین) اگر توبہ کرے تو بہتر نہین تو قتل کیا جاوے۔ اور جو کافر ایک کفر کے دین کو چھوڑکر دوسرے کفر کا دین اختیار کرے مثلاً پہلے یہودی تہا پہر نصرانی ہوجاوے تو اسکو قتل نہ کرینگے ف نہ مواخذہ کرینگے کیونکہ کفر کی سب ملتین ایک دین سمجہے جاتے ہین ت بلکہ جو دین اسلام کو چھوڑکر اور کوئی دین اختیار کریگا اوسی کے لیے یہ سزا ہے عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ اَنَّهٗ قَالَ قَدِمَ عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رض رَجُلٌ مِّنْ قِبَلِ اَبِیْ مُوْسٰى الْاَشْعَرِیِّ فَسَاَلَهٗ
عَنِ النَّاسِ فَاَخْبَرَهٗ ثُمَّ قَالَ لَهٗ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ هَلْ كَانَ فِیْكُمْ مِّنْ مُّغَرِّبَةِ خَبَرٍ فَقَالَ نَعَمْ رَجُلٌ كَفَرَ بَعْدَ
اِسْلَامِهٖ قَالَ فَمَا فَعَلْتُمْ بِهٖ قَالَ قَرَّبْنَاهُ فَضَرَبْنَا عُنُقَهٗ فَقَالَ عُمَرُ اَفَلَا حَبَسْتُمُوْهُ ثَلَاثًا وَّاَطْعَمْتُمُوْهُ كُلَّ
يَوْمٍ رَغِيْفًا وَّاسْتَتَبْتُمُوْهُ لَعَلَّهٗ يَتُوْبُ وَيُرَاجِعُ اَمْرَ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ لَمْ اَحْضُرْ وَلَمْ اٰمُرْ وَلَمْ
اَرْضَ اِذْ بَلَغَنِیْ **ترجمہ** محمد بن عبداللہ بن عبد القاری سے روایت ہے کہ حضرت عمر پاس ایک شخص آیا ابو موسے اشعری
کے پاس سے (یعنے یمن کی طرف سے) حضرت عمر نے اس سے وہان کے لوگون کا حال پوچھا اوسنے بیان کیا پھر حضرت عمر
نے کہا تم کو کوئی نادر خبر معلوم ہے وہ شخص بولا ہان ایک شخص کافر ہوگیا تھا بعد اسلام کے حضرت عمر نے پوچھا تم نے
اوس سے کیا کیا وہ شخص بولا ہمنے او سے پکڑا اور اسکی گردن ماری حضرت عمر نے کہا تم نے اوسکو تین دن تک
قید کیا ہوتا اور ہر روز ایک روٹی دی ہوتی پھر توبہ کروائی ہوتی شاید وہ توبہ کرتا اور پھر اللہ کا حکم مان لیتا پھر حضرت
عمر نے فرمایا یا اللہ مین اوس وقت وہان نہین موجود تھا نہ مینے حکم کیا نہ مین خوش ہوا جب مجھے معلوم ہوا **ف** حضرت
عمر کے نزدیک مرتد کو مہلت دینا اور اوس سے توبہ کروانا ضرور ہے اگر توبہ نہ کرے تو قتل کیا جاوے اور بعضون
کے نزدیک توبہ کروانا مستحب ہے۔ **اَلْقَضَاءُ فِیْمَنْ وَّجَدَ مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا** جو شخص اپنی عورت کے ساتھ
کسی اجنبی مرد کو پاوے اوسکا حکم ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ اَرَاَيْتَ اِنْ وَّجَدْتُّ مَعَ امْرَاَتِیْ رَجُلًا اُمْهِلُهٗ حَتّٰى اٰتِیَ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ سعد بن عبادہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا
اگر مین اپنی عورت کے ساتھ کسی مرد کو پاؤن کیا مین اسکو مہلت دون یہانتک کہ چار گواہ لاؤن فرمایا آپنے ہان **عَنْ**
سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الشَّامِ وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا فَقَتَلَهٗ اَوْ قَتَلَهُمَا مَعًا فَاَشْكَلَ عَلٰى
مُعٰوِيَةَ بْنِ اَبِیْ سُفْيَانَ الْقَضَاءُ فِيْهِ فَكَتَبَ اِلٰى اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِیِّ يَسْاَلُ لَهٗ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ
عَنْ ذٰلِكَ فَسَاَلَ اَبُوْ مُوْسٰى عَنْ ذٰلِكَ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ فَقَالَ لَهٗ عَلِیٌّ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ مَّا هُوَ بِاَرْضِیْ
عَزَمْتُ عَلَيْكَ لَتُخْبِرَنِّیْ بِهٖ فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى كَتَبَ اِلَیَّ مُعٰوِيَةُ بْنُ اَبِیْ سُفْيَانَ اَنْ اَسْاَلَكَ عَنْ ذٰلِكَ
فَقَالَ عَلِیٌّ اَنَا اَبُو الْحَسَنِ اِنْ لَّمْ يَاْتِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَلْيُعْطَ بِرُمَّتِهٖ **ترجمہ** سعید بن المسیب سے روایت ہے ایک
شخص نے شام والون مین سے (ابن خیبری) اپنی عورت کے ساتھ ایک مرد کو پایا تو مار ڈالا اس مرد کو یا مرد عورت دونو
کو **ف** ایک نسخہ مین ہے فقتلہما یعنے مار ڈالا اوس عورت کو **ت** معاویہ بن ابی سفیان (جو حاکم تھے شام کے)
اونکو اسکا فیصلہ دشوار ہوا اونہون نے ابو موسی اشعری کو لکھا کہ تم حضرت علی سے اس مسئلہ کو پوچھو **ف** اور معاویہ نے خود
حضرت علی کو نہ لکھا کیونکہ ان دونون مین رنج تھا نہ معاویہ حضرت علی کے مطیع تھے (زرقانی) **ت** ابو موسے نے

حضرت علی سے پوچھا حضرت علی نے کہا کہ یہہ واقعہ میرے ملک مین نہین ہوا مین تمکو قسم دیتا ہون تم سچ بیان کرو کہان یہ ہوا ابو موسے نے کہا مجھے معاویہ بن ابی سفیان نے لکھا ہے کہ مین تمسے اس مسئلہ کو پوچھون حضرت علی نے کہا مین ابو الحسن ہون **ف** حضرت علی قضایا اور مناقشات کے فیصلہ کرنے مین اسقدر کامل تھے کہ عرب مین ایک مثل مشہور ہوگئی قَضِيَّةٌ وَّلَا اَبَا حَسَنٍ لَّهَا یہ ایک جھگڑا ہے اور کوئی ابا حسن نہین ہے **ت** اگر چار گواہ نہ لاوے تو قتل پر راضی ہوجاوے **ف** یعنے وہ شخص چار گواہ جنہون نے اوس مرد اور عورت کو اسطرح زنا کرتے ہوئے جیسے سلائی سرمہ دانی مین جاتی ہے دیکھا ہو نہ لاوے تو قصاص اوسکے ذمہ سے ساقط نہ ہوگا بلکہ قتل کیا جاوے گا۔

اَلْقَضَاءُ فِي الْمَنْبُوْذِ

منبوذ کا حکم **ف** منبوذ اور لقیط اوس بچہ کو کہتے ہین جو راہ مین پڑا ہو ملے عَنْ سُنَيْنٍ بْنِ اَبِي جَمِيْلَةَ رَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ اَنَّهٗ وَجَدَ مَنْبُوْذًا فِيْ زَمَنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ فَجِئْتُ بِهٖ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلٰى اَخْذِ هٰذِهِ النَّسَمَةِ فَقَالَ وَجَدْتُهَا ضَائِعَةً فَاَخَذْتُهَا فَقَالَ لَهٗ عَرِيْفُهٗ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّهٗ رَجُلٌ صَالِحٌ فَقَالَ عُمَرُ اَكَذٰلِكَ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ عُمَرُ اذْهَبْ فَهُوَ حُرٌّ وَّلَكَ وَلَاءُهٗ وَعَلَيْنَا نَفَقَتُهٗ **ترجمہ** سنین بن ابی جمیلہ نے ایک منبوذ پایا حضرت عمر کے زمانے مین اونہون نے کہا مین اسکو حضرت عمر پاس لایا حضرت عمر نے پوچھا تونے کیون اسکو اوٹھایا **ف** حضرت عمر کو شبہ ہوا شاید انہین کا لڑکا ہو اوسکو لے آئے ہون بیت المال سے تنخواہ مقرر کروانیکے لیے **ت** مینے کہا یہ پڑے پڑے مر جاتا اسواسطے مینے اوٹھا لیا اتنے مین حضرت عمر کی عریف نے **ف** عریف اس شخص کو کہتے ہین جو لوگون کو جانتا پہچانتا ہو حاکم کے پاس مقرر رہتا ہے لوگون کا حال بتانے کو حضرت عمر کے عریف کا نام سنان تھا **ت** ای امیر المومنین مین اس شخص کو جانتا ہون نیک آدمی ہے حضرت عمر نے کہا نیک ہے اوسنے کہا ہان حضرت عمر نے کہا جاؤ وہ منبوذ آزاد ہے تمکو اوسکی ولا ملیگی اور ہم اوسکا خرچ دینگے کہا مالک نے منبوذ آزاد رہیگا اور ولا اسکی مسلمانون کو ملے گی وہی اوسکے وارث ہونگی وہی اسکی طرف سے دیت بھی دینگی

اَلْقَضَاءُ بِاِلْحَاقِ الْوَلَدِ بِاَبِيْهِ

لڑکے کو باپ سے ملانیکا بیان عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ عُتْبَةُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَهِدَ اِلٰى اَخِيْهِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنَّ ابْنَ وَلِيْدَةِ زَمْعَةَ مِنِّيْ فَاقْبِضْهُ اِلَيْكَ قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ عَامَ الْفَتْحِ اَخَذَهٗ سَعْدٌ وَّقَالَ ابْنُ اَخِيْ قَدْ كَانَ عَهِدَ اِلَيَّ فِيْهِ فَقَامَ اِلَيْهِ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ اَخِيْ وَابْنُ وَلِيْدَةِ اَبِيْ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِهٖ فَتَسَاوَقَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْنُ اَخِيْ قَدْ كَانَ عَهِدَ اِلَيَّ فِيْهِ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ اَخِيْ وَابْنُ وَلِيْدَةِ اَبِيْ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ ثُمَّ قَالَ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ احْتَجِبِيْ مِنْهُ لِمَا رَاٰى مِنْ شَبَهِهٖ بِعُتْبَةَ قَالَتْ فَمَا رَاٰهَا حَتّٰى لَقِيَ

اس امر کا کہ فلان شخص میرا بیٹا ہے تو وہ اپنے حصے مین اسکو سو دینار دیوے کیونکہ ایک وارث نے اقرار کیا ایک نے
اقرار نہ کیا تو اوسکو آدہا حصہ ملیگا اگر وہ بہی اقرار کرلیتا تو پورا حصہ یعنی دو سو دینار ملتے اور نسب ثابت ہوجاتا اوسکی مثال
یہ ہے ایک عورت اپنے باپ یا خاوند کے ذمہ پر قرض کا اقرار کرے اور باقی وارث انکار کرین تو وہ اپنے حصے کے موافق اس مین سے
قرضہ ادا کرے اگر اسکو آٹھوان حصہ ملا ہو تو آٹھوان حصہ قرض کا ادا کرے اگر اپنے باپ کی وارث ہوئی ہو اور آدہا ترکہ ملا ہو تو آدہا
قرض ادا کرے اسی حساب سے کہا مالک نے اگر ایک مرد بہی اوس قرضخواہ کو قرضے کا گواہ ہو تو اسکو حلف دیکر ترکے مین سے
پورا قرضہ دلاوینگے کیونکہ ایک مرد جب گواہ ہو اور مدعی حلف بہی کرے تو دعوے ثابت ہوجاتا ہے البتہ اگر قرضخواہ حلف
نہ کرے تو جو وارث اقرار کرتا ہے اوسی کے حصے کے موافق قرضہ وصول کرے **القضاء في امهات**
الاولاد لونڈیون کی اولاد کا بیان **عن** عبد الله بن عمر ان عمر بن الخطاب قال ما بال رجال
يطئون ولائدهم ثم يعزلونهن لا تأتيني وليدة يعترف سيدها ان قد ألم بها الا الحقت به
ولدها فاعزلوا بعد ذلك او اتركوا ترجمہ عبد اللہ عمر سے روایت ہے حضرت عمر رضہ نے فرمایا کیا حال ہے لوگونکا
جماع کرتے ہین اپنی لونڈیون سے پہر اونسے جدا ہوجاتے ہین **ف** بخیال سے کہ لڑکا پیدا ہو تو ہمارا نہ کہلاوے
پہلے تو صحبت کرتے ہین مزہ اوڑا لیتے ہین پہر بے تعلقی بیان کرتے ہین **ت** اب سے میرے پاس جو لونڈی آویگی
اور اسکے مولی کو اقرار ہوگا اوس سے جماع کرنیکا تو مین اس لڑکے کو مولا سے ملادونگا **ف** یعنے اوس سے نسب
ثابت کرونگا اگرچہ وہ کہا کرے کہ مینے انزال کے وقت عزل کرلیا تہا یعنے ذکر کو شرمگاہ سے باہر نکالکر منزل ہوا
تہا پہر لڑکا کہان سے آیا **ت** تمکو اختیار ہے چاہے عزل کرو یا نہ کرو **ف** کچہ فائدہ نہین ائمہ ثلاثہ کا
مذہب یہی ہے کہ جب مالک کو اپنی لونڈی سے جماع کا اقرار ہو اور مدت مناسب کے اندر اوسکا لڑکا پیدا
ہو تو وہ مولے کا لڑکا ہوگا مگر ابو حنیفہ رح اور اہل کوفہ کے نزدیک جب تک مولی لونڈی کی اولاد کو اپنا نہ کہے
نسب ثابت نہین ہوتا **عن** صفية بنت ابي عبيد ان عمر بن الخطاب قال ما بال رجال يطئون ولائدهم ثم
يدعونهن يخرجن لا تأتيني وليدة يعترف سيدها ان قد ألم بها الا الحقت به ولدها فارسلوهن
بعد او امسكوهن ترجمہ صفیہ بنت ابی عبید سے روایت ہے حضرت عمر رضہ نے فرمایا کیا حال ہے لوگون کا جماع کرتے
ہین اپنی لونڈیون سے پہر اونکو چہوڑ دیتے ہین وہ نکلی پہرتی ہین اب میرے پاس جو لونڈی آویگی اور مولی کو اقرار ہوگا
اوس سے صحبت کرنیکا تو مین اوسکے لڑکے کا نسب مولے سے ثابت کردونگا کہا مالک نے ام ولد جب جنایت کرے تو مولی
اوسکا تاوان دیگا اور ام ولد کو اس جنایت کے عوض مین نہین دے سکتا مگر قیمت سے زیادہ تاوان نہ دیگا ۵
القضاء في عمارة الموات بنجر زمین کو آباد کرنیکا بیان **عن** عروة ابن الزبير ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم قال من احيا ارضا ميتة فهي له وليس لعرق ظالم حق

ترجمہ عروہ بن الزبیر سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص بنجر زمین کو آباد کرے وہ اوسیکی ہے جو شخص ظلم سے وہان کچھہ تصرف کرے اسکو کچھہ حق نہین ہے کہا مالک نے ظلم سے تصرف کرے مثلا وہان گڑھا کہودے یا کچھہ زمین قبضہ کرے یا درخت لگا دے عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ مَنْ اَحْيَا اَرْضًا مَيِّتَةً فَهِيَ لَهٗ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہی حضرت عمر نے فرمایا جو شخص بنجر زمین کو آباد کرے وہ اسی کی ہے کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہی حکم ہے

اَلْقَضَاءُ فِي الْمِيَاهِ پانی لینے کا بیان

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي سَيْلِ مَهْزُوْرٍ وَ مُذَيْنِيْبٍ يُمْسَكُ حَتَّى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ يُرْسَلُ الْاَعْلَى عَلَى الْاَسْفَلِ ترجمہ عبداللہ بن ابی بکر سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو نالون مین ایک کا نام مہزور تہا اور دوسرے کا مذینیب کہ جسکا باغ نالہ کے متصل ہے وہ اپنے باغ مین ٹخنون ٹخنون پانی کرکے پہر دوسرے کے باغ مین پانی چہوڑ دے **ف** اسیطرح وہ اپنے باغ مین ٹخنون تک کر کے تیسرے کے باغ مین چہوڑ دے اس حدیث کو دارقطنی نے غرائب مین اور حاکم نے موصولاً روایت کیا ہے زرقانی نے کہا کہ ابن عبدالبر اور بزار کا یہ کہنا کہ یہ حدیث موصولاً دیکہنے مین نہین آئی تعجب خیز ہے عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُمْنَعَ بِهِ الْكَلَاءُ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین روکا جاویگا پانی جو بچ رہا ہو تاکہ گہانس بچ جاوے **ف** جو گہانس جنگل مین خودرو ہو سب لوگ اپنے جانورون کو چرا سکتے ہین اگر ایسے مقام مین کسی شخص کا کنوان یا حوض ہو وہ اوسکے پانی کو روکے اس خیال سے کہ جب چرانیوالون کو پانی نہ ملیگا تو وہان چرانے نہ آوینگے اور گہانس محفوظ رہے گی یہ منع ہے عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُمْنَعُ نَقْعُ بِئْرٍ ترجمہ عمرہ بنت عبدالرحمن سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ منع کیا جاوے اس پانی سے کنوے کے جو بچ رہے **ف** یعنے جب کنوے والا اپنے جانورون کو پانی پلا چکے اور ضرورت سے زیادہ پانی بچ رہے تو اور لوگون کو اوسکے استعمال سے منع نہ کرے

اَلْقَضَاءُ فِي الْمِرْفَقِ مروت کا بیان

عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ ترجمہ یحیی بن عمارہ سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ ضرر ہے اسلام مین نہ ضرار **ف** ضرر یہ ہے کہ بیوجہ کسیکو نقصان پہونچاوے ضرار یہ ہے کہ ایک شخص نے اپنے تئین نقصان پہونچایا اوس کی عوض لیوے اسکو بہی نقصان پہنچاوے پس یہ بہی منع فرمایا کیونکہ بہتر یہ ہے کہ درگذر کرے اور معاف کردے اگر بدلا لیوے تو برابر لیوے زیادتی نکرے فرمایا اللہ جلشانہ نے وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ یعنے برائی کا بدلہ یہ ہے کہ اُتنی ہی برائی کرے اوپر بہی جو معاف کردیگا اور نیکی کریگا اوسکا ثواب اللہ جلشانہ دیگا بیشک وہ نہین چاہتا ظالمونکو۔ بعضون کے نزدیک

اس امر کا کہ فلان شخص میرا بیٹا ہے تو وہ اپنے حصے مین اسکو سو دینار دیوے کیونکہ ایک وارث نے اقرار کیا ایک نے اقرار نہ کیا تو اوسکو آدہا حصہ ملیگا اگر وہ بہی اقرار کرلیتا تو پورا حصہ یعنی دوسو دینار ملتے اور نسب ثابت ہوجاتا اوسکی مثال یہ ہے ایک عورت اپنے باپ یا خاوند کے ذمے پر قرض کا اقرار کرے اور باقی وارث انکار کرین تو وہ اپنے حصے کے موافق اس مین سے قرضہ ادا کرے اگر اسکو آٹھوان حصہ ملا ہو تو آٹھوان حصہ قرض کا ادا کرے اگر اپنے باپ کی وارث ہوئی ہو اور آدہا ترکہ ملا ہو تو آدہا قرض ادا کرے اسی حساب سے کہا مالک نے اگر ایک مرد بہی اوس قرضخواہ کے قرضے کا گواہ ہو تو اسکو حلف دیکر ترکے مین سے پورا قرضہ دلا دینگے کیونکہ ایک مرد جب گواہ ہو اور مدعی حلف بہی کرے تو دعوے ثابت ہوجاتا ہے البتہ اگر قرضخواہ حلف نہ کرے تو جو وارث اقرار کرتا ہے اوسی کے حصے کے موافق قرضہ وصول کرے **اَلْقَضَاءُ فِیْ اُمَّهَاتِ الْاَوْلَادِ** لونڈیون کی اولاد کا بیان **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ یَطَئُوْنَ وَلَائِدَهُمْ ثُمَّ یَعْزِلُوْنَهُنَّ لَا تَأْتِیْنِیْ وَلِیْدَةٌ یَعْتَرِفُ سَیِّدُهَا اَنْ قَدْ اَلَمَّ بِهَا اِلَّا اَلْحَقْتُ بِهٖ وَلَدَهَا فَاعْزِلُوْا بَعْدَ ذٰلِكَ اَوِ اتْرُكُوْا ترجمہ عبداللہ عمر سے روایت ہے حضرت عمر رضہ نے فرمایا کیا حال ہے لوگونکا جماع کرتے ہین اپنی لونڈیون سے پہر اونسے جدا ہوجاتے ہین **ف** اس خیال سے کہ لڑکا پیدا ہو تو ہمارا نہ کہلاوے پہلے تو صحبت کرتے ہین مزہ اوڑا لیتے ہین پہر بے تعلقی بیان کرتے ہین **ت** اب سے میرے پاس جو لونڈی آویگی اور اسکے مولی کو اقرار ہوگا اوس سے جماع کرنیکا تو مین اس لڑکے کو مولا سے ملا دونگا **ف** یعنے اوس سے نسب ثابت کرونگا اگرچہ وہ کہا کرے کہ مینے انزال کے وقت عزل کرلیا تہا یعنے ذکر کو شرمگاہ سے باہر نکالکر منزل ہوا تہا پہر لڑکا کہان سے آیا **ت** تمکو اختیار رہے چاہے عزل کرو یا نہ کرو **ف** کچھ فائدہ نہین ائمہ ثلثہ کا مذہب یہی ہے کہ جب مالک کو اپنی لونڈی سے جماع کا اقرار ہو اور مدت مناسب کے اندر اوسکا لڑکا پیدا ہو تو وہ مولے کا لڑکا ہوگا مگر ابو حنیفہ رح اور اہل کوفہ کے نزدیک جب تک مولی لونڈی کی اولاد کو اپنا نہ کہے نسب ثابت نہین ہوتا **عَنْ** صَفِیَّةَ بِنْتِ اَبِیْ عُبَیْدٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ یَطَئُوْنَ وَلَائِدَهُمْ ثُمَّ یَدَعُوْنَهُنَّ یَخْرُجْنَ لَا تَأْتِیْنِیْ وَلِیْدَةٌ یَعْتَرِفُ سَیِّدُهَا اَنْ قَدْ اَلَمَّ بِهَا اِلَّا اَلْحَقْتُ بِهٖ وَلَدَهَا فَاَرْسِلُوْهُنَّ بَعْدُ اَوْ اَمْسِکُوْهُنَّ ترجمہ صفیہ بنت ابی عبید سے روایت ہے حضرت عمر رضہ نے فرمایا کیا حال ہے لوگون کا جماع کرتے ہین اپنی لونڈیون سے پہر اونکو چہوڑ دیتے ہین وہ نکلی پہرتی ہین اب میرے پاس جو لونڈی آویگی اور مولی کو اقرار ہوگا اوس سے صحبت کرنیکا تو مین اوسکے لڑکے کا نسب مولے سے ثابت کردونگا کہا مالک نے ام ولد جب جنایت کرے تو مولی اوسکا تاوان دیگا اور ام ولد کو اس جنایت کے عوض مین نہین دے سکتا مگر قیمت سے زیادہ تاوان نہ دیگا ۵ **اَلْقَضَاءُ فِیْ عِمَارَةِ الْمَوَاتِ** بنجر زمین کو آباد کرنیکا بیان **عَنْ** عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحْیَا اَرْضًا مَیْتَةً فَهِیَ لَهٗ وَلَیْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ حَقٌّ

ترجمہ عروہ بن الزبیر سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص بنجر زمین کو آباد کرے وہ اوسیکی ہے جو
شخص ظلم سے وہان کچھ تصرف کرے اسکو کچھ حق نہین ہے کہا مالک نے ظلم سے تصرف کرے مثلا وہان گڑہا کہودے یا کچھ
زمین قبضہ کرے یا درخت لگا دے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ مَنْ اَحْیَا اَرْضًا مَیْتَةً فَهِیَ لَهٗ
ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہی حضرت عمر نے فرمایا جو شخص بنجر زمین کو آباد کرے وہ اسی کی ہے کہا مالک نے ہمارے
نزدیک یہی حکم ہے

اَلْقَضَاءُ فِی الْمِیَاهِ پانی لینے کا بیان

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ
حَزْمٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ سَیْلِ مَهْزُوْرٍ وَّمُذَیْنِیْبٍ یُمْسَكُ حَتَّی الْکَعْبَیْنِ
ثُمَّ یُرْسِلُ الْاَعْلٰی عَلَی الْاَسْفَلِ ترجمہ عبداللہ بن ابی بکر سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دونالون
مین ایک کا نام مہزور تہا اور دوسرے کا مذینیب کہ جسکا باغ نالہ کے متصل ہے وہ اپنے باغ مین ٹخنون ٹخنون پانی کرکے پہر
دوسرے کے باغ مین پانی چہوڑ دے ف اسیطرح وہ اپنے باغ مین ٹخنون تلک کرکے تیسرے کے باغ مین چہوڑ دے اس
حدیث کو دارقطنی نے غرائب مین اور حاکم نے موصولا روایت کیا ہے زرقانی نے کہا کہ ابن عبدالبر اور بزار کا یہ کہنا کہ یہ حدیث
موصولا دیکہنے مین نہین آئی تعجب خیز ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا
یُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِیُمْنَعَ بِهِ الْکَلَاءُ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
نہین روکا جاویگا پانی جو بچ رہا ہو تاکہ گہانس نہ بچ جاوے ف جو گہانس جنگل مین خودرو ہو سب لوگ اپنے
جانورون کو چرا سکتے ہین اگر ایسے مقام مین کسی شخص کا کنوان یا حوض ہو وہ اوسکے پانی کو روکے اس خیال سے
کہ جب چرانیوالون کو پانی نہ ملیگا تو وہان چرانے نہ آوینگے اور گہانس محفوظ رہے گی یہ منع ہے عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ
الرَّحْمٰنِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُمْنَعُ نَقْعُ بِئْرٍ ترجمہ عمرہ بنت عبدالرحمن سے روایت ہے
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ منع کیا جاوے اس پانی سے کنوے کے جو بچ رہے ف یعنے جب کنوے
والا اپنے جانورون کو پانی پلاچکے اور ضرورت سے زیادہ پانی بچ رہے تو اور لوگون کو اوسکے استعمال سے
منع نہ کرے

اَلْقَضَاءُ فِی الْمِرْفَقِ مروت کا بیان

عَنْ یَحْیَی بْنِ عُمَارَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ ترجمہ یحیی بن عمارہ سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
نہ ضرر ہے اسلام مین نہ ضرار ف ضرر یہ ہے کہ بیوجہ کسیکو نقصان پہونچاوے ضرار یہ ہے کہ ایک شخص نے
اپنے تئین نقصان پہونچایا اوس کے عوض لیوے اسکو بہی نقصان پہنچاوے پس یہ بہی منع فرمایا کیونکہ بہتر یہ ہے
کہ درگذر کرے اور معاف کردے اگر بدلا لیوے تو برابر لیوے زیادتی نکرے فرمایا اللہ جلشانہ نے وَجَزٰٓؤُا سَیِّئَةٍ
سَیِّئَةٌ مِّثْلُهَا فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَی اللّٰهِ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ یعنے برائی کا بدلہ یہ ہے کہ اتنی ہی برائی کرے اسپر بہی
جو معاف کردیگا اور نیکی کریگا اوسکا ثواب اللہ جلشانہ دیگا بیشک وہ نہین چاہتا ظالمونکو۔ بعضون کے نزدیک

ضرر اور ضرار کا معنے ایک ہی ہین بعضے کہتے ہین ضرر یہ ہے جسمین اپنا نفع ہو دوسرے کا نقصان ہو ضرار یہ ہے
جسمین اپنا کچھہ نفع نہ ہو صرف دوسرے کا نقصان ہو زرقانی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَمْنَعُ اَحَدُکُمْ جَارَهٗ خَشَبَةً یَغْرِزُهَا فِیْ جِدَارِهٖ ثُمَّ یَقُوْلُ اَبُوْ هُرَیْرَةَ مَالِیْ اَرَاکُمْ
عَنْهَا مُعْرِضِیْنَ وَاللّٰهِ لَاَرْمِیَنَّ بِهَا بَیْنَ اَکْتَافِکُمْ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے نہ منع کرے کوئی تم مین سے اپنے ہمسایہ کو لکڑی گاڑنے سے اپنی دیوار مین ف جمہور علماء کے نزدیک یہ
امر استحبابًا ہے اور احمد اور اسحاق اور اہلحدیث کے نزدیک وجوبًا اونکے نزدیک جب ہمسایہ کسی کی دیوار مین لکڑی
گاڑنا چاہے تو اجازت دینا واجب ہے ف پھر ابوہریرہ کہتے تھے کیا وجہ ہے تم اس حدیث کو متوجہ ہو کر نہین
سنتے قسم خدا کی مین اسکو خوب مشہور کرونگا ف یہ حاصل ترجمہ ہے لفظی ترجمہ یہ ہے کیا ہو واسطے میرے دیکھتا ہون
مین تمکو اس حدیث سے منہ پھیرتے ہو قسم خدا کی البتہ ڈالونگا مین اس حدیث کو تمہارے کندہون کے بیچ مین یعنے
سنا سنا کر تم کو خوب تنگ کرونگا اور زبردستی اسپر عمل کرواونگا عَنْ یَحْیَی بْنِ عُمَارَةَ اَنَّ الضَّحَّاكَ بْنَ خَلِیْفَةَ
سَاقَ خَلِیْجًا لَّهٗ مِنَ الْعُرَیْضِ وَاَرَادَ اَنْ یَّمُرَّ بِهٖ فِیْ اَرْضِ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ فَاَبٰی مُحَمَّدٌ فَقَالَ لَهُ الضَّحَّاكُ
لِمَ تَمْنَعُنِیْ وَهُوَ لَكَ مَنْفَعَةٌ تَشْرَبُ بِهٖ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا وَّلَا یَضُرُّكَ فَاَبٰی مُحَمَّدٌ فَکَلَّمَ فِیْهِ الضَّحَّاكُ
عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَدَعَا عُمَرُ مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَةَ فَاَمَرَهٗ اَنْ یُّخَلِّیَ سَبِیْلَهٗ فَقَالَ مُحَمَّدٌ لَا وَاللّٰهِ فَقَالَ عُمَرُ
لِمَ تَمْنَعُ اَخَاكَ مَا یَنْفَعُهٗ وَهُوَ لَكَ نَافِعٌ تَسْقِیْ بِهٖ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا وَّهُوَ لَا یَضُرُّكَ فَقَالَ مُحَمَّدٌ لَا وَاللّٰهِ
فَقَالَ عُمَرُ وَاللّٰهِ لَیَمُرَّنَّ بِهٖ وَلَوْ عَلٰی بَطْنِكَ فَاَمَرَهٗ عُمَرُ اَنْ یَّمُرَّ بِهٖ فَفَعَلَ الضَّحَّاكُ ترجمہ یحیی بن عمارہ
سے روایت ہی کہ ضحاک بن خلیفہ نے ایک نہر نکالی عریض (ایک وادی ہے مدینہ مین) مین سے محمد بن مسلمہ کی زمین
مین سے ہو کر اونہون نے منع کیا ضحاک نے کہا تم کیون منع کرتے ہو تمہارا تو اسمین نفع ہے اپنی زمین کو اول آخر
پانی دیا کرنا اور کچھہ ضرر نہین محمد نے نہ مانا ضحاک نے حضرت عمر سے بیان کیا حضرت عمر نے محمد بن مسلمہ کو بلا کر کہا تم
اجازت دو محمد نے کہا مین نہ دونگا حضرت عمر نے کہا تم اپنے بہائی مسلمان کو ایسی بات سے منع کرتے ہو جسمین
اوسکا نفع ہے اور تمہارا بہی نفع ہے تم بہی پانی لے لیا کرنا اول اور آخر مین اور تمہارا کچھہ ضرر نہین محمد نے کہا قسم
خدا کی مین اجازت نہ دونگا حضرت عمر نے کہا قسم خدا کی وہ نہر بہائی جاوے اگرچہ تمہارے پیٹ پر سے ہو پہر
حضرت عمر نے ضحاک کو حکم کیا نہر جاری کرنے کا محمد بن مسلمہ کی زمین سے ہو کر ضحاک نے ایسا ہی کیا عَنْ یَحْیَی
بْنِ عُمَارَةَ کَانَ فِیْ حَائِطِ جَدِّهٖ رَبِیْعٌ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فَاَرَادَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اَنْ یُّحَوِّلَهٗ اِلٰی نَاحِیَةٍ مِّنَ
الْحَائِطِ هِیَ اَقْرَبُ اِلٰی اَرْضِهٖ فَمَنَعَهٗ صَاحِبُ الْحَائِطِ فَکَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِیْ
ذٰلِكَ فَقَضٰی عُمَرُ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ بِتَحْوِیْلِهٖ ترجمہ یحیی بن عمارہ سے روایت ہے میرے دادا کے باغ مین سے

ہوکر ایک نہر بہتی تھی عبدالرحمن بن عوف کی عبدالرحمن نے یہ چاہا کہ اوس نہر کو باغ کی دوسری طرف سے لیجاوین
کیونکہ وہ قریب تہا اونکی زمین سے لیکن باغ کے مالک یعنی میرے دادا تمیم بن عبد عمرو انصاری نے اجازت
ندی عبدالرحمن نے حضرت عمر سے بیان کیا حضرت عمر نے اجازت دی **الْقَضَاءُ فِي قَسْمِ**
الْأَمْوَالِ قسمت کا بیان عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدِّيلِيِّ أَنَّهُ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا دَارٍ أَوْ أَرْضٍ قُسِمَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَهِيَ عَلَى قَسْمِ الْجَاهِلِيَّةِ وَأَيُّمَا دَارٍ
أَوْ أَرْضٍ أَدْرَكَهَا الْإِسْلَامُ وَلَمْ تُقْسَمْ فَهِيَ عَلَى قَسْمِ الْإِسْلَامِ ترجمہ ثور بن زید دیلی سے روایت ہی کہ
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مکان یا زمین جاہلیت کی زمانے مین تقسیم ہوچکا ہے وہ اسیطور پر رہیگا
ف اگرچہ وارث مسلمان ہوجاوین اور یہ چاہین کہ دوبارہ اوسکو اسلام کے قاعدون کی موافق تقسیم کرین تو
نہین ہوسکتا البتہ جو مکان یا زمین اسلام کے زمانے تک تقسیم نہین ہوی تو وہ اسلام کے قاعدون
کے موافق تقسیم ہوگی **ف** مثلا زید کفر کی حالت مین مرگیا وارث بھی اوسکے کافر تھے ابھی جائداد تقسیم
نہین ہوئی تھی کہ وارث مسلمان ہوگئے تو اب تقسیم شرع کے طور پر ہوگی کہا مالک نے اگر ایک شخص مرجاوے اور
بارانی اور چاہی زمینین چھوڑ جاوے تو بارانی کو چاہی کے ساتھ ملاکر تقسیم نہ کرینگے کیونکہ بارانی کا لگان دسوان
حصہ ہے اور چاہی کا بیسوان حصہ پیداوار کا بلکہ جدا جدا تقسیم کرینگے مگر جب سب شریک ملاکر تقسیم کرنے پر
رضی ہوجاوین تو ملاکر تقسیم کردینگے البتہ بارانی اور زیر تالاب یا کاریز کو ملاکر تقسیم کردینگے کیونکہ اونکا دہارا ایک
ہے یعنے دونو قسمون کی زمینون کا لگان پیداوار کا دسوان حصہ ہے اسیطرح اگر کئی قسم کے مال ہون ایک ہی جگہہ
اور ایک دوسرے کے مشابہ ہون تو ہر ایک مال کی قیمت لگاکر ایک ساتھ تقسیم کردینگے مکانون اور گہرونکا بہی یہی حکم
ہے **الْقَضَاءُ فِي الضَّوَارِي وَالْحَرِيسَةِ** ضواری اور حریسہ کا بیان **ف** ضواری جمع ہے
ضاری کی جس جانور کو کہیت چرنے کی عادت ہوگئی ہو اسکو ضاری کہتے ہین اور حریسہ اون جانورون کو
کہتے ہین جو حفاظت مین رکھکر چرائے جاتے ہین عَنْ حَرَامِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مُحَيِّصَةَ أَنَّ نَاقَةً لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ
دَخَلَتْ حَائِطَ رَجُلٍ فَأَفْسَدَتْ فِيهِ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عَلَى أَهْلِ الْحَوَائِطِ
حِفْظَهَا بِالنَّهَارِ وَأَنَّ مَا أَفْسَدَتِ الْمَوَاشِي بِاللَّيْلِ ضَامِنٌ عَلَى أَهْلِهَا ترجمہ حرام بن سعد بن محیصہ سے روایت
ہے کہ براء بن عازب کا اونٹ ایک شخص کے باغ مین چلا گیا اور نقصان کیا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا باغکی
حفاظت دنکو باغ والے کے ذمے پر ہی البتہ اگر راتکو کسیکا جانور باغ مین جاکر نقصان کرے تو ضمان اوسکا جانور کے
مالک پر ہوگا **ف** کیونکہ جانور کے مالک کو چاہیے کہ رات کو اپنے جانور کی حفاظت کرے جب وہ راتکو چھٹا
پہرا اور کسیکا باغ خراب کیا تو مالک کا قصور ہوا وہی ضمان دیگا البتہ دنکو تو جانور چھٹے پہرا کرتے ہین باغ کے مالک

کو چاہیے کہ ذنکو اپنے باغ کی آپ حفاظت کرے اگر ذنکو جانورون نے اوسکا باغ خراب کیا تو مالک کا قصور نہین باغ والیکا قصور ہے اوسنے حفاظت کیون نہ کی لیکن اگر ذنکو جانورون کے ساتھ اونکا مالک بھی ہوگا تو ضمان لازم آویگا مالک اور شافعی اور احمد کا یہی مذہب ہے ابو حنیفہ کے نزدیک نہ انکو نہ ذنکو کسی سورت مین جانور کے مالک پر ضمان نہین ہے اور لیث اور عطاء کے نزدیک ہر صورت مین ضمان ہے **عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ** اَنَّ رَقِيقًا لِحَاطِبٍ سَرَقُوا نَاقَةً لِرَجُلٍ مِنْ مُزَيْنَةَ فَانْتَحَرُوهَا فَرُفِعَ ذٰلِكَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَاَمَرَ عُمَرُ كَثِيرَ ابْنَ الصَّلْتِ اَنْ يَقْطَعَ اَيْدِيَهُمْ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ اَرَاكَ تُجِيعُهُمْ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ وَاللّٰهِ لَاُغَرِّمَنَّكَ غُرْمًا يَشُقُّ عَلَيْكَ ثُمَّ قَالَ لِلْمُزَنِيِّ كَمْ ثَمَنُ نَاقَتِكَ فَقَالَ الْمُزَنِيُّ كُنْتُ وَاللّٰهِ اَمْنَعُهَا مِنْ اَرْبَعِمِائَةِ دِرْهَمٍ فَقَالَ عُمَرُ اَعْطِهِ ثَمَانَ مِائَةِ دِرْهَمٍ **ترجمہ** یحیی بن عبد الرحمن بن حاطب سے روایت ہے کہ غلامون نے ایک شخص کا اونٹ چرا کر کاٹ ڈالا جب یہ مقدمہ حضرت عمر کے پاس گیا آپنے کثیر بن الصلت سے کہا ان غلامون کا ہاتھ کاٹ ڈال پھر حاطب سے کہا مین سمجھتا ہون تو ان غلامون کو بھوکا رکھتا ہوگا (اسوجہ سے وہ مجبور ہو کر چوری کرنے پر آمادہ ہوئے اور پرایا مال چکھ گئے چونکہ ایسی اضطرار کیحالت مین حرام حلال ہوجاتا ہے اسواسطے ہاتھ اون کا نہ کاٹا) پھر حضرت عمر نے کہا حاطب سے قسم خدا کی مین تجھ سے ایسا تاوان دلاؤنگا جو تجھپر بہت گران گذرے آپ نے اونٹ والے سے پوچھا تیرا اونٹ کتنے کا ہوگا اوسنے کہا مینے چار سو درہم کو اوسے نہین بیچا حضرت عمر نے کہا تو آٹھ سو درہم اسکو دے کہا مالک نے ہمارے نزدیک قیمت دو چند لینے مین اس روایت پر عمل نہ ہوگا لیکن درآمد لوگون کی یہ رہی کہ اس جانور کی جو قیمت چرانیکے دن ہوگی وہ دینا ہوگی **اَلْقَضَاءُ فِيمَنْ اَصَابَ شَيْئًا مِنَ الْبَهَائِمِ** جو شخص کسی کے جانور کو نقصان پہونچاوے اوسکا حکم کہا مالک نے جو شخص کسی کے جانور کو نقصان پہونچا دے تو نقصان کیوجہ سے جسقدر قیمت اوسکی کم ہوجاوے اسکا تاوان دینا ہوگا کہا مالک نے ایک اونٹ حملہ کرے کسی آدمی پر اور وہ آدمی اپنی جان کا خوف کرکے اوسکو مار ڈالے یا زخمی کرے تو اگر وہ گواہ رکھتا ہو اس امر کی کہ اونٹ نے اوسپر حملہ کیا تھا تو اوسپر تاوان نہ ہوگا ورنہ تاوان دینا ہوگا **اَلْقَضَاءُ فِيمَا يُعْطَى الْعُمَّالُ** کاریگرون کو جو مال دیا جاتا ہے اوسکا حکم کہا مالک نے اگر کسی نے اپنا کپڑا رنگریز کو رنگنے کو دیا اوسنے رنگا اب کپڑے والا یہ کہے مین تجھے یہ رنگ نہین کہا تھا اور رنگریز کہے تو نے یہی رنگ کہا تھا تو رنگریز کا قول قسم سے مقبول ہوگا ایسا ہی درزیکا یہی حکم ہے اور سنار کا جب وہ حلف کرلین البتہ اگر ایسی بات کا دعوی کرتے ہون جو بالکل عرف اور رواج کے خلاف ہو تو اونکا قول مقبول نہوگا بلکہ کپڑے والے سے قسم لیجاویگی اگر وہ قسم نہ کہاویگا تو کاریگر سے قسم لیجاویگی کہا مالک نے ایک شخص نے اپنا کپڑا رنگریز کو دیا رنگنے کے واسطے رنگریز نے وہ کپڑا دوسرے شخص کو پہننے کو دیدیا تو رنگریز پر اوس کا تاوان

ہوگا اگر بیچنے والے کو معلوم نہ ہو کہ یہ کپڑا کسی اور کا ہے اور جو معلوم ہو تو تاوان اسی پر ہے **الْقَضَاءُ فِي الْحَمَالَةِ وَالْحَوْلِ** حوالے اور کفالت کا بیان کہا مالک نے ایک شخص نے اپنی ذمہ پر جو قرض ہے اسکو اپنے ایک قرضدار پر اوتار دیا قرض خواہ کی رضامندی سے اب وہ قرضدار مفلس ہوگیا یا بے جائداد مرگیا تو قرض خواہ پھر اوس سے مطالبہ نہیں کرسکتا ہمارے نزدیک اسمین کچھ اختلاف نہیں ہے البتہ اگر ایک شخص دوسرے کے ذمے پر جو قرض ہے اوسکا ضامن ہوگیا پھر جو ضامن ہوا تھا بے جائداد مرگیا یا مفلس ہوگیا تو قرضخواہ قرضدار سے مطالبہ کر سکتا ہے **ف** کیونکہ حوالہ نام ہے نقل دین کا ایک ذمہ سے دوسرے ذمہ پر جب محتال لہ نے قبول کرلیا تو محیل بری ہوگیا اب محتال علیہ سے وصول ہو یا نہ ہو محیل سے کچھ کام نہیں برخلاف کفالت کی اوسمین مکفول عنہ بری نہیں ہوتا بلکہ کفیل مکفول عنہ کی مثل ہوجاتا ہے صحت مطالبہ اور وجوب ادا مین **الْقَضَاءُ فِيمَنِ ابْتَاعَ ثَوْبًا وَبِهِ عَيْبٌ** جو شخص کپڑا خرید کرے اور اسمین عیب نکلے کہا مالک نے جب کوئی شخص کپڑا خریدے اور اوسمین عیب نکلے مثلا پھٹا ہوا ہو اور کہہ دے یہ عیب بائع کے پاس کا ہو گواہوں کی گواہی سے یا بائع کے اقرار سے اب مشتری نے اوس کپڑے مین تصرف کیا جیسے اوسکو کتر بیونت ڈالا جس سے اوسکی قیمت گھٹ گئی پھر اوسکو عیب معلوم ہوا تو وہ کپڑا بائع کو پھیر دیوے اور کاٹنے کا ضمان مشتری پر نہ آویگا **ف** اور اگر مشتری چاہے تو کپڑے کو رکھہ لیوے اور عیب کا نقصان بائع سے مجرا لیوے کہا مالک نے اگر کسی شخص نے کپڑا خریدا اور اسمین عیب پایا مثلا پھٹا ہوا یا جلا ہوا ہے بائع نے کہا مجھے اس عیب کی خبر نہ تھی اور مشتری اس کپڑے کو کاٹ بیونت چکا ہے یا رنگ چکا ہے تو مشتری کو اختیار ہے چاہے کپڑا رکھہ لیوے اور بائع سے عیب کے موافق نقصان مجرا لیوے چاہے کپڑا پھیر دیوے اور جسقدر کاٹ بیونت یا رنگ سے کپڑے کی قیمت گھٹ گئی ہے اسقدر بائع کو مجرا دیوے اگر مشتری نے اوس کپڑے پر وہ رنگ کیا ہے جسکی وجہ سے اوسکی قیمت بڑھ گئی تب بھی مشتری کو اختیار ہوگا چاہے عیب کا نقصان بائع سے وصول کرکے کپڑا رکھہ لیوے چاہے بائع کا شریک ہوجاوے اس کپڑے مین اب دیکھا جاویگا کہ اوس کپڑے کی قیمت عیب کے لحاظ سے کتنی ہے مثلا دس درم ہو اور مشتری کے رنگنے کی وجہ سے پندرہ درم قیمت ہوگئی ہو تو بائع دو ثلث کا اور مشتری ایک ثلث کا اوس کپڑے مین شریک ہوگا جب وہ کپڑا بکے اوسکی قیمت کو اسی حساب سے بانٹ لیوینگے **مَا لَا يَجُوزُ مِنَ النُّحْلِ** جو ہبہ درست نہیں اوسکا بیان عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ أَبَاهُ بَشِيرًا أَتَى بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي هَذَا غُلَامًا كَانَ لِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَهُ مِثْلَ هَذَا قَالَ لَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَجِعْهُ ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ میرے باپ مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیکر آئے اور کہا یا رسول اللہ مینے اس بیٹے کو اپنے ایک غلام ہبہ کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سے نے فرمایا کیا سب بیٹون کو تونے ایسا ہی ایک ایک غلام دیاہے بولا نہین تو آپ نے فرمایا رجوع کر ہبہ سے
ف ظاہر حدیث سے عدل و مساوات کا وجوب ثابت ہوتاہے اولاد مین یہی قول ہے احمد اور اسحاق
اور ثوری کا اور شافعی اور مالک اور ابو حنیفہ کا مذہب ہے کہ عدل اولاد مین مستحب ہے اگر ایک کو کچھ زیادہ
ہبہ کرے تو ہبہ صحیح ہے لیکن اولے یہ ہے کہ دوسرے کو بھی اُسیقدر دے اور نعمان بن بشیر کی حدیث کی تاویل
کی ہے دس طریقون سے لیکن سب وجوہ ضعیف ہین ذکر کیا اونکو زرقانی نے **عَنْ** عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ كَانَ نَحَلَهَا جَادَّ عِشْرِينَ وَسْقًا مِنْ مَالِهِ بِالْغَابَةِ
فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ وَاللهِ يَا بُنَيَّةُ مَا مِنَ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيَّ غِنًى بَعْدِي مِنْكِ وَلَا أَعَزُّ عَلَيَّ فَقْرًا بَعْدِي
مِنْكِ وَإِنِّي كُنْتُ نَحَلْتُكِ جَادَّ عِشْرِينَ وَسْقًا فَلَوْ كُنْتِ جَدَدْتِيهِ وَاحْتَزْتِيهِ كَانَ لَكِ وَإِنَّمَا هُوَ الْيَوْمَ
مَالُ وَارِثٍ وَإِنَّمَا هُمَا أَخَوَاكِ وَأُخْتَاكِ فَاقْتَسِمُوهُ عَلَى كِتَابِ اللهِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا أَبَتِ وَاللهِ لَوْ كَانَ
كَذَا وَكَذَا لَتَرَكْتُهُ إِنَّمَا هِيَ أَسْمَاءُ فَمَنِ الْأُخْرَى قَالَ ذُو بَطْنِ ابْنَةِ خَارِجَةَ أُرَاهَا جَارِيَةً **ترجمہ** حضرت ام المومنین
عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ اونکے باپ حضرت ابو بکر صدیق رضنے اونکو ہبہ کیے تہے کہجور کے درخت جن مین سے بیس وسق کہجور
نکلتی تہی اپنے باغ مین سے جو غابہ مین تہا (غابہ ایک موضع ہے شام کے راہ مین) جب حضرت ابو بکر کی وفات ہونے لگی انہون
نے کہا اے بیٹی کوئی آدمی ایسا نہین ہے جسکا مالدار رہنا مجھے پسند ہو بعد اپنے تجھہ سے زیادہ اور نہ کسی آدمی کا مفلس رہنا ناپسند
ہے مجھکو بعد اپنے تجھہ سے زیادہ مینے تجھے بیس وسق کہجور کے درخت ہبہ کیے تہے اگر تو ان درختون سے کہجور کاٹتی
اور اُنپر قبضہ کر لیتی تو وہ تیرا مال ہو جاتا **ف** کیونکہ ہبہ مین موہوب لہ کا قبضہ ضرور ہے بدون قبضے کے اوسکے
ملک ثابت نہین ہوتی **ت** اب تو وہ سب وارثون کا مال ہے اور وارث کون ہین دو بہائی ہین تمہارے (عبد الرحمن
اور محمد) اور دو بہنین ہین تو بانٹ لینا اسکو کتاب اللہ کے موافق حضرت عائشہ نے کہا اے میرے باپ قسم خدا
کی اگر بڑے سے بڑا مال ہوتا تو مین اوسکو چھوڑ دیتی لیکن مین حیران ہون ایک بہن تو میری اسماء ہے اور دوسری
بہن کون ہے حضرت ابو بکر صدیق نے کہا وہ جو (حبیبہ) بنت خارجہ کے پیٹ مین ہے مین اوسکو لڑکی سمجھتا ہون
ف یہ کرامت تہی حضرت ابو بکر صدیق رضہ کی ایسا ہی ہوا اونکے پیٹ سے لڑکی پیدا ہوئی اور نام اوسکا ام کلثوم
رکہا گیا **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَارِيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ يَنْحَلُونَ أَبْنَاءَهُمْ نُحْلًا ثُمَّ يُمْسِكُونَهَا
فَإِنْ مَاتَ ابْنُ أَحَدِهِمْ قَالَ مَالِي بِيَدِي لَمْ أُعْطِهِ أَحَدًا وَإِنْ مَاتَ هُوَ قَالَ هُوَ لِابْنِي قَدْ كُنْتُ أَعْطَيْتُهُ إِيَّاهُ مَنْ نَحَلَ
نِحْلَةً فَلَمْ يَحُزْهَا الَّذِي نُحِلَهَا حَتَّى يَكُونَ إِنْ مَاتَ لِوَرَثَتِهِ فَهِيَ بَاطِلٌ **ترجمہ** عبد الرحمن بن عبد القاری سے روایت ہے
کہ حضرت عمر بن خطاب نے کہا کیا حال ہے لوگون کا ہبہ کرتے ہین اپنے بیٹون کو پہر روک لیتے ہین اگر بیٹا پہلے مرجاتا ہے تو کہتے ہین میرا
مال میرے قبضے مین ہے کسیکو نہین دیا اگر باپ مرجاتا ہے کہہ جاتا ہے وہ میرے بیٹے کا ہے مین اسکو ہبہ کر چکا ہون جو کوئی ہبہ کرے

اور اسکو نافذ نہ کرے یعنے موہوب لہ اوسپر قبضہ نہ کرے اسطرح سے کہ جب موہوب لہ مرے تو وہ اوسکے وارثون کو ملے تو وہ ہبہ باطل ہے **مَا لَا يَجُوزُ مِنَ الْعَطِيَّةِ** جو عطیہ درست نہیں ہے اوسکا بیان کہا مالک نے جو شخص ثواب کیواسطے کسی کو کوئی شے دیوے اسکا عوض نہ چاہتا ہو اور لوگون کو اسپر گواہ کر دیوے تو وہ نافذ ہو جاویگا مگر جب دینے والا مرجاوے معطے لہ کے قبضے سے پہلے۔ اگر دینے والا یہ چاہے کہ بعد دینے کے اسکو رکھ چھوڑے تو یہ نہین ہو سکتا معطے لہ جب چاہے تو جبرًا اوس سے لے سکتا ہے کہا مالک نے اگر زید نے عمرو کو ایک شے ہبہ دی بعد اوسکے زید مرگیا عمرو ایک گواہ لیکر آیا تو عمرو کو قسم کہانا پڑے گی اگر وہ قسم کہالیوے تو ایک گواہی اور ایک قسم پر وہ شے عمرو کو دلا وینگے اگر عمرو نے قسم سے انکار کیا تو زید سے قسم لینگے اگر زید نے قسم کہانے سے انکار کیا تو وہ شے دینا پڑے گی جب عمرو کے پاس ایک گواہ بھی ہو اگر ایک بھی گواہ نہ ہو تو عمرو کا صرف دعوی مسموع نہ ہوگا کہا مالک نے ایک شخص نے ایک شے ہبہ دی پہر معطے لہ قبل قبضے کے مرگیا تو اوسکے وارث اوسکے قائم مقام ہونگے اگر دینے والا قبل معطے لہ کے قبضے کے مرگیا تو اب اوسکو کچہہ نہ ملیگا کیونکہ قبضہ نہ ہونیکے سبب سے وہ ہبہ لغو ہو گیا اگر دینے والا دیکر اوسکو روک رکہے اور ہبہ پر گواہ ہوں تو یہ نہین ہو سکتا جب معطے لہ لینے کو کہڑا ہو جاوے تو لے سکتا ہے **الْقَضَاءُ فِي الْهِبَةِ** ہبہ کا حکم **عَنْ** أَبِي غَطَفَانَ بْنِ طَرِيفٍ الْمُرِّيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ مَنْ وَهَبَ هِبَةً لِصِلَةِ رَحِمٍ أَوْ عَلَى وَجْهِ صَدَقَةٍ فَإِنَّهُ لَا يَرْجِعُ فِيهَا وَمَنْ وَهَبَ هِبَةً يَرَى أَنَّهُ أَرَادَ بِهَا الثَّوَابَ فَهُوَ عَلَى هِبَتِهِ يَرْجِعُ فِيهَا إِذَا لَمْ يُرْضَ مِنْهَا ترجمہ ابی غطفان بن طریف مری سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضہ نے فرمایا جو شخص ہبہ کرے کسی ناتے والے کو صلہ رحم کے واسطے یا صدقے کے طور پر ثواب کے واسطے تو اوسمین رجوع نہین کر سکتا اور جو ہبہ کرے عوض لینے کیواسطے تو وہ رجوع کر سکتا ہے جبتک راضی نہو **ف** جب تک اسکا عوض نہ لے چکا ہو کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اتفاقی ہے کہ جب موہوب مین کچہہ تفاوت ہو جاوے کمی بیشی سے اور وہ ہبہ ایسا ہو جو عوض کے واسطے دیا گیا ہو تو موہوب لہ کو اسکی قیمت قبضے کے دن کی دینا پڑے گی **الِاعْتِصَارُ فِي الصَّدَقَةِ** صدقہ مین رجوع کرنیکا بیان کہا مالک نے ہمارے نزدیک اسمین کچھ اختلاف نہین ہے باپ اگر اپنے بیٹے کو کچہہ صدقے کے طور پر دیوے اور بیٹا اوسکو اپنے قبضے مین کر لیوے یا بیٹا صغیر سن ہو خود باپ کی گود مین ہو اور وہ صدقے پر گواہ کر دے تو اب باپ کو اسمین رجوع کرنا درست نہین کیونکہ کسی صدقہ مین رجوع درست نہین کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اجماعی ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے بیٹے کو کوئی چیز محبت کی وجہ سے دیوے نہ صدقے کے طور پر تو وہ اس مین رجوع کر سکتا ہے جب تک بیٹا اس جائداد کے اعتماد پر معاملہ نہ کرنے لگا ہو اور لوگ اوسکو اس جائداد کے بہروسے قرض نہ دیوین جب ایسا ہو جاوے تو پہر باپ رجوع نہیں کر سکتا کہا مالک نے اگر کوئی شخص اپنے بیٹے کو ہبہ کرے اور کوئی عورت اس بیٹے سے اسیواسطے نکاح کرے کہ جائداد ہبہ مین پاکر غنی ہو گیا ہے یا کوئی شخص اپنی بیٹی کو ہبہ کرے

پہر اوس سے کوئی مرد نکاح کرے اس حال بداد کے خیال سے تو اب باپ رجوع نہین کرسکتا **القضاء فی العمریٰ**
عمرے کے بیان مین **ف** عمرے اسکو کہتے ہین کہ کوئی شخص دوسرے سے کہے مینے تجہہ کو اپنا گہر عمر بہر کے واسطے دیا
عن جابر بن عبد اللہ الانصاری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اعمر عمریٰ لہ ولعقبہ فانہا للذی یعطاہا لا ترجع الی الذی اعطاہا ابدا لانہ اعطی عطاء وقعت فیہ المواریث **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ انصاری
سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی کو عمرے دیوے اوسکے واسطے اور اسکے وارثون کے واسطے
تو پہر وہ عمرے اوسیکا ہو جاتا ہے دینے والے کو پہر نہین مل سکتا کیونکہ اسنے ایسی چیز دی جس مین وراثت ہونے
لگی **ف** یہ قول ابو سلمہ کا ہے اگر اوسکی حین حیات تک عمرے دیا تو بہی ائمہ ثلٰثہ کے نزدیک رجوع نہین ہو
سکتا اور مالک کے نزدیک ہو سکتا ہے **عن** عبد الرحمن بن القاسم انہ سمع مکحولا الدمشقی یسأل
القاسم بن محمد عن العمریٰ وما یقول الناس فیہا فقال القاسم بن محمد ما ادرکت الناس الا وہم علی
شروطہم فی اموالہم وفیما اعطوا **ترجمہ** عبد الرحمن بن قاسم نے سنا مکحول کو پوچہتے ہوئے قاسم سے عمرے سے کیا
قول ہے لوگون کا اوس مین قاسم نے کہا مینے تو لوگون کو اپنی شرطین پورا کرتے ہوئے پایا اپنے مالون مین اور جو کچہہ
وہ دیا کرتے تہے اسکو بہی پورا کرتے تہے کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ عمرے دینے والیکو پہر عمرے ملجاویگا جب
معمر لہ مر جاوے اور دینے والے اوسکو وارثون کو نہ ملیگا بلکہ معمر لہ کے حین حیات تک دیا ہو **عن** نافع ان عبد اللہ بن عمر
ورث حفصۃ بنت عمر دارہا قال وکانت حفصۃ قد اسکنت بنت زید بن الخطاب ما عاشت
فلما توفیت بنت زید قبض عبد اللہ بن عمر المسکن وریٰ انہ لہ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ
بن عمر وارث ہوئے ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کے وہ اپنا گہر زید بن خطاب کے بیٹے کو زندگی بہر رہنے کو دے گئین
تہین جب وہ مر گئین تو عبد اللہ بن عمر نے اس گہر کو لے لیا اپنا سمجہکر **القضاء فی اللقطۃ** لقطے کا بیان
ف لقطہ اوس چیز کو کہتے ہین جو راہ مین پڑی ہوئی ملے **عن** زید بن خالد الجہنی انہ قال جاء رجل الی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسألہ عن اللقطۃ فقال اعرف عفاصہا ووکاءہا ثم عرفہا سنۃ فان جاء
صاحبہا والا فشأنک بہا قال فضالۃ الغنم یا رسول اللہ قال ہی لک او لاخیک او للذئب قال فضالۃ
الابل قال ما لک ولہا معہا سقاؤہا وحذاؤہا ترد الماء وتاکل الشجر حتی یلقاہا ربہا **ترجمہ** زید بن
خالد جہنی سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور پوچہا آپ سے لقطے کو فرمایا آپنے پہچان رکہہ ظرف
اسکا (جسمین لقطہ ہو خواہ چمڑے مین ہو یا کپڑے مین ہو) اور پہچان رکہہ بندہن اسکا پہر ایک برس تک لوگون سے اسکا حال
کہا کر **ف** ایسے مقامون مین جہان لوگ جمع ہوا کرتے ہین جیسے جامع مسجد عیدگاہ میلے ہٹیلون مین پکار کر کہے جسکی کچہہ
چیز گم ہوگئی ہو تو ہمارے پاس آئے اوسکا پتہ بتلائے **ت** اگر اوسکا مالک ملجاوے تو اوس کو دیدے نہین تو تو لیلے

پہر اوسنے کہا اگر کوئی بکری بہکی بہٹکی ملجاوے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا بکری تیرے کام مین آوے گی یا تیرے بہائی کے نہین تو بہیڑیا کہا جاویگا **ف** مطلب یہ ہے کہ بکری پکڑ کر کہونٹے سے باندہ دے چہوڑ نہ دے اگر اوسکا مالک آجاوے اوسکے حوالے کردے نہین تو اپنے کام مین لاوے اگر چہوڑ دیگا تو احتمال ہے کہ بہیڑیا اوسکو بہاڑ ڈالے یا اور کوئی جانور مار ڈالے تو مسلمان کا مال ناحق ضائع ہووے **ت** پہر اوس شخص نے کہا اگر اونٹ بہولا بہٹکا ملے آپ نے فرمایا اونٹ سے تجہے کیا کام وہ تو اپنے ساتھ اپنا پانی رکہتا ہے **ف** یعنے پیٹ مین اوسکے پانی بہرا رہتا ہے کئی دن تک پیاس کا متحمل ہوسکتا ہے **ت** اور موزے رکہتا ہے **ف** یعنے تلوے اوس کے مضبوط اور زور آور ہین کہ چلنے سے گہستے نہین **ت** جہان اوسکو پانی ملجاتا ہے پی لیتا ہے جو درخت ملتا ہے کہا لیتا ہے یہانتک کہ مالک اسکا اسکو پالیتا ہے **ف** تو اونٹ کا پکڑنا جائز نہین کیونکہ اوسکے تلف ہونیکا خوف نہین ہے **عَنْ** مُعٰوِيَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَدْرٍ الْجُهَنِيِّ اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ نَزَلَ مَنْزِلَ قَوْمٍ بِطَرِيْقِ الشَّامِ فَوَجَدَ صُرَّةً فِيْهَا ثَمَانُوْنَ دِيْنَارًا فَذَكَرَهَا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ عَرِّفْهَا عَلٰى اَبْوَابِ الْمَسَاجِدِ وَاذْكُرْهَا لِكُلِّ مَنْ يَّاْتِيْ مِنَ الشَّامِ سَنَةً فَاِذَا مَضَتِ السَّنَةُ فَشَاْنُكَ بِهَا **ترجمہ** معاویہ بن عبد اللہ بن بدر الجہنی سے روایت ہے اونکے باپ نے بیان کیا کہ اونہون نے شام کے رستہ مین ایک منزل مین جہان لوگ اتر چکے تہے ایک ہتیلی پائی جسمین اسی دینار تہے اونہون نے حضرت عمر سے بیان کیا آپ نے کہا مسجدون کے دروازون پر لوگون سے کہا کر اور جو شخص شام سے آوے اوس سے بیان کر ایک برس تک جب ایک برس گذر جاوے پہر تجہکو اختیار ہے **عَنْ** نَافِعٍ اَنَّ رَجُلًا وَجَدَ لُقَطَةً فَجَاءَ بِهَا اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَ لَهُ اِنِّيْ وَجَدْتُّ لُقَطَةً فَمَاذَا تَرٰى فِيْهَا فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَرِّفْهَا فَقَالَ قَدْ فَعَلْتُ قَالَ زِدْ قَالَ قَدْ فَعَلْتُ قَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لَا اٰمُرُكَ اَنْ تَاْكُلَهَا وَلَوْ شِئْتَ لَمْ تَاْخُذْهَا **ترجمہ** نافع سے روایت ہے ایک شخص نے لقطہ پایا اوسکو عبد اللہ بن عمر کے پاس لے آیا اور پوچہا کیا کہتے ہو اس باب مین عبد اللہ بن عمر نے کہا لوگون سے پوچہ اور بتا اوسنے کہا مین پوچہ بتا چکا عبد اللہ بن عمر نے کہا اور بہی اسی کہا مین پوچہ بتا چکا عبد اللہ بن عمر نے کہا مین کبہی تجہکو حکم نکرونگا اوسکے کہا نیکا اگر تو چاہتا تو اوسکو نہ لیتا **ف** جب لیا تو وقت اوٹہانا ضرور ہے سو اسطے عبد اللہ بن عمر کے نزدیک لقطہ اوٹہانا مکروہ ہے

اَلْقَضَاءُ فِي اسْتِهْلَاكِ الْعَبْدِ اللُّقَطَةَ

غلام لقطے کو پاکر خرچ کر ڈالے تو کیا حکم ہے کہا مالک نے ہمارے نزدیک حکم یہ ہے غلام اگر لقطہ پاوے اور اوسکو خرچ کر ڈالے میعاد گذرنے سے پہلے یعنے ایک برس سے پہلے تو وہ اوسکے ذمہ پر رہیگا اب جب اوسکا مالک آوے تو غلام کا مولی لقطے کی قیمت ادا کرے یا غلام کو حوالے کر دے اگر غلام نے میعاد گذرنیکے بعد اسکو صرف کیا تو وہ اوسکے ذمہ پر قرض رہیگا جب آزاد ہو اوس سے لیلوے فی الحال کچہ نہین لے سکتا نہ مولے کو اوسکا دینا لازم ہے

اَلْقَضَاءُ فِي الضَّوَالِّ

جو جانور مالک کے پاس سے گم ہوگئے ہون اوسکا بیان **عَنْ** سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ ثَابِتَ بْنَ الضَّحَّاكِ الْاَنْصَارِيَّ

اخبرہ انہ وجد بعیرا بالحرۃ فعقلہ ثم ذکرہ لعمر بن الخطاب فامرہ عمر بن الخطاب ان یعرفہ ثلث مرات فقال لہ ثابت انہ قد شغلنی عن ضیعتی فقال لہ عمر ارسلہ حیث وجدتہ

ترجمہ سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ ثابت بن ضحاک انصاری نے ایک اونٹ پایا حرہ مین (حرہ ایک زمین ہے کالی پتھر کی مدینہ کے قریب) اسکو رسی سے باندھا اور حضرت عمر سے بیان کیا حضرت عمر نے کہا تین مرتبہ اوسکو بتاؤ ثابت نے کہا اپنی زمین کی خبر لینے سے مین مجبور ہوگیا **ف** یعنے اونٹ کی بتانے مین میرا اصلی کام موقوف ہوگیا حضرت عمر نے کہا جہانسے تو نے اس اونٹ کو پایا ہے وہین چھوڑ دے **عن** سعید بن المسیب ان عمر بن الخطاب قال وھو مسند ظھرہ الی الکعبۃ من اخذ ضالۃ فھو ضال ترجمہ حضرت عمر بن خطاب کعبہ سے لپٹے بیٹھے تکیہ لگائی ہوئے بیٹھے تھے فرمایا جو شخص گم ہوئی چیز کو اوٹھا وے وہ خود گمراہ ہے **ف** اگر لیلینے کی نیت سے اوٹھاوے اور جو بتانے کی نیت سے اوٹھاوے تو کچھ قباحت نہین **عن** مالک انہ سمع ابن شھاب یقول کانت ضوال الابل فی زمان عمر بن الخطاب ابلا مؤبلۃ تناتج لا یمسھا احد حتی اذا کان زمان ابن عفان امر بتعریفھا ثم تباع فاذا جاء صاحبھا اعطی ثمنھا ترجمہ ابن شہاب کہتے ہے حضرت عمر رض کے زمانہ مین جو اونٹ گم ہوئے ملتے تہے وہ چھوڑ دیے جاتے بچے جنا کرتے تہے کوئی اونکو نہ لیتا تھا جب حضرت عثمان کا زمانہ ہوا اونہون نے حکم کیا کہ بتائے جاوین پہر بیچکر اونکی قیمت بیت المال مین رکھی جاوے جب مالک آوے تو اوسکو دیدی جاوے

صدقۃ الحی عن المیت

زندہ مردے کیطرف سے صدقہ دیوے تو مردے کو ثواب پہونچتا ہے **عن** شرحبیل بن سعید بن سعد بن عبادۃ انہ قال خرج سعد بن عبادۃ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض مغازیہ فحضرت امہ الوفاۃ بالمدینۃ فقیل لھا اوصی فقالت فیم اوصی انما المال مال سعد فتوفیت قبل ان یقدم سعد فلما قدم سعد بن عبادۃ ذکر ذلک لہ فقال سعد یا رسول اللہ ھل ینفعھا ان اتصدق عنھا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم فقال سعد حائط کذا وکذا صدقۃ عنھا لحائط سماہ ترجمہ شرحبیل بن سعد سے روایت ہے کہ سعد بن عبادہ رسول اللہ کے ساتھ جہاد کو نکلے اونکی ماں مدینہ مین مرنے لگین لوگون نے اونسے کہا وصیت کرو اونہون نے کہا کیا وصیت کرون مال تو سعد کا ہے پہر مرگئین سعد کے آنے سے پہلے جب سعد آئے لوگون نے بیان کیا سعد نے رسول اللہ سے پوچھا اگر مین اپنی ماں کیطرف سے کچھ دون تو اسکو فائدہ ہوگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہان جب سعد نے کہا فلان فلان باغ صدقہ ہے میری ماں کیطرف سے **عن** عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رجلا قال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان امی افتلتت نفسھا واراھا لو تکلمت تصدقت افاتصدق عنھا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم ترجمہ حضرت عائشہ رض سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا

میری ماں کا دم نکل گیا اگر بات کرنے پاتی تو ضرور صدقہ کرتی کیا میں اوسکی طرف سے صدقہ کردوں آپنے فرمایا ہاں
عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ مِنْ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ تَصَدَّقَ عَلٰى اَبَوَيْهِ بِصَدَقَةٍ فَهَلَكَا فَوَرِثَ
ابْنُهُمَا الْمَالَ وَهُوَ نَخْلٌ فَسَاَلَ عَنْ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ اُجِرْتَ فِيْ صَدَقَتِكَ وَخُذْهَا
بِمِيْرَاثِكَ ترجمہ ایک شخص انصاری نے اپنے والدین کو کھجور کے درخت صدقہ میں دیے پھر والدین مر گئے تو وہی شخص اسکا
وارث ہوا اوسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپنے فرمایا تجھے صدقہ کا ثواب ہوا اب میراث میں اسکو لیلے

اَلْاَمْرُ بِالْوَصِيَّةِ وصیت کا حکم

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَقُّ
امْرِئٍ مُّسْلِمٍ لَهٗ شَيْءٌ يُوْصٰى فِيْهِ يَبِيْتُ لَيْلَتَيْنِ اِلَّا وَوَصِيَّتُهٗ عِنْدَهٗ مَكْتُوْبَةٌ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں لائق ہے مسلمان آدمی کو جسکے پاس کوئی چیز یا معاملہ ایسا ہو جس میں وصیت
کرنا ضرور ہو اور وہ دو راتیں گذر جائیں بغیر وصیت لکھی ہوئی کے ف کیونکہ احتمال ہے کہ موت آجاوے اور وصیت لکھنا نصیب
نہ ہو تو لوگوں کا مواخذہ دار ہو کرے کہا مالک نے ہمارے نزدیک حکم اجماعی ہے کہ جو آدمی اپنی صحت یا مرض
میں کچھ وصیت کرے مثلاً غلام آزاد کرنے کی یا اور کچھ وصیت تو اسمیں تغیر اور تصرف کر سکتا ہے مرتے دم تک
اور یہ بھی ممکن ہے کہ بالکل اس وصیت کو موقوف کرکے دوسری کوئی وصیت کرے مگر جب کسی غلام کو مدبر کر چکا ہو
تو اب اسکی تدبیر کو باطل نہیں کر سکتا اسلیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں لائق ہے مسلمان آدمی
کو الحدیث کہا مالک نے اگر موصی اپنی وصیت کے بدلنے پر قادر نہ ہوتا تو چاہیے تھا کہ ہر وصیت کرنیوالے کا مال اوسکے
اختیار سے نکلکر کا رہتا حالانکہ ایسا نہیں ہے کبھی آدمی اپنی صحت میں وصیت کرتا ہے اور کبھی سفر میں جاتے
وقت کہا مالک نے ہمارے نزدیک ہر وصیت کو بدل سکتا ہے سوا تدبیر کے

جَوَازُ وَصِيَّةِ الضَّعِيْفِ وَالصَّغِيْرِ وَالْمُصَابِ وَالسَّفِيْهِ ضعیف اور کم سن اور مجنون اور احمق کی وصیت کا بیان

عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ اَنَّهٗ قِيْلَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اِنَّ هٰهُنَا غُلَامًا يَفَاعًا لَّمْ يَحْتَلِمْ مِّنْ غَسَّانَ وَوَارِثُهٗ
بِالشَّامِ وَهُوَ ذُوْ مَالٍ وَّلَيْسَ لَهٗ هٰهُنَا اِلَّا ابْنَةُ عَمٍّ لَّهٗ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ فَلْيُوْصِ لَهَا قَالَ فَاَوْصٰى لَهَا بِمَالٍ يُّقَالُ لَهٗ بِئْرُ جُشَمٍ
قَالَ عَمْرُو بْنُ سُلَيْمٍ فَبِيْعَ ذٰلِكَ الْمَالُ بِثَلٰثِيْنَ اَلْفَ دِرْهَمٍ وَّبِنْتُ عَمِّهِ الَّتِيْ اَوْصٰى لَهَا هِيَ اُمُّ عَمْرِو بْنِ
سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ ترجمہ عمرو بن سلیم زرقی سے روایت ہے حضرت عمر بن خطاب سے کہا گیا کہ اسجگہ مدینہ میں ایک لڑکا
ہے قریب بلوغ کے مگر بالغ نہیں ہوا قبیلہ غسان سے اور اسکے وارث شام میں ہیں اور اسکے پاس مال ہے اور یہاں اسکا کوئی
وارث نہیں سوا ایک چچازاد بہن کے حضرت عمر نے کہا اسکو وصیت کرے اس لڑکے نے مال کی وصیت جسکا نام بئر جشم
تھا اپنی چچازاد بہن کے واسطے کی عمرو بن سلیم نے کہا وہ مال تیس ہزار درہم کو بکا اور اسکی چچازاد بہن عمرو بن سلیم کی ماں تھی
عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ اَنَّ غُلَامًا مِّنْ غَسَّانَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ بِالْمَدِيْنَةِ وَوَارِثُهٗ بِالشَّامِ فَذُكِرَ ذٰلِكَ

لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقِيلَ لَهُ اِنَّ فُلَانًا يَمُوتُ اَفَيُوصِي فَقَالَ فَلْيُوصِ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ اَبُو بَكْرٍ وَكَانَ الْغُلَامُ ابْنَ عَشْرِ سِنِينَ اَوِ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً فَاَوْصٰى بِبِئْرِ جُشَمٍ فَبَاعَهَا اَهْلُهَا بِثَلَاثِينَ اَلْفَ دِرْهَمٍ

ترجمہ ابوبکر بن حزم سے روایت ہی کہ ایک لڑکا غسان کا مرنے لگا مدینے مین اور وارث اسکو شام مین تہی حضرت عمر سے اسکا ذکر ہوا اور پوچھا گیا کیا وہ وصیت کرے آپ نے فرمایا وصیت کرے یحیی بن سعید نے کہا وہ لڑکا دس برس کا تہا یا بارہ برس کا وہ بیر جشم (اس مال کا نام تہا) چھوڑ گیا اوسکی وصیت کر گیا لوگون نے اوسی تیس ہزار درم کو بیچا کہا مالک نے ہمارے نزدیک حکم اتفاقی ہے کہ ضعیف العقل اور نادان اور مجنون کی جسکو کبہی افاقہ ہوجاتا ہی وصیت درست ہی جب اتنی عقل رکہتے ہون کہ وصیت جو کرین اسکو سمجہین اگر اتنی ہی عقل نہ ہو تو اوسکی وصیت درست نہین ہے

الْقَضَاءُ فِي الْوَصِيَّةِ فِي الثُّلُثِ لَا تَتَعَدَّى ثلث سے زیادہ وصیت درست نہونیکا بیان

عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ اَنَّهُ قَالَ جَاءَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ وَجَعٍ اِشْتَدَّ بِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ بَلَغَ بِي مِنَ الْوَجَعِ مَا تَرٰى وَاَنَا ذُو مَالٍ وَلَا يَرِثُنِي اِلَّا ابْنَةٌ لِي اَفَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا فَقُلْتُ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ اَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ وَاِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا اُجِرْتَ بِهَا حَتّٰى مَا تَجْعَلُ فِي فِي امْرَاَتِكَ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اُخَلَّفُ بَعْدَ اَصْحَابِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا صَالِحًا اِلَّا ازْدَدْتَ بِهِ دَرَجَةً وَرِفْعَةً وَلَعَلَّكَ اَنْ تُخَلَّفَ حَتّٰى يَنْتَفِعَ بِكَ اَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ اَللّٰهُمَّ اَمْضِ لِاَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ لٰكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ يَرْثِي لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ

ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میری عیادت کو آئے (یعنے بیمار پرسی کو) حجۃ الوداع کے سال مین اور میرا مرض شدید تہا مینے کہا یا رسول اللہ میری بیماری کا حال تو آپ دیکہتے ہین اور مین مالدار ہون اور میرا وارث صرف ایک بیٹی ہے کیا مین دو ثلث مال اللہ دیدون آپنے فرمایا نہین مینے کہا آدہا مال دیدون آپنے فرمایا نہین پہر خود آپنے فرمایا تہائی مال اللہ دیدے اور تہائی بہت ہی اگر تو اپنے وارثون کو مالدار چھوڑ جاوے تو بہتر ہے اس سے کہ اونکو فقیر بہیک منگا چھوڑ جاوے لوگون کے ساتھ ہاتھ پہیلاوین اور تو جو چیز صرف کریگا خدا کی رضا مندی کے واسطے تجہکو اسکا ثواب ملیگا یہانتک کہ جو تو اپنی بی بی کے منہ مین دیتا ہی اوسکا بہی ثواب ملیگا پہر مینے کہا یا رسول اللہ کیا مین اپنی ساتھیون کے پیچہے رہجاؤن گا (یعنے آپ مکے سے چلے جاوینگے اور مین مکے مین رہجاؤنگا بوجہ بیماری کے چونکہ صحابہ مکے کو چھوڑ کر ہجرت کر چکے تہے اسواسطے وہان کا رہنا مکروہ جانتے تہے کیونکہ اونہون نے خدا کی واسطے اوسکو چھوڑ دیا تہا) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو پیچہے رہجاوے گا اور نیک

کام کریگا تیرا درجہ بلند ہو گا اور شاید تو زندہ رہے (مکہ مین نمرے) یہانتک کہ نفع دے اللہ جل جلالہ تیرے سبب سے
ایک قوم کو اور نقصان دیوے ایک قوم کو **ف** یہ قول آنحضرت صلعم کا سچا ہوا سعد بن ابی وقاص مدت تک زندہ
رہے اور اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بڑے بڑے فتوحات کیے نفع ہوا اونکے
سبب سے مسلمانونکو اور ضرر ہوا اونکے سبب سے کفار کو اور انتقال ہوا سعد کا ۵۵ھ ہجری مین یا ۵۸ھ ہجری مین تو بعد اس
بیماری کے ۴۵ برس تک زندہ رہے **ت** اے پروردگار میرے اصحاب کی ہجرت پوری کردے اور مت پہیر
اونکو اس ہجرت سے اونکی ایڑیون پر لیکن مصیبت زدہ سعد بن خولہ ہین جنکے واسطے رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم رنج کرتے تہے اسوجہ سے کہ وہ مکے مین مرگئے **ف** حجۃ الوداع مین کیونکہ جس زمین سے آدمی ہجرت
کر چکے وہان مرنا مکروہ ہے **کہا مالک** نے اگر کوئی شخص وصیت کرے تہائی مال کے ایک شخص کو اور کہے
غلام میرا فلان شخص کی خدمت کرے جب تک وہ شخص زندہ ہے پہر آزاد ہے بعد اوسکے اس غلام کی قیمت ثلث مال
سے نکلے تو غلام کی خدمت کی قیمت لگاوینگے اور اس غلام مین حصہ کرینگے جسکو ثلث مال کے وصیت کی ہے
اوسکا حصہ ایک ثلث ہو گا اور جسکو خدمت کی وصیت کی ہے اوسکا حصہ خدمت کی قیمت کے موافق
ہو گا بعد اوسکے دونون شخص اس غلام کی خدمت یا کمائی مین سے اپنا حصہ لیا کرینگے جب وہ شخص
مرجاوے گا جسکے واسطے خدمت کی تہی تو غلام آزاد ہو جاویگا **کہا مالک** نے جو شخص وصیت کرے کئی آدمیون
کے لیے پہر اوسکے وارث یہ دعوے کرین کہ وصیت ثلث سے زیادہ ہے تو وارثون کو اختیار ہو گا چاہے
ہر ایک موصی لہ کو اوسکی وصیت ادا کرین درست کا پورا ترکہ آپ لے لیوین یا تہائی مال موصی لہم جتنے ہون
اونکے حوالے کردین وہ اپنے حصون کے موافق اسکو تقسیم کرلینگے

امر الحامل والمریض والذی یحضر القتال فی اموالھم

حاملہ اور بیمار کو اور اس شخص کو جو میدان جنگ مین کہڑا ہوا اپنے
مال مین کتنا اختیار ہے **کہا مالک** نے حاملہ بہی مثل بیمار کے ہے اگر بیماری خفیف ہو جسمین موت کا خوف نہ ہو تو مالک مال
کو اختیار ہے جیسا چاہے تصرف کرے البتہ جس بیماری مین موت کا خوف ہو تو ثلث سے زیادہ تصرف درست نہین
ہے **کہا مالک** نے اسیطرح حاملہ بہی اوائل حمل مین جب تک خوشی اور سرور اور صحت سے رہے نہ مرض ہو نہ خوف اپنے
کل مال مین اختیار رکہے گی اللہ جل جلالہ اپنی کتاب مین فرماتا ہے ہمنے بشارت دی سارہ کو اسحق کی اور اسحق کے بعد
یعقوب کی اور فرمایا اللہ جل جلالہ نے جب آدم نے حوا سے جماع کیا تو اوسکو حمل ہو گیا ہلکا ہلکا چلتے پہرتے رہے
جب حمل بہاری ہوا دونون نے دعا کی اللہ سے جو اونکا رب تہا اگر تو ہمکو نیک بچہ دے گا تو ہم تیرا شکر کرینگے
پس عورت حاملہ جب بوجہل ہو جاوے تو اوسوقت اسکو ثلث مال سے زیادہ اختیار نہین رہتا اور یہ بعد چہہ مہینے
کے ہے کیونکہ اللہ جل جلالہ فرماتا ہے مائین اپنے بچون کو دو برس کامل دودہ پلاوین جو شخص دودہ کی بات پورا

پورا کرنا چاہیے اور پہر فرمایا ہے حمل اور دودہ چہوڑائی اوسکی تیس مہینے مین ہوتی ہے تو جب حاملہ پر چہہ مہینے
گذر جاوین حمل کے روز سے اوسوقت سے اسکا تصرف ثلث مال سے زیادہ مین درست نہوگا کہا مالک نے
جو شخص صف جنگ مین کہڑا ہوا اور لڑائی کو جاوے اسکو بہی ثلث سے زیادہ اپنے مال مین تصرف درست
نہین وہ بہی حاملہ اور بیمار کے حکم مین ہے **اَلْوَصِيَّةُ لِلْوَارِثِ وَالْحِيَازَةُ** وارث کے واسطے
وصیت کا بیان اور وارث کو کچہہ مال دیسے جانیکا بیان کہا مالک نے یہ جو آیت ہی كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ
إِنْ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ یعنی تم مین سے کسیکو موت آنے لگے اور مال چہوڑ جاوے تو وصیت
کرے والدین اور ناتے والون کے واسطے یہ آیت منسوخ ہے آیات میراث سے جنمین اللہ نے ہر ایک کا حصہ مقرر کر دیا
ف اور یہ حکم اسوقت کا تہا جب تک آیات مواریث نہین اتری تہین لوگ جیسے وصیت کر جاتے اس کے
موافق مال اونکا تقسیم ہو جاتا کہا مالک نے ہمارے نزدیک وارث کے واسطے وصیت درست نہین ہے مگر جب اور ورثہ
اجازت دین اور اگر بعض ورثہ اجازت دین اور بعض نہ دین تو جو اجازت دین گے اونکے حصے مین سے وصیت
ادا کیجاویگی کہا مالک نے جو شخص بیمار ہو وہ اپنے وارثون سے اجازت چاہے ثلث سے زیادہ وصیت
کرنے کی اور وارث اجازت دین اسبات کی کہ ثلث سے زیادہ کسی وارث کے لیے وصیت کرے تو پہر ان وارثون
کو رجوع کا اختیار نہین اگر رجوع درست ہوتا تو ہر وارث یہی کیا کرتا جب موصی مرجاتا تو مال وصیت آپ لے لیا
کرتے اور اسکی وصیت رد کر دیتے البتہ اگر کوئی شخص صحت کیحالت مین اپنے وارثون سے اجازت چاہے وارث
کے واسطے وصیت کرنیکی اور وہ اجازت دیدین تو اس سے رجوع کر سکتے ہین کیونکہ جب آدمی صحیح ہے تو
اپنے کل مال مین اختیار رکہتا ہے چاہے سب صدقہ دیوے چاہے سب کسیکو حوالے کر دے تو یہ اذن لینا لغو
ہوا اور وارثون کا اذن دینا بہی اپنے وقت سے پیشتر ہوا اسواسطے اونکو رجوع درست ہے بلکہ اذن لینا اسوقت
درست ہی جب وہ اپنے مال مین اختیار نہ رکہتا ہو اور ثلث سے زیادہ تصرف کرنے پر قادر نہ ہو اور اسوقت
وارثون کو دو ثلث کا اختیار ہوگا وہ اجازت بہی دے سکتے ہین اگر مریض نے اپنے وارث سے کہا تو اپنا حصہ
میراث کا مجہے ہبہ کر دے اسنے ہبہ کر دیا لیکن مریض نے اوسمین کچہہ تصرف نہین کیا یونہی مرگیا تو وہ حصہ
پہر اوسی وارث کا ہو جاویگا البتہ اگر میت یون کہے ایک وارث سے کہ فلانا وارث بہت ضعیف ہے تو بہی
اپنا حصہ اسکو ہبہ کر دے اور اگر وہ ہبہ کر دے تو درست ہو جاوے گا اگر وارث نے اپنا حصہ میراث میت کو
ہبہ کر دیا اوسنے کچہہ اوسمین سے کسیکو دلایا کچہہ بچ رہا تو جو بچ رہا وہ اسی وارث کا ہوگا کہا مالک نے جس شخص نے وصیت
کی بعد اوسکے معلوم ہوا کہ اوسنے اپنی ایک وارث کو کچہہ دیا تہا جسپر اوسنے قبضہ نہین کیا اور ورثہ نے اوسکی اجازت سے انکار
کیا تو وہ ورثہ کا حق ہو جاویگا اور کتاب اللہ کے موافق تقسیم ہوگا **مَا جَاءَ فِي الْمُؤَنَّثِ مِنَ**

الرِّجَالِ وَمَنْ اَحَقُّ بِالْوَلَدِ جو مرد عورت کی شکل ہو یعنے شہوت نرکھتا ہو اسکا بیان اور لڑکے کا کون حقدار ہے ماں یا باپ **عَنْ** عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ مُخَنَّثًا كَانَ عِنْدَ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي اُمَيَّةَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْمَعُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اِنْ فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الطَّائِفَ غَدًا فَعَلَيْكَ بِابْنَةِ غَيْلَانَ فَاِنَّهَا تُقْبِلُ بِاَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلَنَّ هٰؤُلَاءِ عَلَيْكُنَّ **ترجمہ** عروہ بن الزبیر سے روایت ہے ایک مخنث (جو مخلقی نامرد تہا نام اُسکا ہیت تہا) حضرت ام المومنین ام سلمہ کے پاس تہا اُسنے عبد اللہ بن امیہ سے کہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنتے تہے اے عبد اللہ اگر کل اللہ جل جلالہ تمہارے ہاتہ سے طائف کو فتح کرادے تو تم غیلان کی بیٹی کو ضرور لینا جب وہ سامنے آتی ہے تو اسکے پیٹ پر چار شکنین معلوم ہوتی ہین اور جب پیٹہ موڑکر جاتی ہے تو چار کی آٹہہ شکنین معلوم ہوتے ہین (دونو جانب سے ملاکے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ لوگ تمہارے پاس آیا کرین **ف** شکنین پڑنے سے غرض یہ ہے وہ عورت موٹی اور گدراہی عرب کے لوگ موٹی پُر گوشت عورتون کو پسند کرتے تہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنکر معلوم کیا کہ اس مخنث کے دلمین بہی عورتون کی خواہش ہے جب تو اچہے بُرے کو تمیز کرتا ہے اسوسطے منع کیا عورتون پاس اُسکے آنے سے **عَنْ** يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُوْلُ كَانَتْ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ امْرَاَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فَوَلَدَتْ لَهُ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ ثُمَّ اِنَّهُ فَارَقَهَا فَجَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قُبَاءَ فَوَجَدَ ابْنَهُ عَاصِمًا يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ بِفِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَاَخَذَ بِعَضُدِهِ فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ عَلَى الدَّابَّةِ فَاَدْرَكَتْهُ جَدَّةُ الْغُلَامِ فَنَازَعَتْهُ اِيَّاهُ حَتّٰى اَتَيَا اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ فَقَالَ عُمَرُ ابْنِي وَقَالَتِ الْمَرْاَةُ ابْنِي فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ خَلِّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ قَالَ فَمَا رَاجَعَهُ عُمَرُ الْكَلَامَ **ترجمہ** یحیی بن سعید کو روایت ہے سینے قاسم بن محمد سے سنا کہتے تہے حضرت عمر بن خطاب پاس ایک انصاری عورت تہی اُس سے ایک لڑکا پیدا ہوا جسکا نام عاصم بن عمر رکہا گیا پہر حضرت عمر نے اُس عورت کو چہوڑ دیا اور مسجد قبا مین آئے وہان عاصم کو لڑکون کے ساتہہ کہیلتا ہوا پایا مسجد کے صحن مین حضرت عمر نے اُسکا بازو پکڑ کر اپنے جانور پر سامنے سوار کر لیا لڑکے کی نانی نے یہ دیکہکر ان سے جہگڑا کیا اور اپنا لڑکا طلب کیا پہر دونو ابو بکر صدیق پاس آئے حضرت عمر نے کہا میرا بیٹا ہے عورت نے کہا میرا بچہ ہے ابو بکر صدیق نے کہا عمر نے چہوڑ دو بچے کو اور دیدو اسکی نانی کو حضرت عمر چپ ہو رہے اور کچہ تکرار نکی **ف** کیونکہ حق پرورش کا نانی کو ہے باپ کو نہین جب تک وہ بچہ سن شعور کو نہ پہونچے **کہا** مالک نے اسی حدیث پر عمل ہے **اَلْعَيْبُ فِي السِّلْعَةِ وَضَمَانُهَا** اسباب مین عیب نکلنے کا بیان اور اُسکا تاوان کس پر ہے **کہا** مالک نے ایک شخص جانور یا کپڑا یا اور کوئی اسباب خرید کرے پہر یہ بیع ناجائز معلوم ہو اور مشتری کو حکم ہو کہ وہ چیز بائع کو پہیر دے (حالانکہ اُس شے مین کوئی عیب ہو جاوے) تو بائع کو اُس شے کی قیمت ملیگی اوس دن کی جس دن وہ شے مشتری کے قبضے مین آئی تہی نہ اُس دن کی جس دن وہ پہیرتا ہے کیونکہ جس دن سے وہ شے مشتری کے قبضے مین آئی تہی اُس دن سے وہ اُسکا ضامن ہو گیا تہا اب جو کچہ

فی جو مرد عورت کی شکل ہو یعنے شہوت نرکہتا ہو اسکا اور اسکا بیان

ف اسباب مین عیب نکلنے کا بیان

اس مین نقصان ہوجاوے وہ شیپر ہوگا اور جو کچہ زیادتی ہوجاوے وہ بہی اُسی کی ہوگی اور کبہی ایسا ہوتا ہے کہ آدمی مال ایسے
وقت مین لیتا ہے جب اُسکی قدر اور تلاش ہو پہر اُسکو ایسے وقت مین بیچ دیتا ہے جب وہ بیقدر ہو کوئی اُسکو نہ پوچہے
تو آدمی ایک شے خریدتا ہے دس دینار کو پہر اُسکو رکہہ چہوڑتا ہے اور بیچتا ہے ایسے وقت مین جب اُسکی قیمت ایک دینار رہ جاوے
تو یہ نہین ہوسکتا کہ بیچارے بائع کا نو دینار کا نقصان کرے یا جسدن خریدا اُسدن اسکی قیمت ایک دینار تہی پہر بیچتے
وقت اُسکی قیمت دس دینار ہوگئی تو بائع مشتری کو ناحق نو دینار کا نقصان دیوے ہیوا سطے قیمت اسدن کی
واجب ہوئی جسدن وہ شے مشتری کے قبضے مین آئی ہو **کہا** مالک نے اُسکی دلیل یہ ہے کہ چور جب کسیکا اسباب
چوراوے تو اُسکے قیمت چوری کے روز کی لگائی جاوے گی اور اُسدن کی قیمت نصاب برابر ہوگی تو اُس کا
ہاتہہ کاٹا جاوے گا ورنہ نہین اگر اسکی ہاتہہ کاٹنے مین دیر ہوئی اور اُس چیز کی قیمت گہٹ بڑہ گئی تو اُسکا اعتبار
نہ ہوگا

جَامِعُ الْقَضَاءِ وَكَرَاهِيَتِهِ

قضا کی مختلف احادیث کا بیان اور قضا کے مکروہ ہونیکا بیان

عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ كَتَبَ إِلَى سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ أَنْ هَلُمَّ إِلَى الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ فَكَتَبَ إِلَيْهِ سَلْمَانُ
أَنَّ الْأَرْضَ لَا تُقَدِّسُ أَحَدًا وَإِنَّمَا يُقَدِّسُ الْإِنْسَانَ عَمَلُهُ وَقَدْ بَلَغَنِي أَنَّكَ جُعِلْتَ طَبِيبًا
تُدَاوِي فَإِنْ كُنْتَ تُبْرِئُ فَنِعِمَّا لَكَ وَإِنْ كُنْتَ مُتَطَبِّبًا فَاحْذَرْ أَنْ تَقْتُلَ إِنْسَانًا فَتَدْخُلَ
النَّارَ فَكَانَ أَبُو الدَّرْدَاءِ إِذَا قَضَى بَيْنَ اثْنَيْنِ ثُمَّ أَدْبَرَا عَنْهُ نَظَرَ إِلَيْهِمَا وَقَالَ ارْجِعَا إِلَيَّ أَعِيدَا
عَلَيَّ قِصَّتَكُمَا مُتَطَبِّبٌ وَاللهِ **ترجمہ** یحیے بن سعید سے روایت ہی ابو الدرداء نے سلمان فارسی کو لکہا کہ
چلے آؤ مقدس (پاک) زمین مین سلمان نے اسکا جواب لکہا زمین کسیکو مقدس نہین کرتی بلکہ آدمی کو اُسکے عمل مقدس
کرتے ہین (جس زمین مین ہو) اور مینے سنا ہی تم طبیب بنے ہو **ف** یعنے قاضی بنے ہو طبیب امراض ظاہری کا علاج
کرتا ہے اور قاضی امراض باطنی کا یا جیسے طبیب علاج کرتا ہے ادویہ اغذیہ سی قرائن دیکہکر ویسا ہی قاضی بہی گواہ
اور قسم اور دلائل اور قرائن دیکہکر فیصلہ کرتا ہے **ف** لوگون کی دوا کرتے ہو اگر تو لوگون کو دوا سے اچہا کرتا
ہے تو بہتر ہے اور جو تو طب نہین جانتا خواہ مخواہ طبیب بنگیا ہے **ف** یعنے علم شرع نہین جانتا یونہین قاضی
بن بیٹہا ہے **ف** تو بچارہ ایسا نہو کسی آدمی کو مار ڈالے تو جہنم مین جاوے پہر ابو الدرداء جب فیصلہ کیا کرتے
دو شخصون مین اور وہ جانے لگتے دوبارہ اُنکو بلاتے اور کہتے پہر بیان کرو اپنا قصہ مین تو واللہ طب نہین جانتا یونہی
ہی علاج کرتا ہون **ف** یہ ابو الدرداء عجز سے کہتے تہے تاکہ اللہ جل شانہ مدد کرے اور صواب کی توفیق دیوی
اکثر سلف نے عہدہ قضا کو مکروہ جانا ہے اور اس سے پرہیز کیا چنانچہ ابو حنیفہ رح کسیطرح اس عہدہ پر راضی نہین
ہوئے بہت بہت تکلیفین اٹہائین اس خیال سے کہ اس مین مواخذہ بہت ہی لوگون کے حقوق کا فیصلہ
کرنا ہوتا ہے دوسرے یہ کہ نفس کا حال یکسان نہین شاید بے اعتدال ہوجاوے مدعی یا مدعا علیہ کی رعایت کرجاوے

قضا کی مختلف احادیث کا بیان

کہا مالک نے اگر کسی شخص نے دوسرے کے غلام سے بغیر اُسکے اذن کے کسی بڑے کام مین مدد لی جس کے واسطے
نوکر رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے یا مزدور بلانے کی اور غلام مین کوئی عیب ہوگیا اُس کام کرنے کی وجہ سے تو اُسپر
ضمان لازم آویگا اور جو غلام صحیح و سالم رہا اور اُسکے مولی نے مزدوری طلب کی تو مزدوری دینی پڑیگی
کہا مالک نے اگر غلام کا ایک حصہ آزاد ہو اور کچھ رقیق (مملوک) تو مال اُسکا اُسکے پاس رہیگا اس پر
کوئی نیا کام نہین کرسکتا بلکہ بقدر ضرورت کہاوے پیوے جب مرجاویگا تو وہ مال اُسکو ملیگا جسکی ملک باقی
تھی کہا مالک نے جس روز سے لڑکا مالدار ہوجاوے تو والد نے جو اُسپر خرچ کیا ہو اُس روز سے حساب کرکے
اُس سے مجرا لے سکتا ہے اگر چاہے خواہ مال لڑکے کا نقد کی قسم سے ہو یا جنس کی قسم سے **عَنْ** عُمَرَ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ دَلَافٍ الْمُزَنِيِّ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ جُهَيْنَةَ كَانَ يَسْبِقُ الْحَاجَّ فَيَشْتَرِي الرَّوَاحِلَ فَيُغْلِيْ
بِهَا ثُمَّ يُسْرِعُ السَّيْرَ فَيَسْبِقُ الْحَاجَّ فَاَفْلَسَ فَرُفِعَ اَمْرُهٗ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ اَمَّا بَعْدُ اَيُّهَا النَّاسُ
فَاِنَّ الْاُسَيْفِعَ اُسَيْفِعَ جُهَيْنَةَ رَضِيَ مِنْ دِيْنِهٖ وَاَمَانَتِهٖ بِاَنْ يُّقَالَ سَبَقَ الْحَاجَّ اَلَا وَاِنَّهٗ اِدَّانَ مُعْرِضًا
فَاَصْبَحَ قَدْ دِيْنَ بِهٖ فَمَنْ كَانَ لَهٗ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَلْيَأْتِنَا بِالْغَدَاةِ نَقْسِمُ مَالَهٗ بَيْنَهُمْ وَاِيَّاكُمْ وَالدَّيْنَ
فَاِنَّ اَوَّلَهٗ هَمٌّ وَّاٰخِرَهٗ حَرْبٌ **ترجمہ** عمر بن عبد الرحمن بن دلاف مزنی سے روایت ہے کہ ایک شخص قبیلہ جہینہ
کا اسیفع سب حاجیون سے آگے جاکر اچھے اچھے اونٹ مہنگے خرید کرتا اور جلدی چلا کرتا تو سب حاجیون سے پیشتر پہونچتا
ایکبار وہ مفلس ہوگیا اور اُسکا مقدمہ حضرت عمرؓ کے پاس آیا آپنے کہا بعد حمد و صلوٰۃ کے لوگون کو معلوم ہو اسیفع نے جو
جہینہ کے قبیلے سے ہے دین اور امانت مین یہی بات پسند کی لوگ اُسکو کہا کرین سب حاجیون سے پہلے پہونچا آگاہ ہو اُس نے
قرض خریدا اور ادا کرنیکا خیال نہ کیا تو وہ مفلس ہوگیا اور قرض نے اُسکے مال کو لپیٹ لیا تو جس شخص کا اُسپر قرض آتا ہو
وہ ہمارے پاس صبحکو آوے ہم اُسکا مال قرضخواہون کو تقسیم کرین گے تمکو چاہیے قرض لینے سے پرہیز کرو قرض مین لیتے
ہی رنج ہوتا ہے اور اخیر مین لڑائی ہوتی ہے **ف** یعنے جب قرض لیتا ہے تو یہ رنج رہتا ہے کہ اگر روپیہ نقد دیتا تو یہ
شے ارزان آتی اب گران آئی اور لیچکا تو ادا کرنا ضرور ہے **مَا اَفْسَدَ الْعَبِيْدُ اَوْ جَرَحُوْا**
غلام کسیکا نقصان کرین یا کسیکو زخمی کرین تو کیا حکم ہے **کہا مالک نے** ہمارے نزدیک غلام کی جنایت مین سُنت
یہ ہے اگر غلام کسی شخصکو زخمی کرے یا کسی کی چیز اڑالیوے یا کسیکا میوہ درخت سے کاٹ لیوے یا چرالیوے جس مین اُسکا
ہاتھ کاٹنا لازم نہ آوے تو غلام کا رقبہ اُسمین پھنس جاویگا مولی کو اختیار رہے چاہے اُن چیزون کی قیمت یا زخم کی دیت
ادا کرے اور اپنے غلام کو رکھہ لیوے چاہے اُس غلام ہی کو صاحب جنایت کے حوالے کردے غلام کی قیمت سے زیادہ مولی
کو کچھ نہ دینا ہوگا اگرچہ اُس چیز کی قیمت یا دیت اُسکی قیمت سے زیادہ ہو **مَا يَجُوْزُ مِنَ النَّحْلِ** اپنے اولاد
کو جو دینا درست ہے اُسکا بیان **عَنْ** سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَالَ مَنْ نَحَلَ وَلَدًا لَّهٗ

ف یعنی غلام کسیکا نقصان کرین یا کسیکو زخمی کرین تو کیا حکم ہے

صَغِيرًا لَمْ يَبْلُغْ أَنْ يَحُوزَ نُحْلَهُ فَأَعْلَنَ ذَلِكَ لَهُ وَأَشْهَدَ عَلَيْهَا فَهِيَ جَائِزَةٌ وَإِنْ وَلِيَهَا أَبُوهُ لَهُ **ترجمہ** سعید بن المسیب
سے روایت ہے عثمان بن عفان نے کہا جو شخص اپنے نابالغ لڑکے کو کوئی چیز ہبہ کرے تو درست ہے جب علانیہ دیوے اور گواہ کر دے
پھر اُسکا ولی باپ ہی رہیگا اور وہی اسکیطرف سے اس شے پر قابض ہے جبتک لڑکا بڑا ہو **کہا** مالک نے ہمارے
نزدیک حکم یہ ہے جو شخص اپنے نابالغ بچے کو سونا یا چاندی دیوے پھر وہ بچا مرجاوے اور باپ ہی اسکا ولی تھا وہ مال
اس بچے کا نہ شمار کیا جاوے گا الا جس صورت مین باپ نے اُس مال کو جدا کر دیا ہو یا کسیکے پاس رکھوا دیا ہو تو
وہ بیٹے کا ہوگا اب وہ مال بیٹے کے سب وارثون کو موجب فرائض کے پہونچے گا

كِتَابُ الْفَرَائِضِ

یعنے ترکے کی تقسیم کے بیان مین بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ **مِيرَاثُ الصُّلْبِ** اولاد
کی میراث کا بیان **کہا** مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اجماعی ہے کہ جب ماں یا باپ مرجاوے اور لڑکے اور
لڑکیاں چھوڑ جاوے تو لڑکے کو دوہرا حصہ اور لڑکیکو اکہرا حصہ ملیگا۔ اگر میت کی صرف لڑکیاں ہوں دو یا دو
سے زیادہ تو دو ثلث ترکے کے اُنکو ملین گے اگر ایک ہی لڑکی ہے اُسکو آدھا ترکہ ملے گا۔ اگر میت کے ذوی
الفروض مین سے بھی کوئی ہو اور لڑکے لڑکیاں بھی ہوں تو پہلے ذوی الفروض کا حصہ دیکر جو بچ رہیگا اُسمین سے
دوہرا حصہ لڑکے کو اور اکہرا حصہ لڑکی کو ملے گا **ف** جیسے میت ایک باپ اور ایک لڑکا اور تین لڑکیاں چھوڑ گیا
تو پہلے باپ کا چھٹا حصہ دیکر جو بچ رہیگا اُس مین سے دوہرا حصہ لڑکے کو اور اکہرا حصہ لڑکیوں کو دین گے کل مال کے چھ حصے کرینگے
ایک حصہ باپ کا اور دو حصے بیٹے کے اور ایک ایک حصہ لڑکیوں کو دین گے۔ ذوی الفروض اون لوگون کو
کہتے ہین جنکا حصہ اللہ کی کتاب مین مقرر ہے جیسے باپ اور ماں اور خاوند اور جورو اور بہن وغیرہ **ت**
اور جب بیٹے بیٹیاں نہ ہوں تو پوتے پوتیاں اُنکی مثل ہونگی جیسے وہ وارث ہوتے ہین یہ بھی وارث ہوں گے
اور جیسے وہ محجوب (محروم) ہوتے ہین یہ بھی محجوب ہونگی اگر ایک بھی بیٹا موجود ہوگا تو بیٹے کی اولاد کو یعنے
پوتے اور پوتیوں کو ترکہ نہ ملیگا اگر کوئی بیٹا نہ ہو لیکن دو بیٹیاں یا زیادہ موجود ہوں تو پوتیوں کو کچھ نہ
پہونچیگا مگر جس صورت مین اُن پوتیوں کے ساتھ کوئی پوتا بھی ہو خواہ انہی کی ہم رتبہ ہو یا اُنسے بھی زیادہ دور ہو (مثلاً پوتی کا بیٹا یا پوتا
ہو) تو بعد بیٹیوں کے حصے دینے کے اور باقی ذوالفروض کے جو کچھ بچ رہیگا اُسکو للذکر مثل حظ الانثیین کے بانٹ لین گی اور اسمین پوتے کے
ساتھ وہ پوتیاں جو اس سے زیادہ میت کے ساتھ قریب ہین یا اُسکے برابر ہین وارث ہونگی جو اس سے بھی زیادہ پوتیاں دور ہین وہ وارث
نہونگی **ف** مثلاً زید مر گیا اور دو بیٹیاں اور ایک بی بی اور دو پوتیاں اور ایک پوتا اور ایک پوتی اور دو پر پوتیان
چھوڑ گیا اس طور سے

المسئلہ من ۲۴ زید

میت

بنت	بنت	زوجہ	ابن	ابن	ابن	ابن	ابن	ابن
۸	۸	۳	بنت	بنت	ابن	ابن	ابن	ابن
			۱	۱	ابن	بنت	ابن	ابن
					۲	۱	بنت	بنت
							م	م

ف اولاد کی میراث کا بیان

تو پہلے کل مال کے چوبیس حصے کرینگے اسواسطے کہ ثمن اور ثلثین جمع ہوئی ثمن زوجہ کا حق ہے اور ثلثین بیٹیون کا اب جو
بیس مین سے ادا حق بیٹیون کا ہوا آٹھہ آٹھہ دونونکو دیے زوجہ کو آٹھوان حصہ تین دیئے باقی رہے پانچ
حصے اسکو للذکر مثل حظ الانثیین تقسیم کیا درمیان مین پوتیون اور پردوتے اور پردوتی کے تو پردوتے کو دو حصے
ملے اور پوتیون کو ایک ایک حصہ اور پرد وتی کو ایک حصہ اس پردوتے کے سبب پوتیان بہی وارث ہوئین اگر
پردوتی بہی مگر پر پوتیان محروم ہوئین کیونکہ پوتا اپنی برابر والی اور اپنے سے نیچے والی کو وارث کریگا اور اپنے سے اوپر والی کو وارث کریگا
ف اور جو کچھ نہ بچیگا تو پوتیون اور پوتے کو کچھ نہ ملیگا ف مثلا ایک شخص مر گیا اور دو بیٹیان اور
مان باپ اور پوتا پوتیان چھوڑ گیا تو مسئلہ چھہ سے کرینگے اسواسطے کہ سدس اور ثلثین جمع ہوئے یعنی کل مال
کے چھہ حصے کرینگے چار بیٹیون کو ملینگے اور ایک باپ کو اور ایک مان کو کچھ نہ بچا تو پوتے اور پوتیون کو
کچھ نہ ملیگا ف اگر میت کی صرف ایک بیٹی ہو تو اسکو آدہا مال ملیگا اور پوتیون کو جتنی ہون چھٹا حصہ ملیگا
اگر ان پوتیون کے ساتھہ کوئی پوتا بہی ہو تو اسصورت مین بعد ذوی الفروض کے حصے کے اور اگر کچھ بچ رہیگا وہ للذکر
مثل حظ الانثیین یہ پوتا اور پوتیان تقسیم کر لینگے اور یہ پوتا ان پوتیون کو حصہ دلا دیگا جو اسکے ہم رتبہ ہون
یا اس سے زیادہ قریب ہون مگر جو اس سے بعید ہوگی وہ محروم ہوگی اگر ذوی الفروض سے کچھ نہ بچے تو ان پوتی پوتون
کو کچھ نہ ملیگا کیونکہ اللہ جل جلالہ اپنی کتاب مین ارشاد فرماتا ہے وصیت کرتا ہے تم کو اللہ تعالی تمہاری اولاد مین
مرد کو دوہرا حصہ اور عورت کو اکہرا اگر سب بیٹیان ہون دو سے زیادہ تو انکو دو تہائی مال ملیگا اگر ایک بیٹی ہو تو
اسکو نصف ملیگا

مِيرَاثُ الرَّجُلِ مِنَ امْرَاَتِهٖ وَالْمَرْاَةِ مِنْ زَوْجِهَا

خاوند اور جورو کی میراث کا بیان کہا مالک نے جب میت کا لڑکا لڑکی یا پوتا پوتی نہو تو اسکے خاوند کو آدہا مال ملیگا اگر
میت کی اولاد ہے یا میت کی بیٹے کی اولاد ہے مرد ہو یا عورت تو خاوند کو ربع حصہ ملیگا بعد ادا کرنے وصیت اور دین
کے اور خاوند جب مر جاوے اور اولاد نہ ہو نہ اسکے بیٹے کی اولاد ہو تو اسکی بی بی کو ربع حصہ ملیگا اگر اولاد ہو یا بیٹے کی
اولاد ہو مرد ہو یا عورت تو بی بی کو ثمن آٹھوان حصہ ملیگا بعد وصیت اور دین ادا کرنے کے کیونکہ اللہ جل جلالہ ارشاد
فرماتا ہے تمہارے واسطے آدہا ترکہ ہے تمہاری بی بیون کا اگر انکے اولاد نہ ہو اور جو انکے اولاد ہو تو تمکو ربع ملیگا بعد
وصیت اور دین کے اور عورتون کو تمہارے ترکے سے ربع ملیگا اگر تمہاری اولاد نہ ہو اگر اولاد ہو تو انکو ثمن ملیگا بعد وصیت
اور دین کے

مِيرَاثُ الْاُمِّ وَالْاَبِ مِنْ وَلَدِهِمَا

مان باپ کی میراث کا بیان
کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اتفاقی ہے کہ میت اگر بیٹا یا پوتا چھوڑ جاوے تو اسکے باپ کو چھٹا حصہ ملیگا
اگر میت کا بیٹا یا پوتا نہ ہو تو جتنے ذوی الفروض اور ہون انکا حصہ دیکر جو بچ رہے گا سدس ہو یا سدس سے

ف خاوند اور جورو کی میراث کا بیان

ف مان باپ کی میراث کا بیان

زیادہ وہ باپ کو ملیگا ۔ اگر اور ذوی الفروض کے حصے ادا کرکے سدس سے کم بچے تو باپ کو سدس فرض کے طور پر دلا دینگے +
ف یہی مسئلہ منبریہ ہے جسکا سوال حضرت علی سے بر سر منبر ہوا اور آپنے وہین جواب دیا ایک شخص مرجاوے ایک
بی بی اور ماں باپ اور دو بیٹیاں چھوڑ جاوے تو مسئلہ چوبیس سے ہوگا کیونکہ ثمن اور ثلثین جمع ہوتے چوبیس مین سے سولہ حصے
بیٹیون کو اور تین حصے بی بی کو اور چار حصے ماں کو اب صرف ایک حصہ بچ رہا وہ سدس سے کم ہے اسواسطے کل مسئلے مین تین اور
بڑہا دیے ستائیس حصے کیے سولہ بیٹیون کے تین بی بی کی چار ماں کے چار باپ کے ہر ایک کے حصے مین سے نواں حصہ
یعنے تسع کم ہوگیا کیونکہ باپ کو سدس سے کم نہین ملسکتا ف میت کی ماں کو جب میت کی اولاد یا اسکے بیٹے کی
اولاد یا دو زیادہ بہائی بہنین سگی یا سوتیلی یا مادری ف سگی کو عینی کہتے ہین یعنے ماں اور باپ دونو ایک ہون
سوتیلی کو علاتی یعنے باپ ایک ہو ماں دو ہون مادری کو اخیافی یعنے ماں ایک باپ دو ہون کہتے ہین ف
ہون تو چھٹا حصہ (سدس) ملیگا ورنہ پورا ثلث مال ملے گا جب میت کی اولاد نہ ہو نہ اوسکے بیٹے کی اولاد ہو نہ اسکے
دو بہائی یا دو بہنین ہون مگر دو مسئلون مین ایک یہ کہ میت زوجہ اور ماں باپ چھوڑ جاوے تو زوجہ کو ربع ملیگا
اور ماں کو جو بچ رہا اسکا ثلث یعنے کل مال کا ربع ملیگا دوسرا یہ کہ ایک عورت مرجاوے اور خاوند اور ماں باپ
کو چھوڑ جاوے تو خاوند کو نصف ملیگا بعد اسکے جو بچ رہیگا اسکا ثلث ماں کو ملے گا یعنے کل مال کا سدس
کیونکہ اللہ جل جلالہ فرماتا ہے اپنی کتاب مین میت کی ماں باپ کو ہر ایک کو چھٹا حصہ ملیگا ترکے مین سے اگر میت
کی اولاد ہو اگر اسکی اولاد نہو اور ماں باپ وارث ہون تو ماں کو تہائی حصہ ملیگا (اور باقی باپ کو) اگر میت
کے بہائی ہون یا بہنین تو ماں کو چھٹا حصہ ملے گا ۔ کہا مالک نے سنت جاری ہے اس امر پر کہ بہائیون سے
مراد دو بہائی یا دو بہنین ہین یا دو سے زیادہ ف جمہور علما کا یہی مذہب ہے مگر ابن عباس کے نزدیک جب تین
بہائی بہن ہون یا زیادہ تو ماں کا حصہ چھٹا ہوگا اور دو بہائی بہن ہون تو ماں کو انکے نزدیک ثلث ملیگا جیسے ایک
بہائی یا بہن ہو تو سب کے نزدیک ثلث ملتا ہے **مِيرَاثُ الْاِخْوَةِ لِلْاُمِّ** اخیافی بہائی یا بہنون کے
میراث کا بیان کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اتفاقی ہے کہ اخیافی بہائی اور اخیافی بہنین جب میت کی
اولاد ہو یا اوسکے بیٹے کی اولاد ہو یعنے پوتے یا پوتیان یا میت کا باپ یا دادا موجود ہو ترکے سے محروم رہین
گے البتہ اگر یہ لوگ نہون تو ترکہ پاوینگے اگر ایک بہائی اخیافی یا ایک بہن اخیافی ہو تو اسکو چھٹا حصہ ملیگا
اگر دو ہون تو ایک کو چھٹا حصہ ملیگا اگر دو سے زیادہ ہون تو ثلث مال مین سب شریک ہونگے برابر بانٹ لینگے
بہن بہی بہائی کے برابر لیگی کیونکہ اللہ جل جلالہ فرماتا ہے اگر کوئی شخص مرجاوے جو کلالہ ہو ف کلالہ اسکو
کہتے ہین جو نہ باپ چھوڑے نہ اولاد ف یا کوئی عورت مرجاوے کلالہ ہو کر اور اسکا ایک بہائی یا ایک
بہن (اخیافی جیسے سعد بن ابی وقاص کی قراءت مین ہے) ہو تو ہر ایک کو چھٹا حصہ ملیگا اگر اس سے زیادہ

ہون (یعنے ایک بہائی اور ایک بہن یا دو بہائی دو بہنین یا اس سے زیادہ ہون) تو وہ سب ثلث مین شریک ہونگے
(یعنے مرد اور عورت سب برابر پاوینگے) **میراث الاخوۃ للام والاب** سگے بہائی بہنون کی
میراث کا بیان **کہا** مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اتفاقی ہے کہ سگے بہائی بہن بیٹے یا پوتے کے ہوتے ہوئے یا باپ
کے ہوتے ہوئے کچہ نہ پاوینگے بلکہ سگے بہائی بہن بیٹیون یا پوتیون کے ساتہہ وارث ہوتے ہین جب میت کا دادا (یعنے
باپ کا باپ) زندہ نہو تو جسقدر مال بعد ذوی الفروض کے حصہ دینے کے بچ رہیگا وہ سگے بہائی بہنون کا ہوگا بانٹ
لیوینگے اسکو اللہ کی کتاب کے موافق للذکر مثل حظ الانثیین کے طور پر اگر کچہ نہ بچیگا تو کچہ نہ پاوینگے **کہا** مالک نے
اگر میت کا باپ اور دادا (باپ کا باپ) نہو اُسکا بیٹا ہو نہ پوتا نہ بیٹے نہ پوتے صرف ایک بہن ہو سگی تو اُسکو آدہا مال
ملے گا اگر دو سگی بہنین ہون یا زیادہ تو دو ثلث ملینگے اگر ان بہنون کے ساتہہ کوئی بہائی بہی ہو تو بہنون کو کوئی
معین حصہ نہ ملے گا بلکہ اور ذوی الفروض کا فرض ادا کرکے جو بچ رہیگا وہ للذکر مثل حظ الانثیین کے طور
پر بہائی بہن بانٹ لینگے مگر ایک مسئلہ مین سگے بہائی یا بہنون کے لیے کچہ نہین بچتا تو وہ اخیافی بہائی بہنون کے
شریک ہو جاوینگے صورت اس مسئلہ کی یہ ہے ایک عورت مر جاوے اور خاوند اور ماں اور سگے بہائی بہنین
اور اخیافی بہائی بہنین چہوڑ جاوے تو خاوند کو نصف اور ماں کو سدس اور اخیافی بہائی بہنو کو ثلث ملیگا اب سگے بہائی بہنون کے واسطے کچہ نہ بچا تو
ثلث مین وہ اخیافی بہائی بہنون کے شریک ہو جاوینگے مگر مرد اور عورت سب کو برابر پہونچیگا اسواسطے کہ سب بہائی
بہن مادری مین کیونکہ ماں سب کی ایک ہے **ف** اور اخیافی بہائی بہنون مین مرد کو عورت سے زیادہ نہین ملیگا ایسا
ہی بیان بہی ہوگا باوجود اسکے مصنف مین جو لکہا ہے کہ مرد کو دوہرا حصہ اور عورت کو اکہرا حصہ یعنی للذکر مثل حظ
الانثیین تقسیم ہوگا سہو ہے منشاء اُسکا سہو ناسخ نسخہ موطا ہے کیونکہ مصنفے مین اسمقام پر عبارت موطا اسطرح پر
ہے فیکون للذکر مثل حظ الانثیین اور نسخہ مطبوعہ مطبع احمدی دہلی سنہ ۱۲۶۶ ہجری مین بہی اسیطرح ہے لیکن یہ غلط ہے
صحیح عبارت وہ ہے جو زرقانی نے لی ہے یعنی فیکون للذکر مثل حظ الانثی **ت** کیونکہ اللہ جل جلالہ فرماتا ہے
اگر کوئی شخص کلالہ مرے اسکا بہائی ہو یا بہن تو ہر ایک کو سدس ملے گا اگر زیادہ ہون تو سب شریک ہونگے ثلث مین پس حقیقی
بہائی بہن بہی اخیافی بہن بہائیون کے ساتہہ شریک ہو گئے ثلث مین اس مسئلہ
مین اسلیے کہ وہ بہی مادری بہائی بہن **میراث الاخوۃ للاب** سوتیلے یعنے علاتی بہائی
بہنون کی میراث کا بیان جنکا باپ ایک ہو اور ماں جدا جدا **کہا** مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اتفاقی ہے
کہ جب سگے بہائی بہنین نہون تو سوتیلے بہائی بہنین اُنکی مثل ہونگے انکا مرد انکے مرد کی برابر ہے انکی عورت کی مثل
ہے تو اگر میت کا صرف ایک سوتیلا بہائی ہو کل مال لے لیگا اگر صرف ایک سوتیلی بہن ہو نصف لیگی اگر دو
یا تین سوتیلی بہنین ہون تو دو ثلث لیوینگے اگر سوتیلے بہائی اور بہن بہی ہون تو للذکر مثل حظ الانثیین

سگے بہائی بہنون کی میراث کا بیان

سوتیلے یعنی علاتی بہائی بہنون کی میراث کا بیان

کے طور پر تقسیم ہوگا اگر سگے بھائی بہنوں اور سوتیلے بھائی بہنوں میں یہ فرق ہے کہ سوتیلے بھائی بہن اخیافی بھائی
بہنوں کو اس مسئلہ میں شریک ہونگے جو ابھی بیان ہوا کیونکہ اُنکی ماں جدا ہے۔ اگر سگی بہنیں اور سوتیلی بہنیں
جمع ہوں اور سگی بہنوں کے ساتھ کوئی سگا بھائی بھی ہو تو سوتیلی بہنوں کو کچھ نہیں ملیگا اگر سگا بھائی نہ ہو بلکہ
ایک سگی بہن ہو اور باقی سوتیلی بہنیں تو سگی بہن کو نصف ملیگا اور سوتیلی بہنوں کو سدس ثلثین کی پورا کرنے
کے واسطے اگر سوتیلی بہنوں کے ساتھ کوئی سوتیلا بھائی بھی ہو تو اُن کا کوئی حصہ معین ہنوگا بلکہ ذوی الفروض
کو دیکر جو بچ رہیگا اُسکو سوتیلے بھائی بہن للذکر مثل حظ الانثیین کے طور پر بانٹ لیں گے۔ اگر کچھ نہ بچیگا تو کچھ نہ لینگے اگر سگی بہنیں
دو ہوں یا زیادہ تو دو ثلث انکو ملینگے اور سوتیلی بہنوں کو کچھ نہ ملیگا مگر جب سوتیلی بہنوں کے ساتھ کوئی سوتیلا بھائی بھی
ہو تو ذوی الفروض کا حصہ ادا کرکے جو کچھ بچے گا اُسکو للذکر مثل حظ الانثیین کے طور پر بانٹ لیویں گے اگر
کچھ نہ بچیگا تو کچھ نہ ملیگا۔ اخیافی بھائی بہنوں کو خواہ سگے بھائی بہنوں کے ساتھ ہوں یا سوتیلے بھائی بہنوں کے
ایک کو سدس ملیگا اور دو کو ثلث مرد اور عورت اُنکے سب برابر ہیں جیسے گذر چکا **میراث الجد** دادا کی میراث
کا بیان **عن** یحیی بن سعید انہ بلغہ ان معاویۃ بن ابی سفیان کتب الی زید بن ثابت یسالہ
عن الجد فکتب الیہ زید بن ثابت انک کتبت الی تسالنی عن الجد واللہ اعلم وذلک ما لم یکن
یقضی فیہ الا الامراء یعنی الخلفاء وقد حضرت الخلیفتین قبلک یعطیانہ النصف مع الاخ
الواحد والثلث مع الاثنین فان کثرت الاخوۃ لم ینقصوہ من الثلث **ترجمہ** معاویہ بن ابی
سفیان نے لکھا زید بن ثابت کو پوچھا دادا کی میراث کو زید بن ثابت نے جواب لکھا تمنے مجھسے پوچھا دادا کی میراث کو اور
یہ وہ مسئلہ ہے جس میں خلفا حکم کرتے تھے میں حاضر تھا تم سے اگلے دو خلیفوں کے سامنے (عمر اور عثمان) تو ایک
بھائی کے ساتھ وہ دادا کو نصف دلاتے تھے اور دو بھائی کے ساتھ ثلث اگر بہت سے بھائی بہن ہوتے تب
بھی دادا کو ثلث سے کم نہ دلاتے **ف** تو دادا کے ہوتے ہوئے سگے بھائی اور بہنوں کو اور سوتیلے بھائی اور
بہنوں کو میراث پہونچیگی مالک اور شافعی اور احمد کا یہی قول ہے اور ابوحنیفہ کے نزدیک دادا کے ہوتے ہوئے
بھائی بہن محروم ہونگے جیسے باپ کے ہوتے ہوئے **عن** قبیصۃ بن ذؤیب ان عمر بن الخطاب فرض للجد
الذی یفرض الناس لہ الیوم **ترجمہ** حضرت عمر بن خطاب نے دادا کو اتنا دلایا جتنا آجکل لوگ دلاتے
ہیں **عن** مالک انہ بلغہ عن سلیمان بن یسار انہ قال فرض عمر بن الخطاب وعثمان بن عفان
وزید بن ثابت للجد مع الاخوۃ الثلث **ترجمہ** سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب اور عثمان
بن عفان اور زید بن ثابت نے دادا کے واسطے بھائی بہنوں کے ساتھ ایک ثلث دلایا **کہا** مالک نے ہمارے نزدیک
یہ حکم اتفاقی ہے کہ دادا باپ کے ہوتے ہوئے محروم ہوتا ہے لیکن بیٹے اور پوتے کے ساتھ دادا کو چھٹا حصہ بطور فرض

ملتا ہی اگر بیٹا یا پوتا نہ ہو نہ سگا بھائی بہن ہو نہ سوتیلا بھائی بہن مگر اور ذوی الفروض ہون تو انکا حصہ دیکر اگر چھٹا حصہ بچ رہیگا یا اُس سے زیادہ دادا کو ملجاویگا اگر اتنا نہ بچے تو دادا کا چھٹا حصہ بطور فرض کے مقرر ہوگا کہا مالک نے اگر دادا اور اُسکے بھائی بہنون کے کوئی ذوی الفروض مین سے بھی ہو تو پہلے ذوالفروض کو اُن کا فرض دینگے بعد اُسکے جو بچیگا اُسمین سے کئی صورتین مین سے جو صورت دادا کے لیے بہتر ہوگی کرینگے وہ صورتین یہ ہین ایک تو یہ کہ جسقدر مال بچا ہے اُسکا ثلث دادا کو دیدیا جاوے دوسرے یہ کہ دادا بھی مثل بھائیون کے ایک بھائی سمجھا جاوے اور جسقدر حصہ ایک بھائی کا ہو اُسیقدر اُسکو بھی ملے تیسرے یہ کہ کل مال کا سدس (چھٹا حصہ) اُسکو دیدیا جاوے ان صورتون مین سے جو صورت اُسکے لیے بہتر ہوگی وہ کرینگے بعد اُسکے دادا کو دیکر جس قدر مال بچیگا وہ بھائی بہن للذکر مثل حظ الانثیین کے طور پر تقسیم کرینگے مگر ایک مسئلہ مین تقسیم اَور طور سے ہوگی (اُسکو مسئلہ اکدریہ کہتے ہین) وہ یہ ہے ایک عورت مرجاوے اور خاوند اور مان اور سگی بہن اور دادا کو چھوڑ جاوے تو خاوند کو نصف اور مان کو ثلث اور دادا کو سدس اور سگی بہن کو نصف ملیگا **ف** تو اصل مسئلہ چھ سے ہوگا اور عول نو سے ہوگا کیونکہ چھ سہام وارثون کے سہام کو کافی نہین ہین تو جسقدر کافی ہین اُسیقدر حصے ہونگے چھ کا نصف تین خاوند کے اور دو مان کے اور ایک دادا کا اور تین سگی بہن کے سب نو ہوئے **ف** پھر دادا کا سدس اور بہن کا نصف ملا کر اُسکے تین حصے کرینگے دو حصے دادا کو ملینگے اور ایک حصہ بہن کو **ف** دادا کا ایک حصہ اور بہن کے تین حصے سب ملاکر چار ہوئے چار تین پر نہین بٹ سکتے تو تین کو اصل مسئلے مین یعنے نو مین ضرب دینگے ستائیس سے مسئلہ ہوگا خاوند کو نو حصے اور مان کو چھہ حصے اور دادا کو آٹھہ حصے اور بہن کو چار حصے ملینگے کہا مالک نے اگر دادا کے ساتھہ سوتیلے بھائی بہن ہون تو انکا حکم وہی ہوگا جو سگے بھائیون کا ہے جب سگے بھائی بہن بھی ہون اور سوتیلے بھائی بہن بھی ہون تو سوتیلے صرف بھائیون کی گنتی مین شریک ہو کر دادا کے حصے کو کم کردینگے مگر کچھہ نہ پاوینگے **ف** بلکہ سگے بھائیون سے محروم ہوجاوینگے یہ مذہب حضرت زید بن ثابت کا ہے اکثر علماء کے نزدیک جب سوتیلے بھائی بہن وارث ہی نہین ہین تو گنتی مین بھی داخل نہ ہونگے اور دادا کے حصے کو کم نہ کرینگے **ف** مگر جس صورت مین سگے بھائی بہنون کے ساتھہ اخیافی یعنے مادری بھائی ہون تو وہ بھائیون کی گنتی مین شریک ہو کر دادا کے حصے کو کم نہ کرینگے کیونکہ اخیافی بھائی بہن دادا کے ہوتے ہوئے محروم ہین اگر دادا ہوتا اور صرف اخیافی بھائی بہن ہوتے تو کل مال دادا کو ملتا اور اخیافی بھائی بہن محروم ہوجاتے۔ خیر اب جس صورت مین دادا کے ساتھہ سگے بھائی بہن اور علاتی یعنے سوتیلے بھائی بہن ہون تو جو مال بعد دادا کے حصے دینے کے بچیگا وہ سب سگے بھائی بہنون کو ملیگا اور سوتیلون کو کچھہ نہ ملیگا مگر جب سگون مین صرف ایک بہن ہو اور باقی سب سوتیلے بھائی اور بہن ہون تو سوتیلے بھائی اور بہنون کے سبب سے وہ سگی بہن دادا کا حصہ کم کریگی پھر اپنا پورا حصہ یعنے نصف لیگی اگر اسپر بھی کچھہ بچ رہیگا تو وہ سوتیلے بھائی اور بہن کو للذکر مثل

کے طور پر تقسیم ہوگا اگر سگے بھائی بہنوں اور سوتیلے بھائی بہنوں میں یہ فرق ہے کہ سوتیلے بھائی بہن اخیافی بھائی بہنوں کی اس مسئلہ میں شریک ہونگے جو ابھی بیان ہوا کیونکہ انکی ماں جدا ہے۔ اگر سگی بہنیں اور سوتیلی بہنیں جمع ہوں اور سگی بہنوں کے ساتھ کوئی سگا بھائی بھی ہو تو سوتیلی بہنوں کو کچھ نہیں ملیگا اگر سگا بھائی نہ ہو بلکہ ایک سگی بہن ہو اور باقی سوتیلی بہنیں تو سگی بہن کو نصف ملیگا اور سوتیلی بہنوں کو سدس تکملۃ ثلثین کی پورا کرنے کے واسطے اگر سوتیلی بہنوں کے ساتھ کوئی سوتیلا بھائی بھی ہو تو اُن کا کوئی حصہ معین نہوگا بلکہ ذوی الفروض کو دیکر جو بچ رہیگا اُسکو سوتیلے بھائی بہن للذکر مثل حظ الانثیین کے طور پر بانٹ لینگے۔ اگر کچھ نہ بچیگا تو کچھ نہ لینگے اگر سگی بہنیں دو ہوں یا زیادہ تو دو ثلث انکو ملینگے اور سوتیلی بہنوں کو کچھ نہ ملیگا مگر جب سوتیلی بہنوں کے ساتھ کوئی سوتیلا بھائی بھی ہو تو ذوی الفروض کا حصہ ادا کرکے جو کچھ بچیگا اُسکو للذکر مثل حظ الانثیین کے طور پر بانٹ لیویں گے اگر کچھ نہ بچیگا تو کچھ نہ ملیگا۔ اخیافی بھائی بہنوں کو خواہ سگے بھائی بہنوں کے ساتھ ہوں یا سوتیلے بھائی بہنوں کے ایک کو سدس ملیگا اور دو کو ثلث مرد اور عورت انکو سب برابر ہیں جیسے گذر چکا **میراث الجد** دادا کی میراث کا بیان **عن** یحیی بن سعید انہ بلغہ ان معاویۃ بن ابی سفیان کتب الی زید بن ثابت یسالہ عن الجد فکتب الیہ زید بن ثابت انک کتبت الی تسالنی عن الجد واللہ اعلم وذلک ما لم یکن یقضی فیہ الا الامراء یعنی الخلفاء وقد حضرت الخلیفتین قبلک یعطیانہ النصف مع الاخ الواحد والثلث مع الاثنین فان کثرت الاخوۃ لم ینقصوہ من الثلث **ترجمہ** معاویہ بن ابی سفیان نے لکھا زید بن ثابت کو پوچھا دادا کی میراث کو زید بن ثابت نے جواب لکھا تمنے مجھسے پوچھا دادا کی میراث کو اور یہ وہ مسئلہ ہے جس میں خلفا حکم کرتے تھے میں حاضر تھا تم سے آگے دو خلیفوں کے سامنے (عمر اور عثمان) تو ایک بھائی کے ساتھ وہ دادا کو نصف دلاتے تھے اور دو بھائی کے ساتھ ثلث اگر بہت سے بھائی بہن ہوتے تب بھی دادا کو ثلث سے کم نہ دلاتے **ف** تو دادا کے ہوتے ہوئے سگے بھائی اور بہنوں کو اور سوتیلے بھائی اور بہنوں کو میراث ملیگی مالک اور شافعی اور احمد کا یہی قول ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک دادا کے ہوتے ہوئے بھائی بہن محروم ہونگے جیسے باپ کے ہوتے ہوئے **عن** قبیصۃ بن ذؤیب ان عمر بن الخطاب فرض للجد الذی یفرض الناس لہ الیوم **ترجمہ** حضرت عمر بن خطاب نے دادا کو وہ دلایا جتنا آجکل لوگ دلاتے ہیں **عن** مالک انہ بلغہ عن سلیمان بن یسار انہ قال فرض عمر بن الخطاب وعثمان بن عفان وزید بن ثابت للجد مع الاخوۃ الثلث **ترجمہ** سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب اور عثمان بن عفان اور زید بن ثابت نے دادا کے واسطے بھائی بہنوں کے ساتھ ایک ثلث دلایا **کہا** مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اتفاقی ہے کہ دادا باپ کے ہوتے ہوئے محروم ہوتا ہے لیکن بیٹے اور پوتے کے ساتھ دادا کو چھٹا حصہ بطور فرض کے

ملتا ہے اگر بیٹا یا پوتا نہ ہو نہ سگا بھائی بہن ہو نہ سوتیلا بھائی بہن مگر اور ذوی الفروض ہون تو اُنکا حصہ دیکر اگر چھٹا حصہ بچ
رہیگا یا اُس سے زیادہ دادا کو ملجاوے گا اگر اتنا نہ بچے تو دادا کا چھٹا حصہ بطور فرض کے مقرر ہوگا کہا مالک نے اگر دادا
اور اُسکے بھائی بہنون کے ہوتے کوئی ذو الفروض مین سے بھی ہو تو پہلے ذو الفروض کو اُن کا فرض دینگے بعد اُسکے جو بچیگا اُسمین سے کسی صورتون
مین سے جو صورت دادا کے لیے بہتر ہوگی کرینگے وہ صورتین یہ ہین ایک تو یہ کہ جسقدر مال بچا ہے اُسکا ثلث
دادا کو دیدیا جاوے دوسرے یہ کہ دادا بھی مثل بھائیون کے ایک بھائی سمجھا جاوے اور جسقدر حصہ ایک بھائی
کا ہو اُسیقدر اُسکو بھی ملے تیسرے یہ کہ کل مال کا سدس (چھٹا حصہ) اُسکو دیدیا جاوے ان صورتون مین سے جو صورت
اُسکے لیے بہتر ہوگی وہ کرینگے بعد اُسکے دادا کو دیکر جس قدر مال بچیگا وہ بھائی بہن للذکر مثل حظ الانثیین کے طور پر
تقسیم کرینگے مگر ایک مسئلہ مین تقسیم اور طور سے ہوگی (اُسکو مسئلہ اکدریہ کہتے ہین) وہ یہ ہے ایک عورت مرجاوے
اور خاوند اور مان اور سگی بہن اور دادا کو چھوڑ جاوے تو خاوند کو نصف اور مان کو ثلث اور دادا کو سدس اور
سگی بہن کو نصف ملیگا **ف** تو اصل مسئلہ چھ سے ہوگا اور عول نو سے ہوگا کیونکہ چھ سہام وارثون کے سہام
کو کافی نہین ہین تو جسقدر کافی ہین اُسیقدر حصے ہونگے چھ کا نصف تین خاوند کے اور دو مان کے اور ایک دادا
کا اور تین سگی بہن کے سب نو ہوئے **ف** پھر دادا کا سدس اور بہن کا نصف ملا کر اُسکے تین حصے کرینگے دو حصے
دادا کو ملینگے اور ایک حصہ بہن کو **ف** دادا کا ایک حصہ اور بہن کے تین حصے سب ملا کر چار ہوئے چار تین
پر نہین بٹ سکتے تو تین کو اصل مسئلے مین یعنے نو مین ضرب دینگے ستائیس سے مسئلہ ہوگا خاوند کو نو حصے اور مان
کو چھ حصے اور دادا کو آٹھ حصے اور بہن کو چار حصے ملینگے کہا مالک نے اگر دادا کے ساتھ سوتیلے بھائی بہن ہون تو
انکا حکم وہی ہوگا جو سگے بھائیون کا ہے جب سگے بھائی بہن بھی ہون اور سوتیلے بھائی بہن بھی ہون تو سوتیلے صرف بھائیون کی گنتی مین
شریک ہو کر دادا کے حصے کو کم کردینگے مگر کچھ نہ پاوینگے **ف** بلکہ سگے بھائیون سے محروم ہو جاوینگے یہ مذہب
صرف زید بن ثابت کا ہے اکثر علما کے نزدیک جب سوتیلے بھائی بہن وارث ہی نہین ہین تو گنتی مین بھی داخل نہ
ہونگے اور دادا کے حصے کو کم نکرینگے **ف** مگر جس صورت مین سگے بھائی بہنون کے ساتھ اخیافی یعنے مادری
بھائی ہون تو وہ بھائیون کی گنتی مین شریک ہو کر دادا کے حصے کو کم نہ کرینگے کیونکہ اخیافی بھائی بہن دادا کے
ہوتے ہوئے محروم ہین اگر دادا ہوتا اور صرف اخیافی بھائی بہن ہوتے تو کل مال دادا کو ملتا اور اخیافی بھائی
بہن محروم ہو جاتے۔ خیر اب جس صورت مین دادا کے ساتھ سگے بھائی بہن اور علاتی یعنے سوتیلے بھائی بہن بھی
ہون تو جو مال بعد دادا کے حصے دینے کے بچیگا وہ سب سگے بھائی بہنون کو ملیگا اور سوتیلون کو کچھ نہ ملیگا مگر جب سگون
مین صرف ایک بہن ہو اور باقی سب سوتیلے بھائی اور بہن ہون تو سوتیلے بھائی اور بہنون کے سبب سے وہ سگی بہن دادا
کا حصہ کم کریگی پھر اپنا پورا حصہ یعنے نصف لیگی اگر اُسپر بھی کچھ بچ رہیگا تو وہ سوتیلے بھائی اور بہن کو للذکر مثل

حصہ اس شیعہ کے طور پر تقسیم ہوگا اگر کچہ نہ بچیگا تو سوتیلا بہائی اور بہنوں کو کچہ نہ ملیگا **ميراث الجدة**

نانی اور دادی کی میراث کا بیان **عن** قبيصة بن ذؤيب انه قال جاءت الجدة الى ابي بكر الصديق
تسأله ميراثها فقال لها ابو بكر ما لك في كتاب الله شيء وما علمت لك في سنة رسول الله صلى الله
عليه وسلم شيئا فارجعي حتى اسأل الناس فسأل الناس فقال المغيرة بن شعبة حضرت رسول الله
صلى الله عليه وسلم اعطاها السدس فقال ابو بكر هل معك غيرك فقام محمد بن مسلمة الانصاري
فقال مثل ما قال المغيرة بن شعبة فانفذه لها ابو بكر الصديق ثم جاءت الجدة الاخرى الى عمر
بن الخطاب تسأله ميراثها فقال لها ما لك في كتاب الله شيء وما كان القضاء الذي قضي به
الا لغيرك وما انا بزائد في الفرائض شيئا ولكنه ذلك السدس فان اجتمعتما فيه فهو بينكما
وايتكما خلت به فهو لها **ترجمہ** قبیصہ بن ذویب سے روایت ہے کہ میت کی نانی ابو بکر صدیق پاس میراث مانگنے
کو آئی ابو بکر نے کہا اللہ کی کتاب میں تیرا کچہ حصہ نہیں ہے نہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس باب میں کوئی
حدیث سنی ہے جا تو میں لوگوں سے پوچھکر دریافت کرونگا ابو بکر صدیق نے لوگوں سے پوچھا مغیرہ بن شعبہ نے کہا کہ
اُس وقت موجود تہا میرے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نانی کو چہٹا حصہ دلایا ہے ابو بکر نے کہا اور بہی کوئی
تمہارے ساتہ ہے جو اس معاملے کو جانتا ہو تو محمد بن مسلمہ انصاری کہڑے ہوئے اور جیسا مغیرہ بن شعبہ نے کہا تہا ویسا
ہی بیان کیا ابو بکر صدیق نے چہٹا حصہ اسکو دلا دیا پہر حضرت عمر کے وقت میں دادی میراث مانگنے کو آئی حضرت عمر نے
کہا اللہ کی کتاب میں تیرا کچہ حصہ مذکور نہیں ہے اور پہلے جو حکم ہو چکا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت
ابو بکر کے زمانے میں وہ نانی کے باب میں ہوا تہا اور میں اپنی طرف سے فرائض میں کچہ بڑہا نہیں سکتا لیکن وہی چہٹا
حصہ تو بہی لے اگر نانی بہی ہو تو تم دونو سدس کو بانٹ لو اور جو تم دونو میں سے اکیلا ہو (یعنے صرف نانی ہو یا صرف
دادی) وہی چہٹا حصہ لیلیوے **عن** القاسم بن محمد قال اتت الجدتان الى ابي بكر الصديق فاراد
ان يجعل السدس للتي من قبل الام فقال رجل من الانصار اما انك تترك التي لو ماتت وهو
حي كان اياها يرث فجعل ابو بكر السدس بينهما **ترجمہ** قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ نانی اور دادی
دونو آئیں ابو بکر صدیق پاس ابو بکر صدیق نے سدس یعنے چہٹا حصہ نانی کو دینا چاہا ایک شخص انصاری بولا اے ابو بکر
تم اسکو نہیں دلاتے جو اگر مر جاتی اور میت زندہ ہوتا یعنے اُسکا پوتا تو وارث ہوتا اور اُسکو دلاتے ہو جو اگر مر جاتی
اور میت زندہ ہوتا یعنے اسکا نواسہ تو وارث نہ ہوتا پہر ابو بکر صدیق نے یہ سنکر سدس اُن دونو کو دلایا **ف** یعنے
سدس مال کے دو حصے کیے ایک حصہ نانی کو اور ایک حصہ دادی کو **عن** عبد ربه بن سعيد ان ابا بكر بن
عبد الرحمن بن الحارث بن هشام كان لا يفرض الا للجدتين **ترجمہ** ابو بکر بن عبد الرحمن حصہ نہیں دلاتے

نانی اور دادی کی میراث کا بیان

تھی مگر نانی کو یا دادی کو کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم ہے جس میں کچھ اختلاف نہیں ہے کہ نانی ماں کے ہوتے ہوئے کچھ
نہ پاویگی البتہ اگر ماں نہ ہو تو اسکو چھٹا حصہ ملیگا اور دادی ماں کے یا باپ کے ہوتے ہوئے کچھ نہ پاویگی جب ماں باپ نہ ہوں
تو اسکو چھٹا حصہ ملیگا اگر نانی اور دادی دونوں ہوں اور میت کے ماں باپ نہ ہوں نانی دادی سے زیادہ قریب ہو یعنی نانی
تو انمیں سے نانی اگر میت کے ساتھ زیادہ قریب ہو گی اسکو سدس ملیگا **ف** مثلاً میت کی ماں کی ماں بھی موجود
ہے اور باپ کی ماں کی ماں بھی موجود ہو تو ماں کی ماں کو چھٹا حصہ ملیگا **ت** اور جو دادی زیادہ قریب ہو گی **ف** مثلاً میت کی نانی کی ماں
موجود ہے اور باپ کی ماں بھی موجود ہے **ت** یا دونوں برابر ہوں **ف** جیسے میت کی ماں کی ماں کی ماں
ہو اور باپ کی ماں کی ماں بھی ہو **ت** تو سدس میں دونوں شریک ہونگے کہا مالک نے میراث کسیکو واسطے نہیں ہے
دادیوں اور نانیوں میں سے مگر ماں کی ماں کو اگرچہ کتنی ہی دور ہو جاوے **ف** مثلاً ماں کی ماں کی ماں ہو یا
ماں کی ماں کی ماں کے ماں ہو یا اس سے بھی اونچی **ت** ماں باپ کی ماں کو اگرچہ کتنی ہی دور ہو جاوے **ف**
مثلاً باپ کی ماں کی ماں یا باپ کے ماں کی ماں کی ماں یا اور اونچی ہو **ت** انکے سوا اور نانیوں دادیوں کو میراث
نہیں ہے **ف** مثلاً باپ کے باپ کی ماں یا ماں کے باپ کی ماں یا ماں کی ماں کے باپ کی ماں یہ وارث نہونگی **ت**
کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ترکہ دلایا نانی کو پھر ابوبکر رضی نے بھی اسکا حال پوچھا جب انکو بھی معلوم ہوا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نانی کو ترکہ دلایا انہوں نے بھی دلایا بعد اسکے دادی حضرت عمر کے وقت میں آئی آپنے
فرمایا میں فرائض میں بڑھا نہیں سکتا لیکن اگر تو بھی ہو اور نانی بھی ہو تو دونو سدس کو بانٹ لو اور جو کوئی تم میں سے تنہا
ہو تو وہ پورا سدس لیوے **ف** پس ان حدیثوں سے صاف معلوم ہوا کہ دو ہی قسم کی نانی دادی وارث ہیں ایک
تو ماں کی ماں یا ماں کی ماں کی ماں دوسرے باپ کی ماں یا باپ کی ماں کی ماں کہا مالک نے جب سے اسلام
شروع ہوا ہے آج تک سوا ان دادی اور نانی کے اور قسم کی نانی دادیوں کو کسی نے میراث نہیں دلائی

مِيرَاثُ الْكَلَالَةِ

کلالہ کی میراث کا بیان **ف** کلالہ اسکو کہتے ہیں جو نہ اولاد چھوڑے نہ باپ جمہور علماء کا یہی قول
ہے بعضوں کے نزدیک کلالہ وہ ہے جسکی اولاد نہو **عَنْ** زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكَلَالَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْفِيكَ مِنْ ذَلِكَ الْآيَةُ الَّتِي أُنْزِلَتْ فِي الصَّيْفِ فِي
آخِرِ سُورَةِ النِّسَاءِ **ترجمہ** زید بن اسلم سے روایت ہے حضرت عمر بن خطاب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا
کلالے کو آپنے فرمایا کافی ہے تجھکو وہ آیت جو گرمی میں اتری ہے سورہ نساء کے اخیر میں **ف** کلالے کے باب
میں دو آیتیں اتری ہیں ایک تو جاڑے میں سورہ نساء کے اول میں وَإِنْ كَانَ رَجُلٌ يُورَثُ كَلَالَةً الآیہ دوسری
گرمی میں سورہ نساء کے اخیر میں يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ الآیہ کہا مالک نے ہمارے نزدیک ...
میں کچھ اختلاف نہیں ہے کہ کلالہ دو قسم پر ہے ایک تو وہ آیت جو سورہ نساء کے شروع میں ہے فرمایا اللہ تعالیٰ ...

حظ الانثیین کے طور پر تقسیم ہوگا اگر کچھ بچیگا تو سوتیلے بھائی اور بہنونکو کچھ نہ ملیگا **میراث الجدۃ**

نانی اور دادی کی میراث کا بیان **عن** قبیصۃ بن ذویب انہ قال جاءت الجدۃ الی ابی بکر الصدیق تسألہ میراثھا فقال لھا ابوبکر ما لک فی کتاب اللہ شیء وما علمت لک فی سنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیئا فارجعی حتی اسأل الناس فسأل الناس فقال المغیرۃ بن شعبۃ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطاھا السدس فقال ابوبکر ھل معک غیرک فقام محمد بن مسلمۃ الانصاری فقال مثل ما قال المغیرۃ بن شعبۃ فانفذہ لھا ابوبکر الصدیق ثم جاءت الجدۃ الاخری الی عمر بن الخطاب تسألہ میراثھا فقال لھا ما لک فی کتاب اللہ شیء وما کان القضاء الذی قضی بہ الا لغیرک وما انا بزائد فی الفرائض شیئا ولکنہ ذلک السدس فان اجتمعتما فیہ فھو بینکما وایتکما خلت بہ فھو لھا **ترجمہ** قبیصہ بن ذویب سے روایت ہے کہ میت کی نانی ابوبکر صدیق پاس میراث مانگنے کو آئی ابوبکر نے کہا اللہ کی کتاب میں تیرا کچھ حصہ نہیں ہے نہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس باب میں کوئی حدیث سنی ہے جا تو میں لوگوں سے پوچھکر دریافت کرونگا ابوبکر صدیق نے لوگوں سے پوچھا مغیرہ بن شعبہ نے کہا میں اسوقت موجود تھا میرے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نانی کو چھٹا حصہ دلایا ہے ابوبکر نے کہا اور بھی کوئی تمہارے ساتھ ہے جو اس معاملے کو جانتا ہو تو محمد بن مسلمہ انصاری کھڑے ہوئے اور جیسا مغیرہ بن شعبہ نے کہا تھا ویسا ہی بیان کیا ابوبکر صدیق نے چھٹا حصہ اسکو دلادیا پھر حضرت عمر کے وقت میں دادی میراث مانگنے کو آئی حضرت عمر نے کہا اللہ کی کتاب میں تیرا کچھ حصہ مذکور نہیں ہے اور پہلے جو حکم ہوچکا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر کے زمانے میں وہ نانی کے باب میں ہوا تھا اور میں اپنی طرف سے فرائض میں کچھ بڑھا نہیں سکتا لیکن وہی چھٹا حصہ تو بھی لے اگر نانی بھی ہو تو تم دونو سدس کو بانٹ لو اور جو تم دونو میں سے اکیلی ہو یعنے صرف نانی ہو یا صرف دادی وہی چھٹا حصہ لیلیوے **عن** القاسم بن محمد قال اتت الجدتان الی ابی بکر الصدیق فاراد ان یجعل السدس للتی من قبل الام فقال رجل من الانصار اما انک لتترک التی لو ماتت وھو حی کان ایاھا یرث فجعل ابوبکر السدس بینھما **ترجمہ** قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ نانی اور دادی دونو آئیں ابوبکر صدیق پاس ابوبکر صدیق نے سدس یعنے چھٹا حصہ نانی کو دینا چاہا ایک شخص انصاری بولا اے ابوبکر تم اسکو نہیں دلاتے جو اگر مرجاتی اور میت زندہ ہوتا یعنے اسکا پوتا تو وارث ہوتا اور اسکو دلاتے ہو جو اگر مرجاتی اور میت زندہ ہوتا یعنے اسکا نواسہ تو وارث نہ ہوتا پھر ابوبکر صدیق نے یہ سنکر سدس ان دونو کو دلایا **ف** یعنے سدس مال کے دو حصے کیے ایک حصہ نانی کو اور ایک حصہ دادی کو **عن** عبد ربہ بن سعید ان ابا بکر بن عبد الرحمن بن الحارث بن ھشام کان لا یفرض الا للجدتین **ترجمہ** ابابکر بن عبد الرحمن حصہ نہیں دلاتے

نانی اور دادی کی میراث کا بیان

تہی مگر نانی کو یا دادی کو کہا مالک نے ہمارے نزدیک حکم ہے جس مین کچہ اختلاف نہین ہے کہ نانی ماں کے ہوتے ہوے کچہ
نہ پاویگی البتہ اگر ماں نہ ہو تو اسکو چہٹا حصہ ملیگا اور دادی ماں کے یا باپ کے ہوتے ہوے کچہ نہ پاویگی جب ماں باپ نہون
تو اسکو چہٹا حصہ ملیگا اگر نانی اور دادی دونون ہون اور میت کے ماں باپ نہون نانی دادی سے زیادہ قریب ہین نہون
تو انمین سے نانی اگر میت سے زیادہ قریب ہوگی اسکو سدس ملیگا ف مثلاً میت کی ماں کی ماں بہی موجود
ہے اور باپ کی ماں کی ماں بہی موجود ہے تو ماں کی ماں کو چہٹا حصہ ملیگا ت اور جو دادی زیادہ قریب ہوگی ف مثلاً میت کی ماں کی ماں
موجود ہے اور باپ کی ماں بہی موجود ہے ت یا دونو برابر ہون ف جیسے میت کی ماں کی ماں
ہو اور باپ کی ماں بہی ہو ت تو سدس مین دونو شریک ہونگے کہا مالک نے میراث کسیکو واسطے نہین ہے
دادیون اور نانیون مین سے مگر ماں کی ماں کو اگرچہ کتنی ہی دور ہو جاوے ف مثلاً ماں کی ماں کی ماں ہو یا
ماں کی ماں کی ماں کے ماں ہو یا اس سے بہی اونچی ت ماں باپ کی ماں کو اگرچہ کتنی ہی دور ہو جاوے ف
مثلاً باپ کی ماں کی ماں یا باپ کے ماں کی ماں کی ماں یا اور اونچی ہو ت انکے سوا اور نانیون دادیون کو میراث
نہین ہے ف مثلاً باپ کے باپ کی ماں یا ماں کے باپ کی ماں یا ماں کی ماں کے باپ کی ماں یہ وارث نہونگی ت
کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ترکہ دلایا نانی کو پہر ابو بکرؓ نے بہی اسکا حال پوچہا جب انکو بہی معلوم ہوا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نانی کو ترکہ دلایا انہون نے بہی دلایا بعد اسکے دادی حضرت عمر کے وقت مین آئی آپنے
فرمایا مین فرائض مین بڑہا نہین سکتا لیکن اگر تو بہی ہو اور نانی بہی ہو تو دونو سدس کو بانٹ لو اور جو کوئی تم مین سے تنہا
ہو تو وہ پورا سدس لیوے ف پس ان حدیثون سے صاف معلوم ہوا کہ دو ہی قسم کی نانی دادی وارث ہین ایک
تو ماں کی ماں یا ماں کی ماں کی ماں دوسرے باپ کی ماں یا باپ کی ماں کی ماں کہا مالک نے جب سے اسلام
شروع ہوا ہے آج تک سوا ان دادی اور نانی کے اور قسم کی نانی دادیون کو کسی نے میراث نہین دلائی میراث

الکلالۃ کلالہ کی میراث کا بیان ف کلالہ اسکو کہتے ہین جو نہ اولاد چہوڑے نہ باپ جمہور علما کا یہی قول
ہے بعضون کے نزدیک کلالہ وہ ہے جسکی اولاد نہو عن زید بن اسلم ان عمر بن الخطاب سأل رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم عن الکلالۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکفیک من ذلک الآیۃ التی انزلت فی الصیف فی
اخر سورۃ النساء ترجمہ زید بن اسلم سے روایت ہے حضرت عمر بن خطاب نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچہا
کلالے کو آپنے فرمایا کافی ہے تجہکو وہ آیت جو گرمی مین اتری ہے سورہ نسا کے اخیر مین ف کلالے کے باب
مین دو آیتین اتری ہین ایک تو جاڑے مین سورہ نسا کے اول مین وان کان رجل یورث کلالۃ الآیہ دوسری
گرمی مین سورہ نسا کے اخیر مین یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ الآیہ کہا مالک نے ہمارے نزدیک [illegible]
مین کچہ اختلاف نہین ہے کہ کلالہ دو قسم پر ہے ایک تو وہ آیت جو سورہ نسا کے شروع مین ہے فرمایا اللہ تعالے [illegible]

اگر ایک شخص مرجاوے کلالہ یا کوئی عورت مرجاوے کلالہ اور اُسکا ایک بہائی یا بہن ہو (اخیافی) تو ہر ایک کو سدس ملیگا اگر
زیادہ ہون تو سب شریک ہونگے ثلث مین یہ وہ کلالہ ہے جسکا نہ باپ ہو نہ اسکی اولاد ہو کیونکہ اُسوقت تک اخیافی
بہائی بہن وارث نہین ہوتے دوسری وہ آیت جو سورہ نسا کی اخیر مین ہے فرمایا اللہ تعالی نے پوچہتے ہین تجہہ سے
کلالے کو کہدے تو اللہ تم کو حکم دیتا ہے کلالے مین اگر کوئی شخص مرجاوے اُسکی اولاد نہو ایک بہن ہو تو اسکو آدہا
متروکہ ملیگا اگر بہن مرجاوے تو وہ بہائی اُسکے کل ترکہ کا وارث ہوتا ہے جب اُس بہن کی اولاد نہو اگر دو بہنین
ہون تو اُن کو دو ثلث ملینگے اگر بہائی بہن ملے جلے ہون تو مرد کو دوہرا حصہ اور عورت کو اکہرا حصہ ملیگا اللہ تم
سے بیان کرتا ہے تو کہ تم گمراہ نہو جاؤ اللہ ہر چیز کو جانتا ہے یہ وہ کلالہ ہے جس مین بہائی بہن عصبہ ہوجاتے
مین جب میت کا بیٹا نہو تو وہ دادا کے ساتہہ وارث ہونگے کلالے مین کہا مالک نے دادا بہائیون کے ساتہہ
وارث ہوگا اسلیے کہ وہ اُن سے اولی ہے کیونکہ دادا بیٹے کے ساتہہ بہی سدس کا وارث ہوتا ہے برخلاف بہائی
بہنون کے اور کیونکر دادا بہائی کے برابر نہوگا وہ میت کے بیٹے کے ہوتے ہوئے بہی ایک سدس لیتا ہے تو بہائی
بہنون کے ساتہہ ثلث کیونکر نہ لیگا اسلیے کہ اخیافی بہائی بہن سگے بہائی بہنون کے ساتہہ ثلث لیتے مین اگر
دادا بہی موجود ہو تو وہ اخیافی بہائی بہنون کو محروم کردیگا پہر وہ ثلث آپ لیگا کیونکہ اُسی نے انکو محروم کیا
ہے اگر وہ نہوتا تو اُس ثلث کو اخیافی بہائی بہن لیتے تو دادا نے وہ مال لیا جو سگے یا سوتیلے بہائی بہنون کو
نہین مل سکتا تہا بلکہ اخیافی بہائی بہنون کا حق تہا اور دادا اُن سے اولی تہا اسواسطے اُس نے لے لیا اور
اخیافی بہائی بہن کو محروم کیا **مَاجَاءَ فِي مِيرَاثِ الْعَمَّةِ** پہوپہی کی میراث کا بیان **عَنْ**
مَوْلَى الْقُرَيْشِ كَانَ قَدِيمًا يُقَالُ لَهُ ابْنُ مِرْسَى أَنَّهُ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَلَمَّا صَلَّى
الظُّهْرَ قَالَ يَا يَرْفَا هَلُمَّ ذَلِكَ الْكِتَابَ لِكِتَابٍ كَتَبَهُ فِي شَأْنِ الْعَمَّةِ نَسْأَلُ عَنْهَا وَنَسْتَخْبِرُ فِيهَا
فَأَتَى بِهِ يَرْفَا فَدَعَا بِتَوْرٍ أَوْ قَدَحٍ فِيهِ مَاءٌ فَمَحَى ذَلِكَ الْكِتَابَ ثُمَّ قَالَ لَوْ رَضِيَكِ اللهُ وَارِثَةً أَقَرَّكِ لَوْ
رَضِيَكِ اللهُ أَقَرَّكِ **ترجمہ** ایک مولے سے قریش کے روایت ہی جسکو ابن مرسی کہتے تہے کہا مین بیٹہا تہا عمر بن خطاب
پاس اُنہون نے ظہر کی نماز پڑہکر یرفا سے کہا میری کتاب لے آ ناوہ کتاب جو انہون نے لکہی تہی پہوپہی کی میراث مین (حضرت
عمر نے اپنی رائے سے پہوپہی کے واسطے میراث تجویز کی تہی اس قیاس سے کہ پہوپہی کا وارث بہتیجا ہوتا ہے وہ بہی اسکی
وارث ہوگی) تو ہم لوگون سے پوچہتے اور مشورہ لیتے بعد مشورے کے معلوم ہوا کہ پہوپہی کو میراث نہین ہے ایسے حضرت
عمر نے ایک کڑہائی یا پیالہ منگایا جس مین پانی تہا اور اُس کتاب کو دہو ڈالا اور فرمایا اگر پہوپہی کو حصہ دلانا اللہ کو
منظور ہوتا تو اپنی کتاب مین ذکر کرتا **عَنْ** أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَقُولُ عَجَبًا لِلْعَمَّةِ تُورَثُ
وَلَا تَرِثُ **ترجمہ** حضرت عمر فرمایا کرتے تہے تعجب کی بات ہے پہوپہی کا بہتیجا وارث ہوتا ہے اور بہتیجی کے

پہوپہی کی میراث کا بیان

کی پوپہی وارث نہین ہوتی **مِیْرَاثُ وَلَایَۃِ الْعَصَبَۃِ** عصبات کی میراث کا بیان **ف** یہانتک ان لوگون
کا بیان تہا جو ذوی الفروض ہین یعنے اُنکے حصے مقرر ہین اب عصبات کا بیان ہوتا ہے عصبات جمع ہے عصبہ کی عصبہ اُسکو
کہتے ہین جسکا کوئی حصہ مقرر نہین ہے بعد ذوی الفروض کے حصے ادا کرنیکے جو مال بچ رہے وہ اُسکو لیتا ہے اگر نہ بچے تو کچہ
نہین ملتا کہا مالک نے ہمارے نزدیک اس امر مین کچہ اختلاف نہین ہے اور مینے اپنے شہر والون کو اسی پر پایا کہ سگا
بہائی مقدم ہے سوتیلے بہائی پر اور سوتیلا بہائی مقدم ہے سگے بہائی کے بیٹے پر اور سگے بہائی کا بیٹا مقدم ہے
سوتیلے بہائی کے بیٹے پر اور سوتیلے بہائی کا بیٹا مقدم ہے سگے بہائی کے پوتے اور سوتیلے بہائی کا بیٹا مقدم ہے
سگے چچا پر اور سگا چچا مقدم ہے سوتیلے چچا پر (جو باپ کا سوتیلا بہائی ہو) اور سوتیلا چچا سگے چچا کے بیٹون پر
مقدم ہے اور سوتیلے چچا کے بیٹے باپ کے چچا پر مقدم ہین (جو دادا کا سگا بہائی ہو) کہا مالک نے اسکا قاعدہ
یہ ہے کہ جتنے عصبات موجود ہون اُنکو میت کی طرف نسبت دین یعنے یہ میت کا کون ہے **ف** مثلاً بہائی
اور چچا دونو ہون تو بہائی کو جب نسبت دی معلوم ہوا وہ میت کے باپ کا بیٹا ہے اور چچا کو جب نسبت دی تو
معلوم ہوا وہ میت کے باپ کے باپ کا بیٹا ہے **ف** جو شخص اُنمین سے ایسے باپ مین میت کے ساتہہ ملجاوے
کہ اُس سے قریب کا باپ مین دوسرا کوئی نہ ملے تو اُسی کو میراث ملیگی نہ اُنکو جو اوپر کے باپ مین ملتے ہین **ف**
مثلاً اس صورت مین بہائی کو میراث ملیگی کیونکہ وہ پہلے ہی باپ مین میت کا شریک ہے اور چچا دوسرے باپ
مین یعنے میت کے باپ کے باپ مین شریک ہے **ف** اگر کئی ایک اُنمین سے ایک ہی باپ مین جاکر شریک ہون
تو یہ دیکہا جاویگا کہ رشتہ کس کا نزدیک ہے اگرچہ نزدیک والا سوتیلا ہو تب بہی میراث اُسکو ملیگی اور دور والا
سگا بہی ہو تب بہی میراث اُسکو نہ ملیگی **ف** مثلاً ایک سوتیلے بہائی کا بیٹا ہے اور ایک سگے بہائی کا پوتا
دونون ایک ہی باپ مین میت کے ساتہہ ملتے ہین مگر ایک نزدیک ہے میت سے یعنے سوتیلے بہائی کا بیٹا اسی کو
میراث ملیگی اور سگے بہائی کے پوتے کو نہ ملیگی اگرچہ وہ سگا ہے **ف** اور جو رشتے مین سب برابر ہون اور
سب سگے ہون یا سب سوتیلے ہون تو ترکے مین سب برابر حصہ پاوینگے۔ اگر اُن مین سے بعضون کا باپ میت کے باپ کا
سگا بہائی ہو اور بعضون کا باپ میت کے باپ کا سوتیلا بہائی ہو تو میراث سگے بہائی کی اولاد کو ملیگی نہ سوتیلے کی
کیونکہ اللہ جل جلالہ فرماتا ہے ناتے والے ایک دوسرے سے قریب ہین اللہ کی کتاب مین اللہ خوب جانتا ہے کہا
مالک نے دادا بہتیجون سے مقدم ہے اور چچا سے بہی مقدم ہے اور بہتیجا سگے بہائی کا بیٹا ولا لینے مین دادا
سے مقدم ہے **مَنْ لَا مِيْرَاثَ لَہٗ** جسکو میراث نہین ملتی کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اتفاقی ہے
کہ اخیافی بہائی کا بیٹا اور نانا اور باپ کا اخیافی بہائی اور ماموں اور نانا کی ماں اور سگے بہائی کی بیٹی اور
پوپہی اور خالہ وارث نہونگے کہا مالک نے جو عورت دور کے رشتے کی ہو اُن عورتون مین سے وہ وارث نہوگی

ما جاء فیمن لا میراث لہ

اور عورتوں میں کوئی وارث نہیں مگر جن کو اللہ جل جلالہ نے بیان کر دیا ہے اپنی کتاب میں وہ ماں ہے اور بیٹی اور جورو
اور بہن سگی اور سوتیلی اور بہن اخیافی اور نانی دادی کی میراث حدیث سے ثابت ہے اسیطرح عورت اپنے اُس غلام کی وارث
ہوگی جسکو وہ آزاد کرے **مِیْرَاثُ اَهْلِ الْمِلَلِ** جب ملت اور مذہب کا اختلاف ہو تو میراث نہیں ہے
عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ **ترجمہ** اسامہ
بن زید سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوتا **ف** اور نہ کافر مسلمان
کا (بخاری) **عَنْ** عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّمَا وَرِثَ اَبَا طَالِبٍ عَقِيْلٌ وَطَالِبٌ
لَمْ يَرِثْهُ عَلِيٌّ قَالَ فَلِذَالِكَ تَرَكْنَا نَصِيْبَنَا مِنَ الشِّعْبِ **ترجمہ** علی بن حسین یعنے امام زین العابدین
سے روایت ہے انہوں نے کہا جب ابوطالب مر گئے تو انکے وارث عقیل اور طالب ہوئے **ف** کیونکہ عقیل اور
طالب دونو کافر تھے پھر عقیل مسلمان ہوگئے اور طالب گم ہوگئے جنگ بدر میں اُنکا پتہ نہ لگا **ت** اور
علی اُنکے وارث نہیں ہوئے **ف** کیونکہ ابوطالب کفر پر مرے تھے اور علی مسلمان ہوگئے تھے **ت**
علی بن حسین نے کہا اسیواسطے ہمنے اپنا حصہ مکے کے گھروں میں سے چھوڑ دیا **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ الْاَشْعَثِ
اَنَّ عَمَّةً يَهُوْدِيَّةً اَوْ نَصْرَانِيَّةً تُوُفِّيَتْ وَاَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ الْاَشْعَثِ ذَكَرَ ذَالِكَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَقَالَ لَهٗ مَنْ
يَرِثُهَا فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ يَرِثُهَا اَهْلُ دِيْنِهَا ثُمَّ اَتَى عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَسَاَلَهٗ عَنْ ذَالِكَ فَقَالَ لَهٗ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ اَتَرَانِيْ نَسِيْتُ مَا قَالَ لَكَ عُمَرُ بْنُ
الْخَطَّابِ يَرِثُهَا اَهْلُ دِيْنِهَا **ترجمہ** محمد بن اشعث کی ایک پھوپھی یہودی تھی یا نصرانی مرگئی محمد بن اشعث
نے حضرت عمر سے بیان کیا اور پوچھا اُسکا کون وارث ہوگا عمر بن خطاب نے کہا اسکے مذہب والے وارث
ہونگے پھر عثمان بن عفان جب خلیفہ ہوئے اُنسے پوچھا عثمان نے کہا کیا تو سمجھتا ہے عمر نے جو تجھ سے کہا
تھا اُسکو میں بھول گیا وہی اسکے وارث ہونگے جو اُسکے مذہب والے ہیں **عَنْ** اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ حَكِيْمٍ اَنَّ
نَصْرَانِيًّا اَعْتَقَهٗ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ ثُمَّ هَلَكَ قَالَ اِسْمٰعِيْلُ فَاَمَرَنِيْ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اَنْ اَجْعَلَ مَالَهٗ فِيْ بَيْتِ الْمَالِ **ترجمہ** اسمعیل بن ابی
حکیم سے روایت ہے عمر بن عبد العزیز کا ایک غلام نصرانی تھا اسکو اُنہوں نے آزاد کر دیا وہ مر گیا تو عمر بن عبد العزیز
نے مجھ سے کہا اسکا مال بیت المال میں داخل کر دو **ف** کیونکہ مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوتا **عَنْ**
سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ اَبٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَنْ يُوَرِّثَ اَحَدًا مِنَ الْاَعَاجِمِ اِلَّا اَحَدًا وُلِدَ فِي
الْعَرَبِ **ترجمہ** سعید بن المسیب کہتے تھے عمر بن خطاب نے انکار کیا غیر ملک کے لوگوں کی میراث دلانی کا انہیں
ملک والوں کو **ف** صرف دعوی سے جب تک گواہ نہ قائم ہوں قرابت اور رشتہ داری پر ورنہ میراث دلائی
جاویگی (زرقانی) **ت** مگر جو عرب میں پیدا ہوا ہو کہا مالک نے اگر ایک عورت حاملہ کفار کی ملک سے آکر
عرب میں رہی اور وہاں جنی تو وہ اپنے لڑکے کی وارث ہوگی اور لڑکا اُسکا وارث ہوگا کہا مالک نے ہمارے

مذہب ملت اور مذہب کا اختلاف مانع میراث ہے

نزدیک یہ حکم اجماعی ہے اور اس مین کچھ اختلاف نہین ہے کہ مسلمان کافر کا کسی رشتے کیوجہ سے وارث نہین ہوسکتا خواہ وہ رشتہ ناتے کا ہو یا ولا کا یا قرابت کا نہ اور کسیکو اسکی وراثت سے محروم کرسکتا ہے **ف** مثلاً ایک کافر مرگیا اُسکا ایک بیٹا مسلمان ہے اور ایک بھائی کافر ہے تو بیٹے کو میراث نملیگی بلکہ بھائیکو ملیگی اور یہ بیٹا اس بھائی کو محروم نکرسکیگا کہا مالک نے اسیطرح جو شخص میراث نہ پاوے وہ دوسرے کو محروم نہین کرسکتا

اَلْعَمَلُ فِيمَنْ جُهِلَ أَمْرُهُ بِالْقَتْلِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ جنکی موت کا وقت معلوم نہو مثلاً لڑائی مین کئی آدمی مارے جاوین اُنکا بیان

عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ عُلَمَائِهِمْ أَنَّهُ لَمْ يَتَوَارَثْ مَنْ قُتِلَ يَوْمَ الْجَمَلِ وَيَوْمَ صِفِّينَ وَيَوْمَ الْحَرَّةِ ثُمَّ كَانَ يَوْمَ قُدَيْدٍ فَلَمْ يُوَرَّثْ أَحَدٌ مِنْهُمْ مِنْ صَاحِبِهِ شَيْئًا إِلَّا مَنْ عُلِمَ أَنَّهُ قُتِلَ قَبْلَ صَاحِبِهِ **ترجمہ** ربیعہ بن ابی عبد الرحمن اور بہت علما سے روایت ہے کہ جتنے لوگ قتل ہوئے تھے جنگ جمل **ف** جو ۳۶ھ ہجری مین دسوین جمادی الاول کو ہوئی بصری مین درمیان حضرت علیؓ اور حضرت عائشہؓ کے کئی ہزار آدمی اس جنگ مین قتل ہوئے **ت** اور جنگ صفین **ف** جو ایک مقام ہے نزدیک فرات کے وہان پر جنگ عظیم ہوئے غرہ صفر ۳۷ھ ہجری مین درمیان حضرت علی اور معاویہ کے بڑی بڑے اصحاب کبار اور مہاجرین و انصار حضرت علی کے ساتھ تھے نوے ہزار یا ستر ہزار یا ساٹھ ہزار آدمی اس جنگ مین مارے گئے **ت** اور یوم الحرہ مین **ف** یوم الحرہ وہ جنگ ہے جو یزید کے لشکر سے اور اہل مدینہ سے واقع ہوئی قریب دس ہزار آدمیونکے اسمین مارے گئے اور مدینہ خراب اور برباد ہو گیا اور عورتین اور بچے اہل مدینہ کے بے قصور مارے گئے **ت** اور یوم القدید مین **ف** وہان ابی حمزہ خارجی مکہ کے قریب آنکر لڑا **ت** مارے گئے وہ آپس مین ایک دوسرے کے وارث نہین ہوئے مگر جس شخص کا حال معلوم ہو گیا کہ وہ اپنے وارث کے اول مارا گیا **ف** جب کئی آدمی ایک ساتھ یا حادثہ بن اسطرح مر جاوین کہ معلوم نہو پہلے کون مرا تو وہ آپس مین اگرچہ قرابت رکھتے ہون ایک دوسرے کے وارث نہونگے بلکہ ہر ایک کا مال اُسکے وارثونکو ملیگا کہا مالک نے یہی حکم ہے اگر کئی آدمی ڈوب جاوین یا مکان گر کر مارے جاوین یا قتل کیے جاوین جب معلوم نہو سکے پہلے کون مرا بعد کون مرا تو وہ ایک دوسرے کے وارث نہونگے بلکہ ہر ایک کا ترکہ اُسکے وارثون کو جو زندہ ہون پہونچیگا کہا مالک نے کوئی کسیکا وارث شک سے نہ ہوگا بلکہ علم و یقین سے وارث ہوگا مثلاً ایک شخص مر جاوے اور اُسکے باپ کا مولی اور غلام آزاد کیا ہوا مر جاوے اب اسکی بیٹے یہ کہین اس مولی کا وارث ہمارا باپ تھا تو یہ نہین ہو سکتا جب تک علم و یقین یا گواہون سے یہ ثابت نہو کہ پہلے مولے مرا تھا اُسوقت تک مولی کے وارث جو زندہ ہون اُسکا ترکہ پاوینگے کہا مالک نے اسیطرح اگر دو سگے بھائی مر جاوین ایک کی اولاد ہو اور دوسرا لاولد ہو ان دونو کا ایک سوتیلا بھائی بھی ہو پھر معلوم نہو سکے پہلے کون بھائی مرا ہے تو جو بھائی لاولد مرا ہے اُسکا ترکہ اُسکے سوتیلے بھائیکو ملیگا اُسکے بھتیجون کو

فی من جہل موت کا وقت معلوم نہو مثلاً لڑائی مین کئی آدمی مارے جاوین انکا بیان

نہ ملیگا کہا مالک نے اسیطرح اگر پہوپہی اور بہتیجا ایک ساتہہ مرجاوین یا بہتیجے اور چچا ایک ساتہہ مرجاوین اور معلوم نہ ہوسکے پہلے کون مراہے تو چچا اپنے بہتیجے کا وارث نہ ہوگا پہلی صورت مین اور دوسری صورت مین بہتیجا اپنی پہوپہی کا وارث نہ ہوگا **مِيرَاثُ وَلَدِ الْمُلَاعَنَةِ وَوَلَدِ الزِّنَا** لعان والی عورت کے بچے کی میراث کا بیان اور ولدالزنا کی میراث کا بیان **عَنْ** مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ كَانَ يَقُولُ فِي وَلَدِ الْمُلَاعَنَةِ وَوَلَدِ الزِّنَا أَنَّهُ إِذَا مَاتَ وَرِثَتْهُ أُمُّهُ حَقَّهَا فِي كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَوَرِثَ إِخْوَتُهُ لِأُمِّهِ حُقُوقَهُمْ وَيَرِثُ الْبَقِيَّةَ مَوَالِي أُمِّهِ إِنْ كَانَتْ مَوْلَاةً وَإِنْ كَانَتْ عَرَبِيَّةً وَرِثَتْ حَقَّهَا وَوَرِثَ إِخْوَتُهُ لِأُمِّهِ حُقُوقَهُمْ وَكَانَ مَا بَقِيَ لِلْمُسْلِمِينَ **ترجمہ** عروہ بن الزبیر کہتے تہے لعان والی عورت کا لڑکا یا زنا کا لڑکا جب مرجاوے تو اسکی ماں کتاب اللہ کے موافق اپنا حصہ لیگی اور جو اسکے مادری بہائی ہین وہ بہی اپنا حصہ لیوینگے باقی اسکی ماں کے موالی کو ملیگا اگر وہ آزاد کی ہوئی ہو اور جو عربیہ ہو تو بعد ماں اور بہائی بہنون کے حصے کے جو بچیگا وہ مسلمانون کا حق ہوگا کہا مالک نے سلیمان بن یسار سے بہی مجہے ایسا ہی پہونچا اور ہمارے شہر کے اہل علم کی یہی رائے ہے **كِتَابُ الْعُقُولِ** کتاب دیتون کے بیان بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ **ذِكْرُ الْعُقُولِ** دیتون کا بیان **عَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ فِي الْكِتَابِ الَّذِي كَتَبَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فِي الْعُقُولِ أَنَّ فِي النَّفْسِ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ وَفِي الْأَنْفِ إِذَا أُوعِيَ جَدْعًا مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ وَفِي الْمَأْمُومَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ وَفِي الْجَائِفَةِ مِثْلُهَا وَفِي الْعَيْنِ خَمْسُونَ وَفِي الْيَدِ خَمْسُونَ وَفِي الرِّجْلِ خَمْسُونَ وَفِي كُلِّ إِصْبَعٍ مِمَّا هُنَالِكَ عَشْرٌ مِنَ الْإِبِلِ وَفِي السِّنِّ خَمْسٌ وَفِي الْمُوضِحَةِ خَمْسٌ **ترجمہ** ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے روایت ہے کہ جو کتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن حزم کے واسطے لکہی تہی دیتون کے بیان مین اسمین یہ تہا کہ جان کی دیت سو اونٹ ہین اور ناک کی جب پوری کاٹی جاوے سو اونٹ ہین اور ماموسہ مین **ف** ماموسہ اور آمہ وہ زخم ہے جو سر پر ہو اور بہیجے کی کہال تک پہونچ جاوے زرقانی نے کہا جسکو یہ زخم پہونچتا ہے وہ بجلی کی کڑک سے بیہوش ہوجاتا ہے اور دہوپ مین نکل نہین سکتا **ت** تیسرا حصہ دیت کا ہے اور جائفہ مین **ف** جائفہ وہ زخم جو پیٹ کے اندر پہونچے خواہ شکم کی طرف سے یا پشت کیطرف سے یا سینہ کی طرف سے یا گردن کی طرف سے **ت** بہی تیسرا حصہ دیت کا ہے اور آنکہہ کی دیت پچاس اونٹ ہین اور ہاتہہ کی بہی پچاس اور پیر کی بہی پچاس اور ہر انگلی کی دس اونٹ اور ہر دانت کی پانچ اونٹ اور موضحۃ **ف** وہ زخم ہے جو ہڈی کو کہولدیوے **ت** کی دیت پانچ اونٹ ہین **الْعَمَلُ فِي الدِّيَةِ** دیت کے وصول کرنیکا بیان **عَنْ** مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَوَّمَ الدِّيَةَ عَلَى أَهْلِ الْقُرَى فَجَعَلَهَا عَلَى أَهْلِ الذَّهَبِ أَلْفَ دِينَارٍ وَعَلَى أَهْلِ الْوَرِقِ اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفَ دِرْهَمٍ **ترجمہ** حضرت عمر بن خطاب نے دیت کی قیمت لگائی گاؤن والون پر جنکے پاس سونا رہتا ہے

ہزار دینار مقرر کیے اور جن کے پاس چاندی رہتی ہے اُنپر بارہ ہزار درم مقرر کیے کہا مالک نے سونیوالے شام اور مصر کے لوگ ہیں اور چاندی والے عراق کے لوگ ہیں **مالک** اَنَّهُ سَمِعَ اَنَّ الدِّيَةَ تُقْطَعُ فِي ثَلَاثِ سِنِيْنَ اَوْ اَرْبَعِ سِنِيْنَ **ترجمہ** مالک نے سنا لوگوں سے کہ دیت وصول کیجاویگی تین برس میں یا چار برس میں کہا مالک نے تین سال میں وصول کرنا دیت کا مجھ بہت پسند ہے کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اتفاقی ہے کہ سونے چاندی والوں سے دیت میں اونٹ نلیے جاوینگے اور اونٹ والوں سے سونا چاندی نہ لیا جاویگا اور سونیوالے سے چاندی نہ لی جاویگی اور چاندی والے سے سونا نہ لیا جاوے گا

دِيَةُ الْعَمَدِ اِذَا قُبِلَتْ وَجِنَايَةُ الْمَجْنُوْنِ

قتل عمد میں جب مقتول کے وارث دیت پر راضی ہو جاویں اسکا بیان اور مجنون کی جنایت کا بیان **عَنْ** مَالِكٍ اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ كَانَ يَقُوْلُ دِيَةُ الْعَمَدِ اِذَا قُبِلَتْ خَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ بِنْتَ مَخَاضٍ وَخَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَخَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ حِقَّةً وَخَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ جَذَعَةً **ترجمہ** ابن شہاب کہتے تھے قتل عمد میں جب مقتول کے وارث دیت پر راضی ہو جاویں تو دیت پچیس ۲۵ بنت مخاض اور پچیس ۲۵ بنت لبون اور پچیس حقے اور پچیس جذعے ہوگی **ف** بنت مخاض اور بنت لبون حقہ اور جذعہ کا بیان کتاب الزکوٰۃ میں گذر چکا **عَنْ** يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ كَتَبَ اِلٰى مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ اَنَّهُ اُتِيَ بِمَجْنُوْنٍ قَتَلَ رَجُلًا فَكَتَبَ اِلَيْهِ مُعَاوِيَةُ اَنِ اعْقِلْهُ وَلَا تُقِدْ مِنْهُ فَاِنَّهُ لَيْسَ عَلٰى مَجْنُوْنٍ قَوَدٌ **ترجمہ** یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ مروان بن حکم نے معاویہ بن ابی سفیان کو لکھا کہ میرے پاس ایک مجنون (دیوانہ) لایا گیا ہے اُسنے ایک شخص کو مار ڈالا معاویہ نے جواب میں لکھا کہ دیت دلا اور اُس سے قصاص نہ لے کیونکہ مجنون پر قصاص نہیں ہے کہا مالک نے اگر ایک بالغ اور نابالغ نے ملکر ایک شخص کو عمداً قتل کیا تو بالغ سے قصاص لیا جاویگا اور نابالغ پر نصف دیت لازم ہوگی **ف** مگر ابو حنیفہ کے نزدیک اس صورت میں بالغ سے بھی قصاص ساقط ہو جاویگا کہا مالک نے ایسے ہی اگر ایک آزاد شخص اور ایک غلام ملکر ایک غلام کو عمداً مار ڈالیں تو غلام قصاصاً قتل کیا جاویگا اور آزاد پر آدھی قیمت اُس غلام کی لازم ہوگی

دِيَةُ الْخَطَاءِ فِي الْقَتْلِ

قتل خطا کی دیت کا بیان **ف** قتل خطا یہ ہے کہ قاتل کے گمان اور قصد میں خطا واقع ہو جیسے مسلمان کو تیر مارا جانور یا حربی یا مرتد سمجھکر اس کو خطا فے القصد کہتے ہیں دوسری خطا فی الفعل جیسے اُسنے تیر نشانے پر مارا وہ کسی آدمی سے لگ گیا یا گھوڑے پر سوار تھا اُسکی صدمہ سے کوئی آدمی کچل گیا یا ہاتھ سے لکڑی یا کوئی اور بھاری چیز چھوٹ پڑی اُسکے صدمہ سے کوئی آدمی دب کر مر گیا **عَنْ** عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِيْ سَعْدِ بْنِ لَيْثٍ اَجْرٰى فَرَسًا فَوَطِئَ عَلٰى اِصْبَعِ رَجُلٍ مِنْ جُهَيْنَةَ فَنُزِيَ مِنْهَا فَمَاتَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِلَّذِيْ ادُّعِيَ عَلَيْهِمْ اَتَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ خَمْسِيْنَ يَمِيْنًا مَا مَاتَ مِنْهَا فَاَبَوْا وَتَحَرَّجُوْا فَقَالَ لِلْاٰخَرِيْنَ اَتَحْلِفُوْنَ اَنْتُمْ فَاَبَوْا فَقَضٰى عُمَرُ بِشَطْرِ الدِّيَةِ عَلَى السَّعْدِيِّيْنَ **ترجمہ** عراک بن مالک اور سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ ایک شخص نے بنی سعد میں سے

نہ ملیگا کہا مالک نے اسیطرح اگر پہوپہی اور بہتیجا ایک ساتہہ مرجادین یا بہتیجے اور چچا ایک ساتہہ مرجادین اور معلوم نہ ہوسکے پہلے کون مرا ہے تو چچا اپنے بہتیجے کا وارث نہ ہوگا پہلی صورت مین اور دوسری صورت مین بہتیجا اپنی پہوپہی کا وارث نہ ہوگا

مِيرَاثُ وَلَدِ الْمُلَاعَنَةِ وَوَلَدِ الزِّنَا لعان والی عورت کے بچے کی میراث کا بیان اور ولدالزنا کی میراث کا بیان **عَنْ** مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ كَانَ يَقُولُ فِي وَلَدِ الْمُلَاعَنَةِ وَوَلَدِ الزِّنَا أَنَّهُ إِذَا مَاتَ وَرِثَتْهُ أُمُّهُ حَقَّهَا فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَوَرِثَ إِخْوَتُهُ لِأُمِّهِ حُقُوقَهُمْ وَيَرِثُ الْبَقِيَّةَ مَوَالِي أُمِّهِ إِنْ كَانَتْ مَوْلَاةً وَإِنْ كَانَتْ عَرَبِيَّةً وَرِثَتْ حَقَّهَا وَوَرِثَ إِخْوَتُهُ لِأُمِّهِ حُقُوقَهُمْ وَكَانَ مَا بَقِيَ لِلْمُسْلِمِينَ **ترجمہ** عروہ بن الزبیر کہتے تہے لعان والی عورت کا لڑکا یا زنا کا لڑکا جب مرجاوے تو اسکی ماں کتاب اللہ کے موافق اپنا حصہ لیگی اور جو اسکے مادری بہائی ہین وہ بہی اپنا حصہ لیوینگے باقی اسکی ماں کے موالی کو ملیگا اگر وہ ازاد کی ہوئی ہو اور جو عربیہ ہو تو بعد ماں اور بہائی بہنون کے حصے کے جو بچیگا وہ مسلمانون کا حق ہوگا کہا مالک نے سلیمان بن یسار سے بہی مجہے ایسا ہی پہونچا اور ہمارے شہر کے اہل علم کی یہی راے ہے

كِتَابُ الْعُقُولِ

کتاب دیتون کے بیان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ذِكْرُ الْعُقُولِ دیتون کا بیان **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ فِي الْكِتَابِ الَّذِي كَتَبَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فِي الْعُقُولِ أَنَّ فِي النَّفْسِ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ وَفِي الْأَنْفِ إِذَا أُوعِيَ جَدْعًا مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ وَفِي الْمَأْمُومَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ وَفِي الْجَائِفَةِ مِثْلُهَا وَفِي الْعَيْنِ خَمْسُونَ وَفِي الْيَدِ خَمْسُونَ وَفِي الرِّجْلِ خَمْسُونَ وَفِي كُلِّ إِصْبَعٍ مِمَّا هُنَالِكَ عَشْرٌ مِنَ الْإِبِلِ وَفِي السِّنِّ خَمْسٌ وَفِي الْمُوضِحَةِ خَمْسٌ **ترجمہ** ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے روایت ہے کہ جو کتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن حزم کے واسطے لکہی تہی دیتون کے بیان مین اسمین یہ تہا کہ جان کی دیت سو اونٹ ہین اور ناک کی جب پوری کاٹی جاوے سو اونٹ ہین اور ماموسہ مین **ف** ماموسہ اور آمہ وہ زخم ہے جو سر پر ہو اور بہیجے کی کہال تک پہونچ جاوے زرقانی نے کہا جسکو یہ زخم پہونچتا ہے وہ بجلی کی کڑک سے بیہوش ہوجاتا ہے اور دہوپ مین نکل نہین سکتا **ت** تیسرا حصہ دیت کا ہے اور جائفہ مین **ف** جائفہ وہ زخم جو پیٹ کے اندر پہونچے خواہ شکم کی طرف سے یا پیٹ کیطرف سے یا سینہ کی طرف سے یا گردن کی طرف سے **ت** بہی تیسرا حصہ دیت کا ہے اور آنکہہ کی دیت پچاس اونٹ ہین اور ہاتہہ کی بہی پچاس اور پیر کی بہی پچاس اور ہر انگلی کی دس اونٹ اور ہر دانت کی پانچ اونٹ اور موضحہ **ف** وہ زخم ہے جو ہڈی کو کہولدیوے **ت** کی دیت پانچ اونٹ ہین

الْعَمَلُ فِي الدِّيَةِ دیت کے وصول کرنیکا بیان **عَنْ** مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَوَّمَ الدِّيَةَ عَلَى أَهْلِ الْقُرَى فَجَعَلَهَا عَلَى أَهْلِ الذَّهَبِ أَلْفَ دِينَارٍ وَعَلَى أَهْلِ الْوَرِقِ اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفَ دِرْهَمٍ **ترجمہ** حضرت عمر بن خطاب نے دیت کی قیمت لگائی گاؤن والون پر جنکے پاس سونا رہتا ہے ان

لعان والی عورت کے بچہ کی میراث کا بیان

دیت کی وصول کرنیکا بیان

ہزار دینار مقرر کیے اور جن کے پاس چاندی رہتی ہے انپر بارہ ہزار درم مقرر کیے کہا مالک نے سونیوالے شام اور مصر کے لوگ

ہیں اور چاندی والے عراق کے لوگ ہیں مالك انه سمع ان الدية تقطع في ثلاث سنين او اربع سنين

ترجمہ مالک نے سنا لوگوں سے کہ دیت وصول کی جاویگی تین برس میں یا چار برس میں کہا مالک نے تین سال میں وصول کرنا

دیت کا مجھ کو بہت پسند ہے کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اتفاقی ہے کہ سونے چاندی والوں سے دیت میں اونٹ نہ لیے جاوینگے اور

اونٹ والوں سے سونا چاندی نہ لیا جاویگا اور سونیوالے سے چاندی نہ لی جاویگی اور چاندی والے سے سونا نہ لیا جاوے گا

دية العمد اذا قبلت وجناية المجنون قتل عمد میں جب مقتول کے وارث دیت پر راضی ہو جاویں

اسکا بیان اور مجنون کی جنایت کا بیان عن مالك ان ابن شهاب كان يقول دية العمد اذا قبلت خمس

وعشرون بنت مخاض وخمس وعشرون بنت لبون وخمس وعشرون حقة وخمس وعشرون جذعة

ترجمہ ابن شہاب کہتے تھے قتل عمد میں جب مقتول کے وارث دیت پر راضی ہو جاویں تو دیت پچیس بنت مخاض اور

پچیس بنت لبون اور پچیس حقے اور پچیس جذعے ہوگی ف بنت مخاض اور بنت لبون اور حقہ اور جذعہ کا بیان کتاب

الزکوٰۃ میں گذر چکا عن مالك عن يحيى بن سعيد ان مروان بن الحكم كتب الى معاوية بن ابي سفيان انه اتي

بمجنون قتل رجلا فكتب اليه معاوية ان اعقله ولا تقد منه فانه ليس على مجنون قود ترجمہ

یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ مروان بن حکم نے معاویہ بن ابی سفیان کو لکھا کہ میرے پاس ایک مجنون (دیوانہ) لایا گیا ہے

جس نے ایک شخص کو مار ڈالا معاویہ نے جواب میں لکھا اسکو قید کر اور اس سے قصاص نہ لے کیونکہ مجنون پر قصاص نہیں

کہا مالک نے اگر ایک بالغ اور نابالغ نے ملکر ایک شخص کو عمداً قتل کیا تو بالغ سے قصاص لیا جاویگا اور نابالغ

پر نصف دیت لازم ہوگی ف مگر ابوحنیفہ کے نزدیک اس صورت میں بالغ سے بھی قصاص ساقط ہو جاویگا کہا

مالک نے اسی طرح اگر ایک آزاد شخص اور ایک غلام ملکر ایک غلام کو عمداً مار ڈالیں تو غلام قصاصاً قتل کیا جاویگا اور

آزاد پر نصف قیمت اس غلام کی لازم ہوگی **دية الخطاء في القتل** قتل خطا کی دیت کا بیان ف

قتل خطا یہ ہے کہ قاتل کے گمان اور قصد میں خطا واقع ہو جیسے مسلمان کو تیر مارا جانور یا حربی یا مرتد سمجھکر اس کو خطا

فی الظن کہتے ہیں دوسری خطا فی الفعل جیسے اس نے تیر نشانے پر مارا وہ کسی آدمی کے لگ گیا یا گھوڑے پر سوار

تھا اسکی صدمے سے کوئی آدمی کچل گیا یا ہاتھ سے لکڑی یا کوئی اور بھاری چیز چھوٹ پڑی اسکے صدمے سے کوئی آدمی

دب کر مر گیا عن مالك عن عراك بن مالك وسليمان بن يسار ان رجلا من بني سعد بن ليث اجرى فرسا فوطئ

على اصبع رجل من جهينة فنزي منها فمات فقال عمر بن الخطاب للذي ادعي عليهم اتحلفون

بالله خمسين يمينا ما مات منها فابوا وتحرجوا فقال للآخرين اتحلفون انتم فابوا فقضى عمر

بشطر الدية على السعديين ترجمہ عراک بن مالک اور سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ ایک شخص نے بنی سعد میں سے

نہ ملیگا کہا مالک نے اسیطرح اگر پہوپہی اور بہتیجا ایک ساتہہ مرجادین یا بہتیجے اور چچا ایک ساتہہ مرجادین اور معلوم نہ ہوسکے پہلے کون مراہے تو چچا اپنے بہتیجے کا وارث نہ ہوگا پہلی صورت مین اور دوسری صورت مین بہتیجا اپنی پہوپہی کا وارث نہ ہوگا

مِيرَاثُ وَلَدِ الْمُلَاعَنَةِ وَوَلَدِ الزِّنَا

لعان والی عورت کے بچے کی میراث کا بیان اور ولدالزنا کی میراث کا بیان **عَنْ** مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ كَانَ يَقُولُ فِي وَلَدِ الْمُلَاعَنَةِ وَوَلَدِ الزِّنَا أَنَّهُ إِذَا مَاتَ وَرِثَتْهُ أُمُّهُ حَقَّهَا فِي كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَوَرِثَ إِخْوَتُهُ لِأُمِّهِ حُقُوقَهُمْ وَيَرِثُ الْبَقِيَّةَ مَوَالِي أُمِّهِ إِنْ كَانَتْ مَوْلَاةً وَإِنْ كَانَتْ عَرَبِيَّةً وَرِثَتْ حَقَّهَا وَوَرِثَ إِخْوَتُهُ لِأُمِّهِ حُقُوقَهُمْ وَكَانَ مَا بَقِيَ لِلْمُسْلِمِينَ **ترجمہ** عروہ بن الزبیر کہتے تہے لعان والی عورت کا لڑکا یا زنا کا لڑکا جب مرجاوے تو اسکی ماں کتاب اللہ کے موافق اپنا حصہ لیگی اور جو اسکے مادری بہائی ہین وہ بہی اپنا حصہ لیوینگے باقی اسکی ماں کے موالی کو ملیگا اگر وہ ازاد کی ہوئی ہو اور جو عربیہ ہو تو بعد ماں اور بہائی بہنوں کے حصے کے جو بچیگا وہ مسلمانون کا حق ہوگا کہا مالک نے سلیمان بن یسار سے بہی مجھے ایسا ہی پہونچا اور ہمارے شہر کے اہل علم کی یہی راے ہے

كِتَابُ الْعُقُولِ

کتاب دیتون کے بیان

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

ذِكْرُ الْعُقُولِ

دیتون کا بیان **عَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ فِي كِتَابِ الَّذِي كَتَبَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فِي الْعُقُولِ أَنَّ فِي النَّفْسِ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ وَفِي الْأَنْفِ إِذَا أُوعِيَ جَدْعًا مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ وَفِي الْمَأْمُومَةِ ثُلُثَ الدِّيَةِ وَفِي الْجَائِفَةِ مِثْلُهَا وَفِي الْعَيْنِ خَمْسُونَ وَفِي الْيَدِ خَمْسُونَ وَفِي الرِّجْلِ خَمْسُونَ وَفِي كُلِّ إِصْبَعٍ مِمَّا هُنَالِكَ عَشْرٌ مِنَ الْإِبِلِ وَفِي السِّنِّ خَمْسٌ وَفِي الْمُوضِحَةِ خَمْسٌ **ترجمہ** ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے روایت ہے کہ جو کتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن حزم کے واسطے لکہی تہی دیتون کے بیان مین اسمین یہ تہا کہ جان کی دیت سو اونٹ ہین اور ناک کی جب پوری کاٹی جاوے سو اونٹ ہین اور مامومہ مین **ف** ماموسہ اور آمہ وہ زخم ہے جو سر پر ہو اور بہیجے کی کہال تک پہونچ جاوے زرقانی نے کہا جسکو یہ زخم پہونچتا ہے وہ بجلی کی کڑک سے بیہوش ہوجاتا ہے اور دہوپ مین نکل نہین سکتا **ت** تیسرا حصہ دیت کا ہے اور جائفہ مین **ف** جائفہ وہ زخم جو پیٹ کے اندر پہونچے خواہ شکم کی طرف سے یا پشت کیطرف سے یا سینہ کی طرف سے یا گردن کی طرف سے **ت** بہی تیسرا حصہ دیت کا ہے اور آنکہہ کی دیت پچاس اونٹ ہین اور ہاتہہ کی بہی پچاس اور پیر کی بہی پچاس اور ہر انگلی کی دس اونٹ اور ہر دانت کی پانچ اونٹ اور موضحہ **ف** وہ زخم ہے جو ہڈی کو کہولدیوے **ت** کی دیت پانچ اونٹ ہین

الْعَمَلُ فِي الدِّيَةِ

دیت کے وصول کرنیکا بیان **عَنْ** مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَوَّمَ الدِّيَةَ عَلَى أَهْلِ الْقُرَى فَجَعَلَهَا عَلَى أَهْلِ الذَّهَبِ أَلْفَ دِينَارٍ وَعَلَى أَهْلِ الْوَرِقِ اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفَ دِرْهَمٍ **ترجمہ** حضرت عمر بن خطاب نے دیت کی قیمت لگائی گاؤن والون پر جنکے پاس سونا رہتا ہے

لعان والی عورت کے بچے کی میراث کا بیان

دیت کی وصول کرنیکا بیان

ہزار دینار مقرر کیے اور جن کے پاس چاندی رہتی ہے اُنپر بارہ ہزار درم مقرر کیے **کہا** مالک نے سونیوالے شام اور مصر کے لوگ ہیں اور چاندی والے عراق کے لوگ ہیں **مالک** اَنَّهُ سَمِعَ اَنَّ الدِّيَةَ تُقْطَعُ فِي ثَلَاثِ سِنِيْنَ اَوْ اَرْبَعِ سِنِيْنَ **ترجمہ** مالک نے سنا لوگوں سے کہ دیت وصول کیجاویگی تین برس میں یا چار برس میں **کہا** مالک نے تین سال میں وصول کرنا دیت کا مجھ بہت پسند ہے **کہا** مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اتفاقی ہے کہ سونے چاندی والوں سے دیت میں اونٹ نلیے جاوینگے اور اونٹ والوں سے سونا چاندی نہ لیا جاویگا اور سونیوالے سے چاندی نہ لیجاویگی اور چاندی والے سے سونا نہ لیا جاوے گا

دِيَةُ الْعَمْدِ اِذَا قُبِلَتْ وَجِنَايَةُ الْمَجْنُوْنِ

قتل عمد میں جب مقتول کے وارث دیت پر راضی ہو جاویں اسکا بیان اور مجنون کی جنایت کا بیان **عَنْ** مَالِكٍ اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ كَانَ يَقُوْلُ دِيَةُ الْعَمْدِ اِذَا قُبِلَتْ خَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ بِنْتَ مَخَاضٍ وَخَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَخَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ حِقَّةً وَخَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ جَذَعَةً **ترجمہ** ابن شہاب کہتے تھے قتل عمد میں جب مقتول کے وارث دیت پر راضی ہو جاویں تو دیت پچیس بنت مخاض اور پچیس بنت لبون اور پچیس حقے اور پچیس جذعے ہوگی **ف** بنت مخاض اور بنت لبون اور حقہ اور جذعہ کا بیان کتاب الزکوٰۃ میں گذر چکا **عَنْ** يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ كَتَبَ اِلٰى مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ اَنَّهُ اُتِيَ بِمَجْنُوْنٍ قَتَلَ رَجُلًا فَكَتَبَ اِلَيْهِ مُعَاوِيَةُ اَنِ اعْقِلْهُ وَلَا تُقِدْ مِنْهُ فَاِنَّهُ لَيْسَ عَلٰى مَجْنُوْنٍ قَوَدٌ **ترجمہ** یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ مروان بن حکم نے معاویہ بن ابی سفیان کو لکھا کہ میرے پاس ایک مجنون (دیوانہ) لایا گیا ہے جس نے ایک شخص کو مار ڈالا معاویہ نے جواب میں لکھا کہ دیت دلا اور اس سے قصاص نہ لے کیونکہ مجنون پر قصاص نہیں ہے کہا مالک نے اگر ایک بالغ اور نابالغ نے ملکر ایک شخص کو عمداً قتل کیا تو بالغ سے قصاص لیا جاویگا اور نابالغ پر نصف دیت لازم ہوگی **ف** مگر ابو حنیفہؒ کے نزدیک اس صورت میں بالغ سے بھی قصاص ساقط ہو جاویگا **کہا** مالک نے اسی طرح ایک آزاد شخص اور ایک غلام ملکر ایک غلام کو عمداً مار ڈالیں تو غلام قصاصاً قتل کیا جاویگا اور آزاد پر آدھی قیمت اس غلام کی لازم ہوگی

دِيَةُ الْخَطَاءِ فِي الْقَتْلِ

قتل خطا کی دیت کا بیان **ف** قتل خطا یہ ہے کہ قاتل کے گمان اور قصد میں خطا واقع ہو جیسے مسلمان کو تیر مارا جانور یا حربی یا مرتد سمجھکر اس کو خطا فی القصد کہتے ہیں دوسری خطا فی الفعل جیسے اُس نے تیر نشانے پر مارا وہ کسی آدمی کے لگ گیا یا گھوڑے پر سوار تھا اُسکے صدمہ سے کوئی آدمی کچل گیا یا ہاتھ سے لکڑی یا کوئی اور بھاری چیز چھوٹ پڑی اُسکے صدمہ سے کوئی آدمی دب کر مر گیا **عَنْ** عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ بَنِيْ سَعْدِ بْنِ لَيْثٍ اَجْرٰى فَرَسًا فَوَطِئَ عَلٰى اِصْبَعِ رَجُلٍ مِّنْ جُهَيْنَةَ فَنُزِيَ مِنْهَا فَمَاتَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِلَّذِيْ ادُّعِيَ عَلَيْهِمْ اَتَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ خَمْسِيْنَ يَمِيْنًا مَا مَاتَ مِنْهَا فَاَبَوْا وَتَحَرَّجُوْا فَقَالَ لِلْاٰخَرِيْنَ اَتَحْلِفُوْنَ اَنْتُمْ فَاَبَوْا فَقَضٰى عُمَرُ بِشَطْرِ الدِّيَةِ عَلَى السَّعْدِيِّيْنَ **ترجمہ** عراک بن مالک اور سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ ایک شخص نے بنی سعد میں سے

مسئلہ قتل عمد میں جب وارث دیت پر راضی ہو جاویں

مسئلہ قتل خطا کی دیت کا بیان

اپنا گھوڑا دوڑایا اور ایک شخص کی انگلی جو جہینہ (قبیلہ کا نام ہی) کا تھا کچل دی اُس مین سے خون جاری ہوا اور وہ شخص مر گیا حضرت عمر نے کچلنے والا کی قوم سے کہا تم پچاس قسمین کہاتے ہو اس امر پر کہ وہ شخص انگلی کچلنے سے نہین مرا انہون نے انکار کیا اور رک گئے پہر سیت کے لوگون سے کہا تم قسم کہاتے ہو انہون نے بہی انکار کیا آپ نے آدہی دیت بنی سعد سے دلائی کہا مالک نے اسحدیث پر عمل نہین ہے عن مالک ان ابن شھاب و سلیمان بن یسار و ربیعۃ بن ابی عبد الرحمن کانوا یقولون دیۃ الخطاء عشرون بنت مخاض و عشرون بنت لبون و عشرون ابن لبون ذکرا و عشرون حقۃ و عشرون جذعۃ ترجمہ ابن شہاب اور سلیمان بن یسار اور ربیعہ بن ابی عبد الرحمن کہتے تہے قتل خطا کی دیت بیس بنت مخاض اور بیس بنت لبون اور بیس ابن لبون ادو برس کے اونٹ، اور بیس حقے اور بیس جذعے ہین کہا مالک نے ہمارے نزدیک حکم اتفاقی ہے کہ نابالغ لڑکون سے قصاص نہ لیا جاویگا اگر وہ کوئی جنایت قصداً بہی کرین تو خطا کے حکم مین ہوگی اُنسے دیت لیجاویگی جب بالغ نہون اُنپر حدین نہ ہون جب ہون اور احتلام ہونے لگے اسیواسطے اگر لڑکا کسی کو قتل کرے تو وہ قتل خطا سمجہا جاویگا۔ اگر لڑکا اور ایک بالغ ملکر کسی کو خطاً قتل کرین تو ہر ایک کی عاقلہ پر نصف دیت ہوگی کہا مالک نے جو شخص خطاً قتل کیا جاوے اسکی دیت مثل اسکے اور اسکی مال کے ہوگی اس سے اسکا قرض ادا کیا جاویگا اور اسکی وصیتین پوری کیجاوینگی اگر اسکے پاس اتنا مال ہو جو دیت سے دونا ہو اور وہ دیت معاف کردے تو درست ہے اور جو اتنا مال نہو تو ثلث کے موافق معاف کرسکتا ہے باقی وارثون کا حق ہے عقل الجراح فی الخطاء خطا سے کسیکو زخمی کرنیکی دیت کا بیان کہا مالک نے ہمارے نزدیک خطا مین یہہ حکم اتفاقی ہے کہ زخم کی دیت کا حکم نہ ہوگا جب تک مجروح اچہا نہو جاوے ف کیونکہ احتمال ہے اس زخم سے مر جاوے تو نفس کی دیت واجب ہو ت اگر ہاتہہ یا پاؤن کی ہڈی ٹوٹ جاوے پہر جُڑ کر اچہی ہو جاوے پہلے کے موافق تو اسمین دیت نہین ہے اور جو کچہ نقص رہجاوے تو اس مین دیت ہے نقصان کے موافق۔ اگر وہ ہڈی ایسی ہو جس مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دیت ثابت ہے تو اُسیقدر دیت لازم ہوگی ورنہ سوچ سمجہکر جسقدر مناسب ہے دیت دلاوینگے کہا مالک نے اگر بدن مین خطاً زخم لگ کر اچہا ہو جاوے نشان نرہے تو دیت نہین ہے اگر دہبا یا عیب رہجاوے تو اُسکے موافق دیت دینا ہوگی مگر جائفہ مین تہائی دیت لازم ہوگی اور منقلہ مین دیت نہین ہے جیسے موضحہ جسد مین ف منقلہ جسد وہ ضرب جس سے ہڈی اپنے مقام سے ہٹ جاوے کہا مالک نے ہمارے نزدیک حکم اتفاقی ہے کہ اگر جراح نے ختنہ کرتیوقت خطا سے حشفہ کو کاٹ ڈالا ف حشفہ کہتے ہین سرذکر کو یعنے ڈنڈی کے مونہہ کو ت تو پوری دیت ہے اور یہ دیت عاقلہ پر ہوگی اسیطرح طبیب سے جو غلطی ہو جاوے بہول چوک کر اس مین دیت ہے اگر قصداً ہو تو قصاص ہے عقل المرأۃ عورت کی دیت کا بیان عن سعید بن المسیب انہ کان یقول تعاقل المرأۃ الرجل الی ثلث الدیۃ اصبعہا کاصبعہ وسنہا کسنہ وموضحتہا کموضحتہ ومنقلتہا کمنقلتہ ترجمہ سعید بن المسیب کہتے تہے مرد اور عورت کی دیت ثلث دیت تک ف یعنی جہانتک ثلث دیت یا اس سے کم لازم آتی ہے ت برابر ہے مثلاً عورت کی انگلی جیسے مرد کی انگلی ف ہر ایک مین دس اونٹ

لازم آویگی **ف** اور دانت عورت کا جیسے دانت مرد کا اور موضحہ عورت کا مثل مرد کی موضحہ کی اسیطرح منقلہ عورت کا مثل مرد کے منقلہ کی ہے **عن** ابن شهاب بلغه عن عروة بن الزبير انهما كانا يقولان مثل قول سعيد بن المسيب في المرأة انها تعاقل الرجل الى ثلث دية الرجل فاذا بلغت ثلث دية الرجل كانت الى النصف من دية الرجل **ترجمہ** ابن شہاب اور عروہ بن الزبیر کہتے تھے جیسے سعید بن المسیب کہتے تھے عورت ثلث دیت تک مرد کے برابر ہوگی پھر وہاں سے اسکی دیت مرد کے آدہی ہوگی **کہا** مالک نے تو موضحہ اور منقلہ مین عورت اور مرد دونو کی دیت برابر ہوگی اور ماموسہ اور جائفہ جس مین ثلث دیت واجب ہے عورت کی دیت مرد کے نصف ہوگی **عن** مالک انه سمع ابن شهاب يقول مضت السنة ان الرجل اذا اصاب امرأته بجرح ان عليه عقل ذلك الجرح ولا يقاد منه **ترجمہ** ابن شہاب کہتے تھے یہ سنت چلی آتی ہے کہ مرد اپنی عورتکو اگر زخمی کرے اس سے دیت لیجاویگی اور قصاص لیا جاویگا **کہا** مالک نے یہ جب ہے کہ مرد خطا سے اپنی عورت کو زخمی کرے عمدا یہ کام نکرے اگر عمدا کریگا تو قصاص واجب ہوگا **کہا** مالک نے جس عورت کا خاوند یا لڑکا اسکی قوم سے نہو تو عورت کی جنایت کی دیت مین وہ شریک نہونگا اسیطرح اُسکا لڑکا یا اخیافی بہائی جب اور قوم سے ہون کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیوقت سے آجتک دیت کنبہ والون پر ہوتی ہے مگر میراث لڑکے اور اخیافی بہائیونکو ملیگی جیسے عورت کے موالی (غلامان آزاد) کی میراث اُسکی لڑکے کو ملےگی اگرچہ اُسکے قوم سے نہو مگر اُنکی جنایت کی دیت عورت کے کنبے والون پر ہوگی

عقل الجنين

پیٹ کے بچے کی دیت کا بیان **عن** ابي هريرة ان امرأتين من هذيل رمت احدهما الاخرى بحجر فطرحت جنينها فقضى فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم بغرة عبد او وليدة **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ دو عورتین ہذیل کے ایک قبیلہ کی آپس مین لڑین ایک نے دوسرے کے پتھر مارا اُسکے پیٹ کا بچہ نکل پڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت مین ایک غلام یا ایک لونڈی دینے کا حکم کیا **عن** سعيد بن المسيب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قضى في الجنين يقتل في بطن امه بغرة عبد او وليدة فقال الذي قضي عليه كيف اغرم من لا شرب ولا اكل ولا نطق ولا استهل ومثل ذلك بطل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما هذا من اخوان الكهان **ترجمہ** سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا پیٹ کے بچہ مین جو قتل کیا جاوے ایک غلام یا ایک لونڈی دینے کا تو جسپر آپنے دیت دینے کا حکم کیا وہ بولا کیونکر مین تاوان دون اُس بچہ کا من لا شرب ولا اكل ولا نطق ولا استهل ومثل ذلك بطل جس نے نہ پیا نہ کہایا نہ بولا نہ رویا ایسے شخص کا خون ہدر ہے یعنی لغو ہے اوس مین دیت نہین آتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شخص کاہنون کا بہائی ہے **ف** اسوجہ سے کہ اُسنے مقفے اور مسجع کلام کہا اور آپکو اس سے نفرت تہی رسلم **عن** ربيعة بن ابي عبد الرحمن انه كان يقول في الغرة تقوم خمسين دينارا او ستمائة درهم ودية المرأة الحرة المسلمة خمسمائة دينار او ستة آلاف درهم

ترجمہ ربیعہ بن ابی عبد الرحمان کہتے تھے غلام یا لونڈی کی قیمت جو پیٹ کے بچہ کی دیت مین دیجاوے پچاس دینار ہونا
چاہیے یا چھہ سو درہم اور عورت مسلمان آزاد کی دیت پانسو دینار مین یا چھہ ہزار درہم **کہا** مالک نے آزاد عورت کے
پیٹ مین جو بچا ہے اسکی دیت عورت کی دیت کے دسوان حصہ ہو اور وہ پچاس دینار ہین یا چھہ سو درہم اور یہ دیت پیٹ کے بچے
مین اوسوقت لازم آتی ہے جب وہ پیٹ سے نکل پڑے مردہ ہوکر یعنے کسی کو اسمین اختلاف کرتے نہین سنا اگر پیٹ سے زندہ
نکل کر مر جاوے تو پوری دیت لازم ہوگی **کہا** مالک نے جنین یعنے پیٹ کے بچہ کی زندگی اسکے رونے سے معلوم
ہوگی اگر روکر مرجاوے تو پوری دیت لازم آویگی اور لونڈی کے جنین مین اس لونڈی کی قیمت کا دسوان حصہ
دینا ہوگا **کہا** مالک نے اگر ایک عورت حاملہ نے کسی مرد یا عورت کو مار ڈالا تو اسسے قصاص لیا جاویگا جب تک وضع
حمل نہو اگر عورت حاملہ کو کسی نے مار ڈالا عمداً یا خطاءً تو اسکے جنین کی دیت واجب نہوگی بلکہ اگر عمداً مارا ہے تو قاتل
قتل کیا جاویگا اور اگر خطاءً مارا ہے تو قاتل کے عاقلہ پر عورت کی دیت واجب ہوگی **سوال** ہوا مالک سے اگر یہودیہ
یہودیہ یا نصرانیہ کے جنین کو مار کر نکالڈالا تو جواب دیا کہ اسکی مان کی دیت کا دسوان حصہ دینا ہوگا **مَا فِيهِ الدِّيَةُ**
كَامِلَةً جس مین پوری دیت لازم ہے **عَنْ** سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الشَّفَتَيْنِ الدِّيَةُ
كَامِلَةً فَإِذَا قُطِعَتِ السُّفْلَى فَفِيهَا ثُلُثَا الدِّيَةِ **ترجمہ** سعید بن مسیب کہتے تھے دونو ہونٹون مین پوری
دیت ہے اگر صرف نیچے کا ہونٹ کاٹ ڈالے تو ثلث دیت دینا ہوگی **کہا** مالک نے مین نے ابن شہاب سے پوچھا اگر
کانا کسی چنگے آدمی کی آنکھہ پھوڑ ڈالے انہون نے کہا اسکو اختیار رہے خواہ کانے کی آنکھہ پھوڑ دے خواہ دیت لیوے
ہزار دینار یا بارہ ہزار درہم **کہا** مالک نے مجھے پہونچا کہ جو چیزین انسان کے جسم مین دو دو ہین **ف** جیسے کان آنکھہ
ہاتہہ پیر وغیرہ **ت** اگر دونو کو کوئی تلف کردیوے تو پوری دیت دینا ہوگی اسیطرح زبان مین پوری دیت دینا ہوگی
اگر کانون پر ایسی ضرب لگاوے جسکی وجہ سے دونو کی سماعت جاتی رہے اگرچہ کانون کو نہ کاٹے تب بھی پوری دیت
دینا ہوگی اسیطرح ذکر (عضو تناسل) اور انثیین (فوطون) مین پوری دیت لازم ہوگی **کہا** مالک نے مجھے پہونچا جب
عورت کی دونو چھاتیان کاٹ ڈالے تو اس مین پوری دیت ہوگی لیکن ابرؤن کے مونڈ ڈالنے مین اور مرد کی دونو
چھاتیون کے کاٹ ڈالنے مین پوری دیت لازم نہ آویگی **کہا** مالک نے اگر کسی شخص کے دونو ہاتہہ کاٹ ڈالے اور دونو پاؤن
اور دونو آنکھین بھی اسکی پھوڑ ڈالین تو اسکو پوری دیت ملیگی ہاتھون کی الگ اور پاؤن کی الگ اور آنکھون کی الگ
یعنے تین دیتین دینا ہونگی **کہا** مالک نے اگر کانے کی جو آنکھہ اچھی تھی اسکو کسی نے پھوڑ ڈالا خطا سے تو پوری دیت
لازم ہوگی **مَا جَاءَ فِي عَقْلِ الْعَيْنِ إِذَا ذَهَبَ بَصَرُهَا** جب آنکھہ کی روشنی جاتی رہے لیکن
آنکھہ قائم رہے تو دیت کیا ہے **عَنْ** زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الْعَيْنِ الْقَائِمَةِ إِذَا طُفِئَتْ مِائَةُ
دِينَارٍ **ترجمہ** زید بن ثابت کہتے تھے جب آنکھہ قائم رہے اور روشنی جاتی رہے تو سو دینار دینا ہونگے **کہا** مالک نے

ف جس مین پوری دیت لازم ہے

ف جب آنکھہ کی روشنی جاتی رہے لیکن آنکھہ قائم رہے تو دیت کیا ہے

اگر کوئی کسیکی آنکھ کا ڈھیلا کاٹ ڈالے یا گرد آنکھ کے جو ہڈی کا حلقہ ہے اسکو کاٹ ڈالے تو اسمین فکر کرینگے اگر بینائی جاتی رہی تو اسکے نقصان کے موافق دیت دینا ہوگی کہا مالک نے ایک شخص کی آنکھ قائم تھی مگر اس مین بینائی نہتی اسکو کسی نے پھوڑ ڈالا یا جو ہاتھ شل تہا اسی کو کاٹ ڈالا تو دیت لازم نہ آویگی بلکہ لوگون کی رائے سے جو مناسب ہو دلوائینگے

عَقْلُ الشِّجَاجِ جراحات کی دیت کا بیان **عَنْ** يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يَذْكُرُ اَنَّ الْمُوضِحَةَ فِي الْوَجْهِ مِثْلُ الْمُوضِحَةِ فِي الرَّاْسِ اِلَّا اَنْ يَعِيبَ الْوَجْهَ فَيُزَادُ فِي عَقْلِهَا مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ نِصْفِ عَقْلِ الْمُوضِحَةِ فِي الرَّاْسِ فَيَكُونُ فِيهَا خَمْسَةٌ وَسَبْعُونَ دِينَارًا **ترجمہ** یحییٰ بن سعید سے روایت ہے سلیمان بن یسار کہتے تھے موضحہ منہ کا ایسا ہے جیسے موضحہ سر کا مگر جب منہ میں کچھ عیب ہو جاوے تو دیت بڑھا دی جاویگی موضحہ کے نصف تک تو اسمین پچہتر دینار لازم ہونگے **کہا** مالک نے ہمارے نزدیک حکم اجماعی ہے کہ منقلہ مین پندرہ اونٹ ہین **کہا** مالک نے منقلہ وہ ضرب ہے جسمین ہڈی اپنے مقام سے جدا ہو جاوے اور دماغ تک نہ پہونچے اور وہ سر اور منہ مین ہوتی ہے **کہا** مالک نے ہمارے نزدیک حکم اجماعی ہے کہ مامومہ اور جائفہ مین قصاص نہین ہے اور ابن شہاب نے بھی ایسا ہی کہا ہے کہ مامومہ مین قصاص نہین ہے **کہا** مالک نے مامومہ وہ ضرب ہے جو دماغ تک پہونچ جاوے ہڈی توڑ کر اور مامومہ سر ہی مین ہوتی ہے **کہا** مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اجماعی ہے کہ موضحہ سے کم جو زخم ہو اسمین دیت نہین ہے جب تک موضحہ تک نہ پہونچے بلکہ دیت موضحہ مین ہے یا جو اس سے بھی زیادہ ہو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمرو بن حزم کی حدیث مین موضحہ مین پانچ اونٹ ہین اس سے کم کو بیان نہ کیا نہ کسی امام نے زمانہ سابق یا حال مین موضحہ سے کم مین دیت کا حکم کیا **عَنْ** سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ قَالَ كُلُّ نَافِذَةٍ فِي عُضْوٍ مِنَ الْاَعْضَاءِ فَفِيهَا ثُلُثُ عَقْلِ ذٰلِكَ الْعُضْوِ **ترجمہ** سعید بن المسیب نے کہا جو زخم پار ہو جاوے کسی عضو مین تو اس عضو کی ثلث دیت دینا ہوگی **کہا** مالک نے ابن شہاب کی یہ رائے نہ تھی **کہا** مالک نے میرے نزدیک بھی اس ضرب مین کوئی حد مقرر نہین بلکہ حاکم کی رائے کے موافق عمل ہوگا **کہا** مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اجماعی ہے کہ مامومہ اور منقلہ اور موضحہ فقط سر اور منہ مین ہوتے ہین اگر اور کسی مقام مین ہون تو امام کی رائے کے موافق عمل ہوگا **عَنْ** رَبِيعَةَ بْنِ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ اَقَادَ مِنَ الْمُنَقِّلَةِ **ترجمہ** عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے قصاص لیا منقلہ کا **کہا** مالک نے نیچے کا جبڑا اور ناک سر مین داخل نہین ہے بلکہ وہ الگ ہین اور سر الگ ہے

عَقْلُ الْاَصَابِعِ انگلیوں کی دیت کا بیان **عَنْ** رَبِيعَةَ بْنِ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَاَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ كَمْ فِي اِصْبَعِ الْمَرْاَةِ فَقَالَ عَشْرٌ مِنَ الْاِبِلِ فَقُلْتُ كَمْ فِي اِصْبَعَيْنِ قَالَ عِشْرُونَ مِنَ الْاِبِلِ فَقُلْتُ كَمْ فِي ثَلٰثٍ قَالَ ثَلٰثُونَ مِنَ الْاِبِلِ فَقُلْتُ كَمْ فِي اَرْبَعٍ قَالَ عِشْرُونَ مِنَ الْاِبِلِ فَقُلْتُ حِينَ عَظُمَ جُرْحُهَا وَاشْتَدَّتْ مُصِيبَتُهَا نَقَصَ عَقْلُهَا فَقَالَ سَعِيدٌ اَعِرَاقِيٌّ اَنْتَ فَقُلْتُ بَلْ عَالِمٌ مُتَثَبِّتٌ اَوْ جَاهِلٌ

باب انگلیوں کی دیت کا بیان

مُتَعَلِّمٌ فَقَالَ سَعِیْدٌ ھِیَ السُّنَّةُ یَا ابْنَ اَخِیْ **ترجمہ** ربیعہ بن ابی عبدالرحمان کہتے ہیں میں نے سعید بن مسیب سے پوچھا عورت کی انگلی میں کیا ہے اُنہوں نے کہا دس اونٹ ہیں مینے کہا دو انگلیوں میں انہوں نے کہا بیس اونٹ میں نے کہا تین اُنگلیوں میں اُنہوں نے کہا تیس اونٹ مینے کہا چار انگلیوں میں انہوں نے کہا بیس اونٹ میں نے کہا کیا خوب جب زخم زیادہ ہوگیا اور نقصان زیادہ ہُوا تو دیت کم ہوگئی سعید نے کہا کیا تو عراقی ہے **ف** عراق کے لوگ بدنام تھے اس امر میں کہ قیاس کو دخل دیکر حدیث کو چھوڑ دیتے تھے سعید نے بھی کہا کیا تو بھی عراقی ہوگیا جو سنت پر اعتراض کرتا ہے سلف کے نزدیک یہ امر نہایت مذموم اور بہت قبیح تھا کہ قرآن و حدیث پر عقل کے مخالف ہونے سے اعتراض کیا جاوے مگر افسوس اس زمانے میں لوگون کو اسکا کچھ خیال نہ رہا ہزاروں احادیث اور آیات کو بمقابلہ ایک دلیل عقلی کے قابل اعتبار نہیں سمجھتے اور دلیل عقلی کو یقینی سمجھتے ہیں اور آیات و احادیث کو ظنی جانتے ہیں۔ اہل اسلام کے قدیم اصول کے موافق یہ لوگ دائرہ ایمان سے خارج ہیں **ت** مینے کہا نہیں بلکہ مجھے جس چیز کا علم ہے اُسپر جما ہوا ہون اور جو چیز نہیں جانتا اسکو پوچھتا ہون سعید نے کہا سنت ایسا ہی ہے اے میرے بھائی کے بیٹے **کہا** مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اجماعی ہے کہ جب پوری ایک ہتیلی کی انگلیاں کاٹ ڈالیجاویں تو دیت لازم ہوگی اس حساب سے کہ ہر انگلی میں دس اونٹ تو پچاس اونٹ لازم ہونگے اور ہتیلی بھی اگر اسکے ساتھ کاٹ ڈالی جاوے تو اس میں حاکم کی رائے کے موافق دینا ہوگا۔ دنانیر کے حساب سے ہر انگلی کی سو دینار اور ہر ایک پور سے تینتیس دینار ہوئی اور ہر ایک پور کے اونٹ تین اونٹ اور ثلث اونٹ ہوئے

جَامِعُ عَقْلِ الْاَسْنَانِ

دانتوں کی دیت کا بیان **عَنْ** اَسْلَمَ مَوْلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَضٰی فِی الضِّرْسِ بِجَمَلٍ وَّ فِی التَّرْقُوَةِ بِجَمَلٍ وَفِی الضِّلْعِ بِجَمَلٍ **ترجمہ** حضرت عمر نے حکم کیا ڈاڑھ میں ایک اونٹ کا اور ہنسلی کے ہڈی میں ایک اونٹ کا اور پسلو کی ہڈی میں ایک اونٹ کا **عَنْ** سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ یَقُوْلُ قَضٰی عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِی الْاَضْرَاسِ بِبَعِیْرٍ بَعِیْرٍ وَقَضٰی مُعَاوِیَةُ بْنُ اَبِیْ سُفْیَانَ فِی الْاَضْرَاسِ بِخَمْسَةِ اَبْعِرَةٍ قَالَ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ فَالدِّیَةُ تَنْقُصُ فِیْ قَضَاءِ عُمَرَ وَتَزِیْدُ فِیْ قَضَاءِ مُعَاوِیَةَ فَلَوْ کُنْتُ اَنَا لَجَعَلْتُ فِی الْاَضْرَاسِ بَعِیْرَیْنِ بَعِیْرَیْنِ فَتِلْکَ الدِّیَةُ سَوَآءٌ **ترجمہ** سعید بن المسیب نے کہا حضرت عمرؓ نے ہر ڈاڑھ میں ایک اونٹ کا حکم کیا اور معاویہ نے ہر ڈاڑھ میں پانچ اونٹ کا حکم کیا تو عمر نے دیت میں کمی کی اور معاویہؓ نے زیادتی کی اگر میں ہوتا تو ہر ڈاڑھ میں دو دو اونٹ دلاتا اس صورت میں دیت پوری ہوجاتی **ف** کیونکہ اضراس بیس ہیں اور دانت بارہ ہیں ہر دانت میں پانچ اونٹ ہیں بارہ پنجے ساٹھ ہوئے اور ہر ضرس میں دو اونٹ چالیس اونٹ ہوئے سب سو اونٹ پورے ہوئے **عَنْ** سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ اِذَا اُصِیْبَتِ السِّنُّ فَاسْوَدَّتْ فَفِیْھَا عَقْلُھَا تَامًّا فَاِنْ طُرِحَتْ بَعْدَ اَنْ تَسْوَدَّ فَفِیْھَا عَقْلُھَا تَامًّا اَیْضًا **ترجمہ** سعید بن مسیب کہتے تھے جب

دانت کو ضرب پہونچے اور وہ کالا ہو جاوے تو اُسکی پوری دیت لازم ہو گی اگر کالا ہو کر گر جاوے تب بھی پوری دیت لازم ہو گی

اَلْعَمَلُ فِی عَقْلِ الْاَسْنَانِ دانتون کی دیت کا ادا حال **عَنْ** اَبِی غَطَفَانَ بْنِ طَرِیْفٍ الْمُرِّیِّ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَکَمِ بَعَثَهٗ اِلٰی عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ یَسْاَلُهٗ مَا ذَا فِی الضِّرْسِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ فِیْهِ خَمْسٌ مِّنَ الْاِبِلِ قَالَ فَرَدَّنِیْ مَرْوَانُ اِلَی ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ اَتَجْعَلُ مُقَدَّمَ الْفَمِ مِثْلَ الْاَضْرَاسِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَوْ لَمْ تَعْتَبِرْ ذٰلِكَ اِلَّا بِالْاَصَابِعِ عَقْلُهَا سَوَآءٌ **ترجمہ** ابی غطفان بن طریف مری سے روایت ہے کہ مروان بن حکم نے انکو بھیجا عبد اللہ بن عباس کے پاس یہ پوچھنے کو ڈاڑہ مین کیا دیت ہے ابن عباس نے کہا پانچ اونٹ ہین مروان نے پھر انکو بھیجا اور کہلا بھیجا کیا دانت سامنے کے اور ڈاڑہین دیت مین برابر ہین ابن عباسؓ نے کہا اگر تو دانتون کو انگلیون پر قیاس کر لیتا تو کافی تھا ہر ایک انگلی کی دیت ایک ہی ہے اگرچہ منفعت کسی کی کم ہے کسی کی زیادہ ایسا ہی دانت اور ڈاڑہ بھی سب یکسان ہین۔ **عَنْ** عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّهٗ قَالَ کَانَ یُسَوِّیْ بَیْنَ الْاَسْنَانِ فِی الْعَقْلِ وَلَا یُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰی بَعْضٍ **ترجمہ** عروہ بن زبیر کہتے تھے اگلے زمانے مین سب دانتون کی دیت برابر تھی کوئی دوسرے پر زیادہ تھا **کہا مالک** نے ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ دانت اور کچلیان اور ڈاڑہین سب برابر ہین کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دانت مین پانچ اونٹ کا حکم کیا ڈاڑہ بھی ایک دانت ہے

دِیَةُ جِرَاحِ الْعَبْدِ غلام کے زخمون کی دیت کا بیان **عَنْ** مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ سَعِیْدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ وَسُلَیْمَانَ بْنَ یَسَارٍ کَانَا یَقُوْلَانِ فِیْ مُوْضِحَةِ الْعَبْدِ نِصْفُ عُشْرِ ثَمَنِهٖ **ترجمہ** سعید بن مسیب اور سلیمان بن یسار کہتے تھے غلام کی موضحہ مین اُسکی قیمت کا بیسوان حصہ دینا ہو گا **عَنْ** مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَکَمِ کَانَ یَقْضِیْ فِی الْعَبْدِ یُصَابُ بِالْجِرَاحِ اَنَّ عَلٰی مَنْ جَرَحَهٗ قَدْرَ مَا نَقَصَ مِنْ ثَمَنِ الْعَبْدِ **ترجمہ** مروان بن حکم حکم کرتا تھا اُس شخص پر جو زخمی کرے غلام کو کہ جسقدر اُس زخم کی وجہ سے اُسکی قیمت مین نقصان ہو وہ ادا کرے **کہا مالک** نے ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ غلام کی موضحہ مین اُسکی قیمت کا بیسوان حصہ اور منقلہ مین دسوان حصہ اور بیسوان حصہ اور مامومہ اور جائفہ مین تیسرا حصہ دینا ہو گا سوا انکے اور طرح کے زخمون مین جسقدر قیمت مین نقصان ہو گیا ہو دینا ہو گا جب وہ غلام اچھا ہو جاوے تب دیکھین گے اُسکی قیمت اُس زخم سے پہلے کیا تھی اور اب کتنی ہے جسقدر کمی ہو گی وہ دینا ہو گا **کہا مالک** نے جب غلام کا ہاتھ یا پاؤن کوئی شخص توڑ ڈالے پھر وہ اچھا ہو جاوے تو کچھ تاوان نہو گا البتہ اگر کسیقدر نقصان رہجاوے تو اُسکا تاوان دینا ہو گا **کہا مالک** نے غلامون مین اور لونڈیون مین قصاص کا حکم مثل آزادون کے ہو گا اگر غلام لونڈی کو قصدًا قتل کرے تو غلام بھی قتل کیا جاویگا اگر اُسکو زخمی کرے وہ بھی زخمی کیا جاویگا۔ اگر ایک غلام نے دوسرے غلام کو عمدًا مار ڈالا تو مقتول کے مولی کو اختیار رہو گا چاہے قاتل کو قتل کرے چاہے دیت یعنی اپنے غلام کی قیمت لیوے قاتل کے مولی کو اختیار رہے چاہے مقتول کی قیمت ادا کرے اور قاتل کو اپنے پاس رہنے دیوے چاہے قاتل ہی

ف دانتون کی دیت کا بیان

ف غلام کے زخمون کی دیت کا بیان

کو حوالے کردی اس سے زیادہ اور کچھ لازم نہ آویگا اب جب مقتول کا مولی دیت پر راضی ہوا قاتل کو چاہیے تو پھر اس کو
قتل نہ کرے اسیطرح اگر ایک غلام دوسرے غلام کا ہاتھ یا پاؤں کاٹے تو اسکے قصاص کا بھی یہی حکم ہے کہا مالک نے اگر
مسلمان غلام کسی یہودی یا نصرانی کو زخمی کرے تو غلام کے مولی کو اختیار ہے چاہے دیت دیدے یا غلام کو حوالہ کردے
تو اس غلام کو بیچ کر اسکی دیت ادا کردینگے مگر وہ غلام یہودی یا نصرانی کے پاس رہ نہیں سکتا کیونکہ مسلمان کو کافر
کا محکوم کرنا درست نہیں ہے) **دِيَةُ اَهْلِ الذِّمَّةِ** کافر ذمی کی دیت کا بیان **عَنْ** مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ
اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَضٰى اَنَّ دِيَةَ الْيَهُوْدِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ اِذَا قُتِلَ اَحَدُهُمَا مِثْلُ نِصْفِ دِيَةِ الْحُرِّ
الْمُسْلِمِ **ترجمہ** عمر بن عبد العزیز نے کہا یہودی یا نصرانی کی دیت آزاد مسلمان کی نصف ہے کہا مالک نے ہمارے
نزدیک حکم ہے کہ کوئی مسلمان کافر کے بدلے میں قتل نہ کیا جاوے گا مگر جب مسلمان فریب سے اسکو دھوکہ دیکر مار ڈالے
تو قتل کیا جاوے گا **عَنْ** يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ كَانَ يَقُوْلُ دِيَةُ الْمَجُوْسِيِّ ثَمَانُ مِائَةِ
دِرْهَمٍ **ترجمہ** سلیمان بن یسار کہتے تھے مجوسی یعنی فارسی آتش پرست کی دیت آٹھ سو درم ہے کہا مالک نے ہمارے
نزدیک یہی حکم ہے کہا مالک نے یہودی یا نصرانی یا مجوسی تینوں کی دیت ایک سی ہے موضحہ میں بیسواں حصہ اور مامومہ
اور جائفہ میں تہائی حصہ قیاس علیٰ ہذا **مَا يُوْجِبُ الْعَقْلَ عَلَى الرَّجُلِ فِيْ خَاصَّةِ مَالِهٖ**
جن جنایات کی دیت خاص قاتل کو اپنے مال میں سے ادا کرنی پڑتی ہے اسکے عاقلہ سے نہیں لیجاتی ان کا بیان
عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ لَيْسَ عَلَى الْعَاقِلَةِ عَقْلٌ فِيْ قَتْلِ الْعَمْدِ اِنَّمَا عَلَيْهِمْ عَقْلُ
فِيْ قَتْلِ الْخَطَاءِ **ترجمہ** عروہ بن الزبیر کہتے تھے قتل عمد میں عاقلہ پر دیت نہیں ہے بلکہ عاقلہ پر صرف
قتل خطا کی دیت ہے **عَنِ** ابْنِ شِهَابٍ اَنَّهُ قَالَ مَضَتِ السُّنَّةُ اَنَّ الْعَاقِلَةَ لَا تَحْمِلُ شَيْئًا مِنْ دِيَةِ الْعَمْدِ
اِلَّا اَنْ يَشَاءُوْا ذٰلِكَ **ترجمہ** ابن شہاب نے کہا طریقہ یونہی گذرا ہے کہ عاقلہ پر قتل عمد کی دیت نہیں مگر جب وہ خوشی سے دینا
چاہیں **عَنْ** يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ مِثْلَ ذٰلِكَ **ترجمہ** یحییٰ بن سعید نے بھی ایسا ہی کہا **کہا** مالک نے ابن شہاب
کہتے تھے سنت یوں ہی ہے کہ جب قتل عمد میں مقتول کے وارث قصاص کو عفو کرکے دیت پر راضی ہو جائیں تو وہ
دیت قاتل کے مال سے لی جاویگی عاقلے سے کچھ غرض نہیں مگر جب عاقلہ خود دینا چاہیں **کہا** مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم
ہے کہ دیت عاقلہ پر لازم نہیں آتی جب تک ثلث یا زیادہ نہ ہو اگر ثلث سے کم ہو تو جنایت کرنیوالے کے مال میں سے لیجاویگی
کہا مالک نے ہمارے نزدیک اس حکم میں کچھ اختلاف نہیں ہے کہ قتل عمد یا ان جراحات میں جنمیں قصاص لازم آتا ہے اگر دیت قبول کیجاوے
تو قاتل یا جارح کی ذات پر ہوگی عاقلہ پر نہوگی اگر اسکے پاس مال ہو اور جو مال نہ ہو تو اسپر قصاص ہے گی البتہ اگر عاقلہ خوشی سے
دینا چاہیں تو اور بات ہے **کہا** مالک نے اگر کوئی شخص اپنے تئیں آپ عمداً یا خطاً زخمی کرے تو اسکی دیت عاقلہ پر نہوگی اور میں نے کسی
سے نہیں سنا کہ عمد کی دیت عاقلہ سے دلائی ہو یہ اسوجہ سے کہ اللہ جل جلالہ نے قتل عمد میں فرمایا جسکا بھائی معاف کردے کچھ اسکے

ذمی کافر کی دیت کا بیان

جن جنایات کی دیت خاص قاتل پر ہے

قصاص چھوڑ دی) تو چاہیے کہ دستور کے موافق چلے اور دیت اچھی طرح ادا کر دے اس سے معلوم ہوا کہ عمد کی دیت قاتل کو ادا کرنی چاہیے **کہا** مالک نے جس لڑکے کے پاس کچھ مال نہ ہو یا جس عورت پاس مال نہ ہو اور وہ کوئی جنایت کرے جس میں ثلث سے کم دیت واجب ہوتی ہو تو دیت انہی کے مال میں سے دیجاویگی اگر مال نہ ہو تو انپر قرض کے طور پر رہیگی عاقلہ پر یا لڑکے کے باپ پر کچھ لازم نہیں آویگا **کہا** مالک نے غلام جب قتل کیا جاوے تو اسکی قیمت جو قتل کے روز ہو دینا ہوگی قاتل کے عاقلہ پر کچھ لازم نہ آویگا بلکہ قاتل کے خاص مال میں سے لیا جاویگا اگرچہ اس غلام کی قیمت دیت سے زیادہ ہو

مِیرَاثُ الْعَقْلِ وَالتَّغْلِیظُ فِیْہِ دیت میں میراث کا بیان

عَنْ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ نَشَدَ اللّٰهَ النَّاسَ بِمِنًى مَنْ كَانَ عِنْدَهُ عِلْمٌ مِنَ الدِّيَةِ اَنْ يُخْبِرَنِي فَقَامَ ضَحَّاكُ بْنُ سُفْيَانَ الْكِلَابِيُّ فَقَالَ كَتَبَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اُوَرِّثَ امْرَاَةَ اَشْيَمَ الضِّبَابِيِّ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا فَقَالَ لَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ادْخُلِ الْخِبَاءَ حَتّٰى اٰتِيَكَ فَلَمَّا نَزَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَخْبَرَهُ الضَّحَّاكُ فَقَضٰى بِذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَكَانَ قَتْلُ اَشْيَمَ خَطَاءً **ترجمہ** ابن شہاب سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے بلایا لوگوں کو منا میں اور کہا جس شخص کو دیت کا مسئلہ معلوم ہو وہ بیان کرے مجھ سے تو ضحاک بن سفیان کلابی کھڑے ہوئے اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے لکھ بھیجا تھا کہ اشیم ضبابی کی عورت کو میراث دلاؤں اشیم کی دیت میں سے حضرت عمر نے کہا تو خیمے میں جا جب تک میں آؤں جب حضرت عمرؓ آئے تو ضحاک نے یہی بیان کیا حضرت عمرؓ نے اسی کا حکم کیا ابن شہاب نے کہا اشیم خطا سے مارا گیا تھا **عَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ اَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِيْ مُدْلِجٍ يُقَالُ لَهُ قَتَادَةُ حَذَفَ ابْنَهُ بِالسَّيْفِ فَاَصَابَ سَاقَهُ فَنُزِيَ جُرْحُهُ فَمَاتَ فَقَدِمَ سُرَاقَةُ بْنُ جُعْشُمٍ عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَذَكَرَ لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ اَعْدِدْ عَلٰى مَاءِ قُدَيْدٍ عِشْرِيْنَ وَمِائَةَ بَعِيْرٍ حَتّٰى اَقْدَمَ عَلَيْكَ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَيْهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَخَذَ مِنْ تِلْكَ الْاِبِلِ ثَلٰثِيْنَ حِقَّةً وَثَلٰثِيْنَ جَذَعَةً وَاَرْبَعِيْنَ خَلِفَةً ثُمَّ قَالَ اَيْنَ اَخُو الْمَقْتُوْلِ فَقَالَ هَا اَنَا ذَا فَقَالَ خُذْهَا فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ لِلْقَاتِلِ شَيْءٌ **ترجمہ** عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ ایک شخص نے بنی مدلج میں سے جسکا نام قتادہ تھا اپنے لڑکے کو تلوار ماری وہ اسکی پنڈلی میں لگی خون بند نہوا آخر مر گیا تو سراقہ بن جعشم حضرت عمرؓ پاس آئے اور ان سے بیان کیا حضرت عمرؓ نے کہا قدید کے پانی پر (قدید ایک مقام کا نام ہے درمیان میں مکے اور مدینے کے وہاں پانی بھی ہے) ایک سو بیس اونٹ تیار رکھ جبتک میں وہاں آؤں جب حضرت عمرؓ وہاں آئے تو ان اونٹوں میں سے تیس حقے اور تیس جذعے لیے اور چالیس خلفے (حاملہ اونٹنیاں) لیں پھر کہا کہاں ہے مقتول کا بھتیجا اسنے کہا کیوں میں موجود ہوں کہا تو یہ سب اونٹ لے لے سو سمجھو کہ قاتل کو میراث نہیں ملتی **ف** دیت میں سے نہ اور ترکے میں سے۔ اگرچہ اسکا باپ موجود تھا مگر چونکہ اس نے قتل کیا تھا اسلیے میراث سے محروم ہوا **عَنْ** مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ سُئِلَا اَتُغَلَّظُ الدِّيَةُ فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَقَالَا لَا وَلٰكِنْ يُزَادُ فِيْهَا لِلْحُرْمَةِ فَقِيْلَ لِسَعِيْدٍ هَلْ يُزَادُ فِي الْجِرَاحِ كَمَا يُزَادُ فِي النَّفْسِ فَقَالَ سَعِيْدٌ نَعَمْ قَالَ مَالِكٌ اُرَاهُمَا اَرَادَا مِثْلَ الَّذِيْ صَنَعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِيْ عَقْلِ الْمُدْلِجِيِّ حِيْنَ اَصَابَ ابْنَهُ **ترجمہ** سعید بن المسیب سلیمان بن یسار سے سوال ہوا کہ ماہ حرام میں محرم اور

دیت میں میراث کا بیان

رجب اور ذیقعدہ اور ذیحجہ ۱ اگر کوئی قتل کرے تو دیت مین سختی کرین گے اُنھون نے کہا نہین بلکہ بڑہا دینگے بوجہ ان مہینون کی حرمت کے پہر سعید سے پوچہا اگر کوئی زخمی کرے ان مہینون مین تو اُسکی بہی دیت بڑہا دین گے جیسے قتل مین بڑہا دینگے سعید نے کہا ہان کہا مالک نے مین سمجہتا ہون کہ مراد ان دونون صاحبون کی بڑہانے سے وہی ہے جیسا حضرت عمرؓ نے کیا مدلجی کی دیت مین جب اُسنے اپنے بیٹے کو مار ڈالا **ف** یعنی تین قسم کے اونٹ اُس سے لیے اسمین زیادہ دقت ہوئی مگر لیے وہی سو اونٹ **عَنْ** عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهٗ اُحَيْحَةُ بْنُ الْجُلَاحِ كَانَ لَهٗ عَمٌّ صَغِيْرٌ هُوَ اَصْغَرُ مِنْ اُحَيْحَةَ وَكَانَ عِنْدَ اَخْوَالِهٖ فَاَخَذَ اُحَيْحَةُ فَقَتَلَهٗ فَقَالَ لَهٗ اَخْوَالُهٗ كُنَّا اَهْلَ ثُمِّهٖ وَرُمِّهٖ حَتّٰى اِذَا اسْتَوٰى عَلٰى عُمُمِهٖ غَلَبَنَا حَقُّ امْرِئٍ فِيْ عَمِّهٖ قَالَ عُرْوَةُ فَلِذٰلِكَ لَا يَرِثُ قَاتِلُ مَنْ قُتِلَ **ترجمہ** عروہ بن الزبیر سے روایت ہے کہ ایک شخص انصاری کا جسکا نام احیحہ بن الجلاح تہا اُسکے چہوٹا چچا تہا وہ اپنی ننہیال مین تہا اسکو احیحہ نے لیکر مار ڈالا اُسکے ننہیال کے لوگون نے کہا ہمنے پالا پرورش کیا جب جوان ہوا تو اُسکا بہتیجا ہمپر غالب آیا اور اُسنے لیلیا۔ عروہ نے کہا اسیوجہ سے اب دین اسلام مین قاتل مقتول کا وارث نہین ہوتا **ف** یعنی باوجود اسکے کہ احیحہ نے اسکو مار ڈالا لیکن اُسکی دیت کا استحقاق اُسی کو رہا اور جن لوگون نے پالا پرورش کیا یعنے ننہیال والے اُنکو دیت لینے کا حق حاصل نہوا کیونکہ جاہلیت مین قاتل مقتول کا وارث ہوتا تہا دین اسلام مین یہ بات موقوف ہوئی قاتل مقتول کی میراث سے محروم کیا گیا کہا مالک نے ہمارے نزدیک اسمین کچہ اختلاف نہین ہے کہ قتل عمد کرنے والا مقتول کی دیت کا وارث نہین ہوتا نہ اُس کے مال کا نہ اور کسی وارث کو محروم کرسکتا ہے اور قتل خطا کرنے والا دیت کا وارث نہین ہوتا لیکن اور مال کا وارث ہوتا ہے یا نہین اسمین اختلاف ہے میرے نزدیک اور مال کا وارث ہوگا **جَامِعُ الْعَقْلِ** دیت کے مختلف مسائل کا بیان **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَرْحُ الْعَجْمَاءِ جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جانور کسیکو صدمہ پہونچاوے تو اُسکا بدلہ نہین کنوین مین کوئی گرکر مرجاوے تو اُسکا بدلا نہین اور کان کہودنے مین کوئی مزدور مرجاوے تو بدلا نہین اور کافرون کے گڑے خزانے مین پانچوان حصہ لیا جاویگا **ف** یعنے اگر کسیکا جانور بلا تعدی مالک کے کسیکو مار ڈالے یا زخمی کرے تو اُسکے مالک پر ڈانڈ نہین اوسا اگر مزدور کنوان کہودتے یا کان کہودتے کنوان یا کان بیٹھ کر مرجاوے تو کہدوانیوالے پر کچہ ڈانڈ نہین ہے **کہا** مالک نے جو شخص جانور کو آگے سے کہینچ رہا ہے یا پیچہے سے ہانک رہا ہے یا جو اُسپر سوار ہے وہ ڈانڈ دینگے اگر جانور کسی کو صدمہ پہونچاوے لیکن جب خود بخود وہ لات سے کسیکو ماردے تو تاوان نہیو ہے حضرت عمرؓ نے حکم کیا دیت کا اُس شخص پر جسنے اپنا گہوڑا دوڑا کر کسیکو کچل ڈالا تہا **کہا** مالک نے تو جب دوڑانیوالا ضامن ہوا کہینچنے والا اور ہانکنے والا اور سوار ضرور ضامن ہوگا **ف** کیونکہ یہ سب بچانے پر قادر ہین بلکہ دوڑانیوالا شاید مجبور رہے ہو اُسکو روک نہ سکے جب اُسپر ضمان ہوا تو اور وں پر بطریق اولی ہوگا **کہا** مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم

(دیت کے مختلف مسائل کا بیان)

اتفاقی ہے جو کوئی رستے مین کنوان کھودی یا جانور باندھے یا مشابہ اُسکی کوئی کام کرے جو درست نہین ہے راہ مین کرنا اور اُسکی وجہ سے کسیکو صدمہ پہونچے تو وہ ضامن ہوگا ثلث دیت تک اپنے مال مین سے دیگا جو ثلث سے زیادہ ہو تو اُسکے عاقلہ سے وصول کی جاویگی اور اگر ایسا کام کرے جو درست ہے تو اُسپر ضمان نہوگا جیسے گڑھا کھودے بارش کے واسطے یا اپنے جانور پر سے کسی کام کو اُترے اور راہ پر کھڑا کر دے کہا مالک نے اگر ایک شخص کنوین مین اُترے پھر دوسرا شخص اُترے اب نیچے والا اوپر والیکو کھینچے اور دونو گر کر مر جاوین تو کھینچنے والیکے عاقلے پر دیت لازم آویگی کہا مالک نے اگر ایک شخص کسی بچے کو حکم کرے کنوین مین اُترنیکا یا درخت پر چڑھنے کا اور وہ لڑکا ہلاک ہو جاوے تو وہ شخص ضامن ہوگا اسکی دیت کا یا نقصان کا کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ عاقلہ مین عورتین اور بچے داخل نہونگے بلکہ بالغ مردون سے دیت وصول کیجاویگی کہا مالک نے مولی کی دیت اُسکے عاقلہ پر ہوگی اگرچہ وہ دفتر سرکار مین نامہوار یاب نہون جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ابو بکر صدیق کیوقت مین تھا کیونکہ دفتر حضرت عمر کے زمانے سے نکلا تو ہر ایک کی دیت اُسکے موالی اور قوم ادا کرینگے کیونکہ ولا بھی اُنہی کو ملتی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا ولا اُسیکو ملیگی جو آزاد کرے کہا مالک نے جو کوئی شخص کسیکے جانور کو نقصان پونچاوے تو جسقدر قیمت اُس نقصان کیوجہ سے کم ہو جاوے اُسکا تاوان لازم ہوگا کہا مالک نے ایک شخص قصاصاً قتل کے لائق ہو پھر وہ اور کوئی کام ایسا کرے جس سے حد لازم آوے (مثلاً زنا کرے رجم لازم آوے یا چوری کرے ہاتھ کاٹنا لازم ہو) تو کسی حد کا مواخذہ نہ کیا جاوے صرف قتل کافی ہے مگر حد قذف کا اسمین کوڑے مار کر پھر اُسکو قتل کرین۔ اگر اُس نے کسیکو زخمی کیا تو زخم کا قصاص لینا ضرور نہین قتل کرنا کافی ہے کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم ہے اگر کوئی نعش کسی گاؤن وغیرہ مین ملے یا کسی کے دروازے پر تو یہ ضرور نہین جو لوگ اُسکے قریب ہون وہ پکڑے جاوین کیونکہ اکثر ایسا ہوتا ہے لوگ مار کر کسیکی دروازے پر ڈالدیتے ہین تاکہ وہ پکڑا جاوے کہا مالک نے اگر چند آدمی ملکر لڑے بعد اُسکے جب جدا ہوے تو ایک شخص اُنمین مقتول یا مجروح پایا گیا لیکن ہنگامے مین معلوم نہین ہو سکتا کس نے مارا یا زخمی کیا تو فریق ثانی (یعنے جن مین کا مقتول نہیو ہے) اُسکے قوم پر اُسکی دیت واجب ہوگی اور جو وہ شخص دونو فریق مین سے نہو تو دونو فریق پر دیت واجب ہوگی

مَا جَاءَ فِي الْغِيْلَةِ وَالسِّحْرِ

مکر و فریب سے مارنا یا جادو سے مارنیکا بیان عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَتَلَ نَفَرًا خَمْسَةً اَوْ سَبْعَةً بِرَجُلٍ وَاحِدٍ قَتَلُوْهُ قَتْلَ غِيْلَةٍ وَقَالَ عُمَرُ لَوْ تَمَالَأَ عَلَيْهِ اَهْلُ صَنْعَاءَ لَقَتَلْتُهُمْ جَمِيْعًا ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہے حضرت عمر نے پانچ یا سات آدمیونکو ایک شخص کے بدلے مین قتل کیا اُنہون نے دھوکا دیکر اُسکو مار ڈالا تھا پھر حضرت عمر نے کہا اگر سارے صنعا والے اسکے قتل مین شریک ہوتے تو مین سب کو قتل کرتا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ

مکر و فریب سے مارنا یا جادو سے مارنیکا بیان

زرارة انه بلغه ان حفصة زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قتلت جاریة لها سحرتها وقد كانت دبرتها فامرت بها فقتلت **ترجمہ** حضرت ام المومنین حفصہ نے ایک لونڈی کو قتل کیا جس نے انپر جادو کیا تھا اور پہلے آپ اسکو مدبر کر چکی تہین پھر حکم کیا اسکے قتل کا تو قتل کی گئی کہا مالک نے جو شخص جادو جانتا ہے اور اسکو کام مین لاتا ہے اسکا قتل کرنا مناسب ہے **مَا یَجِبُ فِی الْعَمْدِ** قتل عمد کا بیان **ف** اکثر علما کے نزدیک قتل عمد یہ ہے کہ قصدا کسیکو مار ڈالے خواہ لکڑی سے مارے یا پتھر سے یا تیر سے یا تلوار سے مگر ابو حنیفہ کے نزدیک قتل عمد مین یہی شرط ہے کہ ہتیار سے مارے یا لوہے کی چیز سے جو دہار دار ہو یا نوکدار ہو **عن** عمر بن حسین مولی عائشة بنت قدامة ان عبد الملك ابن مروان اقاد ولی الرجل قتله بعصا فقتله ولیه بعصا **ترجمہ** ایک شخص نے دوسرے کو لکڑی سے مار ڈالا عبد الملک بن مروان نے قاتل کو ولی مقتول کے حوالے کیا اس نے بھی اسکو لکڑی سے مار ڈالا کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اتفاقی ہے اگر کوئی شخص کسیکو لکڑی یا پتھر سے قصدا مارے اور وہ ہلاک ہو جاوے تو قصاص لیا جاویگا کہا مالک نے ہمارے نزدیک قتل عمد یہی ہے ایک آدمی دوسرے آدمی کو قصدا مارے یہانتک کہ اسکا دم نکل جاوے اور یہ بھی قتل عمد ہے ایک شخص سے دشمنی ہو اسکو ایک ضرب لگا کر چلا آوے اسوقت وہ زندہ ہو بعد اسکے اسی ضرب سے مر جاوے اسمین قسامت واجب ہوگی کہا مالک نے قتل عمد مین ایک شخص آزاد کے عوض مین کئی شخص آزاد مارے جاوینگے جب قتل مین شریک ہون اسیطرح عورتون اور غلامون مین بھی حکم ہوگا **اَلْقِصَاصُ فِی الْقَتْلِ** قصاص کا بیان **عن** مالك انه بلغه ان مروان بن الحكم كتب الی معاوية بن ابی سفیان يذكر انه اتی بسكران قد قتل رجلا فكتب الیه معاویة ان اقتله **ترجمہ** امام مالک کو پہنچا کہ مروان بن حکم نے معاویہ بن ابی سفیان کو لکہا ایک شخص نے نشے کی حالت مین ایک شخصکو مار ڈالا معاویہ نے جواب مین لکہا تو بھی اسکو مار ڈال کہا مالک نے سینے اس آیت کی تفسیر بہت اچھی سنی فرمایا اللہ تعالی نے قتل کرو آزاد کو بدلے مین آزاد کے اور غلام کو بدلے مین غلام کے اور عورت کو بدلے مین عورت کے تو قصاص عورتون مین آپس مین لیا جاویگا جیسا مردون مین لیا جاتا ہے اور مرد اور عورت مین بھی لیا جاویگا کیونکہ اللہ جل جلالہ فرماتا ہے نفس نفس کے قتل کیا جاویگا تو عورت مرد کے بدلے مین قتل کیجاوے گی اور مرد عورت کے بدلے مین مارا جاویگا اسیطرح ایک دوسرے کو اگر زخمی کرے گا تب بھی قصاص لیا جاوے گا کہا مالک نے اگر ایک شخص ایک شخصکو پکڑ لے اور دوسرا اسکو آنکر مار ڈالے اور معلوم ہو کہ اس نے اسکو مار ڈالنے ہی کیواسطے پکڑا تہا تو دونو شخص اسکے بدلے مین قتل کیے جاوینگے اگر اس نے اس نیت سے نہین پکڑا تہا بلکہ اسکو یہ خیال تہا کہ دوسرا شخص یون ہی سے مار پیٹ کریگا تو پکڑنے والا قتل نہ کیا جاوے گا لیکن اسکو سخت سزا ہوگی اور بعد سزا کے ایک برس تک قید کیا جاویگا کہا مالک نے زید نے عمرو کو قتل کیا یا اسکی آنکھ پہوڑ ڈالی قصدا اب قبل اسکے کہ زید سے قصاص لیا جاوے

ف قتل عمد کا بیان

ف قصاص کا بیان

اوسکو بکر نے مار ڈالا یا زید کی آنکھہ پہوڑ ڈالی تو اُسپر دیت یا قصاص واجب ہوگا کیونکہ عمرو کا حق زید کی جان مین تہا یا اُسکی آنکھہ مین
اب زید ہی نرہا یا وہ آنکھہ ہی نرہی اسکی نظیر یہ ہے زید عمرو کو عمداً مار ڈالے پہر زید بھی مرجاوے تو عمرو کے وارثون کو اب کچہ نہ
ملے گا کیونکہ قصاص قاتل پر ہوتا ہے جب وہ خود مرگیا تو نہ قصاص ہے نہ دیت **کہا** مالک نے آزاد اور غلام مین قصاص نہین
ہے زخمون مین لیکن اگر غلام آزاد کو مار ڈالیگا تو غلام مارا جاوے گا اور جو آزاد غلام کو مار ڈالیگا تو آزاد نہ مارا جاویگا
یہ مین نے بہت اچہا سنا **اَلْعَفْوُ فِي قَتْلِ الْعَمْدِ** قتل عمد مین عفو کرنیکا بیان **عَنْ** مَالِكٍ اَنَّهٗ اَدْرَكَ مَنْ
يَرْضٰى مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ فِي الرَّجُلِ اِذَا اَوْصٰى اَنْ يَّعْفُوْا عَنْ قَاتِلِهٖ اِذَا قُتِلَ عَمْدًا اِنَّ ذٰلِكَ جَائِزٌ لَهٗ وَ
اِنَّهٗ اَوْلٰى بِدَمِهٖ مِنْ غَيْرِهٖ مِنْ اَوْلِيَاۤئِهٖ مِنْ بَعْدِهٖ **ترجمہ** امام مالک نے کئی اچہے عالمون سے سنا کہتے تہے جب مقتول
مرتے وقت اپنے قاتل کو معاف کردے تو درست ہے قتل عمد مین اور اُسکو اپنے خون کا زیادہ اختیار ہے وارثون سے **کہا**
مالک نے جو شخص قاتل کو قتل عمد معاف کردے تو قاتل پر دیت لازم نہوگی مگر جب قصاص عفو کرکے دیت ٹہیرالیوے
کہا مالک نے اگر قاتل کو مقتول معاف کردے تب بہی قاتل کو سو کوڑے لگاوینگے اور ایک سال تک قید کرینگے
کہا مالک نے جب کوئی شخص عمداً مارا گیا اور گواہون سے قتل ثابت ہوا اور مقتول کی بیٹی اور بیٹیان ہین بیٹون
نے تو معاف کردیا اور بیٹیون نے معاف نہ کیا تو بیٹیون کے معاف نہ کرنے سے کچہ خلل واقع نہ ہوگا بلکہ خون معاف ہوجاویگا
کیونکہ بیٹون کے ہوتے ہوئے انکو اختیار نہین ہے **اَلْقِصَاصُ فِي الْجِرَاحِ** زخمون مین قصاص کا بیان **کہا**
مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اتفاقی ہے جو شخص کسی کا ہاتہ یا پاؤن توڑ ڈالے تو اُس سے قصاص لیا جاویگا دیت لازم نہ
آویگی **کہا** مالک نے زخم کا قصاص نہین لیا جاویگا جب تک وہ شخص اچہا نہ ہولے جب وہ اچہا ہوجاویگا تو قصاص لیوینگے
اب اگر جارح کا بہی زخم اچہا ہوکر مجروح کے مثل ہوگیا تو بہتر نہین تو اگر جارح کا زخم بڑہ گیا اور جارح اُسکی وجہ سے مرگیا
تو مجروح پر کچہ نہ آویگا اگر جارح کا زخم بالکل اچہا ہوگیا اور مجروح کا ہاتہ شل ہوگیا یا اور کوئی نقص رہگیا تو پہر دوبارہ
جارح سے قصاص نہ لیا جاویگا لیکن بقدر نقصان کے دیت اُس سے وصول کیجاویگی **کہا** مالک نے اگر کسی شخص نے اپنی عورت
کی آنکہہ پہوڑ دی یا اُسکا ہاتہ توڑ ڈالا یا اُسکی انگلی کاٹ ڈالی قصداً تو اُس سے قصاص لیا جاویگا البتہ اگر اپنی عورت
کو تنبیہاً رسی یا کوڑے سے مارے اور بلا قصد کسی مقام پر لگ کر زخم ہوجاوے یا نقصان ہو تو دیت لازم آویگی قصاص
نہوگا **عَنْ** مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ اَبَا بَكْرِ بْنَ حَزْمٍ اَقَادَ مِنْ كَسْرِ الْفَخِذِ **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا کہ ابابکر
بن حزم نے قصاص لیا ران توڑنے کا **دِيَةُ السَّآئِبَةِ وَجِنَايَتِهٖ** سائبہ کی جنایت کا بیان **ف**
سائبہ اُس غلام کو کہتے ہین جسے مولی آزاد کرتے وقت یہ شرط کردیوے کہ مین تیرا وارث نہونگا ایسا غلام اگر کوئی جنایت
کرے تو مولی اُسکی دیت بہی نہ دیگا **عَنْ** سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ سَآئِبَةً اَعْتَقَهٗ بَعْضُ الْحُجَّاجِ فَقَتَلَ ابْنَ رَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ
عَآئِذٍ فَجَآءَ الْعَآئِذِيُّ اَبُو الْمَقْتُوْلِ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَطْلُبُ دِيَةَ ابْنِهٖ فَقَالَ عُمَرُ لَا دِيَةَ لَهٗ فَقَالَ الْعَآئِذِيُّ

ف: قتل عمد مین عفو کرنیکا بیان

ف: زخمون مین قصاص کا بیان

ف: سائبہ کی جنایت کا بیان

زرارۃ انہ بلغہ ان حفصۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قتلت جاریۃ لہا سحرتہا وقد کانت دبرتہا فامرت بہا فقتلت **ترجمہ** حضرت ام المومنین حفصہ نے ایک لونڈی کو قتل کیا جس نے انپر جادو کیا تھا اور پہلے آپ اسکو مدبر کر چکی تہین پہر حکم کیا اسکے قتل کا تو قتل کی گئی **کہا** مالک نے جو شخص جادو جانتا ہے اور اسکو کام مین لاتا ہے اسکا قتل کرنا مناسب ہے **مَا یَجِبُ فِی الْعَمْدِ** قتل عمد کا بیان **ف** اکثر علما کے نزدیک قتل عمد یہ ہے کہ قصداً کسیکو مار ڈالے خواہ لکڑی سے مارے یا پتھر سے یا تیر سے یا تلوار سے مگر ابو حنیفہ کے نزدیک قتل عمد مین یہ بھی شرط ہے کہ ہتہیار سے مارے یا لوہے کی چیز سے جو دہاردار ہو ورنہ تو کدار ہو **عَنْ** عُمَرَ بْنِ حُسَیْنٍ مولی عائشۃ بنت قدامۃ ان عبد الملک بن مروان اقاد ولی رجل من رجل قتلہ بعصا فقتلہ ولیہ بعصا **ترجمہ** ایک شخص نے دوسرے کو لکڑی سے مار ڈالا

قتل عمد کا بیان

عبد الملک بن مروان نے قاتل کو ولی مقتول کے حوالے کیا اس نے بھی اسکو لکڑی سے مار ڈالا **کہا** مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اتفاقی ہے اگر کوئی شخص کسیکو لکڑی یا پتھر سے قصداً مارے اور وہ ہلاک ہو جاوے تو قصاص لیا جاویگا **کہا** مالک نے ہمارے نزدیک قتل عمد یہی ہے ایک آدمی دوسرے آدمی کو قصداً مارے یہانتک کہ اسکا دم نکل جاوے اور یہ بھی قتل عمد ہے ایک شخص سے دشمنی ہو اوسکو ایک ضرب لگا کر چلا آوے اسوقت وہ زندہ ہو بعد اسکے اسی ضرب سے مرجاوے اسمین قسامت واجب ہوگی **کہا** مالک نے قتل عمد مین ایک شخص آزاد کے عوض مین کئی شخص آزاد مارے جاوینگے جب سب قتل مین شریک ہون اسیطرح عورتون اور غلامون مین بھی حکم ہوگا **اَلْقِصَاصُ فِی الْقَتْلِ** قصاص کا بیان **عَنْ** مَالِکٍ انہ بلغہ ان مروان بن الحکم کتب الی معاویۃ بن ابی سفیان یذکر انہ اتی بسکران قد قتل رجلا فکتب الیہ معاویۃ ان اقتلہ **ترجمہ** امام مالک کو پہنچا کہ

قصاص کا بیان

مروان بن حکم نے معاویہ بن ابی سفیان کو لکہا ایک شخص نے نشے کی حالت مین ایک شخصکو مار ڈالا معاویہ نے جواب مین لکہا تو بھی اسکو مار ڈال **کہا** مالک نے مینے اس آیت کی تفسیر بہت اچھی سنی فرمایا اللہ تعالیٰ نے قتل کرو آزاد کو بدلے مین آزاد کے اور غلام کو بدلے مین غلام کے اور عورت کو بدلے مین عورت کے تو قصاص عورتون مین آپس مین لیا جاویگا جیسا مردون مین لیا جاتا ہے اور مرد اور عورت مین بھی لیا جاویگا کیونکہ اللہ جل جلالہ فرماتا ہے النفس بالنفس یعنی نفس کے بدلے نفس کے قتل کیا جاویگا تو عورت مرد کے بدلے مین قتل کیجاوے گی اور مرد عورت کے بدلے مین مارا جاویگا اسیطرح ایک دوسرے کو اگر زخمی کرے گا تب بھی قصاص لیا جاوے گا **کہا** مالک نے اگر ایک شخص ایک شخصکو پکڑ لے اور دوسرا اسکو آنکر مار ڈالے اور معلوم ہو کہ اسنے اسکو مار ڈالنے ہی کیواسطے پکڑا تھا تو دونو شخص اسکے بدلے مین قتل کیے جاوینگے اگر اسنے اس نیت سے نہین پکڑا تھا بلکہ اسکو یہ خیال تھا کہ دوسرا شخص یونہی سے مارے گا تو پکڑنے والا قتل نہ کیا جاوے گا لیکن اسکو سخت سزا ہوگی اور بعد سزا کے ایک برس تک قید کیا جاویگا **کہا** مالک نے زید نے عمرو کو قتل کیا یا اسکی آنکھہ پہوڑ ڈالی قصداً اب قبل اسکے کہ زید سے قصاص لیا جاوے

اوسکو بکر نے مار ڈالا یا زید کی آنکھ پھوڑ ڈالی تو اُسپر دیت یا قصاص واجب ہوگا کیونکہ عمر کا حق زید کی جان مین تھا یا اُسکی آنکھ مین اب زید ہی نرہا یا وہ آنکھ ہی نرہی اسکی نظیر یہ ہے زید عمرو کو عمداً مار ڈالے پھر زید بھی مرجاوے تو عمرو کے وارثون کو اب کچھ نہ ملے گا کیونکہ قصاص قاتل پر ہوتا ہے جب وہ خود مرگیا تو نہ قصاص ہے نہ دیت **کہا** مالک نے آزاد اور غلام مین قصاص نہین ہے زخمون مین لیکن اگر غلام آزاد کو مار ڈالیگا تو غلام مارا جاوے گا اور جو آزاد غلام کو مار ڈالیگا تو آزاد نہ مارا جاویگا یہ مینے بہت اچھا سنا

اَلْعَفْوُ فِي قَتْلِ الْعَمْدِ قتل عمد مین عفو کرنیکا بیان

ف عفو قتل عمد مین عفو کرنیکا بیان

عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ اَدْرَكَ مَنْ يَّرْضٰى مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ فِي الرَّجُلِ اِذَا اَوْصٰى اَنْ يُّعْفٰى عَنْ قَاتِلِهٖ اِذَا قُتِلَ عَمْدًا اِنَّ ذٰلِكَ جَائِزٌ لَّهٗ وَاِنَّهٗ اَوْلٰى بِدَمِهٖ مِنْ غَيْرِهٖ مِنْ اَوْلِيَآئِهٖ مِنْ بَعْدِهٖ **ترجمہ** امام مالک نے کئی اچھے عالمون سے سنا کہتے تھے جب مقتول مرتے وقت اپنے قاتل کو معاف کر دے تو درست ہے قتل عمد مین اور اُسکو اپنے خون کا زیادہ اختیار ہے وارثون سے **کہا** مالک نے جو شخص قاتل کو قتل عمد معاف کر دے تو قاتل پر دیت لازم نہوگی مگر جب قصاص عفو کر کے دیت ٹہیرالیوے **کہا** مالک نے اگر قاتل کو مقتول معاف کر دے تب بھی قاتل کو سو کوڑے لگاوینگے اور ایک سال تک قید کرینگے **کہا** مالک نے جب کوئی شخص عمداً مارا گیا اور گواہون سے قتل ثابت ہوا اور مقتول کی بیٹی اور بیٹیان ہین بیٹون نے تو معاف کر دیا اور بہنون نے معاف نہ کیا تو بیٹیون کے معاف نہ کرنے سے کچھ خلل واقع نہ ہوگا بلکہ خون معاف ہوجاویگا کیونکہ بیٹون کے ہوتے ہوئے اُنکو اختیار نہین ہے

اَلْقِصَاصُ فِي الْجِرَاحِ زخمون مین قصاص کا بیان

ف زخمون مین قصاص کا بیان

کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اتفاقی ہے جو شخص کسی کا ہاتھ یا پاؤن توڑ ڈالے تو اُس سے قصاص لیا جاویگا دیت لازم نہ آویگی **کہا** مالک نے زخم کا قصاص نہین لیا جاویگا جب تک وہ شخص اچھا نہ ہولے جب وہ اچھا ہوجاویگا تو قصاص لینگے اب اگر جارح کا بھی زخم اچھا ہوا اور مجروح کے مثل ہوگیا تو بہتر نہین تو اگر جارح کا زخم بڑہ گیا اور جارح اُسکی وجہ سے مرگیا تو مجروح پر کچھ تاوان نہوگا اگر جارح کا زخم بالکل اچھا ہوگیا اور مجروح کا ہاتھ شل ہوگیا یا اور کوئی نقص رہگیا تو پھر دوبارہ جارح سے قصاص نہ لیا جاویگا لیکن بقدر نقصان کے دیت اُس سے وصول کیجاویگی **کہا** مالک نے اگر کسی شخص نے اپنی عورت کی آنکھ پھوڑ دی یا اُسکا ہاتھ توڑ ڈالا یا اُسکی انگلی کاٹ ڈالی قصداً تو اُس سے قصاص لیا جاویگا البتہ اگر اپنی عورت کو تنبیہاً رسی یا کوڑے سے مارے اور بلا قصد کسی مقام پر لگ کر زخم ہوجاوے یا نقصان ہو تو دیت لازم آویگی قصاص نہوگا

ف

عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ اَبَا بَكْرِ بْنَ حَزْمٍ اَقَادَ مِنْ كَسْرِ الْفَخِذِ **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا کہ ابا بکر بن حزم نے قصاص لیا ران توڑنے کا

دِيَةُ السَّآئِبَةِ وَجِنَايَتِهٖ سائبہ کی جنایت کا بیان

ف سائبہ کی جنایت کا بیان

سائبہ اُس غلام کو کہتے ہین جسکا مولی آزاد کرتے وقت یہ شرط کر دیوے کہ مین تیرا وارث نہونگا ایسا غلام اگر کوئی جنایت کرے تو مولی اُسکی دیت بھی نہ دیگا **عَنْ** سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ سَآئِبَةً اَعْتَقَهٗ بَعْضُ الْحَاجِّ فَقَتَلَ ابْنَ رَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ عَآئِذٍ فَجَآءَ الْعَآئِذِيُّ اَبُو الْمَقْتُوْلِ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَطْلُبُ دِيَةَ ابْنِهٖ فَقَالَ عُمَرُ لَا دِيَةَ لَهٗ فَقَالَ الْعَآئِذِيُّ

نہ تہی ہمنے دیکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو یہود پچاس قسمین کہا کر بری ہوجاوین گے
اُنہون نے کہا یا رسول اللہ وہ کافر ہین اُن کی قسمین ہم کیونکر قبول کرین گے بشیر بن یسار نے کہا کہ پہر
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے پاس سے دیت ادا کی **کہا** مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اتفاقی ہے
اور مینے بہت اچہے عالمون سے سُنا ہے اور اسپر اتفاق کیا ہے اگلے اور پچہلے علما نے کہ قسامت مین پہلے مدعیون
سے قسم لیجاوے گی وہ قسم کہاوین (اگر وہ قسم نہ کہاوین تو مدعی علیہم سے قسم لی جاوے گی اگر وہ قسم کہالین تو
بری ہوجاوین گے) اور قسامت دو امرون مین ایک امر سے لازم ہوتی ہے یا تو مقتول خود کہے مجہکو فلانے نے مارا
ہے (اور گواہ نہون) یا مقتول کے وارث کسیپر ایسا اشتباہ ظاہر کرین اور گواہی کامل نہ ہو توانہی دو
وجہون سے قسامت لازم ہوگی **کہا** مالک نے اس سنت مین کچہ اختلاف نہین ہے کہ پہلی قسم اُن لوگون سے
لی جاوے گی جو خون کے مدعی ہون خواہ قتل عمد ہو یا قتل خطا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
بنی حارث سے جن کا عزیز خیبر مین مارا گیا تہا پہلے قسم کہانے کو فرمایا تہا **کہا** مالک نے اگر مدعی قسم کہالین تو انکو
خون کا استحقاق ہوگا وہ جس شخص پر قسم کہاوین اُسکو قتل کرسکتے ہین مگر ایک ہی شخص کو نہ دو شخصون کو
یا زیادہ کو تو پہلے خون کے مدعیون سے پچاس قسمین لی جاوین گی جب وہ پچاس آدمی ہون تو ہر ایک سے ایک ایک
قسم لیجاویگی اور جو پچاس سے کم ہون یا بعض اُن مین سے قسم کہانے سے انکار کرین تو مکرر سہ کرر قسمین لیکر پچاس
قسمین پوری کرین گے مگر جب مقتول کے وارثون مین جن کو عفو کا اختیار ہے کوئی قسم کہانے سے انکار کریگا
تو پہر قصاص لازم نہ ہوگا بلکہ جب ان لوگون مین جنکو عفو کا اختیار نہین کوئی قسم کہانے سے انکار کرے
تو باقی لوگون سے قسم لین گے اور جنکو عفو کا اختیار ہے اُن مین سے اگر کوئی ایک بہی قسم کہانے سے انکار
کرے تو باقی وارثون کو بہی قسم نہ دین گے بلکہ اس صورت مین مدعی علیہم کو قسم دین گے اُن مین سے پچاس آدمیون
کو پچاس قسمین دین گے اگر پچاس سے کم ہون تو مکرر سہ کرر پچاس پوری کرین گے اگر مدعی علیہ ایک ہی ہو تو اسی
سے پچاس قسمین لیوین گے جب وہ پچاس قسمین کہالیگا بری ہوجاویگا **کہا** مالک نے خون مین پچاس قسمین لیجاتی ہین
اور اور دعوون مین ایک قسم اسواسطے کہ خون آدمی کسی کے سامنے نہین کرتا بلکہ تنہائی مین کرتا ہے تو اگر
قسامت مین بہی مثل اور دعوون کے صرف گواہی سے کام چلتا تو بہت سے خون بیکار جاتے اور لوگون کی
جرأت خون کرنے پر زیادہ ہوجاتی جب انکو حکم کا حال معلوم ہوجاتا لیکن قسامت پہلے مقتول کے وارثون کیطرف
رکہی گئی تاکہ لوگ خون سے بازرہین اور ڈرین کہ صرف مقتول کا قول کافی ہے اس باب مین **کہا** مالک نے
اگر ایک قوم کی قوم کو جس مین بہت آدمی ہون خون کی تہمت لگی اور مقتول کے وارث اُن سے قسم لینا چاہین
تو ہر شخص اُنمین سے پچاس پچاس قسمین کہاویگا یہ نہوگا کہ پچاس قسمین سب پر تقسیم ہوجاوین یہ مین نے اچہا

سنا کہا مالک نے قسامت مقتول کی عصبون کیطرف ہوگی جو خون کے مالک ہین انہی کو قسم دیجاتی ہے اور انہی
کی قسم کہانے سے قصاص لیا جاتا ہے **ف** مگر ابو حنیفہ کے نزدیک قسامت سے قصاص ثابت نہ ہوگا البتہ دیت
لازم آوے گی **مَنْ يَجُوزُ قَسَامَتُهُ فِي الْعَمْدِ مِنْ وُلَاةِ الدَّمِ** خون کے وارثون
مین سے کن کن لوگون سے قسم لینا چاہیے **کہا مالک نے** ہمارے نزدیک اسمین کچھ اختلاف نہین ہے کہ قسامت مین
عورتون سے قسم نہ لیجاوے گی اور جو مقتول کی وارث صرف عورتین ہون تو انکو قتل عمد مین نہ قسامت کا اختیار
ہوگا نہ عفو کا **کہا مالک نے** ایک شخص مارا گیا عمداً اسکے عصبہ یا موالی نے کہا ہم قسم کہا کر قصاص لینگے تو
ہو سکتا ہے اگرچہ عورتین معاف کر دین تو ان سے کچھ نہ ہوگا بلکہ عصبے یا موالی ان سے زیادہ مستحق ہین خون کے
کیونکہ وہی حلف کرینگے **کہا مالک نے** البتہ اگر عصبات یا موالی نے خون معاف کر دیا بعد حلف کر لینے کے اور خون کے
مستحق ہو جانے کے اور عورتون نے عفو سے انکار کیا تو عورتون کو قصاص لینے کا استحقاق ہوگا **کہا مالک نے** قتل
عمد مین کم سے کم دو مدعیون سے قسم لینا ضرور ہے انہی سے پچاس قسمین لیکر قصاص کا حکم کر دین گے جیسے
قصاص دو گواہون سے کم مین ثابت نہین ہوتا ویسے ہی قسامت مین دو مدعی یا زیادہ جب تک
قسمین نہ کہا دین گے قصاص کا حکم نہ ہوگا (زرقانی) **کہا مالک نے** اگر کئی آدمی ملکر ایک آدمی کو مار ڈالین
اسطرح کہ وہ سب کی ضربون سے اسیوقت مرے تو سب قصاصاً قتل کیے جاوین گے اور جو بعد کئی دن کے مرے
تو قسامت واجب ہوگی اسصورت مین قسامت کی وجہ سے صرف ایک شخص ان لوگون مین سے قتل کیا جاویگا
کیونکہ ہمیشہ قسامت سے ایک ہی شخص مارا جاتا ہے **ف** تو ایک کو جسپر مدعی قسم کہالین قتل کرین گے اور باقی
لوگ سو سو کوڑے مارے جاوین گے اور ایک برس قید کیے جاوین گے **الْقَسَامَةُ فِي الْخَطَاءِ**
قتل خطا مین قسامت کا بیان **کہا مالک نے** قتل خطا مین بھی پہلی قسم خون کے مدعیون پر ہوگی وہ پچاس قسمین
کہا دین گے اپنے حصے کے موافق ترکے مین سے **ف** مثلاً ایک بیٹا اور تین بیٹیان ہین تو بیس قسمین بیٹا
کہاویگا اور دس دس قسمین ہر ایک بیٹی کہاوے گی **ف** اگر قسمون مین کسر پڑے تو جس وارث پر کسر کا
زیادہ حصہ آوے وہ پوری قسم اسکے حصے مین رکھی جاویگی **ف** مثلاً مقتول کا ایک باپ ہے ایک ماں
تو ماں کے حصے مین ترکے کے حساب سے سولہ[16] اور دو ثلث قسم کے آتے ہین تو سترہ قسمین ماں پر ڈالی جاوین
گی اور تینتیس[33] باپ پر **کہا مالک نے** اگر مقتول کے وارث صرف عورتین ہون تو وہی حلف کر کے دیت
لین گی اور اگر مقتول کا وارث ایک ہی مرد ہو تو اسی کو پچاس[50] قسمین دینی ہونگے اور وہ پچاس[50] قسمین کہا کر
دیت لے لیگا یہ حکم قتل خطا مین ہے نہ قتل عمد مین **ف** کیونکہ قتل عمد مین جب دو عصبون سے وارث کم
ہون تو قسمین نہین لی جاتین نہ عورتون سے حلف لی جاتی ہے **الْمِيرَاثُ فِي الْقَسَامَةِ**

ف: خون کے وارثون مین سے کن لوگون سے قسم لی جاوے

ف: قتل خطا مین قسامت کا بیان

قسامت مین میراث کا بیان کہا مالک نے جب خون کے وارث دیت کو قبول کرلین تو اسکی تقسیم موافق کتاب اللہ کے ہوگی دیت کو وارث مقتول کی بیٹیان اور بہنین اور جتنی عورتین ترکہ پاتی ہین ہونگی اگر عورتون کے حصے ادا کر کے کچھ بچ رہے تو جو عصبہ قریب ہوگا وہ مابقی کا وارث ہوگا **ف** جیسے مقتول کی دو بیٹیان اور ایک بہائی اور ایک چچا کا بیٹا ہے تو دو بیٹیون کو دو ثلث دیگر ایک ثلث کا وارث بہائی ہوگا کہا مالک نے اگر مقتول کے بعض ورثہ غائب ہون اور بعض حاضر جو حاضر ہون وہ یہ چاہین کہ اپنے حصہ کی قسمین کہا کر دیت کا حصہ وصول کرلین یہ نہین ہوسکتا جب تک پوری قسمین نہ کہاوین اگر پوری پچاس قسمین کہالین تو دیت مین سے اپنا حصہ لے سکتے ہین کیونکہ خون ثابت نہین ہوتا بغیر پچاس قسمون کے اور جب تک خون ثابت نہ ہو دیت لازم نہین آتی اب جو ورثہ غائب تہے اُن مین سے اگر کوئی آوے تو وہ اپنے حصے کے موافق قسمین کہا کر دیت مین سے اپنا حصہ لیوے یہانتک کہ سب وارثون کا حق پورا ہوجاوے - اگر اخیافی بہائی آوے تو پچاس قسمون کا چہٹا حصہ جو ہوا اُتنی ہی قسمین کہاوے اور اپنا حصہ لے اگر نکول کرے گا تو اُسکا حصہ باطل ہوگا -
اگر بعض ورثہ غائب ہون نابالغ تو جو حاضر ہین اُنسے پچاس قسمین لیجاوینگی اور جو غائب ہے وہ جب آویگا اُس سے بہی اُسکے حصے کے موافق قسمین لیجاوین گی اور جب یہ نابالغ بالغ ہوجاوے وہ بہی اپنے حصے کے موافق قسم کہاوے یہ مینے اچہا سنا **اَلْقَسَامَةُ فِى الْعَبْدِ** غلام مین قسامت کا بیان کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ جب غلام قصدًا یا خطأً مارا جاوے پہر اُسکا مولی ایک گواہ لیکر آوے تو وہ اپنے گواہ کے ساتہ ایک قسم کہاوے بعد اُسکے اپنے غلام کی قیمت لے لیوے غلام مین قسامت نہین ہے نہ عمد مین نہ خطا مین اور مینے کسی اہل علم سے نہین سُنا کہا مالک نے اگر غلام عمدًا یا خطأً مارا گیا تو اُسکے مولی پر نہ قسامت ہے نہ قسم ہے اور مولی کو قیمت کا اُسوقت استحقاق ہوگا جب دو گواہ عادل لادے دو یا ایک لادے اور ایک قسم کہاوے مین نے یہ اچہا سُنا **کِتَابُ الْحُدُوْدِ** کتاب حدون کے بیان مین **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَا جَاءَ فِى الرَّجْمِ** رجم (سنگسار) کرنیکے بیان مین **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ جَاءَتِ الْيَهُوْدُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوْا لَهُ اَنَّ رَجُلًا مِنْهُمْ وَامْرَاَةً زَنَيَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَجِدُوْنَ فِى التَّوْرٰىةِ فِى شَاْنِ الرَّجْمِ فَقَالُوْا نَفْضَحُهُمْ وَيُجْلَدُوْنَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ كَذَبْتُمْ اِنَّ فِيْهَا الرَّجْمَ فَاَتَوْا بِالتَّوْرٰىةِ فَتَلَوْهَا فَنَشَرُوْهَا ثُمَّ وَضَعَ اَحَدُهُمْ يَدَهُ عَلٰى اٰيَةِ الرَّجْمِ فَقَرَاَ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ اِرْفَعْ يَدَكَ فَرَفَعَ يَدَهُ فَاِذَا فِيْهَا اٰيَةُ الرَّجْمِ فَقَالُوْا صَدَقَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ فِيْهَا اٰيَةَ الرَّجْمِ فَاَمَرَ بِهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَرَاَيْتُ الرَّجُلَ يَحْنِىْ عَلَى الْمَرْاَةِ يَقِيْهَا الْحِجَارَةَ ترجمہ عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور بیان کیا کہ ہم مین سے ایک مرد اور عورت نے زنا کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(۰) غلام مین قسامت کا بیان

(۰) کتاب حدود رجم کے بیان مین

نے فرمایا توریت مین کیا حکم ہے رجم کا یہودیون نے کہا ہم مین جو کوئی زنا کرے اُسکو ہم رسوا کرتے ہین اور کوڑے مارتے
ہین عبد اللہ بن سلام رضؓ نے کہا تم جھوٹ بولتے ہو توریت مین رجم ہے لاؤ تم توریت کو پڑہو اُسکو انہون نے توریت کو کہولا
اور ایک شخص نے اُنمین سے اپنا ہاتہہ رجم کی آیت پر رکھہ لیا اور اُسکے اول اور آخر کی آیتین پڑہین عبد اللہ بن سلام نے
اُس سے کہا اپنا ہاتہہ اُٹہا اُسنے جو ہاتہہ اٹہایا تو رجم کی آیت نکلی جب سب یہودی کہنے لگے سچ کہا عبد اللہ بن سلام
نے آیت رجم کی موجود ہے پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم کیا رجم کا تو وہ مرد اور عورت رجم کیے گئے عبد اللہ
بن عمر رضؓ نے کہا مین نے مرد کو دیکہا عورت کی طرف جہکتا تہا اسکے بچانیکو پتہرون سے (یعنی آپ عورت کے اوپر آجاتا تہا
تاکہ پتہر اپنے اوپر پڑین اور عورت پر نہ پڑین **عَنْ** سُعَيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَسْلَمَ جَاءَ اِلَى اَبِي بَكْرِ الصِّدِّيْقِ
فَقَالَ لَهُ اِنَّ الْاٰخِرَ زَنَا فَقَالَ لَهُ اَبُوْبَكْرٍ هَلْ ذَكَرْتَ هٰذَا لِاَحَدٍ غَيْرِيْ فَقَالَ لَا فَقَالَ لَهُ اَبُوْبَكْرٍ فَتُبْ اِلَى اللّٰهِ وَ
اَسْتَتِرْ بِسِتْرِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ فَلَمْ تُقَرِّرْهُ نَفْسُهٗ حَتّٰى اَتٰى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ لَهٗ مِثْلَ مَا قَالَ
لِاَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ مِثْلَ مَا قَالَ لَهٗ اَبُوْبَكْرٍ قَالَ لَمْ تُقَرِّرْهُ نَفْسُهٗ حَتّٰى جَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ لَهٗ اِنَّ الْاٰخِرَ زَنٰى قَالَ سَعِيْدٌ فَاَعْرَضَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذٰلِكَ يُعْرِضُ
عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا اَكْثَرَ عَلَيْهِ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَهْلِهٖ فَقَالَ هَلْ يَشْتَكِيْ
اَمْ بِهٖ جِنَّةٌ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ اِنَّهٗ لَصَحِيْحٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبِكْرٌ اَمْ ثَيِّبٌ فَقَالُوْا بَلْ ثَيِّبٌ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَ **ترجمہ** سعید بن المسیب سے روایت ہے ایک شخص اسلم کے قبیلے کا (جسکا
نام ماعز بن مالک تہا) ابوبکر صدیق رضؓ پاس آیا اور کہا اس نالائق نے زنا کیا (اپنے تئین کہا) ابوبکر نے کہا تو نے یہ امر اور
کسی سے بہی بیان نہین کیا وہ بولا نہین ابوبکر نے کہا تو توبہ کر اللہ سے اور چہپا رہ اللہ کے پردے مین (یعنے کسی سے
بیان نہ کر) کیونکہ اللہ جل جلالہ توبہ قبول کرتا ہے اپنے بندون کی اُسکو تسکین نہ ہوئی وہ حضرت عمر پاس آیا حضرت
عمر سے بہی ایسا ہی کہا جیسا ابوبکر رضؓ سے کہا تہا حضرت عمر رضؓ نے بہی وہی جواب دیا اُسکو تسکین نہوئی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس آیا اور کہا اس نالائق نے زنا کیا تین بار اُس نے کہا اور تینون بار رسول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے اُسکی طرف سے مونہہ پہیر لیا جب بہت اُس نے کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگون سے
فرمایا کیا یہ بیمار ہو گیا ہے یا اسکو جنون ہے لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ تندرست ہے آپنے فرمایا اس کا
نکاح ہوا ہے یا نہین لوگون نے کہا ہوا ہے تو آپ نے حکم کیا اُسکو سنگسار کرنیکا وہ سنگسار کر دیا گیا **عَنْ**
سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ مِنْ اَسْلَمَ يُقَالُ لَهٗ
هَزَّالٌ يَا هَزَّالُ لَوْ سَتَرْتَهٗ بِرِدَائِكَ لَكَانَ خَيْرًا لَكَ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ فَحَدَّثْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ
فِيْ مَجْلِسٍ فِيْهِ يَزِيْدُ بْنُ نُعَيْمِ بْنِ هَزَّالٍ الْاَسْلَمِيُّ فَقَالَ يَزِيْدُ هَزَّالٌ جَدِّيْ وَهٰذَا الْحَدِيْثُ حَقٌّ

لہ زنیٰ
واستیسر
عن نفسہ

ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا ایک شخص کو جو اسلم کے قبیلے سے تھا اور اُسکا
نام ہزال تھا اے ہزال اگر تو اس خبر کو (یعنے ماعز کے زنا کی خبر کو) چھپا لیتا تو تیرے واسطے بہتر ہوتا یحییٰ بن سعید نے کہا
مینے اسحدیث کو ایک مجلس میں بیان کیا جس میں یزید بن نعیم بن ہزال اسلمی بیٹھے تھے تو یزید نے کہا ہزال میرے دادا
تھے اور یہ حدیث سچ ہے **عن** ابن شہاب اَنَّ رَجُلًا اعْتَرَفَ عَلٰی نَفْسِہٖ بِالزِّنَا عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدَ عَلٰی نَفْسِہٖ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَاَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَمِنْ
اَجْلِ ذٰلِكَ يُؤْخَذُ الرَّجُلُ بِاعْتِرَافِهٖ عَلٰی نَفْسِہٖ **ترجمہ** ابن شہاب کہتے تھے ایک شخص نے اقرار کیا زنا کا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اور چار بار اقرار کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو رجم کا حکم کیا وہ رجم کیا گیا ابن شہاب
نے کہا اسیوجہ سے آدمی اپنے اوپر جو اقرار کرے اُسکا مواخذہ ہوتا ہے **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ اَنَّ امْرَاَةً
جَاءَتْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا زَنَتْ وَهِيَ حَامِلٌ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبِيْ حَتّٰی تَضَعِيْ فَلَمَّا وَضَعَتْ جَاءَتْهُ فَقَالَ اذْهَبِيْ حَتّٰی تُرْضِعِيْهِ فَلَمَّا اَرْضَعَتْهُ جَاءَتْهُ فَقَالَ
اذْهَبِيْ فَاسْتَوْدِعِيْهِ قَالَ فَاسْتَوْدَعَتْهُ ثُمَّ جَاءَتْهُ فَاَمَرَ بِهَا فَرُجِمَتْ **ترجمہ** عبداللہ بن ابی ملیکہ سے روایت ہے
کہ ایک عورت (غامدیہ) آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا مینے زنا کیا اور وہ حاملہ تھی آپنے فرمایا جا جب جنیو تو
آنا جب وہ جنی پھر آئی آپنے فرمایا جا جب دودھ چھڑا لے تب آنا پھر جب وہ دودھ پلا چکی تو آئی آپنے فرمایا جا لڑکے کو
کسی کے سپرد کر دے (حفاظت اور پرورش کیواسطے) وہ سپرد کر کے پھر آئی تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا وہ
رجم کی گئی **ف** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ایک مرد نے اور ایک عورت نے مسلمانوں میں سے زنا
کا اقرار کیا اور دونو رجم کیے گئے مرد کا نام ماعز اسلمی تھا اور یہ عورت بطن غامد سے تھی اسکا نام معلوم نہیں ہوا
مگر دونو ایسے مضبوط اور خدا ترس تھے کہ دنیا کے عذاب کو گوارا کیا اور آخرت کے عذاب سے بچے اللہ جل جلالہ نے انکی
توبہ قبول کی چنانچہ مسلم کی روایت میں ہے کہ آپنے ماعز کے حق میں فرمایا اُس نے ایسی توبہ کی کہ اگر ایک امت کو بانٹ
دیجاوے تو سب کو کافی ہو اور عورت کے حق میں بھی ایسا ہی فرمایا اور آپنے ان دونو کے جنازے پر نماز پڑھی اللہ راضی
ہو انسے اور انکی طفیل سے ہمیں بھی بخشے **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ اَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا اِلٰی رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحَدُهُمَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَقَالَ الْاٰخَرُ وَهُوَ اَفْقَهُهُمَا اَجَلْ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَائْذَنْ لِيْ اَنْ اَتَكَلَّمَ قَالَ تَكَلَّمْ فَقَالَ اِنَّ ابْنِيْ كَانَ عَسِيْفًا عَلٰی هٰذَا فَزَنٰی بِامْرَاَتِهٖ
فَاَخْبَرُوْنِيْ اَنَّ عَلَی ابْنِيَ الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَبِجَارِيَةٍ لِيْ ثُمَّ اِنِّيْ سَاَلْتُ اَهْلَ الْعِلْمِ فَاَخْبَرُوْنِيْ
اَنَّ عَلَی ابْنِيْ جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبَ عَامٍ وَاِنَّمَا الرَّجْمُ عَلَی امْرَاَتِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَمَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَاَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ اَمَّا غَنَمُكَ وَجَارِيَتُكَ فَرَدٌّ عَلَيْكَ وَجَلَدَ ابْنَهٗ مِائَةً

وَغَرِّبَهُ عَامًا وَاَمَرَ اُنَيْسَ الْاَسْلَمِيَّ اَنْ يَّاتِيَ اِمْرَاَةَ الْاٰخَرِ فَاِنِ اعْتَرَفَتْ رَجَمَهَا قَالَ فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا **ترجمہ** ابوہریرہ
اور زید بن خالد جہنی سے روایت ہی کہ دو شخصون نے جھگڑا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس ایک بولا یا
رسول اللہ آپ فیصلہ کیجیے ہمارا موافق کتاب اللہ کے اور دوسرا شخص جو زیادہ سمجھدار تھا وہ بولا ہان یا
رسول اللہ فیصلہ کیجیے موافق کتاب اللہ کے اور اجازت دیجیے مجھے بات کرنے کی آپنے فرمایا اچھا بولو اُسنے
کہا میرا بیٹا اس شخص کے ہان نوکر تہا اُس نے اسکی بی بی سے زنا کیا لوگون نے مجھہ سے کہا تیرے بیٹے پر رجم ہے
مین نے سو بکریان اسکی طرف سے فدیہ دین اور ایک لونڈی دی پہر مینے اہل علم سے پوچھا اُنھون نے کہا تیرے
بیٹے پر سو کوڑے ہین اور ایک برس تک جلاوطنی اور رجم اُسکی عورت پر ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا مین تم دونو کا فیصلہ اللہ کی کتاب کے موافق کرتا ہون تیری بکریان اور لونڈی تیرا مال ہے
اُس کو لے اور اُسکے بیٹے کو سو کوڑے مارنے کا حکم کیا اور ایک برس تک جلاوطن کیا اور حکم کیا اُنیس
اسلمی کو کہ دوسرے شخص کی بی بی پاس جا اُس سے پوچھ اگر وہ زنا کا اقرار کرے تو اُسے رجم کر اُس نے زنا کا
اقرار کیا وہ رجم کی گئی **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَيْتَ لَوْ اَنِّيْ وَجَدْتُ
مَعَ امْرَاَتِيْ رَجُلًا اُمْهِلُهُ حَتّٰى اٰتِيَ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ **ترجمہ** ابوہریرہ
سے روایت ہی سعد بن عبادہ رضنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا اگر مین اپنی عورت کے ساتھ کسی مرد کو
پاؤن تو کیا مین اسکو مہلت دون چار گواہ جمع کرنے تک آپنے فرمایا ہان **ف** سعد نے کہا قسم خدا کی جس نے
آپ کو بھیجا مین تو اُسیوقت تلوار سے اسکو قتل کر دون آپنے انصار سے فرمایا دیکھو تمہارے سردار کیا کہتے ہین وہ
اپنے کو بڑا غیرت مند سمجھتے ہین مین اُن سے زیادہ غیرت رکھتا ہون اور اللہ مجھہ سے بھی زیادہ غیرت رکھتا ہے
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ الرَّجْمُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ حَقٌّ عَلٰى مَنْ زَنٰى مِنَ الرِّجَالِ
وَالنِّسَاءِ اِذَا اَحْصَنَ اِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ اَوْ كَانَ الْحَبَلُ اَوِ الْاِعْتِرَافُ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس نے سنا حضرت عمر سے
فرماتے تہے رجم اللہ کی کتاب مین سچ ہے جو شخص زنا کرے مرد ہو یا عورت اور وہ محصن ہو یعنے اُسکا نکاح ہو چکا
ہو اور وطی کر چکا ہو) تو وہ رجم کیا جاوے گا جب زنا ثابت ہو جاوے گواہون سے یا عورت پر حمل ہے یا مرد اور عورت دونو
اقرار کرے **عَنْ** اَبِيْ وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَتَاهُ رَجُلٌ وَهُوَ بِالشَّامِ فَذَكَرَ لَهُ اَنَّهُ وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِهِ
رَجُلًا فَبَعَثَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ اِلَى الْمَرْاَةِ يَسْاَلُهَا عَنْ ذٰلِكَ فَاَتَاهَا وَعِنْدَهَا نِسْوَةٌ حَوْلَهَا فَذَكَرَ
لَهَا الَّذِيْ قَالَ زَوْجُهَا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَاَخْبَرَهَا اَنَّهَا لَا تُؤْخَذُ بِقَوْلِهِ وَجَعَلَ يُلَقِّنُهَا اَشْبَاهَ ذٰلِكَ لِتَنْزِعَ فَاَبَتْ
اَنْ تَنْزِعَ وَتَمَّتْ عَلَى الْاِعْتِرَافِ فَاَمَرَ بِهَا عُمَرُ فَرُجِمَتْ **ترجمہ** ابو واقد لیثی سے روایت ہی کہ حضرت عمرؓ پاس ایک
شخص آیا جب آپ شام مین تہے اُسنے بیان کیا مینے اپنی عورت کے ساتھہ ایک مرد کو پایا آپ نے ابو واقد کو بھیجا

کہ عورت سے جاکر پوچھے وہ عورت پاس گئی اُسکے پاس اور عورتین مبٹھین تہین اُنھون نے جو اُسکے خاوند نے حضرت عمر سے بیان
کیا تہا کہا اور یہ بہی کہدیا کہ خاوند کے کہنے سے تجھپر مواخذہ نہ ہوگا اور اُسکو سکہانے بہی لگر اسی قسم کی باتین تا کہ وہ اقرار
نہ کرے لیکن اُس نے نہ مانا اور اقرار کیا زنا کا حضرت عمرؓ نے اسکی رجم کا حکم کیا وہ رجم کی گئی عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ
اَنَّهٗ سَمِعَهٗ یَقُوْلُ لَمَّا صَدَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مِنْ مِنًی اَنَاخَ بِالْاَبْطَحِ ثُمَّ كَوَّمَ كَوْمَةً بَطْحَاءَ ثُمَّ طَرَحَ عَلَیْهَا رِدَاءَهٗ وَ
اسْتَلْقٰى ثُمَّ مَدَّ يَدَيْهِ اِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ كَبِرَتْ سِنِّيْ وَضَعُفَتْ قُوَّتِيْ وَانْتَشَرَتْ رَعِيَّتِيْ فَاقْبِضْنِيْ اِلَيْكَ غَيْرَ
مُضَيِّعٍ وَلَا مُفَرِّطٍ ثُمَّ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَخَطَبَ النَّاسَ ثُمَّ قَالَ اَيُّهَا النَّاسُ قَدْ سُنَّتْ لَكُمُ السُّنَنُ وَفُرِضَتْ لَكُمُ
الْفَرَائِضُ وَتُرِكْتُمْ عَلَى الْوَاضِحَةِ اِلَّا اَنْ تَضِلُّوْا بِالنَّاسِ يَمِيْنًا وَشِمَالًا وَضَرَبَ بِاِحْدٰى يَدَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى ثُمَّ قَالَ
اِيَّاكُمْ اَنْ تَهْلِكُوْا عَنْ اٰيَةِ الرَّجْمِ اَنْ يَّقُوْلَ قَائِلٌ لَا نَجِدُ حَدَّيْنِ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَقَدْ رَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْلَا اَنْ يَّقُوْلَ النَّاسُ زَادَ عُمَرُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ لَكَتَبْتُهَا
اَلشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ اِذَا زَنَيَا فَارْجُمُوْهُمَا الْبَتَّةَ فَاِنَّا قَدْ قَرَاْنَاهَا قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ
فَمَا انْسَلَخَ ذُو الْحِجَّةِ حَتّٰى قُتِلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ مَالِكٌ قَوْلُهٗ الشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ يَعْنِي الثَّيِّبَ
وَالثَّيِّبَةَ فَارْجُمُوْهُمَا الْبَتَّةَ ترجمہ سعید بن مسیب سے روایت ہے جب حضرت عمر لوٹے منا سے (یہ حج اخیر تہا ۲۳ سنہ ہجری مین) تو آپ نے اونٹ کو
بٹہایا ابطح (ایک مقام ہے قریب مکے کے جسکو محصب بہی کہتے ہین) مین اور کنکریون کا ایک طرف ڈہیر لگا کر چادر
کو اپنے اُسپر ڈالدیا اور چت لیٹے (ان کنکریون کا تکیہ بنایا) پہر دونو ہاتہہ اُٹہائے آسمان کیطرف اور فرمایا اے
پروردگار میرے عمر ہوی میری اور گہٹ گئی قوت میری اور پہیل گئی رعیت میری (یعنے ملکون ملکون خلافت
اور حکومت پہیل گئی دور دراز تک لوگ رعایا ہوگئے) اب اُٹہالے مجہہ کو تو اپنی طرف اس حال مین
کہ مین تیرے احکام کو ضائع نہ کرون اور عبادت مین کوتاہی نہ کرون پہر مدینے مین تشریف لائے اور لوگون
کو خطبہ سنایا فرمایا اے لوگو جتنے طریقے تہے سب کہل گئے اور جتنے فرائض تہے سب مقرر ہوگئے اور ڈالی
گئے تم صاف سیدہے راہ پر مگر ایسا نہ ہو تم بہک جاؤ داہنے بائین اور ایک ہاتہہ کو دوسرے ہاتہہ پر مارا پہر فرمایا
ایسا نہ ہو تم بہول جاو رجم کی آیت کو کوئی یہ کہنے لگے ہم آیت کو اللہ کی کتاب مین نہین پاتے دیکہو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم کیا ہے اور ہمنے بہی بعد آپکے رجم کیا ہے قسم اُس ذات پاک کی جسکے اختیار مین میری جان ہے
اگر لوگ یہ نہ کہتے عمر نے بڑہا دیا کتاب اللہ مین تو مین اس آیت کو قرآن مین لکہوا دیتا الشیخ والشیخۃ اذا زنیا
فارجموہما البتۃ (یعنے محصن مرد اور محصنہ عورت جب زنا کرین تو سنگسار کرو انکو) ہمنے اس آیت کو پڑہا
ہے (پہر پڑہنا اسکا موقوف ہوگیا لیکن حکم باقی ہے قیامت تک) سعید بن المسیب نے کہا پہر ذیحجہ کا مہینہ
نہ گذرا اتنا کہ حضرت عمر قتل کیے گئے (فیروز مجوسی کے ہاتہہ سے) اللہ جل جلالہ نے حضرت عمر کی دعا کو قبول فرمایا

اور انکو درجہ شہادت کا عطا کیا **عن** مالک انہ بلغہ ان عثمان بن عفان اتی بامرأۃ قد ولدت فی ستۃ اشہر فامر بہا ان ترجم فقال لہ علی بن ابی طالب لیس ذلک علیہا فان اللہ یقول فی کتابہ وحملہ وفصالہ ثلثون شہرا وقال والوالدات یرضعن اولادہن حولین کاملین لمن اراد ان یتم الرضاعۃ فالحمل یکون ستۃ اشہر فلا رجم علیہا فبعث عثمان فی اثرہا فوجدہا قد رجمت **ترجمہ** امام مالک کو پہنچا کہ حضرت عثمان پاس ایک عورت آئی جسکا بچہ چہ مہینہ مین پیدا ہوا تہا آپنے اُسکی رجم کا حکم کیا حضرت علیؓ نے فرمایا اسپر رجم نہین ہوسکتا اللہ جل جلالہ فرماتا ہے اپنی کتاب مین آدمی کا حمل اور دودہ چہڑانا تیس مہینے مین ہوتا ہے اور دوسری جگہہ فرماتا ہے مائین اپنے بچون کو پورے دوبرس دودہ پلاوین جو شخص رضاعت کو پورا کرنا چاہے تو حمل کے چہہ مہینے ہوئے سو جسپر رجم نہین ہے **ف** یہ اجتہاد حضرت علیؓ کا بسبب کمال ذکاوت اور احتیاط کے تہا ورنہ لازم آتا ہے کہ ہمیشہ حمل کی مدت چہہ مہینے ہون حالانکہ یہ عرف کی خلاف ہے اصل مطلب ان دونو آیتوں کا یہی ہے کہ نو مہینے حمل کے اور پونے دوبرس رضاعت کی مگر دوبرس تک دوسری آیت مین اجازت دی اُس شخص کے واسطے جو رضاعت پورا کرنا چاہے دوبرس سے زیادہ نہین ہوسکتا **ت** حضرت عثمان نے یہ سنکر لوگون کو بہیجا اُس عورت کے پیچہے (تاکہ اُسکو رجم نکرین) دیکہا تو وہ رجم ہوچکی تہی **عن** مالک انہ سأل ابن شہاب عن الذی یعمل عمل قوم لوط فقال ابن شہاب علیہ الرجم احصن او لم یحصن **ترجمہ** مالک نے ابن شہاب سے پوچہا جو کوئی لواطت (لونڈے بازی) کرے اُسکا کیا حکم ہے ابن شہاب نے کہا اُسکو رجم کرنا چاہیے خواہ محصن ہو یا غیر محصن **ف** یہ رجم بطور تعزیر کے ہے نہ بطور حد کے

ماجاء فیمن اعترف علی نفسہ بالزنا

جو شخص زنا کا اقرار کرے اُسکا بیان **عن** زید بن اسلم ان رجلا اعترف علی نفسہ بالزنا علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدعا لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بسوط فاتی بسوط جدید لم تقطع ثمرتہ فقال دون ہذا فاتی بسوط مکسور فقال فوق ہذا فاتی بسوط قد رکب بہ ولان فامر بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجلد ثم قال ایہا الناس قد ان لکم ان تنتہوا عن حدود اللہ من اصاب من ہذہ القاذورات شیئا فلیستتر بستر اللہ فانہ من یبدی لنا صفحتہ نقم علیہ کتاب اللہ **ترجمہ** زید بن اسلم سے روایت ہی ایک شخص نے اقرار کیا زنا کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے مین آپنے کوڑا منگایا تو نیا کوڑا آیا جسکا سرا ابہی نہین کٹا تہا آپنے فرمایا اس سے نرم لاو پہر ایک کوڑا آیا جو بالکل ٹوٹا ہوا تہا آپنے فرمایا اس سے سخت لاؤ پہر ایک کوڑا آیا جو سواری مین کام مین آیا تہا اور نرم ہوگیا تہا آپنے حکم کیا اُس کوڑے سے مارنیکا بعد اُسکے فرمایا ای لوگو اب وہ وقت آیا ہی کہ تم باز رہو اللہ کی حدون سے جو شخص اس قسم کا کوئی گناہ کرے تو چاہیے کہ چہپا رہے اللہ کے پردے مین اور جو کوئی کہولدے گا اپنے پردے کو تو ہم موافق کتاب اللہ کے اُس پر حد قائم کرینگے

جو شخص اقرار کرے زنا کا اسکا بیان

عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ اَبِي عُبَيْدٍ اَنَّ اَبَا بَكْرِ الصِّدِّيقِ اُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ وَقَعَ عَلَى جَارِيَةٍ بِكْرٍ فَاَحْبَلَهَا ثُمَّ اعْتَرَفَ عَلَى نَفْسِهِ بِالزِّنَا وَلَمْ يَكُنْ اَحْصَنَ فَاَمَرَ بِهِ اَبُو بَكْرٍ فَجُلِدَ الْحَدَّ ثُمَّ نُفِيَ اِلَى فَدَكٍ **ترجمہ** صفیہ بنت ابی عبید روایت ہی ابوبکر صدیق رض پاس ایک شخصکو لائے جس نے ایک بکر لونڈی سی زنا کرکے اُسکو حاملہ کردیا تہا بعد اُسکے زناکا اقرار کیا اور وہ محصن نتہا حضرت ابوبکر صدیق نے حکم کیا اُسکو کوڑے مارینکا اُسکو حد پڑی بعد اُسکے نکال دیا گیا فدک کی طرف (فدک ایک موضع ہے مدینہ سے دو دن کی راہ پر) **کہا مالک نے** جو شخص زنا کا اقرار کرے بعد اُسکے منکر ہوجاوے اور کہے مین نے زنا نہین کیا بلکہ مین نے فلانا کام کیا (جیسے اپنی عورت سے حالت حیض مین جماع کیا اسکو زنا سمجہا) تو اُسپر حد نہ پڑے گی کیونکہ حد پڑنے مین یا گواہ عادل ہونا چاہیین یا اقرار جسپر وہ قائم رہے حد پڑنے تک **کہا مالک نے** مین نے اپنے شہر کے عالمون کو اسپر پایا کہ غلام اگر زنا کرین تو وہ جلاوطن نکیے جاوین گے

جَامِعُ مَا جَاءَ فِي حَدِّ الزِّنَا زنا کی حد مین مختلف حدیثین

زنا کی حد مین مختلف حدیثین

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْاَمَةِ اِذَا زَنَتْ وَلَمْ تُحْصِنْ قَالَ اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ بِيعُوهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ قَالَ مَالِكٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ لَا اَدْرِي اَبَعْدَ الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ قَالَ مَالِكٌ وَالضَّفِيرُ الْحَبْلُ **ترجمہ** ابوہریرہ رض اور زید بن خالد جہنی رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسینے پوچہا لونڈی غیر محصنہ جب زنا کرے تو کیا حکم ہے آپنے فرمایا اگر وہ زنا کرے اُسکو کوڑے مارو پہر اگر زنا کرے اُسکو کوڑے مارو پہر اگر زنا کرے اُسکو کوڑے مارو بعد اُسکے چوتہی مرتبہ یا تیسری مرتبے کے بعد آپنے فرمایا بیچڈالو ایسی لونڈی کو اگرچہ ایک رسی کے عوض مین ہو عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدًا كَانَ يَقُومُ عَلَى رَقِيقِ الْخُمُسِ وَاَنَّهُ اسْتَكْرَهَ جَارِيَةً مِنْ تِلْكَ الرَّقِيقِ فَوَقَعَ بِهَا فَجَلَدَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَنَفَاهُ وَلَمْ يَجْلِدِ الْوَلِيدَةَ لِاَنَّهُ اسْتَكْرَهَهَا **ترجمہ** نافع سی روایت ہی کہ ایک غلام مقرر تہا ان غلام اور لونڈیون پر جو خمس مین آئی تہین اُسنے زبردستی ایک لونڈی سے اُنہین غلام لونڈیون مین سی جماع کیا حضرت عمر بن خطاب رض نے اُسکو کوڑے مارے اور نکالدیا اور لونڈی کو نہ مارا کیونکہ اُسپر جبر ہوا تہا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَيَّاشِ بْنِ اَبِي رَبِيعَةَ الْمَخْزُومِيِّ قَالَ اَمَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي فِتْيَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَجَلَدْنَا وَلَائِدَ مِنْ وَلَائِدِ الْاِمَارَةِ خَمْسِينَ خَمْسِينَ فِي الزِّنَا **ترجمہ** عبداللہ بن عیاش سے روایت ہی مجہکو اور کئی جوانون کو قریش کے حضرت عمر رض نے حکم کیا حد مارینکا تو ہمنے لونڈیون کو پچاس پچاس کوڑے لگائے زنا مین وہ لونڈیان امارت یعنی بیت المال کی تہین

مَا جَاءَ فِي الْمُغْتَصَبَةِ جس عورت کو کوئی چہین لیجاوے اور جبرًا اُس سے جماع کرے اُسکا بیان

کہا مالک نے اگر عورت حاملہ ہوجاوے اور اُسکا خاوند نہو پہر وہ کہنے لگے مجہہ سی زبردستی کسینے جماع کیا یا مینے نکاح کیا تہا تو یہ قول اُسکا قبول نہ کیا جاویگا بلکہ حد ماری جاویگی جب تک اُس نکاح پر گواہ

نہ لاوے اپنی مجبوری کا ثبوت نکرے گواہون سے یا قرینے سے مثلاً بکر ہو تو چلی آوے فریاد کرتی ہوئی اسحال مین
کہ خون نکل رہا ہو اسکی شرمگاہ سے یا چلانے لگی یہانتک کہ لوگ آجاوین بغیر ان باتون کے اُسکا قول مقبول
نہوگا اور حد پڑیگی کہا مالک نے جس عورت سے کوئی زبردستی جماع کرے تو وہ نکاح نہ کرے جبتک اُسکو تین حیض
نہ آلین اگر حمل کا شبہ ہو تو بہی نکاح نکرے جبتک یہ شبہ دور نہو **مَاجَاءَ فِي الْقَذْفِ وَالنَّفْيِ وَالتَّعْرِيضِ** حد قذف کا اور نفی نسب کا اور اشارے کنائے مین دوسرے کو گالی دینے کا بیان

عَنْ اَبِي الزِّنَادِ اَنَّهُ قَالَ جَلَدَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَبْدًا فِي فِرْيَةٍ ثَمَانِيْنَ قَالَ اَبُو الزِّنَادِ فَسَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اَدْرَكْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَالْخُلَفَاءَ هَلُمَّ جَرًّا فَمَا رَاَيْتُ اَحَدًا جَلَدَ عَبْدًا فِي فِرْيَةٍ اَكْثَرَ مِنْ اَرْبَعِيْنَ **ترجمہ** ابو الزناد سے روایت ہے عمر بن عبد العزیز نے ایک غلام کو حد قذف کی اسّی کوڑے لگائی تو مینے عبد اللہ بن عامر سے پوچہا اُنہون نے کہا مینے حضرت عمر اور عثمان اور خلفاء کو اُنکے بعد دیکہا کسی نے غلام کو حد قذف مین چالیس کوڑے سے زیادہ نہین لگائے **ف** کیونکہ غلام کی حد آزاد کے نصف ہے آزاد کو اسّی کوڑے قذف مین پڑتے ہین قذف کہتے ہین کسی مسلمان پاک دامن یا عورت عفیفہ کو زنا کی تہمت لگانا اسکی حد اسّی کوڑے ہین **عَنْ** زُرَيْقِ بْنِ حَكِيْمٍ اَنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ مِصْبَاحٌ اسْتَعَانَ ابْنًا لَهُ فَكَاَنَّهُ اسْتَبْطَاَهُ فَلَمَّا جَاءَهُ قَالَ لَهُ يَا زَانٍ قَالَ زُرَيْقٌ فَاسْتَعْدَانِي عَلَيْهِ فَلَمَّا اَرَدْتُ اَنْ اَجْلِدَهُ قَالَ ابْنُهُ لَئِنْ جَلَدْتَهُ لَاَبُوْءَنَّ عَلٰى نَفْسِي بِالزِّنَا فَلَمَّا قَالَ ذٰلِكَ اَشْكَلَ عَلَيَّ اَمْرُهُ فَكَتَبْتُ فِيْهِ اِلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَهُوَ الْوَالِي يَوْمَئِذٍ اَذْكُرُ لَهُ ذٰلِكَ فَكَتَبَ اِلَيَّ عُمَرُ اَنْ اَجِزْ عَفْوَهُ قَالَ زُرَيْقٌ وَكَتَبْتُ اِلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اَيْضًا اَرَاَيْتَ رَجُلًا افْتُرِيَ عَلَيْهِ اَوْ عَلٰى اَبَوَيْهِ وَقَدْ هَلَكَا اَوْ اَحَدُهُمَا قَالَ فَكَتَبَ اِلَيَّ عُمَرُ اِنْ عَفَا فَاَجِزْ عَفْوَهُ فِي نَفْسِهِ وَاِنِ افْتُرِيَ عَلٰى اَبَوَيْهِ وَقَدْ هَلَكَا اَوْ اَحَدُهُمَا فَخُذْ لَهُ بِكِتَابِ اللّٰهِ اِلَّا اَنْ يُرِيْدَ سِتْرًا **ترجمہ** زریق بن حکیم سے روایت ہے ایک شخص نے جس کا نام مصباح تہا اپنے بیٹے کو کسی کام کے واسطے بلایا اُسنے دیر کی جب آیا تو مصباح نے کہا اے زانی اُس لڑکے نے میرے پاس فریاد کی مینے اُسکے باپ کو جب حد مارنا چاہا تو وہ لڑکا بولا اگر تم میرے باپ کو کوڑے مارو گے تو مین زنا کا اقرار کر لونگا **ف** تاکہ میرے باپ کے ذمے سے حد رفع ہو جاوے کیونکہ حد قذف جب ہی واجب ہوتی ہے کہ زنا کا ثبوت شہادت یا اقرار سے نہو سکے **ف** مین یہ سنکر حیران ہوا اور اس مقدمہ کا فیصلہ کرنا مجہپر دشوار ہوا تو مینے عمر بن عبد العزیز کو لکہا وہ اس زمانہ مین حاکم تہے مدینے کے (سلیمان بن عبد الملک کیطرف سے) عمر بن عبد العزیز نے جواب لکہا کہ لڑکے کا عفو کر جائز رکہہ (یعنے بیٹے نے اگر باپکو حد معاف کر دی تو عفو صحیح ہے) زریق نے کہا مینے عمر بن عبد العزیز کو یہ بہی لکہا تہا اگر کوئی شخص دوسرے کو تہمت زنا کی لگا دے یا اسکی ماں یا باپ کو اور ماں باپ اسکے مر گئے ہون یا دونون مین سے ایک مر گیا ہو عمر بن عبد العزیز نے جواب لکہا اگر جس شخص کو تہمت زنا کی لگاوے وہ معاف کر دے تو عفو درست ہے لیکن

ف: حد قذف کا اور نفی نسب کا اور اشارے کنائے سے دوسرے کو گالی دینے کا بیان

اگر اُسکی والدین کو تہمت زنا کی لگاوے تو اُسکا عفو کر دینا درست نہین جب والدین مرگئے ہون یا دونون مین سے ایک مرگیا ہو
بلکہ حد لگا اُسکو موافق کتاب اللہ کے مگر جب بیٹا اپنے والدین کا حال چھپانے کے واسطے عفو کر دے تو عفو درست
ہے کہا مالک نے یعنے اُسکو خوف ہو اگر مین تہمت لگانیوالے کو معاف نہ کرون گا تو والدین کی زنا گواہون سے
ثابت ہوجاویگی اسوجہ سے عفو کر دی تو عفو درست ہے عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ قَالَ فِي رَجُلٍ قَذَفَ
قَوْمًا جَمَاعَةً اَنَّهٗ لَيْسَ عَلَيْهِ اِلَّا حَدٌّ وَّاحِدٌ ترجمہ عروہ بن الزبیر نے کہا جو شخص بہت سے آدمیون کو ایک
ہی قول مین زنا کی تہمت لگا دے (مثلاً ان آدمیون کو پکارے اے زانیو یا یون کہے تم سب زانی ہو) تو اُسپر
ایک ہی حد پڑے گی کہا مالک نے اگر وہ لوگ جدا جدا ہو جاوین جب بھی ایک ہی حد پڑے گی عَنْ عَمْرَةَ
بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ رَجُلَيْنِ اسْتَبَّا فِي زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِلْاٰخَرِ وَاللّٰهِ مَا اَبِيْ
بِزَانٍ وَّلَا اُمِّيْ بِزَانِيَةٍ فَاسْتَشَارَ فِي ذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ قَائِلٌ مَدَحَ اَبَاهُ وَاُمَّهٗ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ قَدْ كَانَ
لِاَبِيْهِ وَاُمِّهٖ مَدْحٌ غَيْرُ هٰذَا نَرٰى اَنْ تَجْلِدَهُ الْحَدَّ فَجَلَدَهٗ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْحَدَّ ثَمَانِيْنَ ترجمہ عمرہ بنت
عبدالرحمان سے روایت ہے دو مردون نے گالی گلوچ کی حضرت عمر کے زمانے مین ایک نے دوسرے سے کہا قسم خدا کی میرا باپ
تو بدکار نہ تھا نہ میری مان بدکار تھی حضرت عمر نے اس بات مین مشورہ کیا ایک شخص بولا اُس مین کیا برائی ہے اُس نے
اپنے باپ اور مان کی خوبی بیان کی اور لوگون نے کہا کیا اسکے باپ اور مان کی یہی خوبی تھی ہمارے نزدیک اُسکو حد
قذف مارنا چاہیے ف کیونکہ اس کہنے سے خفیہ طعن مقصود تھا دوسرے پر کہ تیرا باپ بدکار تھا یا تیری مان بدکار تھی
ابو حنیفہ اور شافعی کے نزدیک ایسی صورتون مین حد واجب نہ ہوگی ف حضرت عمر نے اسکو حد قذف ماری اسی کوڑے
لگائے کہا مالک نے ہمارے نزدیک حد نہین ہے مگر قذف مین یا نفی مین (نفی کہتے ہین نسب دور کرنے کو مثلاً یہ کہنا تو اپنے
باپ کا بیٹا نہین ہے) یا تعریض مین (یعنے اشارے کنائے مین کسیکو گالی دینا جیسے ابھی بیان ہوا) ان سب صورتون
مین حد پوری پوری لازم آویگی لیکن یہ ضرور ہے کہ تعریض سے نفی یا قذف مقصود ہونا معلوم ہو جاوے کہا مالک
نے ہمارے نزدیک یہ حکم ہے جب کوئی کسیکو اُسکے باپ سے نفی کرے تو حد واجب ہوگی اگرچہ اُسکی مان لونڈی ہو مَا
لَا حَدَّ فِيْهِ جس مین حد نہین ہے کہا مالک نے جو کوئی شریک مشترک لونڈی سے صحبت کرے تو اُسپر حد نہین
ہے اب جو لڑکا پیدا ہوگا اُسکا نسب اُسی سے لگایا جاوے گا اور لونڈی کی قیمت لگا کر باقی شریکون کو اُن کے حصے کی
موافق ادا کرنا ہوگا اور لونڈی پوری اُسیکی ہوجاویگی ہمارے نزدیک یہی حکم ہے کہا مالک نے اگر ایک شخص
اپنی لونڈی کسیکو مباح کر دیوے (یعنے اُس سے جماع کرنے کی اجازت دیوے ہر چند یہ درست نہین) وہ شخص
اُس سے جماع کرے تو لونڈی کی قیمت دینا ہوگی خواہ حاملہ ہو یا نہ ہو لیکن حد نہ پڑیگی۔ اگر حاملہ ہو جاوے گی تو لڑکے
کا نسب اُس سے ثابت کر دینگے کہا مالک نے اگر کوئی شخص اپنے بیٹی یا بیٹے کی لونڈی سے جماع کرے تو حد نہ

پڑیگی لیکن لونڈی کی قیمت دینا ہوگی حاملہ ہو یا نہ ہو عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رض
قَالَ لِرَجُلٍ خَرَجَ بِجَارِيَةٍ لِامْرَأَتِهِ مَعَهُ فِي سَفَرٍ فَأَصَابَهَا فَغَارَتْ امْرَأَتُهُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَسَأَلَهُ
عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ وَهَبْتُهَا لِي فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَتَأْتِيَنِّي بِالْبَيِّنَةِ أَوْ لَأَرْمِيَنَّكَ بِالْحِجَارَةِ قَالَ فَاعْتَرَفَتْ امْرَأَتُهُ
أَنَّهَا وَهَبَتْهَا لَهُ **ترجمہ** ربیعہ بن ابی عبدالرحمان سے روایت ہے ایک شخص اپنی جورو کی لونڈی کو سفر مین ساتھ لیکر
نکلا وہان اُس سے صحبت کی عورت نے رشک کے مارے حضرت عمرؓ سے کہدیا حضرت عمرؓ نے مرد سے پوچھا وہ بولا عورت نے اس لونڈی کو
مجھے ہبہ کر دیا تھا حضرت عمرؓ نے کہا یا تو تو گواہ لا ہبہ کے نہین تو تجھے رجم کرون گا اُسوقت عورت نے کہدیا مینے ہبہ کر دیا
تھا **كِتَابُ السَّرِقَةِ** کتاب چوری کے بیان مین بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ **بَابُ مَا يَجِبُ
فِيهِ الْقَطْعُ** جس چوری مین ہاتھ کاٹا جاتا ہے اُسکا بیان عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ **ترجمہ** عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہاتھ کاٹا ایک ڈہال کی چوری مین جس کی قیمت تین درہم تہی **ف** سرقے کے باب
مین یہ حدیث سب حدیثون سے صحیح ہے اسی سے اخذ کیا ہے علما محققین نے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ الْمَكِّيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ مُعَلَّقٍ وَلَا فِي حَرِيسَةِ جَبَلٍ فَإِذَا آوَاهُ الْمُرَاحُ
أَوِ الْجَرِينُ فَالْقَطْعُ فِيمَا بَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ **ترجمہ** عبداللہ بن عبدالرحمان مکی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو میوہ درخت پر لٹکتا ہو یا جو بکری پہاڑ پر چرتے ہو اور اسکا کوئی محافظ نہ ہو اُسکے چرانے مین ہاتھ نہ کاٹا جاویگا جب وہ
بکری اپنے گہر مین آجاوے یا وہ میوہ کاٹ کر سوکھانیکو کہین رکھا جاوے پھر اُسکو کوئی چرا دے تو ہاتھ کاٹا جاویگا بشرطیکہ
قیمت اُسکی ڈہال کے برابر ہو یعنے تین درہم ہو یا زیادہ ہو عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ سَارِقًا سَرَقَ فِي
زَمَانِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أُتْرُجَّةً فَأَمَرَ بِهَا عُثْمَانُ أَنْ تُقَوَّمَ فَقُوِّمَتْ بِثَلَاثَةِ دَرَاهِمَ مِنْ صَرْفِ اثْنَيْ عَشَرَ دِرْهَمًا بِدِينَارٍ
فَقَطَعَ عُثْمَانُ يَدَهُ **ترجمہ** عمرہ بنت عبدالرحمان سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت عثمان کے زمانے مین ترنج چرایا حضرت عثمان
نے اُسکی قیمت لگوائی وہ تین درم کا نکلا بارہ درم فی دینار کے حساب سے تو حضرت عثمان نے اسکا ہاتھ کاٹا عَنْ عَائِشَةَ
زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا طَالَ عَلَيَّ وَمَا نَسِيتُ الْقَطْعُ فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا
ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ نے فرمایا ابہی کچہ زیادہ زمانہ نہین گذرا نہ مین بہولگئی چور کا ہاتھ ربع دینار مین یا زیادہ مین
کاٹا جاویگا **ف** بخاری مسلم نے حضرت عائشہ سے مرفوعًا اسکو روایت کیا ربع دینار کے بہی تین درہم ہوئے اسوقت کے حساب
سے کیونکہ اُسوقت دینار بارہ درم کا تہا عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهَا قَالَتْ خَرَجَتْ عَائِشَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَكَّةَ وَمَعَهَا مَوْلَاتَانِ لَهَا وَمَعَهَا غُلَامٌ لِبَنِي عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ فَبَعَثَتْ مَعَ الْمَوْلَاتَيْنِ
بِبُرْدٍ مُرَجَّلٍ قَدْ خِيطَ عَلَيْهِ خِرْقَةٌ خَضْرَاءُ قَالَتْ فَأَخَذَ الْغُلَامُ الْبُرْدَ فَفَتَقَ عَنْهُ فَاسْتَخْرَجَهُ وَجَعَلَ مَكَانَهُ لِبْدًا

أَوْ فَرْوَةٌ وَخَاطَ عَلَيْهِ فَلَمَّا قَدِمَتِ الْمَوْلَاتَانِ الْمَدِينَةَ دَفَعَتَا ذٰلِكَ إِلٰى أَهْلِهِ فَلَمَّا فَتَقُوا عَنْهُ وَجَدُوا فِيهِ اللِّبْدَ وَلَمْ يَجِدُوا الْبُرْدَ فَكَلَّمُوا الْمَوْلَاتَيْنِ فَكَلَّمَتَا عَائِشَةَ أَوْ كَتَبَتَا إِلَيْهَا وَاتَّهَمَتَا الْعَبْدَ فَسُئِلَ الْعَبْدُ عَنْ ذٰلِكَ فَاعْتَرَفَ فَأَمَرَتْ بِهِ عَائِشَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُطِعَتْ يَدُهُ وَقَالَتْ عَائِشَةُ الْقَطْعُ فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا

ترجمہ عمرہ بنت عبد الرحمن سے روایت ہے حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رض مکہ کو گئین انکو ساتہہ دو لونڈیان تہین انکی آزاد کی ہوئین (مولاۃ) اور ایک غلام تہا عبد اللہ بن ابی بکر کی اولاد کا حضرت عائشہ نے مکہ سے ان دو لونڈیون کے ہاتہہ ایک چادر بہیجی جس مین تصویرین بنی ہوئین تہین مردون کی **ف** بعضون نے مرحل جاے حلی سے پڑہا ہے یعنے تصویرین پالانون کی بنی ہوئین تہین زرقانی نے کہا کہ حیوان کی تصویر مصورت مین منع ہے جب پوری تصویر ہو اور اُس تصویر کا سایہ پڑتا ہو اگر فقط نقش کے طور پر کسی کپڑے پر ہو جسکا سایہ نہ پڑتا ہو اور پوری نہ ہو تو کچہ قباحت نہین ہے **ت** ایک سبز کپڑے مین لپیٹ کر سی دیا تہا اُس غلام نے کیا کیا کپڑے کی سیون ادہیڑ کر وہ چادر اُس مین سے نکال لے اور اُسکی جگہہ ایک نمدہ یا پوستین رکہدیا اور پہر سی دیا جب وہ لونڈیان مدینہ کو آئین اور وہ امانت جنکو حضرت عائشہ نے کہا تہا سپرد کی اُنہون نے اُدہیڑ کر دیکہا تو نمدہ ہے چادر نہین ہے لونڈیون سے پوچہا لونڈیون نے حضرت عائشہ سے بیان کیا یا اُنکو لکہہ بہیجا اور اپنا گمان غلام پر ظاہر کیا جب غلام سے پوچہا گیا اُس نے اقرار کیا حضرت عائشہ نے اسکی ہاتہہ کاٹنے کا حکم کیا اُسکا ہاتہہ کاٹا گیا حضرت عائشہ رض نے فرمایا ربع دینار یا زیادہ مین ہاتہہ کاٹا جاتا ہے **کہا** مالک نے میرے نزدیک جب چور تین درم کا مال چراوے تو اُسکا ہاتہہ کاٹنا لازم ہوگا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ڈہال مین ہاتہہ کاٹا جسکی قیمت تین درم تہی اور حضرت عثمان نے ہاتہہ کاٹا ایک ترنج مین جسکی قیمت تین درم ہوئی یہ میںنے سب مین اچہا سنا

مَا جَاءَ فِي قَطْعِ الْآبِقِ وَالسَّارِقِ جو غلام بہاگ جاوے پہر چوری کرے اُسکے ہاتہہ کاٹنے کا بیان

عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدًا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ سَرَقَ وَهُوَ آبِقٌ فَأَرْسَلَ بِهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ إِلٰى سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ وَهُوَ أَمِيرُ الْمَدِينَةِ لِيَقْطَعَ يَدَهُ فَأَبٰى سَعِيدٌ أَنْ يَقْطَعَ يَدَ الْآبِقِ إِذَا سَرَقَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فِي أَيِّ كِتَابِ اللّٰهِ وَجَدْتَ هٰذَا ثُمَّ أَمَرَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَقُطِعَتْ يَدُهُ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے ایک غلام عبد اللہ بن عمر کا بہاگا ہوا تہا اُس نے چوری کی عبد اللہ بن عمر نے اُس غلام کو سعید بن العاص کے پاس بہیجا جو حاکم تہے مدینہ کے ہاتہہ کاٹنے کو سعید بن العاص نے نہ مانا اور کہا جب کوئی بہاگ جاوے تو اُسکا ہاتہہ نہین کاٹا جاتا عبد اللہ بن عمر نے کہا تو نے یہ حکم کس کتاب مین اللہ جل جلالہ کے پایا پہر عبد اللہ بن عمر نے حکم کیا اُسکا ہاتہہ کاٹا گیا

عَنْ زُرَيْقِ بْنِ حَكِيمٍ أَنَّهُ أَخَذَ عَبْدًا آبِقًا قَدْ سَرَقَ قَالَ فَأَشْكَلَ عَلَيَّ أَمْرُهُ قَالَ فَكَتَبْتُ فِيهِ إِلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَسْأَلُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَهُوَ الْوَالِي يَوْمَئِذٍ وَأَخْبَرْتُهُ أَنِّي كُنْتُ أَسْمَعُ أَنَّ الْعَبْدَ إِذَا سَرَقَ وَهُوَ آبِقٌ لَمْ تُقْطَعْ يَدُهُ قَالَ فَكَتَبَ إِلَيَّ

عمر بن عبد العزیز یقتص کتابی یقول کتبت الیّ انک کنت تسمع ان العبد الابق اذا سرق لم یقطع یدہ و
ان اللہ تعالیٰ یقول فی کتابہ السارق والسارقۃ فاقطعوا ایدیھما جزآء بما کسبا نکالا من اللہ واللہ عزیز حکیم
فان بلغت سرقتہ ربع دینار فصاعدا فاقطع یدہ **ترجمہ** زریق بن حکیم نے ایک بہاگے ہوئے غلام کو گرفتار
کیا جس نے چوری کی تہی پہر اُسکو یہ مسئلہ مشکل معلوم ہوا اُنھون نے عمر بن عبد العزیز کو لکہا وہی اس زمانے مین امیر
المومنین تہے اور یہی لکہا کہ مین سنتا تہا جو غلام بہاگ جاوے پہر وہ چوری کرے تو اُسکا ہاتہہ نہ کاٹا جاوے گا
عمر بن عبد العزیز نے جواب لکہا اور میری تحریر کا حوالہ دیا کہ تو نے لکہا ہے تو سُنا کرتا تہا جو غلام بہاگا ہوا ہو وہ چوری
کرے تو اُسکا ہاتہہ نہ کاٹا جاویگا حالانکہ اللہ جل جلالہ فرماتا ہے جو مرد چوری کرے یا عورت چوری کرے
تو اُنکے ہاتہہ کاٹو یہ بدلا ہے اُنکے کام کا اور عذاب ہے اللہ کی طرف سے اللہ غالب ہے حکمت والا پس اگر اس غلام
نے ربع دینار کے موافق یا اُس سے زیادہ چوری کی ہو تو اُسکا ہاتہہ کاٹ ڈال **عن** مالک انہ بلغہ ان القاسم
بن محمد وسالم بن عبد اللہ وعروۃ بن الزبیر کانوا یقولون اذا سرق العبد الابق ما یجب فیہ
القطع قطع **ترجمہ** قاسم بن محمد اور سالم بن عبد اللہ اور عروہ بن الزبیر کہتے تہے بہاگا ہوا غلام جب اسقدر چراوے
جس مین ہاتہہ کاٹنا واجب ہوتا ہے تو اُسکا ہاتہہ کاٹا جاویگا کہا مالک نے ہمارے نزدیک اس حکم مین کچہ اختلاف نہین ہے

ترک الشفاعۃ للسارق اذا بلغ السلطان جب چور حاکم تک پہونچ جاوے پہر اُسکی سفارش
نہین چاہیے **عن** صفوان بن عبد اللہ بن صفوان ان صفوان بن امیۃ قیل لہ انہ من لم یھاجر ھلک
فقدم صفوان بن امیۃ المدینۃ فنام فی المسجد وتوسد رداءہ فجاء سارق فاخذ رداءہ فاخذ صفوان
السارق فجاء بہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اسرقت رداء ھذا قال نعم فامر
بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یقطع یدہ فقال لہ صفوان انی لم ارد ھذا یا رسول اللہ ھو علیہ صدقۃ
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فھلا قبل ان تاتینی بہ **ترجمہ** صفوان بن عبد اللہ بن صفوان سے روایت ہے کہ صفوان
بن امیہ سے کسی نے کہا جس نے ہجرت نہین کی وہ تباہ ہوا تو صفوان مدینے مین آئے اور مسجد نبوی مین اپنی چادر سر کے تلے
رکہکر سو رہے چور آیا اور چادر اُنکی لیگیا صفوان نے اُس چور کو گرفتار کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے
آئے آپ نے چور سے پوچہا تو نے صفوان کی چادر چرائی وہ بولا ہان آپ نے اُسکے ہاتہہ کاٹنے کا حکم کیا صفوان نے
کہا میری یہ نیت نہ تہی یا رسول اللہ وہ چادر اُس پر تصدق ہے آپ نے فرمایا مجہکو یہ امر میرے پاس لانے سے پہلے کرنا تہا **ف** اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ جب مقدمہ عدالت مین رجوع ہو جاوے پہر سفارش درست نہین **عن** ربیعۃ بن ابی عبد الرحمن ان الزبیر بن
العوام لقی رجلا قد اخذ سارقا وھو یرید ان یذھب بہ الی السلطان فشفع لہ الزبیر لیرسلہ فقال لا حتی
ابلغ بہ الی السلطان فقال لہ الزبیر اذا بلغت بہ الی السلطان فلعن اللہ الشافع والمشفع **ترجمہ** ربیعہ

بن ابی عبد الرحمن سے روایت ہے کہ زبیر بن عوام نے ایک شخص کو دیکھا چور کو پکڑے ہوئے حاکم کے پاس لیے جاتا تھا زبیر نے سفارش کی کہا چھوڑ دے وہ بولا کبھی نہیں چھوڑوں گا جبتک حاکم کے پاس لے جاؤں گا زبیر نے کہا جب تو حاکم پاس لے گیا تو خدا کی لعنت ہے سفارش کرنیوالے پر اور سفارش ماننے والے پر **جامع القطع** ہاتھ کاٹنے کے مختلف مسائل کا بیان **عن** القاسم بن محمد ان رجلا من اهل اليمن اقطع اليد والرجل قدم فنزل على ابي بكر الصديق فشكا اليه ان عامل اليمن قد ظلمه فكان يصلي من الليل فيقول ابو بكر وابيك ما ليلك بليل سارق ثم انهم فقدوا عقدا لاسماء ابنة عميس امراة ابي بكر الصديق فجعل الرجل يطوف معهم ويقول اللهم عليك بمن بيّت اهل هذا البيت الصالح فوجدوا الحلي عند صائغ زعم ان الاقطع جاءه به فاعترف به الاقطع او شهد عليه به فامر به ابو بكر فقطعت يده اليسرى وقال ابو بكر والله لدعاؤه على نفسه اشد عندي عليه من سرقته **ترجمہ** قاسم بن محمد سے روایت ہے ایک شخص یمن کا رہنے والا ہاتھ پاؤں کٹا ہوا (یعنے داہنا اور بایاں پاؤں کٹا ہوا دو بار اسنے چوری کی ہوگی) مدینے میں آیا اور ابو بکر صدیق پاس اُتر کر بولا کہ یمن کے حاکم نے مجھ پر ظلم کیا وہ راتوں کو نماز پڑھا کرتا (یعنی شب بیداری کرتا) ابو بکر صدیق کہتے قسم تیرے باپ کی تیری رات چوروں کی رات نہیں ہے اتفاقاً ایک ہار اسما بنت عمیس ابو بکر صدیق کی بی بی کا گم ہو گیا لوگوں کے ساتھ وہ لنجا بھی ڈھونڈھتا پھرتا تھا اور کہتا تھا اے پروردگار تباہ کر اسکو جسنے ایسے نیک گھر والوں کے ہاں چوری کی پھر وہ ہار ایک سنار پاس ملا سنار بولا مجھے اس لنجے نے دیا ہے اس لنجے نے اقرار کیا یا گواہی سے ثابت ہوا حضرت ابو بکر نے حکم کیا اسکا بایاں ہاتھ کاٹا گیا ابو بکر نے کہا قسم خدا کی مجھے اسکی بددعا جو اپنے اوپر کرتا تھا چوری سے زیادہ سخت معلوم ہوئی **ف** مالک اور شافعی اور احمد اور اکثر علما کا مذہب یہی ہے کہ چور کا پہلی بار میں داہنا ہاتھ پھر دوسری بار میں بایاں پاؤں پھر تیسری بار میں بایاں ہاتھ پھر چوتھی بار میں داہنا پاؤں کاٹیں گے مگر ابو حنیفہ کے نزدیک تیسری بار سے ہاتھ پاؤں کاٹنا موقوف ہو جاویگا اور کچھ سزا دینگے کہا مالک نے اگر ایک شخص نے کئی بار چوری کی بعد اُسکے گرفتار ہوا تو سب چوریوں کے بدلے میں صرف اُسکا ایک ہاتھ کاٹا جاویگا جب اُسکا ہاتھ نہ کٹا ہو اور جو ہاتھ کٹنے کے بعد اُس نے چوری کی ربع دینار کے موافق تو پاؤں کاٹا جاویگا **عن** ابي الزناد ان عاملا لعمر بن عبد العزيز اخذ ناسا في حرابة ولم يقتلوا فاراد ان يقطع ايديهم او يقتل فكتب الى عمر بن عبد العزيز في ذلك فكتب اليه عمر بن عبد العزيز لو اخذت بايسر من ذلك **ترجمہ** ابو الزناد سے روایت ہے حضرت عمر بن عبد العزیز کے ایک عامل نے چند آدمیوں کو ڈکیتی میں گرفتار کیا پر انہوں نے کسی کو قتل نہیں کیا تھا عامل نے چاہا کہ اُنکے ہاتھ کاٹے یا اُنکو قتل کرے اسلیئے کہ ڈاکوؤں اور رہزنوں کے سزا یا قتل ہے یا سولی ہے یا ہاتھ پاؤں کاٹنا یا جلا وطنی ہے پھر عمر بن عبد العزیز کو اس بارہ میں لکھا اُنہوں نے جواب لکھا اگر تو آسان امر کو (یعنے جلا وطنی یا قید کو) اختیار کرے تو بہتر ہے کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم ہے

جو شخص بازار کو اُن مالون کو چرا دے جنکو مالکون نے کسی ظرف مین محفوظ کر کے رکہا ہو ملا کر ایک دوسرے سے ربع دینار
کے موافق تو اُسکا ہاتہہ کاٹا جاویگا برابر ہے کہ مالک وہان موجود ہو یا نہ ہو رات کو ہو یا دن کو **کہا** مالک نے جو شخص
ربع دینار کے موافق مال چرا دے پہر مال مسروقہ مالک کو حوالے کر دے تب بہی اُسکا ہاتہہ کاٹا جاوے گا اسکی
مثال یہ ہے ایک شخص نشے کی چیز پی چکا ہو اور اسکی بو آتی ہو اُسکے منہ سے لیکن اُسکو نشہ نہو تو حد ماریں گے
کیونکہ اُس نے نشے کیواسطے پیا تہا اگرچہ نشہ نہ ہوا ایسا ہی چور کا ہاتہہ کاٹا جاوے گا اگرچہ وہ چیز مالک کو پہیر دیوے
کیونکہ اُس نے لیجانیکیواسطے چرایا تہا اگرچہ بچ نہ گیا **کہا** مالک نے اگر کئی آدمی ملکر مال چرانیکو ایک گہر مین گہسے
اور وہان سے ایک صندوق یا لکڑی یا زنبیل سب ملکر اُٹہا کر لائے اگر اُسکی قیمت ربع دینار ہو تو سبکا ہاتہہ
کاٹا جاویگا اگر ہر ایک اُن مین سے جدا جدا مال لیکر نکلا تو جسکا مال ربع دینار تک پہونچے گا اُسکا ہاتہہ کاٹا جاوے گا
اور جسکا اُس سے کم ہوگا اسکا ہاتہہ نہ کاٹا جاویگا **کہا** مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم ہے اگر ایک گہر ہو اس مین ایک
ہی آدمی رہتا ہو اب کوئی آدمی اُس گہر مین سے کوئی شے چرا دے لیکن گہر کے باہر نہ لیجاوے (مگر اُسی گہر مین ایک
کوٹہڑی سے دوسری کوٹہری مین رکہے یا صحن مین لاوے) تو اُسکا ہاتہہ نہ کاٹا جاویگا جبتک گہر سے باہر نہ لیجاوے
البتہ اگر ایک گہر مین کئی کوٹہڑیان الگ الگ ہون اور ہر ایک کوٹہڑی مین لوگ رہتے ہون اب کوئی شخص کسی
کوٹہڑی والیکا مال چرا کر کوٹہری سے باہر نکال لاوے لیکن گہر سے نہ نکالے تب بہی ہاتہہ کاٹا جاویگا **کہا** مالک
نے جو غلام گہر مین آتا جاتا ہو یا لونڈی آتی جاتی ہو اور اُسکے مالک کو اُسپر اعتبار ہو وہ اگر کوئی چیز چرا دے اپنے
مالک کی تو اُسکا ہاتہہ نہ کاٹا جاویگا اسیطرح جو غلام یا لونڈی آمد و رفت نہ رکہتی ہون نہ اُن کا اعتبار ہو وہ بہی
اگر اپنے مالک کا مال چرا دین تو ہاتہہ نہ کاٹا جاویگا اور جو اپنے مالک کی بی بی کا مال چرا دین یا اپنی مالکہ کے خاوند
کا مال چرا دین تو ہاتہہ کاٹا جاویگا **کہا** مالک نے اسیطرح اگر مرد اپنی عورت کے اُس مال کو چرا دے جو اُس گہر مین نہ ہو جہان
وہ دونو رہتی ہین بلکہ ایک اور گہر مین محفوظ ہو یا عورت اپنے خاوند کے ایسے مالکو چرا دے جو اُس گہر مین نہ ہو جہان
وہ دونو رہتے ہین بلکہ ایک اور گہر مین بند ہو تو ہاتہہ کاٹا جاویگا **کہا** مالک نے چہوٹا بچہ یا غیر ملک کا آدمی جو بات
نہین کر سکتا اُنکو اگر کوئی اُنکے گہر سے چرا لیجاوے تو ہاتہہ کاٹا جاویگا اور جو راہ مین سے لیجاوے یا گہر کے باہر سے
تو ہاتہہ نہ کاٹا جاویگا اور اُنکا حکم پہاڑ کے بکری اور درخت پر لگے ہوئے میوے کا ہوگا **کہا** مالک نے قبر کہود کر اگر ربع دینار
کے موافق کفن چرا دے تو اُسکا ہاتہہ کاٹا جاویگا کیونکہ قبر ایک محفوظ جگہ ہے جیسے گہر لیکن جب تک کفن قبر سے
باہر نکال نہ لے تب تک ہاتہہ نہ کاٹا جاویگا **مَا لَا قَطْعَ فِيْهِ** جن صورتون مین ہاتہہ نہین کاٹا جاتا اُنکا بیان

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ اَنَّ عَبْدًا سَرَقَ وَدِيًّا مِنْ حَائِطِ رَجُلٍ فَغَرَسَهُ فِي حَائِطِ سَيِّدِهِ فَخَرَجَ صَاحِبُ
الْوَدِيِّ يَلْتَمِسُ وَدِيَّهُ فَوَجَدَهُ فَاسْتَعْدٰى عَلَى الْعَبْدِ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ فَسَجَنَ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ الْعَبْدَ وَاَرَادَ

تقطع يده فانطلق سيد العبد الى رافع بن خديج فسأله عن ذلك فاخبره انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا قطع
في ثمر ولا كثر والكثر الجمار فقال الرجل فان مروان بن الحكم اخذ غلاما لي يريد قطعه وانا احب ان تمشي
معي اليه فتخبره بالذي سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم فمشى معه رافع الى مروان بن الحكم فقال اخذت غلاما
لهذا فقال نعم قال فما انت صانع به قال اردت قطع يده فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا قطع في ثمر ولا كثر
فامر مروان بالعبد فارسل **ترجمہ** محمد بن یحییٰ بن حبان سے روایت ہے ایک غلام نے ایک شخص کے باغ میں سے کھجور کا پودا
چرا کر اپنے مولیٰ کے باغ میں لا کر لگایا پودے والا اپنا پودا ڈھونڈنے نکلا اُسنے پایا اور مروان بن الحکم پاس غلام کی نالش
کی مروان نے غلام کو بلا کر قید کیا اور اُسکا ہاتھ کاٹنا چاہا اُس غلام کا مولیٰ رافع بن خدیج (صحابی) پاس گیا
اور کہا اُنسے یہ حال رافع نے کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے نہین کاٹا جاویگا
ہاتھ پھل مین نہ پودے مین وہ شخص بولا مروان نے میری ایک غلام کو پکڑا ہے اور اُسکا ہاتھ کاٹا چاہتا ہے
مین چاہتا ہون آپ میرے ساتھ چلیے اور مروان سے یہ حدیث کو بیان کر دیجیے رافع اس شخص کے ساتھ مروان
پاس گئے اور پوچھا کیا تو نے اس شخص کی غلام کو پکڑا ہے مروان نے کہا ہان رافع نے پوچھا تو اس غلام کے ساتھ
کیا کرے گا مروان نے کہا اسکا ہاتھ کاٹونگا رافع نے کہا مینے سُنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے پھل
اور پودے کی چوری مین ہاتھ نہ کاٹا جاویگا مروان نے یہ سنکر حکم دیا اس غلام کو چھوڑ دو **عن** السائب بن
يزيد ان عبد الله بن عمرو بن الحضرمي جاء بغلام له الى عمر بن الخطاب فقال له اقطع يد غلامي هذا فانه سرق
فقال له عمر ماذا سرق فقال سرق مرآة لامرأتي ثمنها ستون درهما فقال عمر ارسله فليس عليه قطع خادمكم
سرق متاعكم **ترجمہ** سائب بن یزید سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمرو بن حضرمی ایک غلام کو اپنے حضرت عمر رضی
اللہ عنہ کے سامنے لیکر آئے اور کہا میرے اس غلام کا ہاتھ کاٹیے اس نے چوری کی ہے حضرت عمر نے کہا کیا چرایا وہ
بولا میری جورو کا آئینہ چرایا جسکی قیمت ساٹھ درہم تھی حضرت عمر نے کہا چھوڑ دو اسکو اسکا ہاتھ نہ کاٹا جاویگا
تمہارا خادم تھا تمہارا مال چرایا **ف** ابو حنیفہ اور جمہور علما کا یہی مذہب ہے مگر امام مالک کے نزدیک خاوند کا غلام
اگر اسکی جورو کا مال چراوے تو اسکا ہاتھ کاٹا جاویگا جیسا اوپر گذر چکا **عن** ابن شهاب ان مروان بن الحكم
اتي بانسان قد اختلس متاعا فاراد قطع يده فارسل الى زيد بن ثابت يسأله عن ذلك فقال زيد بن ثابت
ليس في الخلسة قطع **ترجمہ** ابن شہاب سے روایت ہے مروان بن الحکم پاس ایک شخص آیا جو کسیکا مال اوچک لیگیا
تھا مروان نے اسکا ہاتھ کاٹنا چاہا پھر زید بن ثابت پاس ایک شخصکو بھیجا یہ مسئلہ پوچھنے کو اُنہون نے کہا
اوچکے کا ہاتھ نہ کاٹا جاوے گا **ف** ابن ماجہ نے مرفوعًا روایت کیا عبد الرحمان بن عوف سے
اُچکے پر قطع نہین ہے اور اصحاب سنن نے روایت کیا جابر سے کہ خائن اور لوٹنے والے اور اُچکنے والے پر

اسکا پینا درست ہے عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی اَنْ يُّشْرَبَ التَّمْرُ وَالزَّبِيْبُ
جَمِيْعًا وَالزَّهْوُ وَالرُّطَبُ جَمِيْعًا ترجمہ ابو قتادہ انصاری سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھجور
اور انگور ملا کر نبیذ پینے سے اور گدر اور پختہ کھجور ملا کر نبیذ پینے سے کہا مالک نے اس امر پر اتفاق کیا ہے ہمارے شہر کے علماء نے کہ یہ مکروہ ہے
کیونکہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے مَا يُنْهٰى اَنْ يُّنْتَبَذَ فِيْهِ جن ظروف میں
نبیذ بنانا مکروہ ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فِیْ بَعْضِ
مَغَازِيْهِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَاَقْبَلْتُ نَحْوَهٗ فَانْصَرَفَ قَبْلَ اَنْ اَبْلُغَهٗ فَسَاَلْتُ مَاذَا قَالَ فَقِيْلَ
نَهٰی اَنْ يُّنْتَبَذَ فِی الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی جہاد
میں خطبہ پڑھا میں بھی آپکی طرف چلا سننے کے واسطے لیکن میرے پہنچنے سے پہلے آپ فارغ ہوگئے میں نے لوگوں
سے پوچھا آپنے کیا فرمایا لوگوں نے کہا منع کیا آپنے نبیذ بھگونے سے تونبے اور مرتبان میں ف کیونکہ یہ برتن
شراب کی تھے اوائل اسلام میں ان ظروف کی بھی ممانعت احتیاطًا آپنے کردی بعد اسکے یہ ممانعت منسوخ
ہوگئی اب ہر برتن میں میوہ بھگونا درست ہے عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی اَنْ يُّنْتَبَذَ فِی
الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ ترجمہ ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا میوہ تر کرنے سے
تونبے اور مرتبان میں مَا جَاءَ فِیْ تَحْرِيْمِ الْخَمْرِ خمر کی حرمت کا بیان عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ ترجمہ
حضرت ام المومنین عائشہ رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا تبع (شہد کی شراب) کا حکم آپنے
فرمایا جو شراب نشہ کرے وہ حرام ہے ف وہی خمر ہے قلیل ہو یا کثیر جیسا دوسری حدیث میں ہے انگور کی ہو یا کھجور کی
یا شہد کی یا گیہوں کی یا جو کی یا انجیر کی سب کو خمر کہتے ہیں کیونکہ خمر مشتق ہے مخامرت سے جسکے معنے چھپانے کے ہیں
پس جس میں نشہ ہو عقل چھپ جاوے وہ خمر کہی جاویگی یہی صحیح ہے اہل لغت کے نزدیک اور حضرت عمر نے بھی ایسا ہی
کہا ہے اور احادیث صحیحہ متعددہ اسپر دال ہیں کہ خمر انگور سے خاص نہیں بلکہ شہد اور گیہوں اور جو کی شراب کو
بھی خمر کہتے ہیں اور مدینے میں جب حرمت خمر کی اتری تو اس زمانے میں انگور کے شراب رائج نہ تھی صرف
کھجور کی مستعمل تھی اسیواسطے ائمہ ثلثہ اور محمد بن الحسن اور جمہور علماء اسطرف گئے ہیں کہ جو شراب نشہ کرے وہ
خمر ہے اسکا قلیل کثیر بالکل حرام ہے صرف ابو حنیفہ سے یہ منقول ہے کہ خمر خاص ہے انگور سے اور باقی اشیا
کے شراب اسقدر حلال ہیں جس سے نشہ نہو البتہ اتنا پینا کہ نشہ ہوجاوے حرام ہے مگر دلیل ابو حنیفہ کی از روے
لغت اور از روے احادیث دونو طرح سے ضعیف ہے اور قابل اعتماد نہیں ہے اور صاحب ہدایہ نے جو اتفاق
اہل لغت کا خمر کے خاص ہونے پر انگور سے بیان کیا ہے بالکل غلط ہے بڑی دلیل حنفیہ کی حدیث ابن عباس

خمر کی حرمت کا بیان

ہے جسکو نسائی نے مرفوعًا روایت کیا خمر قلیل وکثیر حرام ہے اور باقی شرابون مین سے سکر حرام ہے اول تو یہ حدیث
مختلف فیہ ہے بلحاظ وصل و انقطاع مین دوسرے الفاظ بھی اسکے محتمل ہین تو دوسرے احادیث صحیحہ متعددہ
کی معارض کیونکر ہوسکتی ہے **عَنْ** زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْغُبَیْرَاءِ
فَقَالَ لَا خَیْرَ فِیْھَا وَنَھٰی عَنْھَا **ترجمہ** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال ہوا جوار کی شراب سے آپنے فرمایا بہتر نہین ہے
اور منع کیا اس سے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِی الدُّنْیَا ثُمَّ لَمْ یَتُبْ
مِنْھَا حُرِمَھَا فِی الْاٰخِرَۃِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص دنیا مین شراب
پیئیگا پھر اس سے توبہ نہ کریگا تو آخرت مین شراب سے محروم رہیگا **عَنْ** ابْنِ وَعْلَۃَ الْمِصْرِیِّ اَنَّہٗ سَاَلَ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ
عَبَّاسٍ عَمَّا یُعْصَرُ مِنَ الْعِنَبِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَھْدٰی رَجُلٌ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاوِیَۃَ خَمْرٍ فَقَالَ اَمَا
عَلِمْتَ اَنَّ اللّٰہَ حَرَّمَھَا قَالَ لَا فَسَارَّہٗ رَجُلٌ اِلٰی جَنْبِہٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَ سَارَرْتَہٗ فَقَالَ اَمَرْتُہٗ
بِبَیْعِھَا فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الَّذِیْ حَرَّمَ شُرْبَھَا حَرَّمَ بَیْعَھَا فَفَتَحَ الرَّجُلُ الْمَزَادَتَیْنِ حَتّٰی ذَھَبَ
مَا فِیْھِمَا **ترجمہ** ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے ایک مشک شراب کی تحفہ لایا آپنے فرمایا تو نہین جانتا
اللہ تعالی نے اسکو حرام کیا وہ بولا مجھے خبر نہین ایک شخص نے چپکے سے اسکے کان مین کچھ کہا آپنے پوچھا تو نے کیا کہا وہ بولا
بیچنے والے کو کہا آپنے فرمایا جسنے اسکا پینا حرام کیا اس نے اسکا بیچنا بھی حرام کیا یہ سنکر اس شخص نے مشک
کا منہ کھولدیا سب شراب بہ گئی **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّہٗ قَالَ کُنْتُ اَسْقِیْ اَبَا عُبَیْدَۃَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَاُبَیَّ بْنَ کَعْبٍ شَرَابًا
مِنْ فَضِیْخٍ وَتَمْرٍ قَالَ فَجَاءَھُمْ اٰتٍ فَقَالَ اِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَۃَ یَا اَنَسُ قُمْ اِلٰی ھٰذِہِ الْجِرَارِ
فَاکْسِرْھَا قَالَ فَقُمْتُ اِلٰی مِھْرَاسٍ لَنَا فَضَرَبْتُھَا بِاَسْفَلِہٖ حَتّٰی تَکَسَّرَتْ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے مین ابو
عبیدہ بن جراح اور ابی بن کعب کو شراب پلایا کرتا تھا گدر کھجور اور خشک کھجور کی اتنے مین ایک شخص آیا وہ بولا شراب
حرام ہوگئی ابو طلحہ نے کہا اے انس اٹھو گھڑے پھوڑ دو مین اٹھا اور موسل سے مار کر سب گھڑون کو پھوڑ دیا
عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِیْدٍ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حِیْنَ قَدِمَ الشَّامَ فَشَکَا اِلَیْہِ اَھْلُ الشَّامِ وَبَاءَ الْاَرْضِ وَ
ثِقَلَھَا وَقَالُوْا لَا یُصْلِحُنَا اِلَّا ھٰذَا الشَّرَابُ فَقَالَ عُمَرُ اشْرَبُوا الْعَسَلَ فَقَالُوْا لَا یُصْلِحُنَا الْعَسَلُ فَقَالَ رَجُلٌ
مِنْ اَھْلِ الْاَرْضِ ھَلْ لَکَ اَنْ نَجْعَلَ لَکَ مِنْ ھٰذَا الشَّرَابِ شَیْئًا لَا یُسْکِرُ قَالَ نَعَمْ فَطَبَخُوْہُ حَتّٰی ذَھَبَ مِنْہُ
الثُّلُثَانِ وَبَقِیَ الثُّلُثُ فَاَتَوْا بِہٖ عُمَرَ فَاَدْخَلَ فِیْہِ عُمَرُ اِصْبَعَہٗ ثُمَّ رَفَعَ یَدَہٗ فَتَبِعَھَا یَتَمَطَّطُ فَقَالَ ھٰذَا الطِّلَاءُ ھٰذَا
مِثْلُ طِلَاءِ الْاِبِلِ فَاَمَرَھُمْ عُمَرُ اَنْ یَّشْرَبُوْہُ فَقَالَ لَہٗ عُبَادَۃُ بْنُ الصَّامِتِ اَحْلَلْتَھَا وَاللّٰہِ فَقَالَ عُمَرُ کَلَّا وَاللّٰہِ اَللّٰھُمَّ
اِنِّیْ لَا اُحِلُّ لَھُمْ شَیْئًا حَرَّمْتَہٗ عَلَیْھِمْ وَلَا اُحَرِّمُ عَلَیْھِمْ شَیْئًا اَحْلَلْتَہٗ لَھُمْ **ترجمہ** حضرت عمر بن خطاب جب شام کو آئے
لوگون نے وہان کی وبا اور آب وہوا کی بھاری ہونیکا بیان کیا اور کہا بغیر اس شراب کے ہمارا مزاج اچھا نہین رہتا آپنے کہا

شہد ہوا انہوں نے کہا شہد موافق نہیں ایک شخص بولا ہم اسکو اسطرح تیار کریں جس میں نشہ نہ ہو آپنے کہا ہاں انہوں نے اسکو
پکایا اتنا کہ ایک تہائی رہگیا دو تہائی جل گیا اسکو حضرت عمر پاس لائے انہوں نے انگلی ڈالی وہ چپ چپ کرنے لگا آپنے فرمایا طلا
تو اونٹ کی طلا کی مشابہ ہے حضرت عمر نے اسکے پینے کی اجازت دی عبادہ بن صامت نے کہا آپنے اسکو حلال کردیا عمر نے کہا نہیں
قسم خدا کی اے اللہ میں کبھی کسی چیز کو حلال نہیں کیا جو تونے حرام کیا اور نہ حرام کیا جو تو نے حلال کیا **عن** نافع عن عبد اللہ بن عمر
ان رجالا من اهل العراق قالوا له یا ابا عبد الرحمن انا نبتاع من ثمر النخل والعنب فنعصره خمرا فنبیعها فقال
عبد اللہ بن عمر انی اشهد اللہ علیکم وملائکته ومن سمع من الجن والانس انی لا آمرکم ان تبیعوها ولا
تبتاعوها ولا تعصروها ولا تشربوها ولا تسقوها فانها رجس من عمل الشیطان **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت
ہے ان سے عراق کے لوگوں نے کہا ہم کھجور اور انگور کے پھل خریدتے ہیں پھر اسکی شراب بنا کر بیچتے ہیں عبد اللہ بن عمر نے
کہا میں گواہ کرتا ہوں اللہ کو اور اسکے فرشتوں کو اور جو سنتے ہیں جن اور آدمی میں اجازت نہیں دیتا تمکو بیچنے کی نہ
خریدنے کی نہ نچوڑنے کی نہ پینے کی نہ پلانے کی کیونکہ شراب پلید ہے شیطان کا کام **کتاب الجامع** کتاب مختلف
بابوں کے بیان میں بسم اللہ الرحمن الرحیم **الدعاء للمدینة واهلها** مدینہ کیواسطے اور مدینہ کے رہنے والوں
واسطے دعا کا بیان **عن** انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللهم بارک لهم فی مکیالهم وبارک لهم فی صاعهم
ومدهم یعنی اهل المدینة **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے پروردگار برکت دے
مدینہ والوں کی ناپ میں اور برکت دے انکے صاع اور مد میں **عن** ابی هریرة انه قال کان الناس اذا راوا اول الثمر
جاءوا به الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا اخذه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللهم بارک لنا فی ثمرنا وبارک
لنا فی مدینتنا وبارک لنا فی صاعنا وبارک لنا فی مدنا اللهم ان ابراهیم عبدک وخلیلک ونبیک وانی
عبدک ونبیک وانه دعاک لمکة وانی ادعوک للمدینة بمثل ما دعاک به لمکة ومثله معه ثم یدعو بعد
الفراغ اصغر ولید یراه فیعطیه ذلک الثمر **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ جب لوگ پہلا میوہ دیکھتے تو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لاتے آپ اسکو لیکر فرماتے اے پروردگار برکت دے ہمارے پھلوں میں اور برکت دے ہمارے شہر
میں اور برکت دے ہمارے صاع میں اور برکت دے ہمارے مد میں اے پروردگار ابراہیم نے جو تیرے بندے اور تیرے دوست
اور تیرے نبی تھے دعا کی تھی مکہ کیواسطے اور میں دعا کرتا ہوں تجھ سے مدینہ کیواسطے اور میں تیرا بندہ ہوں اور نبی ہوں جیسے ابراہیم
نے دعا کی تھی مکہ کے لیے اور اتنی اور اسکے ساتھ پھر آپ سب سے چھوٹا بچہ جو موجود ہوتا بلاتے اور وہ میوہ اسکو دیدیتے
ما جاء فی سکنی المدینة والخروج منها مدینہ میں رہنے کا بیان اور مدینہ سے نکلنے کا بیان **عن** یحنس
مولی الزبیر بن العوام انه کان جالسا عند عبد اللہ بن عمر فی الفتنة فاتته مولاة له تسلم علیه فقالت انی
اردت الخروج یا ابا عبد الرحمن اشتد علینا الزمان فقال لها عبد اللہ بن عمر اقعدی لکع فانی سمعت

رسول الله صلى الله يقول لا يصبر على لأوائها وشدتها احد الا كنت له شهيدا او شفيعا يوم القيمة **ترجمہ**
یحنس جو مولی تھا زبیر بن عوام کا نقل کرتا ہے مین بیٹھا تھا عبد اللہ بن عمر کے پاس اتنے مین ایک لونڈی آئی نکلی اور بولی
مین مدینہ سے نکلا چاہتی ہون اے ابا عبد الرحمن کیونکہ یہان سختیان ہین اور وہ زمانہ فساد کا تھا مدینہ مین یزید بن معاویہ
نے وہان کے لوگونکو تنگ کر رکھا تھا اور فتنہ کیا تھا) عبد اللہ بن عمر نے کہا بیٹھ نالائق مینے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے آپ فرماتے تھے مدینہ کی تکلیف اور سختیون پر جو صبر کریگا مین اسکا قیامت کے روز گواہ ہون گا یا اسکی شفاعت کرون
گا **عن** جابر بن عبد الله ان اعرابيا بايع رسول الله صلى الله عليه وسلم على الاسلام واصاب الاعرابي وعك بالمدينة
فاتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله اقلني بيعتي فابى النبي صلى الله عليه وسلم ثم جاءه فقال اقلني بيعتي
فابى ثم جاءه فقال اقلني بيعتي فابى فخرج الاعرابي فقال النبي صلى الله عليه وسلم انما المدينة كالكير تنفي
خبثها وتنصع طيبها **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے ایک اعرابی نے بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے اسلام پر اسکو بخار آنے لگا مدینہ مین وہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ میری بیعت توڑ دیجیے
ف یعنی ہجرت کی بیعت اور مدینہ مین رہنے کی نہ یہ کہ مرتد ہو گیا **ف** آپنے انکار کیا پھر آیا اور کہا میری بیعت
توڑ دیجیے آپنے انکار کیا پھر آیا اور کہا میری بیعت توڑ دیجیے آپنے انکار کیا وہ مدینہ سے نکل گیا سوقت آنحضرت نے فرمایا مدینہ مثل بھٹی یا
کھریالی ہے جو میل نکالدیتی ہے اور خالص کندن رکھہ لیتی ہے **ف** اسیطرح مدینہ بھی برے آدمیون
کو رہنے نہین دیتا اچھی آدمیون کو جانے نہین دیتا۔ مگر یہ امر خاص ہے ساتھہ بعض ازمنہ کے جیسے زمان
حیات آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور زمان دجال نہ یہ کہ ہر زمانہ مین ہو کیونکہ بعد ظہور فتن کے امر
کی خلاف مشاہدہ ہوا چنانچہ زمانہ یزید وحجاج وزمان تسلط زیدیہ مین کیسے کیسے مبتدعین مدینہ مین
رہی اور کیا کیا بدعت شائع ہوئین پس جو لوگ اسحدیث اور اسکی امثال سے استدلال کرتی ہین اس امر
پہ کہ عمل اہل مدینہ حجت ہے اور اسوجہ سے اُن بدعات کو جو مدینہ طیبہ مین شائع ہین مانند عمل مولد وغیرہ
کے درست جانتے ہین یہ امر محض لغو ہے اور یہ جو مشہور ہے کہ امام مالک کے نزدیک عمل اہل مدینہ حجت ہے
سو اول تو محققین مالکیہ نے مانند ابن بکیر و ابو یعقوب رازی وطیالسی وقاضی ابو الفرج وقاضی ابو بکر وغیرہم کے
اسکا انکار کیا ہے سوا اسکے بعض مالکیہ نے کہا مراد اس سے زمان صحابہ ہے اور بعض نے کہا زمان صحابہ وتابعین
وتبع تابعین حافظ ابن حجر فتح الباری مین فرماتے ہین اگر یہ تسلیم کیا جاوے تو یہ مخصوص ہے ساتھہ زمان نبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وخلفا راشدین کی لیکن بعد ظہور فتن اور انتشار صحابہ کے شہرون مین خصوصا دوسری
صدی کی آخرین اور بعد اسکے پس اسکی خلاف مشاہدہ ہوا انتہے **عن** ابي هريرة يقول قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم امرت بقرية تاكل القرى يقولون يثرب وهي المدينة تنفي الناس كما ينفي الكير خبث

الْحَدِيدِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ایسی بستی مین جانے کا حکم ہوا جو بہت بستیون کو کہا جاویگی **ف** یعنے اسکی وجہ سے بہت شہر او ربستیان فتح ہونگی ایسا ہی ہوا آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات مین مکہ اور طائف اور یمن اور خیبر فتح ہوا اور آپ کی وفات کے بعد روم وشام وایران مصر دیار بکر صحابہ کے عہد مین فتح ہوئے اور مدینہ منورہ دار الخلافت رہا **ف** لوگ اسکو یثرب کہتے ہین اور وہ مدینہ ہے بری آدمیون کو نکال باہر کرتا ہے جیسے کہ بھٹی لوہے کا میل نکالدیتی ہے **عَنْ** عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَخْرُجُ اَحَدٌ مِّنَ الْمَدِيْنَةِ رَغْبَةً عَنْهَا اِلَّا اَبْدَلَهَا اللّٰهُ خَيْرًا مِّنْهُ **ترجمہ** عروہ بن الزبیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص مدینہ سے نفرت کرکے نہین نکلتا مگر اللہ جل جلالہ اُس سے بہتر دوسرا آدمی مدینہ کو دیتا ہے **ف** اگر کوئی شخص کہے مدینہ منورہ سے بعض اجلاے صحابہ نکلکر اور مقامون مین مرے جیسے ابو موسی اور ابن مسعود رضہ اور معاذ اور ابو عبیدہ اور علی بن ابی طالب اور طلحہ اور زبیر اور عمار اور حذیفہ اور عبادہ بن الصامت اور بلال اور ابو الدردا اور ابو ذر رضی اللہ عنہم حالانکہ مدینہ مین اُن سے بہتر تو کیا اُن کے برابر بھی اور نہی نہین آئے جواب اسکا دو طرح ہوسکتا ہے ایک تو یہ کہ یہ حکم آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات تک تھا دوسرے یہ کہ اگر یہ لوگ مدینہ سے نکلتے نفرت کرکے تو اُن سے بہتر دوسرے آتے یہ تو کسی ضرورت کی وجہ سے نکلے تھے پھر جہان موت مقدر تھی وہان مرے **عَنْ** سُفْيَانَ بْنِ اَبِيْ زُهَيْرٍ اَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَأْتِيْ قَوْمٌ يُبِسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ وَتُفْتَحُ الشَّامُ فَيَأْتِيْ قَوْمٌ يُبِسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ وَتُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَيَأْتِيْ قَوْمٌ يُبِسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ **ترجمہ** سفیان بن ابی زہیر سے روایت ہے کہا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرماتے تھے فتح ہوگا یمن وہان سے لوگ سیر کرتے ہوئے مدینہ کو آوین گے اور اپنے گھر بار کو اور جو اُنکے ساتھ جاوے گا مدینہ سے لیجاوین گے حالانکہ مدینہ بہتر ہوگا اُنکے لیے کاش وہ جانتے ہوتے اور فتح ہوگا شام وہان سے کچھ لوگ سیر کرتے ہوئے آوینگے اور اپنے گھر بار کو اور جو اُنکا کہنا مانیگا مدینہ سے لیجاوین گے حالانکہ مدینہ بہتر ہوگا اُنکے لیے کاش وہ جانتے ہوتے اور عراق فتح ہوگا وہان سے کچھ لوگ سیر کرتے ہوئے آوین گے اور اپنے گھر بار کو اور جو کوئی اُنکا کہنا مانیگا مدینہ سے لیجاوین گے حالانکہ مدینہ بہتر ہوگا اُنکے لیے کاش وہ جانتے ہوتے **ف** جب یمن اور شام اور عراق فتح ہوا تو لوگ وہان کی آبادی اور ارزانی اور آب وہوا کو پسند کرکے اپنے اہل وعیال کو اور جو اُن کے ساتھ گیا مدینہ سے لیجاکر وہان رہنے لگے پھر طرح طرح کے فتنے اور خرابیان واقع ہوئین اُن مین پھنس گئے اگر مدینہ مین

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَصْبِرُ عَلٰی لَاْوَائِہَا وَشِدَّتِہَا اَحَدٌ اِلَّا کُنْتُ لَہٗ شَہِیْدًا اَوْ شَفِیْعًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ **ترجمہ**
یحنس جو مولی تھا زبیر بن عوام کا نقل کرتا ہے مین بیٹھا تھا عبد اللہ بن عمر کے پاس اتنے مین ایک لونڈی آئی انکی اور بولی
مین مدینہ سے نکلا چاہتی ہون اے ابا عبد الرحمن کیونکہ یہان سختیان ہین اور وہ زمانہ فساد کا تھا مدینے مین یزید بن معاویہ
نے وہان کے لوگونکو تنگ کر رکھا تھا اور فتنہ کیا تھا) عبد اللہ بن عمر نے کہا بیٹھ نالائق مینے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے آپ فرماتے تھے مدینہ کی تکلیف اور سختیون پر جو صبر کریگا مین اسکا قیامت کے روز گواہ ہون گا یا اسکی شفاعت کرون
گا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ اَعْرَابِیًّا بَایَعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْاِسْلَامِ وَاَصَابَ الْاَعْرَابِیَّ وَعْکٌ بِالْمَدِیْنَۃِ
فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَقِلْنِیْ بَیْعَتِیْ فَاَبَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَہٗ فَقَالَ اَقِلْنِیْ بَیْعَتِیْ
فَاَبٰی ثُمَّ جَاءَہٗ فَقَالَ اَقِلْنِیْ بَیْعَتِیْ فَاَبٰی فَخَرَجَ الْاَعْرَابِیُّ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْمَدِیْنَۃُ کَالْکِیْرِ تَنْفِیْ
خَبَثَہَا وَتَنْصَعُ طَیِّبُہَا **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے ایک اعرابی نے بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے اسلام پر اسکو بخار آنے لگا مدینہ مین وہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ میری بیعت توڑ دیجیے
ف یعنی ہجرت کی بیعت اور مدینہ مین رہنے کی نہ یہ کہ مرتد ہو گیا **ف** آپنے انکار کیا پھر آیا اور کہا میری بیعت
توڑ دیجیے آپنے انکار کیا پھر آیا اور کہا میری بیعت توڑ دیجیے آپنے انکار کیا وہ مدینہ سے نکل گیا سو تب آنحضرت نے فرمایا مدینہ مثل بھٹی یا
کھریالی ہے جو میل نکال دیتی ہے اور خالص کندن رکھ لیتی ہے **ف** اسیطرح مدینہ بھی برے آدمیون
کو رہنے نہین دیتا اچھے آدمیون کو جانے نہین دیتا۔ مگر یہ امر خاص ہے ساتھ بعض ازمنہ کے جیسے زمان
حیات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور زمان دجال نہ یہ کہ ہر زمانہ مین ہو کیونکہ بعد ظہور فتن کے اس
کی خلاف مشاہدہ ہوا چنانچہ زمانہ یزید وحجاج وزمان تسلط زیدیہ مین کیسے کیسے مبتدعین مدینہ مین
رہے اور کیا کیا بدعات شائع ہوئین پس جو لوگ اس حدیث اور اسکی امثال سے استدلال کرتے ہین اس امر
پہ کہ عمل اہل مدینہ حجت ہے اور اسوجہ سے اُن بدعات کو جو مدینہ طیبہ مین شائع ہین مانند عمل مولد وغیرہ
کے درست جانتے ہین یہ امر محض لغو ہے اور یہ جو مشہور ہے کہ امام مالک کے نزدیک عمل اہل مدینہ حجت ہے
سو اول تو محققین مالکیہ نے مانند ابن بکیر وابو یعقوب رازی وطیالسی وقاضی ابو الفرج وقاضی ابو بکر وغیرہم کے
اسکا انکار کیا ہے سوا اسکے بعض مالکیہ نے کہا مراد اس سے زمان صحابہ ہے اور بعض نے کہا زمان صحابہ وتابعین
وتبع تابعین حافظ ابن حجر فتح الباری مین فرماتے ہین اگر یہ تسلیم کیا جاوے تو یہ مختص ہے ساتھ زمان نبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وخلفاء راشدین کی لیکن بعد ظہور فتن اور انتشار صحابہ کے شہرون مین خصوصًا دوسری
صدی کی آخر مین اور بعد اسکی پس اسکی خلاف مشاہدہ ہے انتہی **عَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ بِقَرْیَۃٍ تَاْکُلُ الْقُرٰی یَقُوْلُوْنَ یَثْرِبُ وَہِیَ الْمَدِیْنَۃُ تَنْفِی النَّاسَ کَمَا یَنْفِی الْکِیْرُ خَبَثَ

الحَدِیدِ ترجمہ ابوہریرہ سو روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مجھے ایسی بستی مین جانے کا حکم ہوا جو بہت
بستیون کو کہا جاویگی ف یعنے اسکی وجہ سے بہت شہر اور بستیان فتح ہونگی ایسا ہی ہوا آن حضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کی حیات مین مکہ اور طائف اور یمن اور خیبر فتح ہوا اور آپ کی وفات کی بعد روم و شام و ایران مصر
دیار بکر صحابہ کے عہد مین فتح ہوئے اور مدینہ منورہ دار الخلافت رہا ف لوگ اسکو یثرب کہتے ہین اور وہ
مدینہ ہے بُری آدمیون کو نکال باہر کرتا ہے جیسے کہ بہا لوہے کا میل نکالدیتی ہے عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَخْرُجُ اَحَدٌ مِنَ الْمَدِیْنَةِ رَغْبَةً عَنْهَا اِلَّا اَبْدَلَهَا اللّٰهُ خَیْرًا مِنْهُ ترجمہ
عروہ بن الزبیر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص مدینہ سے نفرت کرکے نہین نکلتا
مگر اللہ جل جلالہ اُس سے بہتر دوسرا آدمی مدینہ کو دیتا ہے ف اگر کوئی شخص کہے مدینہ منورہ سے بعض اجلائے
صحابہ نکلکر اور مقامون مین مرے جیسے ابوموسی اور ابن مسعود رض اور معاذ اور ابو عبیدہ اور علی بن ابی طالب
اور طلحہ اور زبیر اور عمار اور حذیفہ اور عبادہ بن الصامت اور بلال اور ابو الدردا اور ابوذر رضی اللہ عنہم
حالانکہ مدینہ مین اُن سے بہتر تو کیا اُن کے برابر بہی اور نہ نہین آئے جواب اسکا دو طرح ہو سکتا ہے ایک
تو یہ کہ یہ حکم آن حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی حیات تک تہا دوسرے یہ کہ اگر یہ لوگ مدینہ سے نکلتے نفرت
کرکے تو اُن سے بہتر دوسرے آتے یہ تو کسی ضرورت کی وجہ سے نکلے تہے پہر جہان موت مقدر مین تہی وہان مرے
عَنْ سُفْیَانَ بْنِ اَبِیْ زُهَیْرٍ اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ تُفْتَحُ الْیَمَنُ فَیَاْتِیْ
قَوْمٌ یُبِسُّوْنَ فَیَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِیْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِیْنَةُ خَیْرٌ لَّهُمْ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ وَتُفْتَحُ الشَّامُ فَیَاْتِیْ
قَوْمٌ یُبِسُّوْنَ فَیَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِیْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِیْنَةُ خَیْرٌ لَّهُمْ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ وَتُفْتَحُ الْعِرَاقُ
فَیَاْتِیْ قَوْمٌ یُبِسُّوْنَ فَیَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِیْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِیْنَةُ خَیْرٌ لَّهُمْ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ترجمہ سفیان
بن ابی زہیر سے روایت ہی کہا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے فرماتے تہے فتح ہوگا یمن وہان سے لوگ
سیر کرتے ہوئے مدینہ کو آوینگے اور اپنے گہر بار کو اور جو اُنکے ساتہہ جاوے گا مدینہ سے لیجاوینگے حالانکہ مدینہ
بہتر ہوگا اُنکے لیے کاش وہ جانتے ہوتے اور فتح ہوگا شام وہان سے کچہ لوگ سیر کرتے ہوئے آوینگے اور اپنے
گہر بار کو اور جو اُنکا کہنا مانیگا مدینہ سے لیجاوینگے حالانکہ مدینہ بہتر ہوگا اُنکے لیے کاش وہ جانتے ہوتے اور عراق
فتح ہوگا وہان سے کچہ لوگ سیر کرتے ہوئے آوینگے اور اپنے گہر بار کو اور جو کوئی اُنکا کہا مانیگا مدینہ سے لیجاوینگے
حالانکہ مدینہ بہتر ہوگا اُنکے لیے کاش وہ جانتے ہوتے ف جب یمن اور شام اور عراق فتح ہوا تو لوگ
وہان کی آبادی اور ارزانی اور آب و ہوا کو پسند کرکے اپنے اہل و عیال کو اور جو اُن کے ساتہہ گیا مدینہ سے
لیجا کر وہان رہنے لگے پہر طرح طرح کے فتنے اور خرابیان واقع ہوئین اُن مین پہنس گئے اگر مدینہ مین

رہتی تو بہت آفتون سے دین اور دنیا کے بچے رہتے مدینہ مین نہ دجال جاوے گا نہ وہان طاعون آوے گا نہ
کسی قسم کا فتنہ دینی ہوگا جس کیوجہ سے لوگ گمراہ ہوجاوین - اس حدیث سے بہی مدینہ منورہ کی بڑی فضیلت معلوم
ہوئی اور معلوم ہوا کہ وہ عراق اور شام اور یمن سب مقامون سے بہتر ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَتُتْرَکَنَّ الْمَدِیْنَةُ عَلٰی اَحْسَنِ مَا کَانَتْ حَتّٰی یَدْخُلَ الْکَلْبُ وَالذِّئْبُ فَیُغَذِّیْ عَلٰی
بَعْضِ سَوَارِیِ الْمَسْجِدِ اَوْ عَلَی الْمِنْبَرِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَلِمَنْ تَکُوْنُ الثِّمَارُ ذٰلِكَ الزَّمَانَ قَالَ لِلْعَوَافِیْ الطَّیْرِ وَ
السِّبَاعِ ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے البتہ تم چھوڑوگے مدینہ کو اچھے حال میں
یہانتک کہ آویگا اُس مین کتا یا بھیڑیا تو پیشاب کیا کرے گا مسجد کی کھنبو یا منبر پر صحابہ نے کہا یا رسول اللہ اس
زمانے مین مدینہ کے پہلون کو کون کہاوے گا آپنے فرمایا جو جانور بہوکے ہونگے پرندے اور درندے ف
شاید یہ حال آخر زمانہ مین ہوگا جب اسلام کا نشان نہ رہیگا اور مدینہ بالکل نا آباد ہوجاوے گا بعض کہتے ہین یہ
زمانہ گذر چکا جب مدینہ مین فتنہ ہوا تہا اور اہل مدینہ اُسکو چھوڑ کر جان کے خوف سے چلے گئے تہے اور کئی روز
تک مسجد نبوی مین نماز نہین ہوئی تہی عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِیْزِ حِیْنَ خَرَجَ
مِنَ الْمَدِیْنَةِ اِلْتَفَتَ اِلَیْهَا فَبَکٰی ثُمَّ قَالَ یَا مُزَاحِمُ اَتَخْشٰی اَنْ نَّکُوْنَ مِمَّنْ نَفَتِ الْمَدِیْنَةُ ترجمہ
عمر بن عبد العزیز رہ جب مدینے سے نکلے تو مدینہ کیطرف دیکھکے روئے اور اپنے غلام مزاحم سے کہنے لگے شاید
تو اور ہم اُن لوگون مین ہون جنکو مدینہ نے نکالدیا

مَا جَاءَ فِیْ تَحْرِیْمِ الْمَدِیْنَةِ

مدینہ منورہ
کی حرمت کا بیان عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَهٗ اُحُدٌ فَقَالَ هٰذَا جَبَلٌ یُّحِبُّنَا وَ
نُحِبُّهٗ اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِیْمَ حَرَّمَ مَکَّةَ وَاَنِّیْ اُحَرِّمُ مَا بَیْنَ لَابَتَیْهَا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب آپکو احد کا پہاڑ دکہائی دیا یہ وہ پہاڑ ہے جو ہمکو چاہتا ہے اور ہم بہی
اُسکو چاہتے ہین اے میرے رب ابراہیم علیہ السلام نے حرام کیا مکہ کو (یعنے حرام کیا وہان شکار کرنے کو اور
لڑنے جہگڑنے قتال کو اور وہان کے درخت یا گہاس اوکھیڑنے کو) اور مین حرام کرتا ہون مدینہ کے دو نوکنارون
کے درمیان ف دونو حرم حرمت مین برابر ہین وہ حرم اللہ ہے اور یہ حرم الرسول مگر فرق یہ ہے کہ حرم اللہ
مین جنایت کی جزا لازم آتی ہے یہان جزا لازم نہین آتی بعضون کے نزدیک یہان بہی جزا لازم آتی ہے
عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّهٗ کَانَ یَقُوْلُ لَوْ رَاَیْتُ الظِّبَاءَ تَرْتَعُ بِالْمَدِیْنَةِ مَا ذَعَرْتُهَا قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا بَیْنَ لَابَتَیْهَا حَرَامٌ ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے وہ کہتے
تہے اگر مین ہرنون کو چرتے ہوئے دیکھون مدینہ مین تو ہرگز نہ چھیڑون اُن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا مدینہ کی دونو کنارے حرام ہین عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّهٗ وَجَدَ غِلْمَانًا قَدْ اَلْجَاءُوْا ثَعْلَبًا

اِلیٰ زَاوِیَۃٍ فَطَرَدَھُمْ عَنْہُ **ترجمہ** ابو ایوب انصاری نے لڑکونکو دیکھا اُنھوں نے ایک لومڑی کو گھیر رکھا تھا ایک کونے
مین تو آپنے لڑکون کو ہنکا دیا اور لومڑی کو چھوڑ دیا اکیونکہ مدینہ کے جانور کا پکڑنا حرام ہے جیسے مکہ مین) کہا مالک نے
ابو ایوب نے یہ کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حرم مین ایسا کام ہوتا ہے **عَنْ رَجُلٍ** قَالَ دَخَلَ عَلَیَّ زَیْدُ
بْنُ ثَابِتٍ وَاَنَا بِالْاَسْوَافِ قَدِ اصْطَدْتُ نُھَسًا فَاَخَذَہٗ مِنْ یَدِیْ فَاَرْسَلَہٗ **ترجمہ** ایک شخص (شرحبیل
بن سعد) سے روایت ہے کہ میرے پاس زید بن ثابت آئے اور مین اسواف (ایک موضع ہے اطراف مدینہ مین) تھا اور
مین نے شکار کیا تھا ایک چڑیا کا اُنھوں نے میرے ہاتھ سے اُسکو لیکر چھوڑ دیا **مَا جَاءَ فِیْ وَبَاءِ الْمَدِیْنَۃِ**
مدینے کی وبا کا بیان **ف** وبا اُس مرض کو کہتے ہین جو عام ہو جاوے جیسے بخار ہو جاوے یا اسہال ہو یا اور کوئی بیماری
عَنْ عَائِشَۃَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنَّھَا قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ وُعِکَ اَبُوْبَکْرٍ وَبِلَالٌ
قَالَتْ فَدَخَلْتُ عَلَیْھِمَا فَقُلْتُ یَا اَبَتِ کَیْفَ تَجِدُکَ یَا بِلَالُ کَیْفَ تَجِدُکَ قَالَتْ فَکَانَ اَبُوْبَکْرٍ اِذَا اَخَذَتْہُ
الْحُمّٰی یَقُوْلُ کُلُّ امْرِءٍ مُصَبَّحٌ فِیْ اَھْلِہٖ ۞ وَالْمَوْتُ اَدْنٰی مِنْ شِرَاکِ نَعْلِہٖ + وَکَانَ بِلَالٌ اِذَا اُقْلِعَ عَنْہُ یَرْفَعُ
عَقِیْرَتَہٗ فَیَقُوْلُ + اَلَا لَیْتَ شِعْرِیْ ھَلْ اَبِیْتَنَّ لَیْلَۃً + بِوَادٍ وَحَوْلِیْ اِذْخِرٌ وَجَلِیْلٌ + وَھَلْ اَرِدَنْ یَوْمًا
مِیَاہَ مَجِنَّۃٍ + وَھَلْ یَبْدُوَنْ لِیْ شَامَۃٌ وَطَفِیْلٌ + قَالَتْ عَائِشَۃُ فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ
وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُہٗ فَقَالَ اللّٰھُمَّ حَبِّبْ اِلَیْنَا الْمَدِیْنَۃَ کَحُبِّنَا مَکَّۃَ اَوْ اَشَدَّ وَصَحِّحْھَا وَبَارِکْ لَنَا فِیْ صَاعِھَا
وَمُدِّھَا وَانْقُلْ حُمَّاھَا وَاجْعَلْھَا بِالْجُحْفَۃِ **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے جب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینے مین آئے تو ابوبکر اور بلال کو بخار آیا حضرت عائشہ اُنکے پاس گئین او کہا اے میرے باپ کیا حال
ہے اے بلال کیا حال ہے حضرت عائشہ کہتی ہین ابوبکر کو جب بخار آتا وہ ایک شعر پڑھتے جسکا ترجمہ یہ ہے ہر آدمی صبح
کرتا ہے اپنے گھر مین اور موت اُس سے نزدیک ہوتی ہے اُسکی جوتی کے تسمہ سے **ف** ابن اسحاق نے زیادہ کیا حضرت
عائشہ نے کہا انا للہ میرے باپ بڑاتی ہین اور سمجھتے نہین ہین کیا کہتے ہین **ف** اور بلال کا جب بخار
اُترتا تو اپنی آواز بلند کرتے اور پکار کر کہتے کاشکے مجھے معلوم ہوتا کہ مین ایک رات مکے کی وادی مین سوؤن
گا اور میرے گرد اذخر اور جلیل ہون گے (اذخر اور جلیل دونو گھاس ہین مکے کے) اور کبھی مین پہ اُترون گا مجنہ
کے پانی پر (مجنہ ایک موضع ہے کئی میل پر مکے سے وہان بازار ہوتی تھی جاہلیت مین) اور کبھی پھر دکھلائی دینگی
مجھے شامہ اور طفیل (دو پہاڑ ہین مکے سے تیس میل پر یا دو چشمے ہین) حضرت عائشہ نے یہ باتین سنکر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے آنکر بیان کین آپنے دعا فرمائی اے پروردگار محبت ڈالدے ہمارے دلون مین مدینے
کی جتنی محبت تھی مکے کی یا اُس سے بھی زیادہ اور صحت اور تندرستی کردے مدینے مین اور برکت دے اسکے صاع
اور مد مین اور دور کردے بخار وہان کا اور بھیجدے اس بخار کو جحفے مین **ف** جحفہ ایک بستی ہے بیاسی

میل پر تکے سے اندنون مین وہان یہودی رہتے تھے آپنے اُنکے لیے بد دعا کی یہ بخار مدینہ سے ایک کالی عورت بد شکل کی صورت مین نکل گیا ایک آدمی نے اُسکو راہ مین دیکھا آپنے فرمایا اب پھر کبھی وہ مدینے مین نہ آوے گا **عَنْ** يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ وَكَانَ عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ يَقُولُ قَدْ رَأَيْتُ الْمَوْتَ قَبْلَ ذَوْقِهِ إِنَّ الْجَبَانَ حَتْفُهُ مِنْ فَوْقِهِ **ترجمہ** حضرت عائشہ نے کہا عامر بن فہیرہ کہتے تھے مینے موت کو مرنے سے آگے دیکھ لیا نامرد کی موت اوپر سے آتی ہے **ف** یعنی ہر چند وہ نامردی کی وجہ سے موت کے ذریعون سے بہت ڈرتا ہے مگر جب موت آفت آسمانی کی طرح اُترتی ہے تو مجبور ہو جاتا ہے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَنْقَابِ الْمَدِينَةِ مَلَائِكَةٌ لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُونُ وَلَا الدَّجَّالُ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینے کی راہون پر فرشتے ہین اُس مین نہ طاعون آتا ہے نہ دجال

مَا جَاءَ فِي إِجْلَاءِ الْيَهُودِ مِنَ الْمَدِينَةِ

مدینے سے یہودیون کے نکالنے کا بیان **عَنْ** عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَقُولُ كَانَ مِنْ آخِرِ مَا تَكَلَّمَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ قَالَ قَاتَلَ اللَّهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ لَا يَبْقَيَنَّ دِينَانِ بِأَرْضِ الْعَرَبِ **ترجمہ** عمر بن عبد العزیز سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آخری کلام یہ فرمایا اللہ جل جلالہ تباہ کرے یہود اور نصاریٰ کو انہون نے اپنے پیغمبرون کی قبرون کو سجدہ بنایا **ف** اُس طرف نماز پڑھتے تھے اُسکو سجدہ کرتے تھے وہان روشنی کرتے تھے جیسے سجدون مین جمعہ اور جماعت کو اوقات معینہ پر جایا کرتے ہین ایسے ہی یہود اور نصاریٰ نے قبرون کی زیارت کے واسطے اوقات مقرر کیے تھے جیسے مسجدون کے لیے سفر کرتے ہین دور دور ملکون سے آتے ہین ایسے ہی قبرون کی زیارت کیواسطے دور دور ملکون سے سفر کرتے ہوئے تکلیفین اٹھاتے ہوئے آتے تھے اُسکو ثواب اور عبادت جانتے تھے اسلام مین یہ باتین حرام ہوئین قبر سے کوئی غایت نہ رکھی سوا اسبات کی کہ کبھی کبھی مردون کی دعا کے لیے یا موت کو یاد کرنے کیواسطے وہان ہو آیا کرے جسطرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبرون کی زیارت کرتے تھے اور دعا کرتے تھے ویسے ہی زیارت اور دعا کرے نہ قبر پر روشنی کرے نہ وہان سجدہ کرے نہ طواف نہ کوئی وقت مقرر کرے نہ وہان مجمع کرے نہ میلہ لگاوے نہ لوگون کو بلاوے یہ سب کام خلاف شرع اور بدعت ہین **ف** آگاہ ہو عرب مین دو دین نہ رہین **ف** ایک ہی دین اسلام رہجاوے خلفاء کے وقت مین اس حکم کی بخوبی تعمیل ہوئی سب کفار جزیرہ عرب سے مار پیٹ کر نکالدیے گئے **عَنْ** ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجْتَمِعُ دِينَانِ فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ **ترجمہ** ابن شہاب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جزیرہ عرب مین دو دین نہ رہین **کہا** مالک نے کہا ابن شہاب نے حضرت عمر نے سعد تیکا تجسس کیا

مدینے سے یہودیون کے نکالنے کا بیان

جب اُن کو تشفی ہوگئی اور یقین ہوگیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جزیرہ عرب میں دو دین نرہین تو انہوں نے خیبر کے یہودیوں کو خیبر سے نکالدیا اور فدک اور نجران کے یہود کو بہی نکالدیا لیکن خیبر کے یہودی اُنکی نہ زمین تہی نہ درخت اور فدک کے یہودیوں کا آدہا میوہ تہا اور آدہی زمین کیونکہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی امر پر اُن سے صلح کرلی تہی حضرت عمرؓ نے اُس آدہی زمین اور میوے کی قیمت لگاکر اُنکے حوالے کردی اور اُنکو نکالدیا **جَامِعُ مَا جَاءَ فِي أَمْرِ الْمَدِينَةِ** مدینہ کی فضیلت کا بیان **عَنْ** عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَهُ أُحُدٌ فَقَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ **ترجمہ** عروہ بن الزبیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا احد کو دیکھکر یہ پہاڑ ہمکو چاہتا ہے ہم بہی سے چاہتے ہیں **عَنْ** أَسْلَمَ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ زَارَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَيَّاشٍ الْمَخْزُومِيَّ فَرَأَى عِنْدَهُ نَبِيذًا وَهُوَ بِطَرِيقِ مَكَّةَ فَقَالَ لَهُ أَسْلَمُ إِنَّ هٰذَا الشَّرَابَ يُحِبُّهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَحَمَلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَيَّاشٍ قَدَحًا عَظِيمًا فَجَاءَ بِهِ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَوَضَعَهُ فِي يَدِهِ فَقَرَّبَهُ عُمَرُ إِلَى فِيهِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ عُمَرُ إِنَّ هٰذَا الشَّرَابَ طَيِّبٌ فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ نَاوَلَهُ رَجُلًا عَنْ يَمِينِهِ فَلَمَّا أَدْبَرَ عَبْدُ اللّٰهِ نَادَاهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ أَنْتَ الْقَائِلُ لَمَكَّةُ خَيْرٌ مِنَ الْمَدِينَةِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَقُلْتُ هِيَ حَرَمُ اللّٰهِ وَأَمْنُهُ وَفِيهَا بَيْتُهُ فَقَالَ عُمَرُ لَا أَقُولُ فِي بَيْتِ اللّٰهِ وَلَا فِي حَرَمِهِ شَيْئًا ثُمَّ قَالَ عُمَرُ أَنْتَ الْقَائِلُ لَمَكَّةُ خَيْرٌ مِنَ الْمَدِينَةِ قَالَ فَقُلْتُ هِيَ حَرَمُ اللّٰهِ وَأَمْنُهُ وَفِيهَا بَيْتُهُ فَقَالَ عُمَرُ لَا أَقُولُ فِي حَرَمِ اللّٰهِ وَلَا فِي بَيْتِهِ شَيْئًا ثُمَّ انْصَرَفَ **ترجمہ** اسلم سے جو مولی ہیں عمر بن خطاب کے روایت ہے وہ عبداللہ بن عیاش کی ملاقات کو گئے مکہ کی راہ میں اُنکے پاس نبیذ پائی نبیذ اُس پانیکو کہتے ہیں جس میں کہجور یا انگور بہگوئی جاوین اسلم نے کہا اس شربت کو حضرت عمر بن خطاب بہت چاہتے ہیں **ف** کیونکہ جو شربت ٹہنڈا اور شیرین ہو اسکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بہی بہت چاہتے تہے **ف** عبداللہ بن عیاش ایک بڑا سا پیالہ بہرکر حضرت عمرؓ پاس لیے اُنکے سامنے رکہدیا انہون نے اُسکو اُٹہاکر پینا چاہا پہر سر اُٹہاکر کہا یہ شربت بہت اچہا ہے پہر پیا اسکو بعد اُسکے ایک شخص اُنکی داہنی طرف بیٹہا تہا اُسکو دیدیا جب عبداللہ بن عیاش لوٹکر چلے حضرت عمرؓ نے اُنکو بلایا اور کہا تو کہتا ہے مکہ بہتر ہے مدینے سے عبداللہ بن عیاش نے کہا وہ حرم ہے اللہ کا اور امن کی جگہہ ہے اور وہان اُسکا گھر ہے حضرت عمرؓ نے کہا میں اللہ کے گہر اور حرم کو نہیں پوچہتا **ف** مطلب میرا مطلب ہے کہ دونو شہروں میں کونسا شہر افضل ہے **ف** پہر حضرت عمرؓ نے کہا تو کہتا ہے مکہ بہتر ہے مدینے سے عبداللہ بن عیاش نے کہا مکہ میں اللہ کا حرم ہے اور امن کی جگہہ ہے اور وہان اُسکا گھر ہے حضرت عمرؓ نے کہا میں اللہ کے گھر اور حرم میں کچہ نہیں کہتا پہر عبداللہ بن عیاش چلے گئے **ف** سلف نے اختلاف کیا ہے کہ دونوں شہروں میں کونسا شہر افضل ہے جمہور علما اسطرف گئے ہیں کہ مکہ افضل ہے اور یہی

قول ہے شافعی اور ابن وہب اور مطرف اور ابن حبیب کا اور یہی مذہب ہے ابوحنیفہ اور اصحاب ابوحنیفہ کا اور اسیکو اختیار
کیا ہے ابن عبدالبر اور ابن رشد اور ابن عرفہ نے اور حضرت عمرؓ اور ایک جماعت صحابہ اور اکثر اہل مدینہ اور امام مالک رحمہ اللہ
اور انکے اصحاب کا قول یہ ہے کہ مدینہ افضل ہے بعض شافعیہ نے بھی اسیکو اختیار کیا ہے اور جانبین کیطرف دلائل بہت
ہین یہانتک کہ ابن ابی جمرہ نے کہا دونو شہر برابر ہین اور سیوطی نے کہا صحیح یہ ہے کہ اس مسئلہ مین توقف کرے
کیونکہ دلائل ایکدوسرے کے معارض ہین اور نفس مائل ہوتا ہے مدینہ منورہ کی تفضیل کیطرف پھر کہا ہے جب صاحب
عقل اور علم تامل کرے تو معلوم ہوتا ہے کہ مکہ کو جو فضیلت ملی ہے اُسیقدر یا اُس سے بہتر مدینے کو بھی ملی ہے بلکہ
سیوطی نے خصائص مین جزم کیا ہے مدینہ کے افضل ہونیکا اور محل خلاف اس مقام کے سوا ہے جہان پر آن
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جسد مبارک مدفون ہے اُتنا ٹکڑا تو زمین اور آسمان سے بھی افضل ہے اسیطرح
جس مقام پر کعبہ ہے وہ باقی مدینے سے افضل ہے (زرقانی) **مَا جَاءَ فِي الطَّاعُونِ** طاعون کا بیان
ف طاعون کہتے ہین موت عام کو جو ایکبارگی لوگون مین پھیل جاوے جیسے وبا وغیرہ ایک حدیث مین آیا ہے
طاعون کونچا ہے دشمن جنون کا اور تمہارے واسطے شہادت ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍؓ اَنَّ عُمَرَ بْنَ
الْخَطَّابِ خَرَجَ اِلَى الشَّامِ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِسَرْغَ لَقِيَهُ اُمَرَاءُ الْاَجْنَادِ اَبُوْعُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَاَصْحَابُهُ
فَاَخْبَرُوْهُ اَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اُدْعُ لِيَ الْمُهَاجِرِيْنَ
الْاَوَّلِيْنَ فَدَعَاهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ وَاَخْبَرَهُمْ اَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ فَاخْتَلَفُوْا فَقَالَ بَعْضُهُمْ قَدْ خَرَجْتَ
لِاَمْرٍ وَلَا نَرٰى اَنْ تَرْجِعَ عَنْهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ مَعَكَ بَقِيَّةُ النَّاسِ وَاَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَلَا نَرٰى اَنْ تُقْدِمَهُمْ عَلٰى هٰذَا الْوَبَاءِ فَقَالَ ارْتَفِعُوْا عَنِّيْ ثُمَّ قَالَ اُدْعُ لِيَ الْاَنْصَارَ فَدَعَوْتُهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ
فَسَلَكُوْا سَبِيْلَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَاخْتَلَفُوْا كَاخْتِلَافِهِمْ فَقَالَ ارْتَفِعُوْا عَنِّيْ ثُمَّ قَالَ اُدْعُ لِيْ مَنْ كَانَ هٰهُنَا
مِنْ مَشْيَخَةِ قُرَيْشٍ مِنْ مُهَاجِرَةِ الْفَتْحِ فَدَعَوْتُهُمْ فَلَمْ يَخْتَلِفْ عَلَيْهِ مِنْهُمْ رَجُلَانِ فَقَالُوْا نَرٰى اَنْ
تَرْجِعَ بِالنَّاسِ وَلَا تُقْدِمَهُمْ عَلٰى هٰذَا الْوَبَاءِ فَنَادٰى عُمَرُ فِي النَّاسِ اِنِّيْ مُصْبِحٌ عَلٰى ظَهْرٍ فَاَصْبِحُوْا
عَلَيْهِ فَقَالَ اَبُوْعُبَيْدَةَ اَفِرَارًا مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ فَقَالَ عُمَرُ لَوْ غَيْرُكَ قَالَهَا يَا اَبَا عُبَيْدَةَ نَعَمْ نَفِرُّ مِنْ
قَدَرِ اللّٰهِ اِلٰى قَدَرِ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَتْ لَكَ اِبِلٌ فَهَبَطَتْ وَادِيًا لَهُ عُدْوَتَانِ اِحْدَاهُمَا مُخْصِبَةٌ وَالْاُخْرٰى
جَدْبَةٌ اَلَيْسَ اِنْ رَعَيْتَ الْخَصْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللّٰهِ وَاِنْ رَعَيْتَ الْجَدْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللّٰهِ قَالَ فَجَاءَ
عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَكَانَ غَائِبًا فِيْ بَعْضِ حَاجَتِهِ فَقَالَ اِنَّ عِنْدِيْ مِنْ هٰذَا عِلْمًا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُوْلُ اِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِاَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوْا عَلَيْهِ وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِنْهُ قَالَ فَحَمِدَ اللّٰهَ
عُمَرُ ثُمَّ انْصَرَفَ **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہے حضرت عمر بن الخطاب شام کیطرف نکلے **ف** اپنی رعیت کا حال

طاعون کا بیان

دیکھنے کو اور مدینے مین زید بن ثابت کو خلیفہ کر گئے **ف** جب سرغ مین پہونچے (سرغ ایک قریہ ہے وادی تبوک مین) تو لشکر
کے بڑے بڑے افسر اُن سے ملے جیسے ابو عبیدہ بن الجراح اور ساتھی انکے **ف** اور خالد بن الولید اور یزید بن ابی سفیان
اور شرحبیل بن حسنہ اور عمرو بن العاص **ف** اُنہون نے کہا شام مین آج کل وبا ہے حضرت عمر نے کہا ابن عباس
سے بلاؤ بڑے بڑے مہاجرین کو جنہون نے پہلے ہجرت کی ہے تو بلایا اُنکو حضرت عمر نے ان سے مشورہ کیا اور بیان
کیا ان سے کہ شام مین وبا ہو رہی ہے اُنہون نے اختلاف کیا بعضون نے کہا آپ کام کے واسطے نکلے ہین (رعیت کا
حال دیکھنے کو) لوٹنا مناسب نہین ہے بعضون نے کہا آپکے ساتھ لوگ بھی ہین اور اور صحابہ ہین مناسب
نہین ہے کہ آپ انکو اس وبا مین لے جایئے حضرت عمر نے کہا جاؤ اور کہا بلاؤ انصار کو ابن عباس کہتے ہین
مینے انصار کو بلایا وہ آئے اُن سے مشورہ کیا اُنہون نے بھی مہاجرین کی مثل بیان کیا اور اسیطرح اختلاف
کیا آپنے کہا جاؤ پہر کہا قریش کے بڈھے بڈھے لوگون کو جنہون نے ہجرت کی بعد فتح مکہ کے بلاؤ مینے انکو بلایا
اُن مین سے دو آدمیون نے بھی اختلاف نہین کیا بلکہ سب نے کہا ہمارے نزدیک مناسب ہے آپ لوٹ چلیے
اور لوگون کو اس وبا مین نہ لیجایئے جب حضرت عمر نے لوگون مین منادی کرا دی صبح کو مین اونٹ پر سوار
ہونگا (اور مدینے کو لوٹ چلونگا) پہر صبح کو سب لوگ سوار ہو کر چلے اُسوقت ابو عبیدہ نے کہا کیا اللہ جل
جلالہ کی تقدیر سے بہاگے جاتے ہو حضرت عمر نے کہا کاش یہ بات کسی اور نے کہی ہوتی **ف** تو مین اُسکو
سزا دیتا یا مجھے برا معلوم نہ ہوتا تمہارے علم اور فضل کے ساتھ ایسی بات کرنا تعجب ہے کیونکہ اکثر صحابہ اور مہاجرین
اور انصار کے مشورے سے قرار پایا تھا دوسرے یہ کہ نفس الامر مین بھی مناسب یہی بات تھی اسلیے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی ایسا ہی فرمایا ہے جب کہین وبا ہو تو نہ وہان جاؤ نہ وہان سے بہاگو **ف**
ہان ہم بہاگتے ہین اللہ کی تقدیر سے اللہ کی تقدیر کی طرف **ف** کیونکہ ہمارا لوٹنا بھی بدون اللہ کی تقدیر
کے نہین اور اللہ جل جلالہ نے یہی مناسب جانا جب تو ہمارے دلونکو اسطرف متوجہ کر دیا **ف** کیا اگر
تمہارے پاس اونٹ ہون اور تم ایک وادی مین جاؤ جسکے دو کنارے ہون ایک کنارہ سبز اور شاداب ہو
اور دوسرا خشک اور خراب ہو اگر تو اپنے اونٹون کو سبز اور شاداب مین چرا دے جب بھی تو نے چرایا اللہ کی
تقدیر سے اور جو تو خشک اور خراب مین چرا دے جب بھی تو نے چرایا اللہ کی تقدیر سے **ف** پہر اگر تو خشک اور خراب
کنارے کو چھوڑکر سرسبز اور شاداب مین جاوے تو کوئی کہے اللہ کی تقدیر سے بہاگتے ہو تم یہی جواب دوگے ہم اللہ
کی تقدیر سے بہاگتے ہین اسکی تقدیر کیطرف ایسا ہی یہان بھی ہے یعنی مدینہ کا جانا بغیر قضا و قدر اور مشیت الٰہی
کے نہین ہے **ف** اتنے مین عبد الرحمن بن عوف آئے اور وہ کہین کام کو گئے ہوئے تھے **ف** اُس مشورے
کے وقت موجود نتھے **ف** اُنہون نے کہا مین اس مسئلہ کا عالم ہون مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ

فرماتے تھے جب تم سنو کسی سرزمین وبا ہے تو وہان نہ جاؤ اور جب کسی سرزمین وبا پڑے اور تم وہان موجود ہو تو بھاگو بھی نہین
کہا ابن عباس نے اسوقت حضرت عمر رضی اللہ جل جلالہ کی حمد بیان کی اور لوٹ کھڑے ہوے **ف** اللہ جل جلالہ کی تعریف
کی اسلیے کہ انکی رائے موافق ہوئی نص حدیث اور حکم الٰہی کے حضرت عمر رضہ کی رای اکثر اللہ جل جلالہ کے حکم کے موافق
ہوتی اور انہی کی راے کے موافق کلام اللہ اترتا **عَنْ** سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَنَّہٗ سَاَلَ اُسَامَۃَ بْنَ زَیْدٍ مَاذَا
سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِی الطَّاعُوْنِ فَقَالَ اُسَامَۃُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلطَّاعُوْنُ
رِجْزٌ اُرْسِلَ عَلٰی طَائِفَۃٍ مِنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اَوْ عَلٰی مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ فَاِذَا سَمِعْتُمْ بِہٖ بِاَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوْا عَلَیْہِ وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِھَا
فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِنْہُ قَالَ مَالِکٌ قَالَ اَبُو النَّضْرِ لَا یُخْرِجُکُمْ اِلَّا فِرَارٌ مِنْہُ **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص نے اسامہ بن زید
سے پوچھا تمنے کیا سنا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے طاعون مین انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا طاعون ایک عذاب ہے جو بھیجا گیا تھا بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر یا یہ کہا انپر جو تمسے پہلے تھے تو جب سنو تم
کسی زمین مین طاعون ہے وہان نہ جاؤ اور جب کسی زمین مین طاعون پڑے اور تم وہان موجود ہو تو بھاگو بھی نہین
ابو النضر نے کہا نہ نکلو بھاگنے کے قصد سے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِیْعَۃَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رض
خَرَجَ اِلَی الشَّامِ فَلَمَّا جَاءَ سَرْغَ بَلَغَہٗ اَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ فَاَخْبَرَہٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَمِعْتُمْ بِہٖ بِاَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوْا عَلَیْہِ وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِھَا فَلَا
تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِنْہُ فَرَجَعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مِنْ سَرْغَ **ترجمہ** عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ سے روایت ہی حضرت عمر بن
الخطاب رض شام کیطرف نکلے جب سرغ مین پہونچے انکو خبر ملی شام مین وبا پڑی ہے تو عبد الرحمن بن عوف نے ان
سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کسی زمین مین سنو کہ وبا ہے تو وہان نہ جاؤ اور جب وبا پڑے
اس زمین مین جس مین تم ہو تو اس سے نکل نہ بھاگو یہ سنکر حضرت عمر بن الخطاب سرغ سے لوٹ آئے **عَنْ** سَالِمِ
بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رض اِنَّمَا رَجَعَ بِالنَّاسِ عَنْ حَدِیْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ **ترجمہ** سالم بن عبد اللہ سے
روایت ہے حضرت عمر بن الخطاب سرغ سے لوٹ آئے عبد الرحمان بن عوف کی حدیث سنکر **عَنْ** مَالِکٍ اَنَّہٗ بَلَغَنِیْ اَنَّ عُمَرَ بْنَ
الْخَطَّابِ قَالَ لَبَیْتٌ بِرُکْبَۃَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ عَشَرَۃِ اَبْیَاتٍ بِالشَّامِ **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا حضرت عمر نے فرمایا ایک گھر
رکبہ مین اور رکبہ ایک مقام ہے درمیان مین عمرہ اور ذات عرق کے اچھا ہے مجھکو شام کے دس گھرون سے کہا مالک نے اسلیے کہ
شام مین وبا تھی اور رکبہ مین کوئی بیماری نہ تھی وہان طول عمر کا خیال تھا **اَلنَّھْیُ عَنِ الْقَوْلِ فِی الْقَدَرِ** تقدیر
مین گفتگو کرنے کی ممانعت **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ تَحَاجَّ اٰدَمُ وَمُوْسٰی فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰی فَقَالَ لَہٗ
مُوْسٰی اَنْتَ اٰدَمُ الَّذِیْ اَغْوَیْتَ النَّاسَ وَاَخْرَجْتَھُمْ مِنَ الْجَنَّۃِ فَقَالَ لَہٗ اٰدَمُ اَنْتَ مُوْسٰی الَّذِیْ اَعْطَاکَ اللّٰہُ عِلْمَ
کُلِّ شَیْءٍ وَاصْطَفَاکَ بِرِسَالَتِہٖ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَفَتَلُوْمُنِیْ عَلٰی اَمْرٍ قَدْ قُدِّرَ عَلَیَّ قَبْلَ اَنْ اُخْلَقَ **ترجمہ** ابو ہریرہ رض سے

روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بحث کی آدم اور موسی نے تو غالب ہوئے آدم موسی پر کہ موسی نے کہا تو وہی
آدم ہے گمراہ کیا تو نے لوگوں کو اور نکالا انکو جنت سے آدم نے کہا تو وہی موسی ہے کہ اللہ نے تجھے علم دیا ہر چیز کا اور
برگزیدہ کیا رسالت سے اُنہوں نے کہا ہاں پھر آدم نے کہا باوجود اسکے مجھے ملامت کرتا ہے ایسے کام پر سو میری تقدیر میں
لکھہ چکا تھا **عن** مُسلِم بن يسار الجُهني ان عُمر بن الخطاب سُئل عن هٰذه الاية واذ اخذ ربك من بني
ادم من ظهورهم ذريتهم واشهدهم على انفسهم الست بربكم قالوا بلى شهدنا ان تقولوا يوم
القيمة انا كنا عن هذا غافلين فقال عُمر بن الخطاب سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يُسئل عنها فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله تعالى خلق ادم ثم مسح ظهره بيمينه فاستخرج منه ذرية فقال خلقت هؤلاء
للجنة وبعمل اهل الجنة يعملون ثم مسح ظهره فاستخرج منه ذرية فقال خلقت هؤلاء للنار وبعمل
اهل النار يعملون فقال رجل يا رسول الله ففيم العمل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله
اذا خلق العبد للجنة استعمله بعمل اهل الجنة حتى يموت على عمل من اعمال اهل الجنة فيدخله
به الجنة واذا خلق العبد للنار استعمله بعمل اهل النار حتى يموت على عمل من اعمال اهل النار فيدخله به
النار **ترجمہ** مسلم بن یسار جہنی سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب سے سوال ہوا اس آیت سے واذ اخذ ربک من
بنی آدم من ظہورہم الآیۃ یعنے یاد کر اُسوقت کو جب لیا پروردگار نے آدم کے پیٹھ سے انکی تمام اولاد کو نکالا اور انکو گواہ
کیا انپر اس بات کا کیا میں نہیں ہوں پروردگار تمہارا بولے کیوں نہیں تو پروردگار ہمارا ہے ہمنے اسواسطے گواہ کیا
ایسا نہ کہو تم قیامت کے روز ہم تو اس سے غافل تھے حضرت عمرؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی اس
آیت کی تفسیر کا سوال ہوا آپنے فرمایا اللہ جل جلالہ نے آدم کو پیدا کیا پھر اُن کی پیٹھ پر اپنا داہنا ہاتھ پھیرا
اور اولاد نکالی اور فرمایا یعنے انکو جنت کے لیے پیدا کیا اور یہ لوگ جنتیوں کے کام کرینگے پھر ہاتھ پھیرا انکی پیٹھ
پر اور اولاد نکالی فرمایا یعنے انکو جہنم کے لیے پیدا کیا اور یہ جہنمیوں کے کام کرینگے ایک شخص بولا یا رسول
اللہ پھر عمل کرنے سے کیا فائدہ **ف** جب یہ امر پہلے ہی طے ہو چکا ہے اُسکے موافق ہوگا جو جنتی ہے وہ لامحالہ
جنت میں جاویگا اور جو دوزخی ہے وہ لامحالہ دوزخ میں جاویگا **ف** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جب پیدا کرتا
ہے کسی بندہ کو جنت کیواسطے اُس سے جنتیوں کے کام کراتا ہے اور موت کے وقت بھی وہ نیک عمل کرکے مرتا ہے تو اللہ جل
جلالہ اُسکو جنت میں داخل کرتا ہے اور جب کسی بندے کو جہنم کے لیے پیدا کرتا ہے تو اُس سے جہنمیوں کے کام کراتا ہے
یہانتک کہ موت کے وقت بھی وہ بری کام پر مرتا ہے اسی جہنم میں داخل کرتا ہے **ف** یعنے اعتبار خاتمہ کا ہے اسلیے آدمی
کو چاہیے کہ ہمیشہ نیک کاموں میں مصروف رہے شاید اسکی موت آگئی ہو تو اخیر وقت میں بھی خاتمہ نیک کام پر ہووے
عن مالك انه بلغه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال تركت فيكم امرين لن تضلوا ما تمسكتم

بِهِمَا كِتَابُ اللّٰهِ وَسُنَّةُ نَبِيِّهٖ ترجمہ امام مالک کو پہونچا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑے جاتا ہوں
مین تم مین دو چیز کو نہین گمراہ ہوگے جب تک پکڑے رہوگے انکو کتاب اللہ کو اور اسکے رسول کی سنت کو عَنْ طَاؤُسِ
الْيَمَانِيِّ اَنَّهٗ قَالَ اَدْرَكْتُ نَاسًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُوْنَ كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ قَالَ
طَاؤُسٌ وَسَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ حَتَّى الْعَجْزِ
وَالْكَيْسِ ترجمہ طاؤس الیمانی سے روایت ہے انہون نے کہا مینے چند صحابہ کو پایا کہتے تھے ہر چیز تقدیر سے ہے طاؤس نے
کہا مینے عبداللہ بن عمر سے سنا کہتے تھے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر چیز تقدیر سے ہے یہانتک
عاجزی اور ہوشیاری بھی عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ فِيْ
خُطْبَتِهٖ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْهَادِيْ وَالْفَاتِنُ ترجمہ عمرو بن دینار سے روایت ہے مینے عبداللہ بن الزبیرؓ سے سنا خطبہ
مین فرماتے اللہ ہدایت کرنیوالا ہے گمراہ کرنیوالا ہے ف کلام اللہ مین موجود ہے ہدایت کرتا ہے جس کو
چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے جسکو چاہتا ہے ان حدیثون سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اچھے برے سب کامون کا پیدا
کرنیوالا پروردگار ہے بغیر اسکی قضا وقدر کے کوئی کام نہین ہوتا مگر بندے کو صرف ایک ظاہری اختیار دیا ہی
اور اچھے برے کامون کی اسکو تمیز دیدی ہے اسی اختیار پر عذاب وثواب مبنی ہے اس سے رد ہوگیا قدریہ اور
شیعہ کا جو کہتے ہین بندہ اپنے کامون کا آپ خالق ہے عَنْ اَبِيْ سُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ اَسِيْرُ مَعَ عُمَرَ
بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَقَالَ مَا رَأْيُكَ فِيْ هٰؤُلَاءِ الْقَدَرِيَّةِ قَالَ فَقُلْتُ رَأْيِيْ اَنْ تَسْتَتِيْبَهُمْ فَاِنْ قَبِلُوْا ذٰلِكَ وَ
اِلَّا عَرَضْتَهُمْ عَلَى السَّيْفِ قَالَ عُمَرُ وَذٰلِكَ رَأْيِيْ فِيْهِمْ قَالَ مَالِكٌ وَذٰلِكَ رَأْيِيْ فِيْهِمْ ترجمہ ابی سہیل بن
مالک عمر بن عبدالعزیز کے ساتھ جارہے تھے انہون نے پوچھا ابوسہیل سے تمہاری کیا رائے ہے قدریہ مین (قدریہ
وہ لوگ جو بندے کو بالکل قادر اور مختار سمجھتے ہین اور اسکے افعال کا اسکو خالق جانتے ہین) ابوسہیل نے کہا میری رائے یہ ہے
کہ انسے توبہ کراؤ اگر توبہ کرین تو بہتر نہین تو قتل کیے جاوین عمر بن عبدالعزیز نے کہا میری بھی رائے یہی ہے مالک نے
کہا میری بھی رائے یہی ہے ان لوگون مین جَامِعُ مَا جَاءَ فِيْ اَهْلِ الْقَدَرِ قدر کے بیان مین مختلف
حدیثین عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَسْأَلِ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ صَحْفَتَهَا
وَلْتَنْكِحْ فَاِنَّمَا لَهَا مَا قُدِّرَ لَهَا ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہ چاہیے کوئی عورت
طلاق اپنی بہن کی تاکہ خالی کرے پیالہ اسکا بلکہ نکاح کرے کیونکہ جو اسکے مقدر مین ہے اسکو ملیگا ف یعنی جب
کوئی عورت کسی مرد سے نکاح کرنا چاہے تو اسکی پہلی بی بی کو طلاق نہ دلواوے اس خیال سے کہ اسکا حصہ بھی
مین لونگی کیونکہ جو اسکے حصہ مین ہے اسکو ملیگا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ وَهُوَ
عَلَى الْمِنْبَرِ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهٗ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَى اللّٰهُ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعَ اللّٰهُ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْهُ الْجَدُّ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ

بِهٖ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ هٰؤُلَآءِ الْكَلِمَاتِ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى
هٰذِهِ الْاَعْوَادِ ترجمہ محمد بن کعب قرظی سے روایت ہے کہ معاویہ بن ابی سفیان نے منبر پر کہا اے لوگو جو اللہ جل جلالہ دیوے
اُسکا کوئی روکنے والا نہیں ہے اور جو نہ دیوے اُسکا کوئی دینے والا نہیں ہے اور کسی طاقت والیکو اُسکی طاقت اللہ سے کام نہیں
آتی ف یعنی اُسکی طاقت اُسکو عذاب کو روک نہیں سکتی یا اُسکی مالداری اُس کے کام نہیں آتی صرف اعمال کام
آوینگے جس شخص کو اللہ بھلائی پہونچانا چاہتا ہے اُسکو دین میں سمجھ دیتا ہے یا علم فقہ دیتا ہے پھر کہا معاویہ نے میں نے ان
کلمات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا انہی لکڑیوں پر (منبر شریف کے) عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّهٗ كَانَ يُقَالُ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ كَمَا يَنْبَغِي الَّذِيْ لَا يَعْجَلُ شَيْءٌ اَنَاهُ وَقَدَّرَهٗ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَكَفٰى سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ
دَعَا لَيْسَ وَرَآءَ اللّٰهِ مَرْمٰى ترجمہ امام مالک سے روایت ہے پہلے زمانے میں لوگ یون کہا کرتے سب خوبیاں اُس
اللہ کو ہیں جس نے پیدا کیا ہر شے کو جیسے چاہیے جو وقت اُس نے مقرر کر دیا ہے اُس سے پہلے کوئی چیز نہیں ہو سکتی
کافی ہے مجھکو اللہ اور کافی ہے ایسا کافی سنتا ہے اللہ جو اُسکو پکارے اللہ کے سوا کوئی شخص نہیں جس سے دعا
کیجاوے عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّهٗ كَانَ يُقَالُ اِنَّ اَحَدًا لَّنْ يَّمُوْتَ حَتّٰى يَسْتَكْمِلَ رِزْقَهٗ
فَاَجْمِلُوْا فِي الطَّلَبِ ترجمہ امام مالک کو پہنچا کہ پہلے زمانے میں یون کہا جاتا تھا کوئی آدمی نہیں مریگا جبتک
اُسکا رزق پورا نہ ہو پس اختصار کرو طلب معاش میں ف یعنی زیادہ کوشش اور محنت روزی کی تلاش میں نہ
کرو کہ خدا کو بھول جاؤ یا حرام حلال کی قید اُٹھا دو ملیگا اُتنا ہی جتنا تقدیر میں ہے۔ ابن ماجہ اور حاکم اور بیہقی نے
مانند اسکے مرفوعًا روایت کیا ہے مَا جَآءَ فِي حُسْنِ الْخُلُقِ خوش خلقی کے بیان میں عَنْ
مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّهٗ قَالَ اٰخِرُ مَا اَوْصَانِيْ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ وَضَعْتُ رِجْلِيْ فِي الْغَرْزِ
اَنْ قَالَ اَحْسِنْ خُلُقَكَ لِلنَّاسِ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ ترجمہ معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ اخیر وصیت جو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھکو کی جب میں رکاب میں پاؤن رکھنے لگا یہ تھی اے معاذ خوش خلقی کر لوگون سے عَنْ
عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ مَا خُيِّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَمْرَيْنِ قَطُّ اِلَّا اَخَذَ
اَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ اِثْمًا فَاِنْ كَانَ اِثْمًا كَانَ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَمَا انْتَقَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ لِنَفْسِهٖ اِلَّا اَنْ
تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمُ لِلّٰهِ بِهَا ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب
دنیا کے دو کاموں میں اختیار ہوا (یا اسکو کریں یا اسکو) آپنے آسان امر کو اختیار کیا بشرطیکہ اُسمیں گناہ نہ ہو اگر گناہ ہوتا تو
سب سے زیادہ آپ اُس سے پرہیز کرتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی ذات کے واسطے کسی سے بدلہ نہیں لیتے تھے مگر جب
اللہ کی حرمت میں خلل پڑے تو اُس وقت بدلہ لیتے تھے اللہ کیواسطے عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهٗ مَا لَا يَعْنِيْهِ ترجمہ امام زین العابدین

سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسلام کی بہتر باتون مین سے یہ ہی کہ آدمی بیکار اور فضول چیزون کو چہوڑ دیوے **ف** دارقطنی نے اسحدیث کو موصولاً روایت کیا ہے علی بن حسین سے انہون نے حسین سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور ترمذی اور ابن ماجہ اور ابو یعلی اور احمد نے اسحدیث کو ابوہریرہؓ سے اور احمد اور طبرانی نے حسن بن علیؓ سے اور حاکم نے ابی ذرؓ سے اور علی بن ابیطالب سے اور طبرانی اور ابن عساکر نے زید بن ثابت اور حارث بن ہشام سے روایت کیا ہی۔ یہ حدیث اصول اسلام مین ایک اعلی درجہ کی حدیث ہی جس سے بہت سے مسائل نکلتے ہین جو کام یا علم دنیا مین یا آخرت مین مفید نہو اسکا حاصل کرنا یا اُس مین مشغول رہنا اسحدیث کی روسے ممنوع ہے **عن** مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ اِسْتَاذَنَ رَجُلٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ عَائِشَةُ وَاَنَا مَعَهُ فِي الْبَيْتِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِئْسَ ابْنُ الْعَشِيْرَةِ ثُمَّ اَذِنَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَمْ اَنْشَبْ اَنْ سَمِعْتُ ضَحِكَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ فَلَمَّا خَرَجَ الرَّجُلُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْتَ فِيْهِ مَا قُلْتَ ثُمَّ لَمْ تَنْشَبْ اَنْ ضَحِكْتَ مَعَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنِ اتَّقَاهُ النَّاسُ لِشَرِّهِ **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہی ایک شخص نے اذن چاہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آنیکا اور مین آپکے ساتھہ تہی گہر مین آپنے فرمایا برا آدمی ہے یہ **ف** وہ شخص عیینہ بن حصن تہا دل سے اسلام نہین لایا تہا ظاہر مین مسلمان ہو گیا تہا آپنے اسکا حال بیان کر دیا تا لوگون کو دہوکا نہو **ف** پہر آپنے اسکو آنیکی اجازت دی حضرت عائشہؓ کہتی ہین تہوڑی دیر نہین گذری تہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مینے اسکے ساتھہ ہنستے سنا جب وہ چلا گیا تو مینے کہا یا رسول اللہ ابہی تو آپنے اسکو برا کہا تہا ابہی آپ اُس سے ہنسنے لگے آپنے فرمایا سب آدمیون مین برا آدمی وہ ہی جس سے لوگ بچین یا ڈرین اُسکے شر کے سبب **ف** یعنے اس خوف سے کہ وہ ایذا پہونچا دیگا۔ یہ غیبت نہین بلکہ ایک شخص کا حال بیان کر دیا تا کہ لوگ اُس سے ڈرین اور اُس سے محفوظ رہین بعضون نے کہا ہے وہ شخص کہلم کہلا فاسق تہا اُس کی غیبت درست تہی **عن** كَعْبِ الْاَحْبَارِ اَنَّهُ قَالَ اِذَا اَحْبَبْتُمْ اَنْ تَعْلَمُوْا مَا لِلْعَبْدِ عِنْدَ رَبِّهِ فَانْظُرُوْا مَاذَا يَتْبَعُهُ مِنْ حُسْنِ الثَّنَاءِ **ترجمہ** کعب احبار نے کہا جب تم کسی بندہ کا حال جاننا چاہو اُس کے پروردگار کے پاس یعنے مقبول ہوا یا مردود (جنتی ہوا یا دوزخی) تو دیکہو لوگ اُسکو کیا کہتے ہین **ف** یعنی لوگ اُسکو اچہا کہتے ہین تعریف کرتے ہین تو ظن غالب ہے کہ خدا کے نزدیک بہی مقبول ہوا ہوگا اگر لوگ برا کہتے ہین تو خدا کے نزدیک بہی شاید برا ہوگا زرقانی نے کہا اُن لوگون کے کہنے کا اعتبار ہے جو اہل علم اور اہل خیر ہین نہ فساق اور فجار کے کہنے کا **عن** يَحْيَى ابْنِ سَعِيْدٍ اَنَّهُ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّ الْمَرْءَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهٖ دَرَجَةَ الْقَائِمِ بِاللَّيْلِ الظَّامِي بِالْهَوَاجِرِ **ترجمہ** یحیی بن سعید سے روایت ہے مجہکو یہ پہونچا کہ آدمی حسن خلق کیوجہ سے رات بہر عبادت کرنیوالے اور دن بہر پیاسے

جو کام یا علم دنیا مین یا آخرت مین مفید نہو اسکا حاصل کرنا یا اس مین مشغول رہنا ممنوع ہے

الا

رہنے والے روزہ دار) کا درجہ حاصل کرتا ہے عن سعید بن المسیب انہ قال الا اخبرکم بخیر من کثیر من الصلوٰۃ والصدقۃ قالوا بلیٰ قال اصلاح ذات البین وایاکم والبغضۃ فانہا ہی الحالقۃ ترجمہ سعید بن المسیب نے کہا کیا میں نہ بتاؤں تمکو وہ چیز جو بہت سی نماز اور صدقہ سے بہتر ہے لوگوں نے کہا بتاؤ سعید نے کہا ایک دوسرے کے بیچ میں صلح کر دینا اور بچو تم بغض اور عداوت سے یہ خصلت مونڈنے والی ہے نیکیوں کی ف جیسے مونڈنے سے بال صاف ہو جاتے ہیں ایسے ہی بغض اور حسد اور عناد سے نیکیاں مٹ جاتی ہیں عن مالک انہ بلغہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بعثت لاتمم حسن الاخلاق ترجمہ امام مالک کو پہونچا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں اس واسطے بھیجا گیا کہ اخلاق کی خوبیوں کو پورا کر دوں ف اس حدیث کو احمد اور حاکم اور طبرانی نے متصلاً روایت کیا ہے ابو ہریرہ سے ما جاء فی الحیاء حیا یعنے شرم کے بیان میں عن زید بن طلحۃ بن رکانۃ یرفعہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکل دین خلق وخلق الاسلام الحیاء ترجمہ زید بن طلحہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر دین کا ایک خلق ہے یعنی طور یا طریقہ یا خصلت جسپر وہ دین والے رغبت کرتے ہیں اور اسلام کا خلق حیا ہے عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر علی رجل وھو یعظ اخاہ فی الحیاء فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعہ فان الحیاء من الایمان ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا ایک شخص کو نصیحت کر رہا تھا اپنے بھائی کو حیا کے باب میں ف یعنے کہہ رہا تھا تم اسقدر حیا کیوں رکھتے ہو اور ملامت کر رہا تھا اسکو کثرت حیا پر ف آپنے فرمایا جانے دے حیا ایمان میں سے ہے ف یعنے ایمان کی شاخوں میں سے ہے یا ایمان کا جز ہے جسکا ایمان قوی ہے اسکی حیا بھی زیادہ ہے تو تو کاہیکو اسکو برا کہتا ہے حیا کی کثرت پر ما جاء فی الغضب غضب کے بیان میں عن حمید بن عبد الرحمن بن عوف ان رجلا اتی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ علمنی کلمات اعیش بہن ولا تکثر علی فانسی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تغضب ترجمہ حمید بن عبد الرحمن بن عوف سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس اور بولا یا رسول اللہ مجھے چند باتیں بتا دیجیے جنسے میں نفع اٹھاؤں اور بہت باتیں نہ بتائیے میں بھولجاؤں گا آپنے فرمایا تو غصہ مت کیا کر ف یہ بڑا کلیہ آپنے بتا دیا مدار شریعت کا اسپر ہے کہ آدمی اپنی نفس کی خواہشوں پر عمل نہ کرے اور بری باتوں سے اسکو روکے جب غصے میں اپنے نفس کو روکا اور زیادتی سے باز رکھا تو وہ شخص بخوبی اپنے نفس پر قادر ہوجاویگا اور سب اعمال صالحہ کر سکیگا اور تمام بری باتوں سے باز رہیگا عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس الشدید بالصرعۃ انما الشدید الذی یملک نفسہ عند الغضب ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ آدمی

زور آور نہین ہے جو کشتی مین لوگون کو پچھاڑے زور آور وہ ہے جو اپنے نفس پر قادر ہو غصے کیوقت **مَا جَاءَ فِي الْمُهَاجَرَةِ** ملاقات ترک کرنیکے بیان مین **عَنْ** اَبِي اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِلْمُسْلِمِ اَنْ يَهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلٰثِ لَيَالٍ يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هٰذَا وَيُعْرِضُ هٰذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِيْ يَبْدَءُ بِالسَّلَامِ **ترجمہ** ابو ایوب انصاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مسلمان کو درست نہین اپنے بھائی مسلمان کی ملاقات ترک کرے یعنی اُسکو چھوڑ دے تین دن سے زیادہ (یعنے تین روز سے زیادہ رنج رکھے) یہ ملے تو وہ نہ دیکھے وہ ملے تو یہ نہ دیکھے بہتر اُن دونو مین وہ ہے جو پہلے سلام علیک کرے **ف** یعنے جو پہلے ملجاوے اور رنج دور کرے یہ صورت مین ہے جب دنیا کیواسطے رنج ہو گیا ہو اور اگر دین کے معاملے مین رنج ہو مثلاً وہ شخص بدعتی ہو یا سنت کی مخالفت کرتا ہو تو جب تک توبہ نہ کرے اُسکا چھوڑ دینا درست ہے اور سلف نے ایسا کیا ہے اہل بدعات سے کبھی ملاقات نکی **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا وَلَا يَحِلُّ لِلْمُسْلِمِ اَنْ يَهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلٰثِ لَيَالٍ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مت بغض کرو مت حسد کرو مت پیٹھ پھیرو ایک دوسرے سے **ف** یعنے جب دوسرا شخص ملے جس سے رنج ہو تو اُسکی طرف سے پیٹھ پھیر لے بات نہ کرے اسکو منع کیا **ت** بلکہ ہو جاؤ اللہ کے بندے بھائی بھائی نہین درست ہے کسی مسلمان کو اپنے بھائی کو چھوڑ دیوے تین راتون سے زیادہ **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِيْثِ وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَحَسَّسُوْا وَلَا تَنَافَسُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بچو تم بدگمانی سے کیونکہ بدگمانی بڑا جھوٹ ہے اور مت کھوج کرو (لوگون کی برائیون کا یا عیبون کا) اور مت حرص کرو دنیا کی اور مت حسد کرو نہ بغض کرو نہ ایکدوسرے سے پیٹھ موڑو ہو جاؤ اللہ کے بندے بھائی بھائی **عَنْ** عَطَاءِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُرَاسَانِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَافَحُوْا يَذْهَبِ الْغِلُّ وَتَهَادَوْا تَحَابُّوْا وَتَذْهَبِ الشَّحْنَاءُ **ترجمہ** عطا بن عبد اللہ خراسانی سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مصافحہ کرو ایک دوسرے سے دلکا کینہ جاتا رہیگا ہدیہ بھیجو ایکدوسرے کو دوست ہو جاؤ گے دشمنی جاتی رہیگی **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ مُسْلِمٍ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا رَجُلًا كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَخِيْهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ اَنْظِرُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا اَنْظِرُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنت کے دروازے کھولے جاتے ہین پیر اور جمعرات کے روز تو ہر بندہ مسلمان جو اللہ کے ساتھ کسیکو شریک نہین کرتا بخشدیا جاتا ہے مگر وہ شخص جو کسی اپنے بھائی سے عداوت رکھتا ہو کہا جاتا ہے ان دونو آدمیون کو دیکھتے رہو جبتک وہ ملجاوین ان دونون

باب ملاقات ترک کرنیکے بیان مین

آدمیون کو دیکھتے رہو جب تک وہ ملجاوین (یعنے جب تک آپس مین ملاپ کرین اُنکی مغفرت نہین ہوتی) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
أَنَّهُ قَالَ تُعْرَضُ أَعْمَالُ الْعِبَادِ كُلَّ جُمُعَةٍ مَرَّتَيْنِ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ إِلَّا عَبْدًا
كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ اتْرُكُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَفِيئَا أَوْ ارْكُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَفِيئَا

ترجمہ ابوہریرہ نے کہا ہر ہفتہ مین دو مرتبہ پیر اور جمعرات کے روز بندون کے اعمال دیکھے جاتے ہین پہر ہر مومن بندہ
بخشدیا جاتا ہے مگر وہ بندہ جو اپنے بہائی سے عداوت رکہتا ہو تو حکم ہوتا ہے ابہی ان دونو کو رہنے دو یہانتک
کہ ملجاوین

مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الثِّيَابِ لِلْجَمَالِ بِهَا

کپڑے زینت کیواسطے پہننے کا بیان

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ بَنِي أَنْمَارٍ قَالَ جَابِرٌ
فَبَيْنَا أَنَا نَازِلٌ تَحْتَ الشَّجَرَةِ إِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلُمَّ إِلَى الظِّلِّ قَالَ
فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُمْتُ إِلَى غَدَارَةٍ لَنَا فَالْتَمَسْتُ فِيهَا شَيْئًا فَوَجَدْتُ فِيهَا جِرْوَ قِثَّاءٍ فَكَسَرْتُهُ
ثُمَّ قَرَّبْتُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَيْنَ لَكُمْ هَذَا قَالَ فَقُلْتُ خَرَجْنَا
بِهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنَ الْمَدِينَةِ قَالَ جَابِرٌ وَعِنْدَنَا صَاحِبٌ لَنَا نُجَهِّزُهُ يَذْهَبُ يَرْعَى ظَهْرَنَا قَالَ فَجَهَّزْتُهُ
ثُمَّ أَدْبَرَ يَذْهَبُ فِي الظَّهْرِ وَعَلَيْهِ بُرْدَانِ لَهُ قَدْ خَلِقَا قَالَ فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَمَا لَهُ ثَوْبَانِ غَيْرُ هَذَيْنِ فَقُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ لَهُ ثَوْبَانِ فِي الْعَيْبَةِ كَسَوْتُهُ إِيَّاهُمَا قَالَ فَادْعُهُ
فَمُرْهُ فَلْيَلْبَسْهُمَا قَالَ فَدَعَوْتُهُ فَلَبِسَهُمَا ثُمَّ وَلَّى يَذْهَبُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَهُ ضَرَبَ اللَّهُ عُنُقَهُ
أَلَيْسَ هَذَا خَيْرًا لَهُ قَالَ فَسَمِعَهُ الرَّجُلُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقُتِلَ الرَّجُلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

ترجمہ جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نکلے غزوہ بنی انمار مین **ف**
جو تیسرے سال مین ہجرت کے ہوا اسکو غزوہ ذات الرقاع بہی کہتے ہین **ف** تو ہم ایک درخت کے تلے اُترے
ہوے تہے اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دکہلائی دیے مین نے کہا یا رسول اللہ سائے مین آیے آپ انکر
اُترے مین اپنی زنبیل کو دیکہنے گیا اُس مین ڈہونڈہنے لگا ایک ککڑی ملی مین اُسکو توڑ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے سامنے لیگیا آپنے پوچہا یہ کہان سے آئی جابر نے کہا یا رسول اللہ مدینے سے ہم اسکو لیکر نکلے تہے پہر جابر کہتے
ہین ہمارے ساتھ ایک شخص تہا جسکا سامان سفر ہمنے کر دیا تہا وہ ہمارے جانور چراتا تہا جب وہ پیٹہ موڑ کر جانور چرانے
جانے لگا تو دو چادرین اوڑہے ہوے تہا جو پہٹکر چیندی چیندی ہوگئین تہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسکو
دیکہکر فرمایا کیا اور کپڑے اسکے پاس نہین ہین جابر نے کہا یا رسول اللہ ہین گٹھری مین بند ہین مینے اُسکو پہننے کے
لیے دیے ہین آپنے فرمایا اُس سے کہو وہ کپڑے پہن لے مینے اُسکو بلایا اُس نے وہ کپڑے گٹھری سے نکالکر پہن لیے جب پہر
جانے لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسکو کیا ہوگیا تہا (جو کپڑے موجود ہوتے چیندیان لگائے تہا)

خدا اسکی گردن مارے آپ نے کہا اچھا معلوم نہین ہوتا اسکو اس شخص نے یہ سنکر کہا یا رسول اللہ کیا اللہ کی راہ مین میری گردن
ماریجاوے آپنے فرمایا ہان اللہ کی راہ مین پھر وہ شخص شہید ہوا اللہ کی راہ مین **ف** یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کا معجزہ تھا **عن** مالک انہ بلغہ ان عمر بن الخطاب قال انی لاحب ان انظر الی القاری ابیض
الثیاب **ترجمہ** حضرت عمرؓ نے کہا مین چاہتا ہون کہ عالم کو اجلے کپڑے پہنے ہوئے دیکھون **عن** ابن سیرین
قال قال عمر بن الخطاب اذا وسع اللہ علیکم فاوسعوا علی انفسکم جمع رجل علیہ ثیابہ **ترجمہ**
حضرت عمرؓ نے کہا جب اللہ تمکو وسعت دے تو اپنے اوپر بھی وسعت کرو اپنے کپڑے بنا لو

ما جاء فی لبس الثیاب المصبغۃ والذہب

رنگین کپڑے پہننے اور سونے پہننے کا بیان **عن** نافع ان
عبد اللہ بن عمر کان یلبس الثوب المصبوغ بالمشق والمصبوغ بالزعفران **ترجمہ** نافع سے روایت ہے
عبد اللہ بن عمرؓ گیرو مین رنگے ہوئے کپڑے اور زعفران مین رنگے ہوئے کپڑے پہنا کرتے تھے **ف** ابوداؤد نے
روایت کیا عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ورس اور زعفران سے اپنے کپڑے رنگا کرتے تھے
یہانتک کہ عمامے کو بعض علما کے نزدیک مرد کو کسم کا رنگ اور زعفرانی رنگ مکروہ ہے مگر امام مالک سے ہر رنگ
کا جواز منقول ہے اور کراہت بھی منقول ہے مگر حق اس باب مین یہ ہے کہ مرد کو سوائے کسم کے رنگ کے سب
رنگ درست ہین کذا حققہ الشوکانی والتفصیل فی ہدایۃ السائل الی ادلۃ المسائل **کہا** مالک نے میرے نزدیک
بچون کو یعنے لڑکون کو سونا پہنانا مکروہ ہے کیونکہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہونچا آپنے سونے
کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا اور مین مکروہ جانتا ہون سونیکا پہننا بڑے مرد اور چھوٹے لڑکے کیواسطے زرقانی
نے کہا بڑے مرد کیواسطے سونا پہننا مکروہ تحریمی ہے اور لڑکے کیواسطے مکروہ تنزیہی ہے مگر چاندی کا زیور لڑکیکو پہنانا
بعض علما کے نزدیک درست ہے اور بعض کے نزدیک مکروہ ہے **کہا** مالک نے مردونکو کسم سے رنگی ہوئی چادرین اوڑھنا
گھر یا اسکے گرد اگرد مین حرام نہین سمجھتا لیکن نہ پہننا میرے نزدیک بہتر ہے اور سوا اسکے اور لباس پہننا اچھا ہے

ما جاء فی لبس الخز

اون اور ریشم کے کپڑے پہننے کا بیان **عن** عائشۃ زوج النبی صلی
اللہ علیہ وسلم انہا کست عبد اللہ بن الزبیر مطرف خز کانت عائشۃ تلبسہ **ترجمہ** حضرت عائشہؓ
نے عبد اللہ بن زبیر کو ایک کپڑا پہنایا جس مین اون اور ریشم تھا اور حضرت عائشہ بھی اسکو پہنا کرتی تھین

ما یکرہ للنساء لبسہ من الثیاب

جو کپڑا عورتون کو پہننا مکروہ ہے اسکا بیان **عن** مرجانۃ انہا
قالت دخلت حفصۃ بنت عبد الرحمن علی عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلی حفصۃ خمار رقیق
فشقتہ عائشۃ وکستہا خمارا کثیفا **ترجمہ** مرجانہ سے روایت ہے کہ حفصہ بنت عبد الرحمن بن ابی بکر عائشہ رضی اللہ عنہا
پاس گئین ایک باریک سربند اوڑھکر حضرت عائشہ نے اسکو پھاڑ ڈالا اور موٹے کپڑے کا سربند اوڑھا دیا **عن** ابی ہریرۃ انہ

قال نساء كاسيات عاريات مائلات مميلات لا يدخلن الجنة ولا يجدن ريحها وريحها يوجد من مسيرة
خمسمائة سنة ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ف مسلم نے اسکو مرفوعاً روایت کیا ف جو عورتین کپڑا پہنے
ہوئے ہین لیکن ننگی ہین ف یعنی ایسا باریک کپڑا پہنتے ہین کہ انکا بدن نظر آتا ہے گویا ننگی ہین ف خود بھی
سیدھی راہ سے ڈگی ہین اور خاوند کو بھی ڈگا دیتی ہین ف بعضون نے یہ ترجمہ کیا ہے ٹیڑھے بڑے ناز و نخرہ سے
چلتی مین خاوند کو بھی بہکا دیتی ہین اپنی راہ پر لگا لیتی ہین یعنے شرع کے کامونہ خود بھی نہین ملتین اور خاوند کو
بھی سمجھا بوجھا کر اپنے حسن و جمال پر دیوانہ کر کے خدا سے دور کر دیتی ہین ف جنت مین نہ جاوین گے ملکہ جنت
کی خوشبو نہ سونگھین گے حالانکہ جنت کی خوشبو پانسو برس کی راہ سے آتی ہے ف یعنی جنت سے اسقدر دور
رہینگی ۔ اس حدیث سے صاف و صریح ثابت ہوا کہ باریک کپڑے پہننا عورتون کو جائز نہین خصوصاً اسقدر باریک
جس سے بدن نظر آوے عن ابن شہاب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قام من اللیل ینظر فی
افق السماء فقال ماذا فتح اللہ اللیلۃ من الخزائن وماذا وقع من الفتن کم من کاسیۃ فی الدنیا
عاریۃ یوم القیامۃ ایقظوا صواحب الحجر ترجمہ ابن شہاب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو جاگا
ہوئے اور آسمان کے طرف دیکھکر فرمایا اس رات کو اللہ جل جلالہ نے کتنے ایک خزانے کھولے اور کتنے ایک فتنے واقع ہوئے
کتنی عورتین ایسی ہین جو دنیا مین کپڑے پہنی ہین قیامت کے روز ننگی ہونگی ہوشیار کر دو کوٹھریون والیونکو ف
کوٹھریون مین آپ کی بی بیان رہا کرتین انکو جگانے کیلئے فرمایا یعنے خدا کی یاد سے غافل مت ہو ہوشیار رہو رات سونے
مین مت صرف کرین جاگکر بھی عبادت بھی کریں سوئین بھی ماجاء فی اسبال الرجل ثوبه کپڑا ایکبار
لٹکانیکا بیان عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الذی یجر ثوبہ خیلاء لا ینظر
اللہ الیہ یوم القیامۃ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص اپنا کپڑا لٹکاوے
ف تہبند ہو یا چادر یا کرتہ یا پائجامہ یعنے ضرورت سے زیادہ اسکو نیچا کرے اور کپڑا ایکبار صرف کرے ف غرور
اور تکبر کے راہ سے تو قیامت کے روز اللہ جل جلالہ اسکی طرف نظر نکرے گا ف ابن عبد البر نے کہا اگر کوئی غرور
کیوجہ سے یہ کام نکرے تو وہ اس وعید مین داخل نہین ہے مگر جب بھی یہ امر مذموم ہے عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال لا ینظر اللہ یوم القیامۃ الی من یجر ازارہ بطرا ترجمہ ابی ہریرہ رضی سے روایت
ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہین نظر کریگا اللہ قیامت کے روز اس شخص کیطرف جو اپنا تہبند لٹکا وے
تکبر کے راہ سے عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا ینظر اللہ یوم القیامۃ الی من
یجر ثوبہ خیلاء ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین نظر کریگا اللہ قیامت
کے روز اس شخص کیطرف جو اپنا کپڑا لٹکاوے غرور کی راہ سے ف اسبال یعنے کپڑے کا لٹکانا بغیر ضرورت صرف کرنا

اگر کبر کی راہ سے ہو تو بیشک حرام ہے اور بغیر کبر کے عادت کے طور پر مکروہ ہے ابن قیم نے کہا بڑی بڑی آستینیں اور
بڑے بڑے عمامہ جنکا اب رواج ہو گیا خلاف سنت ہیں حاصل یہ ہے کہ اسبال کچھ ازار سے مخصوص نہیں ہے بلکہ
جو کپڑا حاجت سے زیادہ صرف کیا جاوے وہ اسبال میں داخل ہے **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوبَ اَنَّهٗ قَالَ سَأَلْتُ
اَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ عَنِ الْاِزَارِ فَقَالَ اَنَا اُخْبِرُكُمْ بِعِلْمٍ سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِزْرَةُ
الْمُؤْمِنِ اِلٰى اَنْصَافِ سَاقَيْهِ لَا جُنَاحَ عَلَيْهِ فِيْمَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْكَعْبَيْنِ مَا اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَفِي النَّارِ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ اِلٰى مَنْ جَرَّ اِزَارَهٗ بَطَرًا **ترجمہ** عبد الرحمن بن یعقوب سے روایت ہے مینے ابو سعید خدری سے پوچھا ازار کا حال
انہوں نے کہا مجھے علم ہے مین بتاتا ہون مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے مومن کی ازار پنڈلیوں
تک ہوتی ہے خیر ٹخنون تک بھی رکھے تو کچھ قباحت نہیں ہے اس سے نیچے جہنم مین جانیکی بات ہے اللہ قیامت کے
روز اس شخص کیطرف نظر نہ کرے گا جو اپنی ازار لٹکاوے غرور کی راہ سے **مَا جَاءَ فِيْ اِسْبَالِ الْمَرْاَةِ ثَوْبَهَا**
عورت اپنا کپڑا لٹکاوے تو کیا حکم ہے **عَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ حِيْنَ ذُكِرَ الْاِزَارُ
فَالْمَرْاَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تُرْخِيْ شِبْرًا قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ اِذًا يَنْكَشِفُ عَنْهَا قَالَ فَذِرَاعًا لَا تَزِيْدُ عَلَيْهِ **ترجمہ**
ام سلمہ سے روایت ہے جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ازار لٹکانیکا ذکر کیا تو مینے پوچھا یا رسول اللہ عورت کیا کرے آپنے فرمایا
ایک بالشت ازار نیچے رکھے ام سلمہ نے کہا اتنی تو کھل جاویگی آپنے فرمایا اچھا ایک ہاتھ نیچے رکھے اس سے زیادہ نہیں
ف یعنی ٹخنون سے ایک بالشت یا ایک ہاتھ عورت زیادہ نیچے کرے یا پنڈلیوں سے ایک ہاتھ یا ایک بالشت زیادہ
نیچے کرے ظاہر دوسری صورت ہے **مَا جَاءَ فِي الْاِنْتِعَالِ** جوتی پہننے کا بیان **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْشِيَنَّ اَحَدُكُمْ فِيْ نَعْلٍ وَّاحِدَةٍ لِيَنْعَلْهُمَا جَمِيْعًا اَوْ لِيَخْلَعْهُمَا جَمِيْعًا
ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہ چلے کوئی تم مین سے ایک جوتی پہنکر چاہیے کہ
دونو جوتیان پہنے یا دونو اتار رکھے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا انْتَعَلَ
اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَاْ بِالْيَمِيْنِ فَاِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَاْ بِالشِّمَالِ وَلْتَكُنِ الْيُمْنٰى اَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ وَاٰخِرَهُمَا تُنْزَعُ **ترجمہ**
ابو ہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جوتا پہنے کوئی تم مین سے چاہیے کہ داہنے پیر مین اول
پہنے اور جب اتارے تو پہلے بائین پیر کا اتارے تو داہنا پیر پہنتے وقت شروع مین ہے اور اتارتے وقت اخیر مین رہے
عَنْ كَعْبِ الْاَحْبَارِ اَنَّ رَجُلًا نَزَعَ نَعْلَيْهِ فَقَالَ لِمَ خَلَعْتَ نَعْلَيْكَ لَعَلَّكَ تَاَوَّلْتَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ
فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ثُمَّ قَالَ كَعْبٌ اَتَدْرِيْ مَا كَانَتْ نَعْلَا مُوْسٰى **ترجمہ** کعب احبار سے
روایت ہے ایک شخص نے اپنی جوتی اتاری کعب الاحبار نے کہا تو نے کیون جوتی اتاری **ف** یعنی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک مین سب لوگ جوتون سمیت نماز پڑھتے تھے ایسا ہی صحابہ اور تابعین

کے عہد مین یا حدیث صحیح مین ہے فرمایا آپ نے جب کوئی تم مین سے مسجد کو آوے اپنی جوتون کو دیکھہ لیوے اگر اسمین نجاست
لگی ہو تو زمین پر رگڑ ڈالے پہر چلا آوے اور نماز پڑہے انہین جوتون سے۔ ابن قیم اور اکثر علما محققین نے لکہا ہے
کہ اس زمانے مین جو لوگون نے التزام کر لیا ہے مساجد مین جوتی اتارینگا اور نماز ہمیشہ ننگے پاؤن پڑہنے کا یہ امر سلف
سے ماثور نہین ہے نہ اسکی کوئی دلیل ہے۔ بعض لوگ کہتے ہین کہ شاید عرب کی زمین پاک او خشک ہوگی اور جوتیان
انکی صاف ہونگی اسواسطے جوتون سے نماز پڑہتے تہے مگر یہ تاویلات بالکل لغو اور واہیات ہین عرب کی زمین بہی نجاسات
اور رطوبات سے بہری رہتی ہے اور جہان پر لوگ رہین گے اور جانور آمد و رفت کرین گے وہان کی زمین کا یہی حال
رہیگا صرف سبب یہ ہے کہ اس زمانے کے لوگ عرف اور رواج کے پابند ہین اور دل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم اور صحابہ کے طریقہ کا اتباع نہین چاہتے اور جو کوئی اس طریقے کی پیروی کرتا ہے اسکو برا جانتے ہین اور اسسے
دشمنی کرنیکو مستعد ہو جاتے ہین معاذ اللہ من ذلک **ف** شاید تو نے اس آیت کو دیکھہ کے اتاری ہون کی اللہ
جل جلالہ نے حضرت موسی علی نبینا وعلیہ السلام سے جب وہ طور پر جانے لگے فرمایا فاخلع نعلیک اتار تو جوتیان
اپنی مگر تو جانتا ہے موسی علیہ السلام کی جوتی کاہے کی تہی **قال** مالک لا ادری ما اجابہ الرجل فقال کعب
کانتا من جلد حمار میت ترجمہ کہا مالک نے مجہے معلوم نہین اس شخص نے کیا جواب دیا کعب نے کہا حضرت
موسی علیہ السلام کی جوتی مردہ گدہے کی کہال کی تہی **ف** اس سبب سے حکم ہوا اتارنیکا یہود نے اس سے یہ امر نکالا
کہ نماز مین جوتی اتارنا لازم ہے یہ غلط ہے۔ مردہ جانور کی کہال مین اختلاف ہے بعض علما کے نزدیک مردے کی کہال
دباغت سے بہی پاک نہین ہوتی شاید حضرت موسی کی شریعت مین یہی حکم ہوگا اسوجہ سے انکو جوتی اتارنیکو کہا گیا
جن لوگون کی نزدیک مردے جانور کی کہال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے جیسے حنفیہ اور اکثر مذہب کے نزدیک انکا
یہ عذر بہی چل نہین سکتا بڑی تعجب کی بات ہے جو شخص جوتا اتار کر نماز پڑہے یہود کی مشابہت کرے اسپر کچہہ طعن نکرین
جو جوتی سمیت پڑہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کی مشابہت اور پیروی کرے اسکو برا جانین +

مَا جَاءَ فِی لُبْسِ الثِّیَابِ کپڑے پہننے کا بیان **عَنْ** اَبِی ھُرَیْرَۃَ اَنَّہٗ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ لِبْسَتَیْنِ وَعَنْ بَیْعَتَیْنِ عَنِ الْمُلَامَسَۃِ وَعَنِ الْمُنَابَذَۃِ وَعَنْ اَنْ یَّحْتَبِیَ الرَّجُلُ فِی
ثَوْبٍ وَّاحِدٍ لَیْسَ عَلٰی فَرْجِہٖ مِنْہُ شَیْءٌ وَّعَنْ اَنْ یَّشْتَمِلَ الرَّجُلُ بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ عَلٰی اَحَدِ شِقَّیْہِ ترجمہ ابوہریرہ
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو لباسون سے اور دو بیعون سے ایک بیع ملامسہ اور
دوسری بیع منابذہ سے **ف** ان دونو کا بیان کتاب البیوع مین گذر چکا **ف** اور ایک کپڑا اوڑہ کر احتبا کرنے سے
ف احتبا کہتے ہین سرین پر بیٹہنے کو دونو ٹانگین کہڑی کرکے جیسے کتا بیٹہتا ہے **ف** جب اسکی شرمگاہ پر
کوئی کپڑا نہ ہو **ف** کیونکہ اس صورت مین ستر کہلتا ہے **ف** اور ایک کپڑا سارے بدن پر لپیٹ لینے سے **ف**

جس کے اندر سے باتھ نہ نکل سکین یعنی بغیر ستر کہو کے ہو اسکو شتمال بھما کہتے ہین عرب مین یعنی مشابہ ہی سخت پتھر سے جس مین کہین جوف نہ ہو نہ سوراخ ہو سکو اس سے منع کیا کیونکہ اسمین آدمی مجبور دجاتا ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَاٰی حُلَّۃً سِیَرَاءَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَوِ اشْتَرَیْتَ ھٰذِہِ الْحُلَّۃَ فَلَبِسْتَھَا یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَلِلْوَفْدِ اِذَا قَدِمُوْا عَلَیْکَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا یَلْبَسُ ھٰذِہٖ مَنْ لَا خَلَاقَ لَہٗ فِی الْاٰخِرَۃِ ثُمَّ جَاءَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْھَا حُلَلٌ فَاَعْطٰی عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مِنْھَا حُلَّۃً فَقَالَ عُمَرُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَسَوْتَنِیْھَا وَقَدْ قُلْتَ فِیْ حُلَّۃِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ اَکْسُکَھَا لِتَلْبَسَھَا فَکَسَاھَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَخًا لَّہٗ مُشْرِکًا بِمَکَّۃَ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے حضرت عمر نے ایک کپڑا ریشمی بکتا ہوا دیکھا مسجد کے دروازہ پہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کاش آپ اسکو خرید لیتے اور جمعہ کے روز اور جس روز آپ پاس لوگ آیا کرتے ہین پہنا کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کپڑے کو وہ شخص پہنیگا جس کو آخرت مین کچہ حصہ نہین ہے پہر اسی قسم کے چند کپڑے آپکے پاس آئے آپنے ان مین سے ایک کپڑا حضرت عمر کو دیا حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ پہلے تو آپ عطارد بن حاجب نام ہے ایک شخص کا اسکے کپڑے مین فرمایا تہا اسکو وہ شخص پہنیگا جسکو آخرت مین کچہ حصہ نہین ہے آپنے فرمایا کہ مینے یہ کپڑا پہننے کو تمکو نہین دیا ہے پہر حضرت عمر نے وہ کپڑا اپنے ایک کافر بہائی عثمان بن حکیم کو دیدیا **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ رَاَیْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَھُوَ یَوْمَئِذٍ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَقَدْ رَقَّعَ بَیْنَ کَتِفَیْہِ بِرُقَعٍ ثَلٰثٍ لَبَّدَ بَعْضَھَا فَوْقَ بَعْضٍ **ترجمہ** انس بن مالک نے کہا مینے حضرت عمر کو دیکھا جب وہ امیر المومنین تہے انکے دونو مونڈہون کے بیچ مین کرتہ پر تین پیوند لگے تہے ایک کے اوپر ایک

صِفَۃُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حلیہ شریف کا بیان **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّہٗ سَمِعَہٗ یَقُوْلُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ بِالطَّوِیْلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِیْرِ وَلَیْسَ بِالْاَبْیَضِ الْاَمْھَقِ وَلَا بِالْاٰدَمِ وَلَیْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ بَعَثَہُ اللّٰہُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی رَاْسِ اَرْبَعِیْنَ سَنَۃً فَاَقَامَ بِمَکَّۃَ عَشْرَ سِنِیْنَ وَبِالْمَدِیْنَۃِ عَشْرَ سِنِیْنَ وَتَوَفَّاہُ اللّٰہُ عَلٰی رَاْسِ سِتِّیْنَ سَنَۃً وَلَیْسَ فِیْ رَاْسِہٖ وَلِحْیَتِہٖ عِشْرُوْنَ شَعْرَۃً بَیْضَاءَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** انس بن مالک کہتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ لنبے تہے بہت نہ ٹہنگنے نہ سفید تہے چونے کیطرح نہ بہت گندمی **ف** بلکہ سفیدی اور سرخی ملی ہوئی تہی **ف** اور بال آپکے بہت گہونگریلے تہے **ف** جیسے حبشیون کے ہوتے ہین **ف** اور بہت سیدہے بہی نہ تہے جب آپکا سن چالیس برس کا ہوا تو اللہ جل جلالہ نے آپکو نبوت عطا فرمائی پہر بعد نبوت کے آپ مکے مین دس برس رہے اور مدینے مین دس برس رہے اور ساٹہہ برس کی عمر مین آپکی وفات ہوئی اسوقت آپکے سر اور ڈاڑہی مین بیس بال بہی سفید نہونگے **ف** مسلم کی حدیث مین ہے کہ آپ کی عمر شریف ترسٹہہ برس کی تہی اور یہی صحیحین مین ہے حضرت عائشہ سے جمہور علما اسیطرف گئے ہین اسصورت مین کہتے ہین کہ آپ بعد نبوت کے تیرہ برس رہے اور

مدینہ دس برس **صِفَةُ عِیْسَی بْنِ مَرْیَمَ وَالدَّجَّالِ** عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اور دجال کا بیان

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اُرَانِی اللَّیْلَةَ عِنْدَ الْکَعْبَةِ فَرَاَیْتُ رَجُلًا اٰدَمَ کَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ مِنْ اُدْمِ الرِّجَالِ لَہٗ لِمَّةٌ کَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ مِنَ اللِّمَمِ قَدْ رَجَّلَہَا فَہِیَ تَقْطُرُ مَاءً مُتَّکِئًا عَلٰی رَجُلَیْنِ اَوْ عَلٰی عَوَاتِقِ رَجُلَیْنِ یَطُوْفُ بِالْکَعْبَةِ فَسَاَلْتُ مَنْ ھٰذَا فَقِیْلَ ھٰذَا الْمَسِیْحُ بْنُ مَرْیَمَ ثُمَّ اِذَا اَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ اَعْوَرِ الْعَیْنِ الْیُمْنٰی کَاَنَّہَا عِنَبَةٌ طَافِیَةٌ فَسَاَلْتُ مَنْ ھٰذَا فَقِیْلَ ھٰذَا الْمَسِیْحُ الدَّجَّالُ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ مجھکو خواب مین ایک رات معلوم ہوا کہ کعبے کے پاس ہون تو مینے ایک مرد دیکھا گیہون رنگ جیسے کہ تونے بہت اچھے گیہون رنگ مرد دیکھے ہون اُسکے کندہون تک بال ہین جیسے کہ تونے بہت اچھے کندہون تک بال دیکھے ہون سو اُس مرد نے اپنے بال مین کنگھی کی ہے تو اُن سے پانی ٹپکتا ہے وہ مرد دو مرد پہ تکیہ دیئے ہے یا یون فرمایا کہ دو مردون کے کندہون پہ تکیہ دیکر وہی شخص بیت اللہ کا طواف کرتا ہے سو مینے پوچھا یہ کون شخص ہے تو کسینے مجھکو کہا کہ یہ مسیح ہے مریم کا بیٹا پھر مینے یکایک اور مرد دیکھا نہایت گھونگر والے بال والا داہنی آنکھ کا کانا گویا کانی آنکھ جیسے پھولا انگور سو مینے پوچھا کہ یہ کون شخص ہے کسینے کہا مسیح دجال ہے **ف** حضرت عیسیٰ کا لقب اسواسطے مسیح ہوا کہ انہون نے کہ بہین بنایا اکثر جنگل مین پہ اکرتے تھے اور [illegible] یا جنگل ہوتے تھے اور دجال کا لقب اسواسطے مسیح ہوا کہ وہ چالیس دن مین تمام عالم کو پھر جاویگا [illegible] علیہ السلام اور دجال قریب آ گئے حضرت نے ان دونو مسیحون کی نشانیان بتلادین کہ مسلمان پہچانلیوین [illegible] کہا دین **مَا جَاءَ فِی الْفِطْرَةِ** مومنون کے طریقے کا بیان عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ تَقْلِیْمُ الْاَظْفَارِ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَنَتْفُ الْاِبِطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَالْاِخْتِتَانُ **ترجمہ** ابوہریرہؓ نے کہا پانچ چیزین پیدایشی سنت ہین ایک تو ناخون کا ٹنا دوسرے خوب موچھ کترانا تیسرے بغل کے بال اکھاڑنا چوتھے زیر ناف کی بال موونڈنا پانچوین ختنہ کرنا عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّہٗ قَالَ کَانَ اِبْرَاھِیْمُ اَوَّلَ النَّاسِ ضَیَّفَ الضَّیْفَ وَاَوَّلَ النَّاسِ اخْتَتَنَ وَاَوَّلَ النَّاسِ قَصَّ شَارِبَہٗ وَاَوَّلَ النَّاسِ رَاَی الشَّیْبَ فَقَالَ یَا رَبِّ مَا ھٰذَا فَقَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی وَقَارٌ یَا اِبْرَاھِیْمُ فَقَالَ رَبِّ زِدْنِیْ وَقَارًا **ترجمہ** سعید بن المسیب نے کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سب سے پہلے مہمان کی ضیافت کی اور سب سے پہلے ختنہ کیا اور سب سے پہلے موچھین کترائین اور سب سے پہلے سفید بال کو دیکھکر کہا اے پروردگار یہ کیا ہے اللہ جل جلالہ نے فرمایا یہ عزت اور وقار ہے حضرت ابراہیم نے کہا حب تو اے پروردگار زیادہ عزت دے مجھکو کہا مالک نے موچھون کو اتنا کترنا چاہیے کہ ہونٹ کے کنارے کھل جاوین یہ نہین کہ بالکل کتر ڈالے **ف** امام مالک کے نزدیک کترنا موچھ کا سنت ہے اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک مونڈنا افضل ہے کترنے سے **اَلنَّھْیُ عَنِ الْاَکْلِ بِالشِّمَالِ** بائین

عیسیٰ بن مریم اور دجال کا بیان

فطرت کی چیزون کا بیان

ہاتھ سی کھانیکی ممانعت **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ السَّلَمِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی اَنْ یَّاْکُلَ الرَّجُلُ بِشِمَالِهٖ وَیَمْشِیَ فِیْ نَعْلٍ وَّاحِدَةٍ وَّاَنْ یَّشْتَمِلَ الصَّمَّاءَ وَاَنْ یَّحْتَبِیَ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ کَاشِفًا عَنْ فَرْجِهٖ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا بائین ہاتھ سی کھانے کو اور ایک جوتا پہنکر چلنے کو اور ایک کپڑا سر سے پاؤن تک لپیٹ لینے کو اور ایک کپڑا اوڑھ کر گوٹ مار کر بیٹھنے کو اس طرح سی کہ شرمگاہ کھلی رہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَکَلَ اَحَدُکُمْ فَلْیَاْکُلْ بِیَمِیْنِهٖ وَلْیَشْرَبْ بِیَمِیْنِهٖ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَاْکُلُ بِشِمَالِهٖ وَیَشْرَبُ بِشِمَالِهٖ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جب کوئی کھاوی تو اپنے داہنے ہاتھ سے کھاوی اور جب پیے تو چاہیے کہ داہنے ہاتھ سے پیے اسواسطے کہ شیطان بائین ہاتھ سی کھاتا ہے اور بائین ہاتھ سی پیتا ہے

مَا جَاءَ فِی الْمَسَاکِیْنِ مسکین کا بیان

(مسکین کا بیان)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ الْمِسْکِیْنُ بِهٰذَا الطَّوَّافِ الَّذِیْ یَطُوْفُ عَلَی النَّاسِ فَتَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ قَالُوْا فَمَنِ الْمِسْکِیْنُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِیْ لَا یَجِدُ غِنًی یُّغْنِیْهِ وَلَا یَفْطِنُ النَّاسُ لَهٗ فَیُتَصَدَّقَ عَلَیْهِ وَلَا یَقُوْمُ فَیَسْاَلُ النَّاسَ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مسکین وہ نہین ہے جو گھر گھر مانگتا پھرتا ہے کہین سے ایک لقمہ ملا کہین سے دو لقمے کہین سے ایک کھجور کہین سے دو کھجور صحابہ نے پوچھا پھر یا رسول اللہ مسکین کون ہے آپنے فرمایا جس شخص پاس مال نہین ہے کہ وہ اپنی حاجت پوری کرے نہ لوگونکو اُسکا حال معلوم ہے تاکہ اُسکو صدقہ دیوین نہ وہ مانگنے کو کھڑا ہوتا ہے +

ف ایسے مسکین کی تعریف کلام اللہ مین موجود ہے اسکو دینا بہت ثواب ہے **عَنْ** اُمِّ بُجَیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُدُّوا الْمِسْکِیْنَ وَلَوْ بِظِلْفٍ مُّحْرَقٍ **ترجمہ** ام بجید (حواء) سی روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دو مسکین کو (جو کچھ میسر ہو) اگرچہ جلا ہوا کھر ہو

مَا جَاءَ فِیْ مِعَا الْکَافِرِ کافر کی آنتون کا بیان

(کافر کے آنتون کا بیان)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاْکُلُ الْمُسْلِمُ فِیْ مِعًی وَّاحِدٍ وَّالْکَافِرُ یَاْکُلُ فِیْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ **ترجمہ** ابو ہریرہ سی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مسلمان ایک آنت مین کھاتا ہی اور کافر سات آنتون مین کھاتا ہے **ف** ہر شخص کے پیٹ مین سات آنتین ہین مطلب یہ ہی کہ مسلمان پیٹ کا ساتوان حصہ کھاتا ہے اور کافر خوب پیٹ بھر لیتا ہے جیسے جانور بھر لیتے ہین۔ اس حدیث سی یہ غرض نہین کہ ساتوین حصے سے زیادہ نہ کھاوی بلکہ غرض یہ ہے کہ مسلمان ساتوین حصے پر بھی قناعت کر سکتا ہے برخلاف کافر کے اُسکو بغیر ناکون ناک پیٹ بھرے چین نہین آتا **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ضَافَهٗ ضَیْفٌ کَافِرٌ فَاَمَرَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ حِلَابَهَا ثُمَّ اُخْرٰی فَشَرِبَهٗ ثُمَّ اُخْرٰی فَشَرِبَهٗ حَتّٰی شَرِبَ حِلَابَ سَبْعِ شِیَاهٍ ثُمَّ اِنَّهٗ اَصْبَحَ فَاَسْلَمَ فَاَمَرَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَلَمْ یَسْتَتِمَّهَا

فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المؤمن یشرب فی معًا واحدٍ والکافر یشرب فی سبعۃ امعاءٍ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس ایک کافر جہجاہ بن سعید غفاری آیا مہمان ہو کر آپنے ایک بکری کو دودہ دوہنے کا حکم کیا وہ سب پی گیا پہر دوسری بکری کا دوہا گیا وہ بہی پی گیا پہر تیسری بکری کا وہ بہی پی گیا یہانتک کہ سات بکریون کا دودہ پی گیا پہر دوسرے دن صبحکو وہ شخص مسلمان ہو گیا آپنے ایک بکری کا دودہ دوہنے کو دیا وہ پی نہ سکا حب آپنے فرمایا مومن ایک آنت مین پیتا ہے اور کافر سات آنتون مین پیتا ہے ۔

النھی عن الشراب فی آنیۃ الفضۃ والنفخ فی الشراب

چاندی کے برتن مین پانی پینے کی ممانعت اور پانی مین پہونکنے کی ممانعت عن ام سلمۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الذی یشرب فی آنیۃ الفضۃ فانما یجرجر فی بطنہ نار جھنم ترجمہ ام سلمہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص چاندی کے (یا سونیکے) برتن مین پیوے (یا کہاوے) وہ اپنے پیٹ مین جہنم کی آگ غٹ غٹ اتارتا ہے ف صحیح مسلم مین سونیکا برتن بہی آیا ہے اور کہانا یا پینا دونو موجود ہی اُسی سے تفسیر مین یہ الفاظ بڑہائے گئے عن ابی المثنی الجھنی انہ قال کنت عند مروان بن الحکم فدخل علیہ ابو سعید الخدری فقال لہ مروان بن الحکم اسمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ نھی عن النفخ فی الشراب فقال لہ ابو سعید نعم فقال لہ رجل یا رسول اللہ انی لا اروی من نفس واحدٍ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فابن القدح عن فیک ثم تنفس قال فانی اری القذاۃ فیہ قال فاھرقھا ترجمہ ابو مثنے جہنی سے روایت ہے مین بیٹھا تہا مروان بن حکم پاس اتنے مین ابو سعید خدری آئے مروان نے اُن سے کہا کیا تمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے منع کیا ہے آپنے پانی مین پہونکنے سے ابو سعید نے کہا ہان ایک شخص بولا یا رسول اللہ مین ایک سانس مین سیر نہین ہوتا تو آپنے فرمایا پیالے کو اپنے منہ سے جدا کرکے سانس لیلے پہر وہ شخص بولا مین پانی مین کوڑا دیکہون تو کیا کرون آپنے فرمایا بہا دے اسکو ف یعنی پہونکنا ضرور نہین کیونکہ احتمال ہے منہ سے تہوک وغیرہ پانی مین گرے اور وہ غلیظ ہو جاوے اسیطرح پانی پیتے پیتے سانس لینا بہی اچہا نہین اچہو ہو جاتا ہے یا ناک سے نکل پڑتا ہے

ما جاء فی شرب الرجل وھو قائم

کہڑے ہو کر پانی پینے کا بیان ۔

عن مالک انہ بلغہ ان عمر بن الخطاب وعلی بن ابی طالب وعثمان بن عفان کانوا یشربون قیامًا ترجمہ امام مالک کو پہونچا کہ عمر بن خطابؓ اور علی بن ابیطالبؓ و عثمان بن عفان کہڑے ہو کر پانی پیتے تہے عن ابن شہاب ان عائشۃ ام المؤمنین وسعد بن ابی وقاص کانا لا یریان بشرب الانسان وھو قائم باسًا ترجمہ ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ اور سعد بن ابی وقاص کہڑے ہو کر پانی پینے مین کچہ قباحت نہین جانتے تہے عن ابی جعفر القاری انہ قال رایت عبد اللہ بن عمر یشرب قائمًا ترجمہ

ابی جعفر قاری نے دیکھا عبد اللہ بن عمر کھڑے ہو کر پانی پیتے تھے **عن** عامر بن عبد اللہ بن الزبیر عن ابیہ انہ
کان یشرب قائما **ترجمہ** عبد اللہ بن زبیر کھڑے ہو کر پانی پیتے تھے **السنۃ فی الشراب وتناولہ**
عن الیمین پانی یا شربت پلانا شروع کرنا داہنی طرف سے **عن** انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اتی بلبن قد شیب بماء من البئر وعن یمینہ اعرابی وعن یسارہ ابو بکر الصدیق فشرب ثم اعطی الاعرابی
وقال الایمن فالایمن **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس دودھ آیا جس میں کنوئیں کا
پانی ملا تھا اور داہنی طرف آپ کے ایک بدوی تھا اور بائیں طرف ابو بکر صدیق تھے تو آپ نے پیکر اعرابی کو دیا اور کہا پہلے
داہنی طرف والے کو دو پھر جو اس سے ملا ہوا ہے پھر جو اس سے ملا ہوا ہے **ف** حالانکہ ابو بکر صدیق رض اس بدوی سے
درجے میں بہت زیادہ تھے مگر آپ نے پہلے داہنی طرف والوں کو دیا اچھا سمجھا ہر شے میں آپ داہنی طرف سے شروع
کرنا پسند کرتے تھے یہاں تک کہ وضو میں اور جوتا پہننے میں بھی **عن** سہل بن سعد الانصاری ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اتی بشراب فشرب منہ وعن یمینہ غلام وعن یسارہ الاشیاخ فقال للغلام اتاذن
لی ان اعطی ہؤلاء فقال لا واللہ یا رسول اللہ لا اوثر بنصیبی منک احدا قال فتلہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فی یدہ **ترجمہ** سہل بن سعد انصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس دودھ آیا آپ نے
پیا آپ کی داہنی طرف ایک لڑکا تھا اور بائیں طرف بوڑھے بوڑھے لوگ تھے آپ نے لڑکے سے فرمایا اگر تو اجازت دے
تو پہلے میں ان لوگوں کو دوں (جو بائیں طرف تھے) لڑکے نے کہا نہیں قسم خدا کی یا رسول اللہ میں اپنا حصہ آپ کے
جوٹھے میں سے کسی کو دینا نہیں چاہتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے اسی لڑکے کو دیدیا **جامع ما**
جاء فی الطعام والشراب کھانے پینے کی مختلف احادیث کا بیان **عن** انس بن مالک رض
یقول قال ابو طلحۃ لام سلیم لقد سمعت صوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضعیفا اعرف فیہ
الجوع فہل عندک من شیء فقالت نعم فاخرجت اقراصا من شعیر ثم اخذت خمارا لہا فلفت
الخبز ببعضہ ثم دستہ تحت یدی وردتنی ببعضہ ثم ارسلتنی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فذہبت
بہ فوجدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالسا فی المسجد ومعہ الناس فقمت علیہم فقال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ارسلک ابو طلحۃ قال فقلت نعم قال لطعام قال فقلت نعم فقال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم لمن معہ قوموا قال فانطلق وانطلقت بین ایدیہم حتی جئت ابا طلحۃ فاخبرتہ
فقال ابو طلحۃ یا ام سلیم قد جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالناس ولیس عندنا من الطعام
ما نطعمہم فقالت ام سلیم اللہ ورسولہ اعلم فانطلق ابو طلحۃ حتی لقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فاقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابو طلحۃ معہ حتی دخلا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

هَلُمِّي يَا أُمَّ سُلَيْمٍ مَا عِنْدَكِ فَأَتَتْ بِذَلِكَ الْخُبْزِ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ
عَلَيْهِ أُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً لَهَا فَأَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَقُولَ ثُمَّ
قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ
فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ
ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ حَتَّى أَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ
وَشَبِعُوا وَالْقَوْمُ سَبْعُونَ رَجُلًا أَوْ ثَمَانُونَ رَجُلًا **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہی ابو طلحہ (دوسرے شوہر تھے ام سلیم
کے جو والدہ تھین انس کی) نے ام سلیم سے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا انکی آواز نہین نکلتی بھوک کیوجہ سے تو تیرے
پاس کوئی چیز ہے کہا ہان پھر ام سلیم نے کچھ روٹیان جو کی نکالین اور ایک کپڑے مین لپیٹ کر میری بغل مین دبا دین اور کچھ کپڑا مجھے
اوڑھا دیا پھر مجھکو بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس مین اسکو لیکر گیا آپ مسجد مین بیٹھے ہوئے تھے اور اور لوگ بہت سے آپکے
پاس بیٹھے تھے مین کھڑا ہو رہا آپنے خود پوچھا کیا تجھکو ابو طلحہ نے بھیجا ہے مینے کہا ہان آپنے فرمایا کھانیکو واسطے مینے کہا
ہان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سب ساتھیونکو فرمایا اٹھو سب اٹھکر چلے مین سب کے آگے گیا اور ابو طلحہ کو جاکر خبر کی ابو
طلحہ نے ام سلیم سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگون کو ساتھ لیے ہوئے آتے مین اور ہمارے پاس اسقدر کھانا نہین ہے جو
سب کو کھلا دین ام سلیم نے کہا اللہ اور اسکا رسول خوب جانتا ہے ابو طلحہ نکلے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر ملے
ف او چپکے سے آکر کہا یا رسول اللہ ہمارے پاس تھوڑا کھانا ہے مینے انس کو اسواسطے بھیجا تھا کہ صرف آپکو بلا لاوے آپنے
فرمایا چلو تو سہی اللہ جل جلالہ برکت دیگا امام احمد کی روایت مین ہی کہ کل کھانا ایک رطل آٹا تھا جو کا اور بخاری کی روایت
مین ہے کہ ایک مد تھا مد ایک رطل اور ثلث رطل ہوتا ہے **ف** یہانتک کہ ابو طلحہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دونو
ملکر آئے آپنے فرمایا اے ام سلیم جو کچھ تیرے پاس ہو لا ام سلیم وہی روٹیان لائین آپنے انکو ٹکڑے ٹکڑے کرایا پھر
ام سلیم نے ایک کپی گھی کی اسپر نچوڑ دی وہ ملیدہ بن گیا بعد اسکے جو اللہ جل جلالہ کو منظور تھا وہ آپنے ارشاد فرمایا **ف**
مسلم کی روایت مین ہے آپنے اسپر ہاتھ پھیرا اور دعا کی برکت کی امام احمد نے روایت کیا کہ جب آپنے دعا کی برکت
کی تو مینے اس ملیدہ کو دیکھا پھول رہا تھا اور بڑھ رہا تھا **ف** پھر آپنے فرمایا دس آدمیونکو بلا کہ انھون نے دس آدمیونکو بلایا
وہ سب کھا کر سیر ہو کر چلے گئے پھر آپنے فرمایا دس کو اور بلا وہ بھی آئے اور کھا کر سیر ہو کر چلے گئے پھر آپنے فرمایا دس کو
بلا وہ بھی آئے اور کھا کر سیر ہو کر چلے گئے پھر آپنے فرمایا دس کو بلا وہ بھی آئے اور کھا کر سیر ہو کر چلے گئے یہانتک کہ جتنے لوگ آئے تھے ستر آدمی تھے یا اسی سب سیر
ہو گئے **ف** آپنے دس دس آدمیونکو اسواسطے بلایا کہ مکان چھوٹا تھا دوسرے یہ کہ سب آدمی اکٹھا بیٹھکر ایک جگہ کسطرح کھا سکتے تھے
جب وہ کھانا ایک ہی برتن مین تھا یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بڑا معجزہ تھا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طَعَامُ الِاثْنَيْنِ كَافِي الثَّلَاثَةِ وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِي الْأَرْبَعَةِ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو شخصوں کا کھانا کفایت کرتا ہے تین آدمیوں کو اور تین کا کھانا چار کو کفایت کرتا ہے
ف یعنے مومن کو حرص نہ چاہیے اپنے کھانے میں دوسرے بھائی مسلمان کو شریک کر لے ایک روز آسودگی نہ سہی بقدر ضرورت
پر کفایت کرے انصاف سے بعید ہے کہ اپنا تو پیٹ بھر لیوے اور دوسرا مسلمان بھوکا رہے اور دیکھا کرے **عن** جابر بن
عَبدِ اللہِ السَّلمِیِّ اَنَّ رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَغلِقُوا البَابَ وَاَوکُوا السِّقَاءَ وَاَکفِئُوا الاِنَاءَ اَو خَمِّرُوا
الاِنَاءَ وَاَطفِئُوا المِصبَاحَ فَاِنَّ الشَّیطَانَ لَا یَفتَحُ غَلَقًا وَلَا یَحِلُّ وِکَاءً وَلَا یَکشِفُ اِنَاءً وَاِنَّ الفُوَیسِقَۃَ تُضرِمُ
عَلَی النَّاسِ بُیُوتَھُم **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ السلمی سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بند کرو دروازے
کو اور منہ باندھا کرو مشک کا اور بند رکھا کرو برتن کو اور ڈھانک دیا کرو چراغ کو کہ شیطان دروازہ کو نہیں کھولتا اور ڈاٹ
کو نہیں نکالتا اور برتن نہیں کھولتا مقرر چوہا گھر والوں کو جلا دیتا ہے یعنی اگر سوتے وقت چراغ روشن رہے تو چوہا
بتی لیجاتا ہے تو گھر میں اکثر آگ لگجاتی ہے **عن** اَبِی شُرَیحٍ الکَعبِیِّ اَنَّ رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَن
کَانَ یُؤمِنُ بِاللہِ وَالیَومِ الاٰخِرِ فَلیَقُل خَیرًا اَو لِیَصمُت وَمَن کَانَ یُؤمِنُ بِاللہِ وَالیَومِ الاٰخِرِ فَلیُکرِم
جَارَہٗ وَمَن کَانَ یُؤمِنُ بِاللہِ وَالیَومِ الاٰخِرِ فَلیُکرِم ضَیفَہٗ جَائِزَتُہٗ یَومٌ وَلَیلَۃٌ وَالضِّیَافَۃُ ثَلٰثَۃُ
اَیَّامٍ فَمَا کَانَ بَعدَ ذٰلِکَ فَھُوَ صَدَقَۃٌ وَلَا یَحِلُّ لَہٗ اَن یَثوِیَ عِندَہٗ حَتّٰی یُحرِجَہٗ **ترجمہ** ابی شریح الکعبی سے
روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت کے دنکا تو نیک بات بولا کرے یا چپکا رہے اور جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت کے دن
کا تو اپنے ہمسایہ یعنی پڑوسی کی خاطر داری کیا کرے اور جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت کے دن کا تو اسکو چاہیے کہ اپنے مہمان کی آؤبھگت کرے **ف**
یعنے خندہ پیشانی سے اسکو اپنے مکان میں اتارے عمدہ کھانا ہوسکے تو کھلاوے اسکا حال اچھی طرح سے پوچھے مہمانداری کا
تین دن تک حق ہے لگے اگر کریگا ثواب پاوے گا **ف** ایکدن رات تک مہمانی اچھے طور سے کرے اور تین دن رات تک
جو کچھ حاضر ہو کھلاوے اور زیادہ اس سے ثواب ہے اور مہمان کو لائق نہیں کہ بہت ٹھیرے میزبان پاس تکلیف دے اسکو
عن سُمَیٍّ مَولٰی اَبِی بَکرٍ عَن اَبِی صَالِحٍ السَّمَّانِ عَن اَبِی ھُرَیرَۃَ اَنَّ رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قَالَ بَینَمَا رَجُلٌ
یَمشِی بِطَرِیقٍ اِذَا اشتَدَّ عَلَیہِ العَطَشُ فَوَجَدَ بِئرًا فَنَزَلَ فِیھَا فَشَرِبَ فَخَرَجَ فَاِذَا کَلبٌ یَلھَثُ یَاکُلُ الثَّرٰی
مِنَ العَطَشِ فَقَالَ الرَّجُلُ لَقَد بَلَغَ ھٰذَا الکَلبَ مِنَ العَطَشِ مِثلُ الَّذِی بَلَغَ مِنِّی فَنَزَلَ البِئرَ فَمَلَأَ خُفَّہٗ
ثُمَّ اَمسَکَہٗ بِفِیہِ حَتّٰی رَقِیَ فَسَقَی الکَلبَ فَشَکَرَ اللہُ لَہٗ فَغَفَرَ لَہٗ فَقَالُوا یَا رَسُولَ اللہِ وَاِنَّ لَنَا فِی البَھَائِمِ لَاَجرًا
فَقَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فِی کُلِّ ذَاتِ کَبِدٍ رَطبَۃٍ اَجرٌ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ایک شخص راہ میں جا رہا تھا اسکو بہت پیاس معلوم ہوئی ایک کنواں دیکھا اسمیں اترکر پانی پیا جب کنوئیں سے نکلا
تو دیکھا ایک کتا ہانپ رہا ہے اور پیاس کے مارے کیچڑ چاٹ رہا ہے اس نے دلمیں کہا اس کتے کا بھی پیاس کے مارے وہی حال
ہوگا جو میرا تھا پھر کنوئیں میں اترکر اپنے موزے میں پانی بھرا اور منہ میں اسکو داب کر اوپر چڑھا **ف** کیونکہ کنواں ایسا

جس مین جگر ہنا و شعار ہوگا اسوجہ سے موزہ ہاتہہ مین تہا اسکا منہ مین دبا لیا **ف** اور کتے کو پانی پلایا اللہ جل جلالہ اُس سے خوش
ہوگیا اور اسکو بخشدیا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کو جانورون کے پانی پلانے مین بہی ثواب ہے آپنے فرمایا کیون نہین
ہر جاندار جگر مین ثواب ہے **ف** مسلمان ہو یا کافر آدمی ہو یا جانور رحمت رسانی اور رحم اور مہربانی ایسی چیز ہے جو اللہ
جل جلالہ کو نہایت پسند ہے وہ کبہی بیکار نہ جاویگی مگر اُن مین سے وہ جانور مستثنے مین جو موذی ہون یا واجب القتل جیسے سور
وغیرہ **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا قِبَلَ السَّاحِلِ فَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ اَبَا
عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَهُمْ ثَلٰثُ مِائَةٍ قَالَ وَاَنَا فِيْهِمْ قَالَ فَخَرَجْنَا حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ فَنِيَ الزَّادُ
فَاَمَرَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ ابْنُ الْجَرَّاحِ بِاَزْوَادِ ذٰلِكَ الْجَيْشِ فَجُمِعَ ذٰلِكَ كُلُّهُ فَكَانَ مِزْوَدَيْ تَمْرٍ قَالَ فَكَانَ يُقَوِّتُنَا
فِيْ كُلِّ يَوْمٍ قَلِيْلًا قَلِيْلًا حَتّٰى فَنِيَ وَلَمْ تُصِبْنَا اِلَّا تَمْرَةٌ تَمْرَةٌ فَقُلْتُ مَا تُغْنِيْ تَمْرَةٌ قَالَ لَقَدْ وَجَدْنَا
فَقْدَهَا حِيْنَ فَنِيَتْ ثُمَّ انْتَهَيْنَا اِلَى السَّاحِلِ فَاِذَا حُوْتٌ مِثْلُ الظَّرِبِ فَاَكَلَ مِنْهُ ذٰلِكَ الْجَيْشُ ثَمَانِيَ
عَشَرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ اَمَرَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بِضِلْعَيْنِ مِنْ اَضْلَاعِهٖ فَنُصِبَا ثُمَّ اَمَرَ بِرَاحِلَةٍ فَرُحِلَتْ ثُمَّ مَرَّتْ تَحْتَهُمَا
وَلَمْ تُصِبْهُمَا **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بہیجا دریا کی طرف اور اُنپر حاکم
کیا ابو عبیدہ بن الجراح کو اس لشکر مین تین سو آدمی تہے مین بہی اُس مین شریک تھا راہ مین کہانا ہوچکا ابو عبیدہ
نے حکم کیا جسقدر کہانا باقی ہے اسکو اکٹھا کرو سب اکٹھا کیا گیا تو دو ظرف کہجور کے ہوئے ابو عبیدہ ہمین ہر روز ہمکو تہوڑا
تہوڑا کہانا دیا کرتے تہے یہانتک کہ ایک ایک کہجور ہمارے حصے آنے لگی پہر وہ بہی تمام ہوگیا وہب بن کیسان کہتے ہین مینے
جابر سے پوچہا ایک ایک کہجور مین تمہارا کیا ہوتا تہا انہونے کہا جب وہ بہی نرہی تو قدر معلوم ہوئی جب ہم دریا
کے کنارے پر پہونچے تو ہمنے ایک مچہلی بڑی پائی پہاڑ کے برابر سارا لشکر اُس مین سے اٹھارہ دن رات تک کہاتا
رہا پہر ابو عبیدہ نے حکم کیا اُس مچہلی کی ہڈیان کہڑا کرنیکا دو ہڈیان کہڑی کرکے رکہی گئین تو اُنکے نیچے سے اونٹ
چلا گیا اور اُن سے نہ لگا **ف** بخاری کی روایت مین ہے جب ہم مدینہ مین آئے تو ہمنے حضرت سے بیان کیا آپنے
فرمایا اللہ نے تمہین دیا اسکو کہاؤ اور اگر کچہ تمہارے پاس باقی ہو تو مجہکو بہی دو بعض لوگ کچہ گوشت اُسمین کا لیکر آئے
آپنے اسکو تناول فرمایا **عن** جَدَّةِ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا نِسَاءَ
الْمُؤْمِنَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ اِحْدٰكُنَّ لِجَارَتِهَا وَلَوْ كُرَاعَ شَاةٍ مُحْرَقٍ **ترجمہ** عمرو بن سعد بن معاذ کی دادی سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے مسلمان عورتو نہ ذلیل کرے کوئی تم مین سے اپنے ہمسائی کو اگرچہ ایک کہر
جلا ہوا بکری کا بہیجے **ف** یعنی ہمسایہ جو حصہ بہیجے اُسکو خوشی سے قبول کرے اور اگر وہ حقیر یا قلیل ہو تو اور عورتون
مین اُسکو شرمندہ اور ذلیل نہ کرے **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ نُهُوْا عَنْ اَكْلِ الشَّحْمِ فَبَاعُوْهُ وَاَكَلُوْا ثَمَنَهُ **ترجمہ** عبد اللہ بن ابی بکر سے روایت ہے

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تباہ کرے اللہ یہود کو حرام ہوا انپر چربی کا کہانا انہون نے اسکو بیچ کر اسکے دام کہائے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس چیز کا کہانا حرام ہے اسکا بیچنا بہی نادرست ہے **عن** مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عِيسَى بْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَقُولُ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَيْكُمْ بِالْمَاءِ الْقَرَاحِ وَالْبَقْلِ الْبَرِّيِّ وَخُبْزِ الشَّعِيرِ وَإِيَّاكُمْ وَخُبْزَ الْبُرِّ فَإِنَّكُمْ لَنْ تَقُومُوا بِشُكْرِهِ **ترجمہ** حضرت عیسی علیہ السلام فرماتے تہے اے بنی اسرائیل تم پانی پیا کرو اور ساگ پات جو کی روٹی کہایا کرو اور گیہون کی روٹی نہ کہاؤ اسکا شکر ادا کر نہ سکو گے **عن** مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَوَجَدَ فِيهِ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ وَعُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَسَأَلَهُمَا فَقَالَا أَخْرَجَنَا الْجُوعُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَخْرَجَنِي الْجُوعُ فَذَهَبُوا إِلَى أَبِي الْهَيْثَمِ بْنِ التَّيِّهَانِ الْأَنْصَارِيِّ فَأَمَرَ لَهُمْ بِشَعِيرٍ عِنْدَهُ يُعْمَلُ وَقَامَ يَذْبَحُ لَهُمْ شَاةً فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَكِّبْ عَنْ ذَاتِ الدَّرِّ فَذَبَحَ لَهُمْ شَاةً وَاسْتَعْذَبَ لَهُمْ مَاءً فَعُلِّقَ فِي نَخْلَةٍ ثُمَّ أُتُوا بِذَلِكَ الطَّعَامِ فَأَكَلُوا مِنْهُ وَشَرِبُوا مِنْ ذَلِكَ الْمَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتُسْأَلُنَّ عَنْ نَعِيمِ هَذَا الْيَوْمِ **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا (مسلم اور اصحاب سنن نے اسکو متصلا روایت کیا) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد مین آئے وہان ابو بکر صدیق اور عمر بن خطاب کو پایا انسے پوچہا تم کیسے آئے انہون نے کہا بہوک کیوجہ سے آپنے فرمایا مین بہی اسی سبب سے نکلا پہر تینون آدمی ابو الہیثم انصاری پاس گئے انہون نے جو کی روٹی پکانیکا حکم کیا اور ایک بکری ذبح کرنے پر مستعد ہوئے آپنے فرمایا دودہ والی کو چہوڑ دو انہون نے دوسری بکری کاٹی اور میٹہا پانی مشک مین بہر کر درخت سے لٹکا دیا (ٹہنڈا ہونیکو) پہر کہانا آیا تو سب نے کہایا اور وہی پانی پیا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہی نعیم ہے جس سے پوچہے جاؤ گے تم قیامت کے روز **ف** یعنی اللہ جل جلالہ نے جو فرمایا ہے ثم لتسألن یومئذ عن النعیم تو نعیم سے مراد خدا کی نعمتین ہین جو دنیا مین عطا فرمائین ہین بڑی نعمت ٹہنڈا پانی ہے اور شیرین یا گوشت یا خرما جیسا ترمذی کی روایت مین ہے کہ ابو الہیثم نے گدر اور تازہ اور سوکہی کہجورین پیش کین **عن** يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَأْكُلُ خُبْزًا بِسَمْنٍ فَدَعَا رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ فَجَعَلَ يَأْكُلُ وَيَتَّبِعُ بِاللُّقْمَةِ وَضَرَ الصَّحْفَةِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ كَأَنَّكَ مُقْفِرٌ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا أَكَلْتُ سَمْنًا وَلَا رَأَيْتُ أَكْلًا بِهِ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ عُمَرُ لَا آكُلُ السَّمْنَ حَتَّى يَحْيَى النَّاسُ مِنْ أَوَّلِ مَا يَحْيَوْنَ **ترجمہ** حضرت عمر روٹی گہی سے لگا کر کہا رہے تہے ایک بدو آیا آپنے اسکو بلایا وہ بہی کہانے لگا اور روٹی کی ساتہ جو گہی کا میل کچیل پیالے مین لگ رہا تہا وہ بہی کہانے لگا حضرت عمر نے فرمایا تو بڑا ندیدہ ہے (یعنے تجہکو سالن میسر نہین ہوا) اسنے کہا قسم خدا کی مین نے اتنی مدت سے گہی نہین کہایا نہ اسکو ساتہ کہاتے دیکہا (سوجہ سے کہ اس زمانے مین ایک مدت سے قحط تہا لوگ تکلیف مین مبتلا تہے) حضرت عمر نے کہا مین بہی گہی نہ کہاؤنگا جبتک لوگونکی حالت پہلی سی نہ ہو (یعنے قحط جاتا رہے اور ارزانی ہو جاوے) **عن** أَنَسِ بْنِ

مالک قال رأیت عمر بن الخطاب وھو یومئذ امیر المؤمنین یطرح له صاع من تمر فیاکلھا حتی یاکل حشفھا ترجمہ
انس بن مالک نے کہا کہ دیکھا میں نے حضرت عمر کے سامنے ایک صاع کھجور کا ڈالا جاتا تھا وہ اُسکو کھاتے تھے یہاں تک
کہ خراب اور سوکھی کھجوریں بھی کھا لیتے **عن** عبد اللہ بن عمر انه قال سئل عمر بن الخطاب عن الجراد فقال
وددت ان عندی قفعة فاکل منه ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ حضرت عمر پوچھے گئے ٹڈی سے یعنی
حلال ہے یا حرام تو کہا حضرت عمر نے میں چاہتا ہوں کہ میرے پاس ایک زنبیل ہوتی ٹڈیوں کی کہ میں اسکو کھایا
کرتا **عن** حمید بن مالک بن خیثم انه قال کنت جالسا مع ابی ھریرة بارضه بالعقیق فاتاه قوم
من اھل المدینة علی دواب فنزلوا عنده قال حمید فقال لی ابو ھریرة اذھب الی امی فقل لھا ان ابنک یقرئک
السلام ویقول اطعمینا شیئا قال فوضعت ثلاثة اقراص فی صحفة وشیئا من زیت وملح ثم وضعتھا
علی راسی وحملتھا الیھم فلما وضعتھا بین ایدیھم کبر ابو ھریرة وقال الحمد للہ الذی اشبعنا
من الخبز بعد ان لم یکن طعامنا الا الاسودین الماء والتمر فلم یصب القوم من الطعام شیئا فلما انصرفوا
قال لی یا ابن اخی احسن الی غنمک وامسح الرعام عنھا واطب مراحھا وصل فی ناحیتھا فانھا من
دواب الجنة والذی نفسی بیده لیوشک ان یاتی علی الناس زمان تکون الثلة من الغنم احب
الی صاحبھا من دار مروان ترجمہ حمید بن مالک سے روایت ہے کہ میں بیٹھا تھا ابوہریرہؓ پاس اُنکی زمین میں جو عقیق
میں تھی اُنکے پاس کچھ لوگ مدینے کے آئے جانوروں پر سوار ہو کر وہیں اترے حمید نے کہا ابو ہریرہؓ نے مجھ سے کہا میری
ماں پاس جاؤ اور میرا سلام اُن سے کہو اور کہو کچھ کھانا ہمکو کھلاؤ حمید نے کہا میں اُنکی ماں پاس گیا اُنھوں نے تین روٹیاں
اور کچھ تیل زیتون کا اور کچھ نمک دیا اور میرے سر پر لاد دیا میں ابوہریرہ پاس لایا اور اُنکے سامنے رکھ دیا ابوہریرہ نے دیکھکر
کہا اللہ اکبر اور کہا شکر ہے اُس خدا کا جسنے ہمکو سیر کیا روٹی سے اسکے پہلے ہمارا یہ حال تھا کہ سوا کھجور اور پانی کے
میسر نہ تھا تو وہ کھانا اُن لوگوں کو پورا نہوا جب وہ چلے گئے تو ابوہریرہ نے مجھ سے کہا اے بیٹے میرے بھائی کے اچھی طرح رکھ
اپنی بکریوں کو اور پونچھ ناک انکی اور صاف کر جگہ انکی اور نماز پڑھ اسی جگہ ایک کونے میں کیونکہ وہ بہشت کے جانور
میں سے ہیں قسم خدا کی جسکے قبضے میں میری جان ہے ایک زمانہ قریب ہے لوگوں پر ایسا آویگا اُسوقت ایک چھوٹا سا گلہ
بکریوں کا آدمی کو زیادہ پسند ہوگا مروان کے گھر سے **ف** مروان اُسوقت میں حاکم مدینہ کا اُسکا گھر سب بڑا ہوگا مطلب
یہ ہے کہ بسبب فساد اور فتنوں کے جنگل میں ایک گوشہ عافیت شہر میں سلطنت کرنے سے بہتر ہوگا **عن** ابی نعیم وھب
بن کیسان قال اتی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم بطعام ومعه ربیبه عمر بن ابی سلمة فقال له رسول
اللہ صلی اللہ علیه وسلم سم اللہ وکل مما یلیک ترجمہ ابی نعیم وہب بن کیسان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پاس کھانا آیا اور آپکے ساتھ آپکے ربیب عمر بن ابی سلمہ تھے یعنی حضرت ام سلمہ کی بیٹے پہلے خاوند کی رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے کہا اپنے سامنے سے کہا بسم اللہ کہکر **عن** يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَهُ إِنَّ لِي يَتِيمًا وَلَهُ إِبِلٌ أَفَأَشْرَبُ مِنْ لَبَنِ إِبِلِهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنْ كُنْتَ تَبْغِي ضَالَّةَ إِبِلِهِ وَتَهْنَأُ جَرْبَاهَا وَتَلُطُّ حَوْضَهَا وَتَسْقِيهَا يَوْمَ وُرُودِهَا فَاشْرَبْ غَيْرَ مُضِرٍّ بِنَسْلٍ وَلَا نَاهِكٍ فِي الْحَلْبِ **ترجمہ** یحییٰ بن سعید نے کہا کہ مین نے سُنا قاسم بن محمد کہتے تھے ایک شخص آیا عبداللہ بن عباس کے پاس اور کہا میرے پاس ایک یتیم لڑکا ہے اُسکے اونٹ ہین کیا مین دودہ اُن کا پیون ابن عباس نے کہا اگر تو اسکے گمے ہوئے اونٹ ڈھونڈہتا ہے اور خارشتی اونٹ مین دوا لگاتا ہے اور اُن کا حوض لیپتا پوتا ہے اور انکو پانی کے دن پانی پلاتا ہے (مطلب یہ ہے کہ محنت کرتا ہے اور اونٹون کی خبرگیری رکہتا ہی) تو دودہ اُنکا پی مگر نہ اسطرح کہ بچے کے لئے نہ بچے (یعنے سب دودہ نہ نچوڑ کہ بچا بہوکا رہجاوے) اور نسل کو ضرر پہونچے یا اُس اونٹنی کو ضرر پہونچے اسلئے خوب زور سے دوہے **عن** عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ كَانَ لَا يُؤْتَى أَبَدًا بِطَعَامٍ أَوْ شَرَابٍ حَتَّى الدَّوَاءِ فَيَطْعَمَهُ أَوْ يَشْرَبَهُ حَتَّى يَقُولَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا وَأَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَنَعَّمَنَا وَاللهُ أَكْبَرُ اللَّهُمَّ أَلْفَتْنَا نِعْمَتُكَ بِكُلِّ شَرٍّ فَأَصْبَحْنَا مِنْهَا وَأَمْسَيْنَا بِكُلِّ خَيْرٍ نَسْأَلُكَ تَمَامَهَا وَشُكْرَهَا لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ إِلَهَ الصَّالِحِينَ وَرَبَّ الْعَالَمِينَ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مَا شَاءَ اللهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيمَا رَزَقْتَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ **ترجمہ** عروہ بن الزبیر کے سامنے جب کوئی کہانے پینے کی چیز آتی یہانتک کہ دوا بہی تو اُسکو کہاتے پیتے اور کہتے سب خوبیان اُس پروردگار کو ہین جس نے ہم کو ہدایت کی اور کہلایا اور پلایا اور نعمتین عطا فرمائین وہ اللہ بڑا ہے اے پروردگار تیری نعمت اُسوقت آئی جب ہم سراسر برائیون مین مصروف تہے ہمنے صبح کی اور شام کی اُس نعمت کیوجہ سے اچھی طرح ہم چاہتے ہین تو پورا کرے اس نعمت کو اور ہمین شکر کی توفیق دے سوا تیری بہتری کے کہین بہتری نہین ہے کوئی معبود برحق نہین سوا تیرے ای پروردگار نیکون کے اور پالنے والے سارے جہان کے سب خوبیان اللہ کو ہین کوئی معبود سچا نہین سوا اُسکے جو چاہتا ہی اللہ وہی ہوتا ہے کسی مین زور نہین سوا خدا کے یا اللہ برکت دے ہمارے روزی مین اور بچا ہمکو دوزخ کے عذاب سے **سوال** ہوا امام مالک سے کہ اگر عورت غیر محرم مرد یا اپنی غلام کے ساتہہ کہانا کہاوے تو کیسا ہی انہون نے جواب دیا کچہ قباحت نہین ہے جب عرف کے موافق ہوا اور اُس جگہہ اور لوگ بہی ہون کبہی عورت اپنے خاوند کے ساتہہ کہاتی ہے کبہی غیر کے ساتہہ جسکو خاوند کہانا کہلایا کرتا ہے کبہی بہائی کے ساتہہ اور مکروہ ہی عورت کو خلوت کرنا غیر محرم کے ساتہہ

مَا جَاءَ فِي أَكْلِ اللَّحْمِ

گوشت کہانیکا بیان **عن** يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ إِيَّاكُمْ وَاللَّحْمَ فَإِنَّ لَهُ ضَرَاوَةً كَضَرَاوَةِ الْخَمْرِ **ترجمہ** حضرت عمر نے کہا بچو تم گوشت سے (یعنی بہت گوشت کہانے سے اور اُسکی عادت کرنیسے) کیونکہ گوشت کی طلب ہو جاتی ہے جیسے شراب پینے سے اُسکی طلب ہو جاتی ہے (پہر چہوڑنا دشوار ہوتا ہے) **عن** يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ

گوشت کہانیکا بیان

اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَدْرَكَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ وَمَعَهُ حَمَّالُ لَحْمٍ فَقَالَ مَا هٰذَا فَقَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَرِمْنَا
اِلَى اللَّحْمِ فَاشْتَرَيْتُ بِدِرْهَمٍ لَحْمًا فَقَالَ عُمَرُ اَمَا يُرِيْدُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَطْوِيَ بَطْنَهُ عَنْ جَارِهِ اَوِ ابْنِ عَمِّهِ اَيْنَ
عَنْكُمْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ اَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِي حَيٰوتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا **ترجمہ** یحییٰ بن سعید سے روایت
ہے حضرت عمر بن خطاب نے جابر بن عبد اللہ انصاری کو دیکھا انکے ساتھ ایک بوجھ تھا گوشت کا حضرت عمر نے پوچھا یہ کیا ہے
انہوں نے کہا اے امیر المومنین ہمکو خواہش ہوئی گوشت کھانیکی تو ایک درم کا گوشت خریدا حضرت عمر نے کہا کیا تم میں سے
کوئی یہ نہیں چاہتا کہ اپنے پیٹ کو مارے اور ہمسایہ کو کھلا وے یا چچا کے بیٹے کو کھلا وے کہاں بھلا دیا تم نے اس آیت کو اذہبتم
طیباتکم فی حیوتکم الدنیا الآیہ یعنی اوڑا لیے تم نے لذتیں مزے دنیا کی زندگی میں اور خوب فائدہ اٹھائے تو آج کے دن جلیں ذلت
کا عذاب آخر آیت تک **مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الْخَاتَمِ** انگوٹھی پہننے کا بیان **عَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ
اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْبَسُ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَبَذَهُ وَقَالَ لَا اَلْبَسُهُ
اَبَدًا فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَهُمْ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک انگوٹھی سونے
کی پہنا کرتے تھے ایکدن آپ نے کھڑے ہو کر اُسے پھینک دیا اور فرمایا اب کبھی اسکو نہ پہنوں گا لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک
دیں **ف** صحیحین میں ہے پھر آپ نے انگوٹھی چاندی کی بنائی لوگوں نے بھی چاندی کی انگوٹھیاں بنائیں پھر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی انگوٹھی بعد آپکے وفات کے حضرت ابو بکر پاس رہی پھر انکے بعد حضرت عمر کے پاس رہی پھر ان کے بعد حضرت
عثمان کے پاس انکے ہاتھ سے بیر اریس میں گر پڑی ہر چند تلاش کرایا پتا نہ لگا **عَنْ** صَدَقَةَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهُ قَالَ سَاَلْتُ
سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنْ لُبْسِ الْخَاتَمِ فَقَالَ الْبَسْهُ وَاَخْبِرِ النَّاسَ اَنِّيْ اَفْتَيْتُكَ بِلُبْسِهِ **ترجمہ** صدقہ بن یسار
نے سعید بن مسیب سے پوچھا انگوٹھی پہننے کو انہوں نے کہا پہن اور لوگوں سے کہدے میں نے تجھے پہننے کو کہا ہے **مَا جَاءَ فِي
نَزْعِ الْمَعَالِيْقِ وَالْجَرَسِ مِنَ الْعُنُقِ** جانوروں کے گلے سے گنڈے اور گھنٹے نکالنے کا بیان **عَنْ** عَبَّادِ
بْنِ تَمِيْمٍ اَنَّ اَبَا بَشِيْرٍ الْاَنْصَارِيَّ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ اَسْفَارِهِ قَالَ
فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلًا قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ وَالنَّاسُ فِي
مَقِيْلِهِمْ لَا تُبْقِيَنَّ فِيْ رَقَبَةِ بَعِيْرٍ قِلَادَةً مِنْ وَتَرٍ اَوْ قِلَادَةً اِلَّا قُطِعَتْ **ترجمہ** عباد بن تمیم سے روایت ہے
کہ ابا بشیر انصاری نے خبر دی انکو وہ ساتھ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی سفر میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ایک شخص کے ہاتھ سے کہلا بھیجا اور لوگ سو رہے تھے نہ باقی رہے کسی اونٹ کی گردن میں تانت کا گنڈا یا کوئی گنڈا مگر کاٹ
ڈالا جاوے **ف** کہا مالک نے یہ گنڈا نظر کے واسطے باندھتے تھے گنڈا کاٹنا اسواسطے فرمایا کہ اس میں گھنٹا باندھتے تھے اور گھنٹا رکھنا
اچھا نہیں ہے اسواسطے کہ دوڑانے میں یا چرانے میں کہیں اٹک جاوے یا اسکی آواز سے دشمن مطلع ہو جاوے اور اپنا بچاؤ کرے یا وہ
لوگ نظر نہ لگنے کیواسطے گنڈا باندھتے تھے جیسے ہندوستان میں عوام لوگ نیا گنڈا جانور کے گلے میں اسی خیال سے باندھتے ہیں

ف انگوٹھی پہننے کا بیان

ف جانوروں کے گلے سے گنڈے اور گھنٹے وغیرہ نکالنے کا بیان

الوضوء من العين حکم نظر لگجاوے اسکو وضو کرانیکا بیان **عن** ابي امامة بن سهل يقول اغتسل ابي سهل
بن حنيف بالخرار فنزع جبة كانت عليه وعامر بن ربيعة ينظر قال وكان سهل رجلا ابيض حسن الجلد
قال فقال له عامر بن ربيعة ما رأيت كاليوم ولا جلد عذراء قال فوعك سهل مكانه واشتد وعكه
فاتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخبر ان سهلا وعك وانه غير رائح معك يا رسول الله فاتاه رسول
الله صلى الله عليه وسلم فاخبره سهل بالذي كان من شان عامر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم علام يقتل احدكم
اخاه الا بركت عليه ان العين حق توضأ له فتوضأ له عامر فراح سهل مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس به باس **ترجمہ**
ابی امامہ بن سہل کہتے تھے میرے باپ نے غسل کیا خرار (ایک مقام ہے قریب جحفہ کے) مین تو انہون نے اپنا جبہ اتارا اور عامر
بن ربیعہ دیکھ رہے تھے اور سہل میرے باپ خوش رنگ گورے تھے عامر بن ربیعہ نے دیکھکر کہا مینے تو آج کا سا کوئی آدمی نہیں
دیکھا اور نہ کسی بکر عورت کا پوست ایسا دیکھا اسیوقت سہل کو بخار آنے لگا اور سخت بخار آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
کوئی شخص آیا اور بیان کیا کہ سہل کو بخار آگیا اب وہ آپکے ساتھ نجاوینگے یا رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سہل پاس آئے سہل نے
عامر بن ربیعہ کا کہنا بیان کیا آپنے سنکر فرمایا کیا مار ڈالیگا ایک تم مین سی اپنے بھائی کو (اور عامر سی کہا) کیون تو نے بارک اللہ نہین
کہا (یعنی برکت دی اللہ جل جلالہ یا ماشاء اللہ لا قوة الا باللہ جیسے دوسرے روایت مین ہے) نظر لگنا سچ ہے سہل کیلیے وضو کر پھر وضو کیا عامر نے سہل
کیواسطے (دوسرے حدیث مین اسکا بیان آتا ہے) بعد اسکے سہل اچھے ہوگئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے **عن** ابي
امامة بن سهل بن حنيف انه قال رأى عامر بن ربيعة سهل بن حنيف يغتسل فقال ما رأيت كاليوم ولا
جلد مخبأة فلبط بسهل مكانه فاتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقيل يا رسول الله هل لك في سهل بن حنيف
والله ما يرفع راسه قال هل تتهمون له احدا فقالوا نتهم عامر بن ربيعة قال فدعا رسول الله صلى الله
عليه وسلم عامرا فتغيظ عليه وقال علام يقتل احدكم اخاه الا بركت اغتسل له فغسل له عامر وجهه ويديه
ومرفقيه وركبتيه واطراف رجليه وداخلة ازاره في قدح ثم صب عليه فراح سهل مع الناس ليس به باس
ترجمہ ابی امامہ بن سہل سے روایت ہے کہ عامر بن ربیعہ نے سہل بن حنیف کو نہاتے ہوئے دیکھ لیا تو کہا مینے آجکا سا کوئی
آدمی نہین دیکھا کسی پردہ نشین عورت کی ایسی کھال نہیں دیکھی تھی سہل اپنی جگہہ سے گر پڑے لوگون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے آنکر بیان کیا اور کہا یا رسول اللہ آپ کچھ سہل بن حنیف کی خبر بھی لیتے ہین قسم خدا کی وہ اپنا سر بھی نہین اٹھاتے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری دانست مین کس نے اسکو نظر لگائی انہون نے کہا عامر بن ربیعہ نے آپنے عامر بن ربیعہ کو بلایا
اور اسپر غصے ہوئے اور فرمایا کیون قتل کرتا ہے ایک تم مین سے اپنے بھائی کو تو نے بارک اللہ کیون نہ کہا اغسل کر اسکو واسطے عامر نے
اپنے مونہہ اور ہاتھہ اور کہنیان اور گھٹنے اور پاؤن کے کنارے اور تہ بند کے نیچے کا بدن پانی سے دھوکر اس پانیکو ایک برتن مین جمع کیا
وہ پانی سہل پر ڈالا گیا سہل اچھے ہوگئے اور لوگون کے ساتھ چلے **الرقية من العين** نظر کے منتر کا بیان **عن**

حُمَیدِ بنِ قَیسٍ المَکّیِ اَنَّہٗ قَالَ دُخِلَ عَلٰی رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ بِابنَی جَعفَرِ بنِ اَبِی طَالِبٍ فَقَالَ لِحَاضِنَتِہِمَا مَالِی اَرَاہُمَا ضَارِعَینِ فَقَالَت حَاضِنَتُہُمَا یَا رَسُولَ اللّٰہِ تُسرِعُ اِلَیہِمَا العَینُ وَلَم یَمنَعنَا اَن نَستَرقِیَ لَہُمَا اِلَّا اَنَّا لَا نَدرِی مَا یُوَافِقُکَ مِن ذٰلِکَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ استَرقُوا لَہُمَا فَاِنَّہٗ لَو سَبَقَ شَیءٌ القَدَرَ لَسَبَقَتہُ العَینُ **ترجمہ** حمید بن قیس مکی سے روایت ہے کہ جعفر بن ابیطالب کی لڑکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی آپنے انکے دایہ سے کہا کیا سبب ہے یہ لڑکے دبلے ہیں وہ بولی یا رسول اللہ انکو نظر جلد لگ جاتی ہے اور ہمنے منتر اسواسطے نہ کیا معلوم نہیں آپ انکو پسند کرتے ہیں یا نہیں آپنے فرمایا منتر کروانکیواسطے اگر کوئی چیز تقدیر سے آگے بڑہتی تو نظر بڑہتی **ف** لیکن کوئی چیز یہانتک کہ نظر بہی تقدیر سے بیشتر و نہیں ہو سکتی ہوتا وہی ہے جو قسمت میں ہوتا ہے پر تعویذ دعا میں کچھ قباحت نہیں ہے اسیطرح منتر وغیرہ میں بشرطیکہ اُس میں کوئی الفاظ خلاف شرع نہوں **عَن** عُروَۃَ بنِ الزُّبَیرِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ بَیتَ اُمِّ سَلَمَۃَ زَوجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ وَفِی البَیتِ صَبِیٌّ یَبکِی فَذَکَرُوا اَنَّ بِہِ العَینَ قَالَ عُروَۃُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اَلَا تَستَرقُونَ لَہٗ مِنَ العَینِ **ترجمہ** عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بی بی ام سلمہ کے مکان میں گئے اور گھر میں ایک لڑکا رو رہا تہا لوگوں نے کہا اس کو نظر لگ گئی ہے آپنے فرمایا منتر کیوں نہیں کرتے

مَا جَاءَ فِی اَجرِ المَرِیضِ بیمار کے ثواب کا بیان

عَن عَطَاءِ بنِ یَسَارٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا مَرِضَ العَبدُ بَعَثَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِلَیہِ مَلَکَینِ فَقَالَ انظُرَا مَاذَا یَقُولُ لِعُوَّادِہٖ فَاِن ہُوَ اِذَا جَاءُوہُ حَمِدَ اللّٰہَ وَاَثنٰی عَلَیہِ رَفَعَا ذٰلِکَ اِلَی اللّٰہِ وَہُوَ اَعلَمُ فَیَقُولُ لِعَبدِی عَلَیَّ اِن اَنَا تَوَفَّیتُہٗ اَن اُدخِلَہُ الجَنَّۃَ وَاِن اَنَا شَفَیتُہٗ اَن اُبدِلَ لَہٗ لَحمًا خَیرًا مِن لَحمِہٖ وَدَمًا خَیرًا مِن دَمِہٖ وَاَن اُکَفِّرَ عَنہُ سَیِّاٰتِہٖ **ترجمہ** عطا بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ بیمار ہوتا ہے تو اللہ تعالی اُسکی طرف دو فرشتے بہیجتا ہے اور فرماتا ہے دیکہتے رہو وہ کیا کہتا ہے ان لوگوں کو جو اسکی بیمار پرسی کو آتے ہیں اگر وہ انکے سامنے اللہ جل جلالہ کی تعریف اور ستائش کرتا ہے تو وہ دونو فرشتے اوپر چڑہ جاتے ہیں اللہ جل جلالہ کے پاس اور وہ خوب جانتا ہے مگر پوچہتا ہے بعد اسکے فرماتا ہے اگر میں اپنے بندیکو اپنے پاس بلا لونگا تو اُسکو جنت میں داخل کرونگا اور جو شفا دونگا تو پہلے سے بہتر اُسکو گوشت اور خون عنایت کرونگا اور اُسکے گناہوں کو معاف کردونگا **عَن** عَائِشَۃَ زَوجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اَنَّہَا تَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ لَا یُصِیبُ المُؤمِنَ مِن مُصِیبَۃٍ حَتَّی الشَّوکَۃِ اِلَّا قُصَّ بِہَا اَو کُفِّرَ بِہَا مِن خَطَایَاہُ لَا یَدرِی یَزِیدُ اَیَّتُہُمَا قَالَ عُروَۃُ **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن کو کوئی رنج یا مصیبت لاحق نہیں ہوتی یہانتک کہ کانٹا بہی اگر لگے تو اسکے گناہ معاف کیے جاتے ہیں **عَن** اَبِی ہُرَیرَۃَ یَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ مَن یُرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیرًا یُصِب مِنہُ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کے ساتھ اللہ جل جلالہ بہتری کرنا چاہتا ہے اُسپر مصیبتیں

ڈالتا ہے عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَهُ الْمَوْتُ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ هَنِيئًا لَهُ مَاتَ وَلَمْ يُبْتَلَ بِمَرَضٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْحَكَ وَمَا يُدْرِيكَ لَوْ أَنَّ اللهَ ابْتَلَاهُ بِمَرَضٍ يُكَفِّرُ بِهِ مِنْ سَيِّئَاتِهِ ترجمہ یحیی بن سعید سے روایت ہے کہ ایک شخص مر گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں ایک شخص بولا وہ کیا اچھی موت ہوئی نہ کوئی بیماری ہوئی نہ کچھ آپنے فرمایا بھلا یہ کیا کہتا ہے تجھے کیا معلوم ہے اگر اللہ جل جلالہ اسکو کسی بیماری میں مبتلا کرتا تو اسکے گناہوں کو معاف کرتا

اَلتَّعَوُّذُ وَالرُّقْيَةُ فِي الْمَرَضِ بیماری میں تعویذ منتر کرنیکا بیان

عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ أَنَّ عَمْرَو بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبٍ السَّلَمِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ أَبِي الْعَاصِ أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُثْمَانُ وَبِي وَجَعٌ قَدْ كَانَ يُهْلِكُنِي قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْسَحْهُ بِيَمِينِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَقُلْ أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ قَالَ فَقُلْتُ ذَلِكَ فَأَذْهَبَ اللهُ مَا كَانَ بِي فَلَمْ أَزَلْ آمُرُ بِهَا أَهْلِي وَغَيْرَهُمْ ترجمہ عثمان بن ابی العاص سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے انکو ایسا درد ہوتا تھا جس سے قریب ہلاکت کے تھے آپنے فرمایا داہنا ہاتھ اپنا درد کے مقام پر سات بار پھیر اور کہہ اعوذ بعزت اللہ وقدرتہ من شر ما اجد عثمان کہتے ہیں مینے یہی کہا اللہ نے میرا درد کھو دیا پھر میں ہمیشہ اپنے گھر والوں کو اور لوگوں کو اسکا حکم کیا کرتا عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اشْتَكَى يَقْرَأُ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَيَنْفُثُ قَالَتْ فَلَمَّا اشْتَدَّ وَجَعُهُ كُنْتُ أَنَا أَقْرَأُ عَلَيْهِ وَأَمْسَحُ عَلَيْهِ بِيَمِينِهِ رَجَاءَ بَرَكَتِهَا ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتے تو قل ہو اللہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھکر اپنے اوپر پھونکتے حضرت عائشہ نے کہا جب آپ بہت بیمار ہوئے تو میں ان سورتوں کو پڑھکر آپ کا داہنا ہاتھ آپ کے جسم مبارک پر پھیرتی برکت کیواسطے **ف** حضرت عائشہ اپنا ہاتھ نہیں پھیرتیں بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہاتھ پھیرتیں تاکہ برکت زیادہ ہو اور جلد صحت ہو اور طبرانی کی روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ آپکے سینے پر ہاتھ پھیر رہی تھیں اور صحت کی دعا کر رہی تھیں اس اثنا میں آپکو افاقہ ہوا آپنے فرمایا نہیں میں اللہ جل جلالہ سے چاہتا ہوں رفیق اعلے سے ملنا یعنے اور انبیا کی ارواح سے ملاقات کرنا عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ وَهِيَ تَشْتَكِي وَيَهُودِيَّةٌ تَرْقِيهَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ ارْقِيهَا بِكِتَابِ اللهِ ترجمہ عمرہ بنت عبد الرحمن سے روایت ہے ابو بکر صدیق گئے حضرت عائشہ پاس وہ بیمار تھیں اور ایک یہودی عورت انپر پڑھکر پھونک رہی تھی حضرت ابو بکر نے کہا کلام اللہ پڑھکر پھونک (توریت یا قرآن) **ف** اس اثر سے یہ نہیں نکلتا ہے کہ رقیہ غیر کتاب کے ساتھ ناجائز ہے بلکہ جواز رقیہ کا ساتھ غیر کتاب اللہ کے حدیث صحیح سے ثابت ہے حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں لکھا ہے کہ اجماع کیا ہے علماء نے جواز رقی پر جبکہ تین شرطیں جمع ہوں اول یہ کہ رقیہ کلام اللہ یا اسماء یا صفات خدا کے ساتھ کیا جاوے دوم یہ کہ زبان عربی میں ہو یا ایسی زبان میں کہ اسکے معنی معلوم ہوں سیوم یہ کہ اسباب کا اعتقاد کیا جاوے کہ رقیہ بذاتہا موثر نہیں

بیماری میں تعویذ منتر کرنیکا بیان

ہے بلکہ اسکی تقدیر سے اثر کرتا ہے اور اختلاف کیا ہے علماء نے ان شروط کے شروط ہونے مین اور راجح یہ ہے کہ شروط مذکورہ کا
اعتبار ضرور ہے انتہی بیان سے معلوم ہوا کہ رقیہ غیر کلام اللہ اسماء وصفات الٰہی کے ساتھ جائز نہین ہے واللہ اعلم **تعالج المریض**
بیمار کو علاج کا بیان **عن** زید بن اسلم ان رجلا فی زمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصابہ جرح فاحتقن الجرح الدم
وان الرجل دعا رجلین من بنی انمار فنظرا الیہ فزعما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لھما ایکما اطب فقالا
او فی الطب خیر یا رسول اللہ فزعم زید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انزل الدواء الذی انزل الادواء
ترجمہ زید بن اسلم سے روایت ہے ایک شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مین زخم لگا اور خون وہان اٹکر رہ گیا تو اُس
شخص نے دو شخصونکو بلایا بنی انمار مین سے اُن دونون نے اُسکو دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن سے کہا تم دونون مین کون
طب زیادہ جانتا ہے وہ بولے یا رسول طب مین کچھ فائدہ ہے آپ نے فرمایا دوا بھی اُسی نے اُتاری ہے جس نے بیماری اُتاری ہے
عن یحیی بن سعید قال بلغنی ان سعد بن زرارۃ اکتوی فی زمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من
الذبحۃ فمات **ترجمہ** یحیی بن سعید سے روایت ہے کہ سعد بن زرارہ نے داغ لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین
خناق کی بیماری مین تو مرگئے **عن** نافع ان عبد اللہ بن عمر اکتوی من اللقوۃ ورقی من العقرب **ترجمہ** نافع
سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر نے داغ لیا لقوہ مین (لقوہ ایک مرض ہے جو چہرے پر ہوتا ہے اُس سے منہ ٹیڑھا ہو جاتا ہے)
اور منتر کیا بچھو کا **الغسل بالماء من الحمی** بخار مین پانی سے غسل کرنا **عن** فاطمۃ بنت المنذر ان اسماء
بنت ابی بکر الصدیق کانت اذا اتیت بالمرأۃ قد حمت تدعو لھا اخذت الماء فصبتہ بینھا وبین
جیبھا وقالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یأمر ان نبردھا بالماء **ترجمہ** فاطمہ بنت منذر سے روایت
ہے کہ اسماء بنت ابی بکر پاس جب کوئی عورت آتی جو بخار مین مبتلا ہوتی تو پانی منگا کر اُسکے گریبان مین ڈالتین
اور کہتین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم کرتے تھے بخار کو ٹھنڈا کرنے کا پانی سے **عن** عروۃ بن الزبیر ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الحمی من فیح جھنم فابردوھا بالماء **ترجمہ** عروہ بن الزبیر سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخار جہنم کا جوش ہے اُسکو ٹھنڈا کرو پانی سے **عیادۃ المریض والطیرۃ**
بیمار پرسی کا اور فال بد کا بیان **عن** جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا عاد الرجل
المریض خاض فی الرحمۃ حتی اذا قعد عندہ قرت فیہ او نحو ھذا **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے بیمار کو دیکھنے جاتا ہے تو گھس جاتا ہے پروردگار کی رحمت مین پھر جب وہ
بیٹھتا ہے تو وہ رحمت اُس شخص کے اندر بیٹھ جاتی ہے یا مثل اسکی کچھ فرمایا **عن** ابن عطیۃ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا ھام ولا صفر ولا یحل الممرض علی المصح ولیحلل المصح حیث شاء فقالوا
یا رسول اللہ وما ذاک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ اذی **ترجمہ** ابن عطیہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی

علیہ وسلم نے فرمایا نہین ہی عدوی یعنی ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جانا اور نہ ہامہ اُلّو جسکو لوگ منحوس سمجھتے ہین یا مردے
کی روح جانور کی شکل) اور نہ صفر کا مہینا (جسکو لوگ منحوس جانتے ہین تیرہ تیزی مین کوئی کام کرنا بہتر نہین جانتے)
ف بخاری کی روایت مین ہی اور نہ شگون بد اور نہ دیو بھوت جنگل کا کفار عرب کو یہ اعتقاد تہا کہ بیماری کو طاقت ہے
خود دوسرے آدمی کو لگ جاتی ہے آپنے فرمایا غلط خیال ہے اور یہ بہی گمان تہا اُلّو کسی کے مکان پر بیٹھے تو وہ گہر اُجاڑ ہو
جاویگا یا صفر کے مہینے مین کوئی کام کرے تو اُس مین بہتری نہوگی یا جنگل مین دیو بہوت رنگ برنگ کی شکلین
بناتے ہین اور لوگون کو راہ بہولا دیتے ہین اور ضرر پہونچانے کی قدرت رکہتے ہین یہ سب خیالات شرع مین لغو اور غلط
کیے گئے کسی سے کچہ نہین ہوسکتا بغیر خدا کے حکم کے کوئی نہ نفع پہونچا سکتا ہے نہ نقصان دیسکتا ہی ق لیکن
بیمار اونٹ تندرست اونٹ کے پاس نہ اُتارا جاوے البتہ جس شخص کا اونٹ اچہا ہو اُسکو اختیار ہے جہان چاہے اُترے
لوگون نے پوچہا اسکا کیا سبب ہے یا رسول اللہ ف یعنی آپ خود فرماتے ہین کہ اسلام مین عدوی نہین ہی ایک کا مرض
دوسرے کو نہین لگتا پہر بیمار اونٹون کو تندرست اونٹون کے پاس اُتارنے سے کیون منع کرتے ہین ق آپنے
فرمایا ف مین اسواسطے منع نہین کرتا کہ ایک کا مرض دوسرے کو لگ جاوے گا کیونکہ یہ خیال غلط ہی بلکہ ف مرض
سے نفرت ہوتی ہے یا تکلیف ہوتی ہے ف اسیواسطے آپنے جذامی سے دور رہنے کو فرمایا تاکہ ایذا اور تکلیف نہ ہو
نہ اسوجہ سے کہ جذام اسکا اُسکو لگ جاویگا آپنے خود ایکبار جذامی کو ساتہہ کہانا کہلایا اور فرمایا کل بسم اللہ ثقۃ
باللہ وتوکلا علیہ **السُّنَّةُ فِي الشَّعَرِ** بالون کا بیان عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِاِحْفَاءِ الشَّوَارِبِ وَاِعْفَاءِ اللُّحٰى ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا مونچہون
کے منڈانیکا ف یعنی اُن بالون کا جو ہونٹ سے لگے ہین یا ساری مونچہ کا علما کا اسمین اختلاف ہے بعضون کے نزدیک
کترانا افضل ہے بعضون کے نزدیک منڈانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کتراتے تہے جیسا ترمذی نے روایت کیا ہے ابن عباس
سے اور صحابہ بعض کتراتے تہے اور بعض منڈاتے تہے ق اور ڈاڑہیون کے چہوڑ دینے کا ف ابن عمر اور ابو ہریرہ
سے مروی ہے کہ وہ اپنی ڈاڑہیان ایک مٹہی کے برابر رکہتے تہے اس سے زیادہ کتر ڈالتے تہے امام مالک سے سوال ہوا کہ اگر ڈاڑہی
لمبی ہو جاوے تو انہون نے کہا کترنا چاہیے ترمذی نے روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہی اپنی ریش مبارک مین سے لیا کرتے تہے
طول اور عرض مین سے تاکہ گول ہو جاوے عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّهٗ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِي سُفْيَانَ
عَامَ حَجَّ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَتَنَاوَلَ قُصَّةً مِّنْ شَعَرٍ كَانَتْ فِي يَدِ حَرَسِيٍّ يَقُوْلُ يَا اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ اَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ
سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ مِثْلِ هٰذِهِ وَيَقُوْلُ اِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ حِيْنَ اتَّخَذَ
هٰذِهِ نِسَاؤُهُمْ ترجمہ حمید بن عبد الرحمن بن عوف سے روایت ہے انہون نے معاویہ بن ابی سفیان سے سنا جس سال
انہون نے حج کیا اور وہ منبر پر تہے انہون نے ایک بالون کا چٹلا اپنے خادم کے ہاتہہ سے لیا اور کہتے تہے اے مدینے والو کہان

مین علما تمہارے سُنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منع کرتے تہے اس سے اور فرماتے تہے تباہ ہوئے بنی اسرائیل جب انکی
عورتون نے یہ کام شروع کیا **ف** دوسری حدیث مین ہے لعنت کی اللہ تعالی نے اُس عورت پر جو دوسرے عورت کی بال مین
بال کو جوڑے اور اُس عورت پر جو اپنے بالون سے اور بال جوڑاوے اور اُس عورت پر جو دوسری عورت کا بدن گودے اور نیل بہرے
اور اُس عورت پر جو اپنا بدن گودا وے روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم نے عبداللہ بن عمر سے **عَنِ** ابْنِ شِہَابٍ سَدَلَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاصِيَتَهُ مَا شَاءَ ثُمَّ فَرَقَ بَعْدَ ذٰلِكَ **ترجمہ** ابن شہاب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم اپنے بال پیشانی کیطرف لٹکاتے رہے ایک مدت تک بعد اُسکے مانگ نکالنے لگے **ف** اہل کتاب بہی بال پیشانی
کیطرف موڑا کرتے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبی پہلے ایسا ہی کرتے تہے بعد اُسکے آپنے یہ امر چھوڑ دیا اور بالون
کے دو حصے کر کے مانگ نکالنا شروع کیا کہا مالک نے اپنی بہو یا ساس کے بال دیکھنا کچہ قباحت نہین **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الْاِخْصَاءَ وَيَقُولُ فِيهِ تَمَامُ الْخَلْقِ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر مکروہ جانتے تہے خصی کرنے کو اور
کہتے تہے خصیے رکہنے مین پیدایش پورا کرنا ہے **ف** یعنی خصیے بہی ایک عضو ہے اسکی پیدایش مین ہے اس کے
کاٹنے مین نقص ہے خلق الہی کا **عَنْ** صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا
وَكَافِلُ الْيَتِيمِ لَهُ اَوْ لِغَيْرِهِ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ اِذَا اتَّقَى وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهِ الْوُسْطَى وَالَّتِي تَلِي الْاِبْهَامَ
ترجمہ صفوان بن سلیم کو پہونچا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین اور یتیم کا پالنے والا خواہ یتیم کا عزیز ہو یا
غیر ہو بہشت مین ایسے ہین جیسے یہ دونو انگلیان جب پرہیزگاری کرے اور حضرت نے اشارہ کیا کلمے کی انگلی اور بیچ
کی انگلی کیطرف **ف** یعنی یتیم کی پرورش کرنیوالے اور اُسکے مال کی حفاظت کرنیوالے کا بہشت مین اتنا درجہ
بلند ہے کہ میرے درجہ سے ایسا اتصال ہے جیسے آپس مین اِن دو انگلیونکو **اِصْلَاحُ الشَّعْرِ** بالون مین کنگہی
کرنیکا بیان **عَنْ** يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ الْاَنْصَارِيَّ قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِي جُمَّةً اَفَاُرَجِّلُهَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
نَعَمْ وَاَكْرِمْهَا فَكَانَ اَبُو قَتَادَةَ رُبَّمَا دَهَنَهَا فِي الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ لِمَا قَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَكْرِمْهَا
ترجمہ یحیے بن سعید سے روایت ہے کہ ابا قتادہ انصاری نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا میرے بال کندہون تک
ہین مین اُنمین کنگہی کرون آپنے فرمایا ہان کنگہی کر اور بالون کی عزت کر ابو قتادہ کبہو ایک دن مین دوبار تیل
ڈالتے اس وجہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہا بالون کی عزت کر **عَنْ** زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ
اَخْبَرَهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ ثَائِرَ الرَّاْسِ وَاللِّحْيَةِ فَاَشَارَ اِلَيْهِ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ اَنِ اخْرُجْ كَاَنَّهُ يَعْنِي اِصْلَاحَ شَعَرِ رَاْسِهِ وَلِحْيَتِهِ فَفَعَلَ الرَّجُلُ ثُمَّ رَجَعَ
فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَيْسَ هٰذَا خَيْرًا مِنْ اَنْ يَاْتِيَ اَحَدُكُمْ ثَائِرَ الرَّاْسِ كَاَنَّهُ شَيْطَانٌ **ترجمہ**
عطا بن یسار سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد مین بیٹھے ہوئے تہے اتنے مین ایک شخص جس کے بال سر اور ڈاڑہی

کے پریشان تہے آیا آپنے اُسکو اشارہ کیا یعنے مسجد سے باہر جا اور بالون کو درست کرکے آ وہ شخص درست کرکے پہر آیا آپنے فرمایا
کیا یہ اچہا نہین اس صورت سے کہ آوے کوئی تم مین سے پریشان سر جیسے شیطان **مَاجَاءَ فِي صَبْغِ الشَّعْرِ**
بالون کے رنگنے کے بیان مین **عَنْ** اِبْنِ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْاَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوْثَ قَالَ وَكَانَ
جَلِيْسًا لَهُمْ وَكَانَ اَبْيَضَ الرَّاْسِ وَاللِّحْيَةِ قَالَ نَغَدَا عَلَيْهِمْ ذَاتَ يَوْمٍ وَقَدْ حَمَّرَهَا قَالَ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ
هٰذَا اَحْسَنُ قَالَ اِنَّ اُمِّي عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَتْ اِلَيَّ الْبَارِحَةَ جَارِيَتَهَا نُخَيْلَةَ فَاَقْسَمَتْ
عَلَيَّ لَاَصْبُغَنَّ وَاَخْبَرَتْنِي اَنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ كَانَ يَصْبُغُ **ترجمہ** ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن سے روایت ہے کہ عبد الرحمٰن
بن اسود انکا ہم صحبت تہا اور اسکے سر اور ڈاڑہی کے بال سب سفید تہے ایک روز صبح کو آیا اپنے بالون پر سرخ خضاب
کرکے تو لوگون نے کہا یہ اچہا ہے وہ بولا میری مان حضرت عائشہ نے کہلا بہیجا نخیلہ اپنی لونڈی کے ہاتہہ قسم دیکر
تو اپنے بالون کا خضاب کر اور بیان کیا کہ ابوبکر صدیق بہی خضاب کیا کرتے **کہا** مالک نے سیاہ خضاب مین مین نے
کوئی حدیث نہین سُنی اور سوا سیاہ کے اور کوئی رنگ بہتر ہے اور خضاب نکرنا بہت بہتر ہے اگر خدا چاہے اور لوگونپر
اس بارے مین کچہہ تنگی نہین ہے **ف** مگر مسلم مین جابر رضی اللہ عنہ سے ابو قحافہ کے ذکر مین مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے غَيِّرُوْا هٰذَا الشَّيْبَ وَاجْتَنِبُوْا فِيْهِ السَّوَادَ اور امام احمد نے بہی اس حدیث کو مسند مین روایت کیا ہے اور
ابو داؤد و نسائی نے ابن عباس سے روایت کیا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے يَكُوْنُ قَوْمٌ يَخْضِبُوْنَ فِي آخِرِ
الزَّمَانِ بِالسَّوَادِ كَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ لَا يُرِيْحُوْنَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ پس حق اسباب مین یہ ہے کہ خضاب سیاہ حرام ہے اور سوے سیاہ
کے اور خضاب مندوب یا ماَمور بہ ہے والتفصیل فی ہدایۃ السائل الے ادلۃ المسائل **کہا** مالک نے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب نہین کیا اگر کیا ہوتا تو حضرت عائشہ عبد الرحمٰن پاس ہی کہلا بہیجتین **ف**
ابن عمر نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زرد خضاب کیا کرتے اور ابو رمثہ نے روایت کیا کہ آپنے سرخ
خضاب کیا مہندی کا اور ابو ہریرہ سے بہی ایسا ہی روایت ہے (زرقانی) **مَا يُؤْمَرُ بِهِ مِنَ التَّعَوُّذِ عِنْدَ
النَّوْمِ** سوتے وقت شیطان سے پناہ مانگنے کا بیان **عَنْ** يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ قَالَ
لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اُرَوَّعُ فِيْ مَنَامِيْ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ
مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَحْضُرُوْنِ **ترجمہ** خالد بن الولید نے کہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین ڈرتا ہون سوتے مین آپنے فرمایا کہ اعوذ بکلمات اللہ التامۃ من غضبہ وعقابہ وشر عبادہ
ومن ہمزات الشیاطین وان یحضرون پناہ مانگتا ہون مین اللہ کے پورے کلمات سے اُسکے غصے اور عذاب سے اور اسکے بندون
کے شر سے اور شیطانون کے وسوسون سے اور شیطانون کے میرے پاس آنے سے **عَنْ** يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّهُ قَالَ اُسْرِيَ بِرَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاٰى عِفْرِيْتًا مِّنَ الْجِنِّ يَطْلُبُهُ بِشُعْلَةٍ مِّنْ نَارٍ كُلَّمَا الْتَفَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

شیطان سے پناہ مانگنے کا بیان

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰہُ فَقَالَ لَہٗ جِبْرِیْلُ اَفَلَا اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ تَقُوْلُھُنَّ اِذَا اَنْتَ قُلْتَھُنَّ طَفِئَتْ شُعْلَتُہٗ وَ
حَرِیْقَتُہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَلٰی فَقَالَ جِبْرِیْلُ قُلْ اَعُوْذُ بِوَجْہِ اللہِ الْكَرِیْمِ وَبِكَلِمَاتِ
اللہِ التَّامَّاتِ الَّتِیْ لَا یُجَاوِزُھُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ مِّنْ شَرِّ مَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمِنْ شَرِّ مَا یَعْرُجُ فِیْھَا
وَشَرِّ مَا ذَرَاَ فِی الْاَرْضِ وَشَرِّ مَا یَخْرُجُ مِنْھَا وَمِنْ فِتَنِ اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ وَمِنْ طَوَارِقِ اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ
اِلَّا طَارِقًا یَّطْرُقُ بِخَیْرٍ یَّا رَحْمٰنُ **ترجمہ** یحییٰ بن سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جس رات معراج ہوئی ایک دیو نظر آیا
گویا اسکے ہاتھ مین شعلہ تھا آگ کا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نگاہ کرتے اسکو دیکھتے آپکی طرف چلا آتا تھا حضرت جبریل
علیہ السلام نے فرمایا مین آپکو چند کلمات سکھا دون آپ انکو فرماویے تو اسکا شعلہ بجھہ جاوے آپنے فرمایا کیون نہین سکھاؤ
جبریل نے کہا کہو اعوذ بوجہ اللہ الخ یعنے پناہ مانگتا ہون مین اللہ کی منہ سے جو بڑا عزت والا ہے اور اُسکے کلمات سے جو پورے
ہین جس سے کوئی نیک یا بد آگے نہین بڑھ سکتا (یعنے اُس سے زیادہ علم نہین رکھتا) برائی سے اس چیز کے جو آسمان سے
اُترے اور جو آسمان کیطرف چڑھے اور برائی سے اُن چیزون کے جو پیدا کیا ہے اُسنے زمین مین اور جو نکلی زمین سے
اور رات دن کے فتنون سے اور شب و روز کی آفتون سے اور حادثون سے مگر جو حادثہ بہتر ہو اے رحمن **ف**
نسائی کی روایت مین ہے جب آپنے اس دعا کو پڑھا وہ دیو اوندھا گر پڑا اور اسکا شعلہ بجھ گیا **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ
رَجُلًا مِّنْ اَسْلَمَ قَالَ مَا نِمْتُ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃَ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ اَیِّ شَیْءٍ فَقَالَ
لَدَغَتْنِیْ عَقْرَبٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّكَ لَوْ قُلْتَ حِیْنَ اَمْسَیْتَ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللہِ
التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ تَضُرَّكَ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے ایک شخص اسلم کا (اسلم ایک قبیلہ ہے عرب
مین) بولا مین رات کو نہین سویا آپنے پوچھا کیون کس وجہ سے وہ بولا مجھے بچھونے کاٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اگر تو شام کیوقت یہ کہہ لیتا اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق تو بچھو تجھے کچھ ضرر نکرتا **عَنْ** الْقَعْقَاعِ
بْنِ حَكِیْمٍ اَنَّ كَعْبَ الْاَحْبَارِ قَالَ لَوْلَا كَلِمَاتٌ اَقُوْلُھُنَّ لَجَعَلَتْنِیْ الْیَھُوْدُ حِمَارًا فَقِیْلَ لَہٗ وَمَا ھُنَّ فَقَالَ
اَعُوْذُ بِوَجْہِ اللہِ الْعَظِیْمِ الَّذِیْ لَیْسَ شَیْءٌ اَعْظَمَ مِنْہُ وَبِكَلِمَاتِ اللہِ التَّامَّاتِ الَّتِیْ لَا یُجَاوِزُھُنَّ
بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ وَبِاَسْمَآءِ اللہِ الْحُسْنٰی كُلِّھَا مَا عَلِمْتُ مِنْھَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَبَرَاَ وَذَرَاَ
ترجمہ قعقاع بن حکیم سے روایت ہے کعب الاحبار (بڑے عالم تھے یہودیون کے پھر مسلمان ہو گئے) نے کہا اگر مین چند
کلمات نہ پڑھا کرتا تو یہودی (جادو کر کے) مجھکو گدھا بنا دیتے لوگون نے پوچھا وہ کلمات کیا ہین کعب نے کہا اعوذ بوجہ اللہ
العظیم الخ **مَا جَآءَ فِی الْمُتَحَابِّیْنَ فِی اللہِ** خدا کیواسطے دوستی رکھنے والون کا بیان **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ
اَنَّہٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللہَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی یَقُوْلُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَیْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ لِجَلَالِیْ
اَلْیَوْمَ اُظِلُّھُمْ فِیْ ظِلِّیْ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلِّیْ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ

ف: فضائل واسطے دوستی کرنیوالون کے بیان

جلالہ ارشاد فرماویگا دن قیامت کے کہان ہین وہ لوگ جو آپس مین دوستی رکہتے تہے میری بزرگی کیواسطے آج کر دن مین انکو
سائے مین کہونگا یہ وہ دن ہے جسدن کہین سایہ نہین سوا میرے سائے کے **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَوْ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض
اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَةٌ یُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِیْ ظِلِّهٖ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ اِمَامٌ عَادِلٌ وَّشَابٌّ
نَشَاَ فِیْ عِبَادَةِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهٗ مُعَلَّقٌ بِالْمَسْجِدِ اِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتّٰی یَعُوْدَ اِلَیْهِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِی اللّٰهِ اجْتَمَعَا
عَلٰی ذٰلِكَ وَتَفَرَّقَا عَلَیْهِ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِیًا مِّنْ قَلْبِهٖ فَفَاضَتْ عَیْنَاهُ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ ذَاتُ حَسَبٍ وَّ
جَمَالٍ فَقَالَ اِنِّیْ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا حَتّٰی لَا تَعْلَمَ شِمَالُهٗ مَا
تُنْفِقُ یَمِیْنُهٗ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سات شخص ہین جنکو
اللہ تعالی اپنے سائے مین کہیگا جسدن اُسکے سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا یعنے قیامت مین ایک تو منصف حاکم
دوسرے وہ جوان جو جوانی کی امنگ سے خدا کی بندگی مین مشغول ہوتے تیسرے وہ مرد جسکا دل مسجد مین لگا رہے جب نکلے
پہر لَسنے تک چوتہے وہ دو مرد جو خدا کے واسطے آپس مین محبت رکہتے ہین ملتے ہین تو اسیپر اور جدا ہوتے ہین تو اسیپر پانچوین
وہ مرد جسنے خدا کو یاد کیا تنہائی مین دونو آنکہون سے اُسکی آنسو بہ نکلے چہٹے وہ مرد جسکو شریف خوبصورت عورت
نے بدفعلی کے لیے بولایا وہ بولا مجہے خوف ہے اللہ کا جو پالنے والا ہے ساری جہان کا ساتوین وہ مرد جسنے خیرات کی
چہپا کر یہانتک کہ جو دہنے ہاتہ سے دیا بائین ہاتہ کو اُسکی خبر نہین ہوئی **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ الْعَبْدَ قَالَ لِجِبْرِیْلَ یَا جِبْرِیْلُ قَدْ اَحْبَبْتُ فُلَانًا فَاَحِبَّهٗ فَیُحِبُّهٗ جِبْرِیْلُ
ثُمَّ یُنَادِیْ فِیْ اَهْلِ السَّمَاءِ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَبَّ فُلَانًا فَاَحِبُّوْهُ فَیُحِبُّهٗ اَهْلُ السَّمَاءِ ثُمَّ یَضَعُ لَهُ الْقَبُوْلَ
فِی الْاَرْضِ وَاِذَا اَبْغَضَ اللّٰهُ الْعَبْدَ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب اللہ کسی
بندی سے محبت کرتا ہے تو پکارتا ہے جبریل کو اور یہ فرماتا ہے کہ مقرر خدا نے فلانیکو دوست رکہا سو تو بہی اُسکو دوست
رکہہ تو جبریل اُس سے محبت رکہتا ہے پہر پکار دیتا ہے جبریل آسمان والون مین یعنے فرشتون مین کہ مقرر خدا نے فلانیکو
دوست رکہا ہی سو تم بہی اُسکو دوست رکہو تو آسمان والے اُس سے محبت رکہتے ہین پہر اس محبوب بندے کی زمین مین قبولیت
اُتاری جاتی ہے یعنے زمین کے نیک لوگ اُسکو مقبول جانتے ہین اور اُس سے محبت رکہتے ہین **ف** یعنی خدا جس
بندے کی محبت ظاہر کیا چاہتا ہے تو اُسکو آسمان و زمین مین مشہور کر دیتا ہے تاکہ فرشتے اُسکے واسطے استغفار کرین اور
زمین کے لوگ اُسکے واسطے نیک دعا کرین اُس سے محبت رکہین اُسکی تعریفین کرین اُسکی نیک راہ پر چلین یہی سبب
ہے کہ اولیا اللہ سے اکثر لوگ محبت رکہتے ہین لیکن ایسی محبت بہی نہین اچہی کہ عوام لوگ جاہل کرتے ہین کہ انکو نفع او نقصان
کا مختار جانکر انکو خدائی مین شریک کرتے ہین یہ محبت نہین حقیقت مین اُنسے عداوت ہے **کما** مالک نے بعض
مین بہی حضرت نے ایساہی فرمایا ہے **عَنْ** اَبِیْ اِدْرِیْسَ الْخَوْلَانِیِّ اَنَّهٗ قَالَ دَخَلْتُ مَسْجِدَ دِمَشْقَ فَاِذَا فَتًی

شَابٌ بَرَّاقُ الثَّنَايَا وَاِذَا النَّاسُ مَعَهُ اِذَا اخْتَلَفُوا فِي شَيْءٍ اَسْنَدُوا اِلَيْهِ وَصَدَرُوا عَنْ قَوْلِهِ فَسَاَلْتُ
عَنْهُ فَقِيْلَ لِي هٰذَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ هَجَّرْتُ فَوَجَدْتُهُ قَدْ سَبَقَنِي بِالتَّهْجِيْرِ وَوَجَدْتُهُ يُصَلِّيْ
فَانْتَظَرْتُهُ حَتّٰى قَضٰى صَلٰوتَهُ ثُمَّ جِئْتُهُ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ قُلْتُ وَاللّٰهِ اِنِّي لَاُحِبُّكَ لِلّٰهِ
فَقَالَ آللّٰهِ قَالَ فَقُلْتُ اللّٰهِ فَقَالَ آللّٰهِ فَقُلْتُ اللّٰهِ قَالَ فَاَخَذَ بِحُبُوَةِ رِدَائِيْ فَجَبَذَنِيْ اِلَيْهِ وَقَالَ
اَبْشِرْ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَجَبَتْ مَحَبَّتِيْ لِلْمُتَحَابِّيْنَ
فِيَّ وَالْمُتَجَالِسِيْنَ فِيَّ وَالْمُتَزَاوِرِيْنَ فِيَّ وَالْمُتَبَاذِلِيْنَ فِيَّ **ترجمہ** ابو ادریس خولانی سے روایت ہے میں دمشق کی
مسجد میں گیا وہاں میں نے ایک جوان دیکھا سفید دندان لوگ اسکے ساتھ ہیں جب کسی بات میں اختلاف کرتے ہیں تو
جو وہ کہتا ہے اسی کی سند پکڑتے ہیں اور اسکے قول پر تھم جاتے ہیں میں نے پوچھا یہ جوان کون ہے لوگوں نے کہا معاذ بن
جبل ہیں جب دوسرا روز ہوا تو میں بہت سویرے گیا دیکھا تو وہ مجھ سے آگے آئے ہیں اور نماز پڑھ رہے ہیں میں ٹھیر رہا جب
نماز پڑھ چکے تو میں انکے سامنے سے آیا اور سلام علیکم کی پھر میں نے کہا میں تم کو اللہ جل جلالہ کیواسطے چاہتا ہوں انہوں
نے کہا ہاں اللہ کیواسطے میں نے کہا اللہ کیواسطے انہوں نے کہا اللہ کیواسطے میں نے کہا اللہ کیواسطے انہوں نے میری چادر کا
کونا پکڑ کے مجھے گھسیٹا اور کہا خوش ہو جا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ جل جلالہ فرماتا
ہے واجب ہوئی محبت میری ان لوگوں سے جو میرے واسطے دوستی اور محبت رکھتے ہیں اور میرے واسطے ملکر بیٹھتے ہیں (ذکر
الٰہی کرنے کو یا علم دین سکھانے کو) اور میرے واسطے اپنی جان اور مال صرف کرتے ہیں اور میرے واسطے ایک دوسرے کے
ملاقات کو جاتے ہیں **عَنْ** مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ اَلْقَصْدُ وَالتُّؤَدَةُ
وَحُسْنُ السَّمْتِ جُزْءٌ مِّنْ خَمْسَةٍ وَّعِشْرِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ **ترجمہ** عبداللہ بن عباس کہتے تھے (طبرانی نے
معجم کبیر میں اسکو مرفوعاً روایت کیا ہے) میانہ روی اور نرمی اور اچھی سج دھج ایک جزء ہے نبوت کی پچیس۲۵ جزوں
میں سے **مَا جَاءَ فِي الرُّؤْيَا** خواب کا بیان **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ مِنَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ **ترجمہ** انس بن مالک سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھی خواب نیکبخت آدمی کی نبوت کا ایک جزء ہے چھیالیس جزوں میں سے
ف مگر نبوت کا جزء نبوت نہیں ہو سکتا اور یہ قید لگائی کہ اچھی خواب ہو اور نیک بخت آدمی کی ہو کیونکہ اکثر خواب
خیالات ہوتے ہیں اعتبار کے قابل نہیں ہوتی مگر نیک بخت صالح آدمیوں کی بعض بعض خواب سچ ہوتی ہیں **عَنْ**
اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ **ترجمہ** ابی ہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم سے ایسا ہی روایت کیا ہے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ يَقُوْلُ
هَلْ رَاٰى اَحَدٌ مِّنْكُمُ اللَّيْلَةَ رُؤْيَا وَيَقُوْلُ لَيْسَ يَبْقٰى بَعْدِيْ مِنَ النُّبُوَّةِ اِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ **ترجمہ**

خواب کا بیان

ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فارغ ہوتے صبح کی نماز سے فرماتے تم میں سے کسی نے رات کو کوئی خواب دیکھا ہے اور فرماتے میرے بعد نبوت میں سے کچھ باقی نہ رہیگا سوا اچھے خواب کے اور یہی ایک جزء ہے نبوت کا یہ رہجاویگا **عن** عطاء بن یسار ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لن یبقی بعدی من النبوۃ الا المبشرات فقالوا وما المبشرات یا رسول اللہ قال الرؤیا الصالحۃ یراھا الرجل الصالح او تری لہ جزء من ستۃ واربعین جزءا من النبوۃ **ترجمہ** عطا بن یسار سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد نبوت میں سے کچھ نہ رہیگا مگر مبشرات صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ مبشرات کیا ہے آپنے فرمایا اچھے خواب جسکو نیک بخت آدمی دیکھے یا دوسرا اُسکے واسطے دیکھے یہ جزء ہے نبوت کی چھیالیس جزون میں سے **عن** ابی قتادۃ بن ربعی یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الرؤیا الصالحۃ من اللہ والحلم من الشیطان فاذا رای احدکم الشیء یکرھہ فلینفث عن یسارہ ثلاث مرات ولیتعوذ باللہ من شرھا فانہ لن یضرہ ان شاء اللہ قال ابوسلمۃ ان کنت لاری الرؤیا ھی اثقل علی من الجبل فلما سمعت ھذا الحدیث فما کنت اُبالیھا **ترجمہ** ابوقتادہ بن ربعی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اچھے خواب اللہ کی طرف سے ہے اور بری خواب شیطان کی طرف سے جب کوئی تم میں سے بری خواب میں دیکھے تو چاہیے کہ بائین طرف تھوتھکا رکرے تین بار اور پناہ مانگے اللہ سے اُسکے شر سے پھر وہ اُسکو نقصان نہ پہونچاویگا اگر خدا چاہے ابوسلمہ نے کہا پہلے میں خواب ایسی دیکھتا جسکا بوجھہ میرے اوپر پہاڑ سے بھی زیادہ رہتا جب سے مینے یہ حدیث کو سُنا کچھ پرواہ نہیں کرتا **ف** کیونکہ اس حدیث میں بری خواب کی برائی سے بچنے کا طریقہ معلوم ہو گیا اب دل میں خواہ مخواہ وسوسہ نہ کیجیے اور اندیشہ نکرے اللہ جل جلالہ کی پناہ بڑی قوی اور مضبوط ہے **عن** عروۃ بن الزبیر انہ کان یقول فی ھذہ الایۃ لھم البشری فی الحیوۃ الدنیا وفی الاخرۃ قال ھی الرؤیا الصالحۃ یراھا الرجل او تری لہ **ترجمہ** عروہ بن زبیر کہتے تھے یہ جو اللہ جل جلالہ نے فرمایا لہم البشری فی الحیوۃ الدنیا والآخرۃ الآیۃ اس سے مراد نیک خواب ہے جسکو آدمی خود دیکھے یا کوئی اور اُسکے واسطے دیکھے **ما جاء فی النرد** چوسر یا شطرنج کا بیان **عن** ابی موسی الاشعری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من لعب بالنرد فقد عصی اللہ ورسولہ **ترجمہ** ابوموسی اشعری سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے چوسر کھیلا یا شطرنج اُس نے نافرمانی کی اللہ اور اُسکے رسول کی **ف** کیونکہ اس کھیل سے دشمنی پیدا ہوتی ہے اور اللہ کی یاد نہیں رہتی اور نماز قضا ہو جاتی ہے یہ کھیل سلف کے نزدیک اتفاقاً حرام ہے دوسری حدیث میں ہے جس نے چوسر کھیلا اُسنے گویا اپنا ہاتھ سور کی گوشت میں اور خون میں رنگ لیا ائمہ ثلثہ اسکی حرمت کے قائل ہین اور شافعی کے نزدیک مکروہ تنزیہی ہے جب مواظبت نہو اور عبادات اُسکی باعث سے فوت نہ ہون اور شرط نہو ورنہ حرام ہے **عن** عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ بلغھا ان اھل بیت فی دارھا کانوا سکانا فیھا وعندھم

تردنا فارسلت الیھم لئن لم تخرجوھا لاخرجنکم من داری وانکرت ذلک علیھم **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہے انکے گھر میں کچھ لوگ رہا کرتے تھے آپنے سنا انکے پاس شطرنج یا چوسر ہے تو کہلا بھیجا فسطرنج یا چوسر کو تم دور کر دو میرے گھر سے نہیں تو میں تمکو اپنے گھر سے نکالدونگی اور برا جانا اسکو **عن** عبد اللہ بن عمر انہ کان اذا وجد احدا من اھلہ یلعب بالنرد ضربہ وکسرھا قال سمعت مالکا یقول لا خیر فی الشطرنج وکرھھا وسمعتہ یکرہ اللعب بھا وبغیرھا من الباطل ویتلوا ھذہ الایۃ فماذا بعد الحق الا الضلال **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر جب اپنے گھر والون مین کسیکو شطرنج کھیلتے دیکھتے تو اسکو مارتے اور شطرنج کو توڑ ڈالتے کہا یحییٰ نے سنا مین نے مالک سے شطرنج کھیلنا بہتر نہیں ہے اور مکروہ جانتے تھے اسکو اور سنا مینے مالک سے کہتے تھے شطرنج کھیلنا اور اور لغو بیہودہ کھیل سب مکروہ ہین اور پڑھتے تھے اس آیت کو فماذا بعد الحق الا الضلال یس کیا ہے بعد حق کے سوا گمراہی کے بیہقی نے کہا صحابہ نے اجماع کیا شطرنج کے حرام ہونے پر اور جس نے رخصت نقل کی وہ غلط کر گیا

العمل فی السلام

سلام کا بیان **عن** زید بن اسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یسلم الراکب علی الماشی واذا سلم من القوم واحد اجزی عنھم **ترجمہ** زید بن اسلم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلام کرے سوار پیادے پر اور جب ایک آدمی قوم میں سے سلام کرے تو ان سب کی کافی ہو جاویگا **ف** کیونکہ ابتدا سلام سنت کفایہ ہے جیسا کہ جواب سلام فرض کفایہ ہے **عن** محمد بن عمرو بن عطاء انہ قال کنت جالسا عند عبد اللہ بن عباس فدخل علیہ رجل من اھل الیمن فقال السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ثم زاد شیئا مع ذلک ایضا قال ابن عباس وھو یومئذ قد ذھب بصرہ من ھذا قالوا ھذا الیمانی الذی یغشاک فعرفوہ ایاہ قال فقال ابن عباس ان السلام انتھی الی البرکۃ قال یحییٰ سئل مالک ھل یسلم علی المرأۃ فقال اما المتجالۃ فلا اکرہ ذلک واما الشابۃ فلا احب ذلک **ترجمہ** محمد بن عمرو بن عطا سے روایت ہے میں بیٹھا ہوا تھا عبد اللہ بن عباس پاس اتنے مین ایک شخص یمن کا رہنے والا آیا اور بولا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور اسپر بھی کچھ زیادہ کیا ابن عباسؓ کی اندنون بینائی جاتی رہی تھی انہون نے کہا یہ کون ہے لوگون نے کہا یہ وہی یمن کا رہنے والا ہے جو آیا کرتا ہے آپ پاس اور بتا دیا اسکا پتا تک کہ ابن عباس پہچان گئے اسکو ابن عباس نے کہا سلام ختم ہو گیا وبرکاتہ پر اس سے زیادہ بڑھانا نہ چاہیے کہا یحییٰ نے سوال ہوا مالک سے مرد سلام کرے عورت پر انہون نے کہا بڈھی پر کچھ قباحت نہین اور جوان پر اچھا نہین

ما جاء فی السلام علی الیھودی والنصرانی

یہودی اور نصرانی کے سلام کا بیان **عن** عبد اللہ بن عمر انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الیھود اذا سلم علیکم احدھم فانما یقول السام علیکم فقل علیک **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے فرمایا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودی جب تمکو سلام کرتے ہین تو السلام علیکم کے بدلے السام علیکم (یعنے موت ہو تمپر)
کہتے ہین تم بہی علیک کہا کرو (یعنے جواب مین صرف علیک کہدیا کرو یعنے (تو ہی مرے) **سوال** ہوا مالک سے کہ یہودی
او نصرانی سے اگر کوئی سلام کرلیوے یعنے السلام علیکم کہدیوے تو یہ اُسکو فسخ کرے انہون نے کہا نہین (بلکہ توبہ
او استغفار کرے کیونکہ خلاف حکم کیا) **جامع السلام** سلام کی مختلف احادیث کا بیان **عن** أبي
واقد الليثي أن رسول الله صلى الله عليه وسلم بينما هو جالس في المسجد والناس معه إذ أقبل نفر
ثلاثة فأقبل اثنان إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم وذهب واحد فلما وقفا على رسول الله صلى الله
عليه وسلم سلما فأما أحدهما فرأى فرجة في الحلقة فجلس فيها وأما الآخر فجلس خلفهم وأما الثالث
فأدبر ذاهبا فلما فرغ رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ألا أخبركم عن النفر الثلاثة أما أحدهم فأوى
إلى الله فآواه الله وأما الآخر فاستحيى فاستحيى الله منه وأما الآخر فأعرض فأعرض الله عنه
ترجمہ ابو واقد لیثی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تہے مسجد مین اور لوگ آپکے ساتہ تہے اتنے مین
تین آدمی آئے دو تو ان حضرت کے پاس آئے اور ایک چلا گیا جب وہ دونو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس
پہونچے تو ایک شخص اُن مین سے حلقے مین جگہہ پاکر بیٹہ گیا اور ایک پیچہے بیٹہا رہا اور تیسرا تو پہلے چلا ہی گیا تہا
جب آپ فارغ ہوئے (وعظ سے یا تعلیم سے جس مین مصروف تہے) تو آپ نے فرمایا کیا مین تمکو ان تینون آدمیون
کا حال نہ بتلاؤن ایک تو اُن مین سے اللہ کے پاس آیا اللہ نے بہی اُسکو جگہہ دی ایک نے اُنمین سے شرم کی (مجلس کے
اندر گہسنے سے اور لوگون کو تکلیف دینے سے) اللہ نے بہی اُس سے شرم کی (یعنے اُسپر رحمت اتاری اور اُسکو عذاب نہ
کیا) اور ایک نے اُن مین سے منہ پہیر لیا اللہ نے بہی اُسکی طرف سے منہ پہیر لیا **عن** أنس بن مالك أنه سمع عمر بن
الخطاب وسلم عليه رجل فرد عليه السلام ثم سأل عمر الرجل كيف أنت فقال أحمد إليك الله فقال
عمر ذلك الذي أردت منك **ترجمہ** انس بن مالک نے سنا حضرت عمر سے انکو ایک شخص نے سلام کیا حضرت
عمر نے اُسکا جواب دیا پہر اُس سے مزاج پوچہا اُس نے کہا شکر کرتا ہون اللہ کا حضرت عمر نے کہا میرا یہی مطلب تہا **عن**
الطفيل بن أبي بن كعب أنه كان يأتي عبد الله بن عمر فيغدو معه إلى السوق قال فإذا غدونا إلى السوق لم يمر عبد الله
بن عمر على سقاط ولا صاحب بيعة ولا مسكين ولا أحد إلا سلم عليه قال الطفيل فجئت عبد الله بن عمر يوما
فاستتبعني إلى السوق فقلت له وما تصنع في السوق وأنت لا تقف على البيع ولا تسأل عن السلع ولا تسوم بها
ولا تجلس في مجالس السوق قال وأقول له اجلس بنا ههنا نتحدث قال فقال لي عبد الله بن عمر يا أبا بطن وكان الطفيل
ذا بطن إنما نغدو من أجل السلام نسلم على من لقينا **ترجمہ** طفیل بن ابی بن کعب عبد اللہ بن عمر پاس آتے اور صبح صبح انکے ساتہ
بازار کو جاتے طفیل کہتے ہین جب ہم بازار مین پہونچتے تو عبد اللہ بن عمر ہر ایک ردی خردہ بیچنے والے پر اور ہر دوکاندار پر اور ہر مسکین پر

اور ہر کسی پر سلام کرتے ایکروز مین عبد اللہ بن عمر پاس آیا انہون نے مجھے بازار لیجانا چاہا مینے کہا تم بازار مین جاکر کیا کروگے نہ تم بیچنے والون پاس ٹہرتے ہو نہ کسی اسباب کو پوچھتے ہو نہ کسی کا مول تول کرتے ہو نہ بازار کی مجلسون مین بیٹھتے ہو اس سے یہین بیٹھے رہو ہم تم باتین کرینگے عبد اللہ بن عمر نے کہا ای پیٹ والے (طفیل کا پیٹ بڑا تھا) ہم بازار مین سلام کرنے کو جاتے ہین جس سے ملاقات ہوتی ہے اسکو سلام کرتے ہین **عَنْ** يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ رَجُلًا سَلَّمَ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ وَالْغَادِيَاتُ وَالرَّائِحَاتُ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَعَلَيْكَ اَلْفًا كَاَنَّهٗ كَرِهَ ذٰلِكَ **ترجمہ** یحیی بن سعید سے روایت ہے ایک شخص نے سلام کیا عبد اللہ بن عمر کو تو کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ والغادیات والرائحات سلامتی ہو تمہاری پر اور اسکی رحمت اور برکات اور صبح اور شام کی نعمتین آنے والین اور جانیوالین عبد اللہ بن عمر نے کہا وعلیک الفا تیرے اوپر بھی ہزار گنی اسکے اور اسکو برا جانا **ف** کیونکہ وبرکاتہ پر انتہا ہے اس سے بڑھانا زیادتی ہے شرع مین اور وہ جائز نہین **عَنْ** مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اِذَا دَخَلَ الْبَيْتَ غَيْرَ الْمَسْكُوْنِ يَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا جب کوئی آدمی ایسے گھر مین جاوے جو خالی پڑا ہو تو کہے السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین

بَابُ الْاِسْتِئْذَانِ گھر مین جاتیوقت اذن لینیکا

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَسْتَاْذِنُ عَلٰى اُمِّيْ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ الرَّجُلُ اِنِّيْ مَعَهَا فِي الْبَيْتِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَاْذِنْ عَلَيْهَا فَقَالَ الرَّجُلُ اِنِّيْ خَادِمُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَاْذِنْ عَلَيْهَا اَتُحِبُّ اَنْ تَرَاهَا عُرْيَانَةً قَالَ لَا قَالَ فَاسْتَاْذِنْ عَلَيْهَا **ترجمہ** عطا بن یسار سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ایک شخص نے کیا اذن مانگون مین اپنی مان سے گھر جاتیوقت آپنے فرمایا ہان وہ بولا مین تو اسکے ساتھ ایک گھر مین رہتا ہون آپنے فرمایا اذن لیکر جا وہ بولا مین تو اسکی خدمت کرتا ہون آپنے فرمایا اذن لیکر جا کیا تو چاہتا ہے اسکو ننگی دیکھے بولا نہین آپنے فرمایا پس اذن لیکر جا **عَنْ** اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاِسْتِئْذَانُ ثَلٰثٌ فَاِنْ اُذِنَ لَكَ فَادْخُلْ وَاِلَّا فَارْجِعْ **ترجمہ** ابو موسی اشعری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذن تین بار لینا چاہیے اگر اجازت ہو تو جا نہین تو لوٹ آ **عَنْ** رَبِيْعَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ عُلَمَائِهِمْ اَنَّ اَبَا مُوْسَى الْاَشْعَرِيَّ جَاءَ يَسْتَاْذِنُ عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَاسْتَاْذَنَ ثَلٰثًا ثُمَّ رَجَعَ فَاَرْسَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِيْ اَثَرِهٖ فَقَالَ مَا لَكَ لَمْ تَدْخُلْ فَقَالَ اَبُوْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيُّ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلْاِسْتِئْذَانُ ثَلٰثٌ فَاِنْ اُذِنَ لَكَ فَادْخُلْ وَاِلَّا فَارْجِعْ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَمَنْ يَعْلَمُ هٰذَا لَئِنْ لَمْ تَاْتِنِيْ بِمَنْ يَعْلَمُ ذٰلِكَ لَاَفْعَلَنَّ بِكَ كَذَا وَكَذَا فَخَرَجَ اَبُوْ مُوْسٰى حَتّٰى جَاءَ مَجْلِسًا فِي الْمَسْجِدِ يُقَالُ لَهٗ مَجْلِسُ الْاَنْصَارِ فَقَالَ اِنِّيْ اَخْبَرْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَنِّيْ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلْاِسْتِئْذَانُ ثَلٰثٌ فَاِنْ اُذِنَ لَكَ فَادْخُلْ وَاِلَّا فَارْجِعْ فَقَالَ لَئِنْ لَمْ تَاْتِنِيْ بِمَنْ يَعْلَمُ هٰذَا لَاَفْعَلَنَّ بِكَ كَذَا وَكَذَا فَاِنْ كَانَ سَمِعَ ذٰلِكَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ فَلْيَقُمْ مَعِيْ فَقَالُوْا لِاَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قُمْ مَعَهٗ وَكَانَ اَبُوْ سَعِيْدٍ اَصْغَرَهُمْ فَقَامَ مَعَهٗ فَاَخْبَرَ ذٰلِكَ عُمَرَ بْنَ

الخطاب فقال عمر لابی موسی اما انی لم اتھمک ولکنی خشیت ان یتقول الناس علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** ربیعہ بن ابی عبد الرحمن سے روایت ہے انہوں نے بہت علماء سے سنا کہ ابو موسی اشعری نے اجازت چاہی اندر آنے کی حضرت عمر کے مکان پر تین بار جب تینوں بار جواب نہ ملا تو وہ لوٹ گئے حضرت عمر نے انکے پیچھے آدمی بھیجا جب وہ آئے تو ان سے کہا تم اندر کیوں نہ آئے ابو موسی اشعری نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اذن تین بار چاہیے اگر اجازت ہو تو جا نہیں تو لوٹ آ حضرت عمر نے کہا تمہارے سوا اور کس نے یہ حدیث سنی ہے اسکو لیکر آؤ اگر نہ لاؤگے تو میں تمکو سزا دونگا ابو موسی نکلے اور مسجد میں بہت آدمیوں کو بیٹھا دیکھا ایک مجلس میں جسکو مجلس انصار کہتے تھے اور کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اذن لینا تین بار چاہیے اگر اجازت ہو تو جا نہیں تو لوٹ آ میں نے یہ حدیث حضرت عمر سے بیان کی انہوں نے کہا اگر کسی اور نے بھی یہ حدیث سنی ہو تو اسکو لیکر آؤ نہیں تو میں تمکو سزا دونگا اگر تم میں سے کسی نے یہ حدیث سنی ہو تو میرے ساتھ چلو لوگوں نے ابو سعید خدری سے کہا تم جاؤ وہ سب لوگوں میں کم سن تھے ابو سعید ابو موسی کے ساتھ آئے اور یہ حدیث حضرت عمر سے بیان کی حضرت عمر نے ابو موسی سے کہا میں نے تمکو جھوٹا نہیں سمجھا تھا لیکن میں ڈرا ایسا نہ ہو لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر باتیں جوڑ لیا کریں **ف** یہ فعل حضرت عمر کا احتیاطًا و مصلحتًا تھا کہ ایک شخص کا کہنا قبول نہ کیا اور اسکو ڈانٹ دیا تاکہ اور جھوٹے جھوٹ بولنے سے باز رہیں اور خوف کریں ورنہ ابو موسی اشعری صحابی جلیل القدر ہیں انکی نسبت کذب کا احتمال نہیں ہوسکتا

التشمیت فی العاطس

چھینک کا جواب دینے کا بیان **عن** محمد بن عمرو بن حزم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان عطس فشمتہ ثم ان عطس فشمتہ ثم ان عطس فشمتہ ثم ان عطس فقل انک مضنوک قال عبد اللہ ابن ابی بکر لا ادری ابعد الثالثۃ او الرابعۃ **ترجمہ** محمد بن عمرو بن حزم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی شخص چھینکے تو اسکو جواب دے یعنی جب وہ الحمد للہ کہے تو یرحمک اللہ کہہ پھر اگر چھینکے تو جواب دے پھر اگر چھینکے تو جواب دے پھر اگر چھینکے تو کہہ تجھکو زکام ہو گیا عبد اللہ بن ابی بکر نے کہا معلوم نہیں تیسرے بعد آپ نے یہ کہا یا چوتھی کے بعد **عن** نافع ان عبد اللہ بن عمر کان اذا عطس فقیل لہ یرحمک اللہ قال یرحمنا اللہ وایاکم ویغفر لنا ولکم **ترجمہ** نافع سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر کو جب چھینک آتی اور کوئی یرحمک اللہ کہتا تو وہ یرحمنا اللہ وایاکم ویغفر لنا ولکم کہتے **ف** طبرانی نے ابن مسعود سے مرفوعًا ایسا ہی روایت کیا ہے اور بخاری نے ادب مفرد میں مرفوعًا روایت کیا جب کوئی تم میں سے چھینکے تو الحمد للہ کہے دوسرا شخص یرحمک اللہ کہے پھر چھینکنے والا یہدیکم اللہ ویصلح بالکم کہے

ما جاء فی الصور والتماثیل

تصویروں اور مورتوں کے بیان میں **عن** رافع بن اسحاق مولی الشفاء انہ قال دخلت انا وعبد اللہ بن ابی طلحۃ علی ابی سعید الخدری نعودہ فقال لنا ابو سعید اخبرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الملائکۃ لا تدخل بیتا فیہ تماثیل او تصاویر یشک اسحاق لا یدری ایتھما قال ابو سعید **ترجمہ** رافع بن اسحاق سے جو مولی ہیں شفا

چھینک کا جواب دینے کا بیان

تصویروں اور مورتوں کے بیان میں

بنت عبد اللہ کی روایت ہے یہن اور عبد اللہ بن ابی طلحہ ملکر ابو سعید خدری پاس گئے انکو دیکھنے کو وہ بیمار تہے ابو سعید نے کہا مجہہ سے بیان
کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ فرشتے اُس گہر مین نہین جاتے جس مین تصویرین یا مورتین ہون **ف** یعنی پوری
حیوان کی مجسم یہ تو بالاتفاق حرام ہے اگر عکسی **یا** نقشی ہو تو اُس مین چار قول ہین ایک قول یہ ہے کہ مطلقاً جائز ہے
ایک یہ کہ مطلقاً ممنوع ہے ایک یہ کہ اگر سر سے پیر تک پوری شکل ہو تو ممنوع ہے ورنہ درست ایک یہ کہ اگر زمین مین پڑی ہو
تو درست ہے اگر دیوار وغیرہ سے معلق ہو تو درست نہین (زرقانی) **عَنْ** عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ
ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى اَبِیْ طَلْحَةَ الْاَنْصَارِیِّ يَعُوْدُهٗ قَالَ فَوَجَدَ عِنْدَهٗ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ فَدَعَا اَبُوْ طَلْحَةَ
اِنْسَانًا فَنَزَعَ نَمَطًا مِنْ تَحْتِهٖ فَقَالَ لَهٗ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ لِمَ تَنْزِعُهٗ قَالَ لِاَنَّ فِيْهِ تَصَاوِيْرَ وَقَدْ قَالَ فِيْهَا رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ عَلِمْتَ قَالَ سَهْلٌ اَلَمْ يَقُلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مَا كَانَ رَقْمًا فِیْ ثَوْبٍ
قَالَ بَلٰى وَلٰكِنَّهٗ اَطْيَبُ لِنَفْسِیْ **ترجمہ** عبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے وہ ابو طلحہ انصاری کی عیادت کو گئے وہان سہل
بن حنیف کو بہی دیکہا ابو طلحہ نے ایک آدمی کو بلایا اور کہا میرے نیچے سے شطرنجی نکال لو سہل نے کہا کیون ابو طلحہ نے کہا
اس مین مورتین ہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مورتون کے باب مین جو ارشاد فرمایا ہے وہ تمکو معلوم ہے سہل نے کہا یہ بہی
تو آپ نے فرمایا ہو اگر تصویر نقشی ہو کپڑے وغیرہ پر تو کچہ قباحت نہین ابو طلحہ نے کہا ہان یہ سچ ہے مگر میری خوشی یہی ہے
کہ تصویر سے ہر قسم کی پرہیز کرون **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيْهَا تَصَاوِيْرُ فَلَمَّا رَاٰهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ وَلَمْ يَدْخُلْ فَعَرَفَتِ الْكَرَاهَةَ فِیْ وَجْهِهٖ وَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ
وَرَسُوْلِهٖ مَاذَا اَذْنَبْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ هٰذِهِ النُّمْرُقَةِ قَالَتْ اشْتَرَيْتُهَا لَكَ تَقْعُدُ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ
اَهْلَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُقَالُ لَهُمْ اَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الْبَيْتَ الَّذِیْ فِيْهِ هٰذِهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ **ترجمہ**
حضرت ام المومنین عائشہ نے ایک تکیہ خریدا اُسپر تصویرین بنی ہوئی تہین جب آپ نے اسکو دیکہا تو آپ حجرے کے دروازے
پر کہڑے ہو رہے اندر نہ آئے اور آپکے چہرہ مبارک پر ناراضی کے آثار معلوم ہوئے حضرت عائشہ نے کہا مین توبہ
کرتی ہون اللہ اور اُسکے رسول سے میرا کیا گناہ ہے آپنے فرمایا یہ تکیہ کیسا ہے حضرت عائشہ نے کہا مینے اس تکیہ کو اس لیے
خریدا آپ اُسپر بیٹہین اُسپر تکیہ لگاوین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تصویر بنانیوالے عذاب دیے جاوینگے قیامت کے
روز اُن سے کہا جاویگا تم جلاؤ اُن صورتونکو جنکو تمنے دنیا مین بنایا تہا پہر آپنے فرمایا جس گہر مین تصویرین ہوتی ہین اُسمین
فرشتے نہین آتے **ف** اس حدیث سے عکسی اور نقشی تصویرین سب کی ممانعت ثابت ہوئی یہی مذہب صحیح ہے **مَا
جَاءَ فِیْ اَكْلِ الضَّبِّ** گوہ کہانیکا بیان یعنے سوسمار کا **عَنْ** سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهٗ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ فَاِذَا ضِبَابٌ فِيْهَا بَيْضٌ وَمَعَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ وَخَالِدُ
بْنُ الْوَلِيْدِ فَقَالَ مِنْ اَيْنَ لَكُمْ هٰذَا فَقَالَتْ اَهْدَتْهُ لِیْ اُخْتِیْ هُزَيْلَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ فَقَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

ما جاء فی اکل الضب

عبّاس و خالد بن الولید کلا فقال اولا تاکل انت یا رسول اللہ فقال انی یحضرنی من اللہ حاضرۃ قالت
میمونۃ اسقیک یا رسول اللہ من لبن عندنا فقال نعم فلما شرب قال من این لکم ھذا فقالت اھدتہ
لی اختی ھزیلۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارأیتک جاریتک التی کنت استأمرتنی فی عتقھا
اعطیھا اختک وصلی بھا رحمک ترعی علیھا فانہ خیر لک **ترجمہ** سلیمان بن یسار سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم میمونہ بنت حارث کے مکان میں گئے وہاں گوہ دیکھی سفید **ف** یعنی تلی ہوئی گوہ گوشت اسکا پکنے سے سفید
ہو جاتا ہے **ت** اور آپ کے ساتھ عبد اللہ بن عباسؓ اور خالد بن الولید تھے آپ نے پوچھا یہ گوشت کہاں سے آیا میمونہ
نے کہا میری بہن ہزیلہ بنت حارث نے بھیجا تھا آپ نے عبد اللہ بن عباس اور خالد بن الولید سے کہا کھاؤ انہوں نے کہا آپ
نہیں کھاتے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا میرے پاس اللہ جل جلالہ کیطرف سے کوئی نہ کوئی آیا کرتے ہیں (اور اسکے گوشت
میں ایک بدبو ہوتی ہے) میمونہ نے کہا ہم آپکو دودھ پلاویں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا ہاں جب آپ دودھ پی چکے تو پوچھا کہاں
سے آیا میمونہ نے کہا میری بہن ہزیلہ نے تحفہ بھیجا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم اپنی لونڈی کو جسکو آزاد کرنے
کے واسطے تم نے مجھ سے مشورہ کیا تھا اپنی بہن کو دیدو اور قرابت کی رعایت کرو وہ اسکی بکریاں چرایا کرے تو مناسب ہے اور
بہتر ہے تیرے واسطے **عن** خالد بن الولید بن المغیرۃ انہ دخل مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت میمونۃ
زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتی بضب محنوذ فاھوی الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ فقال بعض النسوۃ
اللاتی فی بیت میمونۃ اخبروا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بما یرید ان یاکل منہ فقیل ھو ضب یا رسول اللہ فرفع
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدہ فقلت احرام ھو یا رسول اللہ فقال لا ولکنہ لم یکن بارض قومی فاجدنی
اعافہ قال خالد فاجتررتہ فاکلتہ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینظر **ترجمہ** خالد بن الولید بن مغیرہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میمونہ کے گھر میں گئے وہاں ایک گوہ بھنی ہوئی آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی طرف ہاتھ اٹھایا
کھانیکو عورتوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دو جسکا یہ گوشت ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ یہ گوہ کا گوشت ہے
آپنے اپنا ہاتھ کھینچ لیا میں نے کہا کیا حرام ہے یا رسول اللہ آپنے فرمایا نہیں لیکن یہ میرے ملک میں نہیں ہوتی اسواسطے مجھے اس
کے کھانے سے کراہت آتی ہے خالد نے کہا میں نے اسکو اپنی طرف کھینچ کر کھایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے تھے
ف اس حدیث سے گوہ یعنی سوسمار کی حلت معلوم ہوئی یہی قول ہے جمہور علماء کا اور ائمہ اربعہ کا اور اسیکو ترجیح دی ہے طحاوی
نے مگر صاحب ہدایہ نے اسکی کراہت بیان کی ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا حضرت عائشہ کو اسکی کھانے سے لیکن یہ
حدیث ضعیف ہے قابل احتجاج نہیں اور نووی نے اسکی حرمت ایک قوم سے نقل کی ہے (زرقانی) **عن** عبد اللہ بن
عمر ان رجلا نادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ما تری فی الضب فقال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم لست باکلہ ولا بمحرمہ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ایک شخص نے پکار کر کہا یا رسول اللہ آپ سما

کے گوشت مین کیا فرماتے ہین آپنے فرمایا نہ مین اسکو کہاتا ہون نہ حرام کہتا ہون **مَاجَاءَ فِي أَمْرِ الْكِلَابِ**

کتون کا حکم

کتون کا حکم **عَنْ** سُفْيَانَ بْنِ زُهَيْرٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ شَنُوءَةَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُحَدِّثُ نَاسًا مَعَهُ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا لَا يُغْنِي عَنْهُ زَرْعًا وَلَا ضَرْعًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ قَالَ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِي وَرَبِّ هَذَا الْمَسْجِدِ **ترجمہ** سفیان بن زہیر سے روایت ہے وہ لوگون سے حدیث بیان کررہے تھے مسجد نبوی کے دروازے پر انہون نے کہا مینے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو شخص کتا پالے نہ کھیت کی حفاظت کے واسطے نہ بکریون کی حفاظت کیواسطے تو ہر روز انکے اعمال مین سے ایک قیراط کے برابر نقصان ہوا کریگا سائب نے سفیان سے کہا تمنے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے انہون نے کہا ہان قسم ہے اس مسجد کے پروردگار کی **ف** قیراط کا وزن پانچ جو ہے یہان قیراط کا وزن معلوم نہین خدا ہی جانتا ہے کتا پالنا تین کام کے لیے درست ہوا ایک تو کھیت کی بچانیکو دوسرے گلے کی رکھوالی کو تیسرے شکار کیواسطے چنانچہ یہ مطلب دوسری حدیث مین آیا ہے ان کامون کے سوا کتا پالنا درست نہین نیک عمل گھٹتے جاتے ہین **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا إِلَّا كَلْبًا ضَارِيًا أَوْ كَلْبَ مَاشِيَةٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کتا پالے سوائے شکاری کتے یا کھیت کے کتے کے تو ہر روز اسکے عمل مین سے دو قیراط کا نقصان ہوگا **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کتون کے قتل کا **ف** مگر شکاری کتے کا یا گلے کے کتے کا مسلم عیاض نے کہا کہ امام مالک اور ایک جماعت اہلحدیث نے اس حدیث کی روسے کتون کا قتل لازم کیا ہے اور بہت سے علما نے کتے کو چھوڑ دینا اور پالنا درست کہا ہے اور اس حدیث کو منسوخ کہا ہے مگر سیاہ کتے کا قتل لازم کیا ہے (زرقانی)

بکریون کا بیان

مَاجَاءَ فِي أَمْرِ الْغَنَمِ بکریون کا بیان **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأْسُ الْكُفْرِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي أَهْلِ الْخَيْلِ وَالْإِبِلِ الْفَدَّادِينَ أَهْلِ الْوَبَرِ وَالسَّكِينَةُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑا کفر پورب کیطرف ہے **ف** ایران پورب کیطرف واقع تہا مدینے سے اسیطرح عراق وغیرہ سو ایران مین آپکے زمانے مین سب آتش پرست تھے اور عراق سے بڑے بڑے فتنے پیدا ہوئے امام حسین علیہ السلام وہین شہید ہوئے جنگ جمل و صفین وہین واقع ہوئے جس مین ہزارون صحابہ قتل ہوئے **ت** اور فخر اور تکبر گھوڑون اور اونٹ والون مین ہے جو بلند آواز رکھتے ہین جنگل مین رہتے ہین **ف** یعنی زمیندار ملکی لوگ **ت** اور عاجزی اور تواضع بکری والون مین ہے **ف** بعضون نے کہا مراد اس سے اہل یمن ہین وہ اکثر بکریان پالتے ہین بخلاف ربیعہ اور مضر کے وہ اونٹ رکھتے ہین **عَنْ**

اَبِی سَعِیدٍ الْخُدْرِیِّ اَنَّہٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوْشِكُ اَنْ یَکُوْنَ خَیْرُ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ یَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ یَفِرُّ بِدِیْنِهٖ مِنَ الْفِتَنِ **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قریب ہے کہ بہترین مال مسلمان کا چند بکریاں ہونگی جنکو لیکر کسی پہاڑ کے چوٹی پر چلا جاویگا یا کسی وادی کے اندر بہاگیگا فتنوں سے اپنا دین بچانیکو **عَنِ ابْنِ عُمَرَ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَحْتَلِبَنَّ اَحَدٌ مَاشِیَةَ اَحَدٍ بِغَیْرِ اِذْنِهٖ اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یُؤْتٰی مَشْرُبَتُهٗ فَتُکْسَرَ خِزَانَتُهٗ فَیُنْتَقَلَ مِنْهُ طَعَامُهٗ وَاِنَّمَا تَخْزُنُ لَهُمْ ضُرُوْعُ مَوَاشِیْهِمْ اَطْعِمَاتِهِمْ فَلَا یَحْتَلِبَنَّ اَحَدٌ مَاشِیَةَ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِهٖ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہ دوہے کوئی کسیکے جانور کو بے انکی اجازت بہلا کوئی تم مین یہ چاہتا ہے کہ کوئی اسکی کوٹھری مین آکر خزانہ اسکا توڑ کے اسکے کہانیکا غلہ نکال لیجاوے سو انکے جانور انکی تہن تو انکو کہانیکی دودہ کو حفاظت مین رکھتے مین ہینے تھن کوٹھری کیطرح ہین حفاظت کے واسطے سو ہرگز نہ دوہے کوئی کسیکے جانور کو بدون اسکی اجازت کے **عَنْ مَالِكٍ** اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ نَبِیٍّ اِلَّا وَقَدْ رَعٰی غَنَمًا قِیْلَ اَنْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ وَاَنَا **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی نبی ایسا نہین گذرا جسنے بکریاں نہ چرائی ہون لوگون نے کہا یا رسول اللہ آپنے بہی فرمایا کہ مینے بہی

مَا جَاءَ فِی الْفَارَةِ تَقَعُ فِی السَّمْنِ وَالْبَدْءِ بِالْاَکْلِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ

جوہا گہی مین گر پڑے تو کیا کرنا چاہیے اور کہانا بہی آجاوے اور نماز کا وقت بہی آجاوے تو پہلے کہانا کہا لینا چاہیے **عَنْ نَافِعٍ** اَنَّ ابْنَ عُمَرَ کَانَ یُقَرَّبُ اِلَیْهِ عَشَاؤُهٗ فَیَسْمَعُ قِرَاءَةَ الْاِمَامِ وَهُوَ فِیْ بَیْتِهٖ فَلَا یَعْجَلُ عَنْ طَعَامِهٖ حَتّٰی یَقْضِیَ حَاجَتَهٗ مِنْهُ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر کے سامنے شام کا کہانا پیش کیا جاتا تو وہ امام کی قرارت سنا کرتے اپنے گہر مین اور کہانے مین جلدی نہ کرتے جبتک اچہی طور سے کہانہ لیتے **عَنْ مَیْمُوْنَةَ** زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْفَارَةِ تَقَعُ فِی السَّمْنِ فَقَالَ اَنْزِعُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا فَاطْرَحُوْهُ **ترجمہ** حضرت ام المومنین میمونہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا چوہا گہی مین گر پڑے تو کیا کرنا چاہیے آپنے فرمایا اسکو نکال ڈالو اور آس پاس کا اسکے گہی پہینکدو باقی استعمال مین لاؤ) **ف** یہ جب ہے کہ وہ گہی جما ہوا ہو تپلا نہ ہو اگر تپلا ہو تو سب پہینکنا پڑیگا جمہور علما کے نزدیک اور زہری اور اوزاعی کے نزدیک سب گہی نجس ہوگا

مَا یُتَّقٰی مِنَ الشُّؤْمِ

جسکی نحوست سے بچنا چاہیے

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ کَانَ فَفِی الْفَرَسِ وَالْمَرْاَةِ وَالْمَسْکَنِ یَعْنِی الشُّؤْمَ **ترجمہ** سہل بن سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر نحوست ہوتی تو تین چیزون مین ہوتی ایک گہوڑے مین دوسری عورت مین تیسری گہر مین **ف** یعنی نحوست کوئی چیز نہین ہے صرف خیال ہی ہے اگر ہوتی تو ان چیزون مین ہوتی اکثر محدثین اور علمار کا یہی مذہب ہے اور بعضون کے نزدیک

ان چیزوں میں نحوست اور برکت ہوا کرتی ہے واللہ اعلم **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشُّؤْمُ فِی الدَّارِ وَالْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نحوست تین چیزوں میں ہوتی ہے ایک گھر دوسری عورت تیسری گھوڑا اور تفصیل اسکی کتاب دلیل الطالب علی ارجح المطالب میں لکھی ہے **عَنْ** یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ اَنَّهٗ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دَارٌ سَکَنَّاهَا وَالْعَدَدُ کَثِیْرٌ وَالْمَالُ وَافِرٌ فَقَلَّ الْعَدَدُ وَذَهَبَ الْمَالُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَعُوْهَا ذَمِیْمَةً **ترجمہ** یحییٰ بن سعید سے روایت ہے ایک عورت آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس بولی یا رسول اللہ ایک گھر تھا جس میں ہم جا کر رہے ہماری گنتی بھی زیادہ تھی اور مال بھی بہت تھا تو گنتی کم ہوگئی (یعنے لوگ مر گئے) اور مال میں نقصان ہوا آپنے فرمایا چھوڑ دے اُس گھر کو جب تو اُسکو برا جانتی ہے **مَا یُکْرَهُ مِنَ الْاَسْمَاءِ** جو نام برے ہیں اُنکا بیان

عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلِقْحَةٍ تُحْلَبُ مَنْ یَحْلُبُ هٰذِهٖ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اسْمُكَ فَقَالَ الرَّجُلُ مُرَّةُ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اجْلِسْ ثُمَّ قَالَ مَنْ یَحْلُبُ هٰذِهٖ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اسْمُكَ فَقَالَ لَهٗ حَرْبٌ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اجْلِسْ ثُمَّ قَالَ مَنْ یَحْلُبُ هٰذِهٖ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اسْمُكَ قَالَ یَعِیْشُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ احْلُبْ **ترجمہ** یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اونٹنی دودھ والی کا دودھ کون دوہے گا ایک شخص کھڑا ہوا آپنے پوچھا تیرا کیا نام ہے وہ بولا مرہ آپنے فرمایا بیٹھ جا (آپنے اُسکا نام اچھا نہ سمجھا مرہ تلخ کو بھی کہتے ہیں) پھر آپنے فرمایا کون دوہے گا اس اونٹنی کو ایک شخص اور کھڑا ہوا آپنے پوچھا تیرا نام کیا ہے وہ بولا حرب آپنے فرمایا بیٹھ جا پھر آپنے فرمایا کون دوہتا ہے اس اونٹنی کو ایک شخص اور کھڑا ہوا آپنے پوچھا تیرا نام کیا ہے وہ بولا یعیش آپنے فرمایا جا دودھ دوہ یعیش نام آپنے پسند کیا کیونکہ وہ عیش سے ہے آپ فال نیک بہت لیا کرتے تھے **عَنْ** یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لِرَجُلٍ مَا اسْمُكَ فَقَالَ جَمْرَةُ قَالَ ابْنُ مَنْ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ مِمَّنْ قَالَ مِنَ الْحُرَقَةِ قَالَ اَیْنَ مَسْکَنُكَ قَالَ بِحَرَّةِ النَّارِ قَالَ بِاَیِّهَا قَالَ بِذَاتِ لَظًی قَالَ عُمَرُ اَدْرِكْ اَهْلَكَ فَقَدِ احْتَرَقُوْا قَالَ فَکَانَ کَمَا قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ **ترجمہ** یحییٰ بن سعید سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے ایک شخص سے پوچھا تیرا نام کیا ہے وہ بولا جمرہ (انگاری کو کہتے ہیں) انہوں نے پوچھا باپ کا نام کہا شہاب (شعلہ) پوچھا کس قبیلہ سے کہا حرقہ سے (جسکے معنے جلنے کے ہیں) پوچھا کہاں رہتا ہے کہا حرۃ النار میں پوچھا کون سی جگہہ میں کہا ذات لظی میں انکے معنے بھی شعلے اور آگ کے ہیں) حضرت عمرؓ نے کہا جا اپنے لوگوں کی خبر لے وہ سب جل گئے راوی نے کہا جب وہ شخص گیا تو دیکھا یہی حال تھا جو حضرت عمرؓ نے کہا یعنے سب جل گئے تھے **مَا جَاءَ فِی الْحِجَامَةِ وَاُجْرَةِ الْحَجَّامِ**

پچھنے لگانا اور اسکی مزدوری کا بیان عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ قَالَ اِحْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَمَهٗ
اَبُوْ طَيْبَةَ فَاَمَرَ لَهٗ بِصَاعٍ مِّنْ تَمْرٍ وَاَمَرَ اَهْلَهٗ اَنْ يُّخَفِّفُوْا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهٖ **ترجمہ** انس بن مالک نے کہا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگائے ابوطیبہ کے ہاتھ سے پھر آپ نے مزدوری میں ایک صاع کھجور کا دیا اور اسکے مالکون
کو حکم دیا کہ اسکے خراج میں کمی کر دیں عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ كَانَ دَوَاءٌ
يَبْلُغُ الدَّاءَ فَاِنَّ الْحِجَامَةَ تَبْلُغُهٗ **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی دوا ایسی
ہوتی جو بیماری تک پہونچ جاتی تو وہ پچھنے ہوتی عَنِ ابْنِ مُحَيِّصَةَ الْاَنْصَارِيِّ اَحَدِ بَنِيْ حَارِثَةَ اَنَّهُ اسْتَاْذَنَ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اِجَارَةِ الْحَجَّامِ فَنَهَاهُ عَنْهَا فَلَمْ يَزَلْ يَسْاَلُهٗ وَيَسْتَاْذِنُهٗ حَتّٰى قَالَ اَعْلِفْهُ نَاضِحَكَ
وَاَطْعِمْهُ يَعْنِيْ رَقِيْقَكَ **ترجمہ** ابن محیصہ انصاری سے روایت ہے انہون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا حجام کی
اجرت کو اپنے خرچ میں لانا کیسا ہے (کیونکہ انکے غلام ابوطیبہ حجام تھے وہ چاہتے تھے اسکی کمائی کھاوین) آپ نے منع
کیا (مگر یہ ممانعت تنزیہ ہے اکثر علما کے نزدیک) وہ ہمیشہ پوچھا کرتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے اجازت مانگتے تھے یہانتک کہ آپ نے فرمایا اسکی کمائی اپنے اونٹون اور غلامون کی خوراک مین صرف کر

مَا جَاءَ فِي الْمَشْرِقِ

پورب کا بیان عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيْرُ اِلَى الْمَشْرِقِ وَيَقُوْلُ اِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا اِنَّ الْفِتْنَةَ مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ **ترجمہ**
عبداللہ بن عمر نے کہا دیکھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اشارہ کرتے تھے پورب کی طرف اور فرماتے تھے فتنہ
اسیطرف سے ہے فتنہ اسیطرف سے ہے جہان سے شیطان کی چوٹی نکلتی ہے **ف** دوسری حدیث مین وارد ہے کہ
شیطان جسوقت آفتاب نکلتا ہے وہان اپنا سر رکھدیتا ہے تاکہ آفتاب پوجنے والون کا سجدہ اسی کو ہو اور مدینہ
منورہ سے پورب کیطرف ایران اور ہندوستان واقع ہین اور عراق عرب جو معدن فتن اور منبع فسادات ہوئی اور
ہین اور ہونگی عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَرَادَ الْخُرُوْجَ اِلَى الْعِرَاقِ فَقَالَ لَهٗ كَعْبُ الْاَحْبَارِ
لَا تَخْرُجْ اِلَيْهَا يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَاِنَّ بِهَا تِسْعَةَ اَعْشَارِ السِّحْرِ وَبِهَا فَسَقَةُ الْجِنِّ وَبِهَا الدَّاءُ الْعُضَالُ
ترجمہ امام مالک کو پہونچا حضرت عمر بن خطاب نے عراق کو جانا چاہا تو کعب احبار نے کہا آپ وہان نہ جایے اے امیر
المومنین کیونکہ اُس ملک مین جادو کی دس حصون مین سے نو حصے مین اور جنّ شریر اور خبیث جن مین وہان موجود ہین اور
وہان ایک بیماری ہے جو لا علاج ہے

مَا جَاءَ فِيْ قَتْلِ الْحَيَّاتِ وَمَا يُقَالُ فِيْ ذٰلِكَ

سانپون کے مارنیکا بیان اور سانپون کا حال عَنْ اَبِيْ لُبَابَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ قَتْلِ الْحَيَّاتِ
الَّتِيْ فِي الْبُيُوْتِ **ترجمہ** ابولبابہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اُن سانپون کے مارنے سے
جو گھرون مین ہین **ف** یعنے اول ہی بار مین گھر کے سانپون کو مار ڈالنا نہ چاہیے

پورب کا بیان

سانپون کے مارنیکا بیان اور انکا حال

انکو ڈرا دینا چاہیے تین بار قسم دیکر کہ بار دیگر ہمارے گھر میں آؤ اور ہمکو نہ ستاؤ اگر چوتھی بار بہر نکلے تو اُسکو مار ڈالے یہ اس
وسطے ہے کہ سانپوں میں بعضے سانپ جن ہوتے ہیں بعضوں نے یہ حکم مدینے کے سانپوں سے خاص کیا ہے **عَنْ**
سَائِبَةَ مَوْلَاةٍ لِعَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ قَتْلِ الْجِنَّانِ الَّتِیْ فِی الْبُيُوْتِ اِلَّا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ
وَالْاَبْتَرَ فَاِنَّهُمَا يَخْطِفَانِ الْبَصَرَ وَيَطْرَحَانِ مَا فِیْ بُطُوْنِ النِّسَاءِ **ترجمہ** سائبہ سے جو مولاۃ ہیں حضرت عائشہ کی
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اُن سانپوں کے مارنے سے جو گھروں میں ہوتے ہیں مگر ذا الطفیتین
اور ابتر کو **ف** ذو الطفیتین وہ سانپ ہے جسکے پیٹ پر دو دھاریں سفید ہوتی ہیں اور ابتر وہ سانپ جسکی دم کٹی
ہو یا چھوٹی ہو **ف** کہ وہ آنکھہ کو اندھا کر دیتے ہیں اور حمل گرا دیتے ہیں **ف** یعنی اس سانپ کی تاثیر یہ ہے
جس سے آنکھہ ملا دے اُسکی آنکھہ اندھی ہو جاوے اور عورت حاملہ سے آنکھہ ملاوے تو اُسکا حمل گر جاوے ان دو سانپوں کو
آپ نے فرمایا اُسیوقت قتل کر ڈالو کچھ ڈرانے کی اور مہلت دینے کی ضرورت نہیں کیونکہ جن ان سانپوں کی صورت
نہیں بنتے **عَنْ** اَبِی السَّائِبِ مَوْلٰی هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ اَنَّهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی اَبِیْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِیِّ فَوَجَدْتُهُ
يُصَلِّیْ فَجَلَسْتُ اَنْتَظِرُهُ حَتّٰی قَضٰی صَلٰوتَهُ قَالَ فَسَمِعْتُ تَحْرِيْكًا تَحْتَ سَرِيْرٍ فِیْ بَيْتِهِ فَاِذَا حَيَّةٌ فَقُمْتُ
لِاَقْتُلَهَا فَاَشَارَ اِلَیَّ اَبُوْ سَعِيْدٍ اَنِ اجْلِسْ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَشَارَ اِلٰی بَيْتٍ فِی الدَّارِ فَقَالَ اَتَرٰی هٰذَا الْبَيْتَ
قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ اِنَّهُ قَدْ كَانَ فِيْهِ فَتًی حَدِيْثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ فَخَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَی
الْخَنْدَقِ فَبَيْنَا هُوَ بِهِ اِذْ اَتَاهُ الْفَتٰی يَسْتَاْذِنُهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْذَنْ لِیْ اُحْدِثُ
بِاَهْلِیْ عَهْدًا فَاَذِنَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ خُذْ عَلَيْكَ سِلَاحَكَ فَاِنِّیْ اَخْشٰی عَلَيْكَ
بَنِیْ قُرَيْظَةَ فَانْطَلَقَ الْفَتٰی اِلٰی اَهْلِهٖ فَوَجَدَ امْرَاَتَهٗ قَائِمَةً بَيْنَ الْبَابَيْنِ فَاَهْوٰی الْفَتٰی اِلَيْهَا بِالرُّمْحِ
لِيَطْعَنَهَا وَاَدْرَكَتْهُ غَيْرَةٌ فَقَالَتْ لَا تَعْجَلْ عَلَیَّ حَتّٰی تَدْخُلَ وَتَنْظُرَ مَا فِیْ بَيْتِكَ فَدَخَلَ فَاِذَا هُوَ بِحَيَّةٍ
مُنْطَوِيَةٍ عَلٰی فِرَاشِهٖ فَرَكَزَ فِيْهَا رُمْحَهٗ ثُمَّ خَرَجَ بِهَا فَنَصَبَهٗ فِی الدَّارِ فَاضْطَرَبَتِ الْحَيَّةُ فِیْ رَاْسِ الرُّمْحِ
وَخَرَّ الْفَتٰی مَيِّتًا فَمَا يُدْرٰی اَيُّهُمَا كَانَ اَسْرَعَ مَوْتًا الْفَتٰی اَمِ الْحَيَّةُ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ اِنَّ بِالْمَدِيْنَةِ جِنًّا قَدْ اَسْلَمُوْا فَاِذَا رَاَيْتُمْ مِّنْهُمْ شَيْئًا فَاٰذِنُوْهُ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَاِنْ بَدَا لَكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ
فَاقْتُلُوْهُ فَاِنَّمَا هُوَ الشَّيْطَانُ **ترجمہ** ابو السائب سے جو مولی ہیں ہشام بن زہرہ کے روایت ہے میں ابو سعید خدری
پاس گیا وہ نماز پڑھ رہے تھے میں بیٹھ گیا نماز سے فارغ ہونیکا انتظار کرتا تہا اتنے میں میں نے اُن کے تخت کے تلے سرسراہٹ
سنی دیکھا تو سانپ ہے میں اسکے مارنیکو اٹھا ابو سعید نے اشارہ کیا بیٹھ جا اس سے معلوم ہوا کہ نماز میں اشارہ کرنا درست
ہے جب نماز سے فارغ ہوئے ایک کوٹھری کیطرف اشارہ کیا اور کہا اس کوٹھری کو دیکھتے ہو میں نے کہا ہاں ابو سعید
خدری نے کہا اس کوٹھری میں ایک جوان رہتا تہا جسنے نئی شادی کی تھی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

ساتھ جنگ خندق مین گیا ہر وہ لڑکا ایک بار آپکے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مجھکو اجازت دیجیے اپنے گھر ہو کر آتا ہون اُسنے
نئی شادی کی ہے آپنے اجازت دی اور فرمایا ہتیار لیکر جا کیونکہ مجھکو بنی قریظہ کا خوف ہے اور بنی قریظہ وہ یہودی تھے جو جنگ
خندق مین آپ کی اطاعت سے باہر ہو گئے تھے اور جنگ کا قصد رکھتے تے اور وہ جوان ہتیار لیکر گیا جب گھر پر پہونچا تو بی بی
کو دیکہا دروازہ پر کہڑی ہے جوان نے غیرت سے برچہا اُسکے مارنیکو اُٹھایا وہ بولی جلدی مت کر گھر مین جا کر دیکھ وہ گھر مین
گیا دیکہا تو ایک سانپ کنڈلی مارے ہوئے اسکے بچہونے پر بیٹہا ہوا ہے وہ جوان سانپکو برچہی سے چہید کر نکلا اور
برچہی کو گھر مین کہڑا کر دیا وہ سانپ اس برچہی کی نوک مین پیچ کہایا کیا اور جوان اُسیوقت مر گیا معلوم نہین سانپ پہلے
مرا یا جوان پہلے مرا صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ قصہ بیان کیا گیا تو آپنے فرمایا **ف** صحابہ نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ قصہ بیان کیا اور کہا یا رسول اللہ آپ دعا کیجیے کہ یہ جوان زندہ ہو جاوے آپنے فرمایا اسکے
لیے دعا کرو بخشش کی **ف** مدینہ مین جن مسلمان ہو گئے ہین **ف** تو جنون نے اُسکو قصاصًا قتل کیا ہوگا مگر
یہ ظلم تہا جنون کا اسواسطے کہ اُس جوان نے عمدًا جن سمجہکر نہین مارا بلکہ موذی سمجہکر مارا **ف** تو جب تم کہی
سانپ کو دیکہو تو تین روز تک اُسکو آگاہ کیا کرو **ف** اس سے معلوم ہوا کہ تین روز تک آگاہ کرنا ضرور ہے اگر ایک روز
مین تین بار نکلے اور تین بار آگاہ کر دے تو کافی نہین اور آگاہ کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جو روایت کیا ترمذی نے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سانپ مکان مین نکلے تو اُس سے کہو کہ ہم تجہکو نوح علیہ السلام اور سلیمان بن داؤد
علیہ السلام کا عہد یاد دلاتے ہین تو ہمکو ایذا نہ دے اگر پہر بہی نکلے تو اُسکو مار ڈالو اور ابوداؤد کی روایت مین ہے
جب تم سانپ کو مکان مین دیکہو اُس سے کہو قسم دیتے ہین ہم تمکو اُس عہد کی حضرت نوح علیہ السلام نے لیا تہا
اور اُس عہد کی جو حضرت سلیمان علیہ السلام نے لیا تہا تم ہمکو ایذا نہ دو اگر پہر نکلے تو اُسکو مار ڈالو **ف** اگر بعد
اُسکے بہی نکلے تو اُسکو مار ڈالو وہ شیطان ہے **ف** یعنی سرکش اور خبیث ہے اُسکے مار ڈالنے مین کچہ نقصان نہین ہے

سفر کی دعا کا بیان

بَابُ مَا يُؤْمَرُ بِهِ مِنَ الْكَلَامِ فِي السَّفَرِ سفر کی دعا کا بیان **عَنْ** مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ وَهُوَ يُرِيدُ السَّفَرَ يَقُولُ بِسْمِ اللهِ اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ
فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ اللَّهُمَّ ازْوِ لَنَا الْأَرْضَ وَهَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ
السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَمِنْ سُوءِ الْمَنْظَرِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا اور مسلم نے اسکو مسند روایت
کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنا پاؤن رکاب مین رکہتے سفر کے قصد سے فرماتے اللہ کے نام سے سفر کرتا ہون اے
پروردگار تو رفیق ہے سفر مین اور خلیفہ ہے میرے اہل و عیال مین اے پروردگار نزدیک کر دے ہمکو زمین جہان ہم جاتے
ہین اور آسان کر ہمپر سفر اے پروردگار پناہ مانگتا ہون مین تجہسے سفر کی تکلیف سے اور بری لوٹنے سے اور برے
حال سے اہل اور مال کے **عَنْ** خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا فَلْيَقُلْ أَعُوذُ

بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ فَاِنَّهٗ لَمْ يَضُرَّهٗ شَيْءٌ حَتّٰى يَرْتَحِلَ **ترجمہ** خولہ بنت حکیم سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی منزل مین اُترے اور کہے پناہ مانگتا ہون مین اللہ جل جلالہ کی پورے کلمات سو (یعنی اُسکی صفات کاملہ یا اُسکے الفاظ سو) ہر مخلوق کی شر سے اُسکو کسی چیز سے نقصان نہ ہوگا کوچ کیوقت تک **ف** یہ دعا سفر سے خاص نہین ہے بلکہ ہر ایک جگہہ علی الخصوص سونے کے وقت ضرور پڑہنا چاہیے اسیطرح سفر کو جاتیوقت یا لڑائی کو جاتیوقت پڑہنا اسکا بہتر ہے ابن ابی شیبہ نے مجاہد سو روایت کیا وہ اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق کہکے یہ دعا پڑہتے رَبِّ اَنْزِلْنِي مُنْزَلًا مُّبَارَكًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ اور رَبِّ اَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّي مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطَانًا نَّصِيْرًا حضرت نوح علی نبینا وعلیہ السلام کشتی سے اُترے تہے تو اُنکو پروردگار عالم جل جلالہ نے یہی دعا سکہائی تہی

مَا جَاءَ فِي الْوَحْدَةِ فِي السَّفَرِ لِلرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ

اکیلے سفر کرنیکی ممانعت مرد اور عورت کے واسطے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّاكِبُ شَيْطَانٌ وَالرَّاكِبَانِ شَيْطَانَانِ وَالثَّلٰثَةُ رَكْبٌ **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اکیلا سفر کرنیوالا شیطان ہر **ف** یعنے دور ہی بہتری اور سلامتی سے یا مخالف ہر حکم الٰہی کے **ف** اور دو ملکر سفر کرنیوالے دو شیطان ہین اور تین جماعت ہے **ف** کیونکہ تین آدمی جب سفر مین ساتہہ ہوتے ہین تو بڑا آرام ہوتا ہے ایک اسباب کے پاس رہا دوسرا حاجت کو گیا تیسرا کہانے پکانے مین رہا اور رفیق لڑے تو تیسرے نے اصلاح کردی یا ایک بیمار ہوگیا تو ایک نے علاج معالجہ کیا ایک خبر کرنے کو گیا یا کوئی غنیم آیا تو دو مقابلہ کو تیار ہوئے اور تیسرا خبر کرنے کو گیا اسیطرح بہت سے فوائد ہین جو اکیلے سفر کرنے والیکو یا دو کو حاصل نہین ہوتے اکثر علما نے تنہا سفر کرنا مکروہ رکہا ہے اس حدیث سو بعضون نے کہا یہ حکم ابتداے اسلام مین تہا جب کفار کی عداوت کی وجہ سو راہ مین خوف تہا اب اگر امن ہو تو کچہ قباحت نہین **عَنْ** سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّيْطَانُ يَهُمُّ بِالْوَاحِدِ وَالْاِثْنَيْنِ فَاِذَا كَانُوْا ثَلٰثَةً لَمْ يَهُمَّ بِهِمْ **ترجمہ** سعید بن المسیب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان قصد کرتا ہے (ضرر پہونچانے کا) ایک اور دو پر جب تین آدمی ہون تو اُن پر قصد نہین کرتا **ف** کیونکہ تین آدمی جماعت ہین جماعت پر ہات شیطان کا نہین پہونچتا **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُسَافِرَ مَسِيْرَةَ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ اِلَّا مَعَ ذِيْ مَحْرَمٍ مِّنْهَا **ترجمہ** ابوہریرہ سو روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت ایمان لاوے اللہ پر اور پچہلے دن پر اُسکو درست نہین سفر کرنا ایک دن رات کا مگر اپنے محرم کے ساتہہ **ف** صحیح بابت بہائی وغیرہ بخاری ومسلم نے ابوسعید کی روایت مین او زوج کا لفظ زیادہ کیا ہے اور اسی حکم مین مسدیبی ہر یعنی زوجہ کا زوج کے ساتہہ اور لونڈی کا مولی کے ساتہہ سفر کرنا درست ہر اس حدیث سو معلوم ہوا کہ مدت سفر کی ایک دن رات ہے اور بعض حدیثون سے

ف بعض نسخون مین بجاے [illegible]

اس سے کم زیادہ معلوم ہوتی ہے علامہ ابن تیمیہ کے نزدیک سفر کی کوئی مدت مقرر نہیں جسکو لوگ سفر کہیں اُس مین احکام سفر کے جاری ہونگے نماز کا قصر ہوگا۔ بعضون کے نزدیک اگر قافلہ بڑا ہوا اور معتبر عورتین ساتھ ہون تو بغیر محرم کے عورت کو سفر کرنا درست ہے

مَا يُؤْمَرُ بِهِ مِنَ الْعَمَلِ فِي السَّفَرِ سفر کے احکام کا بیان

سفر کے احکام کا بیان

عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ يَرْفَعُهُ اِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى رَفِيْقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَيَرْضٰى بِهٖ وَيُعِيْنُ عَلَيْهِ مَالَا يُعِيْنُ عَلَى الْعُنْفِ اِذَا رَكِبْتُمْ هٰذِهِ الدَّوَابَّ الْعُجْمَ فَاَنْزِلُوْهَا مَنَازِلَهَا فَاِنْ كَانَتِ الْاَرْضُ جَدْبَةً فَانْجُوْا عَلَيْهَا بِنِقْيِهَا وَعَلَيْكُمْ بِسَيْرِ اللَّيْلِ فَاِنَّ الْاَرْضَ تُطْوٰى بِاللَّيْلِ مَالَا تُطْوٰى بِالنَّهَارِ وَاِيَّاكُمْ وَالتَّعْرِيْسَ عَلَى الطَّرِيْقِ فَاِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَابِّ وَمَاْوَى الْحَيَّاتِ **ترجمہ** خالد بن معدان سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ نرمی کرتا ہے اور نرمی کو پسند کرتا ہے اور خوش ہوتا ہے نرمی سے اور مدد کرتا ہے نرمی پر جو نہیں کرتا سختی پر جب تم چڑھو ان بے زبان جانورون پر تو اُتارو اُنکو اُنکی منزلون پر **ف** یعنی جو معمولی منزل ہے اُس سے زیادہ نہ لیجاؤ اسپر سختی نہ کرو دارقطنی کی روایت مین ہے کہ شیطان کیطرح چڑھے نہ رہو بلکہ منزل پر اوتر پڑو **ف** اگر زمین صاف ہو جہان گھاس نہ ہو تو جلدی سے نکال لے جاؤ جب اُس مین گودا رہے **ف** کیونکہ اگر ایسی زمین مین دیر تک رہوگے تو وہ جانور بے آب و علف دبلا ہو جاویگا اور اُسکی ہڈیون مین گودا نہ رہیگا **ف** اور لازم کرلو رات کا چلنا کیونکہ رات کے چلنے مین جیسے راہ کٹتی ہے ویسی دنکو نہین کٹتی **ف** اسلیے کہ دن کو کھانے پینے کے فکر اور دہوپ کی سختی اور راہ کے تماشون مین شغل رہتا ہے برخلاف رات کے سوا چلنے کے اور کسی چیز کا خیال نہین ہوتا **ف** اور رات کو جب اُترو تو رستے مین نہ اُترو کیونکہ وہان جانور آتے جاتے ہین **ف** یعنی لدنے جانیوالے مسافر آتے جاتے رہتے ہین کچل جانیکا خوف ہے **ف** اور سانپ بھی رہا کرتے ہین **ف** رات کو سانپ ٹہرکون پر آیا کرتے ہین جوٹ کرنیکو یا مسافرون کا گرا ہوا کھانا وغیرہ کھانے کو

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ اَحَدَكُمْ نَوْمَهٗ وَطَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ فَاِذَا قَضٰى اَحَدُكُمْ نَهْمَتَهٗ مِنْ وَّجْهِهٖ فَلْيُعَجِّلْ اِلٰى اَهْلِهٖ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفر بھی ایک قسم کا عذاب ہے **ف** یعنے رنج ہے کیونکہ چلنے اور سوار ہونے اور اُترنے مین ہمیشہ دقتین ہوتین ہین سردی گرمی کی تکلیف اُٹھانا پڑتی ہے کھانے پینے کا انتظام اچھے طور سے نہین ہوسکتا **ف** روک دیتا ہے آدمی کو کھانے اور پینے اور سونے سے تو جب تم مین سے کوئی اپنے کام کو سفر کرے اور وہ کام پورا ہو جاوے تو جلدی اپنے گھر لوٹ آوے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بے فائدہ سفر مین رہنا مکروہ ہے اور جلدی لوٹ آنا مستحب ہے مگر کبھی کبھی سفر کرنا بھی ضرور ہے کیونکہ سفر سے تبدیل آب و ہوا ہوتی ہے جو اکثر امراض سے نجات بخشتی ہے عبد اللہ بن عمر نے مرفوعًا روایت کیا سَافِرُوْا تَصِحُّوْا یعنے سفر کرو تندرست ہو جاؤگے

الامر بالرفق بالمملوک غلام لونڈی کے ساتھ نرمی کرنا **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم للمملوک طعامہ وکسوتہ بالمعروف لا یکلف من العمل الا ما یطیق **ترجمہ** ابی ہریرہ
سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مملوک کو (غلام لونڈی کو) کھانا کپڑا ملیگا موافق دستور کے اور کام اس
سے نہ لیا جاویگا طاقت سے زیادہ **ف** یعنی جو کام اس سے ہوسکے وہ لیا جاوے گا اس کی طاقت سے زیادہ کام لینا
اور بوجھ ڈالنا درست نہیں **عن** مالک انہ بلغہ ان عمر بن الخطاب کان یذھب الی العوالی کل سبت
فاذا وجد عبدا فی عمل لا یطیقہ وضع عنہ منہ **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا کہ حضرت عمر بن الخطاب ہر ہفتے
کے روز مدینے کے اس پاس کے گاؤں میں جایا کرتے تھے جب کسی غلام کو ایسے کام میں مشغول پاتے تھے جو اسکی
طاقت سے زیادہ ہے تو کم کردیتے تھے **ف** یعنی کام گھٹا دیتے تھے اور اسکا بار کم کردیتے تھے **عن** مالک بن ابی عامر الاصبحی
انہ سمع عثمان بن عفان وھو یخطب وھو یقول لا تکلفوا الامۃ غیر ذات الصنعۃ الکسب فانکم
متی ما کلفتموھا ذلک کسبت بفرجھا ولا تکلفوا الصغیر الکسب فانہ اذا لم یجد سرق وعفوا
اذ اعفکم اللہ وعلیکم من المطاعم بما طاب منھا **ترجمہ** مالک بن ابی عامر اصبحی نے حضرت عثمان بن
عفان سے سنا وہ خطبے میں فرماتے تھے جو لونڈی کوئی ہنر نہ جانتی ہو اسکو مجبور مت کرو کمائی پر کیونکہ جب تم اس کو
مجبور کروگے کمائی پر وہ کسب کریگی (یعنے خرچی پر جاوے گی اور روپیہ حاصل کرکے اپنے مالک پاس لاویگی اس
لیے کہ وہ کوئی ہنر نہیں جانتی جسکے ذریعے سے کچھ کماویگی) اور نابالغ غلام کو کمائی پر مجبور مت کرو کیونکہ وہ جب
مجبور ہوگا تو چوری کرے گا اور جب اللہ تمہیں اچھی طرح روزی دیتا ہے تو تم بھی انکو محنت معاف کرو جیسے اللہ نے
تمہیں معاف کی ہے اور لازم کر لو وہ کمائی جو حلال ہے (یعنے حلال کمائی لونڈی غلام سے اگر ہوسکے تو کرا لو)

ما جاء فی المملوک وھیئتہ غلام لونڈی کی تربیت اور وضع کا بیان **عن** عبد اللہ
ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال العبد اذا نصح سیدہ واحسن عبادۃ اللہ فلہ اجرہ
مرتین **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غلام جب اپنے مولی کی خیر خواہی کرے
اور اللہ کی عبادت بھی اچھے طور سے کرے تو اسکو دوہرا ثواب ہوگا **ف** کیونکہ اس نے دو حق ادا کیے ایک
حق خدا کا جو سب کا مولی ہے دوسرے اپنے مولی کا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو دو فرض ادا کرے وہ ایک فرض کے
ادا کرنے سے زیادہ ثواب کماتا ہے **عن** مالک انہ بلغہ ان امۃ کانت لعبد اللہ بن عمر بن الخطاب
وقد ھیئت بھیئۃ الحرائر فدخل علی ابنتہ حفصۃ فقال الم ار جاریۃ اخیک تجوس الناس
وقد ھیئت بھیئۃ الحرائر وانکر ذلک عمر **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا عبد اللہ بن عمر کی ایک لونڈی
تھی اس نے آزاد عورتوں کی وضع بنائی تھی حضرت عمر نے اسکو دیکھا اور اپنی صاحبزادی حضرت ام المومنین

ف غلام لونڈی کے ساتھ نرمی کرنا

ف غلام لونڈی کی تربیت اور وضع کا بیان

حفصہ کے پاس گئے اور کہا میں نے تیرے بہائی کی لونڈی کو دیکہا جو آزاد عورتوں کے وضع بنا کر لوگوں میں پہرتی ہے اور حضرت
عمر نے اُسکو برا جانا **ف** تاکہ آزاد اور لونڈی میں فرق رہے ورنہ لوگ دہوکا کہا دینگے **مَا جَاءَ فِي الْبَيْعَةِ**
بیعت کا بیان **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ كُنَّا اِذَا بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ يَقُوْلُ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا اسْتَطَعْتُمْ **ترجمہ** عبداللہ بن
دینار سے روایت ہے عبداللہ بن عمر نے کہا جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرتے ماننے اور اطاعت کرنے
پر (شفقت اور رحمت سے) آپ فرماتے جہانتک تمکو طاقت ہو **عَنْ** اُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ اَنَّهَا قَالَتْ اَتَيْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نِسْوَةٍ بَايَعْنَهُ عَلَى الْاِسْلَامِ فَقُلْنَ لَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نُبَايِعُكَ عَلَى اَنْ لَا
نُشْرِكَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا نَسْرِقَ وَلَا نَزْنِيَ وَلَا نَقْتُلَ اَوْلَادَنَا وَلَا نَاْتِيَ بِبُهْتَانٍ نَفْتَرِيْهِ بَيْنَ اَيْدِيْنَا
وَاَرْجُلِنَا وَلَا نَعْصِيْكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا اسْتَطَعْتُنَّ وَاَطَقْتُنَّ قَالَ
فَقُلْنَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَرْحَمُ بِنَا مِنْ اَنْفُسِنَا هَلُمَّ نُبَايِعْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَا اُصَافِحُ النِّسَاءَ اِنَّمَا قَوْلِيْ لِمِائَةِ امْرَاَةٍ كَقَوْلِيْ لِامْرَاَةٍ وَاحِدَةٍ اَوْ مِثْلُ قَوْلِيْ لِامْرَاَةٍ وَاحِدَةٍ
ترجمہ امیمہ بنت رقیقہ سے روایت ہے اسنے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی بہت سی عورتوں میں جو
بیعت کرنیکو آئی تہیں دین اسلام پر ان عورتوں نے کہا یا رسول اللہ ہم آپ سے بیعت کرتے ہیں اس بات پر کہ
شریک نکرینگی ساتہ اللہ کے کسی چیز کو اور نہ چوری کرینگی اور نہ زنا کرینگی اور نہ اپنی اولاد کو مارینگی اور نہ طوفان باندہینگی
اپنی طرف سے کسیپر اور نہ آپ کی نافرمانی کرینگی شرع کے کام میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (کمال شفقت
اور محبت سے فرمایا) جہانتک تمہاری طاقت یا قدرت ہو **ف** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونپر آسانی کردی
کہ سب باتوں کی تعمیل انکی طاقت کے موافق کردی تاکہ انکا دل خوش ہو جب آدمی کا دل خوش ہوتا ہے وہ
خوب اطاعت کرتا ہے **ف** وہ عورتیں بولیں اللہ اور اسکا رسول ہمپر زیادہ شفقت رکہتا
ہے خود ہمسے آیے ہم آپ سے ہاتہ ملادیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں عورتوں سے ہاتہ نہیں ملاتا
ف آپ باوصف اس تقدس اور پاک نفسی کی غیر محرم عورتوں سے ہاتہ نہیں ملاتے تہے صرف زبان سے
عورتوں کی بیعت کراتی تہی یا ہاتہ لگاتی تہی تو کپڑا ہاتہ پر رکہہ لیتے تہے۔ اس زمانے کے جاہل پیروں
نے اپنی مریدنیوں کو چہپنے سے منع کر دیا اور اسے بجلی ہاتہ ملانے لگے اور دیوث مریدوں نے بہی غیرت کو چہوڑ کر
بی بیوں کو پیروں کی حوالے کیا ایسے پیر اور مریدنیاں سب فاسق اور فاجر ہیں خدا اُن سے بچاوے **ف**
میرا کہدینا سو عورتوں سے ایسا ہی جیسا ایک عورت سے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ
كَتَبَ اِلٰى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ يُبَايِعُهُ فَكَتَبَ اِلَيْهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَمَّا بَعْدُ لِعَبْدِ اللّٰهِ

عَبْدِ الْمَلِكِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ سَلَامٌ عَلَيْكَ فَاِنِّيْ اَحْمَدُ اِلَيْكَ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَ اُقِرُّ لَكَ بِالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ عَلٰى سُنَّةِ اللّٰهِ وَسُنَّةِ رَسُوْلِهٖ فِيْمَا اسْتَطَعْتُ بِهٖ **ترجمہ** عبد اللہ بن دینار سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر نے عبد الملک بن مروان کو لکھا بیعت نامہ اس مضمون سے بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہ جل جلالہ کے بندے عبد الملک بن مروان کو جو حاکم ہے مسلمانون کا معلوم ہو سلام علیک مین تعریف کرتا ہون اُس اللہ کی جسکے سوای کوئی سچا معبود نہین ہے اور اقرار کرتا ہون تیری بات سننے اور اطاعت کرنیکا اللہ جل جلالہ کے حکم کے موافق اور اُسکے رسول کی سنت کے موافق جہانتک کہ مجھے قدرت ہے،

مَا يُكْرَهُ مِنَ الْكَلَامِ بری بات چیت کا بیان

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ لِاَخِيْهِ كَافِرٌ فَقَدْ بَاءَ بِهَا اَحَدُهُمَا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنے بہائی کو کافر کہا تو دونوں مین سے ایک کافر ہوگیا + **ف** یعنے جسکو کافر کہا اگر وہ فی الحقیقت کافر ہے تو خیر وہی کافر رہا ورنہ یہ کہنے والا کافر ہوگیا **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَمِعْتَ الرَّجُلَ يَقُوْلُ هَلَكَ النَّاسُ فَهُوَ اَهْلَكُهُمْ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تو سُنے کسیکو کہے لوگ تباہ ہوگئے تو وہ سب سے زیادہ تباہ ہے **ف** یعنے اور مسلمانون کی ہجو کرے اور اپنے تئین اچھا سمجھے وہ خود سب سے برا ہے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ يَا خَيْبَةَ الدَّهْرِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْرُ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے دہر کو برا نہ کہے کیونکہ اللہ دھر ہے **ف** مشرکین کی عادت تہی جب کوئی آفت آتی زمانے کو برا کہتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کیونکہ زمانے سے کچہ نہین ہوتا جو نعمت یا آفت آتی ہے اللہ کیطرف سے ہے پہر اگر زمانے کی شکایت کی تو گویا اللہ کی شکایت کی۔ دہریہ کہتے ہین زمانے کو اُسکی گردش سے کچہ نہین ہوتا جو کچہ خدا کو منظور ہے وہ ہوتا ہے نادان لوگ آسمان اور ستارون کی گردش کیطرف منسوب کرتے ہین یہ عقیدہ بالکل شرک ہے **عَنْ** يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ لَقِيَ خِنْزِيْرًا فَقَالَ لَهٗ انْفُذْ بِسَلَامٍ فَقِيْلَ لَهٗ تَقُوْلُ هٰذَا لِخِنْزِيْرٍ فَقَالَ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ اِنِّيْ اَخَافُ اَنْ اُعَوِّدَ لِسَانِي الْمَنْطِقَ بِالسُّوْءِ **ترجمہ** یحیی بن سعید سے روایت ہے حضرت عیسی علیہ السلام کے سامنے ایک سوئر آیا راہ مین آپنے فرمایا چلا جا سلامتی سے لوگون نے کہا سوئر سے اسطرح فرماتے ہین (یعنے اسکو دُتکارتے نہین سخت سست نہین کہتے جیسے لوگون کی عادت ہے) آپنے فرمایا مین ڈرتا ہون میری زبان کو بری بات چیت کی عادت نہ ہوجاوے

مَا يُؤْمَرُ بِهٖ مِنَ التَّحَفُّظِ فِي الْكَلَامِ بات سمجھ بوجھ کر کہنا

عَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ مَا كَانَ يَظُنُّ اَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ يَكْتُبُ اللّٰهُ لَهٗ بِهَا رِضْوَانَهٗ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ يَلْقَاهُ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ

الله ما كان يظن ان تبلغ ما بلغت يكتب الله له بها سخطه الى يوم القيمة يلقاه ترجمہ بلال بن حارث
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی ایک بات کہہ اٹھتا ہے وہ نہیں جانتا کہاں تک اسکا اثر ہوگا اسکی
وجہ سے اللہ اپنی رضامندی قیامت تک اُس بندے کے لکھدیتا ہے اور ایک بات ایسی کہتا ہے جسکو وہ نہیں جانتا کہاں تک اسکا
اثر ہوگا اسکی وجہ سے قیامت تک اللہ اپنی نارضی اُس بندے کے لکھدیتا ہے **عن** ابی صالح السمان ان ابا هريرة
قال ان الرجل ليتكلم بالكلمة ما يلقي لها بالا يهوي بها في نار جهنم وان الرجل ليتكلم بالكلمة
ما يلقي لها بالا يرفعه الله بها في الجنة ترجمہ ابوہریرہؓ نے کہا آدمی بے سمجھے ایک بات کہدیتا ہے جس
سے وہ جہنم میں جاتا ہے اور بن سمجھے ایک بات کہدیتا ہے جس سے وہ جنت میں جاتا ہے **ما يكره من الكلام
بغير ذكر الله** بیہودہ گوئی کی مذمت **عن** زيد بن اسلم انه قال قدم رجلان من المشرق فخطبا
فعجب الناس لبيانهما فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان من البيان لسحرا او ان بعض
البيان لسحر ترجمہ زید بن اسلم سے روایت ہے دو آدمی پورب سے آئے انہوں نے خطبہ پڑھا لوگ سنکر فریفتہ ہوگئے
آپ نے فرمایا بعض بیان جادو کا اثر رکھتا ہے **عن** مالك انه بلغه ان عيسى بن مريم كان يقول لا
تكثروا الكلام بغير ذكر الله فتقسو قلوبكم فان القلب القاسي بعيد من الله ولكن لا تعلمون و
لا تنظروا في ذنوب الناس كانكم ارباب وانظروا في ذنوبكم كانكم عبيد فانما الناس مبتلى
ومعافى فارحموا اهل البلاء واحمدوا الله على العافية ترجمہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے تھے مت
باتیں کرو بیکار سوا یاد الٰہی کے تاکہ سخت ہوجاوین دل تمہارے اور سخت دل دور ہے اللہ سے لیکن تم نہیں سمجھتے اور مت
دیکھو دوسروں کے گناہ گویا تم ہی رب ہو اپنے گناہوں کو دیکھو اپنے تئیں بندہ سمجھکر کیونکہ لوگوں میں اسیطرح لوگ ہیں
بعض بیمار ہیں بعض اچھے ہیں تو رحم کرو بیماروں پر اور شکر کرو اللہ کا اپنی تندرستی پر **ف** یعنے شکر کرو تم کو
خدا نے گناہ سے بچایا اور گنہگاروں کے لیے دعا کرو انکو نصیحت کرو سمجھاؤ **عن** مالك انه بلغه ان عائشة
زوج النبي صلى الله عليه وسلم كانت ترسل الى بعض اهلها بعد العتمة فتقول الا تريحون الكتاب
ترجمہ حضرت عائشہ بعد نماز عشا کے اپنے لوگوں سے کہلا بھیجتیں اب بھی آرام نہیں دیتے لکھنے والے فرشتوں کو **ف** یعنی یہ
خاموش ہو کر سو رہو ملائکہ فرصت پاوین **ما جاء في الغيبة** غیبت کا بیان **عن** الوليد بن عبد الله
بن صياد ان المطلب بن عبد الله بن حنطب المخزومي اخبره ان رجلا سال رسول الله صلى الله عليه
وسلم ما الغيبة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان تذكر من المرء ما يكره ان يسمع فقال يا رسول الله و
ان كان حقا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قلت باطلا فذلك البهتان ترجمہ مطلب بن عبداللہ سے روایت ہے
ایک شخص نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے غیبت کسکو کہتے ہیں آپ نے فرمایا کسیکا حال ایسا بیان کرے جو اگر وہ سنے تو اسکو معلوم ہو

یارسول اللہ اگرچہ سچ ہو آپ نے فرمایا اگر جھوٹ ہو تو وہ بہتان ہے ف یعنی غیبت تو اسی کو کہتے ہیں کہ سچ سچ کہے پیٹھ پیچھے یعنی گناہ ہے اگر جھوٹ کہیگا تو معاذ اللہ اور زیادہ گنہگار ہوگا وہ بہتان ہے **مَا جَاءَ فِي مَا يُخَافُ مِنَ اللِّسَانِ**
زبان کے گناہ کا بیان **عَنْ** عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وَقَاهُ اللّٰهُ شَرَّ اثْنَيْنِ وَلَجَ الْجَنَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تُخْبِرُنَا فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ الْاُوْلٰى فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ اَلَا تُخْبِرُنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ اَيْضًا فَقَالَ الرَّجُلُ اَلَا تُخْبِرُنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ اَيْضًا ثُمَّ ذَهَبَ الرَّجُلُ يَقُوْلُ مِثْلَ مَقَالَتِهِ الْاُوْلٰى فَاَسْكَتَهُ رَجُلٌ اِلٰى جَنْبِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَقَاهُ اللّٰهُ شَرَّ اثْنَيْنِ وَلَجَ الْجَنَّةَ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ **ترجمہ** عطا بن یسار سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو اللہ بچا دیوے دو چیزوں کی برائی سے وہ جاویگا جنت میں ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ آپ ہمکو نہیں بتاتے وہ دو چیزیں کیا ہیں آپ چپ ہو رہے پھر آپ نے یہی فرمایا وہ شخص یہی بولا اور آپ چپ ہو رہے پھر آپ نے یہی فرمایا وہ شخص وہی بولا یعنے آپ ہمکو نہیں بتاتے پھر آپ نے یہی فرمایا وہ شخص بولا آپ ہمکو نہیں بتاتے پھر آپ نے یہی فرمایا وہ شخص وہی بولا چاہتا تھا اتنے میں ایک دوسرے شخص نے اسکو چپ کر دیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ہی فرمایا جسکو اللہ دو چیزوں کے شر سے بچا دے جنت میں جاویگا ایک وہ جو اسکے دونو جبڑوں کے بیچ میں ہے (زبان) دوسرے وہ جو اسکے دونو پاؤں کے بیچ میں ہے (شرمگاہ) تین بار آپ نے اسکو ارشاد فرمایا ف یعنے اکثر گناہوں کے باعث یہی دو چیزیں ہوا کرتی ہیں جب ان دونوں کو آدمی روک لیگا لامحالہ بڑے بڑے گناہوں سے بچ جاویگا **عَنْ** مُسْلِمٍ الْعَدَوِيِّ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ دَخَلَ عَلٰى اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ وَهُوَ يَجْبِذُ لِسَانَهُ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ مَهْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ هٰذَا اَوْرَدَنِي الْمَوَارِدَ **ترجمہ** مسلم عدوی سے روایت ہے حضرت عمر گئے ابا بکر صدیق پاس اور وہ اپنی زبان کھینچ رہے تھے حضرت عمر نے کہا ٹھہرو بخشے اللہ تمکو ابو بکر نے کہا اسی نے مجھ کو تباہی میں ڈالا **مَا جَاءَ فِي مُنَاجَاتِ اثْنَيْنِ دُوْنَ وَاحِدٍ** دو آدمی ایک کو چھوڑ کر کانا پھوسی نہ کریں
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ كُنْتُ اَنَا وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عِنْدَ دَارِ خَالِدِ بْنِ عُقْبَةَ الَّتِيْ بِالسُّوْقِ فَجَاءَ رَجُلٌ يُرِيْدُ اَنْ يُنَاجِيَهُ وَلَيْسَ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ اَحَدٌ غَيْرِيْ وَغَيْرَ الرَّجُلِ الَّذِيْ يُرِيْدُ اَنْ يُنَاجِيَهُ فَدَعَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَجُلًا اٰخَرَ حَتّٰى كُنَّا اَرْبَعَةً فَقَالَ لِيْ وَلِلرَّجُلِ الَّذِيْ دَعَا اسْتَاْخِرَا فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَتَنَاجٰى اثْنَانِ دُوْنَ وَاحِدٍ فَاِنَّ ذٰلِكَ يُحْزِنُهُ **ترجمہ** عبداللہ بن دینار سے روایت ہے میں اور عبداللہ بن عمر خالد بن عقبہ کے گھر کے پاس تھے جو بازار میں تھا اتنے میں ایک شخص آیا عبداللہ بن عمر سے کان میں کچھ کہنا چاہا اور عبداللہ کے ساتھ سوا میرے اور اس شخص کے جو کان میں کہنے کو آیا تھا اور کوئی نہ تھا عبداللہ بن عمر نے ایک اور

شخصکو بلایا اب ہم چار آدمی ہو گئے پہر عبد اللہ بن عمر نے مجھکو اور چوتھے شخصکو کہا ذرا ہٹ جاؤ کیونکہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے دو آدمی ایک کو اکیلا چھوڑ کر کانا پھوسی نکرین اس سے تیسرے آدمی کو رنج ہوتا ہے **عن** عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کان ثلثة نفر فلا یتناجی اثنان دون واحد **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تین آدمی ہون تو دو ملکر کانا پھوسی نکرین تیسرے کو چھوڑ کر **ف** اس واسطے کہ تیسرے آدمی کو رنج ہوگا وہ خیال کرے گا مین مشورے کے لائق نہین یا میری کچھ بدی کرتے ہین جب انکے ساتھ ایک اور آدمی ہو تو اسکو رنج نہین ہوتا **ما جاء فی الصدق والکذب** سچ اور جھوٹ کا بیان **عن** صفوان بن سلیم ان رجلا قال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکذب امرأتی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا خیر فی الکذب فقال الرجل اعدھا واقول لها فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا جناح علیک **ترجمہ** صفوان بن سلیم سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا مین اپنی عورت سے جھوٹ بولون آپنے فرمایا جھوٹ بولنا اچھا نہین ہے پہر وہ شخص بولا مین اپنی عورت سے وعدہ کرون اور اس سے کہون مین تیرے لیے یون کردون گا یہ بنا دون گا آپنے فرمایا اس مین کچھ گناہ نہین ہے **عن** مالک انه بلغه ان عبد اللہ بن مسعود کان یقول علیکم بالصدق فان الصدق یھدی الی البر والبر یھدی الی الجنة وایاکم والکذب فان الکذب یھدی الی الفجور والفجور یھدی الی النار الا تری انه یقال صدق و بر وکذب وفجر **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا عبد اللہ بن مسعود فرماتے تھے (بخاری مسلم نے اسکو مرفوعا روایت کیا ہے) لازم جانو سچ بولنے کو کیونکہ سچ بولنا نیکی کا رستہ بتاتا ہے اور نیکی جنت مین لیجاتی ہے اور بچو تم جھوٹ سے کیونکہ جھوٹ برائی کا رستہ بتاتا ہے اور برائی جہنم مین لیجاتی ہے کیا تو نے نہین سنا لوگ کہتے ہین فلان نے سچ بولا نیک ہوا جھوٹ بولا بدکار ہوا **عن** مالک انه بلغه انه قیل للقمان ما بلغ بک ما نری یریدون الفضل فقال لقمان صدق الحدیث واداء الامانة وترک ما لا یعنینی **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا حضرت لقمان علیہ السلام سے کسی نے پوچھا تمکو کس وجہ سے اتنی بزرگی حاصل ہوئی لقمان نے کہا سچ بولنے سے اور امانت داری سے اور لغو کام چھوڑ دینے سے **عن** مالک انه بلغه ان عبد اللہ بن مسعود کان یقول لا یزال العبد یکذب فینکت فی قلبه نکتة سوداء حتی یسود قلبه فیکتب عند اللہ من الکاذبین **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود فرماتے تھے ہمیشہ آدمی جھوٹ بولا کرتا ہے پہلے اسکے دل مین ایک نکتہ سیاہ ہوتا ہے پہر سارا دل سیاہ ہو جاتا ہے یہانتک کہ اللہ کے نزدیک جھوٹون مین لکھہ لیا جاتا ہے **عن** صفوان بن سلیم انه قال قیل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایکون المؤمن جبانا فقال نعم فقیل له ایکون المؤمن بخیلا فقال نعم فقیل له ایکون المؤمن کذابا قال لا **ترجمہ** صفوان بن سلیم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کیا مومن بودا ہوتا ہے آپنے فرمایا ہان پہر پوچھا کیا مومن بخیل

ہوتا ہے آپنے فرمایا ہان پھر پوچھا کیا مومن جھوٹا ہوتا ہے آپنے فرمایا نہین **ف** اس حدیث سے جھوٹ کی بہت برائی معلوم ہوئی

مَا جَاءَ فِي إِضَاعَةِ الْمَالِ وَذِي الْوَجْهَيْنِ

مال کو برباد کرنیکا یعنے اسراف کا بیان اور ذوالوجہین کا بیان **ف** ذوالوجہین وہ شخص جسکے دو منہ ہون یعنے جہان جاوے وہان خوشامد کی بات کہدیوے ہر ایک فریق سے ملا رہے **عَنْ** أَبِي صَالِحٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللهَ يَرْضَى لَكُمْ ثَلَاثًا وَيَسْخَطُ لَكُمْ ثَلَاثًا يَرْضَى لَكُمْ أَنْ تَعْبُدُوهُ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَأَنْ تَعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللهِ وَأَنْ تُنَاصِحُوا مَنْ وَلَّاهُ اللهُ أَمْرَكُمْ وَيَسْخَطُ لَكُمْ قِيلَ وَقَالَ وَإِضَاعَةَ الْمَالِ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ **ترجمہ** ابو صالح سے روایت ہے (انہوننے ابوہریرہ سے سنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ خوش ہوتا ہے تم سے تین باتون پر اور ناراض ہوتا ہے تین باتون پر خوش ہوتا ہے اس سے کہ پوجو تم اسیکو اور شریک نہ کرو اسکے ساتھ کسیکو اور پکڑے رہو اللہ کی رسی کو (یعنے قرآن کو) اور نصیحت کرو اپنے حاکم کو (یعنے نیک باتین اُسے بتلاؤ اور بری باتون سے بچاؤ) اور ناراض ہوتا ہے بہت باتین کرنے سے اور مال تلف کرنے سے (یعنے بیجا خرچ کرنے سے) اور بہت مانگنے سے **ف** یعنی بھیک مانگنے سے یا بہت سوال کرنیسے شرع کی باتون مین بے ضرورت پوچھنا منع ہے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذُو الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب برا آدمیون مین ذوالوجہین ہے جو ایک گروہ کے پاس جاوے وہان انہین کی سی بات کہدے جب دوسرے گروہ مین آوے وہان انکی سی بات کہے

مَا جَاءَ فِي عَذَابِ الْعَامَّةِ بِعَمَلِ الْخَاصَّةِ

چند آدمیون کے گناہ کیوجہ سے ساری خلقت کا تباہ ہونا **عَنْ** مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ **ترجمہ** حضرت ام المومنین ام سلمہ نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم اُسوقت بھی تباہ ہونگے جب ہم مین نیک لوگ موجود ہونگے آپنے فرمایا ہان جب گناہ بہت ہونگے **عَنْ** عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَا يُعَذِّبُ الْعَامَّةَ بِذَنْبِ الْخَاصَّةِ وَلٰكِنْ إِذَا عُمِلَ الْمُنْكَرُ جِهَارًا اسْتَحَقُّوا الْعُقُوبَةَ كُلُّهُمْ **ترجمہ** عمر بن عبد العزیز کہتے تھے اللہ جل جلالہ کسی خاص شخصون کے گناہ کے سبب سے عام لوگون کو عذاب مین مبتلا نکریگا مگر جب گناہ کی بات علانیہ کیجاوے تو سب کے سب عذاب کے لائق ہونگے **ف** جو گناہ کرتے مین وہ تو گناہ کی وجہ سے اور جو نہین کرتے وہ اسوجہ سے کہ منع نہین کرتے اگر وہ نہین مانتے تو اسملک سے چلے نہین جاتے ہجرت نہین کرتے وہین رہتے ہین

مَا جَاءَ فِي التُّقَى

اللہ سے ڈرنیکا بیان **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ وَخَرَجْتُ مَعَهُ حَتّٰى دَخَلَ حَائِطًا فَسَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُولُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ جِدَارٌ وَهُوَ فِي جَوْفِ الْحَائِطِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ بَخٍ بَخٍ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ لَتَتَّقِيَنَّ اللهَ أَوْ لَيُعَذِّبَنَّكَ **ترجمہ** انس بن مالک نے

ف: مال کو برباد کرنیکا یعنے اسراف کا بیان

ف: چند آدمیون کے گناہ کی وجہ سے ساری خلقت کا تباہ ہونا

ف: اللہ سے ڈرنیکا بیان

کہا سنا مین نے عمر رضی اللہ عنہ سے اور آپ ایک باغ مین تھے اور میرے اُنکے درمیان مین دیوار تھی آپ فرماتے تھے واہ واہ اے خطاب کے بیٹے ڈر اللہ سے نہین تو اللہ عذاب کریگا تجھ کو **عَنْ** مَالِكٍ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ كَانَ يَقُولُ أَدْرَكْتُ النَّاسَ وَمَا يَعْجَبُونَ بِالْقَوْلِ **ترجمہ** قاسم بن محمد کہتے تھے مینے لوگون کو دیکھا باتون پر فریفتہ نہین ہوتے تھے کہا مالک نے مراد یہ ہے کہ عمل کی خوبی کو دیکھتے تھے صرف باتون کا اعتبار نہین کرتے تھے

الْقَوْلُ إِذَا سَمِعْتَ الرَّعْدَ

بادل گرجنے کیوقت کیا کہنا چاہیے

بادل گرجنے کیوقت کیا کہنا چاہیے **عَنْ** عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ كَانَ إِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ تَرَكَ الْحَدِيثَ وَقَالَ سُبْحَانَ الَّذِي يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ وَالْمَلٰئِكَةُ مِنْ خِيفَتِهِ ثُمَّ يَقُولُ إِنَّ هٰذَا الْوَعِيدَ لِأَهْلِ الْأَرْضِ شَدِيدٌ **ترجمہ** عامر بن عبد اللہ بن زبیر جب گرج کی آواز سنتے تو بات کرنا چھوڑ دیتے اور کہتے پاک ہے وہ شخص جسکی پاکی بیان کرتا ہے رعد (ایک فرشتہ ہے جو مقرر ہے ابر پر اُسکی آواز ہے جو گرج معلوم ہوتی ہے) اور بیان کرتے ہین فرشتے پاکی اُسکی اُسکے ڈر سے پھر کہتے تھے یہ آواز زمین کے رہنے والون کے واسطے سخت وعید ہے **ف** امام احمد اور ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ابن عباس سے کہ یہودی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور کہا رعد کیا ہے آپنے فرمایا رعد ایک فرشتہ ہے جو مقرر ہے ابر پر اُسکے ہاتھ مین ایک کوڑا ہے آگ کا اُس سے ہنکاتا ہے ابر کو جہان اللہ کا حکم ہوتا ہے اُنہون نے کہا یہ آواز کاہے کی ہے آپنے فرمایا یہ آواز اُسی فرشتہ کی ہے یہودی کہنے لگے سچ کہا آپنے۔ ترمذی نے اسحدیث کو صحیح کہا

مَا جَاءَ فِي تَرِكَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ترکے کا بیان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ترکے کا بیان **عَنْ** عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَدْنَ أَنْ يَبْعَثْنَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ فَيَسْأَلْنَهُ مِيرَاثَهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَهُنَّ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ **ترجمہ** حضرت ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیون نے بعد آپکی وفات کے چاہا کہ حضرت عثمان کو ابوبکر صدیق پاس بھیجین اور اپنا ترکہ طلب کرین تو حضرت عائشہ نے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین فرمایا ہمارا کوئی وارث نہین ہوتا جو ہم چھوڑ جاوین وہ صدقہ ہے **ف** آپنے فرمایا ہم جماعت انبیا ہین ہمارا کوئی وارث نہین ہوتا اسحدیث کو ابوبکر صدیق نے اپنے کانون سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا اسلیے اُنہون نے آپکا ترکہ آپکے وارثون کو نہ دیا **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقْتَسِمُ وَرَثَتِي دِينَارًا مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِي وَمُؤْنَةِ عَامِلِي فَهُوَ صَدَقَةٌ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد میرے وارث ترکہ کو تقسیم نہ کرینگے جو مین چھوڑ جاؤن اپنی بی بیون کی خوراک کے بعد (یعنے بی بیون کا خرچ اُس ترکے مین سے ملیگا کیونکہ اُنکو دوسرا نکاح کرنا درست نہین) اور عامل کی خرچی کے بعد وہ سب صدقہ ہے (عامل سے مراد خلیفہ ہے یعنے جو میرا خلیفہ ہو وہ اپنا

خرچ بقدر محنت کی لیوی یا جو شخص اس مال میں محنت کرے **مَاجَاءَ فِي صِفَةِ جَهَنَّمَ** جہنم کا بیان **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَارُكُمْ هٰذِهِ الَّتِي يُوْقِدُوْنَ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِيْنَ جُزْءًا مِّنْ نَارِ جَهَنَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً قَالَ اِنَّهَا فُضِّلَتْ بِتِسْعَةٍ وَّسِتِّيْنَ جُزْءًا **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمیوں کی آگ جسکو وہ سلگاتے ہیں ایک جزء ہے ستر جزؤں سے جہنم کی آگ کا یعنے جہنم کی آگ میں اس آگ سے انہتر حصے زیادہ جلن اور تیزی ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ یہی آگ دنیا کی کافی تھی جلانیکو آپ نے فرمایا وہ آگ اس آگ سے انہتر حصے زیادہ ہے **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّهُ قَالَ اَتَرَوْنَهَا حَمْرَاءَ كَنَارِكُمْ هٰذِهِ لَهِيَ اَسْوَدُ مِنَ الْقَارِ **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا کیا تم جہنم کی آگ کو سرخ سمجھتے ہو جیسے دنیا کی آگ وہ قار سے بھی زیادہ سیاہ ہے **ف** قار ایک روغن ہے سیاہ جو کشتیوں کو لگایا جاتا ہے نہایت کالا ہوتا ہے **اَلتَّرْغِيْبُ فِي الصَّدَقَةِ** صدقے کے فضیلت کا بیان **عَنْ** اَبِي الْحُبَابِ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ مِّنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَّلَا يَقْبَلُ اللهُ اِلَّا الطَّيِّبَ فَاِنَّهُ اِنَّمَا يَضَعُهَا فِي كَفِّ الرَّحْمٰنِ يُرَبِّيْهَا لَهُ كَمَا يُرَبِّي اَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ اَوْ فَصِيْلَهُ حَتّٰى يَكُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ **ترجمہ** سعد بن یسار سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص حلال مال سے صدقہ دیوے اور اللہ جل جلالہ نہیں قبول کرتا مگر مال حلال کو تو وہ اس صدقے کو اللہ جل جلالہ کی ہتیلی میں رکہتا ہے اور پروردگار اسکو پرورش کرتا ہے جیسے کوئی تم میں سے پالتا ہے اپنے بچہیرے کو یا اونٹ کے بچے کو یہاں تک کہ وہ صدقہ پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَكْثَرَ اَنْصَارِيٍّ بِالْمَدِيْنَةِ مَالًا مِّنْ نَخْلٍ وَّكَانَ اَحَبَّ اَمْوَالِهِ اِلَيْهِ بَيْرُحَاءُ وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَّاءٍ فِيْهَا طَيِّبٍ قَالَ اَنَسٌ فَلَمَّا اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ قَامَ اَبُوْ طَلْحَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَاِنَّ اَحَبَّ اَمْوَالِيْ اِلَيَّ بَيْرُحَاءُ وَاِنَّهَا صَدَقَةٌ لِّلّٰهِ اَرْجُوْ بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللهِ فَضَعْهَا يَا رَسُوْلَ اللهِ حَيْثُ شِئْتَ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَخٍ ذٰلِكَ مَالٌ رَّائِحٌ ذٰلِكَ مَالٌ رَّائِحٌ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ فِيْهِ وَاِنِّيْ اَرٰى اَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْاَقْرَبِيْنَ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَفْعَلُ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَقَسَمَهَا اَبُوْ طَلْحَةَ فِيْ اَقَارِبِهِ وَبَنِيْ عَمِّهِ **ترجمہ** انس بن مالک کہتے تھے ابوطلحہ سب انصار سے زیادہ مدینے میں مال رکہتے تھے یعنی کہجور کے درخت سب سے زیادہ انکے پاس تھے اور سب مالوں میں انکو ایک باغ بہت پسند تھا جسکو بیرحاء کہتے تھے اور وہ مسجد نبوی کے سامنے تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسمیں جایا کرتے اور وہاں کا پانی جو بہت اچھا تھا پیا کرتے تھے جب آیت اتری لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون یعنے تم نیکی کو نہ پہونچو گے جبتک خرچ نکرو گے اس مال میں سے جسکو تم چاہتے ہو تو ابوطلحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا یا رسول اللہ اللہ جل جلالہ ارشاد

فا جہنم کا بیان

ف صدقہ کی فضیلت

فرماتا ہے لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون اور مجھے سب اپنے مالون مین بیرحا پسند ہی وہ صدقہ ہے اللہ کی راہ مین مین اس سے اسکی بہتری
اور ذخیرہ چاہتا ہون اور وہ میرا ذخیرہ ہی اللہ کے پاس آپ نے فرمایا واہ واہ یہ مال تو بڑا اجر لانیوالا ہے یا بڑی نفع والا ہے اور مین
سُن چکا ہون جو تم نے اس مال کے بارے مین کہا ہی میرے نزدیک تم اس مال کو اپنے عزیزونکو بانٹ دو ابو طلحہ نے کہا بانٹ دون پہر
ابو طلحہ نے اسکو تقسیم کردیا اپنے عزیزون اور چچا کے بیٹون کو **عن** زید بن اسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اعطوا
السائل وان جاء علی فرس **ترجمہ** زید بن اسلم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو سائل کو اگرچہ آوے گھوڑے
پر **ف** اس حدیث مین اختلاف علماء رہے قزوینی نے کہا موضوع ہی کما حکاہ الشوکانی فی الفوائد المجموعۃ ابن عبد البر نے
کہا اس باب مین کوئی سند جسکے ساتھ احتجاج درست ہوے میرے علم مین نہین ہی اور ابن عدی نے اس حدیث کو بطریق عبد اللہ بن یزید موصولاً
روایت کیا ہے لکن عبد اللہ ضعیف ہی اس حدیث کا ایک شاہد ہے جسکو احمد اور ابو داود اور قاسم اصبغ نے حسین بن علی سے مرفوعاً
روایت کیا ہی سائل کا حق ہی اگرچہ آوے گھوڑے پر اسکی سند کو عراقی وغیرہ نے جید کہا ہے اور ابن عبد البر نے کہا کہ
قوی نہین ہی اور سیوطی وغیرہ نے اسکو حسن کہا ہے بالجملہ اسکا کوئی طریق علت سے خالی نہین معلوم ہوتا ہے اور جس نے حسن
کہا ہی اُس نے بوجہ تعدد طرق و اعتضاد بالمرسل کے حسن کہا ہی مگر بہ تعدد طرق و اعتضاد بالمرسل حدیث حسن نہین ہوتا
ہے کما تقرر فی اصول الحدیث فلا بد من البحث فیہ **عن** حواء بنت یزید بن السکن انہا قالت قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یا نساء المؤمنات لا تحقرن احدکن لجارتہا ولو کراع شاۃ محرق **ترجمہ** حوا بنت یزید سے
روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اے مسلمان عورتو نہ حقیر کرے کوئی تم مین سے کسی ہمسائی اپنی کو اگرچہ ایک
کھر بھیجے بکری کا جلا ہوا **عن** مالک انہ بلغہ عن عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان مسکینا سألہا و
ہی صائمۃ ولیس فی بیتہا الا رغیف فقالت لمولاۃ لہا اعطیہا ایاہ فقالت لیس لک ما تفطرین علیہ فقالت
اعطیہا ایاہ قالت ففعلت قالت فلما امسینا اہدی لنا اہل بیت او انسان ما کان یہدی لنا شاۃ و
کفنہا فدعتنی عائشۃ فقالت کلی من ہذا ہذا خیر من قرصک **ترجمہ** حضرت عائشہ کے پاس ایک فقیر آیا مانگتا ہوا
اور آپ روزہ دار تہین اور گھر مین کچہ نہ تہا سوا ایک روٹی کے آپ نے کہا اپنی لونڈی سے یہ روٹی فقیر کو دیدے وہ بولی آپکے افطار
کے لیے کچہ نہین ہے آپ نے کہا دیدے لونڈی نے وہ روٹی فقیر کے حوالی کردی شام کو ایک گھر مین سے حصہ آیا بکری کا
گوشت پکا ہوا حضرت عائشہ نے لونڈی کو بلا کر کہا کہا یہ تیری روٹی سے بہتر ہے **عن** مالک قال بلغنی ان مسکینا
استطعم عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم وبین یدیہا عنب فقالت لانسان خذ حبۃ فاعطہ ایاہ
فجعل ینظر الیہا ویعجب فقالت عائشۃ اتعجب کم تری فی ہذہ الحبۃ من مثقال ذرۃ **ترجمہ** امام مالک نے کہا
ایک مسکین نے سوال کیا حضرت عائشہ سے اور انکے سامنے انگور رکھے تہے انہون نے ایک آدمی سے کہا ایک دانہ انگور کا اٹھا کر اسکو دیدے وہ شخص
تعجب سے دیکھنے لگا حضرت عائشہ نے کہا ایک دانہ کئی ذرونکے برابر ہے (اور ایک ذرے کا بھی ثواب ضائع نہ ہوگا) **ما جاء فی التعفف**

إنك لتعطي من شئت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إنه ليغضب علي أن لا أجد ما أعطيه من سأل منكم وله أوقية أو عدلها
فقد سأل إلحافا قال الأسدي فقلت للقحة لنا خير من أوقية قال مالك والأوقية أربعون درهما قال فرجعت
ولم أسأله فقدم على رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد ذلك بشعير وزبيب فقسم لنا منه حتى أغنانا الله ترجمہ ایک شخص سے روایت
ہے جو بنی اسد میں سے تھا میں اور میرے گھر کے لوگ بقیع الغرقد (یہ مدینہ کا مقبرہ ہے) میں اترے میرے گھر والوں نے مجھ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پاس جاؤ اور کچھ مانگ لاؤ آپ سے کچھ مانگ لاؤ اپنی محتاجی بیان کی تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا اور دیکھا ایک شخص آپ
سے سوال کر رہا ہے اور آپ فرماتے ہیں میرے پاس نہیں ہے جو میں تجھکو دوں وہ شخص غصے میں پیٹھ موڑ کر چلا اور کہتا جاتا تھا قسم اپنی عمر کی
تم اسی کو دیتے ہو جسکو چاہتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو وہ غصے ہوتا ہے اس بات پر کہ میرے پاس نہیں ہے جو میں اسکو
دوں جو شخص تم میں سے سوال کرے اور اسکے پاس چالیس درہم ہوں یا اتنا مال ہو تو اس نے لپٹ کر سوال کیا ف یعنے سوال کو تنگ کر دیا
اور ایسا سوال منع ہے ت [illegible] کہا ایک اونٹ ہمکو بہتر ہے چالیس درہم سے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب آدمی پاس چالیس
درہم کی مقدار نقد ہو یا جنس تو سوال جائز نہیں ترمذی کی حدیث میں پچاس درہم ہیں ف پھر میں لوٹ آیا اور میں نے آنحضرت سے کچھ
سوال نہیں کیا بعد اسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جو اور انگور خشک آئے آپ نے ہمکو بھی اس میں سے حصہ دیا یہاں تک کہ اللہ نے غنی کر دیا
ہمکو عن العلاء بن عبد الرحمن يقول ما نقصت صدقة من مال وما زاد الله عبدا بعفو إلا عزا وما تواضع
عبد إلا رفعه الله ترجمہ علا بن عبد الرحمن کہتے تھے صدقہ دینے سے کسی مال میں نقصان نہیں ہوا اور جو بندہ معاف کر دیتا
ہے اسکی عزت زیادہ ہوتی ہے اور جو تواضع کرتا ہے انکسار سے اللہ بلند کر دیتا ہے کہا مالک نے مجھکو معلوم نہیں یہ حدیث مرفوع ہے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سے یا نہیں ف مسلم اور ترمذی نے اسکو مرفوعا روایت کیا ہے علا بن عبد الرحمن ہیں انہوں نے اپنے باپ سے
انہوں نے ابو ہریرہ سے **ما يكره من الصدقة** جو صدقہ مکروہ ہے اسکا بیان عن مالك أنه بلغه أن رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال لا تحل الصدقة لآل محمد إنما هي أوساخ الناس ترجمہ امام مالک کو پہونچا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں درست ہے صدقہ محمد کی آل کو ف یعنے بنی ہاشم کو اور بعضوں نے کہا بنی المطلب کو بھی ف کیونکہ صدقہ میل
ہے لوگوں کا ف مراد اس صدقہ سے زکوٰۃ ہے اور نفل صدقہ سادات کے واسطے درست ہے عن أبي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم
أن رسول الله صلى الله عليه وسلم استعمل رجلا من بني عبد الأشهل على الصدقة فلما قدم سأله إبلا من الصدقة فغضب
رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى عرف الغضب في وجهه وكان مما يعرف به الغضب في وجهه أن تحمر عيناه
ثم قال إن الرجل ليسألني ما لا يصلح لي ولا له فإن منعته كرهت المنع وإن أعطيته أعطيته ما لا يصلح
لي ولا له فقال الرجل يا رسول الله لا أسألك منها شيئا أبدا ترجمہ ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو عامل کیا بنی عبد الاشہل میں سے صدقہ لینے پر جب لوٹ کر آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
صدقے کا اونٹ مانگا اپنی اجرت کے سوا آپ غصے ہوئے یہاں تک کہ آپکے چہرہ مبارک پر غصہ معلوم ہوا اور آپکے غصے کی نشانی

جو صدقہ مکروہ ہے اسکا بیان

بیتی کہ تمہین حاجت ہو سچ ہو تا تب بہیر آپنے فرمایا کہ بعض آدمی مانگتا ہے مجھہ سے جو لائق نہین ہی پیار سے اسکو نہ مجہکو اگر مین نہ دون تو مجھہ ہی بہا مستعد ہوتا ہے لیکن سخاوت سے آپ کی طبیعت خلقی تہی اور جود میدون تو وہ چیز دیتا ہون جو اسکو دنیا درست نہین مختصر یہ کہ ایا رسول اللہ ایسے کریم کی چیز اسمین لی آپ نہ مانگون گا عن اسلم العدوی انہ قال قال عبد اللہ بن الارقم ادلنی علی بعیر من المطایا استحمل علیہ امیر المؤمنین فقلت نعم جملا من الصدقۃ فقال عبد اللہ بن الارقم اتحب ان رجلا بادنا فی یوم حار غسل لک ما تحت ازارہ ورفغیہ ثم اعطاکہ فشربتہ قال فغضبت وقلت یغفر اللہ لک اتقول لی مثل ھذا فقال عبد اللہ بن الارقم انما الصدقۃ اوساخ الناس یغسلونھا عنھم **ترجمہ** اسلم عدوی سے عبد اللہ بن ارقم نے کہا مجہو ایک اونٹ بتا دے سواری کا مین اسکو حضرت عمر سے کہکر اپنی سواری کے لیے لیلون گا مینے کہا اچھا ایک اونٹ ہی صدقے کا عبد اللہ بن ارقم نے کہا تمہین یہ پسند ہے کہ ایک موٹا شخص گرمی کے دنون مین اپنی شرمگاہ اور چوتڑ دہوکر تمہین وہ پانی دیوے اور تو اسکو پی لیوے اسلم کہتے ہین مجہ غصہ آگیا اور مینے کہا اللہ تمہین بخشے تم مجھہ سے ایسی بات کہتے ہو عبد اللہ بن ارقم نے کہا صدقہ تو یہی لوگون کا میل ہے اور انکا دہوون ہے **ف** تو تونے مجہہ کا ہیکو صدقے کا اونٹ لینے کو کہا

ماجاء فی طلب العلم

علم حاصل کرنیکا بیان عن مالک انہ بلغہ ان لقمان الحکیم اوصی ابنہ فقال یا بنی جالس العلماء وزاحمھم برکبتیک فان اللہ یحیی القلوب بنور الحکمۃ کما یحیی الارض المیتۃ بوابل السماء **ترجمہ** حضرت لقمان فرماتے تہے اپنی بیٹے سے مرتے وقت (اس بیٹے کا نام نشکور تہا یا انعم) اے بیٹے میرے بیٹہا کر عالمون کے پاس اور لے گہٹنے ان سے ملا دے کیونکہ اللہ تعالی جلاتا ہے دلون کو حکمت کے نور سے جیسے جلاتا ہے مری ہوئی زمین کو بارش سے

ماینقی من دعوۃ المظلوم

مظلوم کی دعا سے بچنے کا بیان عن اسلم العدوی ان عمر بن الخطاب استعمل مولی لہ یدعی ھنیا علی الحمی فقال یا ھنی اضمم جناحک عن الناس واتق دعوۃ المظلوم فان دعوۃ المظلوم مجابۃ وادخل رب الصریمۃ والغنیمۃ وایای ونعم ابن عفان وابن عوف فانھما ان تھلک ماشیتھما یرجعا الی المدینۃ الی زرع ونخل وان رب الصریمۃ والغنیمۃ ان تھلک ماشیتہ یاتنی ببنیہ فیقول یا امیر المؤمنین یا امیر المؤمنین افتارکھم انا لا ابا لک فالماء والکلاء ایسر علی من الذھب والورق وایم اللہ انھم لیرون ان قد ظلمتھم وانھا لبلادھم ومیاھھم قاتلوا علیھا فی الجاھلیۃ واسلموا علیھا فی الاسلام والذی نفسی بیدہ لولا المال الذی احمل علیہ فی سبیل اللہ ما حمیت علیھم من بلادھم شبرا **ترجمہ** اسلم عدوی سے روایت ہے حضرت عمر نے اپنے مولی کو جسکا نام ہنی تہا عامل مقرر کیا حمی پر (حمی وہ احاطہ جہان صدقے کے جانور جمع ہوتے ہین) اور کہا اے ہنی اپنا بازو روک رہ لوگون سے (ظلم مت کر) کیونکہ مظلوم کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے اور جسکے پاس تہوڑے اونٹ ہین یا تہوڑی بکریان ہین انکو چرانے سے مت روک اور بچا رہ عثمان بن عفان اور عبد الرحمان بن عوف کے جانورون کو چرانے سے کیونکہ اگر انکے جانور تباہ ہو جاوینگے تو وہ اپنے باغات اور کہیتون مین چلے آوینگے اور تہیں اور

علم حاصل کرنیکا بیان — مظلوم کی دعا سے بچنے کا بیان

إِنَّكَ لَتُعْطِي مَنْ شِئْتَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَيَغْضَبُ عَلَيَّ أَنْ لَا أَجِدَ مَا أُعْطِيهِ مَنْ سَأَلَ مِنْكُمْ وَلَهُ أُوقِيَّةٌ أَوْ عَدْلُهَا فَقَدْ سَأَلَ إِلْحَافًا قَالَ الْأَسَدِيُّ فَقُلْتُ لَلِقْحَةٌ لَنَا خَيْرٌ مِنْ أُوقِيَّةٍ قَالَ مَالِكٌ وَالْأُوقِيَّةُ أَرْبَعُونَ دِرْهَمًا قَالَ فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَسْأَلْهُ فَقَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ بِشَعِيرٍ وَزَبِيبٍ فَقَسَمَ لَنَا مِنْهُ حَتَّى أَغْنَانَا اللهُ **ترجمہ** ایک شخص سے روایت ہے جو بنی اسد میں تھا میں اور میرے گھر کے لوگ بقیع الغرقد (یہ مقبرہ ہے شہر مدینہ کا) میں اترے تو میرے گھر والوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جا اور کچھ مانگ لا ہمارے لیے آپ سے اور بیان کر اپنی محتاجی تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا اور دیکھا ایک شخص آپ سے سوال کر رہا ہے اور آپ فرماتے ہیں میرے پاس نہیں ہے جو میں تجھکو دوں وہ شخص غصے میں پیٹھ موڑ کر چلا اور کہتا جاتا تھا قسم اپنی عمر کی تم اسی کو دیتے ہو جسکو چاہتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو وہ غصے ہوتا ہے اس بات پر کہ میرے پاس نہیں ہے جو میں اسکو دوں جو شخص تم میں سے سوال کرے اور اسکے پاس چالیس درہم ہوں یا اتنا مال ہو تو اس نے لپٹ کر سوال کیا **ف** یعنے مسئول کو تنگ کر دیا اور ایسا سوال منع ہے **ت** میں نے کہا ایک اونٹ ہمکو بہتر ہے چالیس درہم سے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب آدمی پاس اوقیہ درہم کی مقدار نقد ہو یا جنس تو سوال جائز نہیں ترمذی کی حدیث میں پچاس درہم ہیں **ت** پھر میں لوٹ آیا اور میں نے آنحضرت سے کچھ سوال نہیں کیا بعد اسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جو اور انگور خشک آئے آپ نے ہمکو بھی انمیں سے حصہ دیا یہاں تک کہ اللہ نے غنی کر دیا ہمکو

عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُولُ مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ وَمَا زَادَ اللهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعَ عَبْدٌ إِلَّا رَفَعَهُ اللهُ **ترجمہ** علاء بن عبد الرحمن کہتے تھے صدقہ دینے سے کسی مال میں نقصان نہیں ہوا اور جو بندہ معاف کرتا رہتا ہے اسکی عزت زیادہ ہوتی ہے اور جو تواضع کرتا ہے اسکا رتبہ اللہ بلند کر دیتا ہے کہا مالک نے مجھکو معلوم نہیں یہ حدیث مرفوع ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک یا نہیں **ف** مسلم اور ترمذی نے اسکو مرفوعا روایت کیا ہے علاء بن عبد الرحمان سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابو ہریرہ سے

مَا يُكْرَهُ مِنَ الصَّدَقَةِ

جو صدقہ مکروہ ہے اسکا بیان **عَنْ** مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِآلِ مُحَمَّدٍ إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاخُ النَّاسِ **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں درست ہے صدقہ محمد کی آل کو **ف** یعنے بنی ہاشم کو اور بعضوں نے کہا بنی المطلب کو بھی **ت** کیونکہ صدقہ میل ہے لوگوں کا **ف** مراد اس صدقہ سے زکوٰۃ ہے اور نفل صدقہ سادات کے واسطے درست ہے **عَنْ** أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا مِنْ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا قَدِمَ سَأَلَهُ إِبِلًا مِنَ الصَّدَقَةِ فَغَضِبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى عُرِفَ الْغَضَبُ فِي وَجْهِهِ وَكَانَ مِمَّا يُعْرَفُ بِهِ الْغَضَبُ فِي وَجْهِهِ أَنْ تَحْمَرَّ عَيْنَاهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَسْأَلُنِي مَا لَا يَصْلُحُ لِي وَلَا لَهُ فَإِنْ مَنَعْتُهُ كَرِهْتُ الْمَنْعَ وَإِنْ أَعْطَيْتُهُ أَعْطَيْتُهُ مَا لَا يَصْلُحُ لِي وَلَا لَهُ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللهِ لَا أَسْأَلُكَ مِنْهَا شَيْئًا أَبَدًا **ترجمہ** ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو عامل کیا بنی عبد الاشہل میں سے صدقہ لینے پر جب لوٹ کر آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صدقہ کا اونٹ مانگا اپنی اجرت کے سوا آپ غصے ہوئے یہاں تک کہ آپکے چہرہ مبارک پر غصہ معلوم ہوا اور آپکے غصے کی نشانی

جو صدقہ مکروہ ہے اسکا بیان

یعنی اے حسین جو ہم سے ہو سکا ہو اُسکو آپ نے فرمایا کہ بعض آدمی مانگتا ہے مجھ سے جو مال میرے پاس ہوتا ہے اُسکا مجھکو اگر میں نہ دون تو مجھے بھی برا معلوم ہوتا ہے کیونکہ سخاوت آپ کی طبیعت خلقی تھی) اور جو دیدون وہ چیز جو دینا ہون جو اُسکو دینا درست نہیں (یعنی صدقہ) یا رسول اسلئے آپ کوئی چیز اے حسین لی آپ نے مانگون گا

عن اسلم العدوی انه قال قال عبد الله بن الارقم ادللنی علی بعیر من المطایا استحمل علیه امیر المؤمنین فقلت نعم جملا من الصدقة فقال عبد الله بن الارقم اتحب ان رجلا بادنا فی یوم حار غسل لک ما تحت ازاره ورفغیه ثم اعطاکه فشربته قال فغضبت وقلت یغفر الله لک اتقول لی مثل هذا فقال عبد الله بن الارقم انما الصدقة اوساخ الناس یغسلونها عنهم

ترجمہ اسلم عدوی سے عبد اللہ بن ارقم نے کہا مجھے ایک اونٹ بتا دے سواری کا میں اسکو حضرت عمر سے کہکر اپنی سواری کے لیے لیلون گا میں نے کہا اچھا ایک اونٹ ہے صدقے کا عبد اللہ بن ارقم نے کہا تمہیں یہ پسند ہے کہ ایک موٹا شخص گرمی کے دنون میں اپنی شرمگاہ اور ران دہوکر تمہیں وہ پانی دیوے اور تو اسکو پی لیوے اسلم کہتے ہیں مجھے غصہ آگیا اور میں نے کہا اللہ تمہیں بخشے تم مجھ سے ایسی بات کہتے ہو عبد اللہ بن ارقم نے کہا صدقہ بھی لوگون کا میل ہے اور اُنکا دہوون ہے **ف** تو تو نے مجھے کا ہیکو صدقے کا اونٹ لینے کو کہا

ما جاء فی طلب العلم

علم حاصل کرنیکا بیان

عن مالک انه بلغه ان لقمان الحکیم اوصی ابنه فقال یا بنی جالس العلماء وزاحمهم برکبتیک فان الله یحیی القلوب بنور الحکمة کما یحیی الارض المیتة بوابل السماء

ترجمہ حضرت لقمان فرماتے تھے اپنی بیٹے سے مرتے وقت (اُس بیٹے کا نام شکور تھا یا انعم) اے بیٹے میرے بیٹھا کر عالموں کے پاس اور لپٹے گھٹنے اُن سے ملادے کیونکہ اللہ تعالی جلاتا ہے دلون کو حکمت کے نور سے جیسے جلاتا ہے مری ہوئی زمین کو بارش سے

ما یتقی من دعوة المظلوم

مظلوم کی دعا سے بچنے کا بیان

عن اسلم العدوی ان عمر بن الخطاب استعمل مولی له یدعی هنیا علی الحمی فقال یا هنی اضمم جناحک عن الناس واتق دعوة المظلوم فان دعوة المظلوم مجابة وادخل رب الصریمة والغنیمة وایای ونعم بن عفان وابن عوف فانهما ان تهلک ماشیتهما یرجعا الی المدینة الی زرع ونخل وان رب الصریمة والغنیمة ان تهلک ماشیتهما یاتینی ببنیه فیقول یا امیر المؤمنین افتارکهم انا لا ابا لک فالماء والکلاء ایسر علی من الذهب والورق وایم الله انهم لیرون انی قد ظلمتهم وانها لبلادهم ومیاههم قاتلوا علیها فی الجاهلیة واسلموا علیها فی الاسلام والذی نفسی بیده لولا المال الذی احمل علیه فی سبیل الله ما حمیت علیهم من بلادهم شبرا

ترجمہ اسلم عدوی سے روایت ہے حضرت عمر نے اپنے مولی کو جسکا نام ہنی تھا عامل مقرر کیا حمی پر (حمی وہ احاطہ ہے جہاں صدقے کے جانور جمع ہوتے ہیں) اور کہا اے ہنی اپنا بازو روکے رہ لوگون سے (ظلم مت کر) کیونکہ مظلوم کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے اور جسکے پاس تھوڑے اونٹ ہیں یا چالیس بکریاں ہیں اُنکو چرانے سے مت روک اور بچا رہ عثمان بن عفان اور عبد الرحمان بن عوف کے جانورون کو رعایت کرنے سے کیونکہ اگر اُنکے جانور تباہ ہو جاوینگے تو وہ اپنے باغات اور کھیتون میں چلے اوینگے اور مٹیں اور

چالیس بکریوں والا اگر تباہ ہو جاوے تو وہ اپنی اولاد کو لیکر میرے پاس آوے گا اور کہیگا یا امیر المومنین اے امیر المومنین
پھر کیا میں انکو چھوڑ دونگا (انکو نہ دونگا) تیرا باپ نہ ہو (یہ ایک بد دعا ہے عرب کے محاورہ میں) پانی اور
گھاس دینا آسان ہے مجھپر سونا چاندی دینے سے قسم اللہ کی وہ جانتے ہیں کہ میں نے انپر ظلم کیا مال انکا وہ انکی زمین ہے
اور انہیں کا پانی ہے جسپر لڑے زمانہ جاہلیت میں پھر مسلمان ہوئے اسی زمین اور پانی پر تو وہ اسی کا ہوا یہ خیال
انکا ہے اور یہ صحیح نہیں کیونکہ وہ زمین بنجر تھی حضرت عمرؓ نے اسے آباد کیا تھا صدقے کے جانوروں کے لیے تو اوروں
کو لینے جانور چرانے کا دعویٰ نہیں ہے) قسم خدا کی اگر یہ صدقے کے جانور نہ ہوتے جو انہی کے کام میں آتے
ہیں خدا کی راہ میں تو میں ان کی زمین سے ایک بالشت بھر نہ لیتا

مَا جَاءَ فِي أَسْمَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ناموں کا بیان **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي خَمْسَةُ أَسْمَاءٍ أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو
اللهُ بِيَ الْكُفْرَ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمِي وَأَنَا الْعَاقِبُ **ترجمہ** محمد بن جبیر بن مطعم سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پانچ نام ہیں محمد (بہت سراہا ہوا) احمد (سب مخلوقات
سے زیادہ تعریف کے لائق) ماحی (کفر کا مٹانے والا) میرے ہاتھ سے اللہ کفر مٹا دیگا) حاشر (سب کا حشر میرے
قدم پر ہوگا) عاقب (خاتم الانبیا) صلی اللہ علیہ وسلم تسلیما کثیرا کثیرا + تمام ہوئی کتاب الجامع اور تمام ہوا ترجمہ
موطا شریف کا اللہ جل جلالہ کے فضل اور انعام سے رمضان کی دسویں تاریخ سنہ ۹۶ ہجری کی خدایا
اپنے کرم اور رحمت سے قبول فرما اور آخرت میں ذریعہ مغفرت گردان فقط

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ کہ کتاب مستطاب موطا امام مالک مترجم اردو سنہ ہجری مطبع صدیقی لاہور میں بو طبع سے مزین ہو کر مرغوب طبع اہل ایمان و ایقان ہوئی

اشتہار